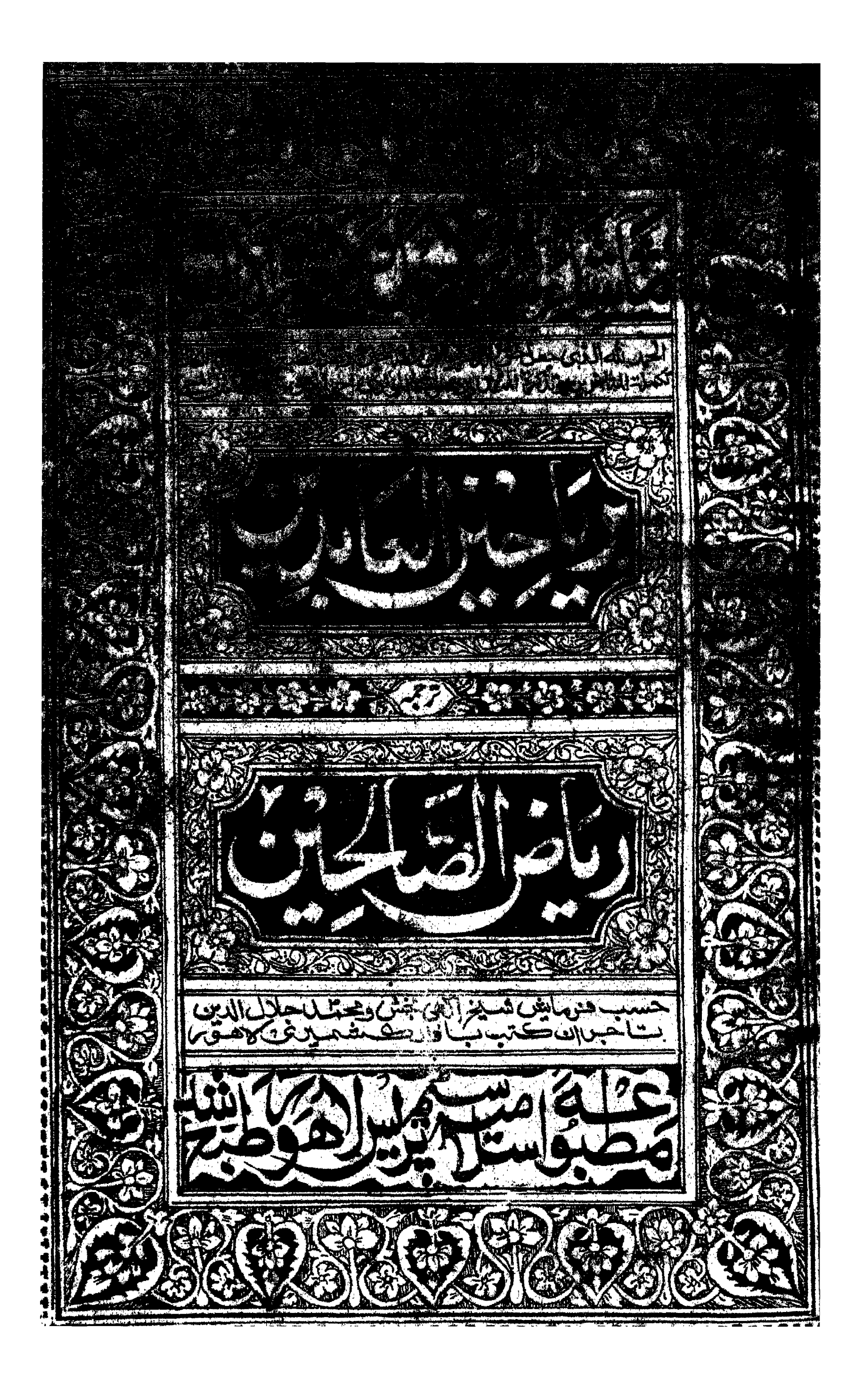
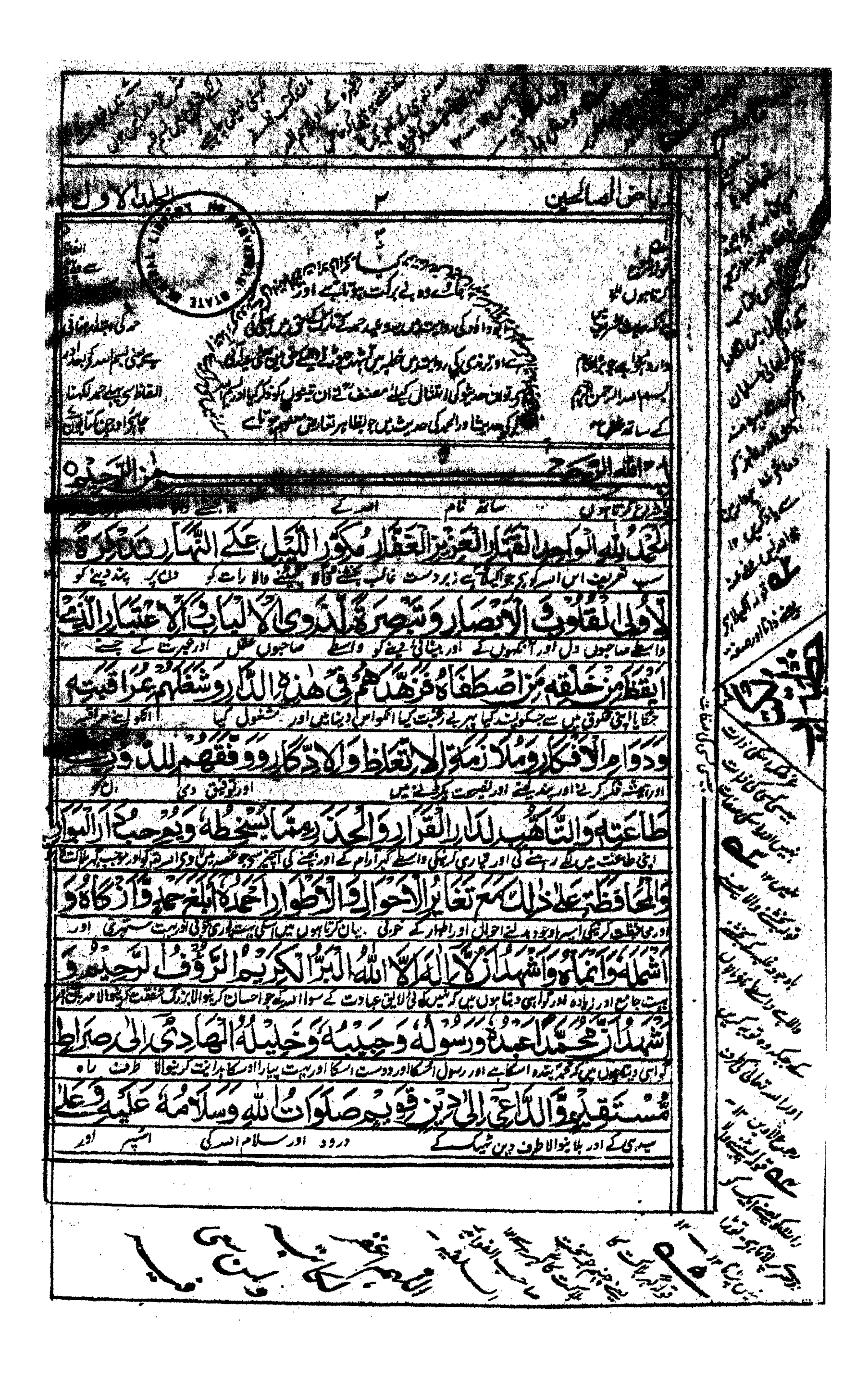


ریاحین العابدین
ترجمہ
ریاض الصالحین
حسب فرمائش شیخ الٰہی بخش و محمد جلال الدین
تاجران کتب بازار کشمیری لاہور
مطبوعہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور طبع شد



بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے

الحمد لله الواحد القهار العزيز الغفار مكور الليل على النهار تذكرة

سب تعریف اس اللہ کو ہے جو اکیلا ہے زبردست غالب بخشنے والا لپیٹنے والا رات کو دن پر پند دینے کو

لأولي القلوب والأبصار وتبصرة لذوي الألباب والاعتبار الذي

واسطے صاحبوں دل اور آنکھوں کے اور بینائی دینے کو واسطے صاحبوں عقل اور عبرت کے جسنے

أيقظ من خلقه من اصطفاه فزهدهم في هذه الدار وشغلهم بمراقبته

جگایا اپنی مخلوق میں سے جسکو پسند کیا پھر بے رغبت کیا انکو اس دنیا میں اور مشغول کیا انکو اپنے مراقبہ

وإدامة الأفكار وملازمة الاتعاظ والادكار ووفقهم للدؤوب في

اور ہمیشہ فکر کرنے اور پند لینے اور نصیحت پکڑنے میں اور توفیق دی ان کو

طاعته والتأهب لدار القرار والحذر مما يسخطه ويوجب دار البوار

اپنی طاعت میں لگے رہنے کی اور تیاری کرنے کی واسطے گھر آرام کے اور بچنے کی اس چیز سے جو غصہ میں ڈالے اسکو اور موجب ہو ہلاکت

والمحافظة على ذلك مع تغاير الأحوال والأطوار أحمده أبلغ حمد وأزكاه و

اور محافظت کرنیکی اسپر باوجود بدلنے احوال اور اطوار کے حمد بیان کرتا ہوں میں اسکی بہت پہنچی ہوئی اور بہت ستھری اور

أشمله وأنماه وأشهد أن لا إله إلا الله البر الكريم الرؤوف الرحيم و

بہت جامع اور زیادہ اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ کے جو احسان کرنیوالا بزرگ شفقت کرنیوالا مہربان ہے

أشهد أن محمدا عبده ورسوله وحبيبه وخليله الهادي إلى صراط

گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندہ اسکا ہے اور رسول اسکا اور دوست اسکا اور بہت پیارا اسکا ہدایت کرنیوالا طرف راہ

مستقيم والداعي إلى دين قويم صلوات الله وسلامه عليه وعلى

سیدھی کے اور بلانیوالا طرف دین ٹھیک کے درود اور سلام اللہ کی اسپر اور

النبیین وآل کل وسائر الصالحین اما بعد فقد قال الله

اور سب صالحون پر لیے پر پیچھے اسکے پس تحقیق فرمایا

تعالی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منهم من رزق

اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور انس کو مگر اسلیے کہ میری عبادت کریں نہیں چاہتا ہوں میں انسے رزق

وما ارید ان یطعمون وهذا تصریح بانهم خلقوا للعبادة فحق علیهم

اور نہیں چاہتا ہوں میں کہ مجھکو کھلاویں اور یہ صریح ہے اس کی کہ پیدا کیے گئے واسطے عبادت کے پس اونپر لازم ہے

الاعتناء بما خلقوا له والاعراض عن حظوظ الدنیا بالزهادة فانها دار

توجہ اوس کام کی طرف جسکے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور منہ پھیرنا دنیا کے فائدوں سے بے رغبتی کے ساتھ پس تحقیق وہ گھر ہے

نفاد لا محل اخلاد ومرکب عبور لا منزل حبور ومشرع انفصام لا موطن

فنا کا نہیں جگہ ہمیشہ رہنے کی اور سواری ہے گذرنے کی نہیں مقام خوشی کا اور راستہ ٹوٹنے والا ہے نہیں وطن

دوام فلهذا کان الایقاظ من اهلها هم العباد واعقل الناس فیها

ہمیشگی کا اسلیے جاننے والے اس گھر میں وہی عبادت کرنیوالے ہیں اور زیادہ عقلمند لوگ اس دنیا میں

هم الزهاد قال الله تعالی انما مثل الحیوة الدنیا کماء انزلناه من السماء

بے رغبت ہیں فرمایا اللہ تعالی نے سوا اسکے نہیں کہ مثال زندگانی دنیا کی مانند پانی کے ہے اوتارا ہم نے اس کو آسمان سے

فاختلط به نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی اذا اخذت

پس ملتی ساتھ اسکے روئیدگی زمین کی اس چیز سے کہ کھاتے ہیں لوگ اور چار پائے یہانتک کہ جب پکڑتی ہے

الارض زخرفها وازینت وظن اهلها انهم قادرون علیها اتاها امرنا

زمین سنگار اپنا اور زینت پکڑتی ہے اور جانتے ہیں لوگ اسکے یہ کہ وہ قادر ہیں اوپر اسکے آتا ہے اسپر حکم ہمارا

لیلا او نهارا فجعلناها حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل

رات کو یا دن کو پس کر دیتے ہیں ہم اسکو کٹی ہوئی گویا کہ وہ بستی نہ تھی کل کو اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم

الآیات لقوم یتفکرون والآیات فی هذا المعنی کثیرة ولقد احسن

نشانیوں کو واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں اور آیات بہت ہیں اس مضمون میں اور البتہ اچھا کہا

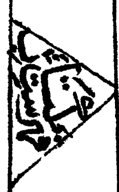
القائل حیث قال ان لله عبادا فطنا طلقوا الدنیا وخافوا الفتنا

کہنے والے نے جہان کہ کہا تحقیق اللہ کے بندے ہیں دانا لوگ تھوڑے جنہوں نے چھوڑ دیا دنیا کو اور ڈر گئے فتنوں سے

نظروا فیها فلما علموا انها لیست لحی وطنا جعلوها لجة واتخذوا

دیکھا اس میں پس جب جان لیا یہ کہ نہیں کسی زندہ کا وطن گردانا اسکو گہرا اور بنا لیا

صوا کوئی



التنافس في أمور الآخرة والاستكثار مما يتبرك به الباب الرابع و

آخرت کے کاموں میں رغبت کرنے اور متبرک چیزوں کے استکثار کے بیان میں باب ۶۴ چونسٹھ

والستون في فضل الغني الشاكر الباب الخامس والستون في الموت وقصر

مالدار شکرگزار کی فضیلت کے بیان میں باب ۶۵ پینسٹھ موت اور قصر امل کے بیان میں

الأمل الباب السادس والستون في زيارة القبور الباب السابع و

باب ۶۶ چھیاسٹھ قبروں کی زیارت کرنے کے بیان میں باب ۶۷ سڑسٹھ

الستون في كراهة تمني الموت الباب الثامن والستون في الورع الباب

موت کی آرزو کرنے کی کراہت کے بیان میں باب ۶۸ اڑسٹھ ورع و پرہیزگاری کے بیان میں باب ۶۹

التاسع والستون في استحباب العزلة الباب السبعون في الاختلاط

نہتر عزلت اور گوشہ گیری کے استحباب کے بیان میں باب ستر ۷۰ ہواں لوگوں سے

بالناس الباب الحادي والسبعون في التواضع الباب الثاني و

میل ملاپ رکھنے کے بیان میں۔ باب ۷۱ اکہترواں تواضع کے بیان میں۔ باب ۷۲ بہترواں

السبعون في تحريم الكبر والإعجاب الباب الثالث والسبعون

تکبر اور خود بینی کی تحریم کے بیان میں باب ۷۳ تہترواں

في حسن الخلق الباب الرابع والسبعون في الحلم والأناة والرفق

خوش خلقی کے بیان میں باب ۷۴ چوہترواں حلم اور آہستگی اور رفق کے بیان میں

الباب الخامس والسبعون في العفو والإعراض عن الجاهلين الباب

باب ۷۵ پچہترواں جاہلوں سے درگذر کرنے کے بیان میں باب ۷۶

السادس والسبعون في احتمال الأذى الباب السابع والسبعون في الغضب

چھہترواں ایذا پر صبر کرنے کے بیان میں باب ۷۷ ستترواں جب

إذا انتهكت حرمات الشرع والانتصار لدين الله تعالى الباب الثامن

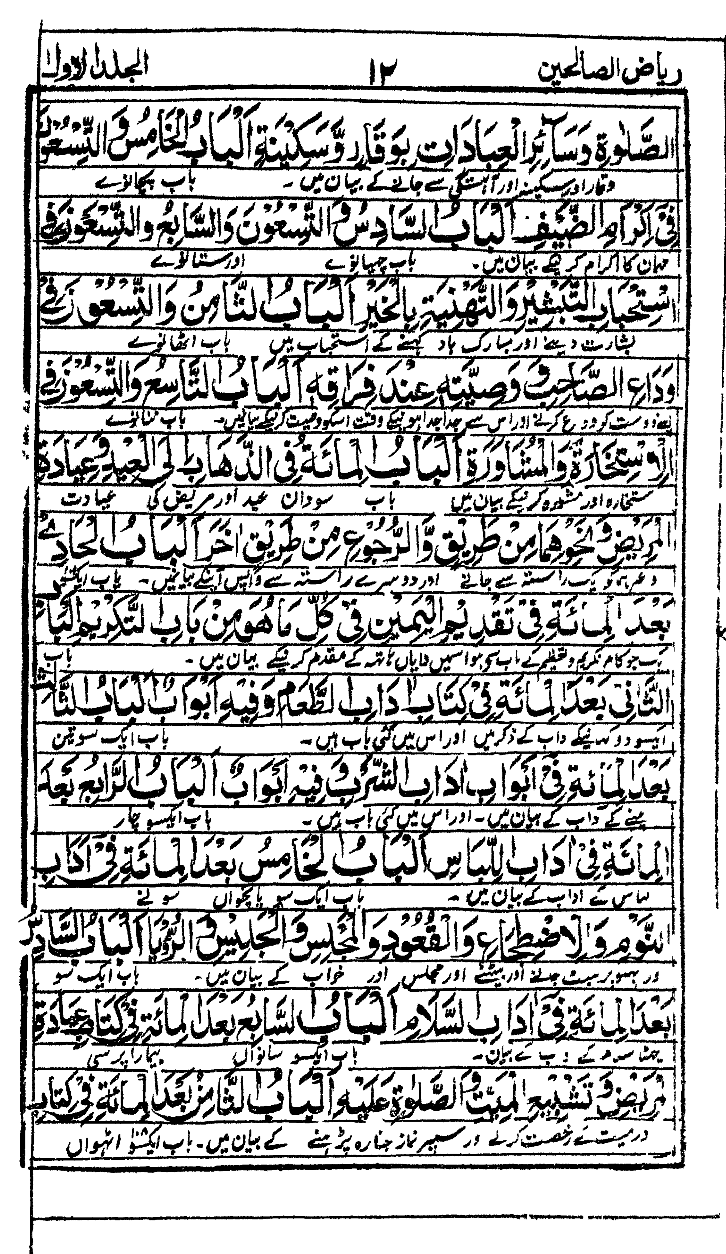
شریعت کی حرمتیں توڑی جائیں اس وقت غضب کرنے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنے کے بیان میں۔ باب ۷۸

[illegible] الأمور بالرفق برعاياهم والشفقة عليهم الباب

[illegible] نرمی و شفقت کرنے کے بیان میں باب ۷۹

[illegible] الباب الثمانون في وجوب طاعة

[illegible] باب اسی ۸۰ کا حکم میں



آداب السفر الباب التاسع بعد المائة في كتاب فضائل القرآن

سفر کے آداب کے بیان میں ۔ باب ایکسو نواں قرآن کے فضائل کے بیان میں

الباب العاشر بعد المائة في فضل الوضوء الباب الحادي عشر

باب ایکسو دسواں وضو کی فضیلت کے بیان میں باب ایکسو گیارہواں

بعد المائة في فضل الأذان الباب الثاني عشر بعد المائة في فضل

اذان کی فضیلت کے بیان میں ۔ باب ایکسو بارہواں نماز کی فضیلت

الصلوٰة الباب الثالث عشر بعد المائة في فضل صلوٰة الصبح و

کے بیان میں ۔ باب ایکسو تیرہواں صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت کے بیان میں

العصر الباب الرابع عشر بعد المائة في فضل المشي الى المساجد الباب

باب ایکسو چودہواں مسجدوں کی طرف چلکر جانیکی فضیلت کے بیان میں باب

الخامس عشر بعد المائة في انتظار الصلوٰة الباب السادس عشر بعد

ایکسو پندرہواں نماز کو انتظار کرنیکے بیان میں ۔ باب ایکسو سولہواں

المائة في فضل صلوٰة الجماعة الباب السابع عشر بعد المائة في الحث

جماعت کی نماز فضیلت کے بیان میں باب ایکسو سترہواں فجر

على حضور الصبح والعشاء في جماعة الباب الثامن عشر بعد المائة

اور عشا کی نماز کیلئے جماعت میں حاضر ہونیکی ترغیب کے بیان میں ۔ باب ایکسو اٹھارہواں فرض نمازوں پر محافظت ۔

في المحافظة على الصلوات المكتوبات الباب التاسع عشر بعد المائة

پہلی صف کی فضیلت اور پہلی صفوں کے پورا کرنے اور برابر کرنے اور آپس میں ملکر کھڑے ہونیکے بیان میں

في فضل الصف الأول وتتميم الصفوف الأول وتسويتها والتراص فيها

باب ایکسو بیسواں فرائض کیساتھ سنن مؤکدہ پڑھنے کی فضیلت اور ان کے

الباب العشرون بعد المائة في فضل السنن الراتبة مع الفرائض

وبيان أدناها وما يتعلق بها وبيان أقدارها وفيه أبواب الباب

آداب کے بیان میں اور انکے متعلقات اور انکی مقدار کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں ۔ باب

الحادي والعشرون بعد المائة في سنة الجمعة الباب الثاني والعشرون

ایکسو اکیسواں جمعہ کی سنتوں کے بیان میں باب ایکسو بائیسواں



فہرست ابواب

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ كِتَابِ

اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے بیان میں — باب ایکسو چھیالیسواں

الْاَذْكَارِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا وَبَيَانِ اَنْوَاعِهَا وَاَوْقَاتِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَفِيْهِ اَبْوَابٌ

ذکر اور اُسکے متعلقات اور اُسکے اقسام اور اوقات وغیرہ کے بیان میں۔ اور اس میں کئی باب ہیں

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ كِتَابِ الدَّعَوَاتِ وَفِيْهِ اَبْوَابٌ

باب ایکسو سینتالیسواں دعاؤں کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ كَرَامَاتِ الْاَوْلِيَاءِ وَفَضْلِهِمْ

باب ایکسو اڑتالیسواں ولیوں کی کرامتوں اور اُنکی فضیلت کے بیان میں

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ كِتَابِ الْاُمُوْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا

باب ایکسو اُنچاسواں اُن کاموں کے بیان میں جن سے منع کیا گیا ہے

اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الْغِيْبَةِ وَالْاَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

باب ایکسو پچاسواں غیبت کے حرام ہونے اور زبان کو اس سے بچانے

وَتَحْرِيْمِ سَمَاعِهَا وَبَيَانِ مَا يُبَاحُ مِنْهَا اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ

و غیبت کے سننے کی حرمت اور غیبت مباح کے بیان میں — باب ایکسو ١٥١ اکاون

الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ

چغلی کی حرمت کے بیان میں — باب ایکسو ١٥٢ باون لوگوں کی باتیں.

نَقْلِ الْحَدِيْثِ وَكَلَامِ النَّاسِ اِلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

حکام کے پاس بیان کرنے کی تحریم کے بیان میں — باب ایکسو ترپن

بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ

دو رویہ آدمی کی مذمت کے بیان میں — باب ایک سو ١٥٤ چوّن

تَحْرِيْمِ الْكَذِبِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ مَا يَجُوْزُ مِنَ

جھوٹ کی تحریم کے بیان میں — باب ایکسو ١٥٥ پچپن اس جھوٹ کے بیان میں

الْكَذِبِ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْحَثِّ عَلَى التَّثَبُّتِ

جو جائز ہے — باب ایکسو ١٥٦ چھپن اس امر کی ترغیب میں کہ آدمی جو بات

فِيْمَا يَقُوْلُهُ وَيَحْكِيْهِ اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ غَلْظِ

کہنا چاہے اور حکایت کرے تو تحقیق اور ثبوت کو پہنچا کر کہے — باب ایکسو ستاون

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ

باب ایکسو چورانوے تکلف سے نہی کے بیان میں باب ۱۹۵ ایکسو پچانوے

وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَنَحْوِهِمَا

میت پر نوحہ کرنے اور رخسارہ وغیرہا پیٹنے کے تحریم کے بیان میں

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ الْكُهَّانِ وَ

باب ایکسو چھیانوے ۱۹۶ کاہنوں اور

الْمُنَجِّمِيْنَ وَالْعَرَّافِ وَاَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصٰى وَالشَّعِيْرِ اَلْبَابُ

منجموں اور عراف اور رمالوں وغیرہم کے پاس جانے سے نہی کے بیان میں باب

السَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَ

ایکسو ستانوے بدشگونی سے نہی کے بیان میں باب ایکسو

التِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ تَصْوِيْرِ الْحَيَوَانِ فِي بِسَاطٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ ثَوْبٍ

اٹھانوے بچھونے یا پتھر یا کپڑے میں جاندار کی تصویر بنانے کی تحریم کے بیان میں

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ الْكَلْبِ اِلَّا

باب ایکسو ننانوے کھیتی اور شکار یا جانوروں کے حفاظت کے سوا کتا رکھنے کی تحریم

لِصَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَاشِيَةٍ اَلْبَابُ الْمِائَتَانِ فِي كَرَاهَةِ تَعْلِيْقِ الْجَرَسِ فِي الْبَعِيْرِ

کے بیان میں باب دوسو ۲۰۰ اونٹ وغیرہ چوپاؤں کے گردن میں

وَكَرَاهَةِ اسْتِصْحَابِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ اَلْبَابُ الْحَادِيْ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي

گھنٹا باندھنے کی کراہت کے بیان میں اور کتا اور گھنٹال کو سفر میں ساتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو ایک

كَرَاهَةِ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ وَهِيَ الْبَعِيْرُ اَوِ النَّاقَةُ الَّتِيْ تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ اَلْبَابُ

جلالہ پر سوار ہونے کی کراہت کے بیان میں اور جلالہ وہ اونٹ اونٹنی جو گندگی کھائے باب

الثَّانِيْ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاَمْرِ بِتَنْزِيْهِهِ عَنِ

دوسرے دو سو ... تھوکنے سے ... اور ناپاک چیزوں سے مسجد کو پاک رکھنے کے

[illegible] الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ الْخُصُوْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

[illegible] ... سے جھگڑا کرنے ... [illegible]

[illegible] وَالشَّرَابِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ بَعْدَ

[illegible] ... کراہت کے بیان میں باب دو سو ۲۰۴

لِلسُّلْطَانِ وَغَيْرِهِ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ مُخَاطَبَةِ

باب دوسو چودہ فاسق اور مبتدع اور انکے مثل کو کہنے کی تحریم میں

الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ وَنَحْوِهِمَا بِسَيِّدٍ وَنَحْوِهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ

باب دوسو پندرہ ٢١٥ سید وغیرہ تعظیم کے الفاظ سے خطاب کرنے سے نہی کے بیان میں

فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْحُمّٰى اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ سَبِّ

باب دوسو سولہ تپ کو برا کہنے کی کراہت میں ہوا کو برا کہنے سے

الرِّيْحِ اَلْبَابُ السَّابِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيكِ اَلْبَابُ

باب دوسو سترہ مرغ خانگی کو برا کہنے کی کراہت میں ممانعت کے بیان میں۔ باب

الثَّامِنُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا اَلْبَابُ

دوسو اٹھارہ مطرنا بنوء کذا کے کہنے سے نہی کے بیان میں باب

التَّاسِعُ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ قَوْلِهِ لِمُسْلِمٍ يَا كَافِرُ اَلْبَابُ الْعِشْرُوْ

دوسو انیس مسلمان کو کافر کہنے کی تحریم میں باب

بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَبَذَاءِ اللِّسَانِ اَلْبَابُ الْحَادِي وَ

دوسو بیس بیہودہ گوئی اور بدزبانی سے نہی کے بیان میں باب

الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ التَّقْعِيرِ فِي الْكَلَامِ بِالتَّشَدُّقِ وَتَكَلُّفِ

دوسو اکیس ٢٢١ تکلف سے کلام فصیح اور عمیق کرنے کی

الْفَصَاحَةِ وَغَيْرِهَا اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

کراہت کے بیان میں باب دوسو بائیس خبثت

قَوْلِ خَبُثَتْ نَفْسِي اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

نفسی کہنے کی کراہت کے بیان میں باب دوسو تیئیس ٢٢٣ انگور کا نام کرم رکھنے کی

تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ

کراہت کے بیان میں باب دوسو چوبیس ٢٢٤ عورت

وَصْفِ مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ لِرَجُلٍ إِلَّا أَنْ يَحْتَاجَ إِلَى ذٰلِكَ لِغَرَضٍ شَرْعِيٍّ كَنِكَاحٍ

کی خوبیاں مرد کے پاس بے حاجت بیان کرنے سے نہی کے بیان میں مگر نکاح وغیرہ غرض شرعی کیلئے بیان کرنا مشروع

وَنَحْوِهِ اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ

باب دوسو پچیس ٢٢٥ دعا میں انسان

فہرست

في الدعاء اللهم اغفر لي ان شئت بل يجزم بالطلب الباب السادس

باب اللهم اغفر لی ان شئت کہنے کی کراہت ہیں بلکہ عزم پختہ سے دعا مانگا کرے ۔

والعشرون بعد المائتين في كراهة قول ماشاء الله وشاء فلان الباب

باب دوسو چھبیس ماشاء اللہ وشاء فلان کہنے کی کراہت کے بیان ہیں

السابع والعشرون بعد المائتين في كراهة الحديث بعد العشاء الآخرة

دوسو ستائیس عشاکی نماز کے بعد باتین کرنیکی کراہت کے بیان ہیں

الباب الثامن والعشرون بعد المائتين في تحريم امتناع المرأة عن

باب دوسو اٹھائیس جب خاوند عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلاوے تو بلا عذر شرعی

فراش زوجها اذا دعاها ولم يكن لها عذر شرعي الباب التاسع و

عورت کو نجانیکی تحریم کے بیان ہیں باب

العشرون بعد المائتين في تحريم صوم المرأة تطوعا وزوجها حاضر

دوسو انتیس جب خاوند گھر میں موجود ہو تو عورت کو نفلی روزہ بغیر اذن خاوند کے رکھنے کی تحریم کے

الا باذنه الباب الثلاثون بعد المائتين في تحريم رفع المأموم رأسه

بیان ہیں باب دوسو تیس رکوع اور سجدہ میں امام سے پہلے مقتدی

من الركوع او السجود قبل الامام الباب الحادي والثلاثون بعد

کا سر اٹھانے کی تحریم کے بیان ہیں باب دوسو اکتیس ۲۳۱

المائتين في كراهة وضع اليد على الخاصرة في الصلوة الباب الثاني

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کے بیان ہیں باب

والثلاثون بعد المائتين في كراهة الصلوة بحضرة الطعام ونفسه تتوق

دوسو بتیس جب کھانا حاضر ہو اور جی کھانیکو چاہتا ہو

اليه او مع مدافعة الاخبثين وهما البول والغائط الباب الثالث و

اسکو چھوڑکر یا پاخانہ اور بول آئے انکو بند کرکے نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان ہیں ۔ باب

الثلاثون بعد المائتين في النهي عن رفع البصر الى السماء في الصلوة

دوسو تینتیس نماز میں آسمان کی طرف آنکھ اٹھانے سے نہی کے بیان ہیں

الباب الرابع والثلاثون بعد المائتين في كراهة الالتفات في الصلوة

باب دوسو چونتیس نماز میں بلا عذر دائیں بائیں التفات کرنے کی

في الجنة الباب السابع والاربعون بعد المائتين في تحريم احداد

بیان میں باب دوسو سینتالیس عورت کو کسی میت پہ

المرأة على ميت فوق ثلاثة أيام إلا على زوجها أربعة أشهر وعشرة أيام

تین دن سے زیادہ سوگ کرنیکی حرمت میں مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے

الباب الثامن والاربعون بعد المائتين في تحريم بيع الحاضر للبادِ

باب دوسو اڑتالیس ۲۴۸ شہری کو جنگلی کیلئے کوئی چیز

وتلقي الركبان والبيع على بيع أخيه والخطبة على خطبته إلا أن يأذن

بیچنی اور تلقی رکبان اور بھائی کے سودے پر سودا کرنا اور اسکے خطبہ پہ خطبہ کرنے کی تحریم میں مگر یہ کہ وہ اذن دیوے

أو يرد الباب التاسع والاربعون بعد المائتين في النهي عن إضاعة

یا رد کرے۔ باب دوسو انچاس مال کو کسی ایسی جگہوں میں

المال في غير وجوهه التي أذن الشرع فيها الباب الخمسون بعد المائتين

ضائع کرنیسے نہی کے بیان میں جہاں شریعت نے اذن نہ دیا ہو باب دوسو پچاس ۲۵۰

في النهي عن الاشارة إلى مسلم بسلاح ونحوه الباب الحادي والخمسون

ہتھیار وغیرہ سے مسلمان کیطرف اشارہ کرنے سے نہی کے بیان میں۔ باب دوسو اکاون

بعد المائتين في كراهة الخروج من المسجد بعد الأذان إلا لعذر

اذان ہوچکنے بعد بلا عذر مسجد سے نکل جانے کی کراہت کے بیان میں

الباب الثاني والخمسون بعد المائتين في كراهة رد الريحان لغير

باب دوسو باون بلا عذر خوشبودار گھاس یا پھول کے رد کرنے کی کراہت کے

عذر الباب الثالث والخمسون بعد المائتين في كراهة المدح في الوجه

بیان میں باب دوسو ترپن جسپر خود بینی وغیرہ کا خوف ہو در

لمن خيف عليه مفسدة من إعجاب ونحوه وجوازه لمن أمن ذلك في

اسکے روبرو اسکے مدح کرنے کی کراہت میں اور جسکے حق میں اعجاب وغیرہ سے امن ہو اسکے روبرو اسکی مدح کرنیکے

حقه الباب الرابع والخمسون بعد المائتين في كراهة الخروج من بلد

جواز میں۔ باب دوسو چون جس شہر میں وبا

وقع فيه الوباء فرارا منه وكراهة القدوم عليه الباب الخامس

پھیلی ہوئی ہو اس سے بھاگ جانے کی اور باہر سے اس میں آنے کی کراہت کے بیان میں۔ باب



بسم الله الرحمن الرحيم
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

الباب الاول في الاخلاص واحضار النية في جميع الاعمال والاقوال
پہلا باب سب اعمال اور اقوال اور احوال ظاہر و مخفی میں

والاحوال البارزة والخفية قال الله تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله
اخلاص اور احضار نیت کے بیان میں ف اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور ان کو یہی حکم ہوا ہے

مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة وذلك دين
کہ بندگی کریں اللہ تعالیٰ کی نری کر کر اوسکے واسطے ایکطرف ہوکر اور کھڑی کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور یہی ہے راہ

القيمة وقال الله تعالى لن ينال الله لحومها ولا دماؤها ولكن يناله
مضبوط لوگوں کی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قربانیوں کے خون اور گوشت خدا کو نہیں پہونچتے لیکن تمہارا

التقوى منكم وقال الله تعالى قل ان تخفوا ما في صدوركم
تقویٰ اوسکو پہنچتا ہے ف اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہارے جی میں ہے اگر تم اوسکو مخفی رکھو

او تبدوه يعلمه الله عن امير المؤمنين ابي حفص عمر بن الخطاب بن
یا ظاہر کرو تو خدا تعالیٰ اوسکو جانتا ہے ف۳ امیر المومنین ابی حفص عمرؓ بیٹے خطاب کے وہ بیٹے

نفيل بن عبد العزى بن رياح بن عبد الله بن قرط بن رزاح بن عدي
نفیل کے وہ بیٹے عبد العزی کے وہ بیٹے ریاح کے وہ بیٹے عبد اللہ کے وہ بیٹے قرط کے وہ بیٹے رزاح کے وہ بیٹے عدی کے

ابن كعب بن لؤي بن غالب القرشي العدوي رضي الله عنه قال سمعت
وہ بیٹے کعب کے وہ بیٹے لوی کے وہ بیٹے غالب کے قریش میں عدوی تھے نسب کے فرماتے ہیں کہ میں نے خود سنا تھا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سب عمل نیتوں کیساتھ ہیں ہر آدمی کو وہی ملے گا۔ جو اوسنے

ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت
نیت کی ہو پس جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور رسول کیطرف ہوگی تو اوسکی ہجرت اللہ اور رسول کیطرف منصور ہوگی اور جسکی

هجرته لدنيا يصيبها او امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه متفق على
ہجرت دنیا کے حاصل کرنے کو ہوگی یا کسی عورت کے نکاح کرنے کیلئے ہجرت کریگا اوسکی ہجرت اوسی چیز کیطرف ہوگی علماء

صحته رواه اماما المحدثين ابو عبد الله محمد بن اسمعيل بن ابراهيم بن المغيرة
نے اتفاق کیا ہے اس حدیث کے صحیح ہونے پر اس حدیث کو دو امام حدیث کے نے روایت کی ہے ... ابو عبد اللہ اور اسکا نام محمد بیٹا اسمٰعیل

صدوہ کا ... یعنے عمل میں تمہاری جو نیت ہوگی خدا تعالیٰ اوسکو ...

ابْنِ بَرْدِزْبَهْ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُشَيْرِيُّ

وہ بیٹا بردزبہ کا جعفی قبیلہ میں سے بخاری کا رہنے والا اور دوسری کی کنیت ابو الحسین ہے نام اسکا مسلم ہے وہ بیٹا حجاج کا وہ بیٹا مسلم کا

النَّيْسَابُورِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي كِتَابَيْهِمَا اللَّذَيْنِ هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ

نیساپور کا رہنے والا راضی ہو جیو اللہ تعالے ان دو نو سے اپنی اپنی کتاب میں جو تمام کتب مصنفہ میں سے زیادہ صحیح ہے

وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللهِ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اور ام المؤمنین ام عبد اللہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریعنے بطور پیشین گوئی کے) ایک لشکر کعبہ سے لڑنیکو آوے گا جب بیدا زمین پہونچینگے تو دہنس جائینگے

بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ

اول پچھلے (یعنے سب) زمین میں دہنس جائینگے عائشہ کہتی ہیں کہ مینے کہا یارسول اللہ صلعم پہلے اور پچھلے کسطرح دہنس جاینگے حالانکہ ان میں

أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى

اونکے بازاری وغیرہ لوگ بھی شامل ہونگے فرمایا سب زمین میں دہنس جاینگے پھر اپنی نیتوں پر قیامت

نِيَّاتِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ

کو اٹھائے جائینگے یہ روایت بخاری اور مسلم دونوں میں ہے اور لفظ صرف بخاری کے ہیں اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکہ کی فتح ہو جانیکے بعد مکہ سے ہجرت کرنی نہیں رہی لیکن نیت نیک کرنی اور جہاد کرنا جس سے ثواب حاصل کرو اور جب تمکو امام

فَانْفِرُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَاهُ لَا هِجْرَةَ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا صَارَتْ دَارَ إِسْلَامٍ

تو اوسکے حکم کی اطاعت کرو اور جہاد کی تیاری کر کے چلو متفق علیہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں رہی ہجرت مکہ سے اس سبب سے کہ مکہ دار الاسلام ہو گیا ہے

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

ابی عبد اللہ جابر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتا ہے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ

وسلم کے ساتھ تھے آپنے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ آدمی ہیں کہ سیر کرتے اور قطع منازل میں تمہارے ساتھ ہیں

وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ وَفِي رِوَايَةٍ إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ان کو بیماری نے ساتھ آنے سے روک لیا ہے اور ایک میں ہے کہ اجر میں تمہارے شریک ہیں یہ روایت کی مسلم نے

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور بخاری نے انس رض سے اسطرح روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ہمراہ جنگ تبوک سے واپس آتے تھے۔

فائدہ یہ ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد کا حکم قیامت تک رہے گا ۱۲



فقال إن أقواماً خلفنا بالمدينة ما سلكنا شعباً ولا وادياً إلا وهم معنا حبسهم

کہ آپ نے فرمایا کہ بعضے لوگوں کو ہم مدینے میں پیچھے چھوڑ آئے ہیں بسبب عذر کے وہ لوگ ہمارے ساتھ نہیں آسکے جس جگہ کہ گزرے ہیں

العذر وعن أبي يزيد معن بن يزيد بن الأخنس رضي الله عنهم وهو و

وے لوگ ہمارے ساتھ ہیں ابی یزید معن بن یزید بن الاخنس رضہ سے روایت ہے اور یہ معن اور

أبوه وجده صحابيون قال كان أبي يزيد أخرج دنانير يتصدق بها

اسکا باپ اور دادا سب صحابی ہیں معن کہتا ہے کہ میرے باپ یزید نے کچھ دینار صدقہ کرنے کو نکالے

فوضعها عند رجل في المسجد فجئت فأخذتها فأتيته بها فقال والله

اور مسجد میں ایک آدمی کے پاس لاکر رکھے میں نے آکر وہ دینار لیلئے اور باپ کے پاس لایا باپ نے مجھے کہا اللہ کی قسم ہے

ما إياك أردت فخاصمته إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لك ما

بیٹے تیرا ارادہ کر کے نہیں نکالے میں جھگڑتا ہوا اوسکو رسول اللہ صلعم کے پاس لایا۔ حضرت صلعم نے میرے باپ کو فرمایا

نويت يا يزيد ولك ما أخذت يا معن رواه البخاري وعن أبي إسحاق

اے یزید تیرے لیے اوسکا ثواب ہو گیا جو تو نے نیت کی تھی، اور مجھے فرمایا اے معن جو تو نے لیلیا ہے تیرا ہو گیا۔ روایت کیا بخاری نے ابی اسحاق

سعد بن أبي وقاص مالك بن أهيب بن عبد مناف بن زهرة بن كلاب

سعد بن ابی وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن

بن مرة بن كعب بن لؤي القرشي الزهري أحد العشرة المشهود لهم بالجنة

مرہ بن کعب بن لوی قرشی زہری رضہ جو اون دس مردوں میں سے ہیں جنکے لیے جنت کی گواہی دی گئی ہے

قال جاءني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني عام حجة الوداع من وجع

بیان کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں سخت بیمار ہو گیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو

اشتد بي فقلت يا رسول الله إني قد بلغ بي من الوجع ما ترى وأنا ذو مال

تشریف لائے سو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم آپ دیکھتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوں اور میں مالدار ہوں

ولا يرثني إلا ابنة لي أفأتصدق بثلثي مالي قال لا قلت فالشطر يا

اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں میں دو تہائی اپنے مال میں سے صدقہ کروں حضرت صلعم نے فرمایا نہیں میں نے پھر

رسول الله فقال لا قلت فالثلث يا رسول الله قال الثلث والثلث

صدقہ کر دوں آپ نے فرمایا نہ میں نے پھر گزارش کی کہ مال کی تہائی صدقہ کر دوں، فرمایا ہاں تہائی خیرات کے لیئے

كثير أو كبير إنك إن تذر ورثتك أغنياء خير من أن تذرهم عالة يتكففون

بہت یا بڑا ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے بہتر ہے اس سے کہ تو انکو محتاج چھوڑ جاے کہ لوگوں سے ہاتھ

الناس وإنك لن تنفق نفقة تبتغي بها وجه الله إلا أجرت بها حتى ما
پھیلاکر مانگتے پھریں اور جو کچھ تو خدا کی رضامندی کیلئے خرچ کریگا اوسکا ثواب ضرور پاویگا یہانتک کہ جو لقمہ تو اپنی جورو کے

تجعل في في امرأتك قال فقلت يا رسول الله أخلف بعد أصحابي قال إنك لن
منہ میں دیگا اوسکا بھی ثواب پاویگا سعد کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں یہاں چھوڑ دیا جاؤنگا اپنے ساتھیوں کے پیچھے

تخلف فتعمل عملا تبتغي به وجه الله إلا ازددت به درجة ورفعة ولعلك
چاہیے بعد تیرا یا اگر تو بیماری کی حالت میں مکہ میں چھوڑ دیا جائیگا اور خدا ہی کی رضامندی کا کام کریگا تو اوس سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا اور شاید تو

أن تخلف حتى ينتفع بك أقوام ويضر بك آخرون اللهم أمض لأصحابي
چھوڑا جائیگا یہانتک کہ نفع پاویں تجھ سے بہت لوگ اور ضرر پاویں اور لوگ یا اللہ قائم رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو

هجرتهم ولا تردهم على أعقابهم لكن البائس سعد بن خولة يرثي له رسول
اور نہ پھیر اون کو ایڑیوں پر ۔ لیکن سعد بن خولہ بڑا محتاج ہے راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم أن مات بمكة متفق عليه وعن أبي هريرة عبد الرحمن
صلعم اوسکے مکہ میں فوت ہونے کی بابت غم کرتے ہیں ۔ متفق علیہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

ابن صخر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله لا ينظر إلى أجسامكم
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے تمہارے جسم

ولا إلى صوركم ولكن ينظر إلى قلوبكم رواه مسلم وعن أبي موسى عبد الله
اور صورتوں کو نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے روایت کی اسکو مسلم نے ابو موسی عبد اللہ

ابن قيس الأشعري قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل
ابن قیس اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کو کسی نے پوچھا کہ ایک شخص

يقاتل شجاعة ويقاتل حمية ويقاتل رياء أي ذلك في سبيل الله فقال
شجاعت سے لڑتا ہے اور ایک حمیت سے لڑتا ہے اور ایک دکھلاوے کے لیے لڑائی کرتا ہے ان میں کونسی لڑائی فی سبیل اللہ ہے۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في
کہ جو شخص اس لیے لڑائی کرتا ہے کہ اللہ تعالی کا دین غالب ہو جائے اوسکی لڑائی

سبيل الله متفق عليه وعن أبي بكرة نفيع بن الحارث الثقفي أن النبي
فی سبیل اللہ ہے۔ روایت کی بخاری اور مسلم نے ابو بکرہ نفیع بن الحارث ثقفی رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم قال إذا التقى المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب دو مسلمان تلوار پکڑ کر ایک دوسرے کے قتل کرنیکے ارادہ سے سامنے آویں تو قاتل اور مقتول

النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا

دوزخ کے آگ میں ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ قاتل بسبب قتل کرنے کے دوزخی ہوا مقتول کا کیا حال ہے کہ دوزخی ہو گیا آپ نے فرمایا

عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

قتل کرنے پر حریص تھا۔ متفق علیہ و ابو ہریرہ رضہ روایت کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ جَمَاعَةً تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِيْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت میں آدمی کو نماز پڑھنے کا ثواب گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے بیس اور

وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَذٰلِكَ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى

کئی درجے زیادہ ہوتا ہے۔ اور یہ اسلیے ہے کہ جب کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کو

الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَ لَهٗ

نماز پڑھنے کے ارادہ سے جاتے نماز کے سوا کسی دوسرے کام کو نہ جائے تو جتنے قدم چلکر جاتا ہے مسجد میں داخل ہونے تک

بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ

ہر ایک قدم کی عوض اوسکو ایک درجہ ملتا ہے اور ایک گناہ بخشا جاتا ہے جب مسجد میں داخل ہوا تو جبتک مسجد میں

فِي الصَّلٰوةِ مَا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ

نماز کی خاطر بیٹھا رہیگا نماز ہی میں شمار کیا جائیگا۔ اور جب تک نماز پڑھکر اوسی جگہ بیٹھا رہیگا۔

مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ

فرشتے اوسکے لئے دعا مانگتے رہینگے کہتے ہیں اے اللہ اس شخص کو رحمت کر اے اللہ اوسکو بخش دے

اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ

اے اللہ اوسپر رجوع کر یہ دعا اوس وقت تک مانگتے رہتے ہیں جبتک اوسی جگہ بیٹھا ہو کسیکو ایذا نہ دے اور بے وضو نہ ہو متفق

مُسْلِمٍ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَزُهٗ هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَالْهَاءِ وَبِالزَّايِ اَيْ يُخْرِجُهٗ

مسلم کے ہیں آپکا قول ینہزہ ساتھ فتح یا اور ہا کے اور ساتھ زا کے ہے یعنے

وَيُنْهِضُهٗ وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ

نکالے اسکو اور ابی العباس عبد اللہ بن عباس رضہ سے روایت ہے کہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ اِنَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے

اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا

حسنات اور سیئات لکھی ہیں پھر اونکا بیان کر دیا پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس نیکی کو عمل میں نہ لا

سو کا ذکر بطور مثال کے ہوا ہے اور مراد سب ہتھیار ہیں جو قتل کیلئے بنائے گئے ہوں اور اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اس امت میں سے بعضے لوگ

كَتَبَهَا اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَّاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا

اللہ تعالے اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے۔ اور اگر نیکی کا ارادہ کرکے اوسکو عمل میں لاوے اللہ تعالیٰ اوسکو

اللّٰهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ وَّاِنْ هَمَّ

اپنے پاس دس نیکی سے سات سو بلکہ اضعاف کثیرہ تک لکھتا ہے اور اگر بدی کا

بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَّاِنْ هَمَّ بِهَا

ارادہ کیا مگر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اوسکو کامل نیکی لکھتا ہے اور اگر بدی کا ارادہ کرکے

فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اوسکو عمل میں لاوے تو اللہ تعالیٰ اوسکو ایک ہی بدی لکھتا ہے متفق علیہ۔ ف

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبد اللہ بن عمر رضہ بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے سنا

يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اٰوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ

آپ فرماتے تھے کہ پہلے لوگوں میں سے تین آدمی گھر سے نکلے اونکو ویرانہ میں رات آگئی رات کاٹنے کو وہ ایک غار میں جا داخل ہوئے

فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ

ایک پتھر پہاڑ سے غار کے منہ پر گر پڑا اوس سے غار کا مونہہ بند ہو گیا تب تینوں ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ اس پتھر سے

مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اَللّٰهُمَّ

نجات کی کوئی صورت نہیں بجز اسکے کہ تم اپنے نیک اعمال کو یاد کرکے خدا تعالیٰ سے دعا مانگو ایک اون میں سے بولا کہ اے اللہ میرے

كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَّلَا مَالًا

ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں اونسے پہلے کہانا اور دودہ نہ آپ پیا کرتا تہا اور نہ گھر میں اطفال وغیرہ کو پلایا کرتا تہا۔

فَنَاٰى بِيْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا

ایک روز میں درختوں کی طلب میں دور چلا گیا اور وے دو تو میرے آنیسے پہلے سو گئے ہیں اونکے پینے دودہ دوہ کر لایا

فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَنْ اَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا

تو اونکو سوتے دیکھ کر کھڑا ہو رہا اب اونکو جگانا مناسب نہ سمجھا اور دوسروں کو بھی نہ پلا سکا

فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ وَالصِّبْيَةُ

تو کھڑا اسی حالت میں پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے اونکے جاگنے کا منتظر کھڑا رہا اور میرے لڑکے لڑکیاں

يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ

میرے قدموں کے پاس روتے تھے یہانتک کہ صبح ہو گئی تو وہ بیدار ہوئے اور انہوں نے اپنا دودہ پیا۔ اے اللہ اگر میں یہ کام



ذلك ابتغاء وجهك ففرج عنا ما نحن فيه من هذه الصخرة فانفرجت

یہ کام تیری ہی خوشی کیلئے کیا ہے تو یہ پتھر دور کر دے پتھر تھوڑا سا ہل گیا

شيئا لا يستطيعون الخروج منه وقال الآخر اللهم انه كانت لي بنت عم

اور نکلنے کا رستہ نہ ہوا پہر دوسرا بولا کہ اے اللہ مجھکو چچا کی بیٹی سے

كانت احب الناس الي وفي رواية كنت احبها كاشد ما يحب الرجال النساء

بہت زیادہ محبت تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میں اوس سے بہت محبت رکھتا تھا جیسا مرد عورتوں سے بہت محبت کیا کرتے ہیں

فاردتها على نفسها فامتنعت مني حتى المت بها سنة من السنين فجاءتني

یعنی اوسکے وصل کی خواہش کی اوس نے منظور نہ کیا یہانتک کہ ایک قحط سالی کے سبب محتاجی کے وہ میرے پاس آئی ہیں لئے

فاعطيتها عشرين ومائة دينار على ان تخلي بيني وبين نفسها ففعلت

اوسکو ایک سو بیس دینار وصل کی شرط پر دیئے اوس نے منظور کر لیا

حتى اذا قدرت عليها وفي رواية فلما قعدت بين رجليها قالت اتق

تا کہ جب میں اوس پر قادر ہو گیا اور ایک روایت میں ہے جب میں اوسکے دونو پاؤں کے درمیان بیٹھ گیا تو اوس نے مجھے کہا

الله ولا تفض الخاتم الا بحقه فانصرفت عنها وهي احب الناس الي و

ڈر اللہ تعالے سے اور مہر نہ توڑ مگر ساتھ حق کے میں اوسی وقت اوس سے دور ہو گیا حالانکہ وہ مجھے بہت ہی پیاری تھی اور

تركت الذهب الذي اعطيتها اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك

دینار جو اوسکو دیئے تھے وہ بھی چھوڑ دیئے۔ اے اللہ تعالے اگر میں نے یہ عمل تیری ہی خوشی کو کیا ہے

فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة غير انهم لا يستطيعون الخروج

تو ہٹا دے رستہ کھول دے پتھر تھوڑا سا سرک گیا مگر نکلنے کا رستہ نہ ہوا

منها وقال الثالث اللهم استأجرت اجراء واعطيتهم اجرهم غير

پہر تیسرا بولا کہ اے اللہ میں نے کچھ مزدور لگائے تھے اور اونکو مزدوری دیدی مگر

رجل واحد ترك الذي له وذهب فثمرت اجره حتى كثرت منه الاموال

ایک شخص مزدوری چھوڑ کر چلا گیا پس میں نے اوسکی مزدوری بڑہائی تا کہ اوس سے بہت مال بڑھ گیا

فجاءني بعد حين فقال يا عبد الله اد الي اجري فقلت كل ما ترى من

پس وہی شخص بعد ایک وقت کے میرے پاس آیا اور کہا او بندہ اللہ کے میری مزدوری مجھے دیدے میں نے اوسکو کہا کہ یہ جو تو دیکھتا ہے

اجرك من الابل والبقر والغنم والرقيق فقال يا عبد الله لا تستهزئ بي

اونٹ گائے بکری غلام سب تیری مزدوری کے ہیں وہ بولا اے بندہ اللہ کے تو مجھ سے ہنسی نہ کر



فقلت لا تستهزئ بي فأخذه كله فاستاقه فلم يترك منه شيئا اللهم

نہیں ہنسی کرتا ہوں۔ مجھ سے ہنسی مت کر پس لے گیا وہ سب کو ہانک کر پس نہ چھوڑا اوس سے کچھ اے اللہ تعالیٰ

إن كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج عنا ما نحن فيه فانفرجت الصخرة

اگر یہ کام ہم نے تیری رضا کے لئے کیا ہے تو یہ پتھر دور کر دے وہ پتھر دور ہو گیا

فخرجوا يمشون متفق عليه الباب الثاني في التوبة قال العلماء

پس چل گئے متفق علیہ دوسرا باب توبہ میں ہے علما کہتے ہیں

التوبة واجبة من كل ذنب فإن كانت المعصية بين العبد وبين

توبہ ہر گناہ سے واجب ہے اگر گناہ صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے

الله تعالى لا تتعلق بحق آدمي فلها ثلاثة شروط أحدها أن يقلع عن

آدمی کے حق سے اوسکو کچھ تعلق نہیں تو اوس سے توبہ کرنے کی تین شرطیں ہیں ایک یہ کہ گناہ سے

المعصية والثاني أن يندم على فعلها والثالث أن يعزم على أن لا يعود

دوسرے گناہ پر نادم اور پشیمان ہو تیسرے آئندہ کو پکا ارادہ کر لے کہ پھر یہ گناہ ہرگز نہ

إليها أبدا فإن فقد أحد الثلاثة لم تصح توبته وإن كانت المعصية تتعلق

کرونگا اگر ان تینوں شرطوں میں سے ایک شرط نہ ہوئے تو توبہ صحیح نہوگی اور اگر گناہ آدمی کے

بآدمي فشروطها أربعة هذه الثلاثة وأن يبرأ من حق صاحبها

حق سے متعلق ہو تو اس کی چار شرطیں ہیں تینوں مذکورہ اور چوتھے یہ کہ اوس آدمی سے برأت حاصل کر لے مثلاً اگر

فإن كانت مالا أو نحوه رده إليه وإن كانت حد قذف ونحوه مكنه

مال ہے تو اوسکو واپس دے اور اگر تہمت وغیرہ کی حد ہے تو اوسکو اپنے نفس پر

منه أو طلب عفوه وإن كانت غيبة استحله منها ويجب أن يتوب من جميع الذنوب

قدرت دے یا اوس سے معافی چاہے اور اگر غیبت ہو تو اوس سے بخشوا لے اور تمام گناہوں سے توبہ کرنی واجب ہے اگر بعضے گناہ

فإن تاب من بعضها صحت توبته عند أهل الحق من ذلك الذنب وبقي عليه الباقي

سے توبہ کی تو اہل حق کے نزدیک اس گناہ سے توبہ صحیح ہے اور جن گناہوں سے توبہ نہیں کی اوسکے ذمہ باقی رہینگے

وقد تظاهرت دلائل الكتاب والسنة وإجماع الأمة على وجوب التوبة

اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے توبہ کا واجب ہونا ثابت ہے

قال الله تعالى وتوبوا إلى الله جميعا أيها المؤمنون لعلكم تفلحون

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور رجوع کرو تم سب اللہ کی طرف اے ایمان والو تاکہ تم مراد حاصل ہو



قال الله تعالى استغفروا ربكم ثم توبوا اليه وقال الله تعالى يا ايها الذين
آمنوا توبوا الى الله توبة نصوحا وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول والله اني لاستغفر الله واتوب اليه في اليوم اكثر
من سبعين مرة رواه البخاري وعن الاغر بن يسار المزني قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس توبوا الى الله واستغفروه فاني
اتوب في اليوم مائة مرة رواه مسلم وعن ابي حمزة انس بن مالك الانصاري
خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم لله افرح بتوبة العبد المؤمن من احدكم سقط على بعيره وقد
اضله بارض فلاة متفق عليه وفي رواية لمسلم لله اشد فرحا بتوبة
عبده حين يتوب اليه من احدكم كان على راحلته بارض فلاة
فانفلتت منه وعليها طعامه وشرابه فايس منها فاتى شجرة فاضطجع
في ظلها قد ايس من راحلته فبينما هو كذلك اذا هو بها قائمة عنده
فاخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم انت عبدي وانا ربك

أخطأ من شدة الفرح. وعن أبي موسى عبد الله بن قيس الأشعري رضي الله عنه عن

فرحت کی شدت سے ایسے خطا کے الفاظ بول دیئے — ابوموسیٰ اشعری رضہ

النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله يبسط يده بالليل ليتوب مسيء النهار

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے

ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس من مغربها

اور پھیلاتا ہے دن کو اپنا ہاتھ تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے مغرب سے سورج کی طلوع کرنے تک اسی طرح ہوتا رہیگا

رواه مسلم. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت کی یہ مسلم نے — ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

من تاب قبل أن تطلع الشمس من مغربها تاب الله عليه رواه مسلم

کہ جو شخص مغرب سے سورج چڑھنے سے پہلے توبہ کریگا اللہ اسکی توبہ قبول فرما دیگا۔ ف۲ روایت کی یہ مسلم نے

وعن أبي عبد الرحمن عبد الله بن عمر ابن الخطاب رضي الله عنهما عن النبي صلى الله

ابی عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر رضہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم قال إن الله عز وجل يقبل توبة العبد ما لم يغرغر رواه

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جبتک غرغرہ نہ کرے ف۳ روایت کی یہ

الترمذي وقال حديث حسن. وعن زر بن حبيش قال أتيت

ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے — زر بن حبیش نے کہا کہ میں

صفوان بن عسال أسأله عن المسح على الخفين فقال ما جاء بك

صفوان بن عسال رضہ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھنے کو آیا صفوان نے مجھے کہا کہ تو کس کام کو آیا ہے

يا زر فقلت ابتغاء العلم فقال إن الملائكة تضع أجنحتها لطالب العلم

میں نے کہا علم کے طلب کرنے کو اس نے کہا کہ فرشتے اپنے بازو علم کے طلب کرنے والے کے لئے رکھتے ہیں

رضا بما يطلب فقلت إنه قد حاك في صدري المسح على الخفين بعد الغائط

بسبب پسند کرنے اس چیز کے جو وہ طلب کرتا ہے پھر میں نے کہا کہ بول و غائط کے بعد موزوں پر مسح کرنا میرے دل میں کھٹکتا ہے

والبول وكنت امرأ من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فجئت أسألك

اور تو پیغمبر صلعم کے اصحابوں میں سے ہے میں تجھ سے پوچھنے آیا ہوں

هل سمعته يذكر في ذلك شيئا قال نعم كان يأمرنا إذا كنا سفرا أو مسافرين

کیا تو نے اس مسئلہ میں رسول خدا سے کچھ سنا ہے اس نے کہا ہاں رسول اللہ صلعم ہمکو فرمایا کرتے تھے کہ سفر میں لفظ فرمایا مسافرین

أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ

تین دن اور تین رات موزے نہ نکالا کرو بول اور غائط اور نیند سے مسح کر لیا کرو مگر جنابت کی حالت موزہ اتار کر غسل کرنا چاہیے پھر

وَنَوْمٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

میں نے اوسکو کہا کہ تو نے محبت کے باب میں بھی کچھ حضرت صلعم سے سنا ہے کہ بیان کرتے تھے اوس نے کہا کہ ہاں ہم ایک سفر میں ساتھ رسول صلعم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ

وسلم کے ساتھ تھے کہ ناگاہ ایک اعرابی نے بہت بلند آواز سے

يَا مُحَمَّدُ فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمْ فَقُلْتُ

یا محمد کہکر پکارا۔ آپ نے اوسکو ویسا ہی بلند آواز سے پکار کر کہا کہ آ گئے۔ تو میں نے اوسکو

لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

کہا افسوس ہے آواز آہستہ کر کہ تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور

نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَغْضُضُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ

تو اس سے منع کیا گیا ہے اوس نے مجھے جواب دیا واللہ میں آواز آہستہ نہ کرونگا اعرابی نے کہا کہ آدمی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے اور ابھی

وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اوس سے نہیں ملا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی اپنے پیاروں کے ساتھ ہو گا پھر

فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِنَ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهِ أَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ

رسول اللہ صلعم نے کچھ ذکر کرتے کرتے مغرب کے دروازہ کا ذکر فرمایا کہ مسافت اوسکی چوڑان کا یا یوں کہا کہ سوار اوس دروازہ کی

فِي عَرْضِهِ أَرْبَعِيْنَ أَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ أَحَدُ الرُّوَاةِ قِبَلَ الشَّامِ

عرض کو چالیس یا ستر برس میں طے کر سکتا ہے۔ کہا سفیان راوی نے وہ طرف شام کے ہے

خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ

اوس دروازہ کو خدا تعالے نے اوس دن پیدا کیا ہے جب زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں توبہ کے لیے مفتوح ہے سورج کے

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

وہاں سے چڑھنے تک بند نہ کیا جاویگا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن

صَحِيْحٌ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى

صحیح ہے ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے امتوں میں ایک آدمی تہا اوس نے ننانوے خون کیے تھے۔

فسأل عن أعلم أهل الأرض فدل على راهب فأتاه فقال إنه قتل تسعة

پھر اوسنے لوگوں سے پوچھا کہ زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے لوگوں نے اوسکو ایک راہب بتلایا وہ شخص اوس راہب کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ننانوے

وتسعين نفسا فهل له من توبة فقال لا فقتله فكمل به مائة ثم سأل

خون کیے ہیں میری توبہ قبول ہو سکتی ہے راہب نے کہا نہیں اوس شخص نے راہب کو قتل کر دیا اور سو خون پورے کر دیے پھر اوسنے لوگوں سے پوچھا

عن أعلم أهل الأرض فدل على رجل عالم فقال إنه قتل مائة نفس فهل

کہ دنیا میں بڑا عالم کون ہے لوگوں نے اوسکو ایک عالم بتایا وہ اوس عالم سے آکر پوچھا کہ میں نے سو خون کیے ہیں میرے لیے

له من توبة فقال نعم ومن يحول بينه وبين التوبة انطلق إلى أرض كذا

توبہ ہے اوس عالم نے کہا ہاں اوسکی توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے تو فلانی زمین میں

وكذا فإن بها أناسا يعبدون الله تعالى فاعبد الله معهم ولا ترجع إلى

چلا جا وہیں لوگ ہیں کہ اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں تو وہاں جا کر اونکے ساتھ اللہ تعالی کی بندگی کر اور اپنی زمین کیطرف پھر مت

أرضك فإنها أرض سوء فانطلق حتى إذا نصف الطريق أتاه الموت فا

جا کیونکہ وہ زمین بری ہے وہ شخص اوس عالم کے کہنے سے اوس زمین کیطرف چل دیا جب آدھا راستہ اوسنے قطع کر لیا تو اوسکو موت آگئی

ختصمت فيه ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء

اور رحمت کے ملائکہ اور عذاب کے ملائکہ میں تنازع ہوا رحمت کے ملائکہ نے کہا کہ یہ تائب ہو کر

تائبا مقبلا بقلبه إلى الله تعالى وقالت ملائكة العذاب إنه لم يعمل خيرا قط فأتاهم

دل سے اللہ تعالی کیطرف متوجہ ہو کر آیا ہے اور عذاب کے ملائکہ نے کہا کہ اسنے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پس ایک فرشتہ

ملك في صورة آدمي فجعلوه بينهم فقال قيسوا ما بين الأرضين فإلى

آدمی کی صورت میں اونکے پاس آیا اور وہ اوسکو ثالث [illegible] اوسنے کہا کہ دونوں طرف کی زمین ناپو [illegible]

أيتهما كان أدنى فهو له فقاسوا فوجدوه أدنى إلى الأرض التي أراد

[illegible] جب اونہوں نے دونوں طرف کی زمین ناپی تو [illegible] کے نزدیک پایا

فقبضته ملائكة الرحمة متفق عليه وفي رواية في الصحيح فكان إلى القرية

پس اوسکو رحمت کے ملائکہ نے قبض کیا متفق علیہ اور صحیح کی ایک روایت میں ہے کہ نیک [illegible] کی طرف

الصالحة أقرب بشبر فجعل من أهلها وفي رواية في الصحيح فأوحى الله

ایک بالشت قریب تھا [illegible] اور صحیح کی ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالی نے اوس

تعالى إلى هذه أن تباعدي وإلى هذه أن تقربي وقال قيسوا ما بينهما فوجدوه

[illegible] کی طرف

إلى هذه أقرب بشبر فغفر له وفي رواية فنأى بصدره نحوها وعن

ایک بالشت نزدیک تہا اوسکے گناہ مغفور ہوگئے اور ایک روایت میں ہے کہ اوسنے اپنا سینہ اوسکی طرف کرلیا تہا عبد اللہ ابن کعب

عبد الله بن كعب بن مالك وكان قائد كعب من بنيه حين عمي قال

بن مالک سے مروی ہے اور کعب جب نابینا ہوگیا تہا تو یہ عبد اللہ اوسکا قائد تہا عبد اللہ کہتا ہے

سمعت كعب بن مالك يحدث حديثه حين تخلف عن رسول الله صلى الله عليه

کہ میں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے سنا تہا جب غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم في غزوة تبوك قال كعب لم أتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

سے اپنے پیچھے رہجانا ذکر کرتا تو کہتا تہا کہ میں کسی غزوہ میں سوا غزوہ تبوک اور بدر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

في غزوة غزاها قط إلا في غزوة تبوك غير أني قد تخلفت في غزوة بدر و

سے پیچھے نہیں رہا تہا

لم يعاتب أحد تخلف عنه إنما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم و

اور بدر سے پیچھے رہنے والوں سے کسیکو عتاب نہیں ہوا بدر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور

المسلمون يريدون عير قريش حتى جمع الله تعالى بينهم وبين عدوهم

مسلمان قریش کے قافلہ کا ارادہ کرکے نکلے تھے اللہ تعالی نے بغیر میعاد کے انکو اور دشمنوں کو

على غير ميعاد ولقد شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبة

جمع کردیا اور میں لیلۃ العقبہ والی میں جب ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی تہی

حين تواثقنا على الإسلام وما أحب أن لي بها مشهد بدر وإن كانت بدر

آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تہا اگرچہ لوگوں میں لیلۃ العقبہ سے بدر کا چرچا

أذكر في الناس منها وكان من خبري حين تخلفت عن رسول الله صلى الله عليه

بہت تہا لیکن بدر میں حاضر ہونا لیلۃ العقبہ میں حاضر ہونے سے مجھے زیادہ محبوب نہ تہا اور جب میں غزوہ تبوک میں آپ سے

وسلم في غزوة تبوك أني لم أكن قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنه في

پیچھے رہا تہا تو میرا یہ حال تہا کہ غزوہ تبوک سے پہلے ایسا قوی اور مالدار نہیں ہوا تہا جیسا اس

تلك الغزوة والله ما جمعت قبلها راحلتين قط حتى جمعتهما في تلك الغزوة

غزوہ میں تہا اور اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹ سواری کے کبھی جمع نہوئے تھے اس غزوہ میں دو اونٹ سواری کے میں نے مہیا کر لئے تھے

ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد غزوة إلا ورّى بغيرها حتى

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کا ارادہ فرمایا کرتے تھے تو توریہ کیا کرتے حتی کہ

كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ

غزوہ ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سخت گرمی میں غزوہ کا ارادہ کیا اور سفر

سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا

دراز اور جنگل کو متوجہ ہوئے اور بہت دشمنوں کیسامنا کرنیکو طیار ہو گئے اسلیئے مسلمانوں کو اپنا ارادہ ظاہر ارشاد دیا تا کہ غزوہ کی

أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

طیاری کا سامان کرلیں اور اونکو اپنے قصد سے اطلاع کر دی اور اوسوقت مسلمان لوگ آپکے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيوَانَ

ساتھ اس قدر بہت تھے کہ کسی یاد رکھنیوالے کی کتاب میں جمع نہ کر سکتے تھی

قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ سَيَخْفَى لَهُ مَا لَمْ

کعب کہتے ہیں کم تھا کہ آدمی مخفی ہونیکا ارادہ کرے مگر یہی ظن کیا جاتا تھا کہ وہ مخفی رہیگا جب تک

يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَغَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ

اوسکے حق میں اللہ تعالی کیطرف سے وحی نازل نہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کا ارادہ ایسے موسم میں کیا تھا

حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

کہ میوے اور چھایا میں بہت خوشنما معلوم ہوتی تھی اور میرے دل کا میلان ان چیزوں کیطرف بہت تھا پس رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُ فَأَرْجِعُ وَلَمْ

صلعم نے طیاری کر دی اور مسلمان آپکے ساتھ تھے اور میں بھی طیاری کی خیال میں آتا تھا اور کچھ بھی نہ کرتا اور

أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ

پھر جاتا تھا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ مجھے قدرت ہے جب چاہونگا طیاری کر لونگا یہہ خیال

ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

مجھے مہلت دیتے جاتا تھا کہ لوگ طیار ہو گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ

سلم اور مسلمانوں نے کوچ کر دیا اور میں نے کچھ بھی طیاری نہ کی تھی میں پھر گیا

فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ

واپس آیا اور کچھ طیاری نہ کی تھی اسیطرح آپ نے مجھے دیر ہو گئی اور لوگ کوچ کر گئے اور غزوہ کا وقت

الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ

گذر گیا پس میں نے ارادہ کیا کہ کوچ کر کے ان کو جا ملوں افسوس ہے کہ میں نے کر لیتا مگر میرے لیئے یہ کام مقدر نہ تھا۔

ذٰلِكَ لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

جب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کوچ کے بعد لوگوں میں جاتا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ

تو مجھے اس بات کا غم ہوتا تھا کہ میں اپنے لئے اچھی حالت نہیں دیکھتا مگر ایسے شخص کی حالت جو نفاق میں ڈوبا ہوا ہو یا

أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ایسے شخص کی حالت جو ضعفاء میں سے ہو جنکو اللہ تعالے نے معذور رکھا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ

علیہ وسلم نے تبوک میں پہونچنے تک مجھے یاد ہی نہ فرمایا تا کہ ایک دن تبوک میں آپ لوگوں میں بیٹھے تھے کہ فرمایا کعب

بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي

ابن مالک کو کیا ہوا ایک آدمی نے بنی سلمہ میں سے کہا یا رسول اللہ صلعم اوسکو دو چادروں نے اور دونوں کندہوں کی طرف دیکھنے

عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا

نے روک لیا معاذ بن جبل نے سنکر کہا کہ تو نے بری بات کہی اللہ تعالے کی قسم یا رسول اللہ ہمنے

عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ

اسپر خیر کے سوا دوسری حالت کوئی نہیں دیکھی آپ خاموش رہے کہ ناگاہ ایک آدمی

عَلَى ذٰلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سفید پوش سراب میں آپ کو نظر آیا آپنے دیکھ کر فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي

اللہ کرے یہ ابو خیثمہ ہی ہو پس وہی نکلا اور وہ شخص تھا۔

تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ

جو ایک صاع خرما صدقہ لا یا تھا اور منافقوں نے اسپر طعنہ کیا تھا کعب کہتا ہے کہ جب مجھے یہ خبر ملی کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس پہرے آتے ہیں مجھے غم نے تنگ کیا اور میں

أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذٰلِكَ بِكُلِّ

جھوٹھ بولنے کا ارادہ کرنے لگا اور سوچنے لگا کہ ایسی بات کہوں کہ آپکے غصہ سے بچ جاؤں اور اپنی برادری کے ہر عقلمند سے

ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ

اسمیں اعانت کا طلبگار رہا جب خبر لگی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔

قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَنْجُ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فِيهِ كَذِبٌ

اوسی وقت مجھ سے یہ کذب دور ہوگیا اور میں نے جان لیا کہ آپکے روبرو جھوٹ بولنے سے مجھکو کبھی نجات نہ ہوگی

فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا

پس میں نے سچ بولنے کا ارادہ پختہ کر لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الصباح مدینہ میں آپہونچے اور جب آپ سفر سے

قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ

تشریف لاتے تو اول مسجد میں نزول فرمایا کرتے تھے آپنے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور لوگوں کے ملاقات کیلئے وہاں

ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ

ہی بیٹھ گئے پس متخلفین لوگ آئے اور سوگند کھا کر اپنے تخلف کی عذر آپکے سامنے بیان کرتے تھے اور یہ لوگ اسی آدمی سے

رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى

کچھ زیادہ تھے رسول اللہ صلعم نے اونکا ظاہر قبول فرمایا اور اونسے بیعت لی اور اونکے لئے استغفار کیا اور انکے باطن

اللّٰهِ تَعَالَى حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ

اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمائے تب میں حاضر ہوا تو آپنے مجھے دیکھکر غضبناک آدمی کیطرح تبسم فرمایا اور مجھے کہا آگے آ میں

فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ

سلام کہہ آپکے آگے بیٹھ گیا پس آپنے مجھے فرمایا کہ تو کس سبب پیچھے رہگیا کیا تو نے سواری خرید نہیں لی

ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ

میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے خدا تعالےٰ کی قسم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سوا کسی دنیا دار آدمی کے

مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا

روبرو ہوتا تو خدا تعالے نے مجھے کلام میں ایسی فصاحت عطا کی ہے کہ آپ دیکھتے کہ میں عذر بیان کرکے اوسکی غصہ سے نکل جاتا

وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ

لیکن میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج جھوٹ بول کر آپ کو خوش بھی کر لونگا

عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَإِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ

تو عنقریب خدا تعالیٰ آپ کو مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر آج میں نے آپکے روبرو سچ کہا تو بیشک آپ مجھ پر

عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللّٰهِ

غضبناک ہونگے مگر خدا تعالیٰ سے مجھے عاقبت حمیدہ کی امید ہے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں

مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

تخلف کے وقت جیسا قوی اور خوش گذران تھا ویسا کبھی نہ تھا آپنے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ وَ

کہ اوٹھ کھڑا ہو اور چلا جا تاکہ خدا تعالےٰ تیرے حق میں فیصلہ کرے [illegible] اور بنی سلمہ میں سے کچھ

ثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِيْ وَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ

آدمی میرے پیچھے ہوئے اور مجھے کہنے لگے خدا تعالےٰ کی قسم ہے ہم نہیں جانتے کہ تونے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو

ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِيْ اَنْ لَّا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

آج تونے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ویسے ہی عذر کیوں نہ کیے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُوْنَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ

جیسے دوسرے متخلفوں نے کیے تیرے گناہ کے لئے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنَنِيْ حَتّٰى اَرَدْتُّ

رسول اللہ صلعم کا استغفار کافی تھا کعب کہتے ہیں خدا کی قسم ہے کہ وے لوگ ایسے میرے پیچھے ہوئے کہ [illegible] سے میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ لوٹ

اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُكَذِّبَ نَفْسِيْ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ

کر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں اپنے پہلی تقریر کی تکذیب کروں پھر میں نے اون سے پوچھا کہ اس کام میں میرے ساتھ کوئی

لَقِيَ هٰذَا مَعِيَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوْا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ وَقِيْلَ

اور بھی ہے انہوں نے کہا ہاں دو آدمی نے تیری جیسی تقریر کی ہے اور اون کو بھی رسول اللہ

لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيْلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَامِرِيُّ

صلعم نے ویسا ہی فرمایا ہے جیسا تجھے فرمایا ہے میں نے کہا وہ دو کون کون ہیں لوگوں نے کہا ایک مرارہ بن ربیع عامری اور

وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا

دوسرا ہلال بن امیہ واقفی وہ کہتا ہے کہ لوگوں نے ایسے دو آدمی صالح کا نام لیا کہ بدر میں

بَدْرًا فِيْهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حاضر ہوئے تھے اور جنکا اقتدا کرنا چاہیئے تھا کہتا ہے جب اونہوں نے میرے روبرو ان دو کا ذکر کیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متخلفین میں سے ان تین آدمی سے کوئی کلام نہ کرے کہتا ہے کہ لوگ

فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِيْ فِيْ نَفْسِي الْاَرْضُ

ہم سے اجتناب کر گئے یا کہا کہ لوگ ہم سے متغیر ہو گئے تاکہ وہ زمین بھی مجھے بری معلوم دینے لگی

فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَّا

گویا وہ زمین ہی نہ تھی جسکو میں پہچانتا تھا پس ہم پچاس رات اسی حال میں مبتلا رہے اون



صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ
دونوں میرے یاروں نے عاجز ہو کر اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونا شروع کیا اور میں جوان

الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا
دلیر تھا بازاروں میں پھرتا تھا اور نماز میں حاضر ہوتا تھا مگر

يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي
مجھ سے کوئی کلام نہ کرتا تھا اور میں نماز کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مگر سلام کہتا اور دیکھتا کہ

مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ
سلام کے جواب میں آپکے لب مبارک نے حرکت کی ہے یا نہیں پھر میں رسول

أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ
اللہ صلعم کے قریب کھڑا ہو کر نماز پڑھتا اور آنکھوں چرا کر آپکی طرف دیکھتا جب میں نماز کیطرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف نظر کرتے اور جب میں

نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى إِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ
آپکی طرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے جب مسلمانوں کی کنارہ کشی مجھ پر بہت ہو گئی تو ایک دن میں

حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ
ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر جو میرا چچازاد بھائی تھا اور میری اوس سے بہت محبت تھی باغ میں گیا میں نے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ
اوسکو السلام علیکم کہا مگر اوسنے سلام کا جواب نہ دیا میں نے کہا اے ابو قتادہ میں تجھے اللہ کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ تجھے معلوم ہے کہ میں اللہ

هَلْ تَعْلَمُنِي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ
اور رسول اللہ سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہا اور کچھ نہ بتایا دوبارہ میں نے پھر اوسکو قسم دیکر کہا وہ خاموش ہی رہا تیسری دفعہ جب قسم دے کر کہا

فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ
تو اوسنے صرف اتنا کہا کہ اللہ اور رسول اللہ صلعم خوب جانتے ہیں یہ سنتے ہی میرے آنسو جاری ہو گئے اور اسیطرح دیوار پر سے ہو کر نکل آیا

حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ
میں بازار میں چلا جاتا تھا کہ ایک آدمی شام کے لوگوں میں سے جو مدینہ میں

الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ
غلہ فروخت کرنیکو آئے تھے کہتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتلا دے لوگوں نے

النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ
میری طرف اشارہ کر دیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور اوسنے مجھے غسان کے حاکم کا خط دیا

وكنت كاتبا فقرأته فإذا فيه أما بعد فإنه قد بلغنا أن صاحبك قد

اور چونکہ میں لکھا پڑھا تھا میں نے وہ خط پڑھا اوس میں لکھا تھا اما بعد ہمکو خبر پہونچی ہے کہ تیرے صاحب نے تجھ پر

جفاك ولم يجعلك الله بدار هوان ولا مضيعة فالحق بنا نواسك

ظلم کیا اور خدا تعالی نے تجھے ذلیل و ضائع نہیں کیا تو ہمارے پاس چلا آ ہم تیری پرورش کرینگے خط پڑھ کر میں نے دل میں

فقلت حين قرأتها وهذه أيضا من البلاء فتيممت بها التنور فسجرتها حتى

خیال کیا کہ یہ بھی ایک بلا آئی کہ کفار کو ہماری طرف طمع ہو گئی پس اس خط کو تنور میں جلا دیا جب اس

إذا مضت أربعون من الخمسين واستلبث الوحي فإذا رسول رسول الله صلى الله

حال کو چالیس روز ہو گئے تو ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم يأتيني فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرك أن تعتزل

علیہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا اور مجھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنی عورت سے

امرأتك فقلت أطلقها أم ماذا أفعل فقال لا بل اعتزلها فلا تقربنها

علیحدہ ہو جا میں نے کہا کہ آپنے طلاق دینے کو فرمایا ہے یا کیا اوسنے کہا طلاق کو نہیں فرمایا مجامعت سے منع فرمایا ہے

وأرسل إلى صاحبي بمثل ذلك فقلت لامرأتي الحقي بأهلك فكوني عندهم

اور دوسرے دو نو میرے یاروں کو بھی یہی کہلا بھیجا میں نے اپنی عورت کو کہا کہ جب تک خدا تعالی کی طرف سے

حتى يقضي الله تعالى في هذا الأمر فجاءت امرأة هلال بن أمية رسول الله

فیصلہ کا حکم نہیں آتا تو اپنے ماں باپ کے گھر چلی جا اور ہلال بن امیہ کی عورت نے رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم فقالت له يا رسول الله إن هلال بن أمية شيخ ضائع

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ہلال بن امیہ بوڑھا ناکارہ ہے اوسکا خادم کوئی

ليس له خادم فهل تكره أن أخدمه قال لا ولكن لا يقربنك فقالت

نہیں کیا آپ اوسکی خدمت کرنے سے مجھے منع فرماتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ تجھ سے مقاربت نکرے اوسنے عرض کی کہ خدا

إنه والله ما به حركة إلى شيء ووالله ما زال يبكي منذ كان من أمره ما كان

تعالی کی قسم ہے وہ اس کام کے لائق ہی نہیں واللہ جس روز سے اس حال میں مبتلا ہوا ہے آج تک

إلى يومه هذا فقال لي بعض أهلي لو استأذنت رسول الله صلى الله

دن رات روتا ہی رہتا ہے بعضے لوگوں نے مجھے کہا کہ تو بھی اپنی عورت کی بابت رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم في امرأتك فقد أذن لامرأة هلال بن أمية أن تخدمه فقلت

علیہ وسلم سے اجازت طلب کر جیسے ہلال کی عورت نے آپسے اوسکی خدمت کرنے کا اذن لے لیا ہے میں نے کہا

لا أستأذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يدريني ماذا يقول

اگر میں اس امر میں آپ سے عرض کروں معلوم نہیں آپ کیا جواب دیں

رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استأذنته فيها وأنا رجل شاب فلبثت

جب میں اجازت مانگوں اور میں جوان آدمی ہوں تا کہ دس رات

بذلك عشر ليال فكمل لنا بذلك خمسون ليلة من حين نهي عن كلامنا

اور گذر گئیں اور ہمارے اس حال کو پچاس رات ہو گئی

ثم صليت صلاة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا

پچاسویں رات کی صبح کو میں فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھ کر اوسی

أنا جالس على الحال التي ذكر الله تعالى منا قد ضاقت علي نفسي وضاقت

حالت میں بیٹھا تھا جیسے خدا تعالے نے قرآن میں ہماری خبر دی ہے اور میرا دم بسبب غم کے بند ہو رہا تھا اور

علي الأرض بما رحبت سمعت صوت صارخ أوفى على سلع يقول

زمین باوجود کشادگی کے مجھپر تنگ ہو رہی تھی کہ میں نے ایک آدمی کی آواز سنی کہ پہاڑ سلع پر

بأعلى صوته يا كعب بن مالك أبشر فخررت ساجدا وعرفت أنه

باواز بلند کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک تجھے بشارت ہو میں سنتے ہی سجدہ میں گر پڑا اور جان لیا کہ خدا تعالے کیطرف سے

قد جاء فرج فآذن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس بتوبة الله علينا

کشائش آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھتے ہی لوگوں کو ہماری توبہ کے

حين صلى صلاة الفجر فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبي

قبول ہونے کی خبر کر دی لوگ ہمکو بشارت دینے میں شروع ہو گئے اور وہ میرے یاروں کے پاس یہی

مبشرون وركض إلي رجل فرسا وسعى ساع من أسلم قبلي وأوفى على

بشارت دینے والے ہو گئے اور ایک آدمی گھوڑا دوڑا کر میری طرف آیا اور ایک آدمی نے بنی اسلم میں سے پہاڑ پہ چڑھ کر

الجبل فكان الصوت أسرع من الفرس فلما جاءني الذي سمعت صوته

آواز کی تو گھوڑے کی سواری سے پہلے پہنچی جب وہ شخص جسکی میں نے آواز سنی تھی میرے پاس آیا

يبشرني نزعت له ثوبي فكسوتهما إياه ببشارته والله ما أملك غيرهما

تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اوتار کر بشارت کے عوض میں اوسکو پہنا دیئے مجھے اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اوس روز میرے پاس وہی کپڑے تھے

يومئذ واستعرت ثوبين فلبستهما وانطلقت أتأمم رسول الله صلى

جو دیدیئے اور میں نے دو کپڑے عاریۃ لیکر پہن لیے اور رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِّي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونیکا ارادہ کرکے چلا رستہ میں جوگ جیسے ملتے تھے اور توبہ کی قبولیت کی تہنیت دیتے تھے اور کہتے تھے

لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مبارک ہو اللہ تعالےٰ نے تیری توبہ قبول فرمائی یہانتک کہ میں مسجد میں پہنچا وہاں لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي

کے گرد مجتمع تھے طلحہ بن عبید اللہ رض مجھے دیکھکر کھڑا ہوگیا اور دوڑ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور

وَهَنَّأَنِي وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا

تہنیت دی واللہ مہاجرین میں سے اسکے سوا دوسرا میری خاطر کوئی کھڑا نہیں ہوا کعب طلحہ کے اس کام کو ہمیشہ

لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ

یاد کیا کرتا تھا کعب کہتا ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آن کر سلام کیا اوس وقت آپکا

يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ

چہرہ مبارک خوشی سے دیکھنا تھا آپنے فرمایا تجھے بشارت ہو ایسے دن کی جب سے تو ماں سے جنا ہے اوس دن سے بہتر نہیں آیا

فَقُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ

میں نے گزارش کی کہ بشارت آپکی طرف سے ہے یا اللہ تعالےٰ کیطرف سے فرمایا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ

تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی کیوقت ایسا روشن ہو جایا کرتا تھا کہ گویا

قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ

چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس حالت کو پہچانتے تھے میں نے آپکے سامنے بیٹھ کر گذارش کی کہ یا رسول اللہ

اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ فَقَالَ

میری توبہ میں سے ہے کہ میں اپنا مال صدقہ کردوں

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ مال اپنے لیے رکھ لے کہ یہ بہتر ترے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کی

فَقُلْتُ إِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى إِنَّمَا

کہ خیبر کے غنیمت میں سے جو مجھے حصہ ملا تھا وہ میں اپنے لیے رکھتا ہوں میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالےٰ نے

أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ

میرے صدق کے سبب مجھے نجات دی ہے یہ بھی میری توبہ میں سے ہے کہ آئندہ کو میں اپنی زندگی میں سچ کے سوا کوئی بات نہ کروں



فوالله ما علمت أحدا من المسلمين أبلاه الله تعالى في صدق الحديث منذ

مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ جس دن سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم سے عرض کی ہے

ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن مما أبلاني الله

اوس دن سے کسی مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے ایسا انعام نہیں کیا جیسا صدق کے مجھے انعام کیا ہے

والله ما تعمدت كذبة منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم

اور اوس دن سے آج تک کبھی جھوٹ نہیں کہا اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ کو بھی مجھے

إلى يومي هذا وإني لأرجو أن يحفظني الله تعالى فيما بقي قال فأنزل الله تعالى

جھوٹ سے محفوظ ہی رکھے گا کعب کہتے ہے کہ خدا تعالیٰ نے اللہ

لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة

مہربان ہوا نبی پر اور وطن چھوڑنے والوں پر اور مدد دینے والوں پر جنہوں نے پیروی اوسکی بیچ وقت سختی کے

حتى بلغ إنه بهم رؤوف رحيم وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى إذا ضاقت

یہانتک کہ پہنچے شفقت کرنیوالا مہربان تک اور اون تین شخص پر جنکو پیچھے رکھا تھا یہانتک کہ جب تنگ ہوگئی اون پر

عليهم الأرض بما رحبت وضاقت عليهم أنفسهم حتى بلغ اتقوا الله و

زمین ساتھ اسکے کشادہ ہے اور تنگ ہوگئی انپر اپنی جان یہانتک کہ پہنچے اور ڈرو اللہ سے

كونوا مع الصادقين قال كعب والله ما أنعم الله علي من نعمة قط بعد إذ

اور ہو ساتھ سچوں کے یہ حکم اس حال میں نازل فرمائی ہے کعب کہتا ہے واللہ جس دن سے میں مسلمان ہوا

هداني الله للإسلام أعظم في نفسي من صدقي لرسول الله صلى الله عليه

ہوں اس سے بڑی کوئی نعمت مجھے اللہ تعالیٰ نے انعام نہیں فرمائی

وسلم أن لا أكون كذبته فأهلك كما هلك الذين كذبوا إن الله تعالى قال

کہ میں آپکے روبرو جھوٹ نہیں بولا کہ ہلاک ہو جاتا جیسے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئی بیشک اللہ تعالیٰ نے

للذين كذبوا حين أنزل الوحي شر ما قال لأحد فقال الله تعالى سيحلفون

جھوٹ بولنے والوں کو قرآن میں ایسا برا کہا ہے کہ کسیکو نہ کہا ہو گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تم

بالله لكم إذا انقلبتم إليهم لتعرضوا عنهم فأعرضوا عنهم إنهم رجس ومأواهم

واپس ہوگے پس جاؤ گے تو تمہارے روبرو اللہ کی قسمیں کھا بیٹھینگے کہ تم اون سے اعراض کر جاؤ تمکو مناسب ہے کہ اون سے اعراض کرو

جهنم جزاء بما كانوا يكسبون يحلفون لكم لترضوا عنهم فإن ترضوا

اور دوزخ ہے وہ ان کاموں کی عوض جو انہوں نے کمائے ہیں تمہارے روبرو قسم کھا بیٹھینگے تاکہ تم انسے خوش ہو جاؤ اگر تم انسے خوش بھی ہوگئے



عنهم فان الله لا يرضى عن القوم الفاسقين قال كعب كنا خلفنا ايها

تو اللہ تعالیٰ اوس سے کبھی خوش نہ ہوگا بیشک اللہ تعالیٰ فاسقوں سے خوش نہیں ہوتا کعب کہتا ہے کہ ہم تینوں آدمی

الثلاثة عن امر اولئك الذين قبل منهم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين

ان لوگوں سے جنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

حلفوا له فبايعهم واستغفر لهم وارجأ رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا

قسمیں کہا کر عذر کیا اور رسول اللہ صلعم نے اونکا عذر قبول کر لیا اور اونسے بیعت کی اور انکے لیے استغفار کیا پیچھے رکھے گئے اور رسول اللہ صلعم نے

حتى قضى الله فيه فبذلك قال الله تعالى وعلى الثلاثة الذين خلفوا و

تا کہ خدا تعالیٰ نے خود فیصلہ فرمایا اسی حال میں خدا نے فرمایا ہو اور اللہ تعالیٰ پھر کیا اوپر ان تینوں کے جو پیچھے چھوڑے گئے

ليس الذي ذكر مما خلفنا تخلفنا عن الغزو وانما هو تخليفه ايانا و

اور اس آیت میں غزوہ سے ہمارے تخلف کا ذکر نہیں کیا ہے صرف تخلف کرنیوالوں اور عذر کرنیوالوں سے پیچھے

ارجاءه امرنا عمن حلف له واعتذر اليه فقبل منهم متفق عليه وفي

عذر آپنے قبول فرما لئے تھے ہماری توبہ کا موخر کرنا مراد ہے متفق علیہ اور ایک

رواية ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج في غزوة تبوك يوم الخميس و

روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کو جمعرات کے دن چڑہائی فرمائی تھی اور

كان يحب ان يخرج يوم الخميس وفي رواية كان لا يقدم من سفر الا

یہ آپکو محبوب تھا کہ جمعرات کے دن نکلا کریں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ سفر سے جب تشریف لاتے تھے تو دن

نهارا في الضحى فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه

کو ہی تشریف لایا کرتے تھے اور جب آتے تو پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھ کر وہاں ہی جلوس فرماتے

وعن ابي نجيد بضم النون وفتح الجيم عمران بن الحصين الخزاعي

ابو نجید (ساتھ پیش نون کے اور زبر جیم کے) عمران بن حصین خزاعی

رضي الله عنهما ان امرأة من جهينة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ میں سے جو زنا سے حاملہ تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

وهي حبلى من الزنا فقالت يا رسول الله اصبت حدا فاقمه علي فدعا نبي

اور کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر زنا کی حد لازم ہوگئی آپ مجھ پر حد قائم کریں رسول

الله صلى الله تعالى عليه وسلم وليها فقال احسن اليها فاذا وضعت فأتني

اللہ صلعم نے اوسکے ولی کو بلوا کر فرمایا کہ اوس سے احسان کر اور جب حمل وضع کرے تو اوسکو میرے پاس حاضر کر



نفس فأمر بها نبي الله صلى الله عليه وسلم فشكت عليها ثيابها ثم أمر بها

فرجمت ثم صلى عليها فقال له عمر تصلي عليها يا رسول الله وقد زنت

سنگسار کی گئی پھر آپ نے اوسکی نماز جنازہ پڑھی عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اسکی نماز جنازہ پڑھتے ہیں حالانکہ زنا کیا ہے

قال لقد تابت توبة لو قسمت بين سبعين من أهل المدينة لوسعتهم

آپ نے فرمایا اسنے ایسی توبہ کی ہے کہ وہ توبہ اگر مدینہ کے ستر آدمی پر بانٹی جائے تو کفایت کر جائے

وهل وجدت أفضل من أن جادت بنفسها لله عز وجل رواه مسلم

کیا تو نے کوئی کام اس سے افضل بھی دیکھا ہے کہ اسنے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے حکم پر دیدی روایت کی یہ مسلم نے

وعن ابن عباس وأنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ابن عباس اور ابن مالک رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لو أن لابن آدم واديا من ذهب أحب أن يكون له واديان ولن يملأ

کہ اگر ابن آدم کو ایک جنگل سونے کا بھرا ہوا بھی مل جاوے تو اوسکے دل میں ہوس ہوتی ہے کہ دو جنگل اوسکے پاس ہو جاویں اور اوسکا

فاه إلا التراب ويتوب الله على من تاب متفق عليه وعن أبي هريرة

منہ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھرتی اور اللہ تعالیٰ اوس پر رجوع فرماتا ہے جو توبہ کرے متفق علیہ ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يضحك الله سبحانه وتعالى إلى

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دو آدمی کے حال پر ہنستا ہے

رجلين يقتل أحدهما الآخر يدخلان الجنة يقاتل هذا في سبيل الله

کہ ایک اون میں سے دوسرے کو قتل کرے اور دونوں جنت میں داخل ہوں ایک اللہ کے راستے میں لڑائی کرتا ہے

فيقتل ثم يتوب الله على القاتل فيسلم فيستشهد متفق عليه

پس قتل کیا جاتا ہے پھر خدا تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول کرتا ہے پس مسلمان ہو کر شہید کیا جاتا ہے متفق علیہ

الباب الثالث في الصبر

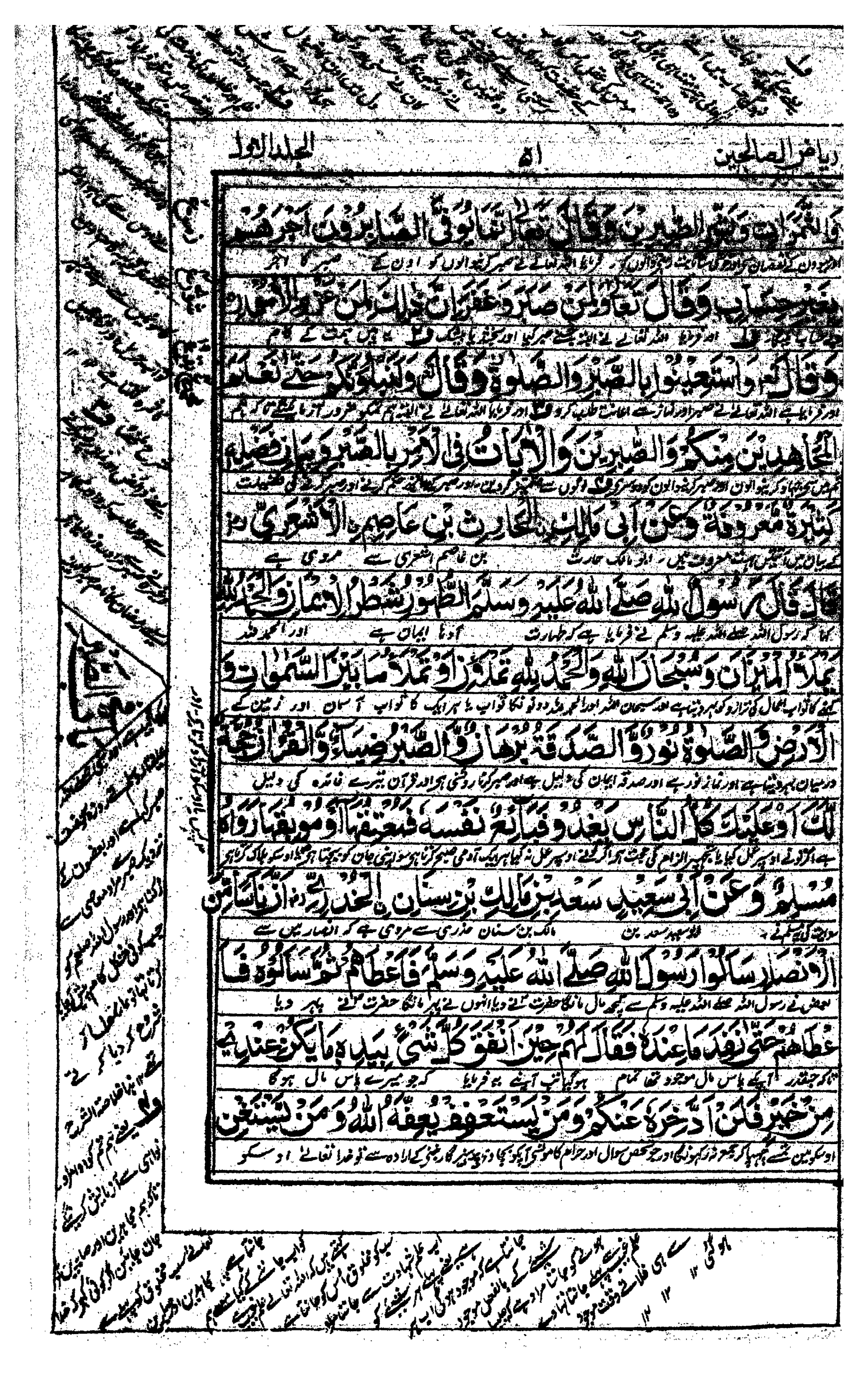
تیسرا باب صبر کے بیان میں

قال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا وقال

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلہ میں مضبوطی کرو اور لگے رہو اور فرمایا

تعالى ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الأموال والأنفس

اللہ تعالیٰ نے البتہ ہم آزمائینگے تمکو کچھ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں سے اور جانوں



والثمرات وبشر الصابرين وقال تعالى إنما يوفى الصابرون أجرهم

اور میووں کے نقصان سے اور خوشخبری سنا صبر کرنیوالوں کو۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے صبر کرنیوالوں کو اون کے صبر کا اجر

بغير حساب وقال تعالى ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الأمور

بےحساب دیا جائیگا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے البتہ جسنے صبر کیا اور بخشدیا بیشک یہ البتہ ہمت کے کام ہیں

وقال تعالى واستعينوا بالصبر والصلوة وقال تعالى ولنبلونكم حتى نعلم

اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے صبر اور نماز سے اعانت طلب کرو اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے البتہ ہم تمکو ضرور آزمائینگے تاکہ ہم

المجاهدين منكم والصابرين والآيات في الأمر بالصبر وبيان فضله

تم میں سے جہاد کرنیوالوں اور صبر کرنیوالوں کو دریافت کرلیں اور صبر کرنے کا حکم کرنے اور صبر کرنے کی فضیلت

كثيرة معروفة وعن أبي مالك الحارث بن عاصم الأشعري رضي

کے بیان میں آیتیں بہت معروف ہیں۔ ابو مالک حارث بن عاصم اشعری سے مروی ہے

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطهور شطر الإيمان والحمد لله

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ طہارت آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ

تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملآن أو تملأ ما بين السموات و

کہنے کا ثواب اعمال کی ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان اور زمین کے

الأرض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة

درمیان بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تیرے فائدہ کی دلیل

لك أو عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها أو موبقها رواه

ہے اگر تو نے اوس پر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی حجت ہے اگر تو نے اوس پر عمل نہ کیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے پھر اوسکو چھڑا لیتا ہے یا اوسکو ہلاک کرتا ہے

مسلم وعن أبي سعيد سعد بن مالك بن سنان الخدري رضي الله عنهما أن ناسا من

روایت کیا اسکو مسلم نے۔ ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری سے مروی ہے کہ انصار میں سے

الأنصار سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاهم ثم سألوه فأ

بعض نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مال مانگا حضرت نے دیا انہوں نے پھر مانگا حضرت نے پھر دیا

عطاهم حتى نفد ما عنده فقال لهم حين أنفق كل شيء بيده ما يكن عندي

یہاں تک کہ جسقدر آپکے پاس مال موجود تھا تمام ہوگیا تب آپنے یہ فرمایا کہ جو میرے پاس مال ہوگا

من خير فلن أدخره عنكم ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن

اوسکو میں تمسے چھپا کر جمع نہ رکھونگا اور جو شخص سوال اور حرام کاموں سے اپنے کو بچاتا ہے اور جو بے پرواہی کے ارادہ سے تو خدا تعالیٰ اوسکو



يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَّأَوْسَعَ مِنَ

اسکو بے پرواہ کر دیگا اور جو شخص مصیبت اور بلا میں اپنے کو بزور صبر دار بنائیگا تو خدا اوسکو سچا بے نیاز و صابر کر دیگا اور کسیکو بہتر اور کشادہ

الصَّبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي يَحْيٰى صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

صبر سے کوئی نعمت نہیں ملی متفق علیہ۔ ابو یحییٰ صہیب بن سنان سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کا عجیب حال ہے بیشک اوسکا سب حال اوسکے لیئے بہتر ہے اور

وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَإِنْ

یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں اگر اوسکو خوشی ہو تو شکر کرے او سکے حق میں بہتر ہے اور اگر

أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ لَمَّا ثَقُلَ

اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو یہی اوسکے حق میں بہتر ہے ف انس رضہ سے مروی ہے کہ جب نبی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم بہت بیمار ہوئے اور موت کی تکلیف آپ پر غالب ہوئی تو فاطمہ رضے اللہ عنہا

عَنْهَا وَاكَرْبَ أَبَتَاهُ فَقَالَ لَيْسَ عَلٰى أَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ

نے کہا ہائے سختی میرے باپ کی رسول اللہ نے فرمایا آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی تکلیف نہ ہوگی جب رسول اللہ صلعم فوت ہو گئے تو فاطمہ نے کہا

يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلٰى جِبْرِيْلَ

اے باپ میرے قبول کیا اسنے حکم رب اپنے کا جب بلایا اوسنے اے باپ میرے بہشت فردوس ہے ٹھکانا اوسکا اے باپ میرے جبرئیل کو خبر موت اسکی کرتی ہوں

نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رض أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

جب آپکا جسم مبارک دفن کیا گیا تو فاطمہ رضہ نے لوگوں کو کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنے کو تمہارے دلوں نے کسطرح

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ

چاہا روایت کی یہ بخاری نے ف ابی زید اسامہ بن زید ابن حارثہ رسول

ابْنِ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِبِّهٖ وَابْنِ حِبِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیے ہوئے اور آپکے پیارے اور آپکے پیارے کے بیٹے رضہ سے مروی ہے

قَالَ أَرْسَلَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِيْ قَدِ احْتُضِرَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے آپکو کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا نزع کی حالت میں ہے

فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهٗ مَا أَعْطٰى وَ

آپ اسوقت ہمارے یہاں تشریف لاویں آپنے سلام کے بعد کہلا بھیجا کہ بیشک اللہ کی ہے وہ چیز جو لے لی اور اللہ ہی کی ہے جو اسنے عطا کی اور

كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ

اوسکے نزدیک ہر ایک چیز کی مدت مقرر ہے تمکو مناسب ہے کہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھو اوسنے دوبارہ پھر قسم دیکر کہلا بھیجا۔

لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ

کہ آپ ضرور ہی تشریف لاویں آپ تشریف لیگئے اور سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

زید بن ثابت اور کچھ اور آدمی آپکے ساتھ تھے وہ لڑکا اوسی حالت میں اٹھا کر آپکے پاس حاضر کیا

وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ فَأَقْعَدَهُ فِي حِجْرِهِ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ

گیا آپنے اوسکو گود میں بٹھالیا اور اسکا دم مضطرب اور بے ٹھکانا ہو رہا تھا اوسکو دیکھکر آپکی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے سعد نے کہا

سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ تَعَالَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ

یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپنے فرمایا یہ رحمت ہے کہ خدا تعالے نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور ایک روایت میں ہے

وَفِي رِوَايَةٍ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ

اپنے بندوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں چاہے پیدا کرتا ہے اور خدا تعالے اپنے بندوں میں سے رحمت کرنیوالوں پر ہی رحمت کرتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَى تَقَعْقَعُ تَتَحَرَّكُ وَتَضْطَرِبُ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللهُ

متفق علیہ۔ اور تقعقع کے معنے ہیں متحرک کرتا تھا اور ہلتا تھا صہیب رضی اللہ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اوسکے

وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا

پاس ایک ساحر تھا جب ساحر بوڑھا ہوگیا تو اوسنے بادشاہ کو کہا کہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو میرے پاس ایک لڑکا بھیجدے

أُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ وَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ

جسکو میں سحر سکھاؤں بادشاہ نے ایک لڑکا سحر سیکھنے کو اوسکے پاس بھیجدیا جس رستہ لڑکا ساحر کے پاس جایا کرتا تھا اوس رستہ پر ایک درویش تھا

فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ وَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ

لڑکا اوسکو دیکھکر ایک روز اوسکے پاس بیٹھ گیا اور اوسکے کلام سنی اور آئندہ کو جب ساحر کے پاس جاتا تو اوس درویش کے پاس بیٹھتا اور

فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ

ساحر اسکے دیر سے آنیکے اوسکو مارتا لڑکے نے ایک دن راہب کے پاس اس امر کی شکایت کی راہب نے کہا کہ جب تجھے ساحر کا خوف ہوا کرے

فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى

تو اوسکو کہدیا کر کہ مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈر ہو تو کہدیا کر کہ مجھے ساحر نے روک رکھا تھا وہ لڑکا اسی طور

اليه

ذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ

کیا کرتا ایک دن رستہ میں جاتا ہوا کیا دیکھتا ہے کہ ایک چوپایہ بہت بڑا ہے جس نے رستہ میں لوگوں کو روک رکھا ہے لڑکے نے اوسکو دیکھ کر کہا کہ آج

اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ

میں امتحان کرتا ہوں کہ ساحر افضل ہے یا راہب اوسنے ایک پتھر ہاتھ میں لیکر کہا کہ یا اللہ اگر راہب کا کام مجھے

اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّآبَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا

ساحر کے کام سے زیادہ محبوب ہے تو اس چوپایہ کو قتل کر دے تاکہ لوگوں کا رستہ کھل جائے یہ کہکر

فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ

پتھر مارا اور اوسکو قتل کر دیا اور لوگ اپنے اپنے رستہ چلے گئے اور اوسنے راہب کے پاس اسکا ذکر کیا راہب نے اوسکو کہا بیٹا

اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّيْ قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ

اب تو مجھ سے افضل ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ تو بڑے مرتبہ کو پہنچ گیا ہے اور تو عنقریب ابتلا کیا جائیگا اگر تو گرفتار ہو گیا تو میرا نام

ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ

نہ لینا اور وہ لڑکا نابینے اور مجذوموں کو تندرست کیا کرتا تھا اور لوگوں کی سب بیماریوں کی دوا کیا کرتا۔

مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِّلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ

اتفاقاً بادشاہ کا ایک مصاحب کہ نابینا ہو گیا تھا یہ خبر سنکر بہت سے تحائف لیکر لڑکے کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ

فَقَالَ مَا هٰهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِيْ قَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالٰى

اگر تو مجھے تندرست کر دے تو یہ مال سب تیری نذر ہے لڑکے نے کہا میں کسیکو تندرست نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تندرستی عطا کرتا ہے اگر تو

فَاِنْ اٰمَنْتَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَاٰمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرونگا خدا تعالیٰ تجھے شفا عطا کریگا وہ شخص اللہ پر ایمان لایا اللہ تعالیٰ نے اوسکو شفا عطا کر دی

فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ

وزیر بادشاہ کے دربار میں بدستور سابق جا حاضر ہوا بادشاہ نے اوسکو کہا کہ تجھے کس نے بینا کر دیا اوسنے

قَالَ رَبِّيْ قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِيْ قَالَ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ

کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کوئی دوسرا رب بھی ہے اوسنے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اسکو

يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ

اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کیا اور پوچھا کہ تجھے یہ طریقہ کس نے سکھلایا ہے آخر کار مجبور ہو کر اوسنے لڑکے کا نام لیا اوسی وقت لڑکا حاضر کیا گیا بادشاہ

بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَشْفِيْ

تو سحر میں یہاں تک کامل ہو گیا ہے کہ اندھوں اور سفید داغ والوں کو تندرست کرتا ہے اور تو یہ اور یہ کرتا ہے اوسنے کہا میں کسی کو تندرست نہیں کرتا۔



إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ تَعَالَىٰ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّىٰ دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ

اللہ تعالیٰ نے اسپ کو تندرست کرتا ہے پھر بادشاہ نے اوسکو انواع عذاب میں گرفتار رکھا یہانتک کہ اوس نے راہب کا پتا بتا دیا پھر راہب کو لایا گیا

فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَىٰ فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ

اور کہا گیا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اوس نے نہ مانا بادشاہ نے آرہ منگوا کر اوسکے سر پر رکھوایا اور

فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّىٰ وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَىٰ

چیر ڈالا کر اوسکو دو ٹکڑے کر دیا پھر وزیر کو بلوایا اور کہا کہ تو اپنے دین سے پھر جا اوس نے انکار کیا

فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّىٰ وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ

بادشاہ نے اسیطرح اوسکو چیر ڈالکر دو ٹکڑے کروا دیا پھر لڑکا حاضر کیا اور اوسکو کہا

لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَىٰ فَدَفَعَهُ إِلَىٰ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَىٰ جَبَلِ

کہ تو اپنے دین سے پھر جا لڑکے نے انکار کیا بادشاہ نے اوسکو سپاہیوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو فلان پہاڑ کی

كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا

چوٹی پر لے جاؤ اگر اسنے دین سے پھر جائے بہتر ورنہ

فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ

اوسکو نیچے گرا دو سپاہی اوسکو لیگئے اور پہاڑ پر چڑھا کر لڑکے نے دعا کی یا رب تو جسطرح چاہے انکی شرارت سے مجھے کفایت فرما

فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ

پہاڑ کو ایسا زلزلہ آیا کہ سپاہی سب گر گئے اور لڑکا صحیح سلامت بادشاہ کے پاس آ پہنچا بادشاہ نے کہا تیرے یار

أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ فَدَفَعَهُ إِلَىٰ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا

کہاں رہے لڑکے نے کہا اللہ تعالیٰ نے اونکی شرارت سے مجھے کفایت کی بادشاہ نے پھر اور سپاہی متعین کرکے کہا کہ اسکو

بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ وَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ

کشتی میں سوار کرکے سمندر کے درمیان لے جائیں اگر اپنے دین سے پھر گیا بہتر ورنہ اس کو سمندر میں

فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا

پھینکدیں سپاہی اوسکو لیگئے جب وہاں پہنچے تو لڑکے نے دعا کی یا اللہ تو جسطرح چاہے انکی شرارت سے مجھے کفایت کر کشتی الٹ گئی اور سپاہی سب ڈوب گئے

وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ

اور لڑکا بادشاہ کے پاس آ حاضر ہوا بادشاہ نے کہا تیرے یار کیا ہوئے اوسنے کہا خدا تعالیٰ نے اونسے

اللّٰهُ تَعَالَىٰ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّىٰ تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ

مجھے کفایت کی پھر لڑکے نے بادشاہ کو کہا کہ تو مجھے قتل نہیں کر سکتا جب تک میرا کہا نہ کرے بادشاہ نے کہا



ما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما

وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ لوگوں کو ایک میدان وسیع میں جمع کرو اور مجھے سولی پر چڑھا کر میرے تیردان میں سے ایک تیر لے کر

من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام

بسم اللہ رب الغلام کہہ کر مجھے تیر مار

ثم ارمني فإنك إذا فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في صعيد واحد

جب تو یہ کام کریگا میں قتل ہو جاؤں گا بادشاہ نے میدان وسیع میں لوگ جمع کئے اور

وصلبه على جذع ثم أخذ سهما من كنانته ثم وضع السهم في كبد القوس

اوسکو سولی پر چڑھا کر اوس کے تیردان میں سے ایک تیر لیا

ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع

اور بسم اللہ رب الغلام کہہ کر اوسکو مارا تیر اوس کی کنپٹی میں لگا لڑکا

يده في صدغه فمات فقال الناس آمنا برب الغلام فأتي الملك فقيل

اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھکر مر گیا سب حاضرین چیخنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب الغلام پر بادشاہ کو کہا گیا

له أرأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد آمن الناس

کہ جس کام سے تو ڈرتا تھا وہی تجھ پر نازل ہوا لوگ مسلمان ہو گئے

فأمر بالأخدود بأفواه السكك فخدت وأضرم فيها النيران وقال من

بادشاہ نے حکم دیا کہ ہر محلہ کی سرے پر خندقیں کھودوائی جاویں حسب حکم بادشاہ کے خندقیں کھودوا کر اون میں آگ جلائی گئی اور بادشاہ نے حکم دیا

لم يرجع عن دينه فأقحموه فيها أو قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت

کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے اوسکو خندق میں گراتے جائیں یا اوسکو کہا جائے کہ تو اسمیں خود بخود گر لوگ اسکی حکم تعمیل میں مشغول تھے کہ ایک

امرأة ومعها صبي لها فتقاعست أن تقع فيها فقال لها الغلام يا أمه

عورت گود میں لڑکا حاضر کیگئی عورت آگ میں گرنے سے ڈر کر رک گئی لڑکا بولا اے ماں صبر

اصبري فإنك على الحق رواه مسلم ذروة الجبل أعلاه وهي بكسر الذال

کر تو حق پر ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ ذروہ ذال معجمہ کے زیر اور پیش سے

المعجمة وضمها والقرقور بضم القافين نوع من السفن والصعيد هنا

ذروۃ الجبل پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں۔ اور قرقور دونوں قاف مضموم سے کشتی کے ایک قسم کا نام ہے صعید

الأرض البارزة والأخدود الشقوق في الأرض كالنهر الصغير وأضرم

زمین صاف میدان اخدود زمین میں جو نہر کیطرح گڑھے کھودے جائیں اضرم

أُرْتِدَّ وَانْكَفَأَتْ أَيِ انْقَلَبَتْ وَتَقَاعَسَتْ تَوَقَّفَتْ وَجَبُنَتْ وَعَنْ أَنَسٍ

جلا ہی انکفأت یعنے الٹ گئی اور تقاعست یعنے اوس نے توقف کیا اور کم دل ہو گئی۔ انس سے مروی ہے

قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبر پر روتے دیکھکر فرمایا کہ اللہ تعالے سے ڈر اور

اصْبِرِي فَقَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ

صبر کر وہ آپ کو کہنے لگی کہ تو مجھ سے دور ہو جا کیونکہ تجھے میری جیسی مصیبت نہیں پہنچی اور اوسنے آپکو نہ پہچانا لوگوں نے

لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ

اوسکو کہا کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے یہ بات سنکر وہ نبی صلعم کے دروازہ پر آئی وہاں

تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى

دربان نہ تھے رسول اللہ صلعم کو اوسنے کہا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا آپ نے فرمایا کہ صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ تَبْكِي عَلَى صَبِيٍّ لَهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے لڑکے پر رو رہی تھی ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ

حضرت صلعم نے فرمایا خدا تعالے فرماتا ہے کہ میرے پاس جنت کے سوا ایماندار بندے کا

عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ

کوئی بدلا نہیں جب میں نے دنیا کے لوگوں میں سے اوسکا پیارا لے لیا پھر اوسنے ثواب کی امید پر صبر کیا روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

بخاری نے عائشہ رض سے روایت ہے کہ اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وبا کا

الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللهُ تَعَالَى عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ

حال پوچھا آپنے اوسکو بتایا کہ یہ عذاب تھا کہ اللہ تعالے بھیجتا ہے جسپر چاہتا ہے سو خدا تعالے نے اوسکو

اللهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ فِي الطَّاعُونِ فَيَمْكُثُ

ایمانداروں کیواسطے رحمت کر دیا جو بندہ کسی وبا میں گرفتار ہو جاوے اور وہ وہاں ہی

فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ

ٹھیرا رہے شہر سے نہ نکلے ثواب کی امید پر صبر کرے دل میں یقین رکھتا ہو کہ بجز اوس تقدیر الٰہی کے اوسکو کچھ نہ پہنچیگا تو اسکو

مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

شہید کے برابر ثواب ملیگا روایت کیا یہ بخاری نے انس رض سے مروی ہے کہ میں نے رسول



اللّٰہ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو دونوں آنکھوں سے کی

بِحَبِیْبَتَیْہِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُہٗ مِنْھُمَا الْجَنَّۃَ یُرِیْدُ عَیْنَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ

مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اسپر صبر کرتا ہے تو میں اون دونوں کی عوض اوسکو جنت عطا کرتا ہوں روایت کی بخاری نے اور

عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَلَا اُرِیْكَ

عطاء بن ابی رباح رض کہتا ہے کہ مجھے عبداللہ بن عباس رض نے کہا کہ میں مجھے ایک

امْرَاَۃً مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَقُلْتُ بَلٰی فَقَالَ ھٰذِہِ الْمَرْاَۃُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِیَّ

عورت اہل جنت میں سے دکھلاؤں میں نے کہا کہ ہاں دکھلا اونہنے ایک عورت کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ عورت سیاہ فام نبی

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اُصْرَعُ وَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ تَعَالٰی

صلعم کے پاس آئی اور کہا کہ مجھے مرگی کی مرض ہے اور اسوقت میں ننگی ہو جاتی ہوں آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے

قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَكِ

آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو صبر کر اور تجکو بہشت ملے گی اور اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اللہ تجکو صحت عطا کر دیوے

فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ فَدَعَا لَھَا

اوس عورت نے کہا میں صبر کرتی ہوں مگر آپ دعا کیجئے کہ اوس حالت میں میرا بدن منکشف نہوا کرے آپ نے اوسکے لیے دعا فرمائی

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ كَاَنِّیْ

متفق علیہ۔ ابی عبدالرحمن عبداللہ بن مسعود رض کہتا ہے گویا میں۔

اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جب آپ انبیاء میں سے ایک نبی کی حکایت کرتے تھے

وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْھِہٖ وَھُوَ

کہ اوس کی قوم نے اوسکو مار کر خون آلودہ کر دیا اور وہ اپنے چہرۂ مبارک سے خون پونچھتا تھا اور

یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّ

کہتا تھا اے اللہ میری قوم کو بخشدے کیونکہ یہ لوگ انبیا کی قدر نہیں جانتے۔ متفق علیہ۔ ابو سعید اور ابو ہریرہ رض سے مروی ہے

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کوئی مرض نہیں پہنچتی اور نہ ماندگی اور نہ رنج

وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَۃِ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ

اور نہ ہم اور نہ حزن اور نہ ایذا اور نہ غم تا کہ کانٹا جو اوسکے لگ جائے مگر خدا تعالیٰ اوسکے



بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْوَصَبُ الْمَرَضُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ

گناہوں کا کفارہ کرتا ہے متفق علیہ۔ اور وصب بیماری کو کہتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ

عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَقُلْتُ يَا

عنہ بیان کرتا ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپکو تپ چڑھا ہوا تھا پس میں نے کہا یا رسول اللہ

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا قَالَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ

آپ کو بڑا سخت تپ چڑھ رہا ہے آپنے فرمایا کہ مجھے ایسا بخار ہے جیسا دو آدمی کو ہو

مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ

میں نے گزارش کی اسلیے کہ آپ کو دو چند اجر ہے آپنے فرمایا ہاں کوئی مسلمان نہیں کہ اوسکو

أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا مُتَّفَقٌ

کانٹے یا اوس سے زیادہ کا دکھ پہنچے مگر اوسکے گناہ اوس سے گر جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے گر جاتے ہیں متفق

عَلَيْهِ وَالْوَعْكُ مَغْثُ الْحُمّٰى وَقِيلَ الْحُمّٰى وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

علیہ اور وعک اصل میں زہر دار چیز کے لڑنے کو کہتے ہیں اور بعض نے کہا بخار کو اور ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَضَبَطُوا

صلعم نے فرمایا ہے کہ جس سے خدا تعالی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ اللہ تعالی سے مصیبت پہونچایا جاتا ہے روایت کی بخاری نے اور یصیب

يُصِبْ بِفَتْحِ الصَّادِ وَكَسْرِهَا وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صاد کی فتح اور کسرہ دونوں سے ضبط کیا ہے انس رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا

نے فرمایا کہ تم میں سے اگر کسی کو کوئی رنج لاحق ہو جائے تو موت کی خواہش نہ کیا کرے اور اگر ضرور کرنی ہی ہو

فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا

تو اس طرح کہا کرے یا اللہ جبتک میرے حق میں زندگی بہتر ہو تب تک مجھے زندہ رکھ اور جب میرے حق میں فوت ہونا بہتر ہو تو مجھے فوت کر

لِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى

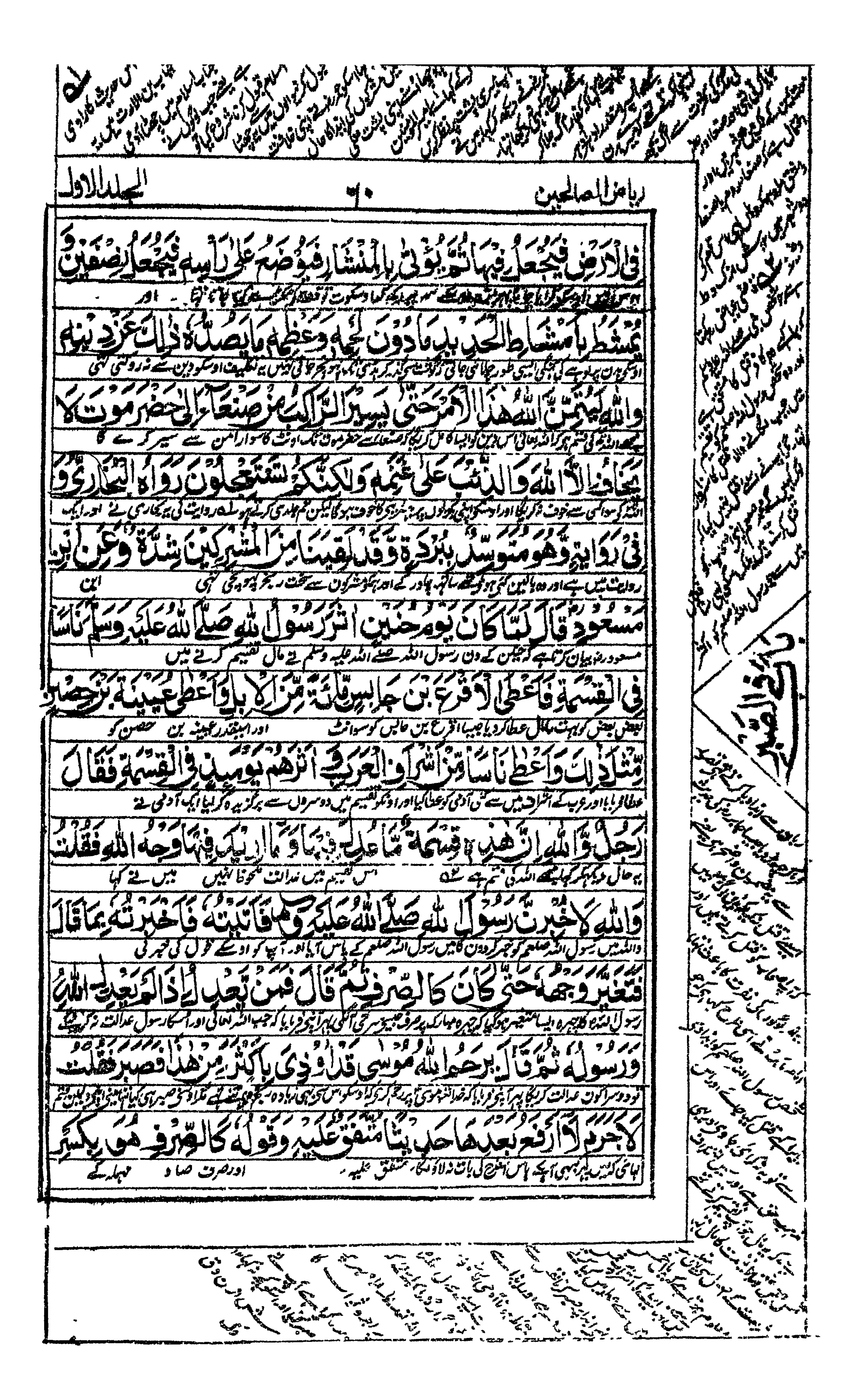
متفق علیہ ابو عبد اللہ خباب بن الارت رضہ سے مروی ہے

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر کو بالین کیے ہوئے تھے ہم آپکی پاس کفار کی ایذا رسانی کی شکایت کی

تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو لَنَا فَقَالَ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ

اور عرض کیا آپ ہمارے لیے اللہ تعالی سے نصرت کیوں نہیں مانگتے اور ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے آپنے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں حال یہ تھا کہ آدمی پکڑ کر گرفتار کیا جاتا



فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَ

يُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ وَعَظْمِهِ مَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ

وَاللهِ لَيُتِمَّنَّ اللهُ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا

يَخَافُ إِلَّا اللهَ وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ

فِي رِوَايَةٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً وَعَنِ ابْنِ

روایت میں ہے اور وہ بالین کئے ہوئے تھے ساتھ چادر کے اور ہمکو مشرکوں سے سخت رنج پہونچی تھی

مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا

مسعود رض بیان کرتا ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم کرنے میں

فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ

بعض بعض کو بہت مال عطا کر دیا جیسا اقرع بن حابس کو سو اونٹ اور اسیقدر عیینہ بن حصن کو

مِثْلَ ذَلِكَ وَأَعْطَى نَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ

رَجُلٌ وَاللهِ إِنَّ هَذِهِ قِسْمَةٌ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا أُرِيدَ فِيهَا وَجْهُ اللهِ فَقُلْتُ

وَاللهِ لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ

فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللهُ

وَرَسُولُهُ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ فَقُلْتُ

لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ بَعْدَهَا إِلَيْهِ حَدِيثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَوْلُهُ كَالصِّرْفِ هُوَ بِكَسْرِ

اور صرف صاد مہملہ کے



الصاد المهملة وهو صبغ احمر وعن انس قال قال رسول الله

زیر سے ایک رنگ سرخ ہے انس رض سے مروی ہے رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله بعبده الخیر عجل له العقوبة فی الدنیا

صلعم نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالی اپنے بندہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اوسکو دنیا ہی میں سزا دیکر مبتلا کرتا ہے

واذا اراد الله بعبده الشر امسک عنه بذنبه حتی یوافی به یوم القیمة

اور جب اللہ اپنے بندہ سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو بسبب گناہ کے جس عذاب کا مستحق ہوتا ہے دنیا میں وہ عذاب اوس سے روک لیتا ہے یہاں تک کہ قیامت کو پورے کا

وقال النبی صلی الله علیه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان

سزا دے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جزا کی عظمت بلا و سختی کی عظمت کے موافق ہوتی اور جب

الله تعالی اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضی فله الرضی ومن سخط فله السخط

اللہ تعالی کسی قوم سے محبت و پیار کرتا ہے تو اوسکو سختی میں مبتلا کرتا ہے جو شخص سختی پر راضی ہوا اوسکے لیے خدا کی رضا ہے اور جو شخص ناراض ہوا

رواه الترمذی وقال حدیث حسن وعن انس قال کان ابن لابی

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث حسن ہے انس رض بیان کرتا ہے کہ ابو طلحہ کا

طلحة یشتکی فخرج ابو طلحة فقبض الصبی فلما رجع ابو طلحة قال ما

بیٹا بیمار تھا ابو طلحہ گھر سے نکلا وہ لڑکا فوت ہو گیا جب ابو طلحہ واپس گھر میں آیا تو پوچھا کہ

فعل ابنی قالت ام سلیم وهی ام الصبی هو اسکن ما کان فقربت الیه

لڑکا کیسا ہے ام سلیم لڑکے کی ماں نے کہا کہ پہلے سے اب آرام میں ہے یہ کہہ کر

العشاء فتعشی ثم اصاب منها فلما فرغ قالت واروا الصبی فلما اصبح

کھانا حاضر کیا جب کھانا کھا چکا تو عورت سے جماع کیا جب جماع سے فارغ ہوا تو عورت نے کہا کہ لڑکے کو دفن کرو ابو

ابو طلحة اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال اعرستم اللیلة فقال

طلحہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آکر خبر کی آپ نے فرمایا آج رات تم نے جماع کیا ہے اوس نے کہا

نعم قال اللهم بارک لهما فولدت غلاما فقال لی ابو طلحة احمله حتی

ہاں کہا ہے آپ نے فرمایا اے اللہ ان دونوں کو برکت دے پس اوس کی عورت نے لڑکا جنا انس کہتا ہے ابو طلحہ نے مجھے کہا کہ اوسکو اوٹھا کر

تاتی به النبی صلی الله علیه وسلم وبعث معه بتمرات فقال امعه شیء

رسول اللہ صلعم کے پاس لے چل اور کچھ چھوہارے بھی اوسکے ساتھ بھیجے آپ نے فرمایا کہ اسکے ساتھ کوئی شے ہے

قال نعم معه تمرات فاخذها النبی صلی الله علیه وسلم فمضغها ثم

اوس نے کہا ہاں چھوہارے ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے چھوہارے اپنے منہ میں چبائے اور پھر



أخذها من فيه فجعلها في في الصبي ثم حنكه وسماه عبد الله متفق عليه

نکال کر لڑکے کے منہ میں ڈالدیئے اور اسکا نام عبد اللہ مقرر فرمایا متفق علیہ

وفي رواية للبخاري قال ابن عيينة فقال رجل من الأنصار فرأيت

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے ابن عیینہ بیان کرتا ہے کہ ایک انصاری کہتا ہے کہ بیٹے

تسعة أولاد كلهم قد قرؤوا القرآن يعني من أولاد عبد الله المولود وفي

اوسکی اولاد سے یعنے اس عبد اللہ کی اولاد سے جسکا یہاں ذکر ہے، نو لڑکے دیکھے ہیں کہ سب نے قرآن شریف پڑھا ہوا تھا اور مسلم

رواية لمسلم مات ابن لأبي طلحة من أم سليم فقالت لأهلها لا تحدثوا

کی ایک روایت میں ہے کہ ابو طلحہ کا ایک لڑکا ام سلیم کے پیٹ سے تھا وہ فوت ہو گیا ام سلیم نے اپنے گھر کے سب لوگوں کو روک دیا کہ میرے

أبا طلحة بابنه حتى أكون أنا الذي أحدثه فجاء فقربت إليه عشاء

سوا کوئی اس کی موت کی ابو طلحہ کو خبر نہ کرے جب ابو طلحہ گھر آیا تو پہلے ام سلیم نے رات کا کھانا اوسکے آگے حاضر کیا۔

فأكل وشرب ثم تصنعت له أحسن ما كانت تصنع قبل ذلك فوقع

جب کھانا پینا فارغ ہوا تو اوس نے پہلے سے زیادہ زیور وغیرہ سے اپنی آرائش کی ابو طلحہ نے اوس سے

بها فلما أن رأت أنه قد شبع وأصاب منها قالت يا أبا طلحة أرأيت

جماع کیا جب عورت نے دیکھا کہ کھانے وغیرہ سے فارغ ہو گیا تو اوسکو کہا کہ اگر کوئی

لو أن قوما أعاروا عاريتهم أهل بيت فطلبوا عاريتهم ألهم أن يمنعوهم

شخص کسیکو کوئی چیز عاریۃً دے پھر جب وہ مالک اپنی چیز طلب کرے تو اونکو جائز ہے کہ واپس نہ دیں

قال لا فقالت فاحتسب ابنك قال فغضب ثم قال تركتني حتى إذا تلطخت

اوسنے کہا نہیں عورت نے کہا تو اپنے بیٹے پر صبر کر۔ راوی کہتا ہے کہ ابو طلحہ سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ جب میں جنابت میں آلودہ ہو گیا۔

ثم أخبرتني بابني فانطلق حتى أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم

تو اب تو نے اوسکی موت کی خبر دی یہ کہکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا

فأخبره بما كان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بارك الله في ليلتكما

اور حال بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالی تمہاری رات برکت والی کرے

قال فحملت قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر وهي معه و

راوی کہتا ہے وہ عورت حاملہ ہو گئی اور رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر میں تھے تاکہ جب آپ سفر سے

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى المدينة من سفر لا يطرقها

مدینہ کو واپس آئے اور جب آپ سفر سے آیا کرتے تھے تو رات کو شہر میں داخل نہ ہوا کرتے تھے

طَرُوقًا فَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ وَ

جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو اوسکو درد زہ شروع ہوا ابو طلحہ اس سبب سے اوسکے پاس رک گیا اور

انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو تشریف لے چلے راوی کہتا ہے ابو طلحہ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے

إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ أَخْرُجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ وَأَدْخُلَ

کہ میرے دل کو اس سے خوشی ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہی مدینہ سے نکلوں اور جب مدینہ میں داخل ہوں

مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرَى تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَجِدُ الَّذِي

تو آپ کے ساتھ ہی داخل ہوں اور یا اللہ تو جانتا ہے کہ میں اس سبب سے رک گیا ہوں اسوقت ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ جو درد مجھے ہوتا تھا

كُنْتُ أَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا

اب نہیں ہوتا اب تو بھی چل پس ہم دونوں اوسیوقت وہاں سے کوچ کر دیا جب مدینہ میں پہنچ گئے تو پھر اوسکو درد زہ شروع ہوا اور لڑکا تولد ہوا

فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْضِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَغْدُوَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ

میری ماں نے مجھے کہا کہ اے انس اس لڑکے کو دودھ کوئی نہ دے تاکہ اسکو رسول اللہ صلی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا جب صبح ہوئی تو میں اوس لڑکے کو آپ کے پاس لایا

وَسَلَّمَ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور آخر تک حدیث ذکر کی ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ

وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑے حقیقت میں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت

عِنْدَ الْغَضَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالصُّرَعَةُ بِضَمِّ الصَّادِ وَفَتْحِ الرَّاءِ وَأَصْلُهُ عِنْدَ

اپنی جان پر قابو رہے۔ متفق علیہ اور صرعہ ساتھ ضمہ صاد اور فتح راء کے اور عرب کے استعمال میں۔

الْعَرَبِ مَنْ يَصْرَعُ النَّاسَ كَثِيرًا وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ

اس لفظ کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو کشتی میں دوسروں کو بہت گرادے اور سلیمان بن صرد بیان کرتا ہے کہ میں

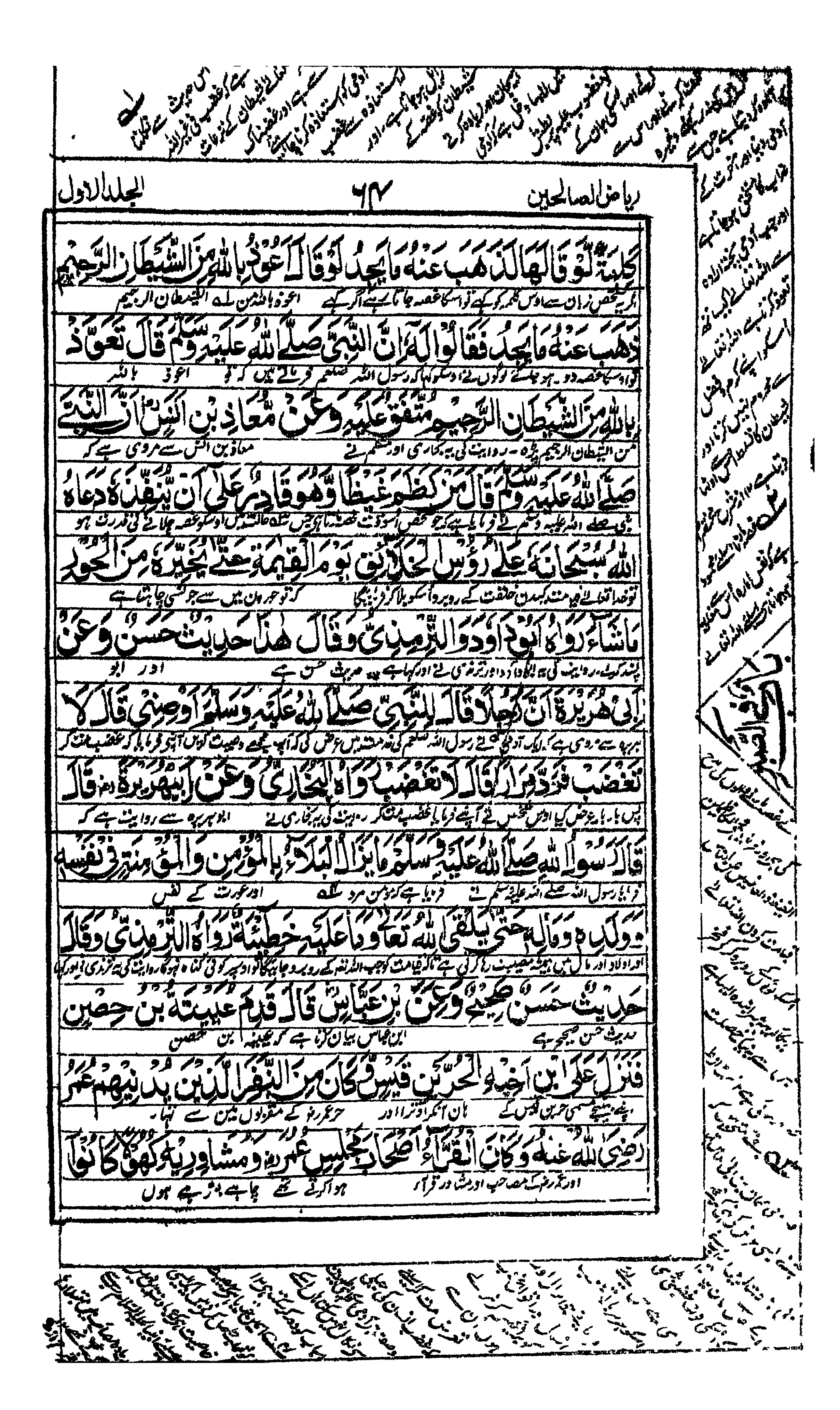
جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ وَأَحَدُهُمَا قَدِ احْمَرَّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے اور ایک کا چہرہ

وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ

سرخ اور گردن کی رگیں پھول گئیں تھیں اوسوقت آپ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں

مسئلہ آدمی دعا کی قبولیت سے نا امید نہ ہو ... اس حدیث سے غصہ ... نفس کو روکنے کی فضیلت ...



كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ

اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنَ الْحُورِ

مَا شَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي قَالَ لَا

تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ

وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ

فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ رض وَمُشَاوَرَتِهِ كُهُولًا كَانُوا

أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ يَا ابْنَ أَخِي لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْأَمِيرِ

خواہ جوان عیینہ نے اپنے بھتیجے کو کہا کہ اس امیر کے دربار میں تیری عزت ہے

فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ

تو میرے لئے اسکے دربار میں حاضر ہونیکا اذن طلب کر۔ اسنے عمر رضہ سے اذن مانگا عمر رضہ نے اذن دیدیا جب عیینہ دربار میں آیا تو بولا کہ او خطاب کے بیٹے

فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِينَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رض حَتّٰى هَمَّ أَنْ يُوقِعَ

واللہ نہ تو نے کبھی ہمکو کوئی عطا دی ہے اور نہ تو ہم میں عدالت کرتا ہے عمر رضہ اس بات سے غضبناک ہوگیا اور ارادہ کیا کہ اس سے لڑائی کرے

بِهِ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ

وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ

علیہ وسلم کو فرمایا ہے کہ عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے اعراض کر اور یہ شخص جاہلوں میں سے ہے واللہ

وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ

جب حر نے یہ آیت پڑھی تو عمر رضہ نے اس سے تجاوز نہ کیا اور کتاب اللہ پر عمر بہت ہی توقف کیا کرتا تھا روایت کی

الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا

یہ بخاری نے۔ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو فرمایا

سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا

کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو تقدیم ہوگی اور ایسے کام ہونگے جو تمکو برے معلوم ہونگے یاروں نے کہا یا رسول اللہ پھر آپ ہمکو حکم کیا کرتے ہیں

قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت نے فرمایا کہ جو تم پر حاکم کی اطاعت کا حق ہے اسکو ادا کیجیو اور اپنا حق خدا سے مانگیو متفق علیہ

وَالْأَثَرَةُ الْانْفِرَادُ بِالشَّيْءِ عَمَّنْ لَهُ فِيهِ حَقٌّ وَعَنْ أَبِي يَحْيٰى أُسَيْدِ بْنِ

اور اثرہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز میں کسیکا حق ہو حقدار کو محروم کرکے خود تنہا حاکم آپ ہی اسکا متصرف ہو جائے یا جسکو چاہے دیدے یا ابو یحییٰ اسید

حُضَيْرٍ رض أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ

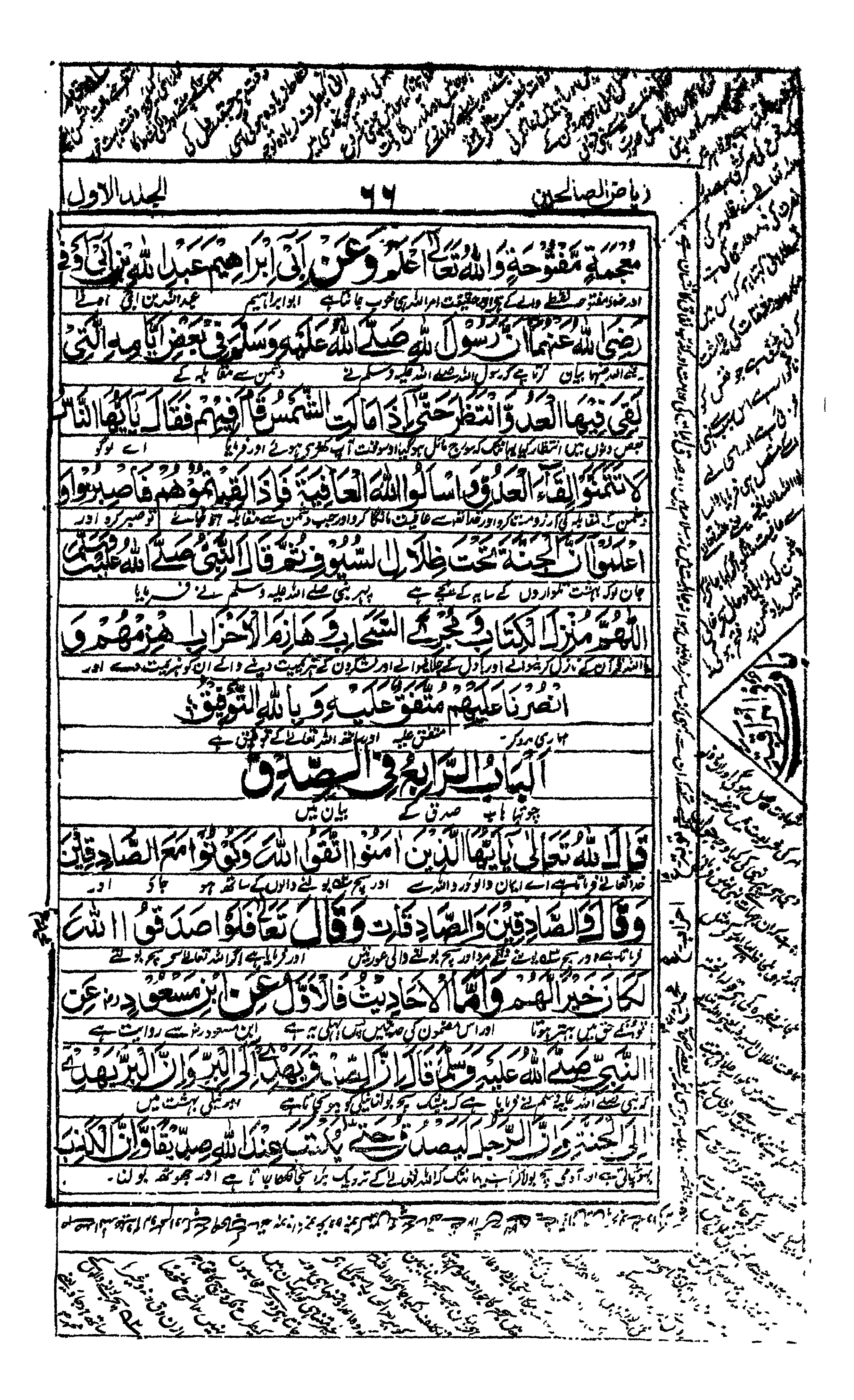
بن حضیر بیان کرتا ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلعم کو کہا آپنے جیسا فلاں شخص کو عامل بنایا ہے ویسا ہی مجھے بھی عامل

فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

بنائیں آپنے فرمایا کہ تم میرے بعد دیکھو گے اثرہ کو پس صبر کرو تاکہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأُسَيْدٌ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَحُضَيْرٌ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَضْمُومَةٍ وَضَادٍ

متفق علیہ اور اسید ساتھ ضمہ ہمزہ کے ہے اور حضیر ساتھ حاء مہملہ مضمومہ کے اور ضاد



مجمعة مفتوحة والله تعالى أعلم وعن أبي إبراهيم عبد الله بن أبي أوفى

اور ضو مفتوحہ سے نقطے والے کے ہیں اور حقیقت امر اللہ ہی خوب جانتا ہے ابو ابراہیم عبد اللہ بن ابی اوفے

رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أيامه التي

رضی اللہ عنہما بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن سے مقابلہ کے

لقي فيها العدو انتظر حتى إذا مالت الشمس قام فيهم فقال يا أيها الناس

بعض دنوں میں انتظار کیا یہاں تک کہ سورج مائل ہو گیا اور سوقت آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو

لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا الله العافية فإذا لقيتموهم فاصبروا

دشمن کے مقابلہ کی آرزو مت کرو اور خدا سے عافیت مانگا کرو اور جب دشمن سے مقابلہ آ پڑے تو صبر کرو اور

واعلموا أن الجنة تحت ظلال السيوف ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم

جان لو کہ بہشت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللهم منزل الكتاب ومجري السحاب وهازم الأحزاب اهزمهم و

یا اللہ قرآن کے نازل کرنیوالے اور بادل کے چلانیوالے اور لشکروں کے شکست دینے والے ان کو شکست دے اور

انصرنا عليهم متفق عليه وبالله التوفيق

ہماری مدد کر متفق علیہ اور ساتھ اللہ تعالیٰ کے توفیق ہے

الباب الرابع في الصدق

چوتھا باب صدق کے بیان میں

قال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين

خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ اور

وقال تعالى والصادقين والصادقات وقال تعالى فلو صدقوا الله

فرماتا ہے اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور فرمایا ہے اگر اللہ تعالیٰ سے سچ بولتے

لكان خيرا لهم وأما الأحاديث فالأول عن ابن مسعود رضي الله عنه عن

تو ان کے حق میں بہتر ہوتا اور اس مضمون کی حدیثیں پس پہلی یہ ہے ابن مسعود رضی سے روایت ہے

النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الصدق يهدي إلى البر وإن البر يهدي

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک سچ بولنا نیکی کو رہ دکھاتا ہے اور نیکی بہشت میں

إلى الجنة وإن الرجل ليصدق حتى يكتب عند الله صديقا وإن الكذب

پہنچاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا



يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وإن الرجل ليكذب حتى
نافرمانی کو پہنچاتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہونچاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولا کرتا ہے یہانتک

يكتب عند الله كذابا متفق عليه الثاني عن أبي محمد الحسن بن علي
کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے متفق علیہ دوسری حدیث ابو محمد حسن بن علی

ابن أبي طالب قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم دع ما يريبك
ابن ابی طالب بیان کرتا ہے کہ مجھے یاد ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ چھوڑ دے اوس چیز کو جس میں تجھے شک ہو

إلى ما لا يريبك فإن الصدق طمأنينة والكذب ريبة رواه الترمذي
اور اختیار کر اوس چیز کو جس میں تجھے شک نہو کہ سچ اطمینان اور تسکین ہے اور جھوٹ شک اور گمان ہے روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حديث صحيح قوله يريبك هو بفتح الياء وضمها ومعناه اترك ما
اور کہا حدیث صحیح ہے اور اسکے معنے یہ ہیں کہ جس چیز کے

تشك في حله واعدل إلى ما لا تشك فيه الثالث عن أبي سفيان صخر بن
حلال ہونے میں تجھے شک ہو اوسکو چھوڑ دے اور جس میں شک نہو اوسکو اختیار کر تیسری حدیث ابو سفیان صخر بن

حرب في حديثه الطويل في قصة هرقل قال هرقل فماذا يأمركم
حرب سے حدیث طویل میں ہرقل روم کے بادشاہ کے قصہ میں مروی ہے کہ ہرقل نے ابو سفیان کو کہا کہ

يعني النبي صلى الله عليه وسلم قال أبو سفيان قلت يقول اعبدوا الله
نبی صلعم تمکو کیا امر کرتے ہیں ابو سفیان کہتا ہے کہ میں نے اوس کو جواب دیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ

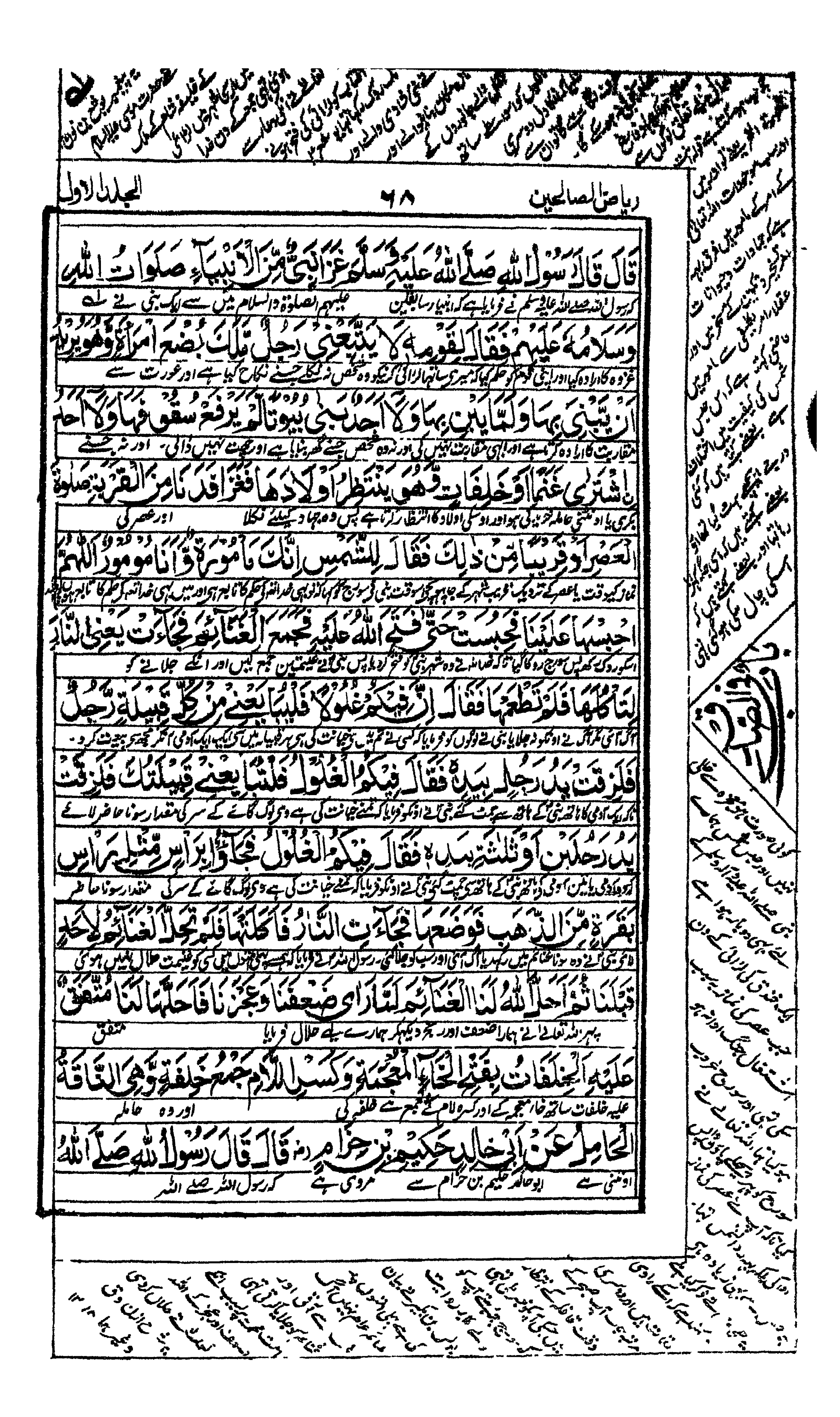
وحده لا تشركوا به شيئا واتركوا ما يقول آباؤكم ويأمرنا بالصلوة و
اکیلے کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اوسکا شریک مت بناؤ اور باپ دادوں کا کہنا چھوڑ دو اور ہمکو نماز پڑھنے کا اور سچ بولنے

الصدق والصدقة والعفاف والصلة متفق عليه الرابع عن أبي ثابت وقيل
اور صدقہ دینے اور حرام سے احتراز اور قرابتیوں سے ملاپ کرنے کا امر کرتے ہیں متفق علیہ چوتھی حدیث ابو ثابت یا

أبي سعيد وقيل أبي الوليد سهل بن حنيف وهو بدري رضي الله عنه أن النبي صلى
ابو سعید یا ابو الولید سہل بن حنیف بدری رض سے مروی ہے کہ نبی صلے

الله عليه وسلم قال من سأل الله تعالى الشهادة بصدق بلغه الله منازل
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے شہادت صدق دل سے مانگتا ہے خدا تعالےٰ اوسکو شہیدوں کے مرتبہ

الشهداء وإن مات على فراشه رواه مسلم الخامس عن أبي هريرة رضي الله عنه
کو پہنچا دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر ہی فوت ہو روایت کی یہ مسلم نے پانچویں حدیث ابی ہریرہ سے مروی ہے



قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غزا نبي من الأنبياء صلوات الله

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوۃ والسلام میں سے ایک نبی نے

وسلامه عليهم فقال لقومه لا يتبعني رجل ملك بضع امرأة وهو يريد

غزوہ کا ارادہ کیا اور اپنی قوم کو حکم کیا کہ میرے ساتھ لڑائی کو نہ نکلے وہ شخص جسنے نکاح کیا ہے اور عورت سے

أن يبني بها ولما يبن بها ولا أحد بنى بيوتا لم يرفع سقوفها ولا أحد

مقاربت کا ارادہ رکھتا ہے اور ابھی مقاربت نہیں کی اور نہ وہ شخص جسنے گھر بنایا ہے اور چھت نہیں ڈالی۔ اور نہ جسنے

اشترى غنما أو خلفات وهو ينتظر أولادها فغزا فدنا من القرية صلوة

بکری یا اونٹنی حاملہ خریدی ہو اور اسکی اولاد کا انتظار کرتا ہے پس وہ جہاد کیلئے نکلا اور عصر کی

العصر أو قريبا من ذلك فقال للشمس إنك مأمورة وأنا مأمور اللهم

نماز کے وقت یا عصر کے نزدیک قریب شہر کے جا پہنچا اسوقت نبی نے سورج کو کہا کہ تو بھی خدا کے حکم کا تابع ہے اور میں بھی خدا کے حکم کا تابع ہوں اے خدا

احبسها علينا فحبست حتى فتح الله عليه فجمع الغنائم فجاءت يعني النار

اسکو روک کہ پس سورج روکا گیا تا کہ خدا نے وہ شہر نبی کو فتح کر دیا پس نبی نے غنیمتیں جمع کیں اور انکے جلانے کو

لتأكلها فلم تطعمها فقال إن فيكم غلولا فليبايعني من كل قبيلة رجل

آگ آئی مگر آگ نے انکو نہ جلایا نبی نے لوگوں کو فرمایا کہ کسی نے تم میں خیانت کی ہے ہر قبیلہ میں سے ایک ایک آدمی مجھ سے بیعت کرو۔

فلزقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعني قبيلتك فلزقت

تو ایک آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چمٹ گیا نبی نے انکو فرمایا کہ تمہیں خیانت کی ہے پس تیرا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے

يد رجلين أو ثلاثة بيده فقال فيكم الغلول فجاؤوا برأس مثل رأس

تو دو یا تین آدمی کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چمٹ گیا نبی نے انکو فرمایا کہ تمہیں خیانت کی ہے وہ لوگ گائے کے سر کی مقدار سونا حاضر

بقرة من الذهب فوضعها فجاءت النار فأكلتها فلم تحل الغنائم لأحد

لائے پس نبی نے وہ سونا غنیمت میں رکھدیا آگ آئی اور سب کو جلا دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ہم سے پہلے کسی کو غنیمت حلال نہیں ہوئی

قبلنا ثم أحل الله لنا الغنائم لما رأى ضعفنا وعجزنا فأحلها لنا متفق

پھر اللہ تعالے نے ہمارا ضعف اور عجز دیکھکر ہمارے لیے حلال فرمایا متفق

عليه الخلفات بفتح الخاء المعجمة وكسر اللام جمع خلفة وهي الناقة

علیہ خلفات ساتھ فتح خاء معجمہ کے اور کسرہ لام کے جمع ہے خلفہ کی اور وہ حاملہ

الحامل عن أبي خالد حكيم بن حزام رض قال قال رسول الله صلى الله

اونٹنی ہے ابو خالد حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ



عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا فان صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بائع اور مشتری جب تک سودا کرنیکی مجلس سے متفرق نہیں ہوتے اسوقت تک انکو اختیار رہیگا اگر وہ دونوں سچ کہیں اور بیان کریں

وان كتما وكذبا محقت بركة بيعهما متفق عليه.

اور اگر دونوں نے پوشیدہ رکھا اور جھوٹ بولے تو انکے سودے کی برکت زائل کیجاتی ہے متفق علیہ

الباب الخامس في المراقبة

باب پانچواں مراقبہ کے بیان میں ۵

قال الله تعالى وتوكل على العزيز الرحيم الذي يراك حين تقوم و

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بھروسا کر اوس زبردست رحم والے پر جو دیکھتا ہے تجھکو جب تو اوٹھتا ہے اور

تقلبك في الساجدين وقال تعالى وهو معكم اينما كنتم وقال

نمازیوں میں تیرا پھرنا اور فرمایا وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں ہو اور فرمایا

تعالى ان الله لا يخفى عليه شيء في الارض ولا في السماء وقال

ہے بیشک اللہ پر کوئی شے مخفی نہیں زمین میں اور نہ آسمان میں اور فرمایا ہے

تعالى ان ربك لبالمرصاد وقال تعالى يعلم خائنة الاعين وما

تیرا رب لگا ہے گہات میں اور فرمایا ہے جانتا ہے آنکھوں کی خیانت اور جو کچھ

تخفي الصدور والآيات في الباب كثيرة معلومة واما الاحاديث

دلوں میں مخفی ہے اور اس باب میں آیتیں بہت ہیں مشہور ہیں اور حدیثیں یہ ہیں

فالاول عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال بينما نحن جلوس عند

پہلی حدیث عمر بن الخطاب رض سے مروی ہے کہ ایک دن ہم

رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا رجل شديد بياض

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نکلا جسکے کپڑے بہت ہی

الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى

سفید اور بال بہت ہی سیاہ تھے مجلس میں آیا نہ اوسپر سفر کا نشان نظر آتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اوسکو پہچانتا تھا۔

جلس الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گھٹنے آپکے گھٹنوں سے ملاکر اور اپنے دونوں ہاتھ

على فخذيه وقال يا محمد اخبرني عن الاسلام فقال رسول الله صلى

اپنے دونوں زانوں پر رکھکر بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم کو کہا کہ آپ مجھے اسلام کی حقیقت بتاتے ہیں رسول اللہ صلے



الله عليه وسلم الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول

الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام یہہ ہے کہ تو خدا تعالی کی توحید اور محمد کی رسالت کی دل سے گواہی دے

الله وتقيم الصلوة وتوتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت

اور نماز کو قائم کرے اور مال کی زکوۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر تجھے سفر کرنے کی طاقت ہو

اليه سبيلا قال صدقت فعجبنا له يسأله ويصدقه قال فاخبرني عن

تو بیت الله کا حج کرے وہ شخص بولا کہ آپ نے سچ فرمایا ہمنے اس سے تعجب کیا کہ آپ سے پوچھتا ہے اور آپکی تصدیق کرتا ہے پھر بولا کہ آپ

الايمان قال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر و

ایمان بتائیں کہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ تو الله اور اوسکے ملائکہ اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان لاوے اور

تؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان

تو تقدیر پر کو مانے بھلی ہو یا بری بولا کہ آپنے سچ فرمایا۔ پھر اوسنے کہا کہ آپ بتائیں احسان کیا ہے

قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني

حضرت نے فرمایا احسان یہہ ہے کہ تو الله کی اسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اسکو دیکھ رہا ہو سو اگر تو اسکا دیکھنا [illegible] بولا مجھے

عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني عن

قیامت کا حال بتائیے کہ کب ہوگی حضرت نے فرمایا کہ [illegible] زیادہ نہیں جانتا پھر بولا کہ آپ اوسکے

اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء

نشانے ہی بتلائیں آپنے فرمایا کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے اور ننگے پاؤں ننگے بدن محتاج بکریاں

الشاء يتطاولون في البنيان ثم انطلق فلبثت مليا ثم قال يا عمر

چرانے والوں کو تو دیکھیگا کہ بڑا بیان [illegible] عمارت میں پھر وہ آدمی چلا گیا کچھ دیر بعد آپنے مجھے فرمایا کہ اے عمر

اتدري من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبريل اتاكم

تو جانتا ہے کہ یہہ شخص کون تھا میں نے عرض کی کہ الله اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا یہہ جبرئیل تھا تمکو دین کی

يعلمكم امر دينكم رواه مسلم ومعنى تلد الامة ربتها اي سيدتها

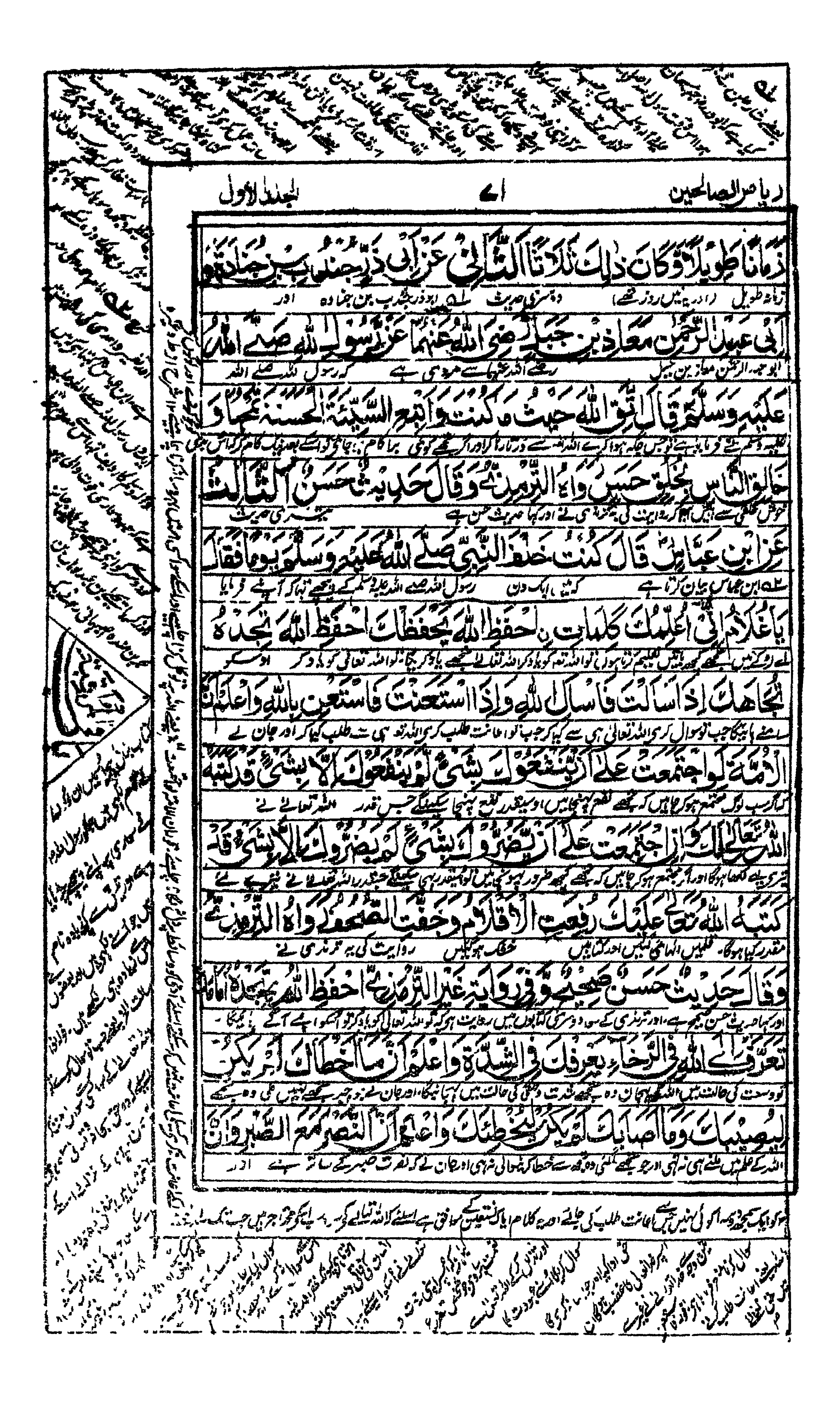
تعلیم کرنے آیا تھا روایت کی یہہ مسلم نے۔ اور تلد الامة ربتها کے معنے یہہ ہیں کہ لونڈی اپنی مالک کو جنیگی یعنے لونڈیوں کی

ومعناه ان تكثر السراري حتى تلد الامة السرية بنتا لسيدها وبنت

کثرت ہوجائیگی یہانتک کہ لونڈی اپنے مولے کے لئے لڑکی جنیگی اور مولے کی

السيد في معنى السيدة وقيل غير ذلك والعالة الفقراء وقوله مليا اي

لڑکی معنے اوسکے مالک ہوگی اور اسکے سوا اور بھی معنے کہتے ہیں اور عالہ فقرا کو کہتے ہیں اور ملیا یعنے



زماناً طویلاً وکان ذلک ثلاثاً الثانی عن ابی ذر جندب بن جنادۃ و
زمانہ طویل (اور یہ تین روز تھے) دوسری حدیث ۔ ابو ذر جندب بن جنادہ اور

ابی عبدالرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ
ابو عبدالرحمن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم قال اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا و
علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو جس جگہ ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور اگر تجھ سے کوئی برا کام ہو جائے تو اسکے بعد نیک کام کر اس کو مٹا دیگا

خالق الناس بخلق حسن رواہ الترمذی وقال حدیث حسن الثالث
خوش خلقی سے لوگوں سے میل جول رکھ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے تیسری حدیث

عن ابن عباس قال کنت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال
ابن عباس بیان کرتا ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ آپ نے فرمایا

یا غلام انی اعلمک کلمات احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ
اے لڑکے میں تجھے کچھ باتیں سکھلاتا ہوں تو اللہ کو یاد رکھ اللہ تعالیٰ تجھے یاد رکھیگا تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر تو اسکو

تجاھک اذا سألت فاسأل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان
سامنے پائیگا جب تو سوال کرے اللہ تعالیٰ ہی سے کر اور جب تو اعانت طلب کرے اللہ ہی سے طلب کیا کر اور جان لے

الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ
کہ اگر سب لوگ مجتمع ہو کر چاہیں کہ تجھے نفع پہنچائیں تو بقدر اسکے پہنچا سکینگے جس قدر اللہ تعالیٰ نے

اللہ تعالیٰ لک وان اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک الا بشیء قد
تیرے لیے لکھا ہوگا اور اگر مجتمع ہو کر چاہیں کہ تجھے کچھ ضرر پہنچائیں تو بقدر اسی کے پہنچا سکینگے جس قدر اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے

کتبہ اللہ تعالیٰ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ الترمذی
مقدر کیا ہوگا قلمیں اٹھالی گئیں اور کتابیں خشک ہو گئیں روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حدیث حسن صحیح وفی روایۃ غیر الترمذی احفظ اللہ تجدہ امامک
اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ترمذی کے سوا دوسری کتابوں میں روایت ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر تو اسکو اپنے آگے پائیگا

تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ واعلم ان ما اخطاک لم یکن
تو وسعت کی حالت میں اللہ کو پہچان وہ تجھے شدت و تنگی کی حالت میں پہچانیگا اور جان لے جو چیز تجھے نہیں ملی وہ تجھے

لیصیبک وما اصابک لم یکن لیخطئک واعلم ان النصر مع الصبر وان
اللہ کے علم میں ملنے ہی نہ تھی اور جو تجھے ملی وہ تجھ سے خطا کرنیوالی نہ تھی اور جان لے کہ نصرت صبر کے ساتھ ہے اور



الفرج مع الكرب وان مع العسر يسرا الرابع عن انس قال انكم لتعملون

اور کشائش رنج و تنگی کے ساتھ ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے چوتھی حدیث انس کہتا ہے کہ تم ایسے عمل کرتے ہو

اعمالا هي ادق في اعينكم من الشعر كنا نعدها على عهد رسول الله

کہ وہ تمہارے نظروں میں بال سے بھی باریک تر ہیں ہم ان کو رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم من الموبقات رواه البخاري وقال الموبقات المهلكات

صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مہلکات سے شمار کیا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے اور بخاری رحمہ نے کہا کہ موبقات سے مراد مہلکات

الخامس عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان

اور پانچویں حدیث ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

الله تعالى يغار وغيرة الله تعالى ان ياتي المرء ما حرم الله عليه متفق

اللہ تعالے غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالی کی غیرت یہ ہے کہ آدمی وہ کام کرے جو اللہ تعالے نے اسپر حرام کیا ہے متفق

عليه والغيرة بفتح الغين واصلها الانفة السادس عن ابي هريرة

علیہ اور غیرت ساتھ فتحہ غین کے اصل میں ننگ اور عار کو کہتے ہیں چھٹی حدیث ابو ہریرہ سے مروی ہے

انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان ثلاثة من بني اسرائيل

کہ اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا کہ بیان کرتے تھے کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل میں سے تین آدمی

ابرص واقرع واعمى اراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص

ایک سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا نابینا کی ابتلا کا ارادہ کرکے ان کی پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے فرشتہ سفید داغ والے کے پاس آیا

فقال اي شيء احب اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب

اور کہا کہ تجھے کونسی چیز زیادہ محبوب ہے اسنے کہا رنگ خوب اور بدن کا چمڑا زیبائش والا اور جاوے یہ مرض

عني الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه قذره واعطي لونا

جسے لوگ مجھے معیوب جانتے ہیں دور ہوجائے فرشتے نے اسپر ہاتھ ملا اور اسکی مرض جاتی رہی اور اسکو اچھا رنگ

حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك الراوي

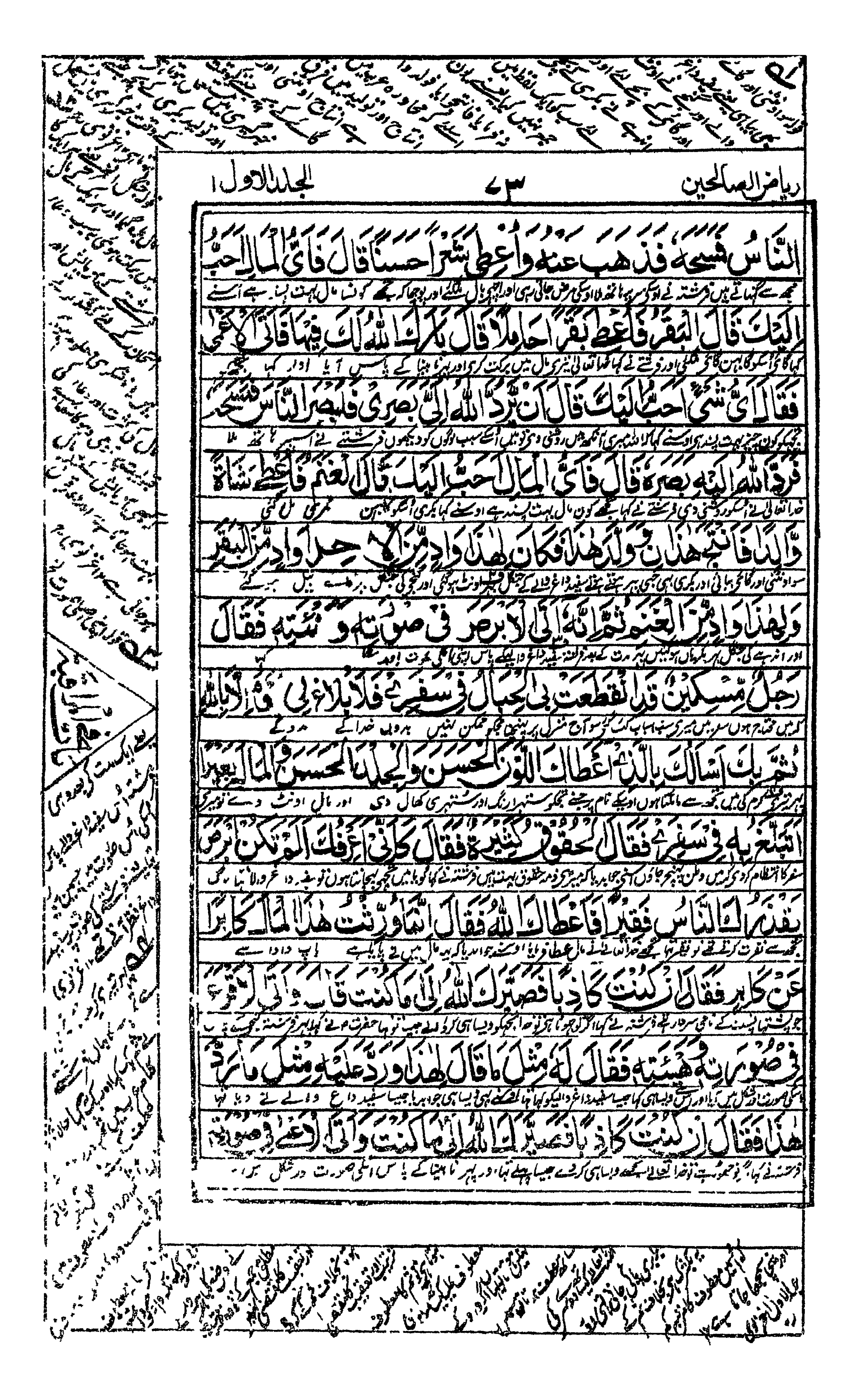
اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا تجھے کونسا مال بہت پسند ہے اسنے کہا اونٹ یا گائے راوی نے شک کیا ہے

قال فاعطي ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها فاتى الاقرع فقال

اسنے فرمایا اسکو دس مہینے کی گابھن اونٹنی دی گئی پھر کہا تیرے واسطے اسمیں برکت دی پھر گنجے کے پاس آیا اور کہا

اي شيء احب اليك قال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي قذرني

تجھے کون چیز بہت پسند ہے اسنے کہا اچھے بال اور یہ بیماری جاتی رہے جسکے سبب لوگ



النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ

مجھ سے گھناتے ہیں فرشتہ نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اوسکی مرض جاتی رہی اور اچھے بال نکلے اور پوچھا کہ تجھے کونسا مال بہت پسند ہے اسنے

إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا فَأَتَى الْأَعْمَى

کہا گائے اسکو گابھن گائے ملی اور فرشتے نے کہا خدا تعالی تیرے مال میں برکت کرے اور پھر نابینا کے پاس آیا اور کہا تجھکو

فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ النَّاسَ فَمَسَحَهُ

کونسی چیز بہت پسند ہے اوسنے کہا کہ اللہ میری آنکھوں میں روشنی دیدے تو میں اوسکے سبب لوگوں کو دیکھوں فرشتے نے اسپر ہاتھ ملا

فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً

خدا تعالی نے اسکو روشنی دی فرشتے نے کہا تجھے کون مال بہت پسند ہے اوسنے کہا بکری اسکو گابھن بکری مل گئی

وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ

سو اونٹنی اور گائے بیانی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہوگئے اور گنجے کی جنگل بھر کے بیل

وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ

اور اندھے کی جنگل بھر بکریاں ہوگئیں پھر مدت کے بعد فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور ہیئت میں آیا کہا

رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ

کہ میں محتاج ہوں سفر میں میرے سب اسباب کٹ گئے سو آج منزل پر پہنچنا مجھکو ممکن نہیں بدون خدا کے مدد کے

ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا

پھر تیرے کرم کی میں تجھ سے مانگتا ہوں اوسکے نام پر جسنے تجھکو ستھرا رنگ اور ستھری کھال دی اور مال اونٹ دے تو میری

أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ

سفر کا انتظام کردے کہ میں وطن پہنچ جاؤں اسنے جواب دیا کہ میرے ذمہ حقوق بہت ہیں فرشتہ نے کہا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں تو سفید داغ والا نہ تھا کہ

يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا

تجھ سے نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا تجھے خدا نے مال عطا فرمایا اوسنے جواب دیا کہ یہ مال میں نے پایا ہے باپ دادا سے

عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ

جو پشت بہ پشت سے سردار تھے فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھکو ویسا ہی کردے جیسا تو تھا حضرت نے کہا پھر فرشتہ گنجے کے پاس

فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ

اسکی صورت اور شکل میں آیا اور ویسا ہی کہا جیسا سفید داغ والے کو کہا تھا گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا سفید داغ والے نے دیا تھا

هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ

فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تعالی تجھکو ویسا ہی کردے جیسا پہلے تھا اور پھر نابینا کے پاس اسکی صورت اور شکل میں آیا

وهيئته فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بي الحبال في سفري

کہا اور کہا میں مسکین مسافر ہوں سفر میں میرے سب اسباب تمام ہو گئے اور کچھ باقی نہیں رہا

فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذي رد عليك بصرك شاة

آج اللہ تعالیٰ کی مدد سے پھر تیری مدد سے پہنچ سکتا ہوں میں اس ذات پاک کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے بینائی عطا کی اور بکری

اتبلغ بها في سفري فقال قد كنت اعمى فرد الله الي بصري فخذ ما شئت

دے تو میرے سفر کا انتظام کر دے اس نے کہا بیشک میں نابینا تھا اللہ نے مجھے بینائی عطا کی جس قدر تیری خوشی ہو اس مال میں سے لے جا

ودع ما شئت فوالله لا اجهدك اليوم بشيء اخذته لله تعالى فقال امسك

اور جس قدر تیرا جی چاہے چھوڑ جا آج جس قدر تو لیوے گا میں تجھ کو ہرگز منع نہ کروں گا فرشتے نے کہا تو اپنا مال

مالك فانما ابتليتم فقد رضي الله عنك وسخط على صاحبيك متفق

اپنے پاس رکھ صرف تمہارا امتحان کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہوا اور دونوں تیرے یاروں پر غضبناک ہے متفق علیہ

عليه والناقة العشراء بضم العين وفتح الشين وبالمد هي الحامل قوله

اور الناقۃ العشراء کا لفظ ساتھ ضمہ عین اور فتح شین اور الف ممدودہ کے ہے گابھن اونٹنی کو کہتے ہیں اور قول آپ کا

انتج وفي رواية فنتج معناه تولى نتاجها والناتج للناقة كالقابلة للمرأة

انتج اور ایک روایت میں فنتج ہے یعنی بچہ جننے کے وقت خبرگیری کی اور ناتج کا استعمال اونٹنی میں ہے جیسا کہ قابلہ کا استعمال عورت میں ہے

وقوله ولد هذا هو بتشديد اللام اي تولى ولادتها وهو بمعنى نتج في

اور یہ قول ولد لام کے تشدید سے یعنی بچہ جننے کے وقت خبرگیری کی اور ولد اور نتج کے ہم معنے ہے جو اونٹنی کے حق میں

الناقة فالمولد والناتج والقابلة بمعنى لكن هذا للحيوان وذاك

استعمال ہوتا ہے غرض کہ مولد اور ناتج اور قابلہ ہم معنے ہیں لیکن لفظ قابلہ کا انسان کے حق میں مختص ہے اور ناتج و مولد حیوان غیر ناطق میں

لغيره قوله انقطعت بي الحبال هو بالحاء المهملة والباء الموحدة اي الا

اور یہ قول آپ کا انقطعت بی الحبال ساتھ حاء بغیر نقطہ کے اور باء ایک نقطہ کے مراد اس سے اسباب ہے اور یہ قول

سباب وقوله لا اجهدك معناه لا اشق عليك في رد شيء تاخذه او تطلبه

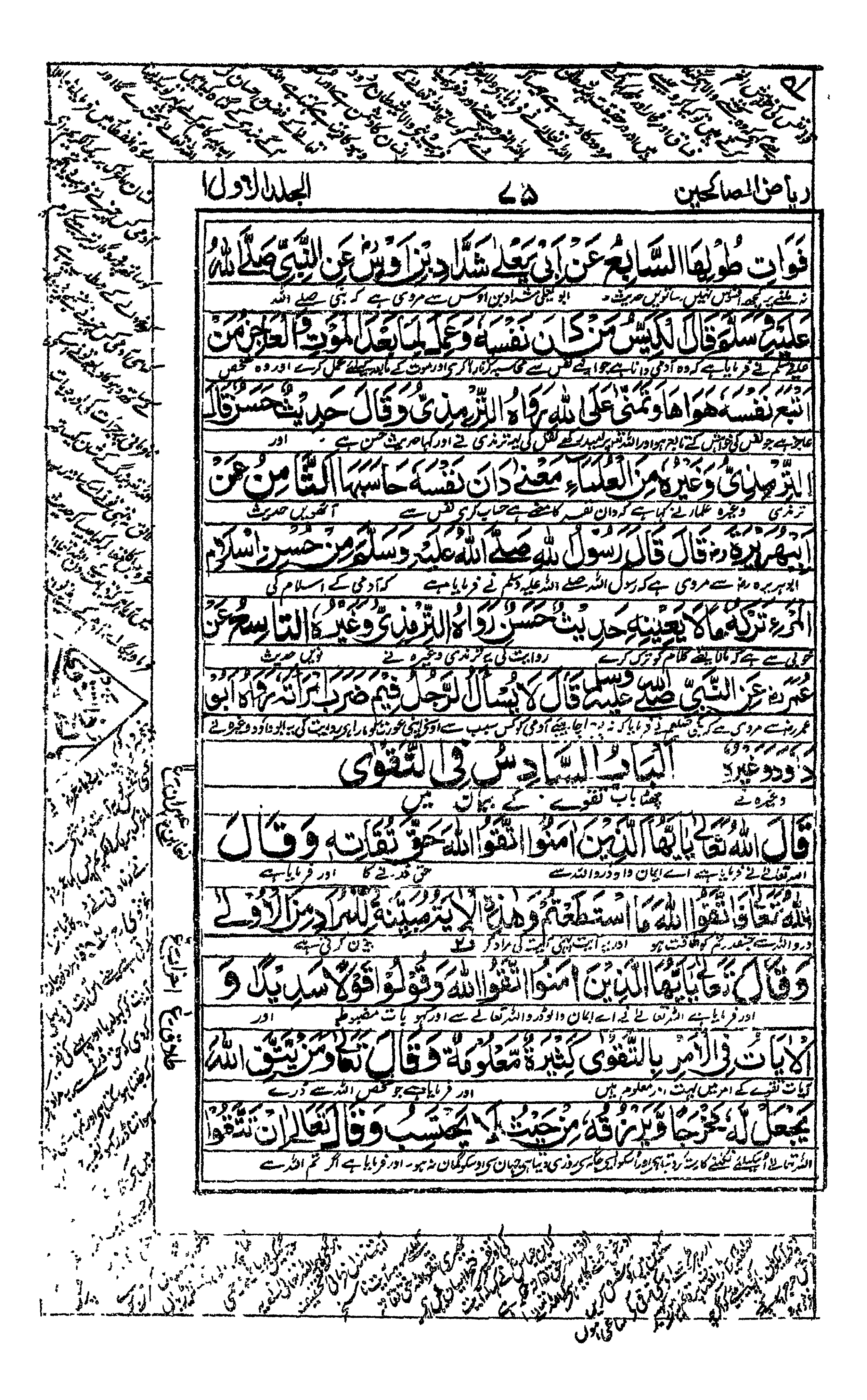
نابینا کا لا اجہدک مطلب اس سے یہ ہے کہ میں تجھ پر کچھ تنگی نہیں کرتا اس چیز کو واپس لینے میں کہ تو اللہ کے واسطے لیوے اور مانگے میرے

من مالي وفي رواية البخاري لا احمدك بالحاء المهملة والميم ومعناه لا

مال سے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے لا احمدک ساتھ حاء بے نقطہ اور میم کے مطلب اس سے یہ ہے کہ تیری

احمدك بترك شيء تحتاج اليه كما قالوا ليس على طول الحيوة ندم اي على

تعریف نہیں کرتا اس بات پر کہ تو جس چیز کا محتاج ہے اس کو چھوڑ دے جیسا کہ عرب کہتے ہیں کہ زندگانی کی طوالت پر کچھ افسوس نہیں یعنی زندگی کے طول



فوات طولها السابع عن ابي يعلى شداد بن اوس عن النبي صلى الله

نہ ملنے پر کچھ افسوس نہیں، ساتویں حدیث ابو یعلی شداد بن اوس سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم قال الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ آدمی دانا ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرتا رہے اور موت کے مابعد کیلئے عمل کرے اور وہ شخص

اتبع نفسه هواها وتمنى على الله رواه الترمذي وقال حديث حسن قال

عاجز ہے جو نفس کی خواہش کے تابع ہو اور اللہ تعالیٰ پر لمبی امیدیں رکھے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

الترمذي وغيره من العلماء معنى دان نفسه حاسبها الثامن عن

ترمذی وغیرہ علماء نے کہا ہے کہ دان نفسہ کا معنی ہے حساب کرے نفس سے آٹھویں حدیث

ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسن اسلام

ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے اسلام کی

المرء تركه ما لا يعنيه حديث حسن رواه الترمذي وغيره التاسع عن

خوبی سے ہے کہ مالا یعنی کلام کو ترک کرے روایت کی یہ ترمذی وغیرہ نے نویں حدیث

عمر رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يسأل الرجل فيم ضرب امرأته رواه ابو

عمر رض سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ یہ نہ پوچھا جائے آدمی کو کس سبب سے اپنی عورت کو مارا ہے روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے

داؤد وغيره

الباب السادس في التقوى

چھٹا باب تقوے کے بیان میں

قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله حق تقاته وقال

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے کا اور فرمایا ہے

الله تعالى فاتقوا الله ما استطعتم وهذه الاية مبينة للمراد من الاولى

ڈرو اللہ سے جس قدر تم کو طاقت ہو اور یہ آیت بیان کرتی ہے کہ پہلی آیت میں کیا مراد ہے

وقال تعالى يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا و

اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور کہو بات مضبوط اور

الايات في الامر بالتقوى كثيرة معلومة وقال تعالى ومن يتق الله

آیات تقوے کے امر میں بہت اور معلوم ہیں اور فرمایا ہے جو شخص اللہ سے ڈرے

يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب وقال تعالى ان تتقوا

اللہ تعالیٰ اس کیلئے نکلنے کا رستہ کر دیتا ہے اور اسکو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان نہ ہو اور فرمایا ہے اگر تم اللہ سے



اللّٰه يجعل لكم فرقانا ويكفر عنكم سيئاتكم ويغفر لكم والله ذو الفضل

ڈروگے تو اللہ تعالی کردیگا تم میں فیصلہ اور اتار دیگا تم سے تمہارے گناہ اور تم کو بخشیگا اور اللہ بڑا

العظيم والآيات في الباب كثيرة معلومة واما الاحاديث

فضل کرنیوالا ہے اس باب میں آیات بہت ہیں معلوم و مشہور ہیں اور احادیث یہ ہیں

فالاول عن ابي هريرة رض قال قيل يا رسول الله من اكرم الناس

پہلی حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ لوگوں میں سے بزرگتر کون ہے

قال اتقاهم فقالوا ليس عن هذا نسألك فقال فيوسف نبي الله بن

آپنے فرمایا جو شخص تقوی میں سب سے زیادہ ہو لوگوں نے عرض کی کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے آپنے فرمایا یوسف اللہ کا نبی

نبي الله بن نبي الله بن خليل الله قالوا ليس عن هذا نسألك قال فعن

اللہ کے نبی کا بیٹا اللہ کے نبی کا بیٹا اللہ کے خلیل کا بیٹا انہوں نے کہا ہم آپ سے یہ نہیں پوچھتے آپنے فرمایا تم

معادن العرب تسألوني خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا

عرب کے انساب کے بارے میں پوچھتے ہو جو لوگ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بہتر ہیں جب

فقهوا متفق عليه فقهوا بضم القاف على المشهور وحكي كسرها اي علموا

دین شریعت کے احکام سمجھ لئے متفق علیہ فقہوا قاف کے ضمہ سے مشہور ہے اور کسرہ بھی آیا ہے یعنے جب شریعت

احكام الشرع الثاني عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي

کے احکام کا علم ان کو حاصل ہو گیا دوسری حدیث ابو سعید خدری رض سے مروی ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال ان الدنيا حلوة خضرة وان الله مستخلفكم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا شیریں و سبز و تازہ ہے اور اللہ تعالے نے تم کو دنیا میں خلیفہ کیا ہے

فيها فينظر كيف تعملون فاتقوا الدنيا واتقوا النساء فان اول فتنة

پس تمکو یکھتا ہے کہ تم اس میں کیسا عمل کرتے ہو تم دنیا سے ڈرو اور عورتوں سے ڈرو کہ بنی اسرائیل میں اول فتنہ

كانت في بني اسرائيل كانت في النساء رواه مسلم الثالث عن ابن

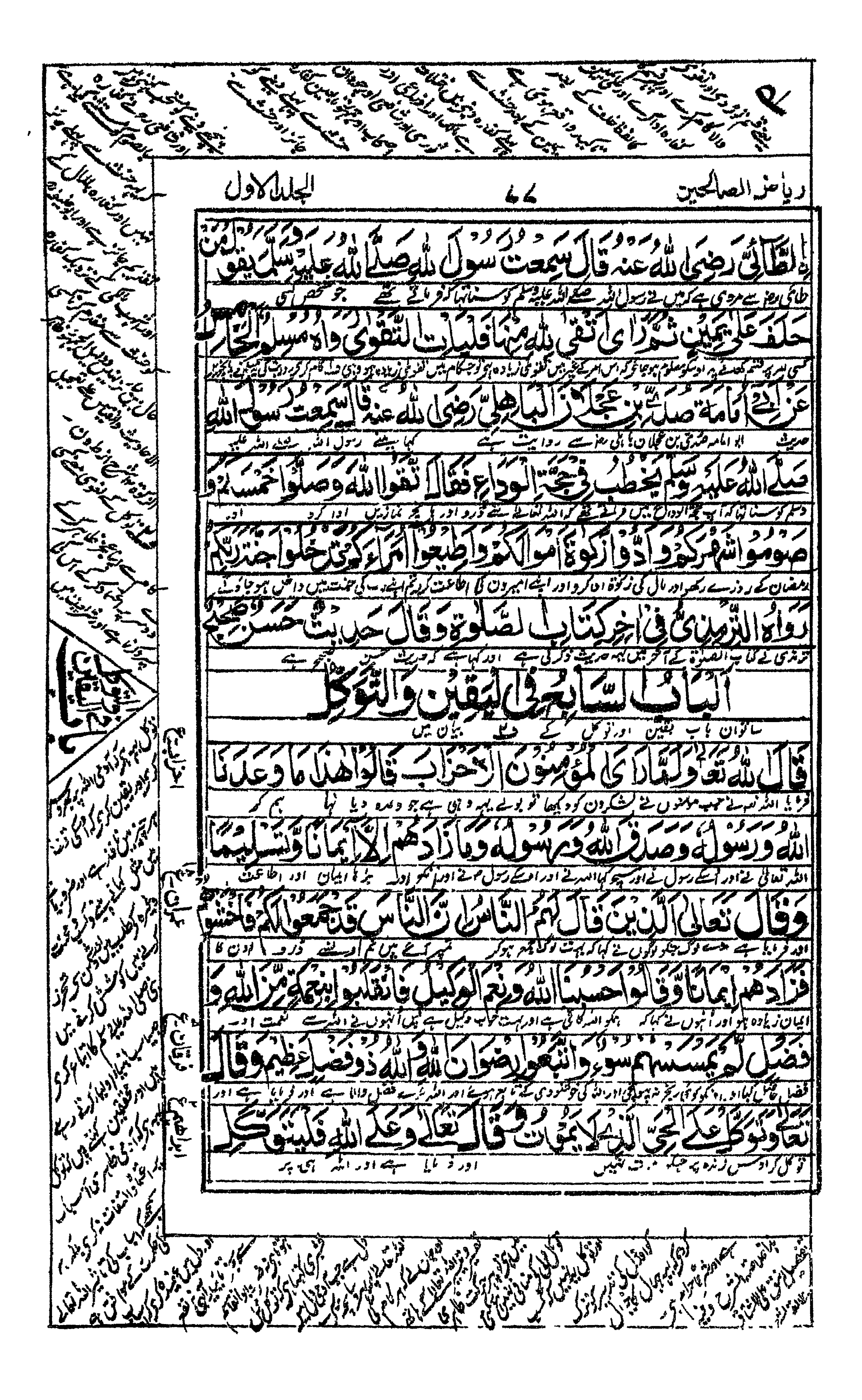
عورتوں کے سبب ہوا ہے روایت کی یہ مسلم نے تیسری حدیث ابن

مسعود رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اسألك الهدى

مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تجھ سے ہدایت

والتقى والعفاف والغنى رواه مسلم الرابع عن ابي طريف عدي بن حاتم

چوتھی حدیث ابو طریف عدی بن حاتم روایت کی یہ مسلم نے



الطائي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من

طائی رض سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہا کرتے تھے جو شخص کسی

حلف على يمين ثم رأى أتقى لله منها فليأت التقوى رواه مسلم الحادي

بات پر قسم کھائے پھر اسکو معلوم ہو جائے کہ اس امر کے خلاف میں تقویٰ زیادہ ہے تو جس کام میں تقویٰ زیادہ ہو وہی کرے

عن أبي أمامة صدي بن عجلان الباهلي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله

حدیث ابو امامہ صدی بن عجلان باہلی رض سے روایت ہے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم يخطب في حجة الوداع فقال اتقوا الله وصلوا خمسكم و

وسلم کو سنا کہا کہ آپ حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچ نمازیں ادا کرو اور

صوموا شهركم وأدوا زكاة أموالكم وأطيعوا أمراءكم تدخلوا جنة ربكم

رمضان کے روزے رکھو اور مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیروں کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے

رواه الترمذي في آخر كتاب الصلوة وقال حديث حسن صحيح

ترمذی نے کتاب الصلوٰۃ کے آخر میں یہ حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے

الباب السابع في اليقين والتوكل

ساتواں باب یقین اور توکل کے بیان میں

قال الله تعالى ولما رأى المؤمنون الأحزاب قالوا هذا ما وعدنا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں نے لشکروں کو دیکھا تو بولے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو

الله ورسوله وصدق الله ورسوله وما زادهم إلا إيمانا وتسليما

اللہ تعالیٰ نے اور اسکے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اسکے رسول نے اور انکو اور بڑھا ایمان اور اطاعت

وقال تعالى الذين قال لهم الناس إن الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم

اور فرمایا ہے جسے لوگ جنکو لوگوں نے کہا کہ بہت لوگ اکٹھے ہو کر تمہارے لئے ہیں تم ان سے ڈرو اور ان کا

فزادهم إيمانا وقالوا حسبنا الله ونعم الوكيل فانقلبوا بنعمة من الله و

ایمان زیادہ ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہمکو اللہ کافی ہے اور بہت خوب وکیل ہے پس انہوں نے اللہ سے نعمت اور

فضل لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظيم وقال

فضل حاصل کیا اور ... اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور فرمایا ہے اور

تعالى وتوكل على الحي الذي لا يموت وقال تعالى وعلى الله فليتوكل

توکل کر اوس زندہ پر جسکو موت نہیں اور فرمایا ہے اور اللہ ہی پر



المؤمنون وقال تعالى فإذا عزمت فتوكل على الله إن الله يحب
المتوكلين والآيات في الأمر بالتوكل كثيرة معلومة وقال تعالى
ومن يتوكل على الله فهو حسبه أي كافيه وقال تعالى إنما المؤمنون
الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم وإذا تليت عليهم آياته زادتهم
إيمانا وعلى ربهم يتوكلون والآيات في فضل التوكل كثيرة معروفة
وأما الأحاديث فالأول عن ابن عباس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم عرضت علي الأمم فرأيت النبي ومعه الرهيط
ورأيت النبي ومعه الرجل والرجلان والنبي وليس
معه أحد إذ رفع لي سواد عظيم فظننت أنهم أمتي فقيل لي هذا موسى
وقومه ولكن انظر إلى الأفق فنظرت فإذا سواد عظيم فقيل لي
انظر إلى الأفق الآخر فإذا سواد عظيم فقيل هذه أمتك ومعهم
سبعون ألفا يدخلون الجنة بغير حساب ولا عذاب ثم نهض فدخل
منزله فخاض الناس في أولئك الذين يدخلون الجنة بغير حساب ولا عذاب



فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

کسی نے کہا شاید وہ لوگ ہونگے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے ہیں اور

قَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَذَكَرُوْا اَشْيَاءَ

کسی نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہونگے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا اور لوگ کچھ کچھ بکتے سکتے

فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ تَخُوْضُوْنَ فِيْهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کیا تذکرہ کر رہے ہو

فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَرْقُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى

لوگوں نے سب حال آپ کو سنا دیا آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہونگے جو نہ منتر و افسون کرتے ہیں اور نہ کسی سے کراتے ہیں اور نہ شگون لیتے ہیں اور

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْاَزْدِيُّ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ يَجْعَلَنِيْ

اپنے رب پر توکل کرتے ہیں عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہو کر گذارش کی کہ آپ اللہ تعالے سے دعا کریں کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے

مِنْهُمْ فَقَالَ اَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ

آپ نے فرمایا تو ان میں سے ہے پھر ایک اور آدمی نے کھڑا ہو کر کہا کہ آپ دعا کریں مجھے بھی اللہ ان میں سے کر دے آپ نے

فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلرُّهَيْطُ بِضَمِّ الرَّاءِ تَصْغِيْرُ رَهْطٍ وَ

فرمایا عکاشہ یہ دعا تجھ سے پہلے لے گیا نقل کی اسے بخاری اور مسلم نے رہیط ساتھ ضمہ را کے تصغیر ہے رہط کی اور

هُمْ دُوْنَ عَشَرَةِ اَنْفُسٍ وَالْاُفُقُ النَّاحِيَةُ وَالْجَانِبُ وَعُكَّاشَةُ بِضَمِّ الْعَيْنِ

وہ دس آدمی سے کم کو کہتے ہیں اور افق کنارے اور گوشہ کو کہتے ہیں اور عکاشہ ساتھ ضمہ عین اور

وَتَشْدِيْدِ الْكَافِ وَتَخْفِيْفِهَا وَالتَّشْدِيْدُ اَفْصَحُ اَلثَّانِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تشدید کاف کے ہے اور تخفیف اسکی کے اور تشدید زیادہ فصیح ہے دوسری حدیث ابن عباس رضی اللہ

اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اے اللہ میں تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر

اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ

ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری اعانت سے اعدا کے ساتھ مخاصمت کرتا ہوں اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں اس کے کہ مجھے گمراہ کرے تو وہ زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرتا اور جن اور

الْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ اَلثَّالِثُ

آدمی مرتے ہیں نقل کی اسے بخاری اور مسلم نے اور یہ مسلم کے لفظ ہیں اور بخاری نے اسکا اختصار کیا ہے تیسری حدیث

عن ابن عباس رضي الله عنهما ايضا قال حسبنا الله ونعم الوكيل قالها

ابن عباس رض سے مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تھے تو اس وقت انہوں نے حسبنا اللہ

ابراهيم حين القي في النار وقالها محمد صلى الله عليه وسلم حين قالوا ان

ونعم الوکیل کہا تھا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہا تھا جب لوگوں نے آپ کو کہا تھا

الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله ونعم

کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہو کر آئے ہیں تم ان سے خوف کرو تو ان کا ایمان زیادہ ہوا اور انہوں نے کہا ہمکو اللہ تعالے کافی ہے اور وہ اچھا

الوكيل رواه البخاري وفي رواية له عن ابن عباس كان آخر قول

کارساز ہے روایت کی یہ بخاری نے اور بخاری کی ایک روایت میں ابن عباس رض سے مروی ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام

ابراهيم صلى الله عليه وسلم حين القي في النار حسبي الله ونعم الوكيل الرابع

آگ میں ڈالے گئے تھے تو ان کا آخر قول یہ تھا حسبی اللہ ونعم الوکیل چوتھی حدیث ابو ہریرہ رض سے

عن ابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يدخل الجنة اقوام

مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہت لوگ ایسے بہشت میں داخل ہونگے کہ ان کے دل

افئدتهم مثل افئدة الطير رواه مسلم قيل معناه متوكلون وقيل قلوبهم رقيقة

پرندوں کے دلوں جیسے ہونگے روایت کی مسلم نے بعضوں نے کہا ہے کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ پرندوں کی طرح توکل کرنے والے ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ دل

الخامس عن جابر رض انه غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم قبل نجد

نرم ہونگے پانچویں حدیث جابر رض سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں نجد کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ تھا

فلما قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم قفل معهم فادركتهم القائلة

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لائے تو میں بھی ساتھ تھا ایک جنگل جھاڑیوں والے میں آپ کو

في واد كثير العضاه فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم وتفرق الناس

دوپہر ہوگئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے نزول فرمایا اور لوگ درختوں کے سایہ

يستظلون بالشجر ونزل رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت سمرة فعلق بها

میں متفرق ہوکر اتر پڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس درخت کے نیچے اترے تھے آپ نے تلوار

سيفه ونمنا نومة فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعونا واذا

اس درخت سے لٹکا دی اور ہم سب سو گئے ناگاہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو آواز دی جب ہم آئے تو

عنده اعرابي فقال ان هذا اخترط علي سيفي وانا نائم فاستيقظت وهو

ایک اعرابی آپ کے پاس تھا آپ نے فرمایا اس نے میری تلوار سونت لی تھی مجھ پر کھینچکر ... میں بیدار ہوا تو تلوار

وفي يده صلتا فقال من يمنعك مني قلت الله ثلاثا ولم يعاقبه وجلس متفق

اسکے ہاتھ میں لگائی ہوئی تھی اور اسنے مجھے کہا کہ اب مجھ سے تجھے کون بچا سکیگا میں نے تین بار کہا کہ اللہ بچا لیگا اور آپ نے اسکو سزا نہ دی اور بیٹھ گئے

عليه وفي رواية قال جابر كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بذات الرقاع

کی ہے بخاری اور مسلم نے۔ اور ایک روایت میں ہے جابر رض کہتا ہے کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم آپ کے ساتھ تھے جب

فإذا أتينا على شجرة ظليلة تركناها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء رجل

ہم درخت سایہ دار کے نیچے آئے تو ہمنے وہ درخت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کو چھوڑ دیا۔ ایک آدمی

من المشركين وسيف رسول الله صلى الله عليه وسلم معلق بالشجرة فاخترطه

مشرکوں میں سے آیا اور آپ کی تلوار جو درخت سے معلق تھی اسنے وہی نکال لی اور کہا تو مجھ سے

فقال تخافني فقال لا فقال من يمنعك مني قال الله وفي رواية أبي بكر الإسماعيلي

ڈرتا ہے بیٹھنے کہا نہیں پھر اسنے کہا اب مجھ سے تجھ کو کون بچا سکتا آپنے کہا اللہ اور ابو بکر اسمٰعیلی اپنی

في صحيحه قال من يمنعك مني قال الله فسقط السيف من

صحیح میں اسطرح روایت کرتا ہے کہ اسنے کہا اب مجھ سے تجھ کو کون بچائیگا آپ نے کہا اللہ۔ پھر اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی

يده فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم السيف فقال من يمنعك مني

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تلوار لے کر فرمایا کہ اب مجھ سے تجھ کو کون بچائے گا اسنے کہا کہ

فقال كن خير آخذ فقال تشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله قال لا ولكني

تو بہتر تلوار لینے والوں میں سے ہو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے کی توحید اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اسنے کہا نہیں مگر میں

أعاهدك على أن لا أقاتلك ولا أكون مع قوم يقاتلونك فخلى سبيله فأتى

عہد کرتا ہوں کہ تجھ سے لڑائی نہ کروں گا اور جو لوگ تجھ سے لڑائی کرینگے انکی ہمراہی بھی نہ کرونگا رسول اللہ م نے اسکو چھوڑ دیا وہ

أصحابه فقال جئتكم من عند خير الناس قوله قفل أي رجع والعضاه الشجر

اپنے یاروں کے پاس گیا اور انکو کہا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو سب لوگوں سے بہتر ہے قفل یعنے واپس آیا اور عضاہ درخت

الذي له شوك السمرة بفتح السين وضم الميم الشجرة من الطلح وهي العظام من

خاردار کو کہتے ہیں سمرہ سین کی زبر اور میم کی پیش سے درخت خاردار میں سے جو بڑا

شجر العضاه واخترط السيف أي سله وفي يده صلتا أي مسلولا وهو

ہو اسکو کہتے ہیں یعنے کیکر اور اخترط السیف یعنے تلوار کو میان سے نکالا اور وفی یدہ صلتا یعنے ننگی تلوار اور صلتا ساتھ

بفتح الصاد وضمها السادس عن عمر رض قال سمعت رسول الله صلى الله

فتح صاد اور ضمہ اسکے کے ہے۔ چھٹی حدیث عمر رض کہتا ہے کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ

علیہ وسلم فرماتے سنا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر پورا پورا توکل کرو تو تم کو ایسا رزق دیا جاوے جیسا پرندوں کو دیا جاتا ہے

تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ مَعْنَاهُ

کہ دن نکلتے بھوکے جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے آتے ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے معنے اس حدیث کا یہ ہے کہ صبح

تَذْهَبُ اَوَّلَ النَّهَارِ خِمَاصًا اَيْ ضَامِرَةَ الْبُطُوْنِ مِنَ الْجُوْعِ وَتَرْجِعُ اٰخِرَ النَّهَارِ بِطَانًا

دن کے شروع میں جب نکلتے ہیں تو بھوکے یعنی پیٹ پچکا ہوا ساتھ ہوتا ہے بھوک سے اور دن کے آخر میں جب لوٹتے ہیں تو بھرے ہوئے

اَيْ مُمْتَلِئَةَ الْبُطُوْنِ السَّابِعُ عَنْ اَبِيْ عُمَارَةَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ

یعنی پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں ساتویں حدیث براء بن عازب سے مروی ہے کہ کہا رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فلانے جب تو رات کو بچھونے پر لیٹے تو اس وقت کہا کر اے اللہ میں نے

اِنِّيْ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ

اپنا نفس تیری سپرد کیا اور اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام میں نے تیری سپرد کیا اور میں نے اپنی

ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ

پشت کو تیری طرف جھکایا تیری رغبت اور تیرے خوف کرکے اور تیرے سوا کوئی ملجا اور منجا نہیں میں ایمان لایا

بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ

اس کتاب پر جو تو نے نازل کی اور ایمان لایا تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا اگر یہ کلمات کہکر تو رات میں مرجاویگا

مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي

تو فطرت پر مریگا اور اگر تو صبح کرے گا تو سمجھ بھلائی حاصل ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور صحیحین کی ایک روایت میں

الصَّحِيْحَيْنِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتَ

براء سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو اپنی خوابگاہ میں

مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ

آئے تو وضو کر جیسا تو نماز کیلئے وضو کیا کرتا ہے پھر داہنی پہلو پر لیٹ جا اور منہ سے

وَذَكَرَ نَحْوَهٗ ثُمَّ قَالَ وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُوْلُ الثَّامِنُ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ

کلمات مذکورہ کہا کر پھر فرمایا یہ کلمات اپنے سب کلام سے پیچھے کہا کر آٹھویں حدیث ابوبکر صدیق

الصِّدِّيْقِ ... وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ

... بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن

سعد بن تيم بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب القرشي التيمي رضي الله

سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب قرشی تیمی ہے رضی اللہ

عنه وهو وأبوه وأمه صحابة رضي الله عنهم قال نظرت إلى أقدام المشركين ونحن

عنہ اور وہ اور اسکا باپ اور ماں سب صحابی ہیں وہ کہتا ہے کہ ہیں غار ہیں مشرکوں کے قدموں کو

في الغار وهم على رؤوسنا فقلت يا رسول الله لو أن أحدهم نظر تحت قدميه

دیکھتا تھا جس وقت وے ہمارے سر پر کھڑے تھے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے

لأبصرنا فقال ما ظنك يا أبا بكر باثنين الله ثالثهما متفق عليه التاسع

تو ضرور ہمکو دیکھ لے آپ نے فرمایا کہ ایسے دو شخص سے تیرا کیا گمان ہے اے ابا بکر جنکا تیسرا اللہ ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے نویں حدیث

عن أم المؤمنين أم سلمة واسمها هند بنت أبي أمية حذيفة المخزومية

ام المؤمنین ام سلمہ سے مروی ہے اور انکا نام ہند ابو امیہ حذیفہ کی بیٹی مخزومیہ ہے

أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا خرج من بيته قال بسم الله توكلت

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب گہر سے نکلا کرتے تھے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے بسم اللہ یعنے اللہ کے نام پر توکل کیا

على الله اللهم إني أعوذ بك أن أضل أو أضل أو أزل أو أزل أو أظلم أو أظلم أو

اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری ساتھ اس سے کہ گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا لغزش کروں یا لغزش کرایا جاؤں

أجهل أو يجهل علي حديث صحيح رواه أبو داود والترمذي وغيرهما بأسانيد

یا مجھ سے جاہلانہ معاملہ کیا جائے۔ حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی وغیرہما نے صحیح اسناد

صحيحة قال الترمذي حديث حسن صحيح وهذا لفظ أبي داود العاشر

سے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے اور یہہ لفظ ابوداؤد کے ہیں۔ دسویں حدیث

عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال يعني إذا

انس بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص گہر سے نکلتے

من بيته بسم الله توكلت على الله ولا حول ولا قوة إلا بالله يقال له

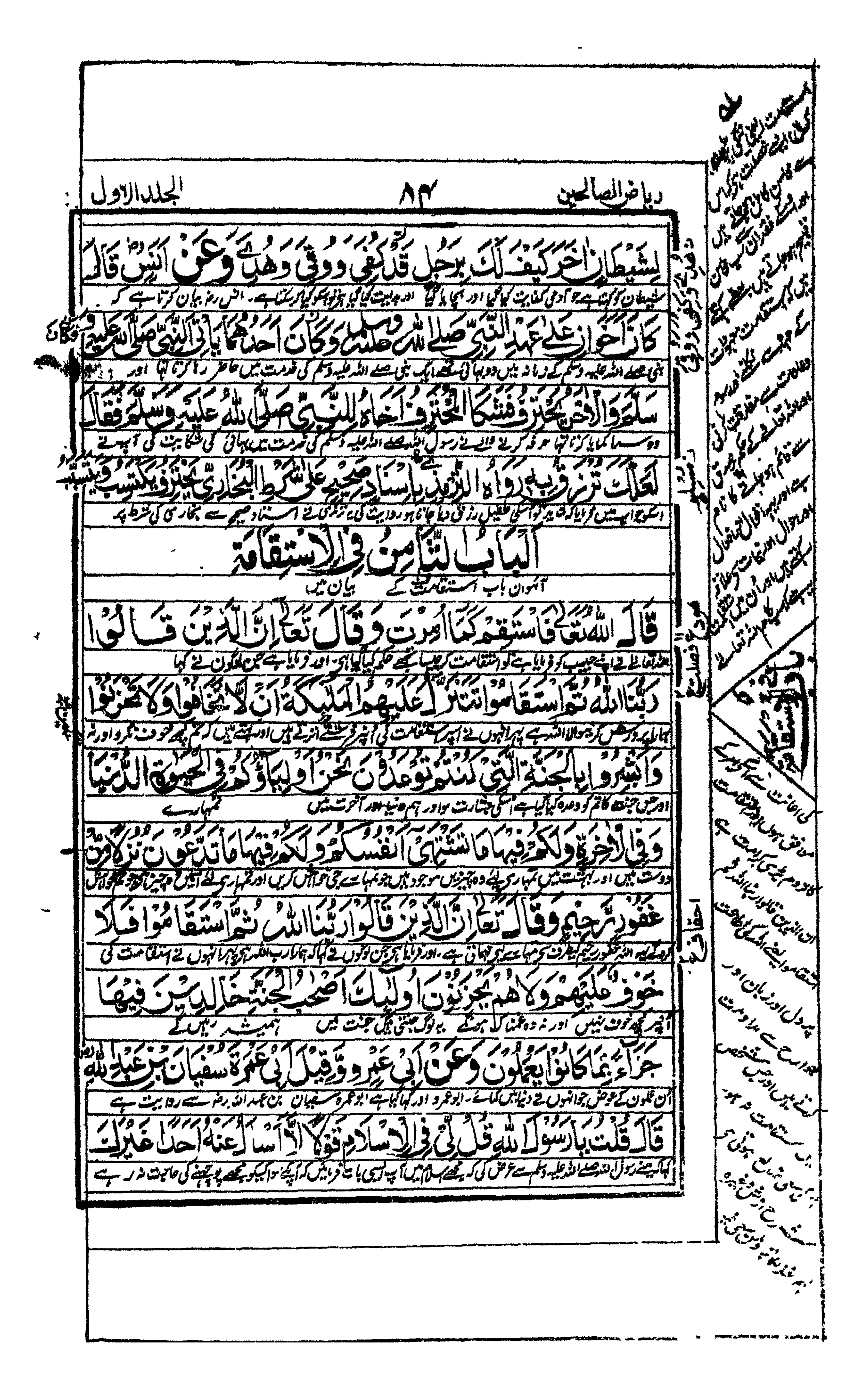
کہا کرے بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تمکو کہا جاتا ہے تو ہدایت کیا گیا

وكفيت ووقيت وتنحى عنه الشيطان رواه أبو داود والترمذي والنسائي

اور تو کفایت کیا گیا اور تو بچایا گیا ہے اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی

وغيرهم وقال الترمذي حديث حسن زاد أبو داود فيقول يعني الشيطان

وغیرہم نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے ابوداؤد نے زیادہ کیا پس شیطان دو



لشيطان آخر كيف لك برجل قد كفي ووقي وهدي وعن انس رض قال

شیطان کو کہتا ہے جو آدمی کفایت کیا گیا اور بچایا گیا اور جو ہدایت کیا گیا ہو تو اسکو کیا کر سکتا ہے۔ انس رض بیان کرتا ہے کہ

كان اخوان على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وكان احدهما يأتي النبي صلى الله عليه

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا اور

وسلم والآخر يحترف فشكا المحترف اخاه للنبي صلى الله عليه وسلم فقال

دوسرا کمایا کرتا تھا حرفہ کرنے والے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھائی کی شکایت کی آپ نے

لعلك ترزق به رواه الترمذي باسناد صحيح على شرط البخاري يحترف يكتسب ويتسبب

اسکو جواب میں فرمایا کہ شاید تو اسکی طفیل رزق دیا جاتا ہو روایت کی یہ ترمذی نے اسناد صحیح سے بخاری کی شرط پر

الباب الثامن في الاستقامة

آٹھواں باب استقامت کے بیان میں

قال الله تعالى فاستقم كما امرت وقال تعالى ان الذين قالوا

اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو فرمایا ہے تو استقامت کر جیسا تجھے حکم کیا گیا ہے۔ اور فرمایا ہے جن لوگوں نے کہا

ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملئكة ان لا تخافوا ولا تحزنوا

ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر انہوں نے اسپر استقامت کی انپر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم کچھ خوف نہ کرو اور نہ

وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون نحن اولياؤكم في الحيوة الدنيا

اور جس جنت کا تم کو وعدہ کیا گیا ہے اسکی بشارت لو اور ہم دنیا اور آخرت میں تمہارے

وفي الآخرة ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون نزلا من

دوست ہیں اور بہشت میں تمہارے لیے وہ چیزیں موجود ہیں جو تمہارے جی خواہش کریں اور تمہارے لئے اس میں چیزیں ہیں جو تم خواہش

غفور رحيم وقال تعالى ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا

کرو یہ اللہ غفور رحیم کیطرف سے مہمانی ہے۔ اور فرمایا ہے جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے استقامت کی

خوف عليهم ولا هم يحزنون اولئك اصحب الجنة خالدين فيها

انپر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہونگے یہ لوگ جنتی ہیں جنت میں ہمیشہ رہیں گے

جزاء بما كانوا يعملون وعن ابي عمرو وقيل ابي عمرة سفيان بن عبد الله رض

ان عملوں کے عوض جو انہوں نے دنیا میں کمائے۔ ابو عمرو اور کہا گیا ہے ابو عمرہ سفیان بن عبد اللہ رض سے روایت ہے

قال قلت يا رسول الله قل لي في الاسلام قولا لا اسأل عنه احدا غيرك

کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ مجھے اسلام میں آپ ایسی بات فرمائیں کہ آپکے سوا کسی کو مجھے پوچھنے کی حاجت نہ رہے

قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ

آپ نے فرمایا کہ تو آمنت باللہ کہہ پھر اس پر مستقیم ہو جا روایت کی یہ مسلم نے ۔ ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ لَنْ يَّنْجُوَ اَحَدٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کی عبادت پر استقامت کرو اور جان لو کہ کوئی تم میں سے عمل کے سبب

مِنْكُمْ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ

ہرگز نجات نہ پائے گا لوگوں نے کہا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اور نہ میں مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں

بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْمُقَارَبَةُ الْقَصْدُ الَّذِيْ لَا غُلُوَّ فِيْهِ وَ

مجھے مستور و مستغرق کرلے روایت کی یہ مسلم نے ۔ مقاربہ میانہ روی ہے جسمیں زیادتی

لَا تَقْصِيْرَ وَالسَّدَادُ الْاِسْتِقَامَةُ وَالْاِصَابَةُ وَيَتَغَمَّدَنِيْ يُلْبِسُنِيْ وَيَسْتُرُنِيْ

کمی نہ ہو اور سداد استقامت اور اصابت ہے اور یتغمدنی کے معنے مجھے چھپالے

قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَى الْاِسْتِقَامَةِ لُزُوْمُ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالُوْا وَهِيَ مِنْ جَوَامِعِ

علما نے کہا ہے استقامت سے اللہ کی عبادت کو اپنے ذمہ لازم کرنا مراد ہے کہتے ہیں اور یہ جوامع

الْكَلِمِ وَهِيَ نِظَامُ الْاُمُوْرِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

الکلم سے ہے اور یہ امور کا انتظام ہے و باللہ التوفیق

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِي التَّفَكُّرِ فِيْ عِظَمِ مَخْلُوْقَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ

عنوان باب اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی عظمت میں فکر کرنی اور

فَنَاءِ الدُّنْيَا وَاَهْوَالِ الْاٰخِرَةِ وَسَائِرِ اُمُوْرِهِمَا وَتَقْصِيْرِ النَّفْسِ وَتَهْذِيْبِهَا

دنیا کے فنا ہونے اور آخرت کے ہول وغیرہ کے اور نفس کی تقصیر اور اسکی تہذیب

وَحَمْلِهَا عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ

اور نفس کو استقامت پر ترغیب دینے کے بیان میں تو کہہ میں تو ایک ہی نصیحت کرتا ہوں تم کو کہ

تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا وَقَالَ تَعَالٰى اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

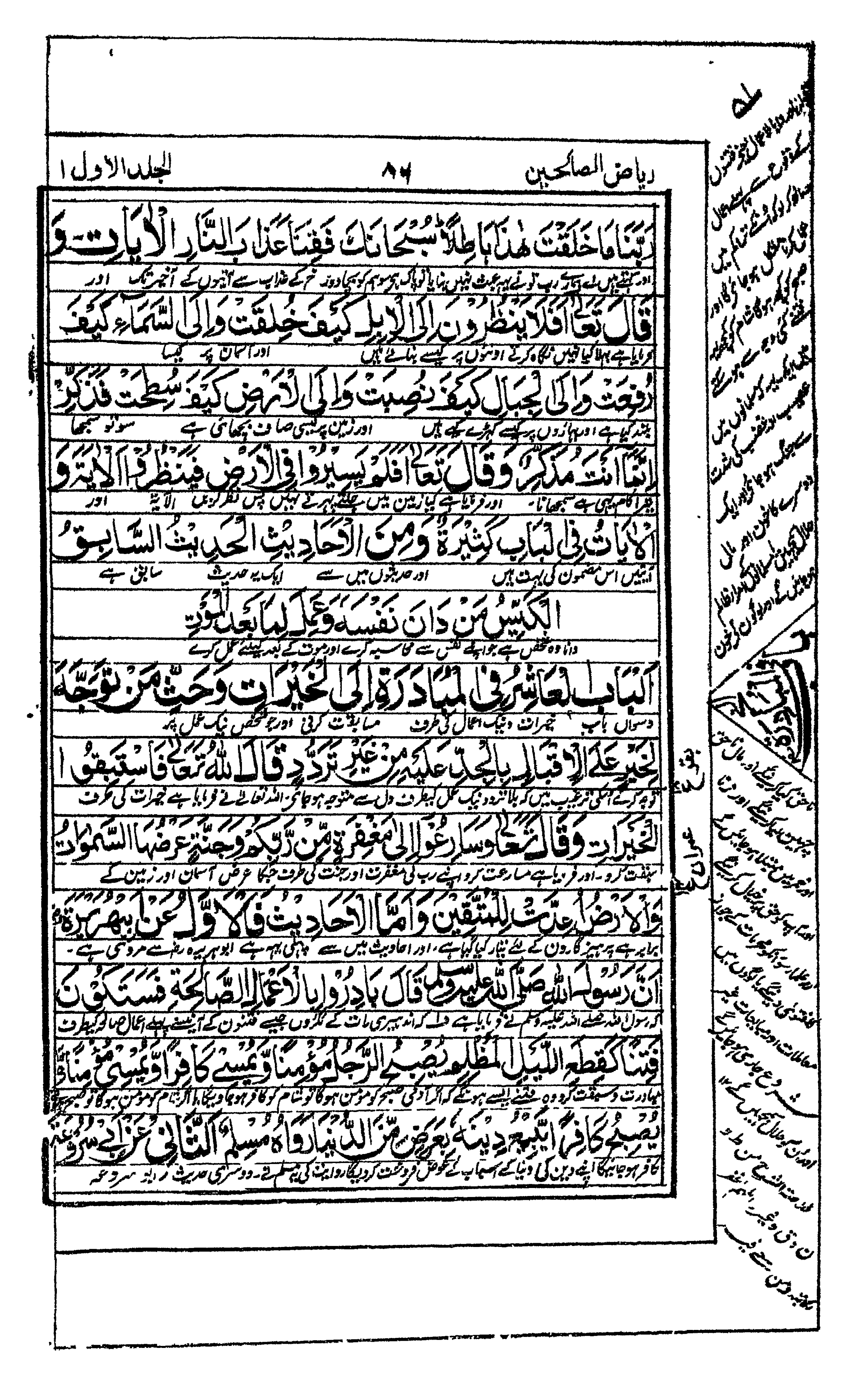
اوٹھ کھڑے ہو اللہ کے کام پر دو دو اور ایک ایک پھر فکر کرو اور فرمایا ہے بیشک آسمان اور زمین اور

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ

رات دن کے اختلاف میں داناؤں کیلئے نشانیاں ہیں جو یاد کرتے ہیں

اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پہ لیٹے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں



ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار الآيات و
اور کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے یہ عبث نہیں بنایا تو پاک ہے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے آیتوں کے آخر تک اور

قال تعالى افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت والى السماء كيف
اور فرمایا ہے بھلا کیا نہیں نگاہ کرتے اونٹوں پر کیسے بنائے ہیں اور آسمان پر کیسا

رفعت والى الجبال كيف نصبت والى الارض كيف سطحت فذكر
بلند کیا ہے اور پہاڑوں پر کیسے کھڑے کیے ہیں اور زمین پر کیسی صاف بچھائی ہے سو تو سمجھا

انما انت مذكر وقال تعالى افلم يسيروا في الارض فينظروا الآية و
تیرا کام یہی ہے سمجھانا اور فرمایا ہے کیا زمین میں چلتے پھرتے نہیں پس نظر کریں الآیۃ اور

الآيات في الباب كثيرة ومن الاحاديث الحديث السابق
آیتیں اس مضمون کی بہت ہیں اور حدیثوں میں سے ایک یہ حدیث سابق ہے

الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت
دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرے اور موت کے بعد کیلئے عمل کرے

الباب العاشر في المبادرة الى الخيرات وحث من توجه
دسواں باب خیرات و نیک اعمال کی طرف مسابقت کرنے اور جو شخص نیک عمل پر

للخير على الاقبال بالجد عليه من غير تردد قال الله تعالى فاستبقوا
توجہ کرے اسکی ترغیب میں کہ بلا تردد نیک عمل کیطرف دل سے متوجہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خیرات کی طرف

الخيرات وقال تعالى وسارعوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السموات
سبقت کرو۔ اور فرمایا ہے مسارعت کرو اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف جسکا عرض آسمان اور زمین کے

والارض اعدت للمتقين واما الاحاديث فالاول عن ابي هريرة
برابر ہے پرہیزگاروں کے لئے تیار کیا گیا ہے، اور احادیث میں سے پہلی یہ ہے ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال الصالحة فستكون
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قبل کہ اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسے فتنوں کے آ پہنچنے کے اعمال صالحہ کیطرف

فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا
مبادرت و سبقت کرو وہ فتنے ایسے ہونگے کہ آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو جاویگا یا اگر شام کو مومن ہوگا تو صبح

ويصبح كافرا يبيع دينه بعرض من الدنيا رواه مسلم الثاني عن ابي سروعة
کافر ہو جاویگا اپنے دین کو دنیا کے اسباب کے عوض فروخت کردیگا روایت کی یہ مسلم نے۔ دوسری حدیث ابو سروعہ رضہ

بكسر السين المهملة وفتحها عقبة بن الحارث رضي الله عنه قال صليت وراء النبي صلى

اساتھ زیر سین بے نقطہ کے اور اسکی زبر کے عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ پڑھی مدینہ میں میں نے رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى

اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عصر کی نماز پھر آپ نماز سے سلام پھیر کر جلدی اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے

بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من

چلتے ہوئے گھر کو تشریف لیگئے آپکی جلدی دیکھکر لوگ گھبرا گئے پھر آپ جلدی واپس آئے اور دیکھا لوگ آپ کی جلدی کر سے

سرعته فقال ذكرت شيئا من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني فامرت بقسمته

تعجب کرتے ہیں آپنے فرمایا مجھے یاد آیا تھا کہ ایک ٹکڑا چاندی یا سونے کا گھر میں پڑا ہے مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ مجھے روک رکھے میں نے اسکو بانٹ دینے کا حکم دیا

رواه البخاري وفي رواية له كنت خلفت في البيت تبرا من الصدقة فكرهت

حکم دیا روایت کی یہ بخاری نے اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا میں گھر صدقہ میں سے ایک ٹکڑا چاندی یا سونے کا چھوڑ آیا تھا مجھے مکروہ معلوم ہوا

ان ابيته التبر قطع من ذهب او فضة الثالث عن جابر رضي الله عنه قال قال رجل

کہ رات بھر پڑا رہے تبر سونے اور چاندی کے ٹکڑے کو کہتے ہیں تیسری حدیث۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن ایک آدمی

للنبي صلى الله عليه وسلم يوم احد أرأيت ان قتلت فاين انا قال في الجنة

نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں قتل ہو گیا تو میں کس جگہ جاؤنگا آپنے فرمایا جنت میں اسکے ہاتھ

فالقى تمرات كن في يده ثم قاتل حتى قتل متفق عليه الرابع عن ابي هريرة

میں کچھ چھوہارے تھے یہ بات سنتے ہی اُسنے ہاتھ سے پھینک دیئے پھر ایسی لڑائی کی کہ اسی میں قتل ہو گیا متفق علیہ چوتھی حدیث کہ ایک

قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اي الصدقة

آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کونسا صدقہ اجر میں

اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى

بڑا ہے آپنے فرمایا کہ اس صدقہ کا بڑا اجر ہے جو تو نے ایسے حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور تجھے حرص بخل ہو تو مفلسی سے ڈرتا ہو اور

ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان

اور تو اس وقت تک مہلت نہ کر کہ جب روح حلقوم میں پہنچی تو اس وقت کہنے لگے یہ چیز فلانے کی اور یہ فلانے کی حالانکہ وہ مال اب تو اسی کا ہے

متفق عليه الحلقوم مجرى النفس والمرى مجرى الطعام والشراب الخامس

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے حلقوم سانس کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور مری کھانے پینے کے داخل ہونے کی جگہ کو کہتے ہیں پانچویں حدیث انس

عن انس رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ سيفا يوم احد فقال من

سے روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا کہ کون شخص

يأخذ مني هذا فبسطوا أيديهم كل إنسان منهم يقول أنا أنا قال فمن يأخذه

مجھ سے یہ تلوار لیتا ہے سب نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک آدمی کہتا تھا کہ میں لونگا میں لونگا آپ نے فرمایا کہ اسکا حق ادا کرنے کیلئے

بحقه فأحجم القوم فقال أبو دجانة رضي الله عنه أنا آخذه بحقه فأخذه ففلق به

کون لیتا ہے یہ سنکر لوگ رک گئے ابو دجانہ نے کہا میں اسکا حق ادا کرنے کیلئے اسکو لینے والا ہوں اُسنے تلوار لے کر اُس سے

هام المشركين رواه مسلم اسم أبي دجانة سماك بن خرشة قوله أحجم

مشرکوں کے سر توڑ ہی چھوڑے۔ روایت کی مسلم نے ف نام ابی دجانہ کا سماک بن خرشہ ہے قول راوی کا احجم

القوم أي توقفوا وفلق به أي شق وهام المشركين أي رؤوسهم السادس

القوم اسکا معنے ہے توقف کیا اور فلق کا معنے ہے توڑا اور هام المشركين سے مراد سران کے ہیں چھٹی حدیث

عن الزبير بن عدي قال أتينا أنس بن مالك فشكونا إليه ما نلقى من الحجاج

زبیر بن عدی رض سے روایت ہے کہ ہمنے انس بن مالک کے پاس ان تکالیف کی شکایت کی جو ہم کو حجاج سے پہنچتی تھی

فقال اصبروا فإنه لا يأتي زمان إلا والذي بعده شر منه حتى تلقوا

انس رض نے کہا تم صبر کرو بیشک جو زمانہ آئیگا وہ اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب کی ملاقات

ربكم سمعته من نبيكم صلى الله عليه وسلم رواه البخاري السابع عن أبي

کروگے میں نے یہہ بات تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے روایت کی یہہ بخاری نے۔ ساتویں حدیث۔ ابو

هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالأعمال سبعا

ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کہ تم سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال کیطرف سبقت کرو

هل تنتظرون إلا فقرا منسيا أو غنى مطغيا أو مرضا مفسدا أو هرما

تم نہیں انتظار کرتے مگر فقر کی جو تم کو سب کچھ فراموش کرا دینے والا ہے یا دولتمندی کو جو سرکش بنانیوالی ہو یا بیماری کو جو فاسد کرنیوالی ہو

مفندا أو موتا مجهزا أو الدجال فشر غائب ينتظر أو الساعة فالساعة

جو سستی کرنیوالا ہو یا موت کو جو جلدی آنیوالی ہو یا دجال کو تو برا غائب ہے جو انتظار کیا گیا ہے یا قیامت کو اور قیامت

أدهى وأمر رواه الترمذي وقال حديث حسن الثامن عنه أن

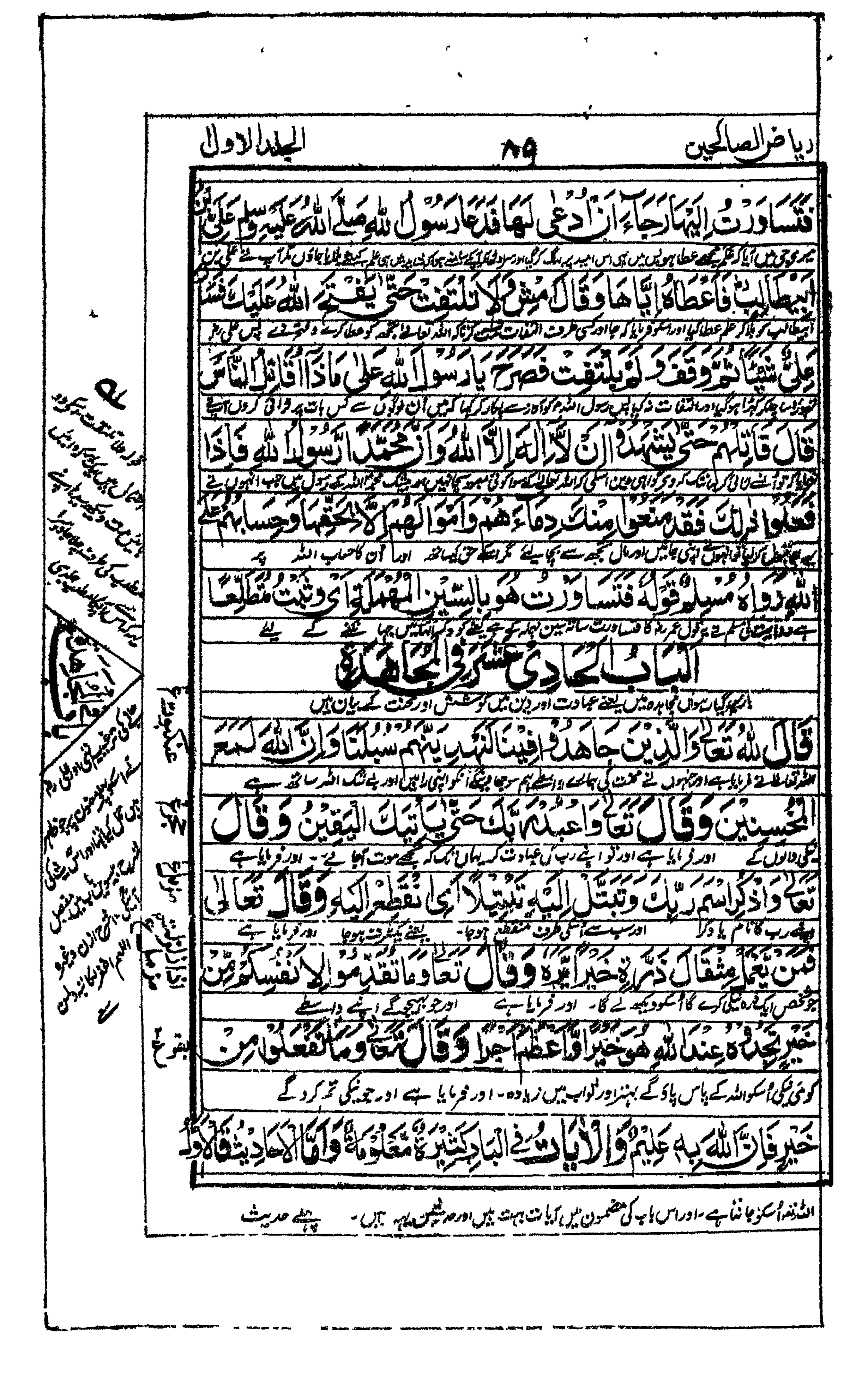
بڑی سخت اور بڑی تلخ ہو روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ آٹھویں حدیث۔ اسی سے مروی ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم خيبر لأعطين هذه الراية رجلا يحب

خیبر کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ علم میں ایسے شخص کو دونگا۔ کہ اللہ تعالی اور رسول صلعم سے

الله ورسوله يفتح الله على يديه قال عمر رضي الله عنه ما أحببت الإمارة إلا يومئذ

محبت رکھتا ہو اللہ تعالی اسکے ہاتھ پر فتح کریگا عمر رض نے کہا کہ مجھے سرداری کی خواہش کبھی نہیں ہوئی مگر اس روز



فتساورت لها رجاء أن أدعى لها فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علي

ابن أبي طالب فأعطاه إياها وقال امش ولا تلتفت حتى يفتح الله عليك فسار

علي شيئا ثم وقف ولم يلتفت فصرخ يا رسول الله على ماذا أقاتل الناس

قال قاتلهم حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله فإذا

فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على

الله رواه مسلم قوله فتساورت هو بالسين المهملة أي وثبت متطلعا

الباب الحادي عشر في المجاهدة

باب گیارہواں مجاہدہ میں یعنے عبادت اور دین میں کوشش اور محنت کے بیان میں

قال الله تعالى والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا وإن الله لمع

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سوجھا دینگے انکو اپنی راہیں اور بے شک اللہ ساتھ ہے

المحسنين وقال تعالى واعبد ربك حتى يأتيك اليقين وقال

نیکی والوں کے اور فرمایا ہے اور تو اپنے رب کی عبادت کر یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔ اور فرمایا ہے

تعالى واذكر اسم ربك وتبتل إليه تبتيلا أي انقطع إليه وقال تعالى

اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے اسی طرف منقطع ہو جا۔ یعنے یکطرف ہو جا اور فرمایا ہے

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره وقال تعالى وما تقدموا لأنفسكم من

جو شخص ایک ذرہ نیکی کرے گا اسکو دیکھ لے گا۔ اور فرمایا ہے اور جو بھیجو گے اپنے واسطے

خير تجدوه عند الله هو خيرا وأعظم أجرا وقال تعالى وما تفعلوا من

کوئی نیکی اسکو اللہ کے پاس پاؤ گے بہتر اور ثواب میں زیادہ۔ اور فرمایا ہے اور جو نیکی تم کرو گے

خير فإن الله به عليم والآيات في الباب كثيرة معلومة وأما الأحاديث فالأول

اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہے۔ اور اس باب کی مضمون میں آیات بہت ہیں اور حدیثیں یہ ہیں۔ پہلی حدیث



عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے

قال من عادى لي وليا فقد آذنته بالحرب وما تقرب الي عبدي بشيء

فرماتا ہے جو شخص میرے دوست سے عداوت کرے میں اسکو لڑائی کا اعلام و اطلاع کرتا ہوں اور میرا بندہ کسی شئے کے ساتھ

احب الي مما افترضت عليه وما يزال عبدي يتقرب الي بالنوافل حتى

میرا تقرب نہیں کرتا جو زیادہ محبوب ہو مجھے ان فرائض سے اور میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادت کے ذریعہ سے طلب کرتا ہے

احبه فاذا احببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به

یہانتک کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں جب میں اسکو دوست رکھتا ہوں اسوقت میں اسکا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے

ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها وان سألني اعطيته ولئن استعاذني

ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اسکا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسکو دیتا ہوں اور اگر مجھ سے پناہ مانگے تو

لاعيذنه رواه البخاري آذنته اعلمته باني محارب له استعاذني روي

میں اسکو ضرور اپنی پناہ میں رکھتا ہوں روایت کی یہ بخاری نے۔ آذنتہ یعنی میں اسکو خبر کرتا ہوں کہ میں اس سے لڑائی کرنیوالا ہوں

بالنون والباء الثاني عن انس رض عن النبي صلى الله عليه وسلم يرويه

دوسری حدیث انس رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں نبی صلعم اپنے رب سے

عن ربه عز وجل قال اذا تقرب العبد الي شبرا تقربت اليه ذراعا

روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جب بندہ میری طرف ایک بالشت برابر نزدیک ہوتا ہے تو میں اسکی طرف ہاتھ برابر نزدیک جاتا ہوں

واذا تقرب الي ذراعا تقربت منه باعا واذا اتاني يمشي اتيته هرولة

اور جب میری طرف ہاتھ برابر نزدیک آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ پھیلاؤ کے برابر نزدیک جاتا ہوں اور جب میری طرف چلکر آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑ کر جاتا

رواه البخاري الثالث عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله

روایت کی یہ بخاری نے تیسری حدیث۔ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ

فرمایا ہے کہ دو نعمتوں میں بہت لوگ خسارہ میں ڈالے گئے ہیں ایک تندرستی دوسرا فراغت۔

رواه البخاري الرابع عن عائشة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم كان

روایت کی یہ بخاری نے چوتھی حدیث۔ عائشہ رض سے روایت ہے کہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو

يقوم من الليل حتى تتفطر قدماه فقلت له لم تصنع هذا يا رسول الله

اسقدر قیام کرتے تھے کہ آپکے دونو قدم بسبب کثرت قیام پھٹ جایا کرتے تھے ایک دن میں نے عرض کی کہ جب آپکے گناہ پہلے پچھلے سب بخشے گئے ہیں۔



وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا

تو پھر آپ اسقدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں بندہ شکر کرنے والا نہ

شَكُورًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَنَحْوُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ

بنوں۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ یہ بخاری کے لفظ ہیں اور صحیحین میں مغیرہ بن شعبہ کی روایت

الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الْخَامِسُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسی کی مثل ہے۔ پانچویں حدیث۔ عائشہ رضی سے روایت ہے کہ جب عشرہ آتا تو رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ

صلے اللہ علیہ وسلم رات کو زندہ فرمایا کرتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بیدار کرتے اور عبادت میں کوشش کرتے اور تہ بند مضبوط کرکے باندھتے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْمِئْزَرُ الْإِزَارُ وَهُوَ

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ عشرہ سے پچھلا عشرہ رمضان کا مراد ہے اور میزر تہ بند کو کہتے ہیں اور یہ

كِنَايَةٌ عَنِ اعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَقِيلَ الْمُرَادُ تَشْمِيرُهُ لِلْعِبَادَةِ يُقَالُ شَدَدْتُ

عورتوں سے کنارہ کرنے سے کنایہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عبادت کیطرف متوجہ ہونا مراد ہے کہا جاتا ہے اس کام کے لئے

لِهٰذَا الْأَمْرِ مِئْزَرِي أَيْ تَشَمَّرْتُ وَتَفَرَّغْتُ لَهُ السَّادِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یعنے اپنا تہ بند اونچا کر لیا اور اسکے لئے میں فارغ ہو گیا۔ چھٹی حدیث۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ

کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوی اور مضبوط ایماندار بہتر اور بہت پیارا ہے خدا تعالیٰ کو

مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ

ضعیف و سست ایماندار سے اور ہر ایک ایماندار میں خواہ قوی ہو خواہ ضعیف بہتری ہے حرص کرتا رہا اس چیز پر جو تجھے نفع دے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگا کر

وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ

اور اپنا عجز ظاہر مت کر اور اگر تجھے کوئی رنج و مصیبت پہونچے تو یہ مت کہا کر کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا ولیکن

قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یوں کہا کر کہ یہ خدا تعالیٰ نے تقدیر کیا تھا اور اس نے جو چاہا سو کیا اس واسطے کہ اگر کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے روایت کی یہ مسلم نے

السَّابِعُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِا

ساتویں حدیث۔ اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ شہوات اور لذات میں

لشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حُفَّتْ

محجوب و مخفی کیا گیا ہے اور جنت مکارہ اور تکلیفوں میں محجوب و مخفی کی گئی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور مسلم کی ایک روایت حفت کے

بدا لي جهت وهو معناه اى بينه وبينها هذا الحجاب فاذا فعله دخلها

عوض جنت سے اور شقت رکی ہوئی ہے یعنی اسکے اور جنت کے بیچ یہ حجاب ہے جب انکو کرے گا تو جنت میں داخل ہو جائیگا۔ ف

الثامن عن ابي عبد الله حذيفة بن اليمان قال صليت مع النبي

آٹھویں حدیث۔ ابو عبد اللہ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ پڑھی میں نے ایک رات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة

ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے سورۂ بقرہ شروع کی میں نے خیال کیا کہ سو آیت پڑھ کر رکوع کرینگے آپ پڑھتے

ثم مضى فقلت يصلي بها في ركعة فمضى فقلت يركع بها ثم افتتح النساء

چلے گئے میں نے خیال کیا کہ ایک رکعت میں سورت ختم کرینگے پس آپ آگے ہی پڑھتے گئے سارا سورت پڑھ لیا تو پھر سورۂ نساء شروع کی

فقرأها ثم افتتح آل عمران فقرأها يقرأ مترسلا اذا مر بآية فيها تسبيح

اور اسکو ختم کرکے سورۂ آل عمران شروع کردی اور آہستہ آہستہ پڑھتے تھے جس آیت میں تسبیح کا ذکر آتا تھا

سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم ركع فجعل يقول في

تسبیح کہتے اور جہاں سوال آتا سوال کرتے اور جہاں تعوذ آتا آپ اعوذ پڑھتے پھر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں

ركوعه سبحان ربي العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم قال سمع

سبحان ربی العظیم پڑھتے رہے اور آپ کا رکوع قیام کی مثل تھا پھر سمع اللہ

الله لمن حمده ربنا لك الحمد ثم قام قياما طويلا قريبا مما ركع ثم سجد

لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہا پھر دیر تک کھڑے رہے رکوع کے قریب دیر تک قیام کیا پھر سجدہ کیا

فقال سبحان ربي الاعلى فكان سجوده قريبا من قيامه رواه مسلم

پس سبحان ربی الاعلی کہا اور آپ کا سجدہ قیام کے قریب تھا روایت کی یہ مسلم نے

التاسع عن ابن عباس رضي الله عنه قال صليت مع النبي صلى الله

نویں حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات نبی صلے اللہ

عليه وسلم ليلة فاطال القيام حتى هممت بامر سوء قيل وما هممت به

علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی آپ نے بہت لمبا قیام کیا یہاں تک کہ میرے دل میں بری نیت ہوگئی لوگوں نے کہا کہ تو نے کیا نیت کی تھی

قال هممت ان اجلس وادعه متفق عليه العاشر عن انس رضي الله

کہنے لگا بیٹھ جاؤں اور آپکو اکیلا چھوڑ دوں متفق علیہ۔ دسویں حدیث۔ انس رضی اللہ

عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع الميت ثلث اهله وماله

عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میت کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں ایک اسکے گھر والے دوسرا مال

وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پس اہل اور مال واپس آتے ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتا ہے یعنی اہل اور مال واپس آتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ رہتا ہے متفق علیہ ہے

الْحَادِي عَشَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

گیارہویں حدیث۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تمہاری جوتی کے تسمہ سے زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ بھی ایسا ہی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے

الثَّانِي عَشَرَ عَنْ أَبِي فِرَاسٍ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بارہویں حدیث۔ ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے اور یہ شخص اصحاب صفہ میں سے ہے کہا کہ میں آپ کے پاس رات کو رہا کرتا تھا۔

فَآتِيهِ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِي فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ

اور وضو کا پانی وغیرہ آپ کی حاجت ظاہر کیا کرتا تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ تو مجھ سے سوال کر کہا کہ میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں

فَقَالَ أَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ رَوَاهُ

آپ نے فرمایا کچھ اور مانگ بیٹے کہا کہ یہی ہے آپ نے فرمایا سجدوں کی کثرت سے اپنے نفس پر میری اعانت کر روایت کی یہ مسلم نے

مُسْلِمٌ الثَّالِثَ عَشَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَوْبَانَ بْنِ بُجْدُدٍ

تیرہویں حدیث ابو عبد اللہ یا ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد

مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیے ہوئے غلام سے مروی ہے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا

کو کہتے سنا تھا کہ سجودوں کی کثرت کو اپنے پر لازم کر کہ جو سجدہ تو اللہ تعالے کو کرے گا اللہ تعالے اس کی برکت

رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ الرَّابِعَ عَشَرَ

سے تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور تیرا ایک گناہ دور کر دے گا روایت کی یہ مسلم نے چودہویں حدیث

عَنْ أَبِي صَفْوَانَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابو صفوان عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

فرمایا ہے وہ آدمی سب سے بہتر ہے جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن بسر بضم الباء وبالسين المهملة. الخامس عشر عن أنس رضي

حسن ہے بسر با کی ضمہ اور سین مہملہ سے — پندرہویں حدیث — انس رضی اللہ عنہ

الله عنه قال غاب عمي أنس بن النضر رضي الله عنه عن قتال بدر فقال

سے روایت ہے کہ میرا چچا انس بن النضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی سے غائب رہا یعنی لڑائی میں شامل نہ ہو سکا۔ اُسنے

يا رسول الله غبت عن أول قتال قاتلت المشركين لئن الله أشهدني قتال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں پہلی لڑائی سے جو آپ نے مشرکوں سے کی غائب رہا مجھے قسم ہے کہ اگر اللہ تعالٰے نے

المشركين ليرين الله ما أصنع فلما كان يوم أحد انكشف المسلمون فقال

مشرکوں کی لڑائی میں مجھے حاضر کیا تو خدا تعالٰے لوگوں کو دکھلا دیگا کہ میں کیسی لڑائی کرونگا پھر جب احد کا دن ہوا تو مسلمانوں کو شکست ہو گئی پس کہا انس

اللهم أعتذر إليك مما صنع هؤلاء يعني أصحابه وأبرأ إليك مما صنع

بن نضر نے یا اللہ جو کام انہوں نے یعنی میرے ساتھیوں نے کیا یعنی بھاگ گئے ہیں اس کام کا تجھ سے عذر کرتا ہوں اور جو انہوں نے

هؤلاء يعني المشركين ثم تقدم فاستقبله سعد بن معاذ فقال يا سعد بن

یعنی مشرکوں نے کیا ہے اس سے میں بیزاری ظاہر کرتا ہوں پھر انس بن نضر آگے بڑھا تو سعد بن معاذ اسکے سامنے آیا پس کہا اے سعد بن

معاذ الجنة ورب النضر إني لأجد ريحها من دون أحد فقال سعد

معاذ جنت یعنی طالب ہوں قسم ہے نضر کے رب کی بیشک مجھے احد کیطرف سے بہشت کی بو آتی ہے — سعد نے کہا

فما استطعت يا رسول الله ما صنع قال أنس فوجدنا به بضعا وثمانين

یا رسول اللہ جیسے اُسنے لڑائی کی ہے مجھے اسکی طاقت نہیں انس کہتا ہے کہ ہم نے اسکے بدن پر کچھ اوپر اسّی زخم

ضربة بالسيف أو طعنة بالرمح أو رمية بسهم ووجدناه قد قتل ومثل

تلوار یا نیزہ یا تیر کے دیکھے — اور وہ قتل ہوا پڑا تھا — اور مشرکوں نے

به المشركون فما عرفه أحد إلا أخته ببنانه قال أنس كنا نرى أو نظن

اسکو مثلہ کیا تھا پس ہم سے کسی نے اسکو شناخت نہ کیا مگر اسکی بہن نے اسکی انگلیوں سے اسکو شناخت کر لیا انس کہتا ہے ہم خیال کرتے

أن هذه الآية نزلت فيه وفي أشباهه من المؤمنين رجال صدقوا ما

کہ یہ آیت یعنی رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ آخر تک اسکی اور اسکی مثل مومنوں کی — شان میں

عاهدوا الله عليه إلى آخرها متفق عليه قوله ليرين الله روي بضم الياء وكسر الراء

نازل ہوئی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ قولہ لیرین اللہ یا کی ضمہ اور را کی کسرہ سے

أي ليظهرن الله ذلك للناس وروي بفتحهما ومعناه ظاهر والله أعلم

یعنی اللہ تعالٰے یہ لوگوں پر ظاہر کر دیگا اور دونوں کی فتح سے بھی آیا ہے اور اسکے معنی ظاہر ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے۔





السادس عشر عن أبي مسعود عقبة بن عمرو الأنصاري البدري رضي

سولہویں حدیث ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت

الله عنه قال لما نزلت آية الصدقة كنا نحامل على ظهورنا فجاء رجل فتصدق

ہے کہ جب صدقہ کی آیت نازل ہوئی اسوقت ہم پشت پر بوجھ اٹھاتے یعنی مزدوری کیا کرتے تھے پس ایک آدمی آیا اور بہت بوجھ

بشيء كثير فقالوا مراء وجاء رجل آخر فتصدق بصاع فقالوا إن الله لغني

صدقہ کیا لوگوں نے (یعنی منافقوں نے) کہا یہ ریاکار ہے اور دوسرا آیا اور ایک صاع صدقہ کیا لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالےٰ اسکے

عن صاع هذا فنزلت الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات

صاع سے غنی (بے پرواہ) ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فے الصدقات

والذين لا يجدون إلا جهدهم الآية متفق عليه ونحامل بضم النون وبالحاء

والذین لا یجدون الا جہدہم الآیۃ ۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور نحامل نون مضموم اور حاء مہملہ سے ہے

المهملة أي يحمل أحدنا على ظهره بالأجرة فيتصدق بها السابع عشر

یعنی ہم لوگ اپنی پشت پر بوجھ اٹھا کر مزدوری حاصل کرکے صدقہ کرتے تھے سترہویں حدیث

عن سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن أبي إدريس الخولاني

روایت ہے سعید بن عبدالعزیز سے وہ روایت کرتا ہے ربیعہ بن یزید سے وہ ابو ادریس خولانی سے

عن أبي ذر جندب بن جنادة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

وہ ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آن حضرت ص

فيما يروي عن الله تبارك وتعالى أنه قال يا عبادي إني حرمت الظلم على

اللہ تعالےٰ سے خبر دیتے ہیں کہ فرماتا ہے اے میرے بندو بیشک اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہے

نفسي وجعلته بينكم محرما فلا تظالموا يا عبادي كلكم ضال إلا من هديته

اور تم پر بھی ظلم حرام کیا ہے تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو میں نے راہ بتلائی

فاستهدوني أهدكم يا عبادي كلكم جائع إلا من أطعمته فاستطعموني

تم مجھ سے ہدایت مانگو کہ تم کو نیک راہ لگاؤں اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں نے کھلایا تم مجھ سے کھانا مانگو کہ

أطعمكم يا عبادي كلكم عار إلا من كسوته فاستكسوني أكسكم يا عبادي

تم کو کھلاؤں اے میرے بندو تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں نے پہنایا تم مجھ سے لباس مانگو کہ تم کو پہناؤں اے میرے بندو

إنكم تخطئون بالليل والنهار وأنا أغفر الذنوب جميعا فاستغفروني أغفر لكم

تم دن رات گناہ کیا کرتے ہو اور میں سب گناہ بخشتا ہوں تم مجھ سے بخشش مانگو کہ تم کو بخشوں



يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا

اے میرے بندو تم کبھی مجھ کو ضرر نہیں پہنچا سکتے کہ میرا کچھ ضرر کر دو اور نہ کبھی مجھ کو فائدہ نہیں پہونچا سکتے کہ مجھ کو کچھ فائدہ پہونچاؤ اے میرے

عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ

بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن تم میں سے ایک مرد بڑے متقی پرہیزگار دل والے کی مثل ہو جاویں تو بھی سب

مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ

تقوی اور پرہیزگاری میری سلطنت میں کچھ نہ بڑھا وے گی اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی

وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا

اور جن تم میں کے ایک مرد نہایت بڑے گناہگار دل والے کی مثل ہو جاویں تو یہ سب کا فسق اور گناہگاری میری بادشاہی کی کچھ بھی کمی نہ کرے گا

يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ

اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور تمہارے آدمی اور جن ایک میدان میں کھڑے ہوں اور مجھ سے اپنے اپنے سوال

فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا

کریں اور میں ہر ایک آدمی کو اسکی مانگی چیز کو دوں تو ایسا دینا اس سے کچھ نہ گھٹا دے جو میرے پاس ہے مگر جیسے سوئی

يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا عَلَيْكُمْ

گھٹاتی ہے جبکہ اسکو سمندر میں ڈبو دیں اے میرے بندو یہ تمہارے ہی عمل ہیں جنکو تمہارے لئے شمار کرتا رہتا ہوں

ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا

پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہئے کہ خدا کا شکر کرے کہ اسکی کمائی کو ضائع نہ کیا اور جو اسکو سوا بدلہ پاوے

يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

تو وہ اپنی جان کے سوا کسی کو الزام نہ دیوے کہ اسنے جیسا کیا ویسا ہی پایا ابو سعید نے کہا کہ جب ابو ادریس یہ حدیث سنایا کرتا تھا تو گھٹنوں

جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرُوِّينَا عَنِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

کے بل بیٹھ جایا کرتا تھا روایت کی مسلم نے اور امام احمد بن حنبل رح سے روایت ہے کہ

قَالَ لَيْسَ لِأَهْلِ الشَّامِ حَدِيثٌ أَشْرَفُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

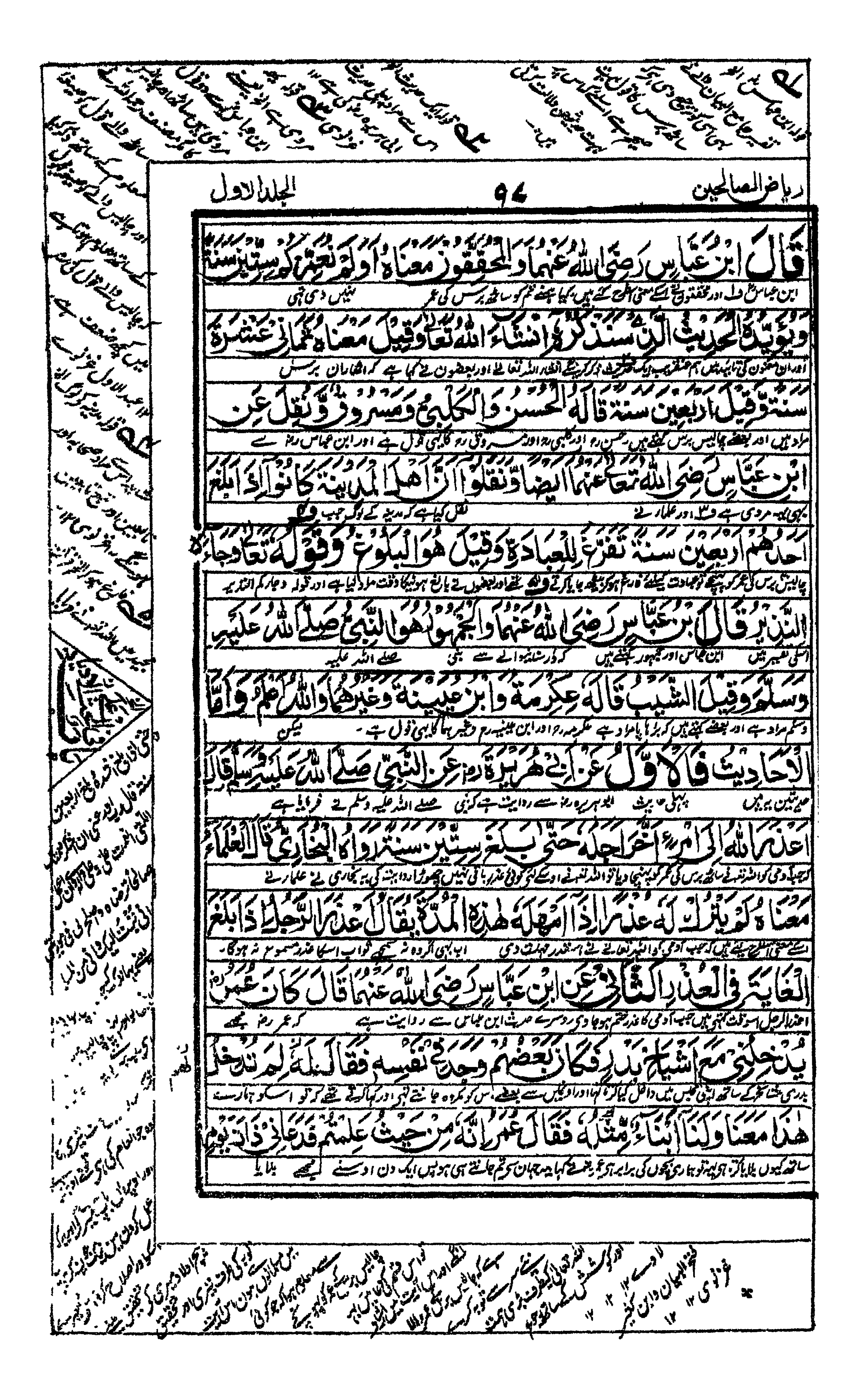
اہل شام کے پاس اس حدیث سے اشرف کوئی حدیث نہیں

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْاِزْدِيَادِ مِنَ الْخَيْرِ فِي أَوَاخِرِ الْعُمُرِ

بارہواں باب آخیر عمر میں نیک اعمال کے زیادہ کرنے کی ترغیب میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی جس میں نصیحت پکڑنے والا نصیحت پکڑ سکے اور کیا نہیں آیا تمہارے پاس ڈرانے والا



قال ابن عباس رضي الله عنهما والمحققون معناه أولم نعمركم ستين سنة

ابن عباس رض اور محققین نے اسکے معنی اسطرح کئے ہیں کہ کیا ہم نے تم کو ساٹھ برس کی عمر نہیں دی تھی

ويؤيده الحديث الذي سنذكره إن شاء الله تعالى وقيل معناه ثماني عشرة

اور اس معنوں کی تائید میں ہم عنقریب ایک حدیث ذکر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اٹھارہ برس

سنة وقيل أربعين سنة قاله الحسن والكلبي ومسروق ونقل عن

مراد ہیں اور بعضے چالیس برس کہتے ہیں حسن رح اور کلبی رح اور مسروق رح کا یہی قول ہے اور ابن عباس رض سے

ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أيضا ونقلوا أن أهل المدينة كانوا إذا بلغ

بھی یہی مروی ہے اور علماء نے نقل کیا ہے کہ مدینہ کے لوگ جب

أحدهم أربعين سنة تفرغ للعبادة وقيل هو البلوغ وقوله تعالى وجاءكم

چالیس برس کی عمر کو پہنچتے تو عبادت کیلئے فارغ ہو کر بیٹھ جایا کرتے تھے اور بعضوں نے بالغ ہونیکا وقت مراد لیا ہے اور قولہ وجاءکم النذیر

النذير قال ابن عباس رضي الله عنهما والجمهور هو النبي صلى الله عليه

اسکی تفسیر میں ابن عباس اور جمہور کہتے ہیں کہ ڈر سنانیوالے سے نبی صلے اللہ علیہ

وسلم وقيل الشيب قاله عكرمة وابن عيينة وغيرهما والله أعلم وأما

وسلم مراد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بڑھاپا مراد ہے عکرمہ رح اور ابن عیینہ رح وغیرہما کا یہی قول ہے۔ لیکن

الأحاديث فالأول عن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

حدیثیں یہ ہیں پہلی حدیث ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

أعذر الله إلى امرئ أخر أجله حتى بلغ ستين سنة رواه البخاري قال العلماء

کہ جب کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر کو پہنچا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اوسکے لئے کوئی عذر باقی نہیں چھوڑا روایت کی یہ بخاری نے علماء نے

معناه لم يترك له عذرا إذ أمهله هذه المدة يقال أعذر الرجل إذا بلغ

اسکے معنی اسطرح کہتے ہیں کہ جب آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر مہلت دی اب بھی اگر وہ نہ سمجھے تو اب اسکا عذر مسموع نہ ہوگا

الغاية في العذر الثاني عن ابن عباس رضي الله عنهما قال كان عمر

اعذر الرجل اسوقت کہتے ہیں جب آدمی کا عذر ختم ہو جاوے دوسری حدیث ابن عباس سے روایت ہے کہ عمر رض مجھے

يدخلني مع أشياخ بدر فكأن بعضهم وجد في نفسه فقال لم تدخل

بدر کے بوڑھوں کے ساتھ اپنی مجلس میں داخل کیا کرتا تھا اور ان میں سے بعضے اس کو مکروہ جانتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ تو اسکو ہمارے

هذا معنا ولنا أبناء مثله فقال عمر إنه من حيث علمتم فدعاني ذات يوم

ساتھ کیوں بلایا کرتا ہے ہمارے تو بیٹے اسی کی برابر ہیں عمر نے کہا یہ وہ ہے جسکو تم جانتے ہی ہو پس ایک دن اوسنے مجھے بلایا

فأدخلني معهم فما رأيت أنه دعاني يومئذ إلا ليريهم قال ما تقولون في

اور ایک روز مجلس میں داخل کیا اور میں یہی خیال کرتا تھا کہ مجھے اوس دن ان کو دکھلانے کے لیے بلایا تھا عمر رض نے کہا کہ

قول الله تعالى إذا جاء نصر الله والفتح فقال بعضهم أمرنا نحمد الله ونستغفره

اذا جاء نصر اللہ والفتح کے معنوں میں تم کیا کہتے ہو اوس میں سے بعضوں نے کہا ہے ہم کو حکم ہوا ہے کہ جب ہماری نصرت ہو تو حمد اللہ کی

إذا نصرنا وفتح علينا وسكت بعضهم فلم يقل شيئا فقال لي أكذلك

کریں اور اوس سے مغفرت مانگیں اور بعضے خاموش رہے اور کچھ نہ بولے عمر رض نے مجھے کہا کیا تو بھی اسی طرح

تقول يا ابن عباس فقلت لا قال فما تقول قلت هو أجل رسول الله

کہتا ہے میں نے کہا نہیں کہا پھر تو کیا کہتا ہے میں نے کہا کہ اللہ تعالے نے اس آیت میں رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم أعلمه له قال إذا جاء نصر الله والفتح وذلك علامة

علیہ وسلم کو ان کی وفات کی خبر دی ہے فرمایا ہے کہ جب اللہ کی نصرت اور فتح آ گئی تو یہ تیری اجل کی

أجلك فسبح بحمد ربك واستغفره إنه كان توابا فقال عمر ما أعلم منها

علامت ہے تو اوس وقت اپنے رب کی حمد کر اور اوس سے مغفرت طلب کر وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے عمر رض نے کہا میں بھی

إلا ما تقول رواه البخاري الثالث عن عائشة رضي الله عنها قالت ما

جانتا ہوں جو تو نے کہا روایت کی یہ بخاری نے۔ تیسری حدیث عائشہ رض سے روایت ہے کہا

صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة بعد أن نزلت عليه إذا جاء نصر

کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے نازل ہونیکے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله والفتح إلا يقول فيها سبحانك ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي متفق عليه

ہر نماز میں سبحانک ربنا وبحمدک اللہم اغفر لی کہا کرتے تھے متفق علیہ

وفي رواية في الصحيحين عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر

اور صحیحین میں اون کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے

أن يقول في ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي

رکوع اور سجدہ میں سبحانک اللہم ربنا وبحمدک اللہم اغفرلی

معنى يتأول القرآن أي يعمل ما أمر به في القرآن في قوله تعالى فسبح بحمد

اکثر کہا کرتے تھے۔ یتاول القرآن کے معنی یہ ہیں یعنے قرآن میں جو تسبیح بحمد ربک واستغفرہ میں آپکو امر کیا گیا ہے

ربك واستغفره وفي رواية لمسلم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اوسپر عمل کرتے تھے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ

فوت ہونے سے پہلے سبحانک وبحمدک استغفرک واتوب الیک بہت کہا کرتے تھے

قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي اَرَاكَ اَحْدَثْتَهَا

عائشہ رض کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا کلمے ہیں جو میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ کہا کرتے

تَقُولُهَا قَالَ جُعِلَتْ لِي عَلَامَةٌ فِي اُمَّتِي اِذَا رَاَيْتُهَا قُلْتُهَا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ

ہو آپ نے فرمایا میرے لیے میری امت میں ایک علامت کی گئی ہے جب میں اوسکو دیکھوں تو یہ کلمات کہا کروں اذا جاء نصر اللہ والفتح

وَالْفَتْحُ اِلٰى اٰخِرِ السُّورَةِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ مِنْ

آخر تک اور اسی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ

سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہا کرتے تھے عائشہ رض کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ

اللّٰهِ اَرَاكَ تُكْثِرُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ فَقَالَ

میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا

اَخْبَرَنِي رَبِّي اَنِّي سَاَرٰى عَلَامَةً فِي اُمَّتِي فَاِذَا رَاَيْتُهَا اَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ

مجھے میرے رب نے خبر دی ہے کہ میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا جب وہ علامت دیکھوں تو سبحان اللہ

اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ

وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اکثر کہوں بیشک میں نے وہ علامت دیکھ لی ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح

فَتْحُ مَكَّةَ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

یعنی مکہ کی فتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک

وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا الرَّابِعُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ

واستغفرہ انہ کان توابا چوتھی حدیث انس سے روایت ہے کہ کہا تحقیق اللہ عز وجل نے

الْوَحْيَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ اَكْثَرَ مَا

یعنی صلے اللہ علیہ وسلم پر آپکی وفات سے پہلے وحی متواتر بھیجی یہانتک کہ آپکا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ وحی

كَانَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْخَامِسُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

بہ نسبت سابق کے بہت نازل ہوئی متفق علیہ پانچویں جابر رض سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی جس حال پر مریگا اوسی پر اوٹھایا جائیگا ف روایت کی یہ مسلم نے



الباب الثالث عشر في بيان كثرة طرق الخير

تیرہواں باب طرق خیر کی کثرت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ وَقَالَ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اوسکو جانتا ہے اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے

وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَقَالَ تَعَالٰى فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا

اور جو کچھ کرو تم بہتری سے جانتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ اور فرمایا ہے جو شخص ایک ذرہ کی مقدار نیکی کرے گا وہ اوسکو دیکھ لیگا

يَرَهُ وَقَالَ تَعَالٰى مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ

اور فرمایا ہے جو شخص نیک عمل کریگا اوسی کو اوسکا عوض ملیگا اور آیات اس مضمون میں بہت ہیں

وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ غَيْرُ مُنْحَصِرَةٍ فَنَذْكُرُ طَرَفًا مِنْهَا

اور احادیث نہایت ہی بہت ہیں کہ منحصر نہیں ہو سکتیں ہم اون میں سے تھوڑی سی ذکر کرتے ہیں

فَالْأَوَّلُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا

پس پہلی حدیث ابو ذر جندب بن جنادہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ

رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ اعمال میں کونسا عمل افضل ہے فرمایا اللہ کے ساتھ ایمان اور اوسکی راہ میں جہاد کرنا میں نے عرض کی

أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ

کہ کونسی گردن آزاد کرنا افضل ہے فرمایا جو مالکوں کو بہت پیارا اور بہت قیمت والا ہو میں نے گزارش کی اگر یہ کام میں نہ

أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ

کرسکوں فرمایا کسی کاریگر کی اعانت کرو یا عاجز کی مدد کرو جس سے کام درست نہ ہوسکے میں نے گزارش کی یا رسول اللہ اگر مجھ میں بعضے

ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ

عمل کرنے کی طاقت نہو فرمایا لوگوں سے اپنی شرارت روک لے کہ یہ کام تجھ سے اپنے

عَلٰى نَفْسِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الصَّانِعُ بِالصَّادِ الْمُهْمَلَةِ هٰذَا هُوَ الْمَشْهُورُ وَرُوِيَ

نفس کے اوپر صدقہ ہے متفق علیہ صانع صاد مہملہ کے ساتھ مشہور ہے اور ایک روایت میں

ضَائِعًا بِالْمُعْجَمَةِ أَيْ ذَا ضَيَاعٍ مِنْ فَقْرٍ أَوْ عِيَالٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَالْأَخْرَقُ الَّذِي

ضائع معجمہ کے ساتھ ہے یعنے بوجھ والا فقیری اور عیال اور مانند اسکے کے اور اخرق وہ ہے

لَا يُتْقِنُ مَا يُحَاوِلُ فِعْلَهُ الثَّانِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

جو اپنا کسب اچھی طرح نہ کرسکے دوسری حدیث ابو ذر رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کے ہر ایک عضو پر صدقہ واجب ہے ہر

تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ

تسبیح صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر تہلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر

صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَیُجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ

صدقہ ہے اور امر بالمعروف صدقہ ہے اور لوگوں کو برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب اعمال کی

رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلسُّلَامٰی بِضَمِّ السِّیْنِ الْمُہْمَلَۃِ وَ

عوض ضحی کی دو رکعت نماز پڑھنی کفایت کرتی ہے ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ سلامی سا ضمہ سین مہملہ

تَخْفِیْفِ اللَّامِ وَفَتْحِ الْمِیْمِ ھِیَ الْمَفْصِلُ اَلثَّالِثُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اور تخفیف لام اور فتح میم کے جوڑ کو کہتے ہیں یہ تیسری حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُہَا وَسَیِّئُہَا فَوَجَدْتُ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی نیک اور بد عمل میرے سامنے کئے گئے اونکے نیک اعمال میں

فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِہَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُ فِیْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِہَا

اذیٰ کی چیز رستہ میں سے دور کی جائے مجھے نظر آئے اور اونکے بری اعمال میں

النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلرَّابِعُ عَنْہُ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا

حلق کا بلغم جو مسجد میں گرا کر دفن نہ کیا جائے مجھے معلوم ہوا ۔ روایت کی یہ مسلم نے یہ چوتھی حدیث اوسی سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَیَصُوْمُوْنَ

رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ دولتمند لوگ تو بہت ثواب حاصل کر لیگئے جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی ویسی ہی نماز پڑھتے ہیں اور جیسا ہم

کَمَا نَصُوْمُ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِہِمْ قَالَ اَوَلَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ

روزہ رکھتے ہیں ویسا ہی وہ بھی روزہ رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے بچے ہوئے مالوں کو صدقہ کرتے ہیں آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ نہیں دیا جو تم صدقہ کرو

مَا تَصَدَّقُوْنَ بِہٖ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ

البتہ ہر ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایکبار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے

صَدَقَۃً وَکُلِّ تَہْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَہْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ

اور ہر ایکبار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور برے کام سے روکنا

وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَہْوَتَہٗ

صدقہ ہے اور تمہارے جماع کرنے میں صدقہ ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کا کام کرے ۔



ويكون له فيها أجر قال أرأيتم لو وضعها في حرام أكان عليه وزر فكذلك
اور اوسمیں بھی اوسکو ثواب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو اگر اپنی شہوت کو حرام میں رکھے تو البتہ اوسپر عذاب ہوگا تو اسی طرح

إذا وضعها في الحلال كان له أجر رواه مسلم الدثور بالثاء المثلثة الأموال
جب اوس شہوت کو حلال میں رکھا تو اوسکو ثواب ہوگا روایت کی یہ مسلم نے دثور ثاء مثلثہ سے اموال کے معنی میں

واحدها دثر الخامس عنه قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم
اسکا واحد دثر ہے پانچویں حدیث اوسی سے مروی ہے کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا

لا تحقرن من المعروف شيئا ولو أن تلقى أخاك بوجه طليق رواه مسلم
کہ تو کسی نیک کام کو حقیر مت سمجھ اگرچہ اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرنی ہو روایت کی یہ مسلم نے

السادس عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عليه وسلم كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس
ہر روز جسمیں آفتاب نکلتا ہے آدمیوں کے ہر ایک ہڈی اور ہر ایک جوڑ پر صدقہ ہے

تعدل بين الاثنين صدقة وتعين الرجل في دابته فتحمله عليها
انصاف کرنا دو شخصوں میں خیرات ہے آدمی کی مدد کرنی اوسکی سواری میں یعنی سوار ہو نیکو سواری پر چڑھا دینا یا اوسکا اسباب

أو ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وبكل خطوة
اوسکے جانور پر اوٹھا دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کرنا یا لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک ڈگ رکھنے قدم

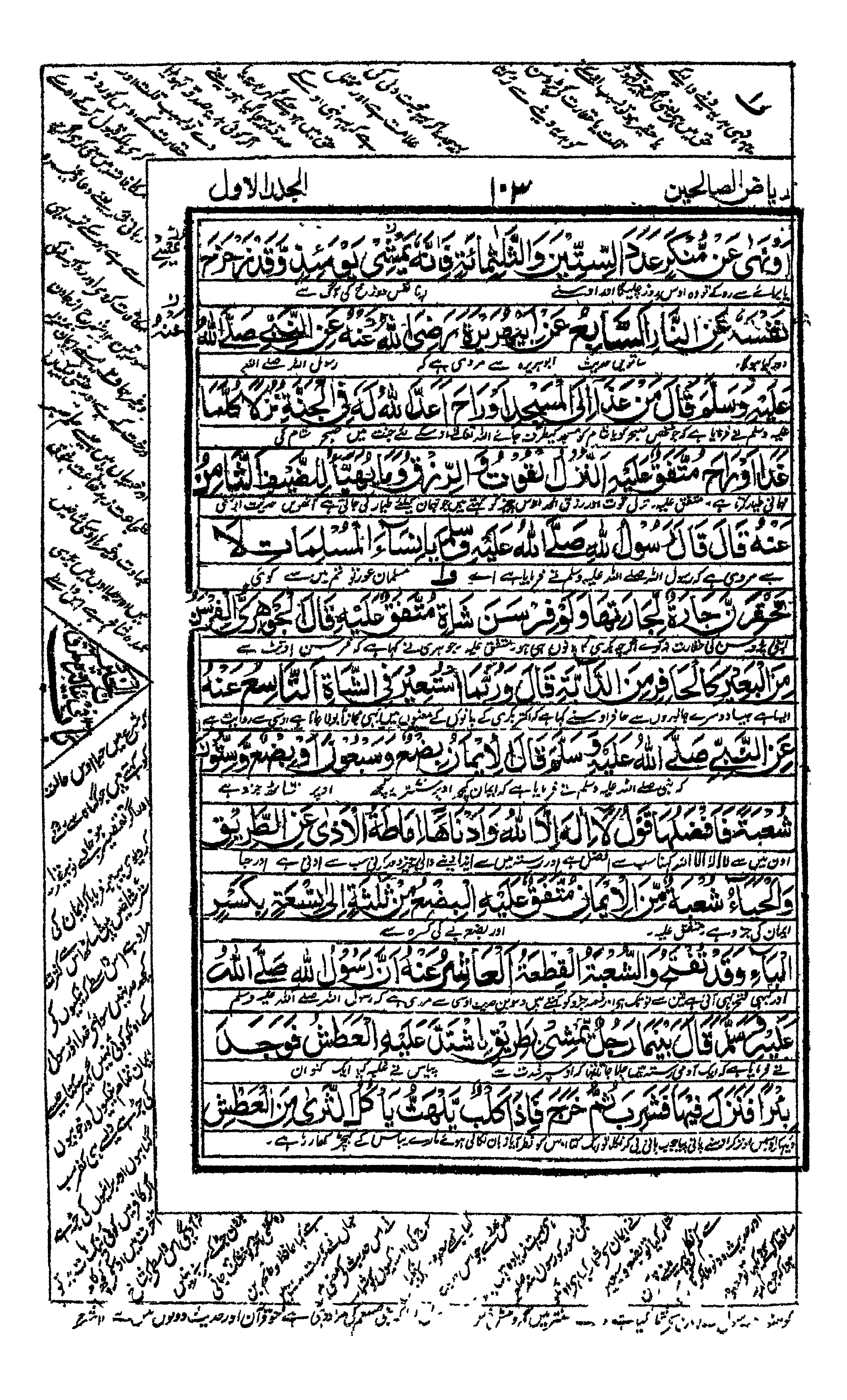
تمشيها إلى الصلوة صدقة وتميط الأذى عن الطريق صدقة متفق عليه
جو نماز کے واسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف دینے والی چیز کو رستہ میں سے دور کرنا خیرات ہے متفق علیہ اور

ورواه مسلم أيضا من رواية عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول
مسلم نے یہ حدیث عائشہ سے روایت کی ہے عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم إنه خلق كل إنسان من بني آدم على ستين وثلثمائة
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آدمی تین سو ساٹھ ۳۶۰ جوڑ پر

مفصل فمن كبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل
پیدا کیا گیا ہے جو شخص ۳۶۰ بار سبحان اللہ اللہ اکبر اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور استغفر اللہ کہے اور

حجرا عن طريق الناس أو شوكة أو عظما عن طريق الناس وأمر بمعروف
لوگوں کے رستہ میں سے پتھر یا کانٹا یا ہڈی اسی قدر شمار میں دور کرے یا اسی قدر نیکی کا امر کرے



ونهى عن منكر عدد الستين والثلثمائة فإنه يمشي يومئذ وقد زحزح

یا برائی سے روکے تو وہ اوس روز چلیگا اور اوسنے اپنا نفس دوزخ کی آگ سے

نفسه عن النار السابع عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله

دور کیا ہوگا۔ ساتویں حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم قال من غدا إلى المسجد أو راح أعد الله له في الجنة نزلا كلما

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کو یا شام کو مسجد کیطرف جائے اللہ تعالیٰ اوسکے لئے جنت میں صبح شام کی

غدا أو راح متفق عليه النزل القوت والرزق وما يهيأ للضيف الثامن

مہمانی طیار کرتا ہے۔ متفق علیہ۔ نزل قوت اور رزق کو اور اوس چیز کو کہتے ہیں جو مہمان کیلئے طیار کی جاتی ہے آٹھویں حدیث اوسی

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا نساء المسلمات لا

سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اسے مسلمان عورتو تم میں سے کوئی

تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة متفق عليه قال الجوهري الفرسن

اپنی ہمسایہ کی حقارت نہ کرے اگرچہ بکری کا پاؤں ہی ہو۔ متفق علیہ۔ جوہری نے کہا ہے کہ فرسن اونٹ سے

من البعير كالحافر من الدابة قال وربما استعير في الشاة التاسع عنه

ایسا ہے جیسا دوسرے جانوروں سے حافر اوسنے کہا ہے کہ اکثر بکری کے پاؤں کے معنوں میں بھی مجازاً بولا جاتا ہے نویں حدیث اوسی سے روایت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الإيمان بضع وسبعون أو بضع وستون

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایمان کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ جزو ہے

شعبة فأفضلها قول لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق

اون میں سے لا الہ الا اللہ کہنا سب سے افضل ہے اور رستہ میں سے ایذا دینے والی چیز دور کرنی سب سے ادنیٰ ہے اور حیا

والحياء شعبة من الإيمان متفق عليه البضع من ثلثة إلى تسعة بكسر

ایمان کی جزو ہے۔ متفق علیہ۔ اور بضع بے کی کسرہ سے

الباء وقد تفتح والشعبة القطعة العاشر عنه أن رسول الله صلى الله

اور کبھی فتح بھی آتی ہے بضع تین سے نو تک ہوا اور شعبہ جزو کو کہتے ہیں دسویں حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال بينما رجل يمشي بطريق اشتد عليه العطش فوجد

نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی رستہ میں چلا جاتا تھا کہ اوسپر شدت سے پیاس نے غلبہ کیا ایک کنواں

بئرا فنزل فيها فشرب ثم خرج فإذا كلب يلهث يأكل الثرى من العطش

دیکھا اوس میں اوترکر اوسنے پانی پیا جب پانی پی کر نکلا تو ایک کتا اوس کو نظر آیا زبان نکالی ہوئے مارے پیاس کے کیچڑ کھا رہا ہے۔

فقال الرجل لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذي كان قد بلغ مني

اوسنے دل میں خیال کیا کہ پیاس نے جیسا میرا حال کیا تہا ویسا ہی اس کا بہی حال ہورہا ہے

فنزل البئر فملأ خفه ماء ثم أمسكه بفيه حتى رقي فسقى الكلب فشكر

کنوئیں میں اتر کر اپنا موزہ پانی سے بہر کر موتہہ میں پکڑ کر وہیں سے نکل کر کتے کو پانی پلایا خدا تعالیٰ نے

الله له فغفر له قالوا يا رسول الله إن لنا في البهائم أجرا فقال في كل كبد

اس عمل کی برکت سے اوسکو بخشدیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم کو چارپایوں کے ساتھ نیکی کرنے میں بھی اجر ہے فرمایا ہر جاندار سے بھلے

رطبة أجر متفق عليه وفي رواية للبخاري فشكر الله له فغفر له فأدخله

نیکی کرنے میں اجر ہے متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے اوسکا عمل قبول کر کے اوسکو بخشدیا اور جنت میں داخل کیا

الجنة وفي رواية لهما بينما كلب يطيف بركية قد كاد يقتله العطش

اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک کتا کنوئیں کے گرد پہرتا تہا اور قریب تہا کہ پیاس اوسکو قتل کردے بنی اسرائیل

إذ رأته بغي من بغايا بني إسرائيل فنزعت موقها فاستقت له به فغفر لها

کی بدکار عورتوں میں سے ایک بدکار عورت نے اوسکو دیکہا اور اپنا موزہ نکال کر اوس سے اسکو پانی پلادیا اس عمل کی برکت سے وہ عورت بخشی گئی

به الموق الخف ويطيف يدور حول ركية وهي البئر الحادي عشر

موق موزہ کو کہتے ہیں۔ اور یطیف بمعنی یدور یعنی پہر رہا ہے۔ اور رکیہ کے معنے کنواں گیارہویں حدیث اوسی

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد رأيت رجلا يتقلب في الجنة

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے ایک آدمی بہشت میں سیر کرتا دیکہا

في شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذي المسلمين رواه مسلم وفي

اس عمل کے ثواب میں کہ ایک درخت رستہ میں مسلمانوں کو ایذا دیتا تہا اوسنے وہ درخت کاٹ کر اوسکی ایذا سے مسلمانوں کو بچایا روایت کی یہ مسلم نے اور ایک

رواية مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق فقال والله لأنحين هذا

روایت میں یہ ہے کہ ایک آدمی نے رستہ پر ایک درخت کی شاخ دیکہی اوسنے کہا کہ میں اسکو مسلمانوں کے

عن المسلمين لا يؤذيهم فأدخل الجنة وفي رواية لهما بينما رجل يمشي

رستہ سے کنارہ کردونگا تاکہ اونکو ایذا نہ دے اس عمل کی برکت سے وہ شخص بہشت میں داخل کیا گیا اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رستہ میں چلا

بطريق وجد غصن شوك على الطريق فأخره فشكر الله له فغفر له

جاتا تہا اوسنے رستہ میں ایک کانٹے کی شاخ دیکہ کر رستہ سے پیچہے کردی خدا تعالیٰ نے اوسکا یہ عمل قبول کر کے اوسکو بخشدیا

الثاني عشر عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ

بارہویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سنوار کر وضو کرکے



فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ
جمعہ کی نماز میں حاضر ہوکر خاموش بیٹھ کر خطبہ سنے اوسکے دونوں جمعہ کے مابین کے گناہ

وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثَّالِثَ عَشَرَ عَنْهُ
اور تین دن زیادہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکر کو ہاتھ لگایا اوسنے لغو کام کیا مسلم نے روایت کی تیرہویں حدیث

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ
اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان یا مومن وضو کرتا ہے

فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ
اور مونھ دہو لیتا ہے تو اوسکے مونھ سے سب گناہ جو آنکھوں سے بدنظری کی تہی پانی کے ساتھ یا

مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا
پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ نکل جاتے ہیں اور جب اپنے دونوں ہاتھ دہوتا ہے تو ہاتھوں کے سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو ہاتھ سے پکڑ کے

يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ فَإِذَا غَسَلَ
کیا تہا پانی گرنے کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کے ساتھ اور جب اپنے دونوں پانوں

رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى
دہوتا ہے تو نکل جاتے ہیں سب گناہ جنکو اپنے دونوں پاؤں سے چلکر کیا تہا پانی کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ یہانتک کہ

يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلرَّابِعَ عَشَرَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
گناہوں سے پاک صاف ہوجاتا ہے روایت کی یہ مسلم نے ۱۴ چودہویں حدیث اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے

رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْخَامِسَ عَشَرَ
رمضان تک درمیان کے گناہ اوتار دیتی ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے روایت کی یہ مسلم نے پندرہویں حدیث

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللّٰهُ
اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تم کو بتلاؤں وہ چیز جس سے خدا تعالیٰ گناہوں کو

بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ
مٹاتا ہے اور درجے بلند کرتا ہے صحابہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ سخت وقتوں میں

عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
پورا پورا وضو کرنا اور مسجدوں کیطرف کثرت سے آمد و رفت کرنی اور ایک وقت کی نماز کے بعد دوسرے وقت کی نماز کا انتظار کرنا



فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۔ السَّادِسَ عَشَرَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی

یہی رباط ہے یہی رباط ہے ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ سولہویں حدیث ۔ ابو موسٰے

الْاَشْعَرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الْبَرْدَیْنِ دَخَلَ

اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو نمازیں ٹھنڈی پڑھے جنت میں

الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اَلْبَرْدَانِ الصُّبْحُ وَالْعَصْرُ ۔ السَّابِعَ عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ

داخل ہوگا ۔ متفق علیہ ۔ بردان سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہے ۔ سترہویں حدیث ۔ اوسی سے روایت ہے کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا كَانَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اوسکا ثواب ویسا ہی لکھا جاتا ہے جیسا وہ اپنے

یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔ الثَّامِنَ عَشَرَ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ

وطن میں اور صحت کی حالت میں کرتا تھا ۔ روایت کی یہ بخاری نے ۔ اٹھارہویں حدیث ۔ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاهُ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک بھلی بات بھلا کام صدقہ ہے ۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی یہ

مُسْلِمٌ مِّنْ رِّوَایَةِ حُذَیْفَةَ رض ۔ التَّاسِعَ عَشَرَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

مسلم نے حذیفہ رض سے ۔ انیسویں حدیث ۔ اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةً

نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی درخت لگائے مگر کہ جو چیز اوس سے کھائی جاویگی سو اسکے لیئے خیرات ہوگی

وَلَا یَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ فَلَا یَغْرِسُ

اور جو اوسمیں کی چوری جاویگی اوسکے لئے خیرات ہوگی اور نقصان کریگا کوئی اس درخت سے مگر کہ مالک کیواسطے خیرات ہوگی ۔ روایت کی یہ مسلم نے اور اوسی کی ایک

الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَیَاْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَّلَا دَآبَّةٌ وَّلَا طَیْرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةً اِلٰی

روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے تمام حیوان یا چوپایہ یا پرندہ جو پھل وغیرہ اوس کے کھاتے ہیں قیامت تک لگانے والے

یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ لَا یَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَّلَا یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْكُلَ مِنْهُ

کیلئے صدقہ ہوگا اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے یا زراعت کاشت کرتا ہے اوس میں سے انسان

اِنْسَانٌ وَّلَا دَآبَّةٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ وَرَوَیَاهُ جَمِیْعًا مِّنْ رِّوَایَةِ اَنَسٍ رض قَوْلُهٗ

یا چوپایہ یا کوئی اور شئے کھاتے تو اوسکے لیئے صدقہ ہوتا ہے اور دونوں یعنے بخاری مسلم نے اس حدیث کو انس سے روایت کیا ہے

یَرْزَؤُهٗ اَیْ یَنْقُصُهٗ ۔ الْعِشْرُوْنَ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا

یرزؤہ کا معنے یہ ہے کہ کم کرتا ہے اوسکو ۔ بیسویں حدیث ۔ اوسی سے روایت ہے کہ بنی سلمہ نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب

قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّهُ قَدْ

سکونت پذیر ہوں یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ نے انکو فرمایا مجھے خبر لگی ہے

بَلَغَنِيْ أَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ

کہ تم مسجد کے قریب سکونت پذیر ہونا چاہتے ہو اونہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ہم نے

أَرَدْنَا ذٰلِكَ فَقَالَ بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ

یہی ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں ہی میں سکونت کرو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں سکونت کرو تمہارے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ أَيْضًا مَعْنَاهُ

روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر ایک قدم کیساتھ درجہ ملتا ہے اور بخاری نے بھی یہ مضمون

مِنْ رِوَايَةِ أَنَسٍ رض وَبَنُوْ سَلِمَةَ بِكَسْرِ اللَّامِ قَبِيْلَةٌ مَعْرُوْفَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ

انس رض سے روایت کیا ہے اور بنو سلمہ لام کی کسرہ سے انصار میں سے ایک قبیلہ معروف ہے اور

آثَارُهُمْ خُطَاهُمْ اَلْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ

آثارہم کا معنے نشان قدم ان کے اکیسویں حدیث ابو منذر ابی بن کعب سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ لَا أَعْلَمُ رَجُلًا أَبْعَدَ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ

کہ ایک شخص کا گھر مسجد سے ایسا دور تھا کہ مجھے معلوم نہیں کہ کسی اور آدمی کا گھر اوسکے گھر سے زیادہ مسجد سے دور ہو اور اوس کی کوئی نماز مسجد سے

صَلٰوةٌ فَقِيْلَ لَهُ أَوْ فَقُلْتُ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ

خطا نہ ہوتی تھی پس اوسکو کہا گیا یا میں نے اوسکو کہا کہ تو ایک گدھا سواری کیلئے خرید لے کہ اندھیری اور گرمی میں اوسپر سوار ہو کر آیا کرے

فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ مَنْزِلِيْ إِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ يُكْتَبَ لِيْ مَمْشَايَ

اوسنے کہا مجھے خوش نہیں آتا کہ میرا گھر مسجد سے قریب ہو میں چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چلکر جانا

إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ إِذَا رَجَعْتُ إِلٰى أَهْلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور واپس گھر کو آنا لکھا جاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ اَلرَّمْضَاءُ

کہ تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سب جمع کر دیئے ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہے کہ تحقیق واسطے تیرے ہے وہ چیز تو نے جو نیت

الْأَرْضُ الَّتِيْ أَصَابَهَا الْحَرُّ الشَّدِيْدُ وَالْعِشْرُوْنَ عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ

کی رمضاء اوس زمین کو کہتے ہیں جسکو سخت گرمی پہنچی ہو بائیسویں حدیث ابو محمد

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُوْنَ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چالیس

خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا

خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ دودھ کیلئے بکری کا عاریۃً دینا ہے کہ اسکا دودھ پیوے نہیں کوئی ایسا عامل جو عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتوں میں سے ثواب کی

وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْمَنِيحَةُ

امید پر اور اسکے وعدہ کو سچا جان کر مگر کہ خدا تعالیٰ اسکو بہشت میں داخل کریگا روایت کی بخاری نے منیحہ

أَنْ يُعْطِيَهُ إِيَّاهَا لِيَأْكُلَ لَبَنَهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا إِلَيْهِ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ

یہ کہ دودھ والی بکری کسی کو دیوے تو وہ دودھ پی کر واپس کر دیوے تئیسویں حدیث

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عدی بن حاتم رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا عَنْهُ قَالَ قَالَ

کہ فرماتے تھے کہ دوزخ کی آگ سے بچاؤ کرو اگرچہ ایک خرما کے ٹکڑے کیساتھ ہو سکے متفق علیہ اور دونوں کی ایک روایت میں اسی راوی سے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے طور سے کلام کرے گا

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ

کہ کوئی اس کے درمیان نہ ہوگا پس ہر ایک اپنی داہنی طرف نظر کریگا تو اوسکو عمل نظر آوینگے جو اوسنے آگے بھیجے ہونگے اور جب بائیں طرف

فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا

دیکھیگا تو اوسکو وہی اعمال دکھائی دینگے جو اوسنے آگے بھیجے ہونگے اور جب آگے دیکھیگا تو اوسکو اپنے سامنے دوزخ کی آگ نظر آئے گی

النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ عَنْ

پس تم آگ سے بچو اگرچہ خرما کے ٹکڑے کے ساتھ ہو سکے جسکو خرما دستیاب نہ ہوسکے تو خوش کلامی سے جواب دینا اوسکے لیے بجائے صدقہ کے ہے

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى

انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے

عَنِ الْعَبْدِ إِذَا أَكَلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا

اوس بندہ سے کہ جب کچھ کھانا کھاوے تو الحمد للہ کہے اور جب کچھ پیوے تو الحمد للہ کہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْأَكْلَةُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ هِيَ الْغَدْوَةُ أَوِ الْعَشْوَةُ الْخَامِسُ وَ

روایت کی یہ مسلم نے اکلہ ساتھ فتح ہمزہ کے مراد اس سے صبح یا شام کا کھانا ہے پچیسویں حدیث

الْعِشْرُونَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے



قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ

فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہے اوسنے کہا اگر اوسکو کچھ دستیاب نہو فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرکے اپنے

نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ

نفس کو نفع پہونچاوے اور صدقہ بھی کرے اوسنے کہا آپ فرمائیں اگر اسکو اسکی طاقت نہو فرمایا محتاج مصیبت زدہ کی اعانت کرے

قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوِ الْخَيْرِ قَالَ أَرَأَيْتَ

اوسنے کہا آپ فرمادیں کہ اگر اسکی یہی طاقت نہو فرمایا نیکی کا امر کرے اوسنے کہا

إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اگر یہ کام بھی نہ کرے فرمایا شرارت اور بدی کرنے سے بند رہے کہ اوسکے لیے یہی صدقہ ہے متفق علیہ

الْبَابُ الرَّابِعَ عَشَرَ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الطَّاعَةِ

چودہواں باب عبادت میں میانہ روی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى وَقَالَ تَعَالَى يُرِيدُ طٰہٰ

فرمایا اللہ تعالے نے طٰہٰ اسواسطے نہیں اتارا ہمنے تجھپر قرآن کہ تو محنت میں پڑے اور فرمایا ہے کہ اللہ تعالے

اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ بقرہ

آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور تمکو تکلیف دینے کا ارادہ نہیں کرتا عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ هٰذِهِ

صلعم اونکے ہاں تشریف لائے اور اوسوقت اونکے پاس ایک عورت بیٹھی تھی رسول اللہ صلعم نے پوچھا کہ یہ کون ہے صدیقہ نے کہا کہ یہ فلانی ہے

فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتّٰى تَمَلُّوا

کہ ذکر کیا جاتا ہے اسکی نماز کا آپنے فرمایا بس تمکو مناسب ہے کہ اپنی طاقت کے موافق بندگی کیا کرو اللہ کی قسم ہے کہ خدا نہیں تنگ ہوتا یہانتک کہ تم تنگ ہو اور

وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَهْ كَلِمَةُ نَهْيٍ وَزَجْرٍ

آپکو وہ عبادت بہت ہی محبوب تھی جسپر عبادت کرنے والا مداومت کرے متفق علیہ اور مہ کلمہ ہے

وَمَعْنٰى لَا يَمَلُّ اللهُ لَا يَقْطَعُ ثَوَابَهُ عَنْكُمْ وَجَزَاءَ أَعْمَالِكُمْ وَيُعَامِلُكُمْ مُعَامَلَةَ

خدا کو ملال نہیں ہوتا یعنے تمہارا ثواب منقطع نہیں کرتا اور نہ تمہارے اعمال کی جزا منقطع کرتا ہے اور ملال والے کے مثل تم سے

الْمَالِّ حَتّٰى تَمَلُّوا فَتَتْرُكُوا فَيَنْبَغِي لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مَا تُطِيقُونَ الدَّوَامَ عَلَيْهِ

معاملہ نہیں کرتا یہانتک کہ تم تھک جاؤ اور اوس عمل کو چھوڑ دو پس تمکو مناسب ہے کہ اس عمل کو پکڑو جسپر مداومت ہو اوسکو

لِيَدُومَ ثَوَابُهُ لَكُمْ وَفَضْلُهُ عَلَيْكُمْ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ

تاکہ اوسکا ثواب اور فضل تمہارے لیے ہمیشہ ہوتا رہے انس رض سے روایت ہے

ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يسألون عن عبادة

کہ تین آدمی آئے رسول اللہ صلعم کے گھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا

النبي صلى الله عليه وسلم فلما أخبروا كأنهم تقالوها وقالوا أين نحن من

حال پوچھا جب انکو آپکی عبادت کی خبر دی گئی تو انہوں نے اوسکو تھوڑا تصور کیا اور کہا کہ ہم کہاں اور

النبي صلى الله عليه وسلم وقد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر قال أحدهم

نبی صلعم کہاں آپکے گناہ اگلے اور پچھلے سب بخشے گئے ایک بولا

أما أنا فأصلي الليل أبدا وقال آخر وأنا أصوم الدهر أبدا ولا أفطر

کہ میں ہمیشہ تمام رات نماز پڑھا کرونگا، اور دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھونگا افطار نہ کرونگا

وقال الآخر وأنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا فجاء رسول الله صلى الله

تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے کنارہ کرونگا اور کبھی نکاح نہ کرونگا اوتنے میں پاس رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم إليهم فقال أنتم الذين قلتم كذا وكذا أما والله إني لأخشاكم

علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا تم ہی ہو جو ایسی ایسی باتیں کہتے ہو آگاہ رہو اللہ کی قسم ہے کہ میں تم سے بہت زیادہ

لله وأتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد وأتزوج النساء فمن

اللہ سے ڈرتا ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح

رغب عن سنتي فليس مني متفق عليه وعن ابن مسعود رضي الله عنه أن النبي

بھی کرتا ہوں اور جو شخص میری سنت سے منہ پھیرے وہ میری امت میں سے نہیں متفق علیہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال هلك المتنطعون قالها ثلاثا رواه مسلم المتنطعون المتعمقون

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تشدد کرنیوالے ہلاک ہوگئے یہ کلمہ آپنے تین بار زبان مبارک سے فرمایا روایت کی یہ مسلم نے

المشددون في غير موضع التشديد وعن أبي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم

یعنی جو لوگ خلاف خدا اور رسول کے عبادات میں تشدد کرتے ہیں ابو ہریرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

قال إن الدين يسر ولن يشاد الدين إلا غلبه فسددوا وقاربوا و

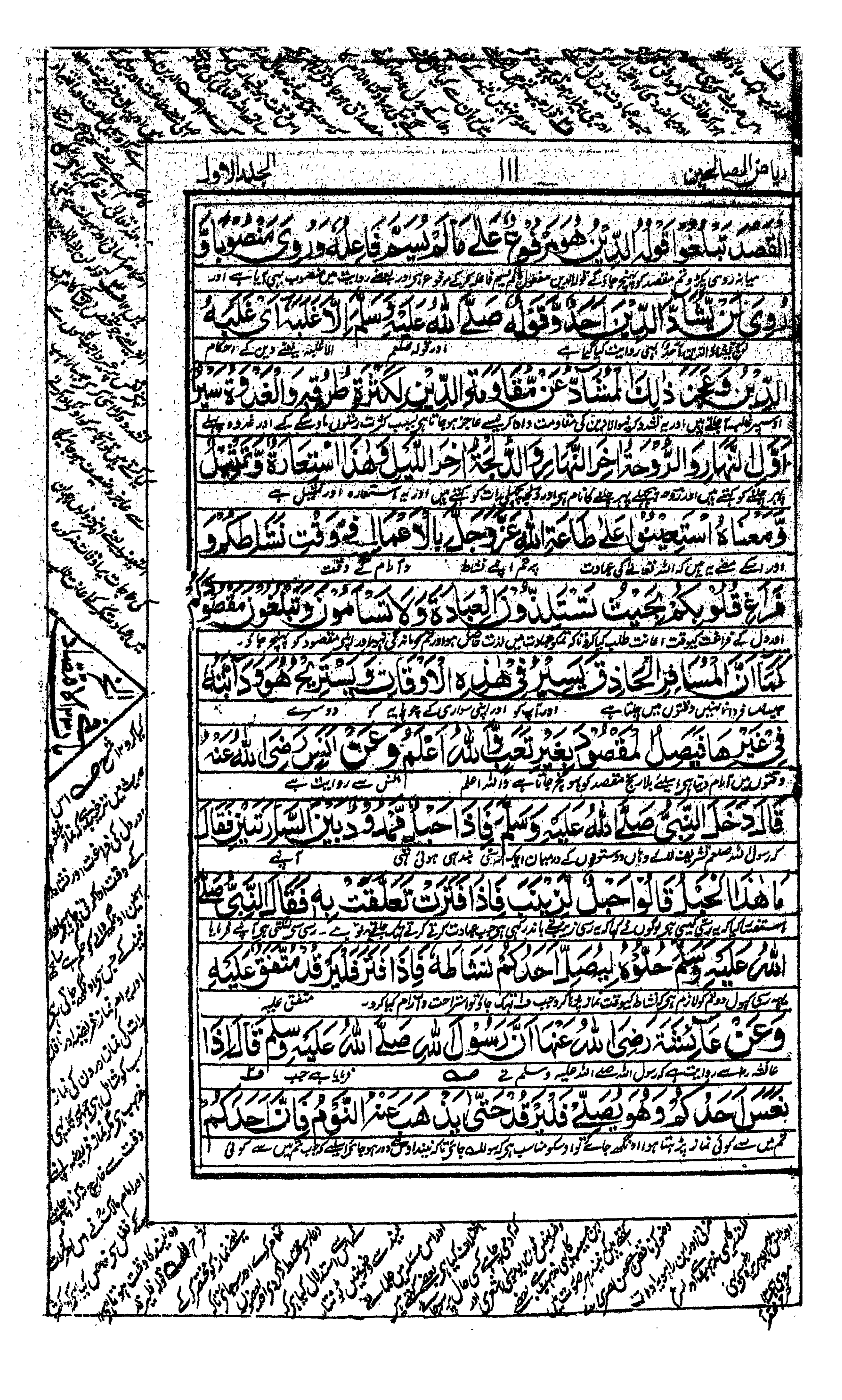
کہ فرمایا دین آسان ہے اور جو شخص دین میں تشدد کرتا ہے وہ مغلوب ہو جاتا ہے اور فقط مستقیم کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی اختیار کرو

أبشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشيء من الدلجة رواه البخاري

اور بشارت لو اور اول دن کے اور آخر دن کے اور کچھ رات میں عبادت کیساتھ اعانت طلب کرو روایت کی یہ بخاری نے

وفي رواية له سددوا وقاربوا واغدوا وروحوا وشيء من الدلجة القصد القصد

اور اوسکی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ صراط مستقیم کو مضبوط پکڑو اور میانہ روی پکڑو اور اول دن اور آخر دن اور کچھ رات عبادت کرو میانہ روی پکڑو



القصد تبلغوا قوله الذين هو مرفوع على ما لم يسم فاعله وروي منصوبا و

میانہ روی پکڑو تم مقصد کو پہنچ جاؤ گے قول الدین مفعول ما لم یسم فاعل ہو کر مرفوع ہے اور بعض روایت میں منصوب بھی آیا ہے اور

روي لن يشاد الدين احد وقوله صلى الله عليه وسلم الا غلبه اى غلبه

لن یشاد الدین احد بھی روایت کیا گیا ہے اور قولہ صلعم الا غلبہ یعنی دین کے احکام

الدين وعجز ذلك المشاد عن مقاومة الدين لكثرة طرقه والغدوة سير

اوس پر غالب آ جاتے ہیں اور یہ تشدد کرنیوالا دین کی مقاومت وادا کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے بسبب کثرت رستوں یا دستوں کے اور غدوہ پہلے

اول النهار والروحة آخر النهار والدلجة آخر الليل وهذا استعارة وتمثيل

پہر چلنے کو کہتے ہیں اور روحہ پچھلے پہر چلنے کا نام ہے اور دلجہ پچھلی رات کو کہتے ہیں اور یہ استعارہ اور تمثیل ہے

ومعناه استعينوا على طاعة الله عز وجل بالاعمال في وقت نشاطكم و

اور اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالی کی عبادت پر تم اپنے نشاط وآرام کے وقت

فراغ قلوبكم بحيث تستلذون العبادة ولا تسامون وتبلغون مقصودكم

اور دل کے فراغت کیوقت اعانت طلب کیا کرو تاکہ تمکو عبادات میں لذت حاصل ہو اور تم گھبرا نہ جاؤ اور اپنے مقصود کو پہنچ جاؤ۔

كما ان المسافر الحاذق يسير في هذه الاوقات ويستريح هو ودابته

جیسا کہ مسافر دانا انہیں وقتوں میں چلتا ہے اور وہ آپ کو اور اپنی سواری کے چوپایہ کو دوسرے

في غيرها فيصل المقصود بغير تعب والله اعلم وعن انس رضي الله عنه

وقتوں میں آرام دیتا ہے اسلیئے بلا رنج مقصد کو پہنچ جاتا ہے واللہ اعلم انس سے روایت ہے

قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم فاذا حبل ممدود بين الساريتين فقال

کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے وہاں دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی تھی آپنے

ما هذا الحبل قالوا حبل لزينب فاذا فترت تعلقت به فقال النبي صلى

استفسار کیا کہ یہ رسی کیسی ہے لوگوں نے کہا کہ یہ رسی زینب نے باندھی ہے جب عبادت کرتے کرتے تھک جاتی ہے تو اس رسی سے لٹک جاتی ہے آپنے فرمایا

الله عليه وسلم حلوه ليصل احدكم نشاطه فاذا فتر فليرقد متفق عليه

اس رسی کو کھول دو تم کو لازم ہے کہ نشاط کے وقت نماز پڑھا کرو جب سست ہو جاؤ تو استراحت اور آرام کیا کرو۔ متفق علیہ

وعن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا

عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب

نعس احدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم

تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو اور اونگھ جاوے تو اسکو مناسب ہے کہ سو جائے تاکہ نیند اوس سے دور ہو جائے اسلیئے کہ جب تم میں سے کوئی

إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ مُتَّفَقٌ

او نگھتا ہوا نماز پڑھے تو نہیں جانتا کہ شاید استغفار کی جگہ اپنے نفس کو گالیاں دے　متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ

علیہ　ابو عبد اللہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے　کہ میں رسول

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں پڑھا کرتا تھا آپکی نماز بھی میانہ ہوا کرتی تھی اور آپ خطبہ بھی میانہ پڑھا کرتے تھے روایت کی

رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ قَصْدًا أَيْ بَيْنَ الطُّولِ وَالْقِصَرِ وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ وَهْبِ بْنِ

یہ مسلم نے یعنے طول اور قصر کے درمیان ہوا کرتی تھی۔　ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رض سے روایت ہے

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء کو　ایک دوسرے کے　بھائی بنادیا سلمان ایک

أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ

ابو الدرداء کی ملاقات کو اوسکے مکان پر گیا دیکھا کہ ام الدرداء کی عورت متبذل صورت میں ہے سلمان نے اسکو کہا کہ تیرا کیا حال ہے وہ بولی کہ تیرے

لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ

بھائی ابو درداء کو دنیا کی کچھ حاجت نہیں ابو الدرداء آیا اور سلمان کیلئے اوسنے کہانا طیار کیا اور کہا کہ تو کہالے　میں تو روزہ سے ہے

قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ

سلمان نے کہا کہ جب تک تو نہ کہائیگا میں بھی نہ کہاؤنگا پس دونوں نے کہانا کہایا جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز کو کہڑا ہو گیا سلمان نے اوسکو کہا کہ سو جا

نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ

وہ سو گیا پہر اوٹھ کر نماز کو کہڑا ہوا سلمان نے پہر کہا کہ سو جا وہ سو گیا جب پچھلی رات ہوئی تو سلمان نے اسکو کہا کہ اب اوٹھ پس دونوں نے نماز پڑھی

فَصَلَّيَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ

پہر سلمان　تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا بھی تجھ پر حق ہے

لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ

تو ہر ایک حقدار کا حق ادا کیا کر ابو الدرداء نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آکر اسکا ذکر کیا　رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ

فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا روایت کی یہ بخاری نے　ابو محمد عبد اللہ

ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي

ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے اوسنے کہا　کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ میں

أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

میں کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہونگا دن کو روزہ رکھونگا اور رات کو نماز پڑھا کرونگا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نے ایسا ایسا کہا ہے بیٹے عرض کی کہ میری ماں باپ آپ پر

أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ

فدا ہوں ہاں میں نے بیشک کہا ہے آپنے فرمایا کہ تجھے اسکی طاقت نہیں تو روزہ بھی رکھا کر اور افطار بھی کیا کر اور سویا کر اور نماز بھی پڑھا کر

وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ

اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر حسنات اجر میں دس گنے ملتی ہیں اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مثل ہے

الدَّهْرِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ

میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھا کر اور دو دن افطار کر

قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ

گزارش کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپنے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھا اور ایک دن افطار کیا کر یہ

دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَفِي رِوَايَةٍ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ

داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب روزوں سے بہتر ہیں اور ایک روایت میں افضل روزوں کی ہیں. میں نے

فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہا کہ مجھے اس سے افضل کی طاقت ہے آپ نے فرمایا

لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَهَا رَسُولُ

کہ اس سے افضل کوئی نہیں اور مجھے تین دن قبول کر لینے جو رسول اللہ صلعم نے فرماے تھے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي وَفِي رِوَايَةٍ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ

اپنے مال اور عیال سے زیادہ محبوب ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تو

تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ

دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نماز پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کر روزہ رکھ اور افطار بھی کر سو بھی

وَنَمْ وَقُمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ

اور رات کو نماز بھی پڑھا کر کیونکہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے اور تیری عورت کا تجھ پر حق ہے اور تیری

حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ

زیارت کرنیوالوں کا تجھ پر حق ہے اور تجھے کافی ہے کہ تو ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھا کرے کہ ہر

بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِذًا ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ

کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنی ہو جایا کرتی ہے پس اس صورت میں صیام الدہر کا ثواب ہو جاتا پس میں نے تشدد کیا پس مجھ پر تشدد کیا گیا میں نے

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ صُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ

عرض کی یا رسول اللہ میں اپنی قوت دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ داؤد نبی کی مانند روزہ رکھا کر اور اس سے زیادہ مت کر میں نے

قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ بَعْدَ

عرض کی کہ داؤد نبی کے روزے کیسے تھے آپ نے فرمایا نصف الدہر پس عبد اللہ جب

مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ

بوڑھا ہو گیا تو کہا کرتا تھا کہ کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے

أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ

فرمایا کہ میں خبر دیا گیا کہ تو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے اور رات کو قرآن پڑھتا ہے میں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ اور

وَلَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ

میں اس سے نیکی کا ارادہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ داؤد نبی کی مثل روزہ رکھا کر کہ وہ لوگوں سے زیادہ عبادت کرنے والا تھا ۔

النَّاسِ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ

اور ہر مہینے میں ایک قرآن ختم کیا کر میں نے گذارش کی کہ یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا

قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ عِشْرِينَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ

بیس دن میں قرآن ختم کیا کر میں نے عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا دس دن میں

فِي كُلِّ عَشْرٍ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي كُلِّ

ختم کیا کر میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر

سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہفتہ میں ختم کیا کر اور اس سے زیادہ مت کر پس میں نے تشدد کیا مجھ پر تشدد کیا گیا اور نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّكَ يَطُولُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ

وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نہیں جانتا شاید خدا تعالیٰ تیری عمر زیادہ کرے میں اب جیسا ۔

لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو گیا ہوں جب میں بوڑھا ہو گیا تو اب مجھے محبوب دکھائی دیتا ہے کہ میں

نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَفِي رِوَايَةٍ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تیرے فرزند کا تجھ پر حق ہے اور ایک روایت میں ہے

لا صام من صام الابد ثلثا وفي رواية احب الصيام الى الله تعالى صيام داود

آپ نے تین بار فرمایا جو ہمیشہ روزہ رکھے اس نے روزہ ہی نہیں رکھا اور ایک روایت میں ہے کہ داؤد کے روزے خدا تعالیٰ کو سب روزوں سے زیادہ محبوب ہیں

واحب الصلوة الى الله تعالى صلوة داود كان ينام نصف الليل ويقوم

اور داؤد کی نماز خدا تعالیٰ کو سب نمازوں سے زیادہ محبوب ہے وہ آدھی رات سویا کرتے تھے اور رات کا تیسرا حصہ نماز پڑھا کرتے تھے

ثلثه وينام سدسه وكان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا لاقى وفي رواية

اور چھٹا حصہ سویا کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو بھاگتے نہ تھے اور ایک روایت میں ہے

قال انكحني ابي امراة ذات حسب وكان يتعاهد كنته اي امراة ولده فيسالها

وہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے ایک شریف عورت سے میرا نکاح کر دیا اور اپنی بہو کی خبرگیری کیا کرتے تھے۔ پس اوس عورت سے خاوند کا

عن بعلها فتقول له نعم الرجل من رجل لم يطا لنا فراشا ولم يفتش لنا كنفا

حال پوچھا کرتے تھے وہ عورت اسکو کہتی بہت خوب آدمی ہے ہمارے بچھونے پر پاؤں نہیں رکھا اور جب سے ہم اوسکے پاس آئے ہیں ہمارے

منذ اتيناه فلما طال ذلك عليه ذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال

حال کی کچھ تفتیش نہیں کی جب اس حال کو دیر ہوگئی تو اوسنے نبی صلعم کے پاس اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا

القني به فلقيته بعد فقال كيف تصوم قلت كل يوم قال وكيف تختم

کہ اسکو میرے پاس حاضر کرو جب میں خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ کس طور پر رکھا کرتا ہے میں نے عرض کی ہر روز فرمایا ختم کس طور کیا کرتا ہے

قال كل ليلة وذكر نحو ما سبق وكان يقرا على بعض اهله السبع الذي يقراه

میں نے گذارش کی ہر رات ختم کرتا ہوں اور سب حال کہہ سنایا جیسا گذر چکا کہا راوی نے اور جو منزل رات کو پڑھا کرتا تھا۔ دن میں اپنے

يعرضه من النهار ليكون اخف عليه بالليل واذا اراد ان يتقوى افطر

اہل میں سے بعض کو سنا لیا کرتا تھا تاکہ رات کو آسان ہو جائے اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا تو کئی

اياما واحصى وصام مثلهن كراهة ان يترك شيئا فارق عليه النبي صلى

دن افطار کرتا اور افطار کے دنوں کو شمار میں رکھتا اور اسی قدر پھر روزے رکھتا اس واسطے کہ کراہت اس امر کی کہ جس شئے پر نبی صلے اللہ

الله عليه وسلم كل هذه الروايات صحيحة معظمها في الصحيحين وقليل منها

علیہ وسلم سے اسنے مفارقت کی ہو اوس میں سے کچھ ترک ہو جائے یہ سب روایتیں صحیح ہیں اور اکثر صحیحین میں ہیں اور ان روایات میں سے تھوڑی

في احدهما وعن ابي ربعي حنظلة بن الربيع الاسيدي الكاتب احد

ایک میں ہیں دونوں میں سے ایک میں ہوں ابو ربعی حنظلہ بن ربیع اسیدی کاتب سے روایت ہے

كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقيني ابو بكر رضي الله عنه فقال

جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کاتبوں میں سے تھا کہا اوسنے ایکبار ابو بکر مجھ سے سرستہ میں ملا اور مجھ سے



كيف انت يا حنظلة قلت نافق حنظلة قال سبحان الله ما تقول قلت

ابو بکر نے کہا کیسے ہو حنظلہ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا انہوں نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا

نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالجنة والنار كانا

کہ جب ہم رسول اللہ صلعم کے پاس ہوتے ہیں آپ ہم کو جنت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں گویا ہم ان کو آنکھ سے

راى عين فاذا خرجنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عافسنا الازواج

دیکھتے ہیں جب آپ کے پاس سے چلے آتے ہیں عورتوں اور اولاد

والاولاد والضيعات نسينا كثيرا قال ابو بكر رضي الله عنه فوالله انا

اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں ابو بکر نے کہا واللہ ہمارا

لنلقى مثل هذا فانطلقت انا وابو بكر حتى دخلنا على رسول الله صلى الله عليه

بھی یہی حال ہے ہم دونوں … رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور

وسلم فقلت نافق حنظلة يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا آپ نے فرمایا

وما ذاك قلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة كانا راى

یہ کیا بات ہے میں نے عرض کی کہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں آپ ہم کو بہشت اور دوزخ کا ذکر سناتے ہیں گویا

عين فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا

ہم ان کو آنکھ سے دیکھتے ہیں پھر جب آپ کی خدمت سے چلے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں اور مال اسباب میں مشغول ہو جاتے ہیں

كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ان لو

ہم بہت کچھ بھول جاتے ہیں آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر

تدومون على ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم

تم اس حال پر رہو جس پر میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر الہی میں مشغول رہا کرو تو فرشتے تمہارے بچھونوں پر اور

وفي طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات رواه مسلم قوله

راستوں میں تم سے مصافحہ کیا کریں لیکن اے حنظلہ کوئی ساعت کیسی … تین بار روایت کی مسلم نے

ربعي بكسر الراء والاسيدي بضم الهمزة وفتح السين وبعدها ياء

ربعی بکسر راء … اسیدی … بضم ہمزہ اور فتح سین … اور اس کے بعد یا

مثناة مكسورة مشددة وقوله عافسنا هو بالعين والسين المهملتين اي عالجنا

تشدید … عافسنا … مشغول ہوئے ہم

ولا عيناً والمشبعات المعايش وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال بينما النبي صلى الله

اور کھیلے اور مشبعات اسباب معیشت ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک بار نبی ﷺ

عليه وسلم يخطب اذا هو برجل قائم فسأل عنه فقالوا ابو اسرائيل نذر

علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک آدمی کو کھڑا ہوا دیکھا [illegible] ابو اسرائیل [illegible]

ان يقوم في الشمس ولا يقعد ولا يستظل ولا يتكلم ويصوم فقال النبي

مانی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہیگا اور کبھی نہ بیٹھیگا اور نہ سایہ طلب کریگا اور نہ کسی سے کلام کریگا اور ہمیشہ روزہ رکھا کریگا نبی نے فرمایا

صلى الله عليه وسلم مروه فليتكلم وليستظل وليقعد وليتم صومه رواه البخاري

اسکو کہدو کلام کرے اور سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے روایت کی ہے بخاری نے

الباب الخامس عشر في المحافظة على الاعمال

پندرہواں باب اعمال کی محافظت کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى ألم يأن للذين آمنوا أن تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل

اللہ تعالی نے فرمایا ہے کیا ابھی نزدیک نہیں آیا وقت واسطے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں یہ کہ ڈر جاویں دل انکے اللہ کی یاد سے [illegible]

من الحق ولا يكونوا كالذين أوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الأمد

اترا ہے حق سے اور نہ ہوویں ان لوگوں کی مانند کہ دیئے گئے کتاب اس سے پہلے [illegible] ان پر مدت

فقست قلوبهم وقال تعالى وقفينا بعيسى ابن مريم وآتيناه الإنجيل

پس سخت ہو گئے انکے دل اور فرمایا اللہ تعالی نے [illegible]

وجعلنا في قلوب الذين اتبعوه رأفة ورحمة ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها

[illegible]

عليهم إلا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها وقال تعالى ولا

[illegible] اور فرمایا ہے اور مت

تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثاً وقال واعبد ربك

ہو مانند اس عورت کے [illegible] اور فرمایا ہے اور عبادت کر

حتى يأتيك اليقين واما الاحاديث فمنها حديث عائشة رضي الله

یہاں تک کہ آوے تجھکو موت [illegible] اور لیکن حدیثیں سے حدیث عائشہ [illegible]

عنها وكان احب الدين اليه ما داوم صاحبه عليه وقد سبق في الباب قبله

کان احب الدین الیہ [illegible]

وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه
عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص رات کے وظیفہ کو ترک کرکے
من الليل او عن شيء منه فقرأه ما بين صلوة الفجر وصلوة الظهر كتب له كانما
سو جائے یا کسی قدر اوسکا وظیفہ رہ جاوے پھر اوسکو فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو گویا اوسنے
قرأه من الليل رواه مسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لي
رات کو ہی پڑھا اوسکی روایت کی ہے مسلم نے اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے کہا کہ مجھے
رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم الليل
رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا اے عبداللہ تو فلانے شخص کی مثل مت ہو جیسا کہ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا
فترك قيام الليل متفق عليه وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه
پھر اوسنے تہجد کو چھوڑ دیا متفق علیہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ اگر کسی
اذا فاتته الصلوة من الليل من وجع او غيره صلى من النهار ثنتي عشرة ركعة رواه مسلم
مرض وغیرہ کے سبب سے رسول اللہ صلعم سے رات کی نماز فوت ہو جاتی تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے روایت کی یہ مسلم نے

الباب السادس عشر في الامر بالمحافظة على السنة وآدابها

سولھواں باب سنت اور اوسکے آداب کی محافظت کے امر میں

قال الله تعالى وما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا وقال تعالى
اللہ تعالی نے فرمایا ہے جو کچھ تم کو دیوے رسول اسکو لے لو اور جس چیز سے تم کو رسول روک دیوے اوس سے رک جاؤ اور فرمایا اللہ تعالی نے اور
وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى علمه شديد القوى ذو مرة
اپنے نفس کی خواہش سے نہیں بولتا وہ نہیں مگر وحی جو بھیجی جاتی ہے اوسکو سکھلایا ہے سخت قوتوں والے نے صاحب قوت نے
فاستوى وقال تعالى قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله
پس پورا نظر آیا اور فرمایا کہہ اگر اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تم سے اللہ محبت کرے گا
ويغفر لكم ذنوبكم وقال تعالى لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة
اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور فرمایا البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کی پیروی اچھی واسطے
لمن كان يرجوا الله واليوم الآخر وقال تعالى فلا وربك لا يؤمنون
اوس شخص کے جو امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی اور فرمایا ہے پس تیرے رب کی قسم ہے نہ لوگ مومن نہ ہوں گے
حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت
یہانتک کہ حاکم بنادیں تجھ کو اوس چیز میں جس میں جھگڑا ہو بیچ اوسکے پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے حکم سے

وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا وَقَالَ تَعَالَى فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَ

اور خوب طرح قبول کر لیں مان لیں۔ اور فرمایا ہے پھر اگر تم کسی چیز میں آپس میں جھگڑو پس پھیر دو اوسکو اللہ اور

الرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ الْعُلَمَاءُ مَعْنَاهُ إِلَى

رسول کی طرف اگر تم اللہ اور آخرت کے ساتھ ایمان لاتے ہو علماء نے کہا ہے اسکے معنی یہ ہیں یعنے

الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالَى مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَقَالَ

قرآن اور حدیث کی طرف اور فرمایا اللہ تعالے نے جسنے تابعداری کی رسول کی پس تحقیق اسنے تابعداری کی اللہ کی اور فرمایا

تَعَالَى إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ صِرَاطِ اللهِ وَقَالَ تَعَالَى فَلْيَحْذَرِ

بیشک تو سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے جو راہ اللہ کی ہے اور فرمایا چاہیئے کہ ڈریں

الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

وے لوگ جو خلاف کرتے ہیں اوسکے حکم سے اس سے کہ پہونچ جاوے انکو فتنہ یا پہونچ جاوے انکو عذاب درد دینے والا

وَقَالَ تَعَالَى وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ

اور فرمایا یاد کرو جو کچھ پڑھا جاتا ہے تمہارے گھروں میں آیتیں اللہ کی

وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَالْأَوَّلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

اور حکمت کی باتوں کی اور اس باب میں آیات بہت ہیں اور لیکن حدیثیں پس پہلی حدیث ابی ہریرہ رض سے مروی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا أَهْلَكَ

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم مجھے چھوڑ دو جبتک میں تم کو چھوڑے رکھوں تمسے پہلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں

مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ

کہ اپنے نبیوں پر سوال اور اختلاف بہت کیا کرتے تھے جب میں تمکو کسی شے سے منع کروں تو

فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوا مِنْهُ

اوس سے اجتناب کرو اور جب میں تم کو کوئی امر کروں

مَا اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الثَّانِي عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْعِرْبَاضِ

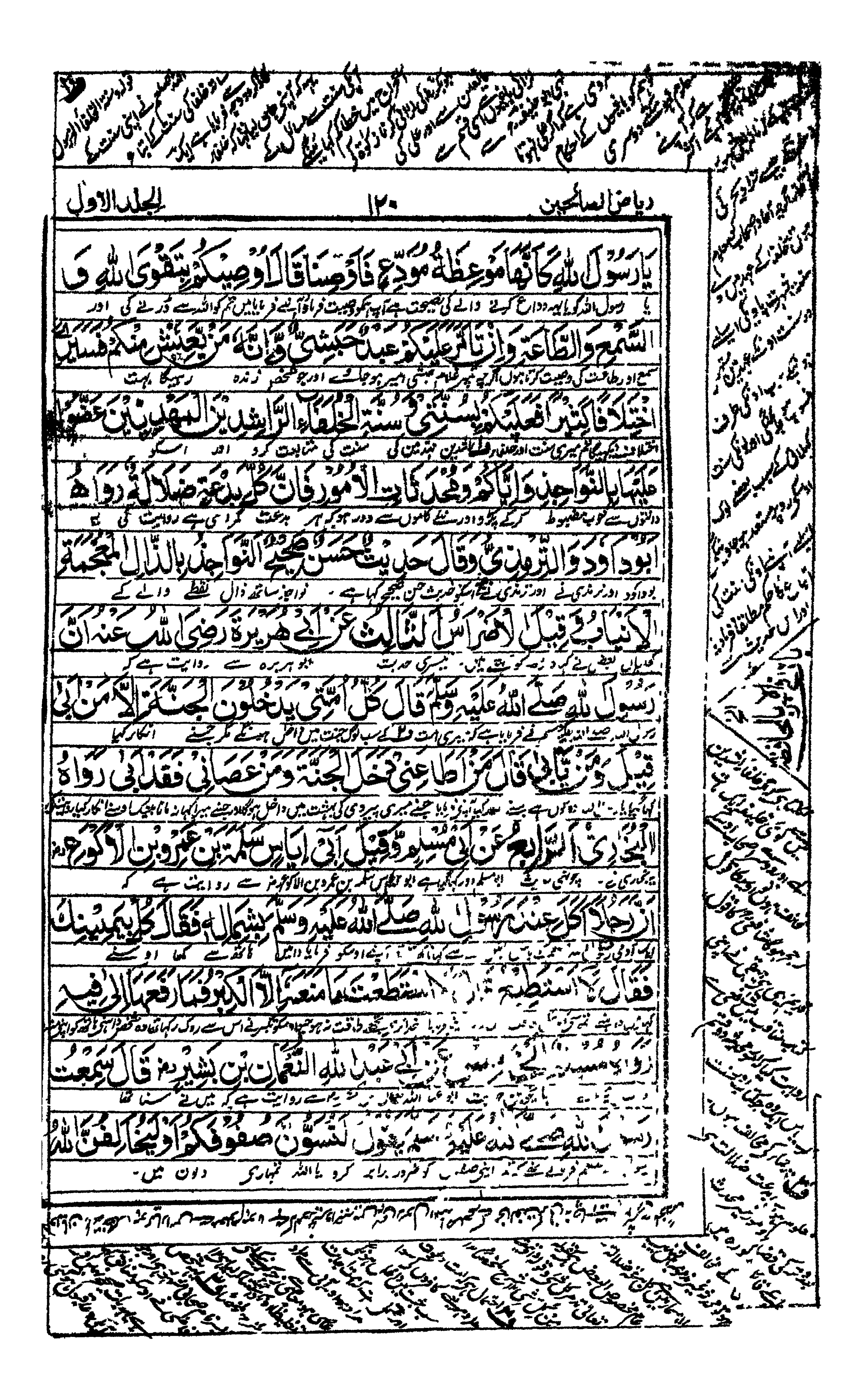
تو جہانتک تم کو طاقت ہو اوسکی تکمیل کرو متفق علیہ ابو نجیح عرباض

بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بن ساریہ رض سے روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو

مَوْعِظَةً بَلِيغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقُلْنَا

وعظ بلیغ وعظ فرمائی کہ اوس سے دل ڈر گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہم نے عرض کی



يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا قَالَ أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ

یا رسول اللہ گویا یہ وداع کرنے والے کی نصیحت ہے آپ ہمکو وصیت فرماؤ آپنے فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ وَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى

سمع اور طاعت کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تمپر غلام حبشی امیر ہو جائے اور جو شخص زندہ رہیگا بہت

اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا

اختلاف دیکھیگا تم میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کی متابعت کرو اور اسکو

عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ

داڑھوں سے خوب مضبوط کرکے پکڑو اور نئے کاموں سے دور ہو کہ ہر بدعت گمراہی ہے روایت کی ہے

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ النَّوَاجِذُ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَةِ

ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے اسکو حدیث حسن صحیح کہا ہے۔ نواجذ ساتھ ذال نقطے والے کے

الْأَنْيَابُ وَقِيلَ الْأَضْرَاسُ الثَّالِثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

کچلیاں لیعنی یا نے کے دانتوں کو کہتے ہیں۔ تیسری حدیث ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہونگے مگر جسنے انکار کیا

قِيلَ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ

کہا گیا یا رسول اللہ کون ہے جسنے انکار کیا آپنے فرمایا جسنے میری پیروی کی بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے میرا کہنا نہ مانا بیشک اوسنے انکار کیا روایت کیا

الْبُخَارِيُّ الرَّابِعُ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ وَقِيلَ أَبِي إِيَاسٍ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَكْوَعِ رض

بخاری نے۔ چوتھی حدیث ابو مسلم اور کہا گیا ہے ابو ایاس سلمہ بن عمرو بن الاکوع رض سے روایت ہے کہ

أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ

ایک آدمی رسول اللہ صلعم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپنے اوسکو فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اوسنے

فَقَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ

کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا آپنے فرمایا خدا کرے تجھے طاقت نہ ہو نہیں تھا اوسکو تکبر نے اس سے روک رکھا تھا وہ شخص داہنا ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْخَامِسُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رض قَالَ سَمِعْتُ

روایت کیا مسلم نے۔ پانچویں حدیث ابو عبد اللہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ میں نے سنا تھا

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ

رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ اپنی صفوں کو ضرور برابر کرو یا اللہ تمہارے دلوں میں۔

بَيْنَ وُجُوهِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مخالفت ڈالدے گا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ

ہمارے صفوں کو ایسا برابر کیا کرتے گویا اوس سے تیر سیدہا کیا جاتا یہانتک کہ آپ جان گئے کہ ہم صفوں کو برابر کرنا آپسے سمجھ گئے ہیں

ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكَبِّرَ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ فَقَالَ عِبَادَ

پھر ایک روز آپ نکلے جب کھڑے ہوکر تکبیر کہنے کو ہوئے تو ایک آدمی آپ کو نظر آیا کہ اوسکی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی تھی آپ نے فرمایا ہے

اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ السَّادِسُ

اللہ کے بندو تم اپنی صفوں کو برابر کرو یا اللہ تمہارے دلوں کو مخالف کردے گا چھٹی حدیث

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ

ابوموسی رضہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں رات کو ایک گہر کو آگ لگ گئی اور گہر والے اوس میں جل گئے جب

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ

رسول اللہ صلعم کے پاس اونکا حال ذکر کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ یہہ آگ تمہاری دشمن ہے

فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ السَّابِعُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

تم اسکو سوتے وقت بجھا دیا کرو۔ متفق علیہ۔ ساتویں حدیث اوسی سے مروی ہے کہ رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ہدایت کی باتیں اور علم خدا تعالےٰ نے مجھکو دیکر بھیجا ہے وہ مثل

غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَ

ابر کے ہے کہ ایک زمین میں برسا اوس زمین میں سے ایک قطعہ بہت خوب تہا اوسنے پانی کو قبول کیا اور گہاس اور

الْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا

ترکاری خوب اوگائی اور ایک قطعہ اوسمیں سے سخت تہا اوسنے پانی کو تھام رکہا اللہ تعالےٰ نے اوس سے لوگوں کو نفع پہونچایا لوگوں نے اوس سے

مِنْهَا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ

خود پیا اور چوپایوں اور زراعت کو پلایا اور ایک قطعہ صرف میدان تہ اوسنے پانی

مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي

تہام رکہا اور نہ گہاس اوگائی یہہ مثال اوس شخص کی ہے جو اللہ کے دین میں سمجھدار ہوگیا اور اللہ نے اسکو نفع دیا اوس چیز سے

اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ

جو مجھکو دیکر بہیجا ہے پس اوسنے خود علم حاصل کیا اور لوگوں کو سکہایا اور اوس شخص کی مثال ہے جسنے سر اوٹہا کر اسکی طرف نظر بھی نہ کی اور

الذي أرسلت به. متفق عليه. فقه بضم القاف على المشهور وقيل بكسرها

اللہ تعالیٰ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اور اسکو قبول نہ کیا۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے فقہ مشہور ساتھ ضمہ کے ہے اور بعض نے کہا ساتھ کسرہ اسکے کے

أي صار فقيها. الثامن: عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول

یعنی عالم ہوا آٹھویں حدیث جابر سے مروی ہے کہ کہا رسول

الله صلى الله عليه وسلم: مثلي ومثلكم كمثل رجل أوقد نارا فجعل الجنادب

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اوس شخص کی مثل ہے کہ اوس نے آگ جلائی پس ٹڈی ۔ اور

والفراش يقعن فيها وهو يذبهن عنها وأنا آخذ بحجزكم عن النار و

پروانہ اوس میں گرنے شروع ہوئے اور وہ انکو آگ میں گرنے سے روکتا ہے اور میں بھی تمہاری کمروں کو پکڑ کر آگ میں گرنے سے روکتا ہوں

أنتم تفلتون من يدي. رواه مسلم. الجنادب نحو الجراد والفراش هذا

اور تم زبردستی میری ہاتھوں سے نکلے جاتے ہو۔ روایت کی یہ مسلم نے جنادب ٹڈی کی مانند ہوتا ہے اور فراش یہی

هو المعروف الذي يقع في النار. والحجز جمع حجزة وهي معقد الإزار و

مشہور جانور ہے جو آگ میں پڑتا ہے (یعنی پروانہ) اور حجز جمع حجزۃ کی ہے اور جگہ باندھنے تہبند اور

السراويل. التاسع: عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بلعق

پاجامہ کی ہے نانویں حدیث، اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے انگلیوں

الأصابع والصحفة وقال: إنكم لا تدرون في أيته البركة. رواه مسلم

اور کھانیکا برتن چاٹنے کا امر کیا اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ برکت کونسے میں ہے ف۱ روایت کی یہ مسلم نے

وفي رواية له: إذا وقعت لقمة أحدكم فليأخذها فليمط ما كان بها

اور اوسی کی ایک روایت میں ہے کہ جب تم سے کسیکا لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اوسکو اوٹھالے اور جو مٹی وغیرہ ف۲

من أذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان ولا يمسح يده بالمنديل حتى

اوسکو لگ گئی ہو دور کرکے لقمہ کو کہالے اور شیطان کے ف۳ لیے نہ چھوڑے اور چاٹنے سے پہلے

يلعق أصابعه فإنه لا يدري في أي طعامه البركة. وفي رواية له: إن

ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھے کہ وہ نہیں جانتا کہ اوسکے کونسے طعام میں برکت ہے اور اوسی کی ایک روایت ہے کہ

الشيطان يحضر أحدكم عند كل شيء من شأنه حتى يحضره عند طعامه

شیطان ہر کام میں تمہارے ساتھ حاضر ہوتا ہے تاکہ طعام کہانیکے وقت بھی حاضر ہوتا ہے

فإذا سقطت من أحدكم اللقمة فليمط ما كان بها من أذى فليأكلها

جب تم میں سے کسیکے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اوس سے مٹی وغیرہ جو لگ جائے دور کرکے کھا لیا کرے۔

وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ. العَاشِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ

اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے دسویں حدیث ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار ہمکو کھڑے ہوکر وعظ سنائی پس فرمایا اے لوگو تم خدا تعالیٰ کے رو برو ننگے

تَعَالَى حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا

ننگے بدن بے ختنہ کئے جمع کئے جاؤگے جیسا ہمنے پہلی بار پیدا کیا تھا ویسا ہی پھر اعادہ کرینگے یہ وعدہ ہے جسکو ہم

فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ القِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

پورا کرنیوالے ہیں خبردار سب مخلوقات میں سے پہلے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائیگا

وَسَلَّمَ أَلَا وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ

خبردار میری امت میں سے کچھ آدمی وہاں حاضر کئے جائینگے اور انکو بائیں ہاتھ والوں میں پکڑا جائیگا میں عرض کرونگا

يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ

اے رب یہ تو میرے یار ہیں مجھے کہا جائیگا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے پیچھے کیا کیا بدعتیں نکال لی ہیں میں

العَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ العَزِيزُ

بندہ صالح کی مانند جواب دونگا جب تک میں انکے درمیان تھا تو انکا حال جانتا تھا ۔ العزیز

الحَكِيمُ فَيُقَالُ لِي إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ

الحکیم تک پھر مجھے کہا جائیگا کہ یہ لوگ تیرے جدا ہونے سے مرتد ہوتے چلے گئے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. غُرْلًا أَيْ غَيْرَ مَخْتُونِينَ. الحَادِي عَشَرَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ اللهِ

متفق علیہ ۔ غرلا یعنی بغیر ختنہ کئے گئے گیارہویں حدیث ابو سعید عبد اللہ

ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ

بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع فرمائی ہے اور کہا ہے کہ یہ

لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ العَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ العَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ

نہ شکار مارتا ہے اور نہ دشمن کو زخمی کرتا اور بیشک آنکھ پھوڑتا ہے اور دانت توڑتا ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ قَرِيبًا لِابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ

متفق علیہ اور ایک روایت ہے کہ ابن مغفل کے ایک رشتہ دار نے اوسکے روبرو یہ کام کیا ابن مغفل نے اسکو منع کیا اور کہا کہ رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا ثُمَّ عَادَ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہی کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ شکار نہیں کرتا اوس شخص نے پھر وہی کام کیا ۔



فقال أحدثك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنه ثم عدت تخذف

ابن مغفل نے اوسکو کہا کہ میں تجھکو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلعم نے اس کام سے نہی کی ہے تو پھر وہی کام کرتا ہے

لا أكلمك أبدا الثاني عشر عن عابس بن ربيعة رضي الله عنه قال

نہیں بولوں گا تجھ سے کبھی کلام نہ کرونگا۔ بارہویں حدیث عابس بن ربیعہ رضہ سے روایت ہے

رأيت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقبل الحجر يعني الأسود ويقول

کہ میں نے عمر بن خطاب رضہ کو دیکھا کہ حجر اسود چومتے تھے اور کہتے تھے کہ میں

إني أعلم أنك حجر ما تنفع ولا تضر ولولا أني رأيت رسول الله صلى الله

جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نفع دے اور نہ ضرر نہیں پہونچا سکتا اگر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عليه وسلم يقبلك ما قبلتك متفق عليه

وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو میں بھی تجھکو نہ چومتا متفق علیہ

الباب السابع عشر في وجوب الانقياد لحكم الله تعالى

سترہواں باب بیچ بیان واجب ہونے تابعداری کرنیکے واسطے حکم اللہ تعالے کے

وما يقوله من دعي إلى ذلك وأمر بمعروف أو نهي عن منكر قال

اور بیان اس بات کا جو کہے وہ شخص جو بلایا جاوے طرف حکم اللہ کے یا حکم کیا جاوے ساتھ نیکی کے یا منع کیا جاوے برائی سے اور فرمایا

الله تعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا

اللہ تعالے نے پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاوینگے یہانتک کہ بناویں تجھکو منصف بیچ چیز کے کہ جھگڑا ٹھہرے درمیان ان کے پھر نہ

يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما وقال تعالى إنما

پاویں بیچ جیوں اپنے کے تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور مان جاویں مان لینے کر اور فرمایا

كان قول المؤمنين إذا دعوا إلى الله ورسوله ليحكم بينهم أن يقولوا

سوا اسکے نہیں کہ ہے بات مسلمانوں کی جسوقت بلائے جاتے ہیں طرف اللہ کی اور رسول اسکے کی تو کہ حکم کرے درمیان انکے یہ کہ کہیں

سمعنا وأطعنا وأولئك هم المفلحون وفيه من الأحاديث حديث

سنا ہمنے اور فرمانبرداری کی ہمنے اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانیوالے۔ اور بیچ اس کے بعض احادیث سے حدیث

أبي هريرة المذكور في أول الباب قبله وغيره من الأحاديث فيه

ابو ہریرہ کی ہے جو مذکور ہے شروع باب میں پہلے اسکے اور سوا اسکے اور احادیث بھی اس میں ہیں

أبي هريرة رض قال لما نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ

لله ما فی السموات و ما فی الارض　وان تبدو ما فی انفسکم　اور　تخفوہ یحاسبکم

بِهِ اللّٰهُ الْاٰيَةَ اِشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْا

بہ اللہ الآیۃ نازل ہوئی تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم　کے اصحاب پر گراں و سخت گذری

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَى الرُّكَبِ فَقَالُوْا اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلِّفْنَا

آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور گھٹنوں کے　بل آکر بیٹھ گئے اور عرض کی　یا رسول اللہ ہمکو ان عملوں کی

مِنَ الْاَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ الصَّلٰوةَ وَالْجِهَادَ وَالصِّيَامَ وَالصَّدَقَةَ وَقَدْ اُنْزِلَتْ

تکلیف دی گئی تھی جنکے کرنیکی ہمکو طاقت ہے جیسے نماز اور جہاد اور روزے اور صدقہ　اور اب

عَلَيْكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا نُطِيْقُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُوْنَ

آپ پر یہہ آیت نازل ہوئی ہے جسکی ہم طاقت نہیں رکھتے　آپنے فرمایا تم چاہتے ہو

اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ اَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بَلْ قُوْلُوْا

کہ ویسے ہی بولو جیسا پہلے دونوں کتابوں والوں نے　بولا تھا یعنے سمعنا وعصینا　بلکہ تم کہو

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا اقْتَرَاَهَا الْقَوْمُ وَذَلَّتْ

سمعنا واطعنا غفرانک　ربنا والیک　المصیر جب قوم نے یہ آیت پڑھی　اور ان کی

بِهَا اَلْسِنَتُهُمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ اِثْرِهَا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ

زبانیں اس سے نرم ہو گئیں اللہ تعالیٰ نے اسکے پیچھے یہ آیت نازل فرمائی رسول ایمان لایا اسپر جو اوسکی طرف اوسکے رب سے نازل

الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

ہوئی ہے اور مومن بھی اوسپر ایمان لائے سب اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اوسکے فرشتوں پر اور اوسکی کتابوں پر اور اوسکے رسولوں پر اور ہم اوسکے رسولوں میں

رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ

فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا ہمنے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیری طرف ہی پھر کر جانا ہے جب انہوں

نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ

تو اللہ تعالیٰ نے اوسکو منسوخ فرمایا کہ یہ آیت نازل فرمائی اللہ تعالیٰ کسیکو تکلیف نہیں دیتا مگر اوسکی طاقت پر اوسکے لیے ہی جو اوسنے کمایا

وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا

اور اوسی پر ہی جو اوسنے کیا اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کریں تو ہمکو مت پکڑ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں اے ہمارے رب

تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

اور ہم پر بوجھ مت ڈال جیسا تونے ہمسے پہلوں پر بوجھ ڈالا فرمایا ہاں اے ہمارے رب اور ہم پر ایسا بوجھ مت ڈال



مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ قَالَ نَعَمْ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ

جسکی ہم کو طاقت نہیں فرمایا ہاں اور ہمکو عفو کر اور مغفرت کر اور ہم پر رحمت کر تو ہمارا مولے ہے تو

مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کافروں پر ہماری مدد کر فرمایا ہاں روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّامِنَ عَشَرَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبِدَعِ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

اٹھارہواں باب بدعتوں اور نئے کاموں سے نہی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ وَقَالَ تَعَالٰى مَا فَرَّطْنَا

اللہ تعالے نے فرمایا ہے حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے اور فرمایا نہیں کم کیا ہم نے

فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ وَقَالَ تَعَالٰى فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى

کتاب میں کچھ چیز اور فرمایا ہے اگر کسی امر میں باہم تنازع کرو تو

اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اَيِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَقَالَ تَعَالٰى وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا

اللہ اور رسول کی طرف، ذکر یعنی قرآن اور حدیث کی طرف اور فرمایا یہ میرا رستہ ہے سیدھا

فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَقَالَ تَعَالٰى قُلْ

اسکا تابع ہو جاؤ اور بہت رستوں کے تابع مت ہو کہ تم کو اللہ تعالے کے رستہ سے متفرق کر دینگے اور فرمایا ہے تو کہہ

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَالْاٰيَاتُ

اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے تابع ہو جاؤ اللہ تمکو دوست رکھیگا اور تمہارے گناہ بخشدے گا۔ اور اس مضمون میں

فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ فَنَقْتَصِرُ عَلٰى طَرَفٍ مِنْهَا وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًّا

آیتیں بہت مشہور ہیں اور حدیثیں بھی بہت اور مشہور ہیں عائشہ رض سے مروی ہے کہ

وَهِيَ مَشْهُوْرَةٌ فَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ

جو شخص اس ہمارے دین میں نئی بات نکالے جو اس میں سے نہیں وہ بات مردود ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

روایت میں ہے جو شخص وہ عمل کرے جس پر ہمارا امر نہیں وہ رد ہے جابر رض سے مروی ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم جب خطبہ پڑھا کرتے تھے تو آپکی دو آنکھیں سرخ ہو جایا کرتی تھیں۔

وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ

اور آپکی آواز بلند ہوجاتی اور آپکا غضب سخت ہوجاتا گویا آپ کسی لشکر سے ڈرانے والے ہیں کہتے کہ صبح یا شام وہ لشکر تمپر آجائیگا اور آپ فرماتے

وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ

میں اور قیامت ان دونوں کی مثل بھیجے گئے ہیں اور اپنی سبابہ

وَالْوُسْطٰى وَيَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ

اور وسطےٰ کو ملاتے اور فرماتے اما بعد بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ

هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق ہے اور بدترین کاموں سے محدثات ہیں اور سب بدعت

ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ

گمراہی ہے پھر فرماتے میں ہر مومن سے اوسکے نفس کی نسبت زیادہ نزدیک ہوں جو شخص مال چھوڑ کر مرجائے وہ اسکے وارثوں کا ہے اور جو شخص

وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ

اپنے ذمہ قرض چھوڑ کر مرجائے یا چھوٹے بچے چھوڑ جائے وہ میری ذمہ ہے اور مجھ پر ہے روایت کیا اسکو مسلم نے عرباض بن ساریہ سے مروی ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ الْمُحَافَظَةِ عَلَى السُّنَّةِ

وہ حدیث جو محافظت علی السنۃ کے باب میں گذری ہے

اَلْبَابُ التَّاسِعَ عَشَرَ فِيْمَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً اَوْ سَيِّئَةً

اونیسواں باب اوس شخص کے بیان میں جو رسم نیک یا بد نکالے

فرقان قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب دے ہماری عورتوں اور اولاد سے

انبیاء قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا وَقَالَ تَعَالٰى وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً

آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمکو متقیوں کا امام کر اور فرمایا ہے اور ہمنے اونکو امام بنایا

يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضـ قَالَ كُنَّا فِيْ صَدْرِ

جو ہمارے امر سے لوگوں کو ہدایت کرتے۔ ابو عمرو جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم دن چڑھے کے

النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ

وقت رسول اللہ صلعم کے پاس تھے کہ آپکے پاس کچھ لوگ ایسے آئے جو بدن سے ننگے اونی دھاری دار کپڑے پہنے

اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ

تلوارین گردنوں میں لٹکائے ہوئے اکثر مضر سے تھے بلکہ سب مضر سے تھے اونکی فاقہ کا حال دیکھ کر

وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا آپ گھر میں آئے پھر

خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا

گھر سے نکلے اور بلال کو فرمایا اوس نے اذان و اقامت کہی پھر نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا خطبہ میں فرمایا اے لوگو اپنے رب سے

رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

ڈرو جسنے تم کو ایک جان سے پیدا کیا آخر تک ان اللہ کان علیکم

رَقِيْبًا وَالْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الْحَشْرِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ

رقیبا۔ اور دوسری آیۃ سورت حشر کے آخری پڑھی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو ہر ایک آدمی خیال کرے

مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ

کہ اوسنے قیامت کیلئے کمایا ہے لوگوں نے دینار اور درہم اور کپڑے اور گیہوں اور

بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ

چھوہاروں کے صاع صدقہ میں دیئے تا کہ آپنے فرمایا اگرچہ خرما کا ایک ٹکڑا ہو تو وہی صدقہ کرو۔ ایک انصاری ایک ایسی بڑی تھیلی لایا

كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ

کہ اوسکا ہاتھ اوسکے اوٹھانے سے عاجز تھا۔ پھر لوگ متواتر صدقہ لانے لگے تا کہ

كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کپڑے اور غلہ کے دو انبار میں نے دیکھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ

يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي

فرحت سے درخشان ہوگیا گویا سونا چمکتا تھا پھر آپنے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں

الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ

رسم نیک نکالے اوسکو اوسکا اجر ملیگا۔ اور اسکے بعد جو شخص اوسپر عمل کریگا اوسکو ملیگا

اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ

اور عمل کرنیوالوں کے اجر میں بھی نقصان نہوگا اور جو شخص اسلام میں بری رسم نکالے اوسکا

عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ

گناہ اوسپر ہوگا اور جو لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرینگے اونکا گناہ بھی اوسپر ہوگا اور اونکے گناہوں میں کچھ کم نہ ہوگا روایت کی یہ

مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ مُجْتَابِي النِّمَارِ هُوَ بِالْجِيْمِ وَبَعْدَ الْاَلِفِ بَاءٌ مُّوَحَّدَةٌ وَّالنِّمَارُ

مسلم نے۔ قولہ مجتابی النمار ساتھ جیم کے اور الف کے بعد ایک نقطہ دالی بار ہے اور نمار



جمع نمرة وهي كساء من صوف مخطط ومعنى مجتابيها لابسيها قد خرقوها

جمع ہے نمرہ کی اور وہ صوف کی لوئی ہے مخطط اور معنے مجتابیہا کا پہننے والے انکو بیچ میں سے چیر کر

في رؤوسهم والجوب القطع ومنه قوله تعالى وثمود الذين جابوا الصخر

بالواد أي نحتوه وقطعوه وقوله تمعّر هو بالعين المهملة أي تغيّر

قوله رأيت كومين بفتح الكاف وضمها أي صبرتين وقوله كأنه مذهبة

هو بالذال المعجمة وفتح الهاء والباء الموحدة قاله القاضي عياض وغيره

وصحفه بعضهم فقال مدهنة بدال مهملة وضم الهاء والنون وكذا

ضبطه الحميدي والصحيح المشهور هو الأول والمراد به على الوجهين الصفاء

والاستنارة وعن ابن مسعود رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم

قال ليس من نفس تقتل ظلما إلا كان على ابن آدم الأول كفل

من دمها لأنه كان أول من سن القتل متفق عليه

الباب التاسع عشر في الدلالة على الخير والدعاء إلى

هدى أو ضلالة قال الله تعالى وادع إلى ربك وقال تعالى ادع إلى

سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وقال تعالى

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ

بر اور تقوی پر ایک دوسرے کی اعانت کرو۔ اور فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت نیکی کیطرف بلایا کرے

وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ

کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نیکی بتلا دے اوسکو اوس نیکی کے کرنے والوں کی مثل اجر ملتا ہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت کی یہ مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ

وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہدایت کیطرف بلاوے اوسکو اوسکی متابعت کرنیوالوں کی مثل اجر ملتا ہے اور اونکے

ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ

اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا اور جو شخص ضلالت کیطرف بلاوے اوسپر اوسکی متابعت کرنے والوں کے برابر گناہ

مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ

ہوتے ہیں اور اونکے گناہوں سے کچھ کم نہیں ہوتا روایت کی یہ مسلم نے ابو العباس سہل

ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابن سعد ساعدی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

خیبر کے دن فرمایا کہ میں کل کو نشان ایسے شخص کو دونگا کہ اللہ تعالی اوسکے ہاتھ پر فتح کریگا وہ شخص اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے

وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا

اور اللہ اور رسول اوس سے محبت رکھتے ہیں پس اوسی رات کو اس بات کا باہم تذکرہ کرتے رہے کہ کل کو نشان کسکو ملتا ہے جب

اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُّعْطَاهَا

صبح ہوئی تو سب لوگ نشان کے ملنے کی امید پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے

فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ

آپنے فرمایا علی بن ابی طالب رضہ کہاں ہیں پس کہا کسی نے کہ وہ یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہیں اپنی آنکھوں کی

قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ

فرمایا آنحضرت صلعم نے پس بھیجو کسیکو طرف اونکے کہ بلا لاوے پس اونکو بلا لائے کئے علی رضہ آپنے اونکی آنکھوں میں لعاب دہن ڈال دیا۔



ودعا له فبرئ حتى كان لم يكن به وجع فاعطاه الراية فقال علي رضي

اور دعا کی انکے لئے صحت کی دعا کی وہ تو ایسا تندرست ہوگیا کہ گویا اسکو کچھ درد ہی نہ تھا آپ نے اسکو نشان عطا کیا علی رضی نے عرض کی

الله عنه يا رسول الله اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا فقال انفذ على رسلك

کہ یا رسول اللہ میں انسے یہاں تک لڑائی کرتا رہوں کہ وہ ہماری مثل مسلمان ہو جائیں فرمایا آنحضرت صلعم نے چلا جا اور گذر جا اور نرمی اور آہستگی اپنی کے

حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من

یہانتک کہ اترے تو انکی زمین میں پس بلا تو انکو اسلام کیطرف بلا اور اسلام میں جو اللہ تعالے کے حقوق انپر واجب

حق الله تعالى فيه فوالله لان يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من ان

ہیں انکو سکھلا اگر اللہ تعالے تیرے سبب ایک آدمی کو ہدایت کریگا تو یہ کام بہتر ہے تیرے لیے سرخ رنگ کے

يكون لك حمر النعم متفق عليه قوله يدوكون اي يخوضون ويتحدثون قوله

اونٹوں سے بہتر ہیں، متفق علیہ۔ قولہ یدوکون یعنی بحث اور گفتگو کرتے تھے اور قول رسول اللہ صلعم کا

على رسلك بكسر الراء وبفتحها لغتان والكسر افصح وعن انس رض ان

علی رسلک ساتھ کسرہ راء اور فتحہ کے دو لغت ہیں اور کسرہ زیادہ فصیح ہے انس رض سے روایت ہے کہ

فتى من اسلم قال يا رسول الله اني اريد الغزو وليس معي ما اتجهز به

ایک جوان اسلمی نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں شامل ہونیکا ہے مگر میرے پاس جہاد کا سامان کچھ نہیں

قال ائت فلانا فانه قد كان تجهز فمرض فاتاه فقال ان رسول الله

آپ نے فرمایا کہ تو فلانے شخص کے پاس جا کہ اسنے جہاد کا سامان طیار کیا تھا مگر وہ بیمار ہوگیا اوس جوان نے اوسکے پاس جاکر کہا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم يقرئك السلام ويقول اعطني الذي تجهزت به

صلعم نے تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جہاد کا سامان جو تونے طیار کیا ہے وہ مجھے دیدے اوسنے

قال يا فلانة اعطيه الذي تجهزت به ولا تحبسي منه شيئا فوالله لا

اپنی عورت کو کہا کہ سب سامان جو تونے طیار کیا ہے اسکو دیدے اور کوئی چیز رکھ نہ لینا خدا کی قسم ہے کہ تو اوسمیں سے کوئی چیز

تحبسين منه شيئا فيبارك لك فيه رواه مسلم

نہ رکھیگی کہ اللہ تعالی تیرے لئے اسمیں برکت کرے گا، روایت کی یہ مسلم نے

الباب الحادي والعشرون في التعاون على البر والتقوى

اکیسواں باب نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی معاونت کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى وتعاونوا على البر والتقوى وقال تعالى والعصر ان

فرمایا اللہ تعالی نے ایک دوسرے کی معاونت کرو نیکی اور پرہیزگاری پر۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے عصر کی قسم ہے بیشک



الإنسان لفي خسر إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق

انسان خسارہ میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی

وتواصوا بالصبر قال الإمام الشافعي رحمه الله كلاما معناه أن الناس أو أكثرهم

وصیت کی قول امام شافعی رحمہ نے ایک کلام کہی ہے جسکے معنی یہہ ہیں کہ اکثر لوگ

في غفلة عن تدبر هذه السورة وعن أبي عبد الرحمن زيد بن خالد

اس سورت میں فکر کرنے سے غفلت میں ہیں ابو عبد الرحمن زید بن خالد

الجهني رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جهز

جہنی رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو تجہیز اللہ تعالی کے

غازيا في سبيل الله فقد غزا ومن خلف غازيا في أهله بخير فقد غزا متفق

رستہ میں لڑائی کرنے والے کو لڑائی کا سامان دیوے وہ گویا خود فی سبیل اللہ جہاد کیا اور جو شخص غازی کے پیچھے اسکے گھر کی خبر گیری نیک طور

عليه وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله

علیہ ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم بعث بعثا إلى بني لحيان من هذيل فقال لينبعث من

علیہ وسلم نے بنی لحیان کو جو ہذیل میں سے تھے ایک لشکر بھیجا فرمایا کہ دو مردوں میں سے

كل رجلين أحدهما والأجر بينهما رواه مسلم وعن ابن عباس رضي

ایک غزوہ کو جاوے اور اجر میں دونوں شریک ہونگے روایت کی یہہ مسلم نے ابن عباس رضی اللہ

الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لقي ركبا بالروحاء فقال

عنہما سے روایت ہے روحا میں رسول اللہ صلعم کو کچھ اونٹوں کے سوار ملے آپنے فرمایا

من القوم قالوا المسلمون فقالوا من أنت قال رسول الله فرفعت إليه

کون لوگ ہیں انہوں نے کہا مسلمان ہیں پھر انہوں نے آپکو پوچھا تم کون ہو فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں پھر ایک عورت نے

امرأة صبيا فقالت ألهذا حج قال نعم ولك أجر رواه مسلم وعن أبي

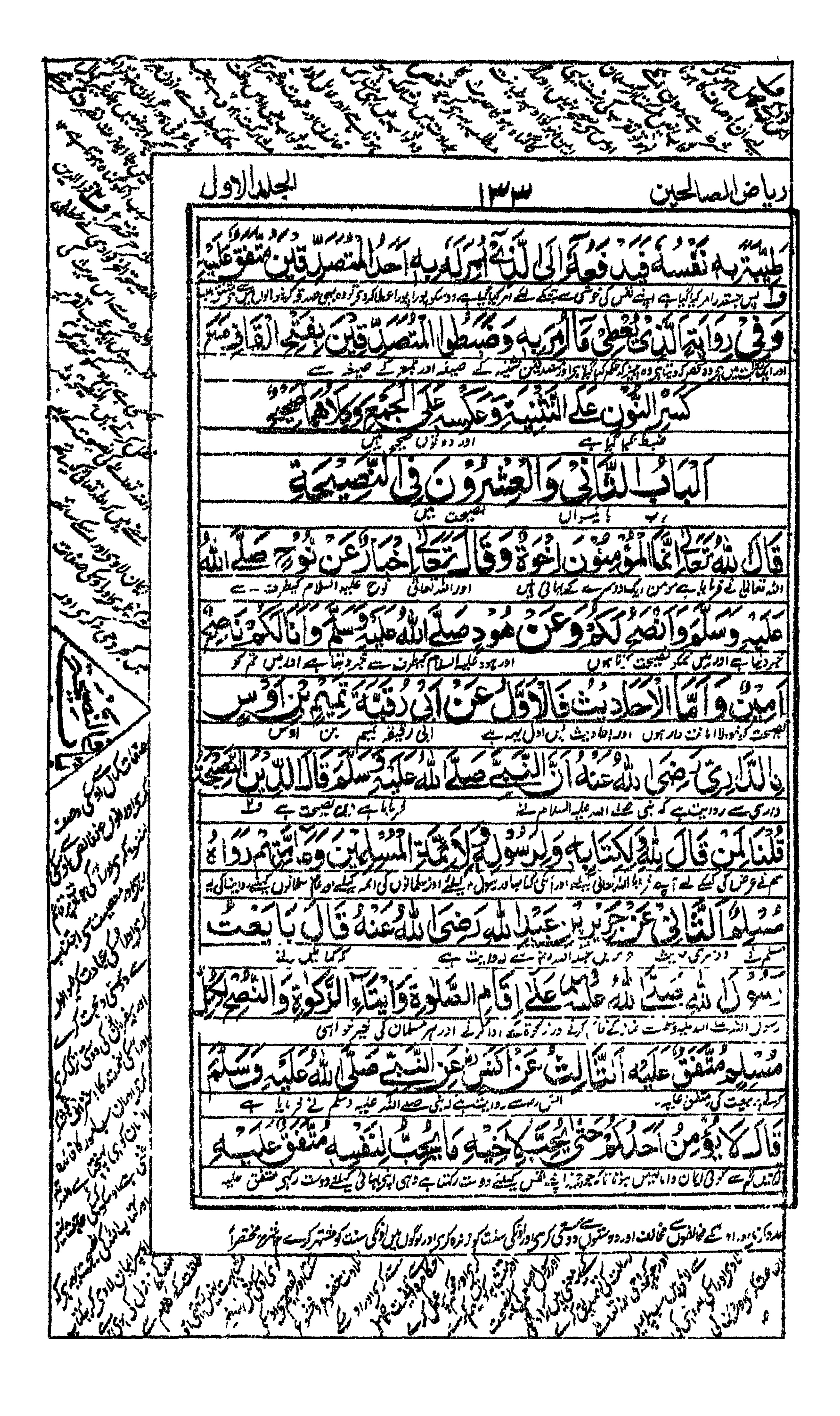
اپنا بچہ اٹھایا کہا کیا اسکا حج ہے فرمایا ہاں اور تجھ کو اجر ہے روایت کی یہہ مسلم نے ابو

موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال

موسی اشعری رضہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ہے

الخازن المسلم الأمين الذي ينفذ ما أمر به فيعطيه كاملا موفرا

کہ خزانچی مسلمان امانت دار جو کچھ اوسکو امر کیا ہے



طيبة به نفسه فيدفعه الى الذي أمر له به أحد المتصدقين متفق عليه

وفي رواية الذي يعطي ما أمر به وضبطوا المتصدقين بفتح القاف مع

كسر النون على التثنية وعكسه على الجمع وكلاهما صحيح

الباب الثاني والعشرون في النصيحة

قال الله تعالى انما المؤمنون اخوة وقال تعالى اخبارا عن نوح صلى الله

عليه وسلم وأنصح لكم وعن هود صلى الله عليه وسلم وأنا لكم ناصح

أمين وأما الأحاديث فالأول عن أبي رقية تميم بن أوس

الداري رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة

قلنا لمن قال لله ولكتابه ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم رواه

مسلم الثاني عن جرير بن عبد الله رضي الله عنه قال بايعت

رسول الله صلى الله عليه وسلم على إقام الصلوة وإيتاء الزكوة والنصح لكل

مسلم متفق عليه الثالث عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه متفق عليه



الباب الثالث والعشرون في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

تئیسواں باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان میں

قال الله تعالى ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلاویں اور نیکی کا امر کیا کریں

وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون وقال تعالى كنتم خير امة

اور برائی سے نہی کیا کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں اور فرمایا تم ہو سب بہتر امت

اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وقال تعالى

امتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں لوگوں میں حکم کرتے ہو پسند بات پر اور منع کرتے ہو ناپسند سے اور فرمایا

خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاهلين وقال تعالى والمؤمنون

عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلوں سے اعراض کر اور فرمایا مومن مرد

والمؤمنات بعضهم اولياء بعض يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر

اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی دوست ہیں نیکی کا امر کرتے ہیں اور برائی سے نہی کرتے ہیں

وقال تعالى لعن الذين كفروا من بني اسرائيل على لسان داود

اور فرمایا لعنت کیا گیا منکروں کو بنی اسرائیل میں سے داؤد کی زبان پر

وعيسى ابن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون كانوا لا يتناهون عن

اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ اس سے کہ گنہگار رہتے اور حد پر نہ تھے آپس میں منع نہ کرتے تھے

منكر فعلوه لبئس ما كانوا يفعلون وقال تعالى وقل الحق من ربكم

بری کام سے جو کرتے تھے کیسا برا کام ہے جو کرتے تھے اور فرمایا اور تو کہہ تحقیق تیرے رب سے ہے

فمن شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر وقال تعالى فاصدع بما تؤمر

جس کا جی چاہے مومن ہو جاوے اور جس کا جی چاہے کافر ہو جاوے اور فرمایا تو تبلیغ کر کھول کر سنا دے جس چیز کے لئے تو امر کیا گیا ہے

وقال تعالى انجينا الذين ينهون عن السوء واخذنا الذين ظلموا

اور فرمایا ہم نے بچایا ان کو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا گنہگاروں کو

بعذاب بئيس بما كانوا يفسقون والآيات في الباب كثيرة معلومة

برے عذاب میں بدلہ ان کے بے حکمی کا اور اس مضمون میں آیتیں بہت اور معلوم ہیں

واما الاحاديث فالاول عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه

اور حدیثیں اس باب میں جو ذکر کی جاتی ہیں پہلی حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكم منكرا فليغيره

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص تم میں سے برا کام دیکھے

بيده فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه وذلك

اسکو ہاتھ سے بدلے اگر طاقت نہ ہو تو زبان ولے سے منع کرے اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اسکو برا سمجھے اور یہ

أضعف الإيمان رواه مسلم الثاني عن ابن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله

ضعیف تر ایمان والا ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ دوسری حدیث ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال ما من نبي بعثه الله تعالى في أمة قبلي إلا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھسے پہلے اللہ تعالے نے کوئی نبی مبعوث نہیں کیا مگر

كان له من أمته حواريون وأصحاب يأخذون بسنته ويقتدون

اوسکی امت میں سے اوسکے مددگار اور اصحاب ہوتے ہیں جو اوسکی سنت کو پکڑیں اور اوسکے امر کی

بأمره ثم إنها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون ويفعلون

پیروی کریں پھر اونکے بعد نالائق پیدا ہوتے ہیں کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے اور کرتے ہیں وہ کام جو

ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه

اونکو امر نہیں کیا گیا جو شخص اونکے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو شخص زبان سے اونکے ساتھ جہاد کرے

فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من

وہ مومن ہے اور جو دل سے اونکے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور اوسکے سوا ایک

الإيمان حبة خردل رواه مسلم الثالث عن أبي الوليد عبادة ابن

رائی کے برابر ایمان نہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ تیسری حدیث ابو الولید عبادہ

الصامت رضي الله عنه قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع و

ابن صامت رضہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تنگی اور

الطاعة في العسر واليسر والمنشط والمكره وعلى أثرة علينا وعلى أن لا

آسانی اور خوشی اور رنج میں سمع اور طاعت کا عہد کیا اور یہ عہد کیا کہ

ننازع الأمر أهله إلا أن تروا كفرا بواحا عندكم من الله تعالى فيه برهان

اگر حاکم وغیرہ سے ہمارا حق ہم کو نہ ملے تو اس پر صبر کریں اور یہ کہ خلافت کے کام میں اوسکے لائقوں سے تنازع نہ کریں مگر کفر صریح

وعلى أن نقول بالحق أينما كنا لا نخاف في الله لومة لائم متفق عليه

اور یہ کہ ہم ہر جگہ حق کہا کریں اور اللہ تعالے کے حکم میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں۔ متفق علیہ

المنقطع والمكره بفتحهما أي في السهل والصعب والأثرة الاختصاص

بالمشترك وقد سبق بيانها بواحا بفتح الباء الموحدة وبعدها واو ثم

ألف ثم حاء مهملة أي ظاهرا لا يحتمل تأويلا. الرابع عن النعمان

بن بشير رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل القائم في

حدود الله والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة فصار بعضهم

أعلاها وبعضهم أسفلها وكان الذين في أسفلها إذا استقوا من الماء

مروا على من فوقهم فقالوا لو أنا خرقنا في نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا

فإن تركوهم وما أرادوا هلكوا جميعا وإن أخذوا على أيديهم نجوا ونجوا

جميعا رواه البخاري القائم في حدود الله تعالى معناه المنكر لها القائم

في دفعها وإزالتها والمراد بالحدود ما نهى الله عنه واستهموا اقترعوا

الخامس عن أم المؤمنين أم سلمة هند بنت أبي أمية حذيفة

رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إنه يستعمل عليكم

أمراء فتعرفون وتنكرون فمن كره فقد برئ ومن أنكر فقد سلم ولكن من

رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ

اور انکے کاموں سے خوش ہوا اور اونکی متابعت کی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم اونسے لڑائی نہ کریں آپنے فرمایا نہ جبتک تم میں نماز قایم کریں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعْنَاهُ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ إِنْكَارًا بِيَدٍ وَلَا لِسَانٍ فَقَدْ

روایت کی مسلم نے اسکے معنے یہہ ہیں کہ جو شخص اپنے دل سے کراہت کریگا اور ہاتھ اور زبان سے انکار کرنیکی اوسکو طاقت نہ ہو وہ

بَرِئَ مِنَ الْإِثْمِ وَأَدّٰى وَظِيفَتَهُ وَمَنْ أَنْكَرَ بِحَسْبِ طَاقَتِهِ فَقَدْ سَلِمَ

گناہ سے بچ گیا اور اوسنے اپنا وظیفہ ادا کردیا اور جو اپنی طاقت کے موافق انکار کرے وہ بھی معصیت سے بچ گیا

مِنْ هٰذِهِ الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ رَضِيَ بِفِعْلِهِمْ وَتَابَعَهُمْ فَهُوَ الْعَاصِي السَّادِسُ

اور جو انکے فعل سے خوش ہوکر انکے تابع ہو وہ عاصی ہے چھٹی حدیث

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ الْحَكَمِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

ام المؤمنین ام الحکم زینب بنت جحش رض سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ

صلے اللہ علیہ وسلم بیقراری کی حالت میں اونکے ہاں لا الہ الا اللہ ویل للعرب

مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَ

من شر قد اقترب کہتے ہوئی تشریف لائے یہ سخت عذاب قریب ہے عرب کے لوگوں کیلیئے آج یاجوج ماجوج کی دیوار سے اسقدر کھل گئی ہے اور

حَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا

آپنے اپنے انگوٹھے اور اوسکے متصل کی انگلی کو حلقہ کرکے دکھلایا مینے عرض کی کہ یا رسول اللہ باوجود اسکے کہ ہم میں

الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ السَّابِعُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

صالح لوگ موجود ہیں پہر بھی ہم ہلاک ہوجاینگے آپنے فرمایا ہاں جب خباثت بہت ہوجاوے متفق علیہ ساتوین حدیث ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ

خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے رستوں میں بیٹھنے سے

فِي الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا

احتراز کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو مجالس میں باتوں کیلیئے بیٹھنا ضروری ہے

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ

آپنے فرمایا اگر تم کو مجالس میں بیٹھنا ایسا ہی ضروری ہے تو رستہ کا حق

حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذٰى وَ

ادا کیا کرو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ رستہ کا حق کیا ہے آپنے فرمایا آنکھ نیچے کرنا اور ایذا دینے والی چیز کو روکنا اور سلام

السلام والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه الثامن عن ابن

کا جواب دینا اور نیکی کا امر کرنا اور برائی سے روکنا متفق علیہ آٹھویں حدیث ابن

عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى خاتما من

عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں انگشتری

ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه وقال يعمد أحدكم إلى جمرة من

زرین دیکھی آپنے دیکھتے ہی اوسکے ہاتھ سے نکالکر پھینک دی اور فرمایا کہ تم سے ایک آگ کی چنگاری

نار فيجعلها في يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه

ہاتھ میں لینے کا قصد کرتا ہے جب رسول اللہ صلعم تشریف لیگئے تو لوگوں نے اوس شخص کو کہا

وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا آخذه أبدا وقد طرحه رسول

کہ تو اپنی انگشتری اوٹھالے اور اوس سے نفع حاصل کر [illegible] نہیں مجھے اللہ تعالی کی قسم ہے جب رسول

الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم التاسع عن أبي سعيد الحسن البصري

اللہ صلعم نے اوسکو پھینکدیا اب میں اسکو کبھی ہاتھ نہ لگاونگا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ نویں حدیث۔ ابو سعید حسن بصری سے روایت ہے

أن عائذ بن عمرو دخل على عبيد الله بن زياد فقال أي بني إني سمعت

کہ عائذ بن عمرو رض عبید اللہ بن زیاد کے پاس آیا اور اوسکو مخاطب کرکے کہا کہ اے لڑکے میں نے سنے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن شر الرعاء الحطمة فإياك أن تكون

رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے بدترین چرواہا ہے حطمہ پس تو احتراز کر کہیں اونمیں سے

منهم فقال له اجلس فإنما أنت من نخالة أصحاب محمد صلى الله عليه و

نہ ہو جاوے ابن زیاد نے اوسکو کہا کہ بیٹھ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں بمنزلہ سیوس ہے

سلم فقال وهل كانت لهم نخالة إنما كانت النخالة بعدهم وفي غيرهم

عائذ نے کہا کہ کیا انمیں سیوس بھی تھا سیوس تو انکے بعد اور اونکے سوا تھا

رواه مسلم العاشر عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

روایت کی یہ مسلم نے دسویں حدیث حذیفہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

وسلم قال والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر

وسلم نے فرمایا ہے مجھے اوس ذات کی قسم ہے کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا امر کیا کرو اور برائی سے نہی کیا کرو

أو ليوشكن الله أن يبعث عليكم عقابا منه ثم تدعونه فلا يستجاب لكم

یا تحقیق قریب ہے اللہ تعالے تم پر عذاب نازل کریگا پھر تم اللہ تعالے سے دعا مانگو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی

رواه الترمذي وقال حديث حسن. الحادي عشر عن أبي سعيد الخدري
روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے گیارہویں حدیث ابو سعید

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أفضل الجهاد كلمة عدل
خدری رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بادشاہ ظالم کے رو برو

عند سلطان جائر رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن
عدل کی بات کہنی بہترین جہاد ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الثاني عشر عن أبي عبد الله طارق بن شهاب البجلي الأحمسي رضي
بارہویں حدیث ابو عبد اللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی رض سے مروی ہے

الله عنه أن رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم وقد وضع رجله في
کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے رکاب میں پاؤں ڈال رکھا تھا

الغرز أي الجهاد أفضل قال كلمة حق عند سلطان جائر رواه النسائي
پوچھا کون سا جہاد افضل ہے پس فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے روبرو سچ کہنا روایت کی یہ نسائی نے

بإسناد صحيح. الغرز بغين معجمة مفتوحة ثم راء ساكنة ثم زاي وهو ركاب
اسناد صحیح سے غرز ساتھ غین معجمہ مفتوحہ کے پھر را ساکنہ کے پھر زا کے اور وہ رکاب ہے

كور الجمل إذا كان من جلد أو خشب وقيل لا يختص بجلد وخشب
اونٹ کے زین کی جب وہ لکڑی یا چمڑے سے ہو اور بعض نے کہا چمڑے اور لکڑی سے خاص نہیں

الثالث عشر عن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تیرہویں حدیث ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

إن أول ما دخل النقص على بني إسرائيل أنه كان الرجل يلقى الرجل
کہ بنی اسرائیل میں پہلے جب یہ نقصان داخل ہوا تھا کہ آدمی دوسرے کو ملتا

فيقول يا هذا اتق الله ودع ما تصنع فإنه لا يحل لك ثم يلقاه من الغد
اور کہتا اے فلانے تو اللہ سے ڈر اور یہ جو تو کرتا ہے چھوڑ دے کہ یہ کام تجھ پر حلال نہیں پھر دوسرے دن جب

وهو على حاله فلا يمنعه ذلك أن يكون أكيله وشريبه وقعيده
اوسکو اوسی حال میں دیکھتا تو منع نہ کرتا وہ بلکہ کھاتے پیتے بیٹھتے اوسکے ساتھ ہو جاتا

فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم ببعض ثم قال لعن الذين
جب انہوں نے ایسا کرنا شروع کیا تو خدا تعالی نے اونکے دل یکساں کر دیئے پھر یہ آیت پڑھی

كفروا من بني اسرائيل على لسان داود وعيسى ابن مريم ذلك بما

داؤد اور عیسے بن مریم کی زبان پر لعنت کی گئی بسبب اسکے

عصوا وكانوا يعتدون ٭ كانوا لا يتناهون عن منكر فعلوه لبئس ما كا

کہ گناہ کرتے تھے اور شریعت کی حد پر قائم نہ رہتے تھے جو گناہ کرتے تھے اوس سے ایک دوسرے کو روکتے نہ وہ لوگ برا کام کرتے تھے

يفعلون ترى كثيرا منهم يتولون الذين كفروا لبئس ما قدمت لهم انفسهم

تو اونمیں سے بہتوں کو دیکھیگا کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں برا ہے جو اونکے نفسوں نے اونکے لیئے آگے بھیجا ہے

الى قوله فاسقون ثم قال كلا والله لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر

فاسقون تک آپنے یہہ آیتیں پڑھیں پھر فرمایا اللہ کی قسم تحقیق کہ تم نیکی کا امر کرو اور ضروری برائی سے منع کرو اور ضرور

ولتاخذن على يدي الظالم ولتاطرنه على الحق اطرا ولتقصرنه على الحق قصرا

ظالم کا ہاتھ پکڑو اور اوسکو حق کیطرف پھیرکر لاؤ اوسکو حق پر بند کرو یا اللہ تعالےٰ

او ليضربن الله بقلوب بعضكم على بعض ثم ليلعننكم كما لعنهم رواه ابو داود

تمہارے ایک دوسرے سے مار دیگا یعنی تمہارے دلوں کو قساوت میں یکساں کر دیگا پھر اللہ تم کو لعنت کریگا جیسے اونکو لعنت کی ابو

والترمذي وقال حديث حسن هذا لفظ ابي داود ولفظ الترمذي قال رسول الله

داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے یہہ ابو داؤد کے لفظ ہیں۔ اور ترمذی کے لفظ یہہ ہیں ۔ رسول اللہ صلے

صلى الله عليه وسلم لما وقعت بنو اسرائيل في المعاصي نهتهم علماؤهم

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنی اسرائیل معاصی میں مبتلا ہوگئے علماء نے اونکو منع کیا

فلم ينتهوا فجالسوهم في مجالسهم وواكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب

وے نہ رکے ۔ علماء بھی اونکے ہمنشین ہوگئے اور کھانے پینے میں اونکے ساتھ شامل ہوگئے پس خدا تعالےٰ نے اونکے دل

بعضهم ببعض ولعنهم على لسان داود وعيسى ابن مريم ذلك بما عصوا

یکساں کر دیئے اور بسبب اونکے عصیان اور حد پر قائم نہ رہنے کے خدا تعالےٰ نے

وكانوا يعتدون فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان متكئا فقال

داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر اونکو لعنت کی آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے جب یہ ذکر کرنے کیلئے بیان تک پہونچے تو اوٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا

لا والذي نفسي بيده حتى تاطروهم على الحق اطرا قوله تاطروهم اي تعطفوهم

مجھے اوس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے کہ تم اونکو حق کیطرف پھیر دو یہ قول آپکا تاطروہم یعنی پھیر کر لاؤ انکو

ولتقصرنه اي لتحبسنه الرابع عشر عن ابي بكر الصديق رض قال

اور لتقصرنہ یعنی البتہ روکو گے اسکو چودھویں حدیث ابو بکر صدیق رضہ سے روایت ہے کہ کہا

یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ أَنْفُسَكُمْ

اے لوگو تم یہہ آیت پڑھتے ہو اے ایمان والو تم اپنے نفسوں کا فکر کرو

لَا یَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَیْتُمْ وَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

جب تم خود ہدایت پر ہو گئے تو جو لوگ گمراہ ہو گئے وہ تمہیں کچھ ضرر نہ کریں گے اور میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ

یَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَأْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْهِ أَوْشَكَ أَنْ

آپ فرماتے تھے کہ لوگ جب ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور اوسکے ہاتھ نہ پکڑیں تو عنقریب

یَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ بِأَسَانِیْدَ صَحِیْحَةٍ

اللہ تعالیٰ انپر عذاب عام نازل کریگا روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیح سے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ فِیْ عُقُوْبَةِ مَنْ أَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ

چوبیسواں باب امر معروف اور نہی منکر کے کرنیوالے کی عقوبت کے بیان میں

أَوْ نَهٰی عَنْ مُنْكَرٍ وَخَالَفَ قَوْلُهُ فِعْلَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ

جب اوسکا فعل اوسکے قول کے مخالف ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا تم لوگوں کو

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَقَالَ

نیکی کا امر کرتے ہو اور اپنے نفسوں کو فراموش کیے ہے حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم ہوش نہیں کرتے اور فرمایا

تَعَالٰی یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ

اے ایمان والو تم کیوں امر کرتے ہو اوس کام کا جو تم خود نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت

أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی إِخْبَارًا عَنْ شُعَیْبٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

غضب کی بات ہے کہ تم کہو وہ کام جو تم خود نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام سے خبر دی ہے

سَلَّمَ وَمَا أُرِیْدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰی مَا أَنْهٰكُمْ عَنْهُ وَعَنْ أَبِیْ زَیْدٍ أُسَامَةَ بْنِ

اور میں ارادہ نہیں کرتا کہ میں تم سے مخالف ہوکر وہ کام کروں جو تمکو اوس سے نہی کرتا ہوں۔ ابو زید اسامہ بن

زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

زید بن حارثہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا تھا

سَلَّمَ یَقُوْلُ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ

کہ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک آدمی حاضر کیا جائیگا اور دوزخ میں گرایا جائیگا وہاں اوسکے پیٹ میں سے انتڑی

بَطْنِهٖ فَیَدُوْرُ بِهَا كَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ فِی الرَّحٰی فَیَجْتَمِعُ إِلَیْهِ أَهْلُ النَّارِ

نکل پڑینگی اور وہ اونکے گرد اسطرح پھریگا جیسا گدہا چکی کے گرد پھرتا ہے لوگ اسکو دیکھکر جمع ہو جاوینگے

فيقولون يا فلان ما لك ألم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول

اور کہینگے اسے فلانے تجھے کیا ہوا۔ کیا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا وہ جواب دے گا

بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتيه وأنهى عن المنكر وآتيه متفق عليه قوله

کہ ہاں میں لوگوں کو نیکی کا امر کیا کرتا تھا اور خود اوسپر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع کیا کرتا تھا اور خود وہ کام کر لیا کرتا تھا متفق علیہ

تندلق هو بالدال المهملة ومعناه تخرج والأقتاب الأمعاء واحدها قتب

تندلق ساتھ دال مہملہ کے یعنی نکلینگے اور اقتاب آنتوں کو کہتے ہیں مفرد اوسکا قتب ہے

الباب الخامس والعشرون في الأمر بأداء الأمانة

پچیسواں باب امانت کے ادا کرنیکے حکم کے بیان میں

قال الله تعالى إن الله يأمركم أن تؤدوا الأمانات إلى أهلها

اللہ تعالے نے فرمایا ہے بیشک اللہ تعالی تمکو حکم کرتا ہے کہ امانتوں کو ادا کرو اونکے مالکوں کے پاس پہونچا دو

وقال إنا عرضنا الأمانة على السموات والأرض والجبال فأبين أن

اور فرمایا بیشک دکھلائی ہم نے امانت آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ

يحملنها وأشفقن منها وحملها الإنسان إنه كان ظلوما جهولا وعن

اوسکو اوٹھاویں اور اوس سے ڈر گئے اور اوٹھالیا اوسکو انسان نے بیشک وہ ہے بڑا اپنے نفس پر ظلم کرنے والا نادان

أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال آية المنافق

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منافق کی

ثلاث إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان متفق

تین نشانیاں ہیں جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اوسکے پاس امانت رکھی جاوے تو خیانت

عليه وفي رواية وإن صام وصلى وزعم أنه مسلم وعن حذيفة بن

علیہ اور ایک روایت میں ہے اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور ان سے کہے کہ میں مسلمان ہوں حذیفہ ابن

اليمان رضي الله عنه قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين

یمان سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو دو باتیں سنائی تہیں

قد رأيت أحدهما وأنا أنتظر الآخر حدثنا أن الأمانة نزلت في جذر

اون دونوں میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کے دیکھنے کا منتظر ہوں آپ نے ہم کو فرمایا تھا امانت مردوں کے

قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنة ثم

دلوں میں نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا پس انہوں نے قرآن اور سنت سے علم حاصل کیا پھر

حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ

آپ نے امانت کے اوٹھ جانیکا ذکر کیا اور فرمایا کہ مرد امانت کی صفت پر سو جائیگا جب بیدار ہوگا تو امانت کی صفت دوسکے

قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ

دل سے قبض کیجائیگی اور اوسکا اثر داغ کی مثل رہجائیگا پھر دوسری بار سو جائیگا پھر اوسکے دل سے امانت قبض کی جائیگی

فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا

اور اوسکا اثر آبلہ کی مثل باقی رہجائیگا جیسا تو آگ کا ایک انگارا اپنے پاؤں پر لڑھکا دے اور اوس سے آبلہ سا ابھر آئے تو تو اوسکو ابھرا ہوا دیکھے

وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ فَيُصْبِحُ النَّاسُ

اور اوسکے درمیان کچھ نہیں پھر آپ نے کنکر لیکر اپنے پاؤں پر لڑھکا کر کے دکھلایا پھر لوگ باہم خرید و فروخت کر کرینگے

يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ

اور وہیں ایسا کوئی ہوگا جو امانت ادا کرے تا کہ کہا جایا کریگا کہ بنی فلاں میں

رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ

ایک مرد امانت دار ہے یہانتک کہ آدمی کو کہا جائیگا کہ فلاں شخص کیسا بہادر ہے فلاں کیسا ہوشیار ہے فلاں کیسا عقلمند ہے حالانکہ وہ کے دل میں

مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ

ایک رائی کے دانہ کی برابر ایمان نہ ہوگا اور بیشک مجھ پر ایک زمانہ گیا ہے کہ میں اوس میں ہر کسی سے لین دین

بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا

کیا کرتا تھا اگر مسلمان ہوگا تو اس اعتماد پر کہ وہ اپنے دین کے خیال سے میرے حق کو واپس کریگا اور اگر نصرانی یا یہودی ہوگا

لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا

تو اوسکا حاکم اوس سے میرا حق دلوا دیگا لیکن اب مجھ کسی پر اعتماد نہیں رہا ہے تم میں سے کسی سے لین دین نہیں کرتا مگر فلاں فلاں سے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ جَذْرٌ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَإِسْكَانِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ أَصْلُ الشَّيْءِ

متفق علیہ یہ قول آپکا جذر ساتھ فتح جیم اور سکون ذال معجمہ کے ہے اور وہ جڑ کو کہتے ہیں

وَالْوَكْتُ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقُ الْأَثَرُ الْيَسِيرُ وَالْمَجْلُ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ

اور وکت ساتھ تاء دو نقطوں والی کے تھوڑے سے اثر کو کہتے ہیں اور مجل ساتھ فتح میم اور سکون

الْجِيمِ وَهُوَ تَنَفُّطٌ فِي الْيَدِ وَنَحْوِهَا مِنْ أَثَرِ عَمَلٍ وَغَيْرِهِ قَوْلُهُ مُنْتَبِرًا مُرْتَفِعًا

جیم کے ہاتھ وغیرہ میں کام کاج سے چھالہ پڑ جانیکو کہتے ہیں قول منتبرا ابھرے والی چیز کو کہتے ہیں

قَوْلُهُ سَاعِيهِ الْوَالِي عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قول ساعیہ یعنے اسکا حاکم حذیفہ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے



قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع الله تبارك وتعالى الناس
کہا اور دونوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا ف

فيقوم المؤمنون حتى تزلف لهم الجنة فيأتون آدم صلوات الله عليه
مومن کھڑے ہونگے تاکہ بہشت اونکے نزدیک ف کی جاویگی پس آدم ع کے پاس جاکر ف

فيقولون يا أبانا استفتح لنا الجنة فيقول وهل أخرجكم من الجنة إلا خطيئة
کہینگے اے ہمارے باپ ہمارے لیے بہشت کھلواو حضرت آدم کہینگے کہ نہیں تم کو باپ کے گناہ نے بہشت سے ف

أبيكم لست بصاحب ذلك اذهبوا إلى ابني إبراهيم خليل الله قال فيقول
نکالا ہے میں اس کام کے لائق نہیں تم ابراہیم خلیل اللہ ف کے پاس جاؤ آپ نے فرمایا پھر لوگ

إبراهيم لست بصاحب ذلك إنما كنت خليلا من وراء وراء اعمدوا إلى
ابراہیم ع کے پاس جاینگے ابراہیم ع کہینگے میں اس درجہ کے لائق نہیں میں اسکے پرے ف پرے خلیل تھا تم

موسى الذي كلمه الله تكليما فيأتون موسى فيقول لست بصاحب ذلك
موسیٰ کے پاس جاؤ جنسے خدا تعالیٰ نے کلام کی ہے پھر لوگ موسیٰ کے پاس جاینگے موسیٰ کہینگے میں اس کام کے لائق نہیں۔

اذهبوا إلى عيسى كلمة الله وروحه فيقول عيسى لست بصاحب ذلك
تم جاؤ کلمۃ اللہ وروح اللہ کے پاس جاؤ عیسیٰ کہینگے کہ میں اس عہدہ کے لائق نہیں ف

فيأتون محمدا فيقوم فيؤذن له وترسل الأمانة والرحم فيقومان جنبتي
پھر لوگ محمد صلعم کی خدمت میں حاضر ہونگے پس آپ کھڑے ہوجاینگے آپکو شفاعت کا اذن مل جاویگا اور امانت اور رحم بلائی جاینگے یہ دونو پلصراط کے

الصراط يمينا وشمالا فيمر أولكم كالبرق قلت بأبي وأمي أي شيء كمر
داہنے بائیں کھڑی ہوجاینگے پس تمہیں سے پہلا برق کی مانند گذر جاویگا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں برق کی مانند کونسی شے

البرق قال ألم تروا كيف يمر ويرجع في طرفة عين ثم كمر الريح ثم كمر
چلتی ہے آپنے فرمایا تمنے نہیں دیکھی کسطرح گذر جاتی ہے اور پھر آتی ہے آنکھ جھپکتے میں پھر ہوا کی چال پھر پرند کی

الطير وشد الرجال تجري بهم أعمالهم ونبيكم قائم على الصراط يقول
چال اور آدمی کے دوڑ کی چال اونکو اونکے اعمال لیجاینگے اور تمہارا نبی ع پلصراط پر کھڑے ہوکر کہہ رہے ہونگے

رب سلم سلم حتى تعجز أعمال العباد وحتى الرجل لا يستطيع السير
اے میرے رب سلامت رکھ سلامت رکھ۔ تاکہ بندوں کے اعمال عاجز ہوجاینگے اور آدمی کو چلنے کی طاقت نہ رہے گی

إلا زحفا وفي حافتي الصراط كلاليب معلقة مأمورة تأخذ من أمرت به
مگر گھسٹنے کو اور پلصراط کے دونو طرف آنکڑے ہونگے لٹکائی ہوئی حکم کئے گئے ہونگے جسکو حکم ہوگا اوسکو پکڑ لینگے

فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِيْ نَفْسُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ

بعضے اونکے زخمی ہوکر آگ میں پڑنے سے نجات پا جائینگے اور بعض کو ہانک کر آگ میں ڈال دینگے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میں ابوہریرہ

جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ وَرَاءَ وَرَاءَ هُوَ بِالْفَتْحِ فِيْهِمَا

جہنم کا گہراؤ ستر برس کی راہ ہے روایت کی یہ مسلم نے قول آپکا وراء وراء یہ دونوں فتحہ کے ساتھ ہے

وَقِيْلَ بِالضَّمِّ بِلَا تَنْوِيْنٍ وَمَعْنَاهُ لَسْتُ بِتِلْكَ الدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ

اور بعض نے ضمہ کے ساتھ بغیر تنوین کے کہا ہے یعنے میں اس بلند مرتبہ کا نہیں ہوں

وَهِيَ كَلِمَةٌ تُذْكَرُ عَلَى سَبِيْلِ التَّوَاضُعِ وَقَدْ بَسَطْتُ مَعْنَاهَا فِيْ شَرْحِ

اور یہ کلمہ بطریق تواضع ذکر کیا جاتا ہے اور میں نے شرح مسلم میں اسکے معنے

صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَعَنْ أَبِيْ خُبَيْبٍ بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ عَبْدِ اللّٰهِ

کہولدئے ہیں روایت ہے ابو خبیب ساتھ ضمہ خائے معجمہ کے عبداللہ

ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِيْ

ابن زبیر سے کہ جنگ جمل کے دن زبیر رضی نے کہڑے ہوکر مجھے بلایا

فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ

میں اوسکے پہلو میں جا کہڑا ہوا اوس نے مجھے کہا اے بیٹا آج نہ قتل کیا جائیگا مگر ظالم یا

مَظْلُوْمٌ وَإِنِّيْ لَا أُرَانِيْ إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُوْمًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّيْ

مظلوم اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں آج مظلوم قتل کیا جاؤنگا اور مجھے اپنے قرض کا بڑا

لَدَيْنِيْ أَفَتَرَى دَيْنَنَا يُبْقِيْ مِنْ مَالِنَا شَيْئًا ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ بِعْ مَالَنَا وَ

غم ہے تیرے خیال میں کیا ہمارا مال قرض سے کچھ بچ جائیگا پھر کہا اے بیٹا ہمارا مال فروخت کرکے

اقْضِ دَيْنِيْ وَأَوْصٰى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ لِبَنِيْهِ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

قرض ادا کر اور ثلث کی وصیت کی اور عبداللہ بن زبیر کے بیٹوں کے واسطے

يَقُوْلُ ثُلُثُ الثُّلُثِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ

تہائی کی وصیت کی کہا یہ تہائی کو یعنے ایک حصہ اون تین حصوں میں سے تمہارے بیٹوں کیلئے ہے اور اگر قرض سے کچھ مال بچ

الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِبَنِيْكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللّٰهِ

پہر رہا تو اوسکی تہائی تیری لڑکوں کو وصیت دیجائے کہا ہشام راوی نے کہ بعضے بیٹے عبداللہ

قَدْ وَازٰى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٍ وَعَبَّادٍ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ

ابن زبیر کے بعض بیٹوں سے ہمسر تھے یعنے زبیر کے بیٹوں سے جو خبیب اور عباد تھے اور زبیر کے اون دنوں میں نو

بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ يَا

بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔ عبداللہ کہتا ہے کہ مجھے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرتا تھا اور کہتا تھا

بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَوْلَايَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا

اگر تو قرض میں سے کچھ ادا نہ کر سکے تو میرے مولیٰ سے مدد مانگیو۔ عبداللہ کہتا ہے کہ مجھے قسم ہے

دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا

میری سمجھ میں نہ آیا تاکہ میں نے کہا کہ تیرا مولیٰ کون ہے اوسنے کہا کہ اللہ۔ عبداللہ کہتا ہے مجھے قسم ہے

وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ

کہ اوسکا قرض ادا کرنے میں مجھے کوئی سختی پیش نہ آئے مگر میں نے کہا اے زبیر کے مولیٰ اوسکا قرض ادا کر

فَيَقْضِيهِ قَالَ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ

پس خدا تعالیٰ ادائی کی کوئی سبیل نکال ہی دیتا تھا وہ کہتا ہے کہ زبیر قتل ہوگیا اور درہم دینار اوسنے پیچھے کوئی نہیں چھوڑا مگر کچھ اراضیں چھوڑیں

مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارَيْنِ

جملہ اونکے ایک غابہ تھا اور گیارہ حویلی مدینہ میں اور دو حویلی بصرہ میں اور دو

بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ

کوفہ میں اور ایک مصر میں اور اوس کا قرض اسطور پر تھا کہ لوگ اوسکے پاس

كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَلٰكِنْ هُوَ سَلَفٌ

مال ودیعت کے طور رکھنے کو لایا کرتے تھے زبیر اونکو کہا کرتا کہ ودیعت نہیں یہ میرے ذمہ قرض ہوا

إِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةً وَلَا خَرَاجًا وَلَا

اسلیے کہ مجھے ضائع ہو جانیکا خوف ہے اور وہ کہیں امارت کا متولی نہیں ہوا تھا اور نہ اوسنے تجارت اور نہ خراج اور نہ

شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ

کسی دوسری صورت سے مال حاصل کیا تھا صرف یہ صورت تھی کہ رسول اللہ صلعم اور ابوبکر اور

عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَسَبْتُ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ

عمر اور عثمان رضہ کے ساتھ جہاد میں شامل رہا کرتا تھا عبداللہ کہتا ہے کہ میں نے اوسکے قرض کا

فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللّٰهِ

حساب کیا تو بائیس لاکھ نکلا حکیم بن حزام عبداللہ

بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمْتُهُ وَقُلْتُ مِائَةُ أَلْفٍ

ابن زبیر سے ملا اور پوچھا کہ اے بھتیجے میرے بھائی کا قرض کسقدر ہے عبداللہ کہتا ہے میں نے مخفی رکھا اور کہدیا کہ ایک لاکھ

فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللّٰهِ مَا أَرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ هٰذِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَرَأَيْتَكَ

حکیم نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ تمہارے مال اسقدر قرض کی گنجائش نہیں رکھتے عبد اللہ نے کہا

إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أَرَاكُمْ تُطِيقُونَ هٰذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ

اگر بائیس لاکھ ہو حکیم نے کہا میں نہیں دیکھتا کہ تم کو اسکی طاقت ہو اگر تم قرض کے ادا کرنے سے

عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ قَدِ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ

عاجز ہو جاؤ تو مجھ سے اعانت طلب کرو و عبد اللہ کہتے ہیں کہ زبیر نے غابہ

وَمِائَةِ أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ

خرید لیا تھا ایک لاکھ ستر ہزار میں عبد اللہ نے سولہ لاکھ کو فروخت کر دیا پھر

فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ شَيْءٌ فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ

لوگوں میں منادی کر دی کہ زبیر پر جس شخص کا قرض ہو وہ غابہ میں ہمارے پاس آجائے عبد اللہ

ابْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنْ شِئْتُمْ

ابن جعفر آیا اور زبیر پر اوسکا چار لاکھ قرض تھا ابن جعفر نے عبد اللہ بن زبیر کو کہا کہ اگر تم چاہو

تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ

تو میں تم کو چھوڑ دوں عبد اللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا اگر تم چاہو تو اوسکے ادا کرنے میں تاخیر کر دو

إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

عبد اللہ نے کہا نہیں اوسنے کہا میرے لئے ایک قطعہ علیحدہ کر دو عبد اللہ نے کہا

لَكَ مِنْ هٰهُنَا إِلَى هٰهُنَا فَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ وَ

یہاں سے یہاں تک ہیں عبد اللہ نے غابہ میں سے بعض فروخت کر کے اوسکا سب قرض ادا کر دیا اور

بَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ

ساڑھے چار حصے بچ رہے پھر عبد اللہ معاویہ کے پاس آیا اور اوسوقت اونکے پاس عمرو بن

عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ

عثمان اور منذر بن زبیر و ابن زمعہ بیٹھے تھے معاویہ نے اوسکو کہا کہ غابہ کی

الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ مِنْهَا قَالَ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ

کیا قیمت ہوئی اوسنے کہا فی حصہ ایک لاکھ معاویہ نے کہا اونمیں سے کیا باقی رہا اوسنے کہا ساڑھے چار

وَنِصْفٌ فَقَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخَذْتُ مِنْهَا سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ

حصے منذر بن زبیر نے کہا و ہمیں سے ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خرید کیا اور



قال عمرو بن عثمان قد أخذت منها سهما بمائة ألف قال ابن زمعة
عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خریدا۔ اور ابن زمعہ نے کہا
قد أخذت سهما بمائة ألف فقال معاوية كم بقي منها قال سهم ونصف قال
ایک حصہ ایک لاکھ کو میں نے خریدا معاویہ نے کہا اب کتنے سہم باقی رہا اوسنے کہا ڈیڑھ حصہ باقی ہے معاویہ نے کہا وہ
قد أخذته بخمسين ومائة ألف قال وباع عبد الله بن جعفر نصيبه
میں نے ڈیڑھ لاکھ کو خرید لیا اور عبد اللہ بن جعفر رضہ نے اپنا حصہ
من معاوية بستمائة ألف فلما فرغ ابن الزبير من قضاء دينه قال بنو الزبير
چھ لاکھ کو معاویہ کے پاس فروخت کر دیا جب ابن زبیر رضہ اوسکے قرض کے ادا کرنیسے فارغ ہوا تو زبیر رضہ کے بیٹوں نے کہا
اقسم بيننا ميراثنا قال والله لا أقسم بينكم حتى أنادي بالموسم أربع
اب تو میراث ہم پر تقسیم کر دیجئے اوسنے کہا واللہ میں تم پر تقسیم نہ کرونگا تاکہ چار برس تک حج کے دنوں میں
سنين ألا من كان له على الزبير دين فليأتنا فلنقضه فجعل كل
منادی کردوں کہ زبیر کے ذمہ جسکا قرض ہے وہ ہم سے آکر ادا کرے پس ہر
سنة ينادي بالموسم فلما مضى أربع سنين قسم بينهم ودفع
سال حج کے دنوں میں منادی کرتا رہا جب چار سال گزر گئے تو ترکہ نکال کر سب مال وارثوں کو بانٹ دیا
الثلث وكان للزبير أربع نسوة فأصاب كل امرأة ألف
اور زبیر کی چار عورتیں تھیں ہر ایک عورت کو بارہ
ألف ومائتا ألف فجميع ماله خمسون ألف ألف ومائتا ألف رواه
لاکھ ملا پس اوس کا تمام مال ۵ کروڑ دو لاکھ تھا روایت کی یہ بخاری نے

الباب السادس والعشرون في تحريم الظلم والأمر برد المظالم
چھبیسواں باب ظلم کی تحریم اور مظالم کے واپس کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى ما للظالمين من حميم ولا شفيع يطاع وقال تعالى
اللہ تعالی نے فرمایا ہے کوئی نہیں گنہگاروں کا دوست اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جائے اور فرمایا ہے
والظالمون ما لهم من ولي ولا نصير وأما الأحاديث فمنها حديث
اور ظالموں کا کوئی دوست نہیں اور نہ مددگار اور حدیثیں بہت ہیں اونمیں سے ہے
أبي ذر المتقدم في آخر باب المجاهدة وعن جابر رضي الله عنه أن
ابو ذر کی حدیث جو باب مجاہدہ کے اخیر میں گزر چکی ہے جابر رضہ سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات يوم

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ظلم سے ڈرو بیشک ظلم قیامت کے دن اندھیرے

القيمة واتقوا الشح فان الشح اهلك من كان قبلكم حملهم على ان سفكوا

ہونگے اور بخل سے بچو کہ بخل نے ہلاک کیا ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے اور انکو برانگیختہ کیا اسپر کہ انہوں نے

دماءهم واستحلوا محارمهم رواه مسلم وعن ابي هريرة رض ان رسول الله

خون کئے اور محارم کو انہوں نے حلال سمجھا روایت کی یہ مسلم نے ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال لتؤدن الحقوق الى اهلها يوم القيمة حتى يقاد

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ضرور ادا کئے جا پہنچینگے تا کہ

للشاة الجلحاء من الشاة القرناء رواه مسلم وعن ابن عمر رض قال كنا

منڈی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جاویگا روایت کی یہ مسلم نے روایت ہے ابن عمر رض سے کہا انہوں نے کہ ہم

نتحدث عن حجة الوداع والنبي صلى الله عليه وسلم بين اظهرنا ولا

حجۃ الوداع کی باتیں کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ہوتے تھے اور ہم

ندري ما حجة الوداع حتى حمد الله رسول الله صلى الله عليه وسلم و

جانتے نہ تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے تا آنکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی حمد و

اثنى عليه ثم ذكر المسيح الدجال فاطنب في ذكره وقال ما بعث الله

ثنا کی پھر مسیح دجال کا ذکر مبالغہ سے بیان کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالے نے جو

من نبي الا انذره امته انذره نوح والنبيون من بعده وانه ان يخرج

نبی بھیجا ہے اوسنے اپنی امت کو اوس سے ڈرایا ہے نوح نے اوس سے ڈرایا اور اوسکے بعد دوسری انبیاؤں نے ڈرایا جو دجال

فيكم فما خفي عليكم من شانه فليس يخفى عليكم ان ربكم ليس

دجال کا تم پر مخفی ہے در اصل پوشیدہ مخفی نہیں تمہارا رب کانا

باعور وانه اعور عين اليمنى كان عينه عنبة طافية الا ان الله

نہیں اور اوسکے داہنی آنکھ کانی ہے گویا اوسکی آنکھ انگور کا دانہ ہے ابھرا ہوا اللہ تعالے نے

حرم عليكم دماءكم واموالكم كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا

تمپر تمہارے خون اور مال حرام کئے ہیں مثل حرمت اس دن تمہارے کے اس شہر تمہارے میں

في شهركم هذا الا هل بلغت قالوا نعم قال اللهم اشهد ثلثا ويلكم

اس مہینے تمہاری میں خبردار کیا میں نے پہنچا دیا لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یا اللہ گواہ رہیو دو بار تم کو



أو ويحكم انظروا لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب بعض

یا فرمایا تم کو دیکھو میرے بعد پھر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ

رواه البخاري وروى مسلم بعضه وعن عائشة رضي الله عنها أن

روایت کی بخاری نے اور مسلم نے اسکا بعض روایت کیا عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ظلم قيد شبر من الأرض طوقه

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بالشت بھر بھی زمین ظلم سے چھین لے سات

من سبع أرضين متفق عليه وعن أبي موسى قال قال رسول الله صلى

زمینوں تک اوسکی گردن میں طوق ڈالا جائیگا متفق علیہ ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم إن الله ليملي للظالم فإذا أخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب پکڑتا ہے تو اوسکو نہیں چھوڑتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور ایسے ہی

أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه أليم شديد متفق

تیرے رب کی پکڑ ہے جب گاؤں والوں کو ظلم کرنے کی حالت میں پکڑتا ہے بیشک اوسکی پکڑ سخت دکھ دینے والی ہے متفق

عليه وعن معاذ رضي الله عنه قال بعثني رسول الله صلى الله عليه و

علیہ روایت ہے معاذ رضہ سے کہ بھیجا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

سلم فقال إنك تأتي قوماً من أهل الكتاب فادعهم إلى شهادة أن

تو فرمایا کہ تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جاتا ہے پس اونکو اس بات کی طرف دعوت کر کہ گواہی دیں اسکی

لا إله إلا الله وأني رسول الله فإن هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اگر انہوں نے تیری اس بات کو مان لیا تو اونکو خبر کر

الله قد افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فإن هم أطاعوا

کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ مان لیں تیری یہ بات

لذلك فأعلمهم أن الله قد افترض عليهم صدقة تؤخذ من أغنيائهم

تو اونکو خبر کر کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے کہ وہ لیا جائے مالداروں سے

فترد على فقرائهم فإن هم أطاعوا لذلك فإياك وكرائم أموالهم و

اونکے فقیروں کو دیا جائے اگر انہوں نے تیری یہ بات بھی مان لی تو اونکے عمدہ مالوں سے احتراز کر اور

اتق دعوة المظلوم فإنه ليس بينها وبين الله حجاب متفق عليه

مظلوم کی بددعا سے خوف کر کہ اوسکی دعا میں اور اللہ تعالیٰ میں کچھ پردہ نہیں متفق علیہ

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ابو حمید عبد الرحمن بن سعد ساعدی رض سے روایت ہے

اِسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِیَّةِ

کہ نبی صلعم نے ایک آدمی کو قبیلہ ازد میں سے جسکو ابن لتبیہ کہا جاتا ہے

عَلَی الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ اِلَیَّ فَقَامَ

صدقہ تحصیل کرنے کو عامل مقرر فرمایا جب وہ صدقہ تحصیل کرکے لایا تو اوسنے کہا کہ یہ مال تمہارا ہے اور یہ مجھکو ہدیہ دیا گیا ہے پس رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر اللہ تعالی کی حمد وثنا کی پھر فرمایا

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْکُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰهُ فَیَاْتِیْ فَیَقُوْلُ

اما بعد تم میں سے ایک آدمی کو عامل بناتا ہوں اون چیزوں کا جنپر اللہ تعالی نے مجھے متولی بنایا ہے پھر وہ آکر کہتا ہے

هٰذَا لَکُمْ وَهٰذَا هَدِیَّةٌ اُهْدِیَتْ لِیْ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ حَتّٰی

یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتا تاکہ

تَاْتِیَهٗ هَدِیَّتُهٗ اِنْ کَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ

اگر سچا ہے تو اوسکو گھر بیٹھے ہدیہ آجایا کرے واللہ تم میں سے اگر کوئی کچھ ناحق لے گا

اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَحْمِلُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ لَقِیَ اللّٰهَ یَحْمِلُ بَعِیْرًا

تو قیامت کے دن اوس چیز کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالی کے سامنے حاضر ہوگا اور میں پہچانونگا تم میں سے اوس شخص کو

لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رُئِیَ بَیَاضُ

کہ اونٹ آواز کرتے ہوئے یا گائے بولتی ہوئی یا بکری پکارتی ہوئی کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالی کے سامنے حاضر ہوگا پھر رسول اللہ صلعم نے دونوں ہاتھ اٹھائے

اِبْطَیْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

نظر آنے لگی پھر فرمایا یا اللہ کیا میں نے احکام پہنچا دیئے متفق علیہ۔ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے ذمہ اپنے بھائی کی کوئی ایسی چیز ہو

لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ مِنْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْیَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ

جو ظلم سے اوسکی ہو اوسکی ہتک عزت کی ہو یا کوئی اور شے ہو۔ اوسکو لازم ہے کہ دنیا میں اوس کو معاف کرالے اور اپنے ذمہ کو اوس سے بری

دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ کَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ

دینار ہوگا نہ درہم اگر اوسکے عمل صالح ہونگے تو اوسکے حق کی مقدار اسکے اعمال میں سے عوض دلایا جائے گا اور اگر

لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

عمل صالح نہ ہونگے تو خطاوار کے گناہ اوسپر ڈالے جاوینگے۔ روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے

هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى

جو چھوڑ دے اون چیزوں کو جنسے خدا تعالے نے منع کیا ہے۔ متفق علیہ۔ اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر ایک شخص متعین تھا اوسکو کرکرہ کہا جاتا تھا وہ فوت ہوگیا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً

علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے پس لوگ اوسکی طرف نظر کرنے کو گئے پس لوگوں نے ایک کمل پایا

قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ النَّبِيِّ

جو اوسنے اسباب میں سے چرا لیا تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ ابوبکر نفیع بن حارث سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ زمانہ لوٹ کر آگیا ہے مثل اوس صورت کے جس دن پیدا کیا اللہ تعالے نے

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ مُتَوَالِيَاتٌ

آسمانوں اور زمین کو برس بارہ مہینے کا ہے اونمیں سے چار حرام ہیں تین متوالی ہیں

ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَ

ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر کا جو جمادی الاخری اور

شَعْبَانَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ

شعبان کے درمیان ہے۔ یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں آپ خاموش ہوگئے یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کہ

سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا

اسکا کوئی اور نام رکھینگے آپ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہم نے کہا ہاں ہے آپ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے

قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ

ہم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش ہوگئے یہانتک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اسکا کوئی اور نام رکھینگے آپ نے فرمایا

أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ

کیا یہ بلدہ نہیں ہے ہمنے کہا ہاں ہے آپنے فرمایا یہ کونسا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں پھر آپ خاموش رہے۔

حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ

یہانتک کہ ہمنے ظن کیا کہ اس دن کا بھی کوئی اور نام رکھینگے آپنے فرمایا یہ یوم النحر نہیں ہمنے کہا ہاں ہے

فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا

آپنے فرمایا کہ تمہارے خون اور مال اور عزت تم پر حرام ہیں مثل حرام ہونے اس دن کے اس

فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ

شہر میں اس مہینہ میں اور تم عنقریب اپنے رب کی ملاقات کروگے اور خدا تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال پوچھیگا۔

أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ

خبردار میرے بعد تم نے منکر نہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگ جاؤ خبردار جو

الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ

حاضر ہیں غائبوں کو پہونچا دیں شاید بعض ان لوگوں میں سے جنکو تو احکام پہونچا دیں بعض سننے والے سے زیادہ

مَنْ سَمِعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یاد رکھنے والا ہو پھر آپنے فرمایا خبردار میں نے احکام پہونچا دیئے ہمنے کہا ہاں آپنے فرمایا اے اللہ تو گواہ ہو متفق علیہ

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ رض حارثی رض سے روایت ہے کہ رسول

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر چھین لیگا بیشک

أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا

اللہ تعالیٰ نے اوسکے لئے دوزخ کی آگ واجب کردی اور بہشت اوسپر حرام کی ایک آدمی نے کہا اے رسول اللہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو۔

يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

آپنے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ٹہنی ہو روایت کی یہ مسلم نے روایت ہے۔

عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عدی بن عمیرہ رض سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ

کہ فرماتے تھے تم میں سے ہم جس شخص کو عامل بناکر کسی عمل پر بھیجیں پھر وہ ایک سوئی یا سوئی سے زیادہ ہم سے چھپا وے تو وہ

غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي

خیانت ہو قیامت کے دن اوسکو لیکر خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہوگا۔ ایک شخص سیاہ فام انصار میں سے گویا میں

أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ

اوسکو دیکھتا ہوں کھڑا ہوکر کہنے لگا یا رسول اللہ اپنا عمل مجھ سے واپس کرو آپنے فرمایا تجھے کیا ہوا اوسنے کہا میں نے آپ کو

تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ

ایسی ایسی باتیں کہتے سنا ہے آپنے فرمایا میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جس شخص کو ہم عامل بنائیں اوسکو لازم ہے کہ لاوے

بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ تھوڑا بہت جو کچھ ہو حاضر کرے جو کچھ اوسمیں سے اوسکو دیا جاتے لیلیوے اور جس سے روکا جاوے رک جاوے روایت کی

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ

عمر بن خطاب رض سے روایت ہے کہ خیبر کے دن

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے ایک جماعت آکر کہنے لگی کہ فلانا شہید ہے اور فلانا

شَهِيدٌ حَتّٰى مَرُّوا عَلٰى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شہید ہے تا ایک آدمی پر گذرے اونہوں نے اوسکا نام لے کر کہا کہ فلانا شہید ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

نہیں میں نے اوسکو بسبب خیانت کرنے اور چورانے ایک چادر یا کمل کے دوزخ کی آگ میں دیکھا ہے روایت کی مسلم نے۔ ابو

قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ

قتادہ حارث بن ربعی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا

فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ

پھر صحابہ کے پس ذکر کیا واسطے اونکے یہہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان اللہ تعالےٰ کیساتھ سب عملوں سے افضل ہیں

فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ

ایک آدمی نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمایئے اگر میں فی سبیل اللہ مارا جاؤں تو میرے

عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ

گناہوں کا کفارہ ہو جاسکے آپنے فرمایا ہاں اگر تم اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

راہ میں مارا گیا درحالیکہ صبر کرنے والا خالص نیت کرنیوالا سامنے رہنے والا پشت نہ دینے والا پھر آپنے فرمایا



اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

تونے کس طرح کہا اوسنے عرض کی آپ فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں

أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ

تو میرے گناہوں کا کفارہ ہوجائیگا آپنے فرمایا ہاں درحالیکہ تو

صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذٰلِكَ

صبر کرنیوالا اللہ تعالیٰ کی رضا خوشنودی طلب کرنیوالا اوسکا سامنا کرنیوالا پشت دیکر بھاگنیوالا نہو مگر قرض کہ جبریل نے مجھے یہ کہا ہے۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی یہ مسلم نے ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ فَقَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ

علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے لوگوں نے کہا ہمارے میں مفلس وہ ہے جسکے پاس نہ درہم ہو۔

لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ

اور نہ کچھ مال اسباب ہو آپنے فرمایا میری امت میں سے قیامت کے دن وہ شخص مفلس ہوگا جسنے دنیا میں نماز

وَصِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا

اور روزے اور زکوٰۃ ادا کی ہو اور کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا۔

وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ

اور کسی کا خون کیا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا پس اسکے حسنات اس کو اور اوسکو دیئیجے جاینگے۔

فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ

اگر اوسکے نیک اعمال لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے پہلے ہی تمام ہوگئے تو اونکے گناہ

عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

اسکے سر پر ڈال کر دوزخ کی آگ میں گرایا جائیگا روایت کی یہ مسلم نے ام سلمہ رضہ سے مروی ہے کہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے جیسا آدمی ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے فیصل کرانے کو لاتے ہو اور شاید

إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ بِنَحْوِ مَا

تم میں سے بعض اپنے دعوے کے ثبوت میں اپنی خوش بیانی کے سبب حجت خوب بیان کرنیوالا ہو پس میں اوسکا بیان سنکر اوسکے لئے

أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ

حکم کردوں جس شخص کو دوسرے کا حق میں فیصلہ میں دلادوں بیشک میں آگ کا ٹکڑا اوسکو کاٹ کر دلواتا ہوں متفق

عَلَيْهِ الْحَسَنُ أَيْ أَعْلَمُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

الحسن یعنے اپنی حجت کو خوب جاننے والا ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ہمیشہ دین کی طرف سے کشادگی میں رہتا ہے جبتک خون حرام کو نہ پہنچے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ امْرَأَةُ حَمْزَةَ

روایت کی یہ بخاری نے خولہ بنت ثامر انصاریہ رض سے روایت ہے

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رِجَالًا

کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ بہت آدمی

يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ کے مال میں سے ایسا ناحق تصرف کرتے ہیں جس میں ان کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ قیامت کے دن انکے لئے دوزخ ہے روایت کی بخاری نے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ فِي تَعْظِيمِ حُرُمَاتِ الْمُسْلِمِينَ

ستائیسواں باب مسلمانوں کی حرمتیں

وَبَيَانِ حُقُوقِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالرَّحْمَةِ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَنْ

اور حقوق کی اور ان پر شفقت اور رحمت کرنیکے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے جو شخص

يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ يُعَظِّمْ

اللہ تعالی کی حرمات کی تعظیم کرے اللہ کے نزدیک اوسکے لئے یہہ کام بہتر ہے اور فرمایا اور

شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ وَقَالَ تَعَالَى وَاخْفِضْ

جو شخص اللہ تعالے کے احکام کی تعظیم کرے بیشک یہہ دلوں کے تقوی سے ہے اور فرمایا تو مومنوں کیلئے

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ تَعَالَى مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ

اپنے بازو جھکا دے اور فرمایا جو شخص کسی نفس کو بغیر کسی قصاص کے

أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا

یا بغیر فساد کے زمین میں قتل کرے گویا اوسنے سب آدمی قتل کر دیئے اور جو شخص اوسکو زندہ رکھے گویا

أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اوسنے سب آدمی زندہ رکھے ابی موسی رض سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن ایک دوسرے کیلئے دیوار کی طرح ہے کہ اوسکا بعض دوسرے بعض کو

بعضا متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

مضبوط کرتا ہے۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

من مر في شيء من مساجدنا او اسواقنا ومعه نبل فليمسك او

جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں میں گذرے اور اسکے پاس تیر ہوں تو اسکو لازم ہے کہ بند کرے یا

ليقبض على نصالها بكفه ان يصيب احدا من المسلمين منها بشيء متفق

ہاتھ سے اسکی نوک پکڑ لے واسطے بچاؤ کے کہ پہنچے اس سے کسی مسلمان کو تیر کی نوک زخم جائے۔ متفق

عليه وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال قال رسول

علیہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم

اللہ صلعم نے فرمایا کہ مومن ایک دوسرے سے دوستی کرنے اور ترحم کرنے اور مہربانی کرنے میں ایک بدن کی مثل

مثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر

ہیں جب ایک عضو بدن میں سے بیمار ہو جاتا ہے تو باقی بدن کے اعضاء بیخوابی اور

والحمى متفق عليه وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قبل النبي صلى

تپ میں شریک ہو جاتے ہیں متفق علیہ روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم الحسن بن علي رضي الله عنهما وعنده الاقرع بن حابس

علیہ وسلم نے حسن بن علی رض کو بوسہ دیا۔ اور آپکے پاس اقرع بن حابس موجود تھا۔

فقال الاقرع ان لي عشرة من الولد ما قبلت منهم احدا فنظر اليه

اقرع نے کہا کہ میرے دس فرزند ہیں میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من لا يرحم لا يرحم متفق عليه

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ جو رحم نہ کرے وہ رحم نہیں کیا جاتا متفق علیہ

وعن عائشة رضي الله عنها قالت قدم ناس من الاعراب على

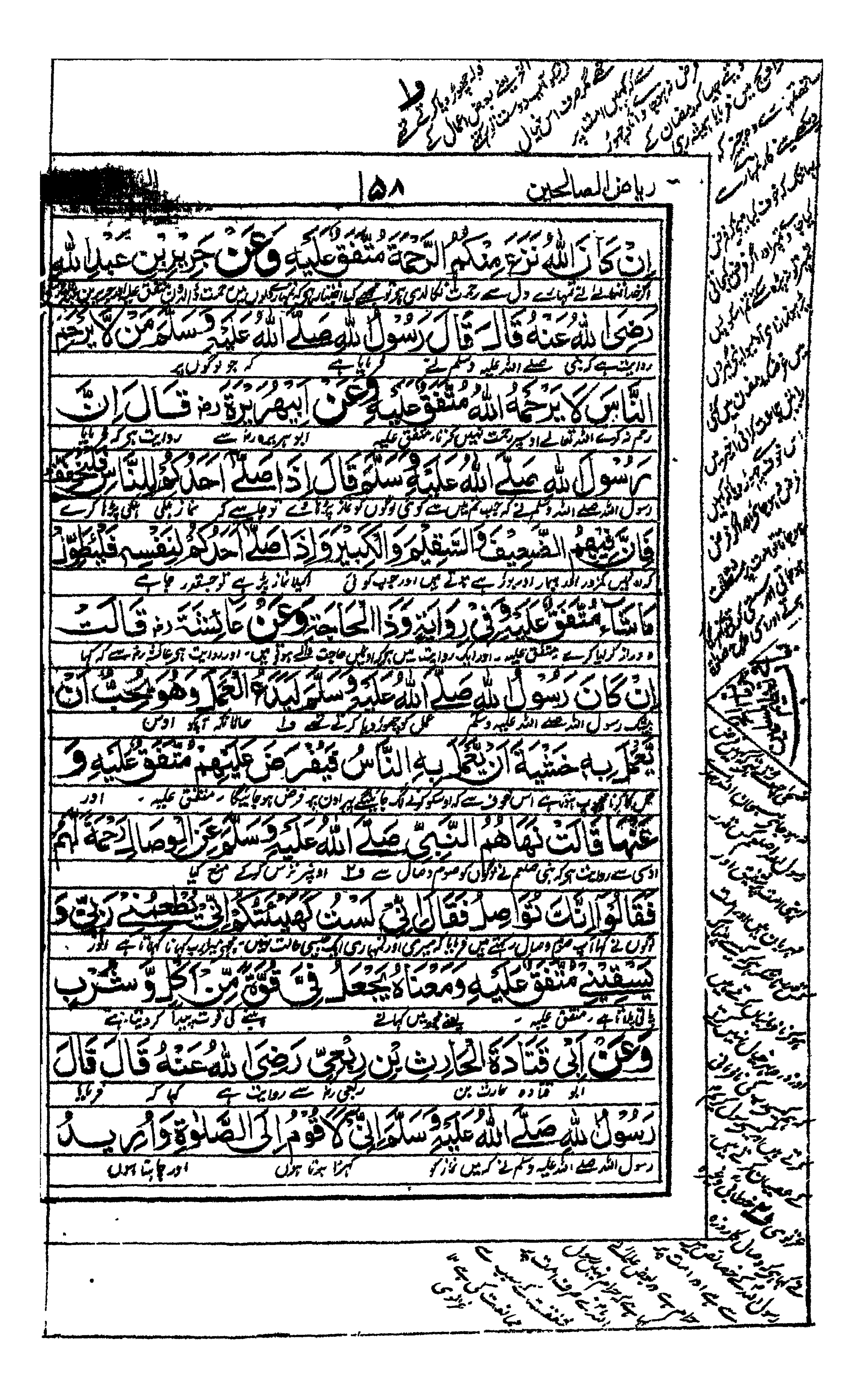
روایت ہے عائشہ رض سے کہ کچھ گنوار لوگ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اتقبلون صبيانكم فقالوا نعم

رسول اللہ صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ تم اپنے لڑکوں کو بوسہ دیا کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں

فقالوا لكنا والله ما نقبل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او املك

وہ بولے اللہ کی قسم ہے ہم تو بوسہ نہیں دیتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا



إن كان الله نزع منكم الرحمة متفق عليه وعن جرير بن عبد الله

اگر خدا تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکال دی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں متفق علیہ اور جریر بن عبداللہ

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يرحم

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگوں پر

الناس لا يرحمه الله متفق عليه وعن أبي هريرة رض قال إن

رحم نہ کرے اللہ تعالیٰ اوس پر رحمت نہیں کرتا متفق علیہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا صلى أحدكم للناس فليخفف

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ نماز ہلکی پڑھا کرے

فإن فيهم الضعيف والسقيم والكبير وإذا صلى أحدكم لنفسه فليطول

کیونکہ ان میں کمزور اور بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے

ما شاء متفق عليه وفي رواية وذا الحاجة وعن عائشة رض قالت

دراز کرلیا کرے متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اون میں حاجت والے ہوتے ہیں۔ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا

إن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدع العمل وهو يحب أن

بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عمل کو چھوڑ دیا کرتے تھے حالانکہ آپکو اوس

يعمل به خشية أن يعمل به الناس فيفرض عليهم متفق عليه و

عمل کا کرنا محبوب ہوتا ہے اس خوف سے کہ اوسکو کرنے لگ جائینگے پھر اون پر فرض ہو جائیگا۔ متفق علیہ۔ اور

عنها قالت نهاهم النبي صلى الله عليه وسلم عن الوصال رحمة لهم

اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے لوگوں کو صوم وصال سے اون پر ترس کر کے منع کیا

فقالوا إنك تواصل فقال إني لست كهيئتكم إني يطعمني ربي و

لوگوں نے کہا آپ صوم وصال رکھتے ہیں فرمایا کہ میری اور تمہاری ایک جیسی حالت نہیں۔ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور

يسقيني متفق عليه ومعناه يجعل في قوة من أكل وشرب

پلاتا ہے۔ متفق علیہ۔ یعنی مجھ میں کھانے پینے کی قوت پیدا کر دیتا ہے

وعن أبي قتادة الحارث بن ربعي رضي الله عنه قال قال

ابو قتادہ حارث بن ربعی رض سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأقوم إلى الصلاة وأريد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نماز کو کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں

أن أطول فيها فأسمع بكاء الصبي فأتجوز في صلاتي كراهية أن أشق

کہ طول دینا چاہتا ہوں اوس میں پس سنتا ہوں لڑکے کا رونا تو اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں واسطے مکروہ جاننے اس بات کی کہ ڈالوں مشکل ماں پر

على أمه رواه البخاري وعن جندب بن عبد الله رضي الله عنه قال

تکلیف ڈالوں اوس کی روایت کی بخاری نے اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ رضہ سے کہ کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلاة الصبح فهو في ذمة

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑھے صبح کی فقط پس وہ ذمہ

الله فلا يطلبنكم الله من ذمته بشيء فإنه من يطلبه من ذمته بشيء

اللہ کے ہے پس نہ طلب کرے تم سے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے پس وہ جسکو کہ طلب کرے اللہ واسطے ذمہ اپنے کے ساتھ کسی چیز کے

يدركه ثم يكبه على وجهه في نار جهنم رواه مسلم وعن ابن عمر

پالیگا اوسکو پھر گرائیگا اوسکو اوندھا منہ اوسکے کے دوزخ کی آگ میں روایت کی یہ مسلم نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے اور نہ

من كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله

اوسکو ہلاکت میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہو اللہ اوسکی حاجت روائی میں ہوتا ہے اور جو شخص مسلمان کو کوئی رنج دور کرے

عنه بها كربة من كرب يوم القيامة ومن ستر مسلما ستره الله يوم القيامة

اللہ تعالیٰ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکے رنج دور کریگا اور جو شخص مسلمان پر پردہ ڈالے قیامت کو خدا تعالیٰ اوسپر پردہ ڈالیگا

متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله

متفق علیہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم

صلى الله عليه وسلم المسلم أخو المسلم لا يخونه ولا يكذبه ولا يخذله

نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خیانت کرے اوسکی اور نہ جھوٹ بولے اوس سے اور نہ ترک مدد کرے اوسکی

كل المسلم على المسلم حرام عرضه وماله ودمه التقوى ههنا بحسب

مسلمان کے سب کچھ مسلمان پر حرام ہیں آبرو اور مال اور خون اوس کا تقویٰ یہاں ہے آدمی کے لیے

امرئ من الشر أن يحتقر أخاه المسلم رواه الترمذي وقال حديث

یہی برائی کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحاسدوا

حسن ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو

وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَ

اور تم آپس میں بخش مت کرو اور ایک دوسرے سے بغض مت رکھو اور ایک دوسرے کی طرف پشت مت کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا مت کرے

كُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ

اللہ کے بندو ایک دوسرے کے بھائی ہو جاؤ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ ظلم کرے اوس پر اور نہ مدد کرنا چھوڑے اوسکی اور حقیر نہ جانے اوسکو تقوی یہاں

التَّقْوَى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ

ہے اور تین مرتبہ نبی صلعم نے اوپنی چھاتی کی طرف اشارہ کیا آدمی کیلئے یہی برائی کافی ہے۔

أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ مسلمان بھائی کی حقارت کرے ہر چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے اوسکا خون اور اوسکا مال اور اوسکی عزت مسلم نے یہ روایت کی ہے

النَّجْشُ أَنْ يَزِيدَ فِي ثَمَنِ سِلْعَةٍ يُنَادِي عَلَيْهَا فِي السُّوقِ وَنَحْوِهِ وَلَا رَغْبَةَ

نجش اوسکو کہتے ہیں کہ بازار وغیرہ میں کوئی چیز بکتی ہو اور کوئی اوسکو خریدتا ہو دوسرا بلا نیت خریدنے کے صرف

لَهُ فِي شِرَائِهَا بَلْ يَقْصِدُ أَنْ يَغُرَّ غَيْرَهُ وَهٰذَا حَرَامٌ وَالتَّدَابُرُ أَنْ يُعْرِضَ عَنِ

اوسکو فریب دینے کو اوسکی قیمت بڑھا دے یہ حرام ہے تدابر یہ ہے کہ آدمی دوسرے بھائی سے منھ پھیرے اور اوس سے

الْإِنْسَانِ وَيَهْجُرَهُ وَيَجْعَلَهُ كَالشَّيْءِ الَّذِي وَرَاءَ الظَّهْرِ وَالدُّبُرِ وَعَنْ

مفارقت کرے یعنی اوسکو اوس چیز کی مثل کر دے جو پشت کے پیچھے گرائی گئی ہو اور روایت ہے انس رضہ سے

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى

وہ روایت کرتے ہیں نبی صلعم سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جبتک کہ جو چیز

يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اپنے نفس کو دوست رکھتا ہو وہی چیز اوپنے مسلمان بھائی کے لئے دوست رکھے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ ایک آدمی نے عرض کی اے رسول اللہ جب

إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ

وہ مظلوم ہو تو میں اوسکی نصرت کروں آپ فرمائیے کہ اگر وہ ظالم ہو تو اوسوقت اوسکی مدد کس طرح کروں آپ نے فرمایا کہ تو اوسکو ظلم سے

الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

منع کرے اسحالت میں یہی اوسکی مدد ہے روایت کی بخاری نے ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہیں

السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ

سلام کا جواب دینا اور بیمار کو پوچھنا اور جنازہ پر حاضر ہونا اور دعوت قبول کرنی اور چھینکنے والے کا جواب دینا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ إِذَا لَقِيتَهُ

متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے حق ہیں مسلمان پر چھ ہیں جب تو اس سے ملاقات کرے

فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ

تو سلام علیکم کہہ اور جب تیری کوئی دعوت کرے تو قبول کر اور جب وقت خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کر اور جب چھینکے

فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ وَعَنْ أَبِي عُمَارَةَ

پھر الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے اور جب بیمار ہو جاوے تو اس کی عیادت کر اور جب مر جاوے تو اس کے پیچھے جا ابو عمارہ

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو

بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ

سات چیزوں کا امر کیا اور سات چیزوں سے ہم کو نہی کی امر کیا ہم کو مریض کی عیادت اور جنازہ کے پیچھے چلنے اور عاطس کے جواب دینے اور قسم

الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ

دینے والے کی ابرار اور مظلوم کی مدد اور دعوت کرنے والے کی اجابت اور سلام کے افشاء کا امر کیا۔ اور ہم کو منع کی

نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

انگشتریاں یا انگشتری بنانے سے اور چاندی کے برتن میں پانی پینے اور سرخ زین پوش بنانے اور

وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

قسی اور استبرق اور دیباج پہننے سے منع فرمایا۔ متفق علیہ اور ایک روایت

رِوَايَةٍ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي السَّبْعِ الْأُوَلِ الْمَيَاثِرُ بِيَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتُ قَبْلَ

میں پہلے سات میں گم شدہ چیز کی تعریف کرنی آئی ہے میاثر ساتھ یا کے نیچے دو نقطوں والی کے پہلے الف سے

الْأَلِفِ وَثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ بَعْدَهَا وَهِيَ جَمْعُ مِيثَرَةٍ وَهِيَ شَيْءٌ يُتَّخَذُ مِنْ حَرِيرٍ وَيُحْشَى

اور ثاء تین نقطوں والی پیچھے الف کے میثرہ کی جمع ہے اور وہ ایک گدی ہے ریشم سے بناتے ہیں اور روئی وغیرہ سے

قُطْنًا أَوْ غَيْرَهُ وَيُجْعَلُ فِي السَّرْجِ وَكُورِ الْبَعِيرِ وَيَجْلِسُ عَلَيْهِ الرَّاكِبُ وَالْقَسِّيُّ

اس کو بھر کر اونٹ اور گھوڑے کے زین پر ڈالتے ہیں اور سوار اس پر بیٹھتا ہے اور قسی

بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ الْمُشَدَّدَةِ وَهِيَ ثِيَابٌ تُنْسَجُ مِنْ حَرِيرٍ

قاف کی فتح اور سین مہملہ مشددہ کی کسرہ سے ایک کپڑا ہے کہ ریشم



وَكِتْمَانٌ مُخْتَلِطِينَ إِنْشَادُ الضَّالَّةِ تَعْرِيفُهَا

اور کتمان کو ملا کے بولتے ہیں انشاد ضالہ سے مراد مشہور کرنا اسکا ہے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ فِي سَتْرِ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَ

اٹھائیسواں باب مسلمانوں کے عیب پر پردہ ڈالنے اور

النَّهْيِ عَنْ إِشَاعَتِهَا لِغَيْرِ ضَرُورَةٍ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ

بلا ضرورت اونکے تشہیر کرنے سے نہی کے بیان میں فرمایا خدا تعالی نے جو لوگ چاہتے ہیں

أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَ

کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں اونکو دکھ ہے دردناک بیچ دنیا اور آخرت

الْآخِرَةِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ

کوئی بندہ کسی بندہ پر پردہ پوشی نہیں کرتا مگر اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ

مسلم نے اوسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا فرماتے تھے سبھی

أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ عَمَلًا

تمام امت معاف ہے مگر ظاہر کرنے والے اور مجاہرہ میں سے ہے کہ آدمی رات کو کوئی

بِاللَّيْلِ ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ

عمل کرے پھر صبح کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالی نے اوسپر پردہ ڈال رکھا ہے پھر دن کو لوگوں کو کہے اسے فلانے میں نے رات

كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ

کو ایسا ایسا عمل کیا تھا حالانکہ رات اوسپر پردہ ڈال رکھا تھا پس صبح کو اللہ کا پردہ ڈالا ہوا منکشف کر دیا

عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ

علیہ اوسی سے روایت ہے وہ روایت کرتا ہے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب لونڈی زنا کرے اور اسکا زنا ظاہر ہو جائے تو اوسکو زنا کی حد لگانی چاہئے اور نہ عار

وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّانِيَةَ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتِ

دلائی جائے اوسپر پھر اگر دوسری بار زنا کرے تو پھر اوسکو حد ماری جائے اور سرزنش نہ کیجائے پھر اگر تیسری بار زنا کرے

الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ التَّثْرِيبُ التَّوْبِيخُ وَعَنْهُ قَالَ

تو اوسکو فروخت کردے اگرچہ ایک رسی بال سے بنی ہوئی اوسکی قیمت میں ملے تثریب جھڑکنا ہے متفق علیہ

أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ

کہ ایک شخص نبی صلعم کے سامنے حاضر کیا گیا کہ اوسنے شراب پی تھی آپنے فرمایا کہ اسکو مارو کہا ابوہریرہ نے

فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَمِنَّا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا

کہ ہم میں سے کوئی اوسکو ہاتھ سے مارتا تھا اور کوئی جوتی سے مارتا تھا اور کوئی کپڑے سے اوسکو مارتا تھا جب وہ

انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا

پھر کر چلا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے اوسکو کہا کہ تجھے اللہ خوار کرے آپنے فرمایا ایسا مت کہو تم اسپر

عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

شیطان کی اعانت مت کرو۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِينَ

انتیسواں باب مسلمانوں کی حاجت روائی کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم نیکی کرو شاید تم کو نجات حاصل ہو۔ ابن عمر رض سے روایت ہے۔

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوس پر ظلم کرے

وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ

ور نہ اوسکو ہلاکت میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہو اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت روائی میں ہوتا ہے اور جو شخص مسلمان

مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ

کے رنج کو دور کرے خدا تعالیٰ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکا ایک رنج دور کریگا اور جو شخص

مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مسلمان پر پردہ ڈالے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسپر پردہ ڈالیگا ابوہریرہ رض سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ

کہ جو شخص مومن سے دنیا کے رنجوں میں سے کوئی رنج

الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ

دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے رنجوں میں سے اوسکے رنج دور کریگا اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے

يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا

اللہ تعالیٰ اوسکو دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا۔ اور جسنے پردہ ڈالا مسلمان پر اللہ دنیا میں پردہ ڈالیگا



وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ

اور آخرت میں ف اور اللہ تعالیٰ بندہ کی اعانت میں ہوتا ہے جبتک بندہ اپنے بھائی کی اعانت میں ہوتا ہے اور جو شخص علم کی طلب

طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ

میں سفر کرے اللہ تعالیٰ اوسکے لئے بہشت کیطرف رستہ آسان کر دیتا ہے اور نہیں جمع ہوتی کوئی قوم کسی

فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ إِلَّا نَزَلَتْ

گھر میں اللہ کے گھروں میں سے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھیں اور باہمدگر اوسکا درس کریں مگر اللہ تعالیٰ

عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ

اون پر سکینہ نازل کرتا ہے اور رحمت اونکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اونکو احاطہ کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اون لوگوں میں جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں ف اونکا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کو قیامت کے دن عمل پیچھے کر دیگا ف اوسکو نسب کی لیاقت آگے نہ کریگی

اَلْبَابُ الثَّلَاثُونَ فِي الشَّفَاعَةِ

تیسواں باب شفاعت کرنیکے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو شخص نیک سفارش کرے گا ف اوسکو اوس میں سے حصہ ملے گا

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا

جب کوئی حاجتمند آتا تو آپ اپنے پاس بیٹھنے والوں کیطرف توجہ کرکے فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ سفارش کرو تم کو اجر

تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي

ملیگا۔ اور اللہ تعالیٰ جو کام محبوب ہوتا ہے اپنے نبی صلعم کی زبان پر جاری کرتا ہے ف متفق علیہ۔ اور ایک

رِوَايَةٍ مَا شَاءَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قِصَّةِ بَرِيرَةَ وَ

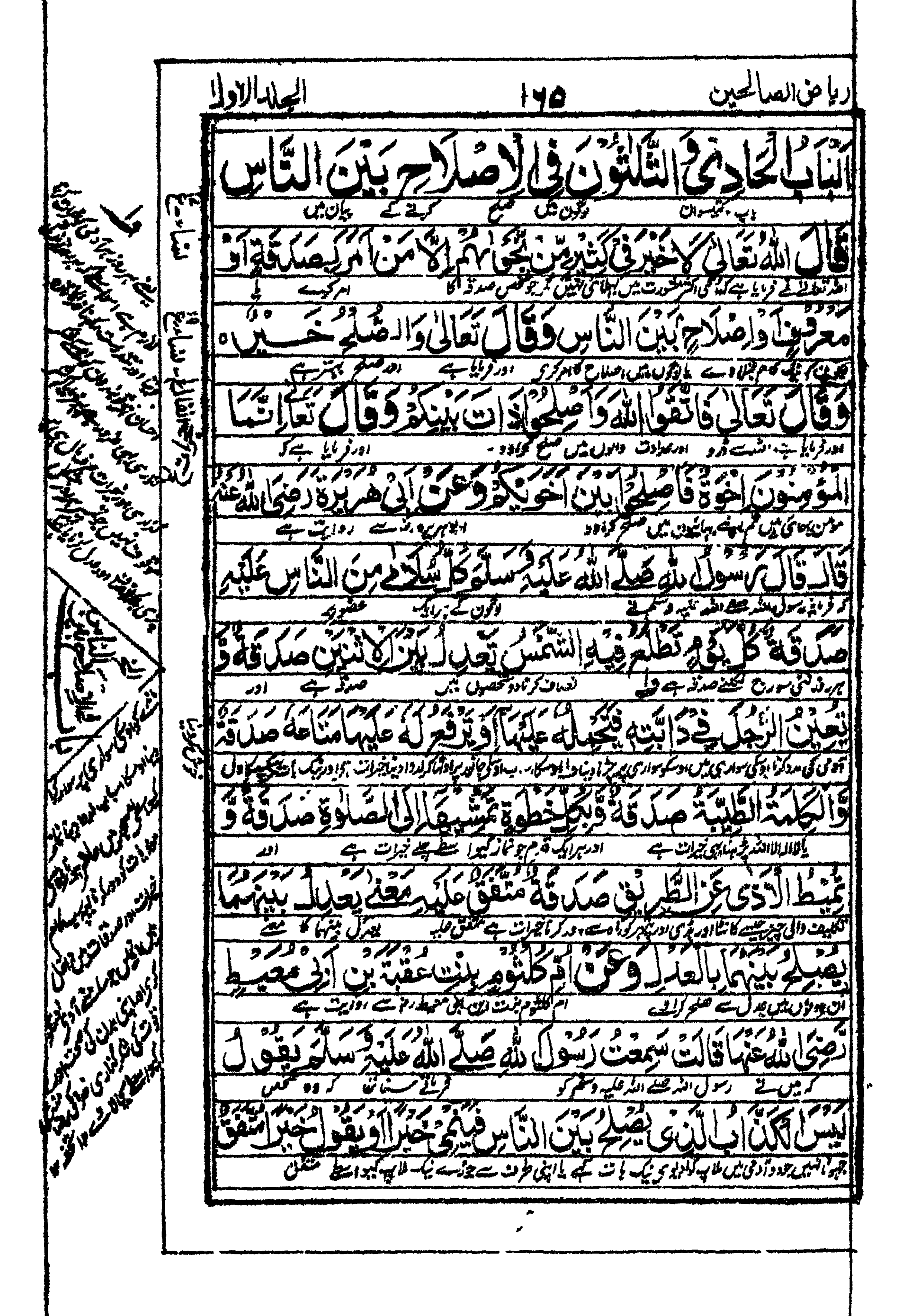
روایت میں ہے جو چاہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بریرہ کے

زَوْجِهَا قَالَ قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ

اور اوسکے خاوند کے قصہ میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے بریرہ کو کہا کہ اگر تو اوسکی طرف رجوع کر لے اوس نے کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

یا رسول اللہ آپ مجھکو امر کرتے ہیں آپنے فرمایا نہیں میں شفاعت کرتا ہوں اوسنے کہا کہ مجھکو اوسکی حاجت نہیں روایت کی یہ بخاری نے



الباب الحادی و الثلثون فی الاصلاح بین الناس

باب اکتیسواں لوگوں میں صلح کرنے کے بیان میں

قال الله تعالٰی لا خیر فی کثیر من نجوٰهم الا من امر بصدقة او

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہیں کچھ بھلائی اکثر مشورت میں ان کی مگر جو شخص صدقہ کا امر کرے یا

معروف او اصلاح بین الناس وقال تعالٰی والصلح خیر ۝

نیک کام کا یا لوگوں میں اصلاح کا امر کرے اور فرمایا ہے اور صلح بہتر ہے

وقال تعالٰی فاتقوا الله واصلحوا ذات بینکم وقال تعالٰی انما

اور فرمایا ہے اللہ سے ڈرو اور معاملات آپس میں صلح کرا دو اور فرمایا ہے کہ

المؤمنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم وعن ابی هریرة رضی الله عنه

مومن بھائی ہیں تم اپنے بھائیوں میں صلح کرا دو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل سلامٰی من الناس علیه

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہر ایک عضو پر

صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس تعدل بین الاثنین صدقة و

ہر روز کہ جس میں سورج نکلتا ہے صدقہ ہے دو شخصوں میں انصاف کرنا صدقہ ہے اور

تعین الرجل فی دابته فتحمله علیها او ترفع له علیها متاعه صدقة

آدمی کی مدد کرنا اس کی سواری میں اس کو سواری پر چڑھا دینا یا اس کا اسباب اٹھا کر لدا دینا خیرات ہے اور نیک بات کہنا

والکلمة الطیبة صدقة وبکل خطوة تمشیها الی الصلوٰة صدقة و

یا لا الٰہ الا اللہ پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک قدم جو نماز کی طرف چلے خیرات ہے اور

تمیط الاذٰی عن الطریق صدقة متفق علیه معنی تعدل بینهما

تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی اور پتھر کو راستے سے دور کرنا خیرات ہے متفق علیہ یعدل بینہما کا معنے

یصلح بینهما بالعدل وعن ام کلثوم بنت عقبة بن ابی معیط

ان دونوں میں عدل سے صلح کرا دے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رض سے روایت ہے

رضی الله عنها قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص

لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس فینمی خیرا او یقول خیرا متفق

جھوٹا نہیں جو دو آدمیوں میں ملاپ کرا دیوے یعنی نیک بات کہے یا اپنی طرف سے جوڑ کے نیک ملاپ کہے اسطے متفق

عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ زِيَادَةٌ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا

علیہ اور مسلم کی روایت میں زیادہ ہے وہ بیان کرتی ہے کہ میں نے انکو لوگوں کی باتوں میں سے کسی میں سنے

يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ يَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثَ

جھوٹ کی اجازت دیتے نہیں سنا مگر تین میں یعنے لڑائی میں اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے میں اور

الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

مرد جو اپنی عورت سے باتیں کرتا ہے اور عورت جو اپنے مرد سے باتیں کرتی ہے۔ روایت ہے عائشہ رض سے

قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ

کہ رسول اللہ صلعم نے سنی آواز جھگڑنے والوں کی جو دروازہ پر تھیں

عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِي شَيْءٍ وَ

بلند آوازیں تھیں جو جھگڑتے تھے اور ایک ان میں سے دوسرے سے قرض میں سے کچھ چھوڑنا چاہتا اور نرمی کرنیکا سوال کرتا تھا اور وہ دوسرا

هُوَ يَقُولُ وَاللهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

کہتا تھا مجھے اللہ کی قسم ہے میں نہ کروں گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا

أَيْنَ الْمُتَأَلِّي عَلَى اللهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَلَهُ أَيُّ ذَلِكَ

کہ کہاں ہے وہ شخص جو قسم کھاتا ہے اللہ پر کہ نیکی نہ کریگا اوسنے کہا یا رسول اللہ میں ہوں اور دیکھئے لئے وہی ہے

أَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعْنَى يَسْتَوْضِعُهُ يَسْأَلُهُ أَنْ يَضَعَ عَنْهُ بَعْضَ دَيْنِهِ

جو چاہے متفق علیہ یستوضعہ کا معنے مانگتا تھا اس سے کہ کچھ قرض اسکو چھوڑ دے

وَيَسْتَرْفِقُهُ يَسْأَلُهُ الرِّفْقَ وَالْمُتَأَلِّي الْحَالِفُ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ

ویسترفقہ یعنے نرمی چاہتا تھا اور متالی یعنے قسم کھانیوالا ابو العباس سہل بن

بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ

سعد ساعدی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی

أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

کہ بنی عمرو بن عوف میں باہم کچھ تنازع ہے آپ کچھ آدمی ساتھ لے کر

سَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انکی صلح کرانے کو تشریف لیگئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہاں رک گئے

وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ

اور نماز کا وقت آگیا بلال ابوبکر کے پاس آیا اور کہا۔



أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حبس وحانت الصلوة فهل لك أن

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیر ہو گئی اور نماز کا وقت آ گیا کیا تو لوگوں کو

تؤم الناس قال نعم إن شئت فأقام بلال وتقدم أبو بكر رضي الله عنه فكبر وكبر

نماز پڑھا سکتا ہے ابو بکر نے کہا ہاں اگر تو چاہتا ہے بلال نے اقامت کہی اور ابو بکر آگے کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی

الناس وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي في الصفوف حتى قام

تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوں میں چلتے آئے تاکہ پہلی صف میں آ کھڑے ہوئے

في الصف فأخذ الناس في التصفيق وكان أبو بكر رضي الله عنه لا يلتفت في صلوته

پس لوگ تالی بجانے لگے اور ابو بکر نماز میں التفات نہ کرتے تھے

فلما أكثر الناس التصفيق التفت فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم

جب لوگوں نے تصفیق بہت کی تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

فأشار إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع أبو بكر رضي الله عنه يده فحمد الله

رسول اللہ صلعم نے اشارہ کیا کہ نماز پڑھاتے رہیں ابو بکر نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی

ورجع القهقرى وراءه حتى قام في الصف فتقدم رسول الله صلى الله

اور پچھلے پاؤں پیچھے کو پھر آ کر صف میں آ کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فصلى للناس فلما فرغ أقبل على الناس فقال يا أيها الناس

علیہ وسلم نے آگے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو

ما لكم حين نابكم شيء في الصلوة أخذتم في التصفيق إنما التصفيق

کیا ہے تم کو جب کوئی چیز پیش ہوتی ہے تم کو نماز میں تم تالی بجانے لگتے ہو تالی بجانا عورتوں کے لئے

للنساء من نابه شيء في صلوته فيقل سبحان الله فإنه لا يسمعه أحد

مقرر ہے جب تم کو کوئی امر نماز میں پیش آ جایا کرے تو سبحان اللہ کہا کرو اس لئے کہ سبحان اللہ کو سن کر

حين يقول سبحان الله إلا التفت يا أبا بكر ما منعك أن تصلي بالناس

ہر کوئی التفات کرتا ہے اے ابو بکر جب میں نے تجھے اشارہ کیا

حين أشرت إليك فقال أبو بكر رضي الله عنه ما كان ينبغي لابن

تجھے لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے منع کیا تھا ابو بکر نے عرض کی کہ

أبي قحافة أن يصلي بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق

ابو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔ متفق

عَلَيهِ مَعْنَى حَبَسَ أَمْسَكُوهُ لِيَصْبِغُوهُ

علیہ حبس کے معنی ہیں کہ آپکو لوگوں نے اسلئے روک رکھا تھا تا کہ آپکے خضاب لگا دیں

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُونَ فِي فَضْلِ ضَعَفَةِ الْمُسْلِمِينَ وَالْفُقَرَاءِ وَالْخَامِلِينَ

بتیسواں باب ضعیف اور فقیر اور غیر مشہور مسلمانوں کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا سمیٹے اور تھام رکھ آپکو ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ الْآيَةَ

صبح شام طالب ہیں اسکے منہ کے اور نہ دوڑیں آنکھیں تیری ان کو چھوڑ کر تلاش میں رونق دنیا کی زندگی کی آخر آیت تک

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

روایت ہے حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کیا نہیں خبر دوں تمکو اہل جنت کی ہر ضعیف جسکو لوگ ذلیل سمجھتے ہونگے

لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اسکی قسم کو پورا ہی کر دے۔ کیا نہ خبر دوں میں تمکو دوزخیوں کی ہر سخت گو جھگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا تکبر کرنیوالا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْعُتُلُّ الْغَلِيظُ الْجَافِي وَالْجَوَّاظُ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَتَشْدِيدِ الْوَاوِ

متفق علیہ عتل یعنی سخت طبیعت ظلم کرنیوالا اور جواظ ساتھ فتح جیم اور تشدید واو

وَبِالظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ وَقِيلَ الضَّخْمُ الْمُخْتَالُ فِي مِشْيَتِهِ وَ

اور ساتھ ظاء نقطے والے کے جمع کرنیوالا بخیل اور بعض نے کہا گھمنڈ والا اتنا پھولنے والا اپنی چال میں اور

قِيلَ الْقَصِيرُ الْبَطِينُ وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

بعض نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا ابو العباس سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ

کہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک آدمی گزرا آپنے اپنے پاس بیٹھنے والے سے

عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَ

پوچھا کہ اس جانیوالے کی شان میں تیری کیا رائے ہے اسنے کہا یہ لوگوں میں شرافت والا ہے و

اللهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ

اللہ یہ لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے تو اسکا نکاح کیا جائے اور اگر کسی کے حق میں سفارش کرے تو اسکی سفارش قبول کی جائے پھر رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلے اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے پھر ایک اور آدمی وہاں سے ہو گذرا آپ نے اوسکی کو فرمایا

مَا رَأْيُكَ فِيْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا

کہ تیری اس بارے میں یہ شخص کیسا ہے او سنے عرض کی کہ یہ شخص فقیر مسلمانوں میں سے ہے

حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ

لائق ہے کہ اگر خطبہ کرے کوئی اس سے نکاح نکرے اور اگر سفارش کرے تو اوسکی سفارش قبول نکی جاوے اور اگر کوئی بات کرے تو اسکی بات

لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ

سنی نجاوے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر اوس پہلے جیسوں سے زمین بھر جاوے تو یہ شخص اون سب سے بہتر

هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ حَرِيٌّ هُوَ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ

ہے۔ متفق علیہ ۔ یہ قول آپ کا حری ساتھ فتحہ حا اور کسرہ را اور تشدید یا کے

أَيْ حَقِيْقٌ وَقَوْلُهُ شَفَعَ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

یعنے لائق ہے اور قول اسکا شفع ساتھ فتحہ فا کے ہے اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے راضی ہو جیو اللہ تعالیٰ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ

سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت اور دوزخ آپس میں جھگڑنے لگے دوزخ نے

النَّارُ فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فِيَّ ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَ

کہا مجھ میں جبار اور متکبر لوگ ہونگے اور بہشت نے کہا کہ مجھ میں ضعیف اور

مَسَاكِيْنُهُمْ فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا إِنَّكِ الْجَنَّةُ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَإِنَّكِ

مساکین ہونگے اللہ تعالیٰ نے دونکا فیصلہ کیا اور فرمایا کہ تو بہشت میری رحمت ہے جسکو میں چاہونگا تجھ سے رحمت کرونگا

النَّارُ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور دوزخ کو فرمایا تو آگ ہی عذاب میرا تیری ساتھ میں جسکو چاہونگا عذاب کرونگا اور تم دونوں کا پر کرنا میرے ذمہ ہے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے اوس نے نقل کی رسول اللہ صلعم سے کہ آپ نے فرمایا

إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ السَّمِيْنُ الْعَظِيْمُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ

قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آویگا خدا تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر اوس کی قدر نہ ہوگی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًّا فَفَقَدَهَا

متفق علیہ اوسی سے روایت ہے کہ ایک عورت سیاہ فام یا ایک جوان کہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی یا کرتا تھا۔



النبي صلى الله عليه وسلم فسأل عنها أو عنه فقالوا مات قال

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی دن نہ دیکھا اوسکے حال سے آپ نے لوگوں کو پوچھا لوگوں نے کہا مرگئی یا مرگیا آپ نے فرمایا

أفلا كنتم آذنتموني فكأنهم صغروا أمرها أو أمره فقال دلوني على

تم نے مجھے کیوں نہ اطلاع کی گویا لوگوں نے اوسکو حقیر تصور کیا تھا آپ نے فرمایا مجھے اوسکی قبر بتلاؤ

قبره فدلوه فصلى عليها ثم قال إن هذه القبور مملوءة ظلمة على أهلها

لوگوں نے بتلائی آپ نے اوس پر جنازہ کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ یہ قبریں قبروں والوں پر اندھیرے سے بھری ہیں

وإن الله تعالى ينورها لهم بصلاتي عليهم متفق عليه قوله تقم هو بفتح

اور اللہ تعالیٰ میری نماز پڑھنے سے اونکے لئے روشن کر دیتا ہے روایت کی بخاری مسلم نے یہ قول اسکا تقم ساتھ فتح

التاء وضم القاف أي تكنس والقمامة الكناسة وآذنتموني بمد الهمزة

تا اور ضمہ قاف کے یعنی جھاڑو دیتی تھی اور قمامہ کوڑے کرکٹ کو کہتے ہیں آذنتمونی ساتھ مد ہمزہ کے

أي أعلمتموني وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رب أشعث

یعنی کیوں اطلاع نہیں دی تم نے مجھکو اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے بہت پراگندہ بالوں والے خاک سے آلودہ

أغبر مدفوع بالأبواب لو أقسم على الله لأبره رواه مسلم وعن

لوگوں کے دروازوں سے پھرائے گئے اگر اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ اونکی قسم پوری کر دیوے روایت کی یہ مسلم نے اسامہ رضی سے

أسامة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قمت على باب

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا

الجنة فكان عامة من دخلها المساكين وأصحاب الجد محبوسون غير

اور جو لوگ اوس میں داخل ہوئے اکثر مساکین تھے اور دولت مند لوگ روکے گئے تھے مگر

أن أصحاب النار قد أمر بهم إلى النار وقمت على باب النار فإذا

دوزخ والوں کو دوزخ میں گرانے کا حکم ہوچکا تھا اور میں دوزخ کے دروازہ پر جا کھڑا ہوا تو

عامة من دخلها النساء متفق عليه الجد بفتح الجيم الحظ والغنى وقوله

اکثر اوس میں داخل ہونے والی عورتیں تھیں متفق علیہ الجد ساتھ فتح جیم کے حصہ اور غنی ہے اور یہ قول آپ کا

محبوسون أي لم يؤذن لهم بعد في دخول الجنة وعن أبي هريرة رضي

محبوسون یعنی نہیں اذن دیا گیا ان کو بہشت میں داخل ہونیکا ابھی تک ابوہریرہ رضی سے روایت ہے

الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يتكلم في المهد إلا ثلاثة

کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جھولے میں کلام نہیں کیا مگر تین لڑکوں نے

عيسى ابن مريم وصاحب جريج وكان جريج رجلا عابدا فاتخذ

ایک عیسیٰ ابن مریم نے اور جریج والے لڑکے نے اور جریج ایک آدمی عابد تھا اوسنے ایک

صومعة فكان فيها فأتته أمه وهو يصلي فقالت يا جريج فقال

حجرہ بنا رکہا تھا اوسمیں اپنے رب کی عبادت کیا کرتا تھا ایک روز اوسکی ماں اوسکے پاس آئی اوسوقت وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اے جریج تو وہ

يا رب أمي وصلاتي فأقبل على صلاته فانصرفت فلما كان من

کہا اے رب میری ماں اور نماز پس نماز میں مشغول ہوا اور اوسکی ماں واپس چلی گئی جب دوسرا

الغد أتته وهو يصلي فقالت يا جريج فقال أي رب أمي وصلاتي

روز ہوا تو پھر آئی اور وہ نماز میں مشغول تہا ماں نے کہا اے جریج اوسنے کہا اے میرے رب میری ماں اور میری نماز

فأقبل على صلاته فانصرفت فلما كان من الغد أتته وهو يصلي

یہہ کہکر نماز میں مشغول ہوگیا تو اوسکی ماں پلٹ آئی جب تیسرا دن ہوا تو اوسکے پاس پھر آئی سو اوسنے پکار کر اے

فقالت يا جريج فقال يا رب أمي وصلاتي فأقبل على صلاته فقالت

جریج تو اوسنے کہا کہ اے میرے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں سو وہ اپنی نماز ہی میں مشغول رہا تو اوسکی ماں نے کہا اے

اللهم لا تمته حتى ينظر إلى وجوه المومسات فتذاكر بنو إسرائيل

اسکو موت مت دے جبتک یہہ زناکار عورتوں کے منہ نہ دیکھ لے بنی اسرائیل میں جریج اور اسکی

جريجا وعبادته وكانت امرأة بغي يتمثل بحسنها فقالت إن شئتم لأفتننه

عبادت کا بہت چرچا ہوا اور ایک عورت زانیہ اوس زمانہ میں حسن میں ضرب المثل تہی اوس عورت نے بنی اسرائیل کو کہا کہ اگر تم کہو تو میں اسکو فتنہ

فتعرضت له فلم يلتفت إليها فأتت راعيا كان يأوي إلى صومعته

دو اوسکے سامنے ہوئی مگر جریج نے اوسکی طرف التفات نہ کی وہ ایک بکری چرانے والے کے پاس آئی جو اوسکے حجرہ کے پاس رہا کرتا تہا۔

فأمكنته من نفسها فوقع عليها فحملت فلما ولدت قالت هو من

اور اوس بکری چرانیوالے کو اپنے نفس پر قادر کیا اور اوس نے زنا کیا وہ حاملہ ہوگئی جب اوسنے لڑکا جنا تو کہا کہ یہہ لڑکا جریج کا ہے

جريج فأتوه واستنزلوه وهدموا صومعته وجعلوا يضربونه فقال

لوگ سنتے ہی اوسکے پاس پہنچے اور اوسکو صومعہ سے نکالکر صومعہ منہدم کر دیا اور اوسکی مار پیٹ میں شروع ہوئے اوسنے کہا

ما شأنكم قالوا زنيت بهذه البغي فولدت منك قال أين الصبي

تم مجھے کیوں مارتے ہو لوگوں نے کہا کہ تونے فلانی زانیہ عورت سے زنا کیا ہے اور تجھ سے اوسکو لڑکا پیدا ہوا ہے اوسنے کہا لڑکا کہاں ہے

فجاؤا به فقال دعوني حتى أصلي فصلى فلما انصرف أتى الصبي فطعن

لوگ لڑکے کو لائے جریج نے کہا کہ تم مجھے چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں اوسنے نماز پڑھی اور لڑکے کے پاس آکر اوس کی

فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ

کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے لڑکے نے کہا کہ فلانا راعی والا ہے پس لوگ جریج پر گر پڑے

يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ

اور اوسکو چومتے تھے اور تبرکًا اوسکے بدن کو ہاتھ لگاتے تھے اور کہتے تھے ہم تیرا صومعہ سونے سے بناتے ہیں اوسنے کہا

لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ

نہیں تم مٹی سے ویسا ہی پھر بنا دو جیسا تھا پس لوگوں نے ویسا ہی بنا دیا اور ایک روز ایک لڑکا اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا

فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ

کہ ایک سوار خوش شکل عمدہ گھوڑے پر چڑھا ہوا وہاں سے گذرا اوسکی ماں نے اوس سوار کو دیکھ کر دعا کی کہا اللہ

اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ

میرے بیٹے کو اسکی مثل بنا لڑکے نے پستان چھوڑ کر اوس سوار کی طرف نظر کی اور کہا

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ

یا اللہ تو مجھے اس جیسا مت کر یہ کہکر پھر اپنی ماں کی چھاتی پر جھکا سو دودھ پینے لگا ابوہریرہ نے کہا کہ گویا میں

فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِ

حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اوس لڑکے کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر

صْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَ

کہ کلمے کی اونگلی اپنے مونہہ میں ڈال کے چوستے تھے حضرت نے فرمایا اور لوگ ایک لونڈی کو پکڑے ہوئے مارتے ہوئے وہاں سے گذرے اور اوسکو کہتے تھے

يَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ

کہ تو نے زنا کیا تو نے چوری کی ہے اور وہ لونڈی حسبی اللہ ونعم الوکیل کہتی تھی اوسکی ماں نے دعا کی یا اللہ

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا

میرے بیٹے کو اس جیسا مت کر لڑکے نے دودھ چھوڑ کر اوس لونڈی کی طرف نظر کی اور کہا یا اللہ تو مجھے اس لونڈی کی مثل کر

فَهُنَالِكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ

بس دونوں ماں اور بیٹے میں کلام ہوا تو ماں نے کہا کہ آدمی خوش شکل جاتا دیکھ کر میں نے دعا کی کہ یا اللہ

اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ

میرے بیٹے کو اسکی مثل کر تو نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اس جیسا مت کر اور اس لونڈی کو

يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا

مار پیٹ رہے تھے زنا اور چوری کی تہمت لگتے دیکھکر میں نے دعا کی کہ یا اللہ میرے بیٹے کو اس جیسا مت کر

فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ

تونے کہا کہ یا اللہ تو مجھے اس کی مثل کو لڑکے نے مان کو کہا کہ وہ آدمی جبّار ظالم تھا میں نے دعا کی

اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ

یا اللہ تو مجھے اس جیسا متکبر نہ بنا اور اس لونڈی کو کہتے تھے کہ تو نے زنا کیا اور تو نے زنا نہیں کیا تھا اور لوگ کہتے تھے تو نے چوری کی

وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُومِسَاتُ بِضَمِّ

اور تو نے چوری نہیں کی تھی میں نے دعا کی کہ یا اللہ تو مجھے اس کی مثل کر دو متفق علیہ مومسات ساتھ ضمہ

الْمِيمِ الْأُولَى وَإِسْكَانِ الْوَاوِ وَكَسْرِ الْمِيمِ الثَّانِيَةِ وَبِالسِّينِ الْمُهْمَلَةِ

میم پہلے اور سکون واو اور دوسرے میم کے کسرہ اور ساتھ سین مہملہ کے

وَهُنَّ الزَّوَانِي وَالْمُومِسَةُ الزَّانِيَةُ وَقَوْلُهُ دَابَّةٌ فَارِهَةٌ بِالْفَاءِ أَيْ

بدکاری کرنے والی عورتیں کہتے ہیں اور مومسہ ایک بدکاری کرنے والی اور قول اسکا دابہ فارہہ ساتھ فاء کے یعنی تیز رو

حَاذِقَةٌ نَفِيسَةٌ وَالشَّارَةُ بِالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَتَخْفِيفِ الرَّاءِ وَهِيَ الْجَمَالُ الظَّاهِرُ

اور عمدہ اور لفظ شارہ کا ساتھ شین معجمہ اور تخفیف راء کے اور مراد اس سے ظاہری خوبصورتی ہے

فِي الْهَيْئَةِ وَالْمَلْبَسِ وَمَعْنَى تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ أَيْ حَدَّثَتِ الصَّبِيَّ وَحَدَّثَهَا

جو شکل اور لباس میں ہوتی ہے اور تراجعا الحدیث سے مراد یہ ہے کہ باتیں کی ماں نے لڑکے سے اور لڑکے نے ماں سے اور اللہ خوب جانتا ہے

وَاللّٰهُ أَعْلَمُ الْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُونَ فِي مُلَاطَفَةِ الْيَتِيمِ وَالْبَنَاتِ وَ

تینتیسواں باب یتیم اور لڑکیاں اور

سَائِرِ الضَّعَفَةِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْمُنْكَسِرِينَ وَالْإِحْسَانِ إِلَيْهِمْ وَالشَّفَقَةِ

ضعیف اور مساکین اور عاجزوں سے نرمی کرنی اور ان سے احسان کرنے اور ان پر شفقت کرنی

عَلَيْهِمْ وَالتَّوَاضُعِ مَعَهُمْ وَخَفْضِ الْجَنَاحِ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور انکے ساتھ تواضع کرنی اور انکے لیے بازو بچھانے کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ

اور مومنوں کیلئے بازو بچھا دے اور فرمایا ہے اور ٹھہرا رکھ آپ کو

الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ

ان کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں اسکے موہنہ کے اور نہ دوڑیں

عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَقَالَ تَعَالٰى فَأَمَّا الْيَتِيمَ

تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر تلاش میں رونق دنیا کی زندگی کی اور فرمایا لیکن یتیم

فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَقَالَ تَعَالٰى أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ

قہر مت کر اور سائل کو مت جھڑک اور فرمایا ہے تو نے دیکھا وہ جو جھٹلاتا ہے

بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ

انصاف ہونا سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے یتیم کو اور نہیں تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سعد بن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکون نے آپ کو کہا کہ انکو روک دے

هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُوْنَ عَلَيْنَا وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ

ہم پر جراءت نکریں وے اور تھا میں اور ابن مسعود اور ایک آدمی قبیلہ ہذیل سے

وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أُسَمِّيْهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور بلال اور دو آدمی اور تھے میں نام نہیں لیتا۔ پس رسول اللہ صلعم کے جی میں آگئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَطْرُدِ

وہ بات جو اللہ تعالی نے ڈالنی چاہی۔ پس آپنے جی میں وہ بات ٹھہرائی اوسوقت خدا تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی اور مت ہانک دے

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ان لوگونکو پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو صبح او شام چاہتے ہیں منہ اس کا روایت کی یہہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

اور ابو ہبیرہ عائذ بن عمرو مزنی رضہ سے روایت ہے اور یہہ شخص بیعت الرضوان والوں میں سے ہے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ

کہ ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال

فِي نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا أَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ

وغیرہم کے پاس سے گذرا انہوں نے اوسکو دیکھکر کہا کہ اللہ تعالی کی تلوار و نے اللہ کے دشمن سے اپنا حق پورا نہ لیا ابو بکر رضہ نے اون کو کہا کہ تم

رضہ أَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قریش کے سردار کو ایسا کہتے ہو یہہ بات اونکو کہہ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آن کر

فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ

خبر کی کہ انہون نے ابو سفیان کو بلا کہا ہے آپنے فرمایا اے ابو بکر رضہ شاید تو نے اونکو غضبناک کیا ہے اگر تو نے اون کو غضبناک کیا تو

أَغْضَبْتُ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ فَقَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ

تو اپنے رب کو تو نے غضبناک کیا ... پس آ کر عذر کیا اور کہا اے بھائیو میں نے تم کو غصہ کیا ہے ... انہوں نے کہا نہیں

لَكَ يَا أُخَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ مَأْخَذَهَا أَيْ لَمْ تَسْتَوْفِ حَقَّهَا مِنْهُ وَقَوْلُهُ

بخشے ... روایت کی یہ مسلم نے ... قول اسکا ماخذ ا یعنے اس کی خبر نہیں لی اور یہ قول اسکا یا

يَا أُخَيَّ رُوِيَ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ وَكَسْرِ الْخَاءِ وَتَخْفِيفِ الْيَاءِ وَرُوِيَ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ

اخی ایک روایت میں ساتھ فتح ہمزہ اور کسرہ خاء اور سکون یاء کے ہے اور ایک روایت میں ساتھ ضمہ ہمزہ کے

وَفَتْحِ الْخَاءِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اور فتح خاء اور تشدید یاء کے ... روایت سہل بن سعد رضہ سے ہے کہ کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں اور یتیم کی خبرگیری کرنے والا بہشت میں اس طور ہوں گے - اور

وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَىٰ وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَافِلُ الْيَتِيمِ

انگشت سبابہ اور وسطی سے اشارہ کیا اور ان دونوں کو کھول دیا ... روایت کی یہ بخاری نے ... وکافل الیتیم

الْقَائِمُ بِأُمُورِهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

یعنے یتیم کا خبرگیر ... ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یتیم قرابتی کی خبرگیری کرنیوالا یا یتیم غیر قرابتی کی خبرگیری کرنیوالا میں اور وہ بہشت میں ان دونوں کی مثل ہو نگے

وَأَشَارَ الرَّاوِي وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَىٰ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَوْلُهُ

اور مالک بن انس راوی نے سبابہ اور وسطی کے ساتھ اشارہ کیا ... روایت کی یہ مسلم نے ... یہ قول آپکا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمُ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ مَعْنَاهُ قَرِيبُهُ أَوِ الْأَجْنَبِيُّ مِنْهُ

صلعم الیتیم لہ او لغیرہ یعنے یتیم قرابتی کا ہو یا اجنبی کا خبرگیری کرنیوالا ہو

فَالْقَرِيبُ مِثْلُ أَنْ يَكْفُلَهُ أُمُّهُ أَوْ جَدُّهُ أَوْ أَخُوهُ أَوْ غَيْرُهُمْ مِنْ قَرَابَتِهِ وَاللّٰهُ

جیسا ماں اپنے فرزند یتیم کی خبرگیری کرے یا دادا اپنے پوتے کی یا بھائی یا اسکے غیر قرابت والوں میں سے خبرگیراں ہو

أَعْلَمُ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ

اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ مسکین وہ نہیں جو

التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ

ایک دو خرما اور ایک دو لقمے کیلئے مارا مارا پھرتا ہے ... مسکین وہ ہے جو تعفف کرے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيحَيْنِ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى

متفق علیہ۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے مسکین وہ نہیں جو ایک دو

النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ

لقمے کے لئے لوگوں کے پاس پھرتا ہے لیکن وہ شخص مسکین ہے

الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ

جو استغنا اوسکو وسعت نہیں کہ اوسکو سوال سے بے پروا کرے اور نہ وہ کسیکو جتاتا ہے تاکہ لوگ اوسکو محتاج سمجھکر اوسکو صدقہ دیں اور نہ وہ کھڑا

النَّاسَ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَ

اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیوہ عورتوں اور مسکین کے لئے کوشش کرنیوالا مثل اوس

الْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ

شخص کے ہے جو اللہ تعالی کے رستہ میں جہاد کرنیوالا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ آپنے فرمایا تھا اور مثل اوس شخص کے ہے جو عبادت کو بندگی کرنیوالا ہے جو تھکتی ہیں

الَّذِي لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سستی نکرے اور مثل اوس روزہ دار کے جو کبھی افطار نہیں کرتا متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ولیمہ

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَيُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا

کا وہ طعام برا ہے کہ جو شخص اوسکے کھانیکو آوے اوسکو منع کیا جاوے اور جو اوسکے کھانیسے انکار کرے اوسکو اوسکی طرف بلایا جاوے

وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ

اور جو شخص دعوت قبول نکرے اوسنے اللہ اور رسول کے بے فرمانی کی روایت کی یہ مسلم نے اور صحیحین

فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ

کی ایک روایت میں ہے ابو ہریرہ رض سے اوسکے قول سے برا ہے طعام

الْوَلِيمَةِ تُدْعَى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ

ولیمہ کا جسکے لیے اغنیا بلائے جاویں اور فقیر چھوڑے جاویں اور انس رض سے روایت ہے کہ نبی

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرتا ہے تاکہ وے دونوں بالغ ہو جاویں

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ أَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ جَارِيَتَيْنِ

قیامت کے دن میں اور وہ ایسے ہونگے اور اپنے اونگلیاں ملالیں روایت کی یہ مسلم نے جاریتین سے مراد

أَيْ بِنْتَيْنِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ وَ

دو لڑکیاں ہیں روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ میرے ہاں ایک عورت آئی اور

ومعها ابنتان لها تسأل فلم تجد عندي شيئًا غير تمرة واحدة فأعطيتها

اپنے ساتھ دو لڑکیاں تھیں وہ اونکے لئے مانگتی تھی میرے پاس ایک خرما کے سوا اور کچھ نہ تھا میں نے وہی اوسکو

إياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها ثم قامت فخرجت فدخل

دیدیا اوس عورت نے وہ خرما دونوں لڑکیوں میں بانٹ دیا اور آپ اوسمیں سے کچھ نہ کھایا پھر اوٹھ کر چلی گئی جب نبی

النبي صلى الله عليه وسلم علينا فأخبرته فقال من ابتلي من هذه

صلعم گھر تشریف لائے تو میں نے آپکو اوسکا حال سنایا آپنے فرمایا جو کوئی لڑکیوں سے

البنات بشيء فأحسن إليهن كن له سترًا من النار متفق عليه و

مبتلا کیا جائے اور وہ اونسے احسان کرے تو وہ لڑکیاں دوزخ سے اوسکے لئے پردہ ہو جاویگی یہ متفق علیہ روایت

عن عائشة رضي الله عنها قالت جاءتني مسكينة تحمل ابنتين لها

ہے عائشہ رضی سے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اوسنے دو لڑکیاں اوٹھائی ہوئی تھیں میں نے اوسکو

فأطعمتها ثلاث تمرات فأعطت كل واحدة منهما تمرة ورفعت إلى فيها تمرة

تین خرما دیئے اوسنے ایک ایک دونوں لڑکیوں کو دیا اور ایک اپنے موہنہ میں

لتأكلها فاستطعمتها ابنتاها فشقت التمرة التي كانت تريد أن تأكلها

ڈالنے کا ارادہ کیا لڑکیوں نے اوس سے وہ بھی مانگ لیا اوسنے اوسکے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دیدیا

بينهما فأعجبني شأنها فذكرت الذي صنعت لرسول الله صلى الله

میں نے اوسکے حال سے تعجب کیا اور یہ حال رسول اللہ صلعم کے پاس ذکر کیا

عليه وسلم فقال إن الله قد أوجب لها بها الجنة أو أعتقها بها من

آپنے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے اس عمل کے سبب بہشت اوسکے لئے واجب کر دیا یا اوسکے سبب اوسکو آگ سے آزاد

النار رواه مسلم وعن أبي شريح خويلد بن عمرو الخزاعي قال قال

کردیا روایت کی یہ مسلم نے ابی شریح خویلد بن عمرو خزاعی رضی سے روایت ہے کہا کہ

النبي صلى الله عليه وسلم اللهم إني أحرج حق الضعيفين اليتيم والمرأة

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الٰہی میں دو ضعیفوں کا حق ضائع کرنیسے تحذیر کرتا ہوں یتیم اور عورت کا

حديث حسن رواه النسائي بإسناد جيد ومعنى أحرج ألحق الحرج و

روایت کی یہ نسائی نے ساتھ اسناد جید کے اور معنی احرج کا یہ ہے کہ لازم کرتا ہوں میں حرج اور

هو الإثم بمن ضيع حقهما وأحذر من ذلك تحذيرًا بليغًا وأزجر

حرج سے مراد گناہ ہے اوسکے ساتھ جو ضائع کرے حق ان دونوں کا اور ڈراتا ہوں میں اس سے ڈرانا بلیغ اور زجر دیتا ہوں

عنه زجرا اکیدا وعن مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی الله عنهما

اس سے زجر مؤکد اور مصعب بن ابی وقاص سے روایت ہے

قال رای سعد ان له فضلا علی من دونه فقال النبی صلی الله علیه

کہ سعد نے خیال کیا کہ اوسکو دوسروں پر جو اوس سے کم ہیں فضیلت ہے نبی صلعم نے فرمایا

وسلم هل تنصرون وترزقون الا بضعفائکم رواه البخاری هکذا

کہ تم نصرت نہیں دیجاتے اور تم رزق نہیں دیئے جاتے مگر اپنے ضعفا کے طفیل روایت کی یہ بخاری نے

مرسلا فان مصعب بن سعد تابعی ورواه الحافظ ابو بکر البرقانی

مرسلا اسلئے کہ مصعب بن سعد تابعی ہے اور حافظ ابوبکر برقانی نے اپنی

فی صحیحه متصلا عن مصعب عن ابیه وعن ابی الدرداء عویمر رضی

صحیح میں اس حدیث کو مصعب سے اوسکے باپ سے متصل روایت کیا ہے اور روایت ہی ابوالدرداء عویمر رضہ سے

الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ابغونی فی

کہ میں نے رسول الله صلے الله علیه وسلم کو سنا کہ فرماتے تھے مجھے اپنے

الضعفاء فانما تنصرون وترزقون بضعفائکم رواه ابو داود

ضعیفوں میں طلب کرو کہ تم اپنے ضعیفوں کے طفیل نصرت دیئے جاتے ہو اور رزق دیئے جاتے ہو روایت کی یہ ابوداود نے اسناد جید سے

باسناد جید ؛ الباب الرابع والثلاثون فی الوصیة بالنساء

چونتیسواں باب عورتوں سے نیکی کرنیکے وصیت میں

قال الله تعالی وعاشروهن بالمعروف وقال تعالی ولن تستطیعوا

خدا تعالے نے فرمایا ہے اور عورتوں کے ساتھ نیکی سے معاشرت کرو۔ اور فرمایا ہے تم عورتوں میں عدالت کرنیکی طاقت

ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروها کالمعلقة

نہیں رکھتے اگرچہ تم اوسکی حرص کرتے ہو پس بالکل ایک طرف رغبت مت کرو کہ دوسری کو معلقہ کی مثل چھوڑدو اور اگر اصلاح

وان تصلحوا وتتقوا فان الله کان غفورا رحیما وعن ابی هریرة رضی

اور تقوی کرو بیشک الله تعالی بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ فت اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم استوصوا بالنساء خیرا

کہ رسول الله صلعم نے فرمایا ہے کہ عورتوں سے نیکی کرنے کی وصیت مجھ سے قبول کرو۔

فان المرأة خلقت من ضلع وان اعوج ما فی الضلع اعلاه فان ذهبت

اسواسطے کہ عورت پیدا ہوئی ہے پسلی سے اور ٹیڑھی پسلی میں زیادہ کجی اوپر کیطرف میں ہے اگر تو اوسکو

تقيمه كسرته وان تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء متفق عليه

سیدھا کرنا چاہیگا توڑ دیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی سو میری نصیحت مانو عورتوں کے مقدمہ میں متفق علیہ اور

وفي رواية في الصحيحين المرأة كالضلع ان اقمتها كسرتها وان استمتعت

صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی مثل ہے اگر تو اوسکو سیدھی کرے تو توڑ دیگا اور اگر اوس سے نفع اوٹھانا چاہے

بها استمتعت بها وفيها عوج وفي رواية لمسلم ان المرأة خلقت من ضلع

تو کجی کی حالت میں اوس سے نفع اوٹھا لیگا - اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے

لن تستقيم لك على طريقة فان استمتعت بها استمتعت بها وفيها عوج

ایک طریق پر تمہارے لیے نہیں رہتی اگر تو اوس سے نفع اوٹھایا چاہے تو کجی کی حالت میں نفع اوٹھا سکیگا

وان ذهبت تقيمها كسرتها وكسرها طلاقها قوله عوج بفتح العين و

اور اگر تو اوسکو سیدھی کریگا تو توڑ دیگا اور اوسکا توڑنا اوسکو طلاق دینا ہے یہ قول آپکا عوج ساتھ فتح عین کے

الواو وعن عبد الله بن زمعة رضي الله عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم

اللہ بن زمعہ رض سے روایت ہے کہ اونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

يخطب وذكر الناقة والذي عقرها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

خطبہ پڑھتے سنا تہا اور آپنے اونٹنی اور اوس شخص کا ذکر کیا جسنے اوسکے پانو کاٹ دیئے تھے آپ نے فرمایا

اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عزيز عارم منيع في رهطه ثم ذكر النساء

جب اٹھ کھڑا ہوا جو بڑا بدبخت تھا اوس اونٹنی کے لیے ایک آدمی عزت دار شریر اپنی قوم میں بڑے مرتبہ والا پہر آپنے عورتوں کا ذکر کیا اور

فوعظ فيهن فقال يعمد احدكم فيجلد امرأته جلد العبد فلعله يضاجعها

حق میں لوگوں کو نصیحت فرمائی پہر فرمایا کہ بعضے تم میں سے ارادہ کرتے ہیں پس اپنی عورت کو ایسا مارتے ہیں جیسا کہ کوئی غلام کو مارتا ہے شاید

من آخر يومه ثم وعظهم في ضحكهم من الضرطة وقال لم يضحك احدكم

اوس کے ہم بستر ہو پہر آپنے لوگوں کو گوز پر ہنسنے میں نصیحت کی اور فرمایا کہ تم ایسے کام سے کیوں ہنسی کرتے ہو - جو خود

مما يفعل متفق عليه والعارم بالعين المهملة والراء هو الشرير المفسد

بھی وہ کام کرتے ہو متفق علیہ - اور عارم ساتھ عین مہملہ اور راء کے یعنے بہت شریر فسادی

وقوله انبعث اي قام بسرعة وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال

اور یہ قول آپکا انبعث جلدی سے کھڑا ہوا روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرك مؤمن مؤمنة ان كره منها خلقا

رسول اللہ صلعم نے کہ مومن آدمی مومن عورت سے بغض نہ رکھے اگر ایک عادت اوسکی بری معلوم ہووے

رضي الله عنها آخر او قال غيره رواه مسلم وقوله لا يفرك هو بفتح الياء

دوسری عادت خوش ہو اور پسند معلوم ہوگی یا کہا غیرہ روایت کی یہ مسلم نے یہ قول آپکا لا یفرک ساتھ فتح یار اور سکون فار

واسكان الفاء وفتح الراء معناه يبغض يقال فركت المرأة زوجها وفركها

اور فتح رار کے ہے یعنے بغض نہ رکھے کہا جاتا ہے فرکت المراۃ زوجہا و فرکہا زوجہا ساتھ کسرہ

زوجها بكسر الراء يفركها بفتحها اي ابغضها والله اعلم وعن عمرو بن الاحوص

رار کے اور مضارع اسکا مفتوح العین ہے یعنی مبغوض رکھا اسکو اور اللہ خوب جانتا ہے عمرو بن الاحوص جشمی رضہ سے

الجشمي رضي الله عنه انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع يقول بعد

روایت ہے کہ اوس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں سنا تھا

ان حمد الله تعالى واثنى عليه وذكر ووعظ ثم قال الا واستوصوا بالنساء

کہ اللہ تعالی کی حمد و ثنا اور نصیحت اور وعظ کے بعد فرماتے تھے کہ عورتوں کے حق میں میری نیک وصیت

خيرا فانما هن عوان عندكم ليس تملكون منهن شيئا غير ذلك

مان لو عورتیں تمہاری قیدی ہیں تم بجز اسکے اونکی کسی شے کے مالک نہیں مگر یہ کہ

الا ان يأتين بفاحشة مبينة فان فعلن فاهجروهن في المضاجع و

بدکاری ظاہر نہ کریں اگر یہ کام کریں تو خوابگاہ میں اون سے علیحدگی کرو اور اون کو ایسا

اضربوهن ضربا غير مبرح فان اطعنكم فلا تبغوا عليهن سبيلا الا ان

مارو کہ بہت سخت نہ ہو پھر اگر وے تمہارے مطیع ہو جائیں تو اونکو ایذا دینے کیلئے بہانہ اور عذر تلاش نہ کرو خبردار تمہارا

لكم على نسائكم حقا ولنسائكم عليكم حقا فحقكم عليهن ان لا يوطئن

حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر تمہارا حق اون پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر

فرشكم من تكرهون ولا يأذن في بيوتكم لمن تكرهون الا وحقهن عليكم

ایسے شخص کو جگہ نہ دیں کہ جسکو تم مکروہ جانتے ہو اور تمہارے گھروں میں ایسے شخص کو آنیکی اجازت نہ دیں جسکو تم برا جانتے ہو خبردار اونکا حق

ان تحسنوا اليهن في كسوتهن وطعامهن رواه الترمذي وقال حديث

کہ کپڑے اور کھانے میں تم اون پر احسان کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحيح قوله صلى الله عليه وسلم عوان اي اسيرات جمع عانية بالعين

حسن صحیح ہے۔ یہ قول صلعم کا عوان یعنے قیدی الیاں جمع ہے عانیۃ کا ساتھ عین

المهملة وهي الاسير والعاني الاسير شبه رسول الله صلى الله عليه وسلم

مہملہ کے اور وہ قیدی والی اور عانی قیدی والا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشبیہ دی

الْمَرْأَةِ فِي دُخُولِهَا تَحْتَ حُكْمِ الزَّوْجِ بِالْأَسِيرِ وَالضَّرْبُ الْمُبَرِّحُ هُوَ الشَّاقُّ

عورت کو ساتھ قیدی کے بسبب داخل ہونے اسکے کے حکم خاوند میں اور ضرب مبرح سخت مارنے کو

الشَّدِيدُ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَيْ لَا تَطْلُبُوا

کہتے ہیں اور یہ قول صلعم کا فلا تبغوا علیہن سبیلا یعنے نہ ڈھونڈو

طَرِيقًا تَحْتَجُّونَ بِهِ عَلَيْهِنَّ وَتُؤْذُونَهُنَّ بِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ

بہانہ کہ حجت پکڑو ساتھ اوسکے اوپر اونکے اور ایذا دو انکو اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور روایت ہے معاویہ بن حیدہ

ابْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا

سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ ہماری عورتوں کا حق ہم پر

عَلَيْهِ قَالَ أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ

کیا ہے آپنے فرمایا کہ جب تو آپ کھانا کھائے تو اوسکو کھلائے اور جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو پہنائے اور مونہہ پر طمانچہ مارے اور

وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مَعْنَى

اوسکو قبیح اللہ نہ کہہ اور اوس سے جدائی نہ کر مگر گھر میں یہ حدیث حسن ہے روایت کیا اسکو ابوداود اور کہا لا

لَا تُقَبِّحْ لَا تَقُلْ قَبَّحَكِ اللّٰهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

تقبح سے مراد لا تقل قبحک اللہ ہے ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں میں سے کامل تر ایمان میں وہ شخص ہے جسکا خلق خوب ہو اور تم میں سے بہتر وہ شخص ہے

خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ إِيَاسِ

جو عورتوں سے برتاؤ بہتر کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ایاس

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عبداللہ بن ابی ذباب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللّٰهِ فَجَاءَ عُمَرُ رض إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی کنیزوں کو مت مارو پس عمر رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

فَقَالَ ذَئِرْنَ النِّسَاءُ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فَرَخَّصَ فِي ضَرْبِهِنَّ فَطَافَ بِآلِ رَسُولِ

اور بیان کیا کہ عورتیں اپنی خاوندوں پر دلیر ہوگئی ہیں آپ نے اونکے مارنے کی اجازت دیدی پس رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِيرٌ يَشْكُونَ أَزْوَاجَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر آنکر بہت عورتوں نے اپنے خاوند کے مارنے کی شکایت کی رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم لقد طاف بآل محمد سبعون امرأة كلهن يشتكين

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر عورتوں نے ہمارے پاس آکر خاوند کی

ازواجهن ليس اولئك بخياركم رواه ابو داود باسناد صحيح قوله

شکایت کی ہے یہ لوگ وا تم میں سے بہتر نہیں روایت کی یہ ابو داود نے اسناد صحیح سے یہ قول اسکا ذئرن

ذئرن هو بذال معجمة مفتوحة ثم همزة مكسورة ثم راء ساكنة ثم

ساتھ ذال معجمہ مفتوحہ کے پھر ہمزہ مکسورہ کے پھر را ساکنہ پھر نون کے

نون اى اجترأن قوله اطاف اى احاط وعن عبد الله بن عمرو بن العاص

یعنے دلیر ہوگئیں یہ قول آپکا اطاف یعنے دلیر ہوگئیں عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدنيا متاع و

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا متاع ہے اور دنیا کی

خير متاعها المرأة الصالحة رواه مسلم

بہتر متاع عورت صالحہ ہے روایت کی یہ مسلم نے

الباب الخامس والثلثون فى حق الزوج على امرأته

پینتیسواں باب مردوں کے حق کے بیان میں جو عورتوں پر ہے

قال الله تعالى الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على

فرمایا اللہ تعالے نے مرد حاکم ہیں عورتوں پر اسواسطے کہ بڑائی دی ہے اللہ نے ایک کو

بعض وبما انفقوا من اموالهم فالصلحت قنتت حفظت للغيب

ایک پر اسواسطے کہ خرچ کئے انہوں نے اپنے مال پھر جو نیک بختیں ہیں خبرداری کرتیاں ہیں پیٹھ پیچھے

بما حفظ الله واما الاحاديث فمنها حديث عمرو بن الاحوص السابق

اللہ کی خبرداری سے۔ لیکن حدیثیں پس اونمیں کی عمرو بن الاحوص کی حدیث ہے جو اس سے پہلے

فى الباب قبله وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول

باب میں گذر چکی ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم اذا دعا الرجل امرأته الى فراشه فلم تأته

اللہ صلعم نے کہ جب آدمی اپنی عورت کو اپنے بچھونے کیطرف بلائے اور وہ عورت اوسکے بلانے سے اوسکے پاس نہ جاسکے اور

فبات غضبان عليها لعنتها الملئكة حتى تصبح متفق عليه وفى

خاوند اوسپر رات بھر غصہ رہے تو اوس عورت پر صبح ہونے تک ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ متفق علیہ اور ایک

روايةٍ لهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے

بيده ما من رجل يدعو امرأته الى فراشه فتأبى عليه الا كان الذي

ہاتھ میری جان ہے کوئی مرد اپنی عورت کو بچھونے کیطرف نہیں بلاتا اور وہ اوسکے انکار کرتی ہے مگر ہوتا ہے وہ

في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها وعن ابي هريرة رضي الله عنه

اللہ تعالی اوس عورت پر غضبناک جبتک کہ خاوند اوس سے خوش نہیں ہوتا اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

ايضا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة ان تصوم و

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کسی عورت کو حلال نہیں کہ روزہ رکھے جب اوسکا خاوند گھر میں موجود ہو اور

زوجها شاهد الا باذنه ولا تأذن في بيته الا باذنه متفق عليه و

بغیر اسکے اذن کے روزہ رکھے اور گھر میں بدوں اذن خاوند کے کیکو آنیکا اذن نہ دے متفق علیہ اور

هذا لفظ البخاري وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه

یہہ لفظ بخاری کے ہیں اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی صلعم نے

وسلم قال كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته والامير راع والرجل راع

کہ تم سب چرانیوالے ہو اور تم سب اپنی رعیت سے پوچھے جاؤگے اور امیر راعی ہے اور مرد اپنے گھر

على اهل بيته والمرأة راعية على بيت زوجها وولده فكلكم راع وكلكم

والوں پر چرانیوالا ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اوسکے اولاد کی نگہبان ہے پس سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت

مسئول عن رعيته متفق عليه وعن ابي علي طلق بن علي رضي الله عنه

سے پوچھے جاؤگے متفق علیہ ۔ ابو علی طلق بن علی رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دعا الرجل زوجته لحاجته

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مرد اپنی عورت کو اپنی حاجت کیلئے بلائے

فلتأته وان كانت على التنور رواه الترمذي والنسائي وقال الترمذي

تو عورت کو لازم ہے کہ اوسکے پاس جائے اگرچہ تنور پر ہو روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور ترمذی نے کہا

حديث حسن صحيح وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

یہہ حدیث حسن صحیح ہے ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے

قال لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها

اگر میں کسیکو امر کرتا کہ کسیکو سجدہ کرے تو عورت کو امر کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے



رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن أم سلمة رضي الله عنها

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ام سلمہ رض سے روایت ہے

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أيما امرأة ماتت وزوجها عنها

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کوئی عورت مرجائے اور اوسکا خاوند اوس سے

راض دخلت الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن

راضی وخوش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوتی ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے معاذ

معاذ بن جبل رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذي

بن جبل رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ایذا دیتی کوئی

امرأة زوجها في الدنيا إلا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك

عورت اپنے خاوند کو ایذا نہیں دیتی مگر حوروں میں سے اوس مرد کی حورو کہتی ہے کہ مت ستا

الله فإنما هو عندك دخيل يوشك أن يفارقك إلينا رواه الترمذي

اللہ لعنت کرے تجھ کو اوسکو ایذا مت دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے مفارقت کر کے ہمارے پاس آجاویگا روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حديث حسن وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما عن النبي

اور کہا حدیث حسن ہے روایت ہے اسامہ بن زید رض سے وہ روایت کرتے ہیں نبی

صلى الله عليه وسلم قال ما تركت بعدي فتنة هي أضر على الرجال من النساء متفق عليه

صلعم سے کہ فرمایا نہیں چھوڑا میں نے اپنے پیچھے کوئی فتنہ مردوں کو ضرر دینے والا زیادہ عورتوں سے متفق علیہ

الباب السادس والثلاثون في النفقة على العيال

چھتیسواں باب عیال پر خرچ کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف وقال

اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ باپ پر عورتوں کا کھانا اور کپڑا ہے ساتھ معروف کے اور

تعالى لينفق ذو سعة من سعته ومن قدر عليه رزقه فلينفق

فرمایا ہے کہ خرچ کرے صاحب وسعت اپنی وسعت کے موافق خرچ کرے اور جس پر رزق تنگ ہے وہ خرچ کرے

مما آتاه الله لا يكلف الله نفسا إلا ما آتاها وقال تعالى وما أنفقتم من شيء

جسقدر اللہ تعالی نے اوسکو دیا ہے اللہ تعالی کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر جسقدر اوسکو دیا ہے اور فرمایا جو کچھ خرچ کروگے

فهو يخلفه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

پس اللہ تعالی بدل دیویگا اوسکا ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم دينار انفقته في سبيل الله ودينار انفقته في رقبة ودينار تصدقت به

على مسكين ودينار انفقته على اهلك اعظمها اجرا الذي انفقته على اهلك

رواه مسلم وعن ابي عبد الله ويقال له ابو عبد الرحمن ثوبان بن بجدد مولى

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل دينار ينفقه الرجل

دينار ينفقه على عياله ودينار ينفقه على دابته في سبيل الله ودينار ينفقه على اصحابه في

سبيل الله رواه مسلم وعن ام سلمة رضي الله عنها قالت قلت يا رسول الله هل لي اجر في بني

ابي سلمة ان انفق عليهم ولست بتاركتهم هكذا انما هم بني فقال نعم لك اجر ما انفقت عليهم متفق

عليه وعن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه في حديثه الطويل الذي قدمناه في اول الكتاب في

ابن ابی وقاص رضہ سے روایت ہے حدیث طویل میں جو کہ شروع کتاب میں بیچ باب النیۃ میں ہم بیان کر چکے ہیں یہ کہ

باب النية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له وانك لن تنفق نفقة تبتغي بها

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو خرچ نہ کرے گا اللہ تعالی کی رضا میں

وجه الله الا اجرت بها حتى ما تجعل في في امراتك متفق عليه وعن ابي مسعود

البدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا انفق الرجل

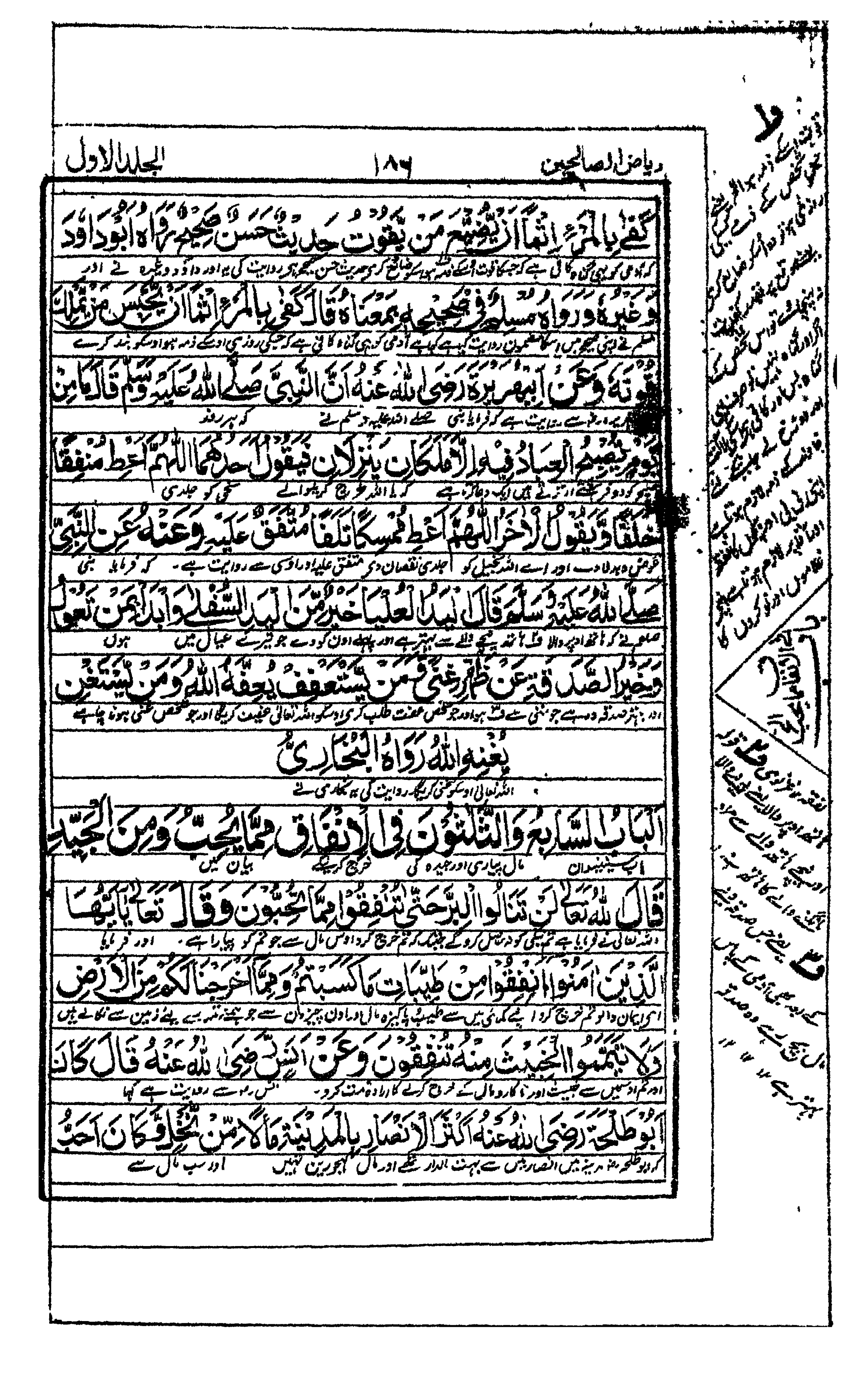
چند بدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی ثواب کا امیدوار ہوکر

على اهله نفقة يحتسبها فهو له صدقة متفق عليه وعن عبد الله

اپنے عیال پر کچھ خرچ کرتا ہے وہ اوسکے لئے صدقہ ہے متفق علیہ اور عبد اللہ

ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے



كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

کہ آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکا قوت اوسکے ذمہ ہے اوسکو ضائع کرے حدیث حسن صحیح ہے روایت کی یہ ابو داؤد وغیرہ نے اور

وَغَيْرُهٗ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَمَّنْ يَّمْلِكُ

مسلم نے اپنی صحیح میں اسکا مضمون روایت کیا ہے کہا ہے آدمی کو یہی گناہ کافی ہے کہ جسکی روزی اوسکے ذمہ ہو اوسکو بند کرے

قُوْتَهٗ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر روز

يَوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا

صبح کو دو فرشتے اوترتے ہیں ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنیوالے کو جلدی

خَلَفًا وَّيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

عوض و بدلا دے اور اسے اللہ بخیل کو جلدی نقصان دے متفق علیہ اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

صلعم نے کہ ہاتھ اوپر والا یعنی ہاتھ دینے والا نیچے والے سے بہتر ہے اور پہلے اون کو دے جو تیرے عیال میں ہوں

وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ

اور بہتر صدقہ وہ ہے جو غنی سے ہو اور جو شخص عفت طلب کرے اوسکو اللہ تعالی عفیف کریگا اور جو شخص غنی ہونا چاہے

يُغْنِهِ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اللہ تعالی اوسکو غنی کریگا روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِي الْاِنْفَاقِ مِمَّا يُحِبُّ وَمِنَ الْجَيِّدِ

باب سینتیسواں مال پیارے اور جیدہ کی خرچ کرنیکے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا

اللہ تعالی نے فرمایا ہے تم نیکی کو نہ حاصل کروگے جبتک کہ تم خرچ کرو اوس مال سے جو تم کو پیارا ہے۔ اور فرمایا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

اے ایمان والو تم خرچ کرو اپنے کمائی میں سے طیب پاکیزہ مال اور اون چیزوں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالے ہیں

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

اور تم اوسمیں سے خبیث اور ناکارہ مال کے خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو۔ انس رضہ سے روایت ہے کہا

اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ نَّخْلٍ وَّكَانَ اَحَبُّ

کہ ابو طلحہ رضہ مدینہ میں انصار میں سے بہت مالدار تھے اور مال کھجوریں تھیں اور سب مال سے

أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

مال سے بیرحا اوسکو بہت محبوب تہا اور وہ مسجد کے سامنے تہا اور رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ

علیہ وسلم اوس میں تشریف لیجایا کرتے تھے اور میٹھا خوشبو دار پانی پیا کرتے انس رضہ نے کہا کہ جب

الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابو طلحہ رضہ رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے ہرگز نہ پہونچوگے بھلائی کو

حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

یہانتک کہ خرچ کرو اس چیز سے کہ دوست رکہتے ہو اور بیرحا مجہے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ یعنے للہ صدقہ کیا

لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ تَعَالَى فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ

میں اوسکے ثواب اور ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالے سے امیدوار ہوں یا رسول اللہ جہاں آپکو

اللهُ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ

اللہ تعالے سمجہائے اوسکو خرچ کیجئے آپنے فرمایا یہہ مال نفع والا ہے یہہ مال نفع والا ہے

وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ

اور میں نے سن لیا جو تونے کہا اور میں مناسب سمجہتا ہوں کہ تو اوسکو اپنی قرابت والوں میں تقسیم کردے ابو طلحہ رضہ نے کہا

أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یا رسول اللہ میں اسی طرح کرتا ہوں پہر ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور چچازاد بہائیوں میں بانٹ دیا ف متفق علیہ

قَوْلُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ رَابِحٌ وَرُوِيَ فِي الصَّحِيحِ رَابِحٌ وَرَايِحٌ بِالْبَاءِ

یہ قول صلے اللہ علیہ وسلم کا مال رابح بخاری مروی ہے رابح اور رایح کسا تہہ بار

الْمُوَحَّدَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ أَيْ رَايِحٌ عَلَيْكَ نَفْعُهُ وَبَيْرُحَاءُ حَدِيقَةُ نَخْلٍ

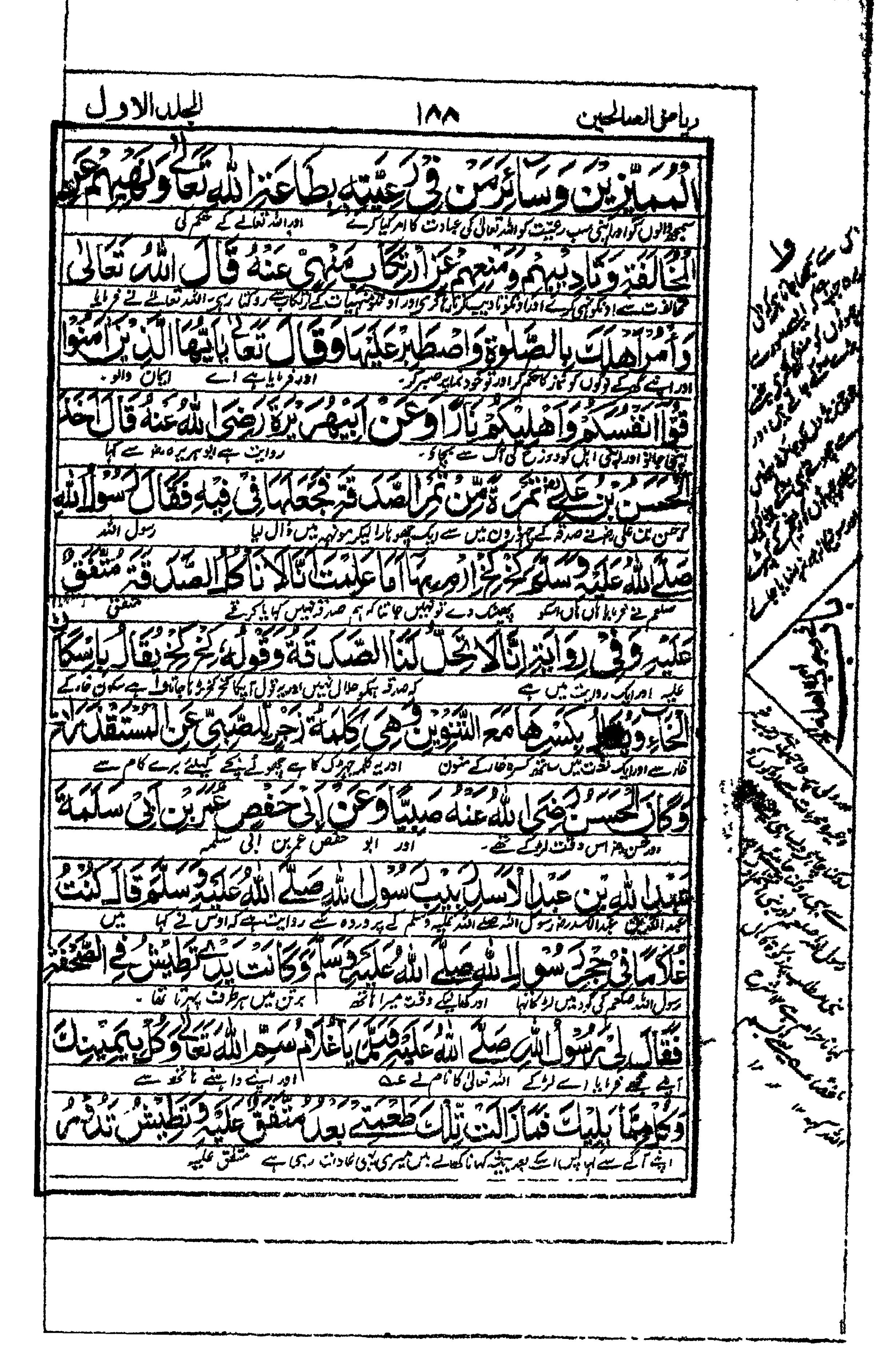
موحدہ اور یا مثناۃ کے یعنے آنیوالا ہے نفع اس کا تجہہ پر وہ ہا کہجور کا باغ ہے

وَرُوِيَ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا

مروی ہے ساتہہ کسرہ بار اور فتحہ اسکے کے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُونَ فِي وُجُوبِ أَمْرِهِ أَهْلَهُ وَأَوْلَادَهُ

اڑتیسواں باب اس بیان میں ہے کہ آدمی کو واجب ہے کہ اپنی اہل اور اولاد



المميزين وسائر من في رعيته بطاعة الله تعالى ونهيهم عن
سمجھ والوں کو اور اپنی سب رعیت کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا امر کیا کرے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی

المخالفة وتأديبهم ومنعهم عن ارتكاب منهي عنه قال الله تعالى
مخالفت سے ادب کرے اور ان کو تادیب کرتا رہے اور ان کو منہیات کے ارتکاب سے روکتا رہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وأمر أهلك بالصلوة واصطبر عليها وقال تعالى يا أيها الذين آمنوا
اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز کا حکم کر اور تو خود بھی اس پر صبر کر۔ اور فرمایا ہے اے ایمان والو

قوا أنفسكم وأهليكم نارا وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال أخذ
بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا

الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله
کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے چھوہاروں میں سے ایک چھوہارا لیکر منہ میں ڈال لیا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم كخ كخ ارم بها أما علمت أنا لا نأكل الصدقة متفق
صلعم نے فرمایا اخ اخ اسکو پھینک دے تو نہیں جانتا کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے متفق

عليه وفي رواية أنا لا تحل لنا الصدقة وقوله كخ كخ يقال بإسكان
علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ ہمکو حلال نہیں اور یہ قول آپکا کخ کخ کہا جاتا ہے سکون خاء کے

الخاء ويقال بكسرها مع التنوين وهي كلمة زجر للصبي عن المستقذرات
خاء سے اور ایک لغت میں ساتھ کسرہ خاء کے منون اور یہ کلمہ جھڑک کا ہے چھوٹے بچے کیلئے برے کام سے

وكان الحسن رضي الله عنه صبيا وعن أبي حفص عمر بن أبي سلمة
اور حسن رضی اللہ عنہ اس وقت لڑکے تھے۔ اور ابو حفص عمر بن ابی سلمہ

عبد الله بن عبد الأسد ربيب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت
عبد اللہ بن عبد الاسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں

غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي تطيش في الصحفة
رسول اللہ صلعم کی گود میں لڑکا تھا اور کھانے کے وقت میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پھرتا تھا۔

فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا غلام سم الله تعالى وكل بيمينك
آپ نے مجھے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور اپنے داہنے ہاتھ سے

وكل مما يليك فما زالت تلك طعمتي بعد متفق عليه وتطيش تدور
اپنے آگے سے کھا پس اسکے بعد ہمیشہ کھانا کھانے میں میری یہی عادت رہی ہے متفق علیہ

فِي نَوَاحِي الصَّحْفَةِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

طرف ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم سب نگہبان ہو رعیت کے اور تم سب سے اپنی رعیت کے حال سے پوچھے جاؤ گے امیر نگہبان ہے اور

وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ أَهْلِهِ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ

اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور آدمی اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور عورت

رَاعِيَةٌ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهِ وَ

اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اور اپنی رعیت سے پوچھی جائیگی اور نوکر و خادم اپنے آقا کی مال کا نگہبان ہے اور اپنی

مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ

رعیت سے پوچھا جائیگا پس تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا متفق علیہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ

شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نقل کی اپنے باپ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

مُرُوْا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ

کہ تم اپنی اولاد کو جب سات برس کے ہوں تو نماز کا حکم کرو اور جب دس برس کی عمر کے ہوں تو ان کو نماز کی بابت

عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

مارو اور ان کے سونے کی جگہ علیحدہ کر دو۔ حدیث حسن ہے ابوداؤد نے اسناد حسن سے روایت کی ہے

وَعَنْ أَبِيْ ثُرَيَّةَ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ابی ثریہ بن معبد جہنی رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ عَلَيْهَا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں تو نماز سکھلاؤ اور جب دس برس کے ہوں

ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

تو مار کر نماز پڑھاؤ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور اس نے کہا حدیث

حَسَنٌ وَلَفْظُ أَبِيْ دَاوُدَ مُرُوا الصَّبِيَّ بِالصَّلٰوةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ

حسن ہے۔ اور لفظ ابی داؤد کا یہ ہے حکم کرو لڑکے کو جب پہنچے سات برس کو

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ فِيْ حَقِّ الْجَارِ وَالْوَصِيَّةِ بِهِ

انتالیسواں باب۔ ہمسایہ کے حق اور اس کے حق کی وصیت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ سے احسان کرو اور

بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِا

قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور ہمسایہ قرابت والوں اور ہمسایہ اجنبی

لْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور برابر کے رفیق اور راہ کے مسافر اور غلام مملوک سے نیکی کرو اور ابن عمر اور عائشہ سے روایت ہے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول

قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى

اللہ صلعم نے کہ جبرئیل مجھے ہمسایہ کے حق کی ہمیشہ وصیت کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ اوس کو

ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

وارث بنا دیگا متفق علیہ اور ابوذر رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ

صلعم نے مجھے فرمایا ہے اے ابوذر جب تو شوربا پکاوے تو زیادہ کیا کر پانی اوس کا اور اپنے ہمسایوں کی خبرگیری کر

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ

روایت کی ہے مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوذر رضہ نے کہا کہ مجھے میرے خلیل صلعم نے وصیت کی ہے

اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَاءَهٗ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِّنْ جِيْرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِّنْهَا

کہ جب تو شوربا پکاوے تو اس کا پانی بہت کر دے بعد اپنی پڑوسیوں کے گھر کی طرف نظر کر پس اون سے

بِمَعْرُوْفٍ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نیکی کر اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ و سلم نے

قَالَ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ

قسم خدا کی ایمان نہیں رکھتا خدا کی قسم ایمان نہیں رکھتا قسم خدا کی ایمان نہیں رکھتا لوگوں نے کہا کون شخص ہے یا رسول اللہ

اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا

جو ایمان نہیں رکھتا حضرت نے فرمایا وہ شخص مراد ہے جسکے ضرر رسانی اور تکلیفات سے ہمسایہ محفوظ نہیں متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اَلْبَوَائِقُ الْغَوَائِلُ وَالشُّرُوْرُ وَ

جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جسکا ہمسایہ اوسکی شرارتوں اور تکلیفات سے بے خوف نہ ہو بوائق فساد اور شرارتیں ہیں

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ

اور اسی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے مسلمانوں عورتوں تم اپنی

جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

پڑوسن کی حقارت مت کیا کر اگرچہ بکری کا پاؤں ہی ملے ہو متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو

علیہ وسلم نے ہمسایہ ہمسایہ کو اس سے منع نہ کرے کہ اوسکی دیوار میں لکڑی گاڑے پھر ابو

هُرَيْرَةَ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضہ نے کہا کیا سبب ہے کہ تم کو اس سنت سے اعراض کرتے دیکھتا ہوں اللہ میں اسکو تمہارے کندھوں میں ماروں گا۔ متفق علیہ

وَرُوِيَ خَشَبَهُ بِالْإِضَافَةِ وَالْجَمْعِ وَرُوِيَ خَشَبَةً بِالتَّنْوِينِ عَلَى الْإِفْرَادِ وَقَوْلُهُ

اور مروی ہے خشبہ ساتھ اضافت اور جمع کے اور مروی ہے خشبۃ ساتھ تنوین کے مفرد قول اس کا

مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا يَعْنِي عَنْ هٰذِهِ السُّنَّةِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مالی اراکم عنہا یعنے اس سنت سے اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ وَمَنْ كَانَ

وسلم نے جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر

الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ

ایمان رکھتا ہو اوسکو لازم ہے کہ نیک بات کہا کرے یا خاموش رہے متفق علیہ ابوشریح خزاعی رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اوسکو چاہیے کہ اپنے

الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

ہمسایہ سے احسان کرے اور جو شخص اللہ اور دن پچھلے پر ایمان رکھتا ہو اپنے مہمان کی عزت کرے

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو نیک بات کہا کرے یا چپ رہے روایت کی یہ مسلم نے

بِهٰذَا اللَّفْظِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

ان لفظوں سے اور بخاری نے اسکا بعض ذکر کیا ہے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

علیہ وسلم کی خدمت میں گذارش کی کہ یا رسول اللہ میرے دو ہمسایہ ہیں ان میں ہدیہ کسکو بھیجا کروں فرمایا جسکا دروازہ تیرے نزدیک ہو اسکو

رواه البخاري وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال قال رسول الله

روایت کی یہ بخاری نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم خير الأصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران

صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین یاروں کا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے یار سے نیکی کرے اور بہترین پڑوسیوں کا

عند الله خيرهم لجاره رواه الترمذي وقال حديث حسن

اللہ کے نزدیک وہ ہے جو اپنے پڑوسی سے بھلائی کرے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب الأربعون في بر الوالدين وصلة الأرحام

باب چالیسواں ماں باپ سے نیکی کرنے اور قرابت والوں سے ملاپ کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين إحسانا

اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور بندگی کرو اللہ کی اور کسی شئے کو اوسکا شریک مت کرو اور والدین سے احسان کرو

وبذي القربى واليتامى والمساكين والجار ذي القربى والجار الجنب و

اور ذی القربی اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسی قرابت والے اور پڑوسی اجنبی اور برابر کے رفیق اور

الصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت أيمانكم وقال تعالى واتقوا الله الذي تساءلون

مسافر اور مملوک اور غلام کے ساتھ احسان کرو اور فرمایا اور ڈرو اللہ سے جسکا واسطہ دیتے ہو آپس میں

به والأرحام وقال تعالى والذين يصلون ما أمر الله به أن يوصل

اور خبردار ہو ناتوں سے اور فرمایا اور جو لوگ ملاپ کرتے ہیں اوسے جس سے ملاپ کرنے کا اللہ نے امر کیا ہے۔

الآية وقال تعالى ووصينا الإنسان بوالديه حسنا وقال تعالى

الآیۃ اور فرمایا اور ہمنے انسان کو ماں باپ سے نیکی کرنے کا حکم کیا ہے اور فرمایا

وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحسانا إما يبلغن عندك

اور تیرے رب نے حکم کیا کہ اوسکے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین سے احسان کرو اگر پہنچے رو برو

الكبر أحدهما أو كلاهما فلا تقل لهما أف ولا تنهرهما وقل لهما قولا

دونو ایک بڑھاپے ہو جائیں تو اونکو اف تک مت کہو اور اونکو مت جھڑک اور اونکو ادب کی

كريما واخفض لهما جناح الذل من الرحمة وقل رب ارحمهما كما

بات کہہ اور جھکا اونکے آگے کندھے عاجزی کرکر پیار سے اور کہہ اے رب اون پر رحم کر جیسا

ربياني صغيرا وقال تعالى ووصينا الإنسان بوالديه حملته أمه وهنا

پالا اونھوں نے مجھکو چھوٹا۔ اور فرمایا اور ہمنے تقید کیا انسان کو اوسکی ماں باپ کے ساتھ پیٹ میں رکھا اوسکو اوسکی ماں نے تھک تھک کر



علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک وعن ابی عبد الرحمن

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای

الاعمال احب الی اللہ قال الصلوۃ علی وقتہا قلت ثم ای قال بر الوالدین

قلت ثم ای قال الجہاد فی سبیل اللہ متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ

عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدا الا ان یجدہ مملوکا

فیشتریہ فیعتقہ رواہ مسلم وعنہ ایضا رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ و

الیوم الاخر فلیصل رحمہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت متفق

علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی خلق الخلق

حتی اذا فرغ منہم قامت الرحم فقالت ہذا مقام العائذ بک من القطیعۃ

قال نعم اما ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی قال

فذلک لک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا ان شئتم فہل

عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولئک الذین

لعنهم الله فأصمهم وأعمى أبصارهم متفق عليه وفي رواية البخاري فقال
کہیں یہ جن لوگوں نے لعنت کی ہے پھر انکو بہرا کر دیا ہے حق بات کے سننے سے اور اندھا کر دیا ہے۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا
الله تعالى من وصلك وصلته ومن قطعك قطعته وعنه قال جاء رجل
اللہ نے جس نے ملایا تجھکو ملاؤں گا میں اسکو اور جس نے کاٹا تجھکو کاٹوں گا میں اسکو رحمت اپنی سے اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ ایک آدمی نے
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله من أحق الناس بحسن
رسول اللہ صلعم کے پاس آکر سوال کیا کہ کونسا　　آدمی زیادہ مستحق اس امر کا ہے کہ میں اوس سے
صحابتي قال أمك قال ثم من قال أمك قال ثم من قال أمك قال
مصاحبت نیک کروں آپ نے فرمایا کہ تیری ماں اوس نے کہا پھر کون ہے آپ نے فرمایا تیری ماں اوس نے کہا اوس کے بعد آپ نے کہا تیری ماں اوس نے کہا پھر
ثم من قال أبوك متفق عليه وفي رواية يا رسول الله من أحق بحسن
کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ۔ متفق علیہ۔　　اور ایک روایت میں ہے کہ یا رسول اللہ حسن
الصحبة قال أمك ثم أمك ثم أمك ثم أباك ثم أدناك أدناك والصحابة بمعنى
صحبت کا زیادہ مستحق کون ہے آپ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر وہ جو قرابت میں تجھ سے زیادہ نزدیک ہو پھر زیادہ نزدیک اور صحابۃ
الصحبة وقوله ثم أباك هكذا وهو منصوب بفعل محذوف أي ثم بر أباك
کا لفظ ساتھ معنے صحبت کے ہے اور یہ قول آپکا ثم اباک ایسا ہی ہے اور منصوب ہے ساتھ فعل کے محذوف یعنی پھر نیکی کر اپنے باپ سے اور ایک
وفي رواية ثم أبوك وهذا واضح وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم
روایت میں ثم ابوک ہے　　جو واضح ہے　　اور اسی سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
قال رغم أنف ثم رغم أنف ثم رغم أنف من أدرك أبويه عند الكبر
کہ فرمایا خاک میں ملا پھر خاک میں　　ملا جسنے اپنے ماں باپ کو ضعیفی اور بڑھاپے میں　　پایا
أحدهما أو كليهما فلم يدخل الجنة وعنه أن رجلا قال يا رسول الله
ایک کو یا دونوں کو پس بہشت میں داخل نہ ہوا　　اوسی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں
إن لي قرابة أصلهم ويقطعوني وأحسن إليهم ويسيئون إلي وأحلم عنهم
کہ میں انسے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برادری کا حق کاٹتے ہیں اور میں انسے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں اور میں انسے درگذر
ويجهلون علي فقال لئن كنت كما قلت فكأنما تسفهم المل ولا يزال
کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا تو گویا تو ان کے منہ میں جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ
معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك رواه مسلم وتسفهم بضم
تیرے ساتھ خدا کی طرف سے ان پر ایک فرشتہ رہیگا کہ تجھ کو ان پر غالب رکھیگا جبتک تو اس حالت پر رہیگا۔ روایت کی مسلم نے اور　　تسفهم ساتھ ضمہ

التاء وكسر السين المهملة وتشديد الفاء والمل بفتح الميم وتشديد اللام

تا کے اور کسرہ سین مہملہ اور تشدید فا کے اور لفظ مل ساتھ فتح میم اور تشدید لام کے اور وہ

وهو الرماد الحار أي كأنما تطعمهم الرماد الحار وهو تشبيه لما يلحقهم

گرم راکھ ہے یعنے جیسا کہ کھلاتا ہے تو اون کو گرم راکھ اور یہ تشبیہ ہے اوس گناہ سے

من الإثم بما يلحق آكل الرماد الحار من الألم ولا شيء على هذا المحسن إليهم

جو ان کو حاصل ہوتا ہے ساتھ اس درد کے جو انکو حاصل ہوتا ہے اور اس محسن کے ذمہ کچھ نہیں لیکن

لكن ينالهم إثم عظيم بتقصيرهم في حقه وإدخالهم الأذى عليه والله

انکو حاصل ہوتا ہے بڑا گناہ بسبب قصور انکے کے اسکے حق میں اور بسبب ایذا دینے انکے کے اسکو اور اللہ خوب جانتا ہے

أعلم وعن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من

اور روایت ہے انس رض سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی دوست رکھے

أحب أن يبسط له في رزقه وينسأ له في أثره فليصل رحمه متفق عليه ومعنى

یہ کہ اسکا رزق فراخ ہو اور عمر میں درازی ہو تو اپنے ناتے کو ملاوے متفق علیہ معنے

ينسأ له في أثره أي يؤخر له في أجله وعمره وعنه قال كان أبو طلحة

ینسأ له فی اثرہ کا یعنے اسکی اجل اور عمر میں درازی ہوگی اور اسی سے روایت ہے کہا کہ ابو طلحہ

أكثر الأنصار بالمدينة مالا من نخل وكان أحب أمواله إليه بيرحاء و

مدینہ میں انصار میں سے بہت مالدار تھے اور مال کھجوریں تھیں اور سب مال سے بیرحاء اوس کو بہت محبوب تہا اور

كانت مستقبلة المسجد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخلها

وہ مسجد کے سامنے تہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوس میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ويشرب من ماء فيها طيب فلما نزلت هذه الآية لن تنالوا البر حتى

اور پیتے خوشبو والا پانی انس رض نے کہا کہ جب لن تنالوا البر حتی

تنفقوا مما تحبون قام أبو طلحة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا

تنفقوا مما تحبون نازل ہوئی تو ابو طلحہ رض نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ یا

رسول الله إن الله تبارك وتعالى يقول لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما

رسول اللہ اللہ تعالے فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما

تحبون وإن أحب أموالي إلي بيرحاء وإنها صدقة لله تعالى أرجو برها

تحبون اور بیرحاء مجھے تمام مال میں سے زیادہ محبوب ہے وہ بیشک للہ صدقہ کیا میں اوسکے ثواب

وذخرها عند الله تعالى فضعها يا رسول الله حيث أراك الله فقال رسول

اور ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالے سے امید رکھتا ہوں یا رسول اللہ جہاں آپکو اللہ تعالے سمجھا دے اوسکو خرچ کیجیے آپنے فرمایا

الله صلى الله عليه وسلم بخ ذلك مال رابح ذلك مال رابح وقد سمعت ما

واہ یہہ مال نفع والا ہے یہہ مال نفع والا ہے اور میں نے سن لیا جو

قلت وإني أرى أن تجعلها في الأقربين فقال أبو طلحة أفعل يا رسول الله

تو نے کہا اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تو اوسکو اپنی قرابت والوں میں تقسیم کرے ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں

فقسمها أبو طلحة في أقاربه وبني عمه متفق عليه وسبق بيان ألفاظه في

ایسی طرح کرتا ہوں پہر ابو طلحہ نے اپنے اقارب اور چچازاد بہائیوں میں بانٹ دیا متفق علیہ اور اسکا بیان الفاظ

باب الإنفاق مما يحب وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله

باب الانفاق مما یحب میں گذر چکا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے

عنهما قال أقبل رجل إلى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال أبايعك على

کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں

الهجرة والجهاد أبتغي الأجر من الله تعالى فقال هل من والديك أحد حي

ہجرت اور جہاد پر آپسے بیعت کرتا ہوں اور اجر اللہ تعالے سے مانگتا ہوں آپنے فرمایا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے

قال نعم بل كلاهما قال فتبتغي الأجر من الله تعالى قال نعم قال فارجع إلى

اوسنے کہا ہاں دونوں زندہ ہیں آپنے فرمایا تو اللہ تعالے سے اجر مانگتا ہے اوسنے کہا ہاں آپنے فرمایا کہ اپنے

والديك فأحسن صحبتهما متفق عليه وهذا لفظ مسلم وفي رواية لهما

والدین کی خدمت میں واپس چلا جا اور ان کی خدمت خوب طرح کر متفق علیہ اور یہہ مسلم کے الفاظ ہیں اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی

جاء رجل فاستأذنه في الجهاد فقال أحي والداك قال نعم قال ففيهما فجاهد

نے آپسے جہاد کا اذن مانگا آپنے فرمایا کہ تیرے والدین زندہ ہیں اوسنے کہا ہاں آپنے فرمایا اون دونوں میں جہاد کر اور اوسی سے

وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس الواصل بالمكافئ ولكن

روایت ہے کہ اوس نے روایت کی نبی صلعم سے فرمایا کہ برادری کا حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں

الواصل الذي إذا قطعت رحمه وصلها رواه البخاري وقطعت بفتح القاف

جو احسان کے عوض احسان کرے ولیکن برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ ہے کہ جب کوئی اوس سے حق برادری کو توڑے تو وہ اوسکو جوڑے روایت کی بخاری نے

والطاء ورحمه مرفوع وعن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور طاء کے اور رحمہ مرفوع ہے اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ وہ نقل کرتی ہیں نبی صلعم سے

قال الرحم معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه

تم نے فرمایا کہ قرابت رشتہ عرش میں لٹکتا ہے کہتا ہے جو مجھ کو جوڑتا خدا اوس سے جوڑے اور جو مجھ کو کاٹتا ہے خدا اوس کو کاٹے

الله متفق عليه وعن أم المؤمنين ميمونة بنت الحارث رضي الله عنها

بخاری مسلم متفق علیہ اور روایت ہے ام المؤمنین میمونہ بنت الحارث رضی سے

أنها أعتقت وليدة ولم تستأذن النبي صلى الله عليه وسلم فلما كان يومها

کہ انہوں نے ایک کنیز آزاد کی اور رسول اللہ صلعم سے اوسکے آزاد کرنے کا اذن نہ لیا جب رسول اللہ صلعم ان کی باری کے دن اوسکے گھر

الذي يدور عليها فيه قالت أشعرت يا رسول الله أني أعتقت وليدتي

تشریف لائے تو اونہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو خبر ہوئی کہ میں نے اپنی کنیز آزاد کر دی ہے

قال أو فعلت قالت نعم قال أما إنك لو أعطيتها أخوالك كان أعظم لأجرك

آپ نے فرمایا کیا تو نے آزاد کر دی اونہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اگر تو اپنے ماموؤں کو دیتی تو تجھے بڑا اجر ہوتا

متفق عليه وعن أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنهما قالت قدمت

متفق علیہ اور روایت ہے اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی سے کہا اونہوں نے

علي أمي وهي مشركة في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتيت

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میری ماں جو مشرک تھی میرے گھر آئی میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت قدمت علي أمي وهي راغبة أفأصل

رسول اللہ صلعم سے پوچھا اور کہا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ مجھ سے کچھ مانگتی ہے کیا دوں میں سے ملاپ کروں

أمي قال نعم صلي أمك متفق عليه وقولها راغبة أي طامعة فيما عندي تسألني

آپ نے فرمایا ہاں تو اپنی ماں سے ملاپ کر متفق علیہ اور قول اسکا راغبۃ یعنی امیدوار ہے اوس چیز کی جو میرے پاس ہے کچھ مانگتی ہے

شيئا قيل كانت أمها من النسب وقيل من الرضاعة والصحيح الأول

میرے سے بعضے کہتے ہیں کہ ان اوسکی نسبی ماں تھی اور بعضے کہتے ہیں رضاعی تھی مگر پہلی روایت صحیح ہے

وعن زينب الثقفية امرأة عبد الله بن مسعود رضي الله عنه وعنها قالت

اور زینب ثقفیہ عبداللہ بن مسعود رض کی عورت سے روایت ہے کہا اونہوں نے کہ فرمایا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقن يا معشر النساء ولو من حليكن

رسول اللہ صلعم نے اے جماعت عورتوں کی تم صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں سے صدقہ کرنا پڑے زینب رض کہتی ہے

قالت فرجعت إلى عبد الله بن مسعود فقلت له إنك رجل خفيف ذات اليد وإن

میں عبداللہ بن مسعود اپنے خاوند کے پاس آئی اور اسکو کہا کہ تو آدمی تنگدست ہے اور تحقیق

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنْ كَانَ

رسول اللہ صلعم نے ہم کو صدقہ کرنیکا حکم کیا ہے تو جا اور رسول اللہ صلعم سے پوچھ اگر تم کو

ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَىٰ غَيْرِكُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيهِ أَنْتِ

صدقہ دینا مجھ کو تی ہو تو فبہا ورنہ میں کسی اور کو صدقہ دوں عبداللہ نے کہا تو ہی جا کر پوچھ

فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِي

میں گئی تو ایک عورت انصار میں سے رسول اللہ صلعم کے دروازے پر کھڑی تھی اور جو میرا مطلب تھا

حَاجَتُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَخَرَجَ

وہی اوس کا مطلب تھا اور رسول اللہ صلعم ہیبت والے تھے تو بلال

عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ

اندر سے نکلا ہم نے اوسکو کہا کہ تو رسول اللہ صلعم سے جا کر پوچھ کہ دو عورتیں دروازہ پر

بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمَا وَعَلَىٰ أَيْتَامٍ فِي

کھڑی پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے خاوند اور لڑکے یتیموں پہ صدقہ کریں

حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو اونکو کفایت کریگا اور آپکے پاس ہمارا نام نہ لینا بلال نے رسول اللہ صلعم کے پاس جا کر

وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ

سوال کیا آپنے فرمایا وہ دونوں عورتیں کون ہیں بلال نے کہا ایک عورت

الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ

انصار میں سے اور ایک زینب ہے آپنے فرمایا کونسی زینب ہے اوسنے کہا

هِيَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ

زینب عبداللہ کی عورت رسول اللہ صلعم نے فرمایا اونکو دو اجر ہونگے ایک

الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ

قرابت کا دوسرا صدقہ کا متفق علیہ روایت ہے ابو سفیان صخر بن حرب سے رضہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِهِ الطَّوِيلِ فِي قِصَّةِ هِرَقْلَ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لِأَبِي سُفْيَانَ

ہرقل کے قصہ کی لمبی حدیث میں کہ ہرقل نے ابو سفیان کو کہا

فَمَاذَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللّٰهَ

کہ وہ نبی تم کو کیا امر کرتا ہے ابو سفیان کہتا ہے میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

وَحْدَهُ لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ

اور کوئی اوسکا شریک مت ٹھہراؤ اور اپنے باپ دادا کی باتوں کو چھوڑ دو۔ اور ہمکو نماز پڑھنے اور صدقہ کرنے اور

وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

حرام سے بچنے اور قرابتوں سے نیکی کرنیکا امر کرتا ہے متفق علیہ۔ ابوذر رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ

رسول اللہ صلعم نے کہ تم عنقریب ایک زمین کو فتح کروگے جس میں قیراط کا چرچا ہے اور ایک

وَفِي رِوَايَةٍ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَ

روایت میں ہے کہ تم عنقریب ملک مصر کو فتح کروگے اور وہ زمین ہے جس میں قیراط کا نام مشہور ہے سو میری وصیت او وان کے لوگوں کے ساتھ

هْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا افْتَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلٰى أَهْلِهَا

سلوک نیک کی لئے امان ہے اور اون سے برادری ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم وہ زمین فتح کرو تو اوسکے رہنے والوں کے ساتھ احسان کرو کہ

فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الْعُلَمَاءُ الرَّحِمُ الَّتِي

اونکے لئے امان اور برادری ہے یا کہا امان اور مصاہرت ہے روایت کی مسلم نے۔ علما نے کہا ہے کہ اونکے لئے برادری ہے

لَهُمْ كَوْنُ هَاجَرَ أُمِّ إِسْمٰعِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَالصِّهْرُ كَوْنُ مَارِيَةَ أُمِّ

اسلئے فرمایا کہ ہاجرہ اسماعیل علیہ السلام کی ماں اونمیں سے تھی۔ اور صہر اسلئے فرمایا کہ ماریہ قبطیہ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کی والدہ اونمیں سے تھی۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے

عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ

کہا کہ جب آیۃ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ يَا بَنِي

صلعم نے قریش کو بلایا قریش جمع ہوگئے آپنے عام طور پر نصیحت کی اور خاص خاص نام لیکر بھی نصیحت کی پھر فرمایا اے بنی عبد شمس اے

كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ

کعب بن لوئی کی اولاد تم اپنی جانوں کو عذاب سے بچاؤ اے مرہ بن کعب کی اولاد تم اپنی جان کو

مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا

دوزخ سے بچاؤ اے عبد مناف کی اولاد اپنی جان کو دوزخ سے چھڑاؤ اے ہاشم کی اولاد تم اپنی جانوں کو

أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ

دوزخ سے چھڑاؤ اے عبد المطلب کی اولاد اپنی جان کو دوزخ سے چھڑاؤ اے فاطمہ



أنقذي نفسك من النار فإني لا أملك لكم من الله شيئا غير أن لكم رحما

اپنی جان کو دوزخ سے چھڑا اسواسطے کہ میں تم کو خدا کے عذاب سے بچا نہیں سکتا کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر البتہ تمہاری برادری کا حق ہے

سأبلها ببلالها رواه مسلم قوله صلى الله عليه وسلم ببلالها بفتح الباء الثانية

سو میں اسکو ملاؤنگا تر و تازہ کرنیکے روایت کی ہے مسلم نے یہ قول آپ کا ببلالہا ساتھ فتح بار ثانیہ

وكسرها والبلال الماء ومعنى الحديث سأصلها شبه قطيعتها بالحرارة التي

اور کسرہ اسکے اور بلال پانی ہے اور معنی حدیث کا یہ ہے کہ ملاؤنگا اسکو تشبیہ دی ہے رحم کے قطع ہونے کو ساتھ حرارت کے جو

تطفأ بالماء وهذه تبرد بالصلة وعن أبي عبد الله بن عمرو بن العاص

بجھائی جاتی ہے پانی سے اور یہ حرارت سرد کی جاتی ہے ساتھ ملانے کے ابو عبد اللہ بن العاص رض سے روایت ہے

رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم جهارا غير

کہا اونسے کہ میں نے اپنے کان سے سنا کہ رسول اللہ صلعم ظاہر زور سے کہتے تھے

سر يقول إن آل أبي فلان ليسوا بأوليائي إنما وليي الله وصالح المؤمنين

کہ ابی فلان کی اولاد میری ولی اور دوست نہیں میرا ولی تو اللہ اور مومن صالح ہیں

ولكن لهم رحم أبلها ببلالها متفق عليه واللفظ للبخاري وعن أبي

لیکن مجھے اونسے برادری کا تعلق ہے سو اسکو تر و تازہ کرونگا متفق علیہ اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں - ابو

أيوب خالد بن زيد الأنصاري رضي الله عنه أن رجلا قال يا

ابو ایوب خالد بن زید انصاری رض سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ یا

رسول الله أخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني من النار فقال النبي

رسول اللہ آپ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے بہشت میں داخل کرے اور دور کرے مجھ کو آگ سے آپ نے فرمایا

صلى الله عليه وسلم تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتؤتي

تو اللہ تعالی کی عبادت کر اور کسی چیز کو اسکا شریک مت کر اور نماز قائم کر اور زکوۃ

الزكوة وتصل الرحم متفق عليه وعن سلمان بن عامر رضي الله عنه

ادا کر اور برادری کے لوگوں سے ملاپ کر متفق علیہ اور سلمان بن عامر رض سے روایت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر فإنه

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو چھوہارے پر افطار کیا کرے کیونکہ

بركة فإن لم يجد تمرا فالماء فإنه طهور وقال الصدقة على المسكين

برکت والی ہیں اگر چھوہارا نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کہ وہ پاک کرنیوالا ہے اور فرمایا صدقہ مسکین کو دینا

صدقة وعلى ذي الرحم ثنتان صدقة وصلة حديث حسن رواه الترمذي

فقط صدقہ ہے اور بلدری ہیں کہ کیسکو دنیا دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحم ف روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ

وقال حديث حسن وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال كانت تحتي امرأة

حدیث حسن ہے اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ میرے سپچے ف ایک عورت تھی کہ

وكنت احبها وكان عمر رض يكرهها فقال لي طلقها فابيت فاتى عمر رض النبي

مجھکو اس سے بہت پیار تھا اور عمر اوسکو مکروہ جانتا تھا عمر رضہ نے مجھے کہا کہ تو اسکو چھوڑ دے پس میں نے انکار کیا عمر رضہ نے نبی صلے

صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم طلقها

اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر ذکر کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو اوسکو چھوڑ دے روایت کی یہ

رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابي الدرداء رضي

ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو الدرداء رضہ سے

الله عنه ان رجلا اتاه فقال ان لي امرأة وان امي تأمرني بطلاقها فقال

کہ ایک آدمی نے میرے پاس آکر بیان کیا کہ میری ایک عورت ہے اور میری ماں مجھے کہتی ہے کہ تو اسکو چھوڑ دے ابو الدرداء نے کہا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الوالد اوسط ابواب الجنة

میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے ہے سمجھے کہ باپ بہشت کا بیچ کا دروازہ ہے ف

فان شئت فاضع ذلك الباب او احفظه رواه الترمذي وقال حديث

اگر تو چاہے اس دروازہ کو ضائع کر یا اوسکی حفاظت کر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحيح وعن البراء بن عازب رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

حسن صحیح ہے اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ

وسلم قال الخالة بمنزلة الام رواه الترمذي وقال حديث صحيح

وسلم نے کہ خالہ بمنزلہ والدہ کے ہے روایت کی ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے

وفي الباب احاديث كثيرة في الصحيح مشهورة منها حديث اصحاب

اور اس باب میں حدیثیں بہت ہیں صحیح میں مشہور ہیں اون میں سے ہے اصحاب الغار

الغار وحديث جريج وقد سبقا واحاديث مشهورة في الصحيح حذفتها

اور جریج کی حدیثیں جو پیچھے گذر گئے ہیں اور صحیح میں احادیث مشہور ہیں جنہیں نے اون کو واسطے اختصار کے

اختصارا ومن اهمها حديث عمرو بن عبسة رضي الله عنه الطويل المشتمل

حذف کر دیا ہے ف اور اون میں احادیث بڑی ضروری عمرو بن عبسہ رضہ کی حدیث ہے جو بڑی دراز ہے

عَلٰى جُمَلٍ كَثِيْرَةٍ مِّنْ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ وَاٰدَابِهٖ وَسَاَذْكُرُهٗ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ

اور اسلام کے بہت قاعدوں اور آداب پر مشتمل ہے اور میں وہ پوری حدیث کو باب الرجاء میں ذکر کروں گا

تَعَالٰى فِيْ بَابِ الرَّجَاۤءِ قَالَ فِيْهِ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ

انشاء اللہ تعالیٰ عمرو بن عبسہ رضی نے اوس حدیث میں کہا ہے کہ میں نبی صلعم کے پاس

يَعْنِيْ فِيْ اَوَّلِ النُّبُوَّةِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا اَنْتَ قَالَ نَبِيٌّ فَقُلْتُ وَمَا نَبِيٌّ قَالَ

ابتدائی نبوت کے وقت مکہ میں آیا میں نے آپکو کہا کہ آپ کون ہیں آپنے فرمایا میں نبی ہوں میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے آپنے فرمایا مجھے

اَرْسَلَنِيَ اللّٰهُ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ اَرْسَلَكَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ بِصِلَةِ الْاَرْحَامِ وَ

اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے میں نے کہا کس چیز کے ساتھ بھیجا آپنے فرمایا مجھے صلہ ارحام اور بتوں کے توڑنے

كَسْرِ الْاَوْثَانِ وَاَنْ يُّوَحَّدَ اللّٰهُ لَا يُشْرَكُ بِهٖ شَيْءٌ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَبِهِ الْعَوْنُ

اور اللہ کی توحید اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنیکا حکم دیکر بھیجا ہے اور اوسنے تمام حدیث ذکر کی اور خاص اللہ تعالیٰ کی مدد اور قوت ہی

وَالْقُوَّةُ

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ تَحْرِيْمِ الْعُقُوْقِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

اکتالیسواں باب عقوق اور قطع رحم کی حرمت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْۤا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر تمسے یہی توقع ہے اگر تم کو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک میں اور توڑو

اَرْحَامَكُمْ اُولٰۤئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ وَقَالَ

اپنے ناتے ایسے لوگ وہی ہیں جنکو پھٹکارا اللہ نے پھر کر دیا اونکو بہرا اور اندھی کیں اونکی آنکھیں اور فرمایا

تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ

جو لوگ توڑتے ہیں اقرار اللہ کا اوسکو پکا کر اور کاٹتے ہیں جو چیز کہا اللہ نے

بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰۤئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۤءُ الدَّارِ

اوسکو جوڑنا اور فساد اوٹھاتے ہیں ملک میں ایسے لوگ اونکو اونکے لیے ہے لعنت اور اونکو ہے بُرا گھر

وَقَالَ تَعَالٰى وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور فرمایا اور چکا دیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اوسکے سوا کسی کو اور ماں باپ سے بھلائی

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا

کبھی سو پہنچ جاوے تیرے سامنے بڑھاپے کو وہ ایک یا دونو تو نہ کہہ اونکو ہوں اور نہ جھڑک اون کو

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ

اور کہہ اونکو بات ادب کی اور جھکا اونکے آگے کندھے عاجزی کر کے نیاز سے اور کہہ اے رب

اِلَّا هُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ

اور پھر رحم کر جیسے پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا۔ ابو بکرہ نفیع بن حارث رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ

کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ کیا میں تم کو نہ بتلاؤں کبیرہ گناہوں میں جو بہت بڑے ہیں

ثَلٰثًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ

ہمنے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا تین بار حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور حضرت

مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى

تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اٹھ بیٹھے پھر فرمایا خبردار اور جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا پس اس بات کو مکرر کہتے رہے یہاں تک

قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ

کہ ہمنے کہا کاش آپ خاموش ہو جاتے متفق علیہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ کبیرے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھیرانا اور والدین کو ایذا دینی

وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ الَّتِي يَحْلِفُهَا

اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا ہے روایت کی یہ بخاری نے یمین غموس وہ قسم ہے

كَاذِبًا عَامِدًا سُمِّيَتْ غَمُوسًا لِاَنَّهَا تَغْمِسُ الْحَالِفَ فِي الْاِثْمِ وَعَنْهُ اَنَّ

کہ آدمی جان بوجھ کر جھوٹ پر قسم کھائے غموس اوسکا نام اسلئے رکھا گیا ہے کہ غموس کے معنے ڈبونے کے ہیں اور یہ قسم کھانیوالے کو گناہ میں ڈبو دیتی ہے

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ کبیرے گناہوں میں سے ہے کہ آدمی اپنی والدین کو گالیاں دے لوگوں نے کہا

يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ

یا رسول اللہ کوئی آدمی اپنے والدین کو بھی گالیاں دیتا ہے آپنے فرمایا ہاں کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو گالی

اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ

دیتا ہے اور یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اسکی ماں کو گالی دیتا ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ سب کبائر میں سے بڑا

الْكَبَائِرِ اَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ

کبیرہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنت کرے کہا گیا یا رسول اللہ صلعم

يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ

اپنے والدین کو آدمی کسطرح لعنت کرتا ہے آپنے فرمایا کہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے

فيسب اباه ويسب امه فيسب امه وعن ابي محمد جبير بن مطعم رضي

وہ اسکے باپ کو گالی دیتا ہے اور کسی کی والدہ کو گالی دیتا ہے وہ دوسرا اسکی والدہ کو گالی دیتا ہے۔ ابو محمد جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے

الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة قاطع

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ کاٹنے والا جنت میں نہ داخل ہوگا قطع

قال سفيان في روايته يعني قاطع رحم متفق عليه وعن ابي عيسى

کہا سفیان نے اپنی روایت میں یعنے بلور رشتہ سے قطع کرنے والا۔ متفق علیہ۔ ابو عیسی

المغيرة بن شعبة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله

مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے

حرم عليكم عقوق الامهات ومنعا وهات ووأد البنات وكره لكم

ماؤں کو ستانا تمپر حرام کیا ہے اور جو تمپر واجب ہے اوسکو ادا نکرنا اور جو تمہارا حق نہیں ہے وہ طلب کرنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا تمپر حرام کیا ہے

قيل وقال وكثرة السؤال واضاعة المال متفق عليه قوله منعا معناه

اور قیل و قال اور کثرت سوال اور مال کو ضائع کرنیکو تمہے سے برا جانتا ہے متفق علیہ۔ یہ قول آپ کا منعا یعنے

منع ما وجب وهات طلب ما ليس له ووأد البنات معناه دفنهن في

روکدینا واجبات کا اور ہات یعنے مانگنا ایسی چیز کا جو اسکے لئے جائز نہیں اور وأد البنات یعنے ان کو زندہ

الحياة وقيل وقال معناه الحديث بكل ما يسمعه فيقول قيل كذا

دفن کرنا قیل و قال کے یہ معنی ہیں کہ آدمی جو بات سنے وہی لوگوں میں کہدیا کرے کہ ایسا کہا گیا ہے اور فلانے نے ایسا

وقال فلان كذا مما لا يعلم صحته ولا يظنها وكفى بالمرء كذبا ان يحدث

کہا ہے اور وہ اسکی صحت کا نہ علم ہو نہ ظن رکھتا ہو اور اسی قدر جھوٹ آدمی کو کافی ہے کہ جو کچھ سنا کرے وہی کہدیا کرے

بكل ما سمع واضاعة المال تبذيره وصرفه في غير الوجوه الماذون فيها

اور مال کو ضائع کرنا یہ ہے کہ اسراف کرے اور دنیا اور آخرت کے مطالب میں جہاں شریعت نے مال کو صرف کرنیکا اذن دیا ہے ان مقاموں

من مقاصد الاخرة والدنيا وترك حفظه مع امكان الحفظ وكثرة الالحاح

کے سوا اور جگہوں میں صرف کرے اور باوجود امکان حفاظت کے مال کی حفاظت نہ کرے اور بلا حاجت

فيما لا حاجة اليه وفي الباب احاديث سبقت في الباب قبله

سوال میں الحاح کرے۔ اور اس باب میں بہت احادیث ہیں جو پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

كحديث واقطع من قطعك وحديث من قطعني قطعه الله

جیسا حدیث وا قطع من قطعک اور حدیث من قطعنی قطعہ اللہ

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ فَضْلِ بِرِّ اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَ

بیالیسواں باب ماں

الْاُمِّ وَالْاَقَارِبِ وَالزَّوْجَةِ وَسَائِرِ مَنْ يُّنْدَبُ اِكْرَامُهٗ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

باپ اور اور زوجہ وغیرہم مستحقوں کے دوستوں سے نیکی کرنیکے بیان میں ابن عمر رضی

اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ

روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بہت بڑی نیکی یہہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے

اَبِيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

نیکی کرے اور روایت ہے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن عمر رضی سے کہ

رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهٗ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ

کہ ایک اعرابی عبداللہ بن عمر کو مکہ کی راہ میں ملا اوسکو عبداللہ بن عمر نے سلام کیا اور

حَمَلَهٗ عَلٰى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهٗ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ

جس گدہے پر آپ سوار ہوا کرتے تھے اوسکو سوار کیا اور اپنے سر کی دستار اوسکو عطا کی کہا ابن دینار رح نے کہ ہمنے

فَقُلْنَا لَهٗ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ فَقَالَ

عبداللہ کو کہا کہ خدا تجھے سنوارے یہہ اعرابی لوگ ہیں یہہ تو تہوڑی عطا سے خوش ہو جایا کرتے ہیں

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِّعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

عبداللہ بن عمر رضی نے کہا کہ اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تہا۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ

اور مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے

اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

کہ بہتر نیکوکاری اور بڑی سعادتمندی یہہ ہے کہ آدمی باپ کے دوستوں سے ملاپ کرے اور ایک روایت میں ابن دینار کی ابن عمر سے روایت کی ہے

اَنَّهٗ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ كَانَ لَهٗ حِمَارٌ يَّتَرَوَّحُ عَلَيْهِ اِذَا مَلَّ رُكُوْبَ الرَّاحِلَةِ

کہ ابن عمر جب مکہ کو جایا کرتے تھے تو ایک گدہا سا رکہتا تہا کہ جب اونٹنی کی سواری سے تہک جاتے تو اوسپر سوار ہوا کرتے تھے

وَعِمَامَةٌ يَّشُدُّ بِهَا رَاْسَهٗ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلٰى ذٰلِكَ الْحِمَارِ اِذْ مَرَّ بِهٖ اَعْرَابِيٌّ

اور ایک دستار بہی جو اپنے سر پر باندہا کرتے تھے ایکدن اوسی گدہے پر سوار ہوئے چلے جاتے تھے کہ رستہ میں ایک اعرابی آیا ابن عمر

فَقَالَ اَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰى فَاَعْطَاهُ الْحِمَارَ فَقَالَ ارْكَبْ

نے اوسکو کہا کہ تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں اوسنے کہا ہاں ہیں اوسکو اپنا گدہا دیدیا اور کہا کہ اسپر سوار ہو جا

هٰذَا وَالْعِمَامَةَ كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ
اور دستار دیدی کہ یہ اپنے سر پر باندھ لے اوسکے بعضے یاروں نے کہا کہ خدا تجھے بخشے تو نے اپنی

أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَ
سواری کا گدہا جسپر تو آرام کرتا تہا اسکو دیدیا اور دستار جسکو خود باندہا کرتا تہا اوسکو دیدیا ابن عمر رضہ نے

فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ
کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو فرماتے کہ بہتر نیکوکاری اور سعادتمندی یہ ہے

أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ رَوَى هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ
کہ باپ کے بعد آدمی اپنے باپ کے آشناؤں دوستوں کے ساتھ سلوک کرے اور اسکا باپ عمر رضہ کا دوست تہا یہ سب روایات

كُلَّهَا مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ بِضَمِّ الْهَمْزَةِ وَفَتْحِ السِّينِ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ
مسلم کے ہیں روایت ہے ابو اسید سے ساتھ ضمہ ہمزہ اور فتح سین کے مالک بن ربیعہ

السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
ساعدی رضہ سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کی خدمت میں بیٹھے تھے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ
کہ ایک شخص جو بنی سلمہ میں سے تہا آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ کوئی

مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا فَقَالَ نَعَمْ اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا
نیکی ایسی باقی ہے کہ والدین کی موت کے بعد میں وہ نیکی اونسے کروں آپ نے فرمایا ہاں اونکے لئے دعا اور

وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ
استغفار کرنی اونکی موت کے بعد اونکا عہد جاری کرنا اور ان قرابتوں سے صلہ اور ملاپ کرنا جنہیں صلہ اور ملاپ کیا جاتا

إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
بسبب ان دونوں کے اور انکے دوست کا اکرام کرنا روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ
کہ کہا میں نے رسول اللہ صلعم کی عورتوں میں جیسی غیرت نہیں کی جیسے خدیجہ رضہ پر کی ہے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ
ورنہ میں نے اوسکو ہرگز نہیں دیکہا مگر رسول اللہ صلعم اوسکا ذکر بہت کیا کرتے تھے اور اکثر بکری ذبح کرکے

ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّ
اسکے اعضاء ٹکڑے کرکے خدیجہ کی سہیلیوں کو بہیجا کرتے پس کبہی کہا کرتی گویا

لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ
دنیا میں خدیجہ رض کے سوا کوئی دوسری کوئی عورت ہی نہیں ہوئی آپ فرماتے کہ خدیجہ تھی ایسی ایسی اور ایسی ایسی اور اوس سے

لِي مِنْهَا وَلَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي
مجھے اولاد ہوئی متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بکری ذبح کرتے اور اوسکی

خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ يَقُولُ أَرْسِلُوا
سہیلیوں کو ہر ایک کے قدر کے موافق ہدیہ بھیجتے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب بکری ذبح کرتے تو فرمایا کرتے

بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ
کہ خدیجہ رض کی پیاریوں کو گوشت بھیجدو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہالہ بنت خویلد

أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ
خدیجہ رض کی ہمشیرہ نے رسول اللہ صلعم سے اذن طلب کیا پس یاد آیا آپکو خدیجہ رض کا اذن مانگنا

فَارْتَاحَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَوْلُهَا فَارْتَاحَ هُوَ بِالْحَاءِ
پس اس سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا اللہم ہالہ بنت خویلد قول خدیجہ کا فارتاح ساتھ حاء کے ہے

وَفِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ بِالْعَيْنِ وَمَعْنَاهُ
اور کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کے میں فارتاع لذلک عین کے ساتھ ہے اور اسکا معنی ہے فکر میں پڑے اس سے

اهْتَمَّ بِهِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ
اور روایت ہے انس بن مالک رض سے کہا کہ میں جریر بن

عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَقَالَ إِنِّي قَدْ
عبد اللہ بجلی کیساتھ ایک سفر میں تہا وہ میری خدمت کرتا تہا اور میں اوسکو کہتا تہا کہ نکر او سنے کہا کہ میں نے

رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا آلَيْتُ عَلَى نَفْسِي
انصار کو رسول اللہ صلعم کیساتھ ایسا کرتے دیکھا تہا میں نے بہی قسم کھائی کہ میں بہی جس کی

أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا خَدَمْتُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
انصار میں سے صحبت کرونگا اوس کی خدمت ضرور کیا کرونگا متفق علیہ

الْبَابُ الثَّالِثُ وَالْأَرْبَعُونَ فِي إِكْرَامِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ
تینتالیسواں باب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت کے اکرام

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانِ فَضْلِهِمْ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ
و فضل کے بیان میں اللہ تعالے نے فرمایا ہے اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے



عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا وقال تعالى ومن يعظم

تم سے گندی باتیں اے اس گھر والو اور ستھرا کرے تم کو ایک ستھرائی اور جو کوئی ادب رکھے

شعائر الله فإنها من تقوى القلوب وعن يزيد بن حيان رحمه الله

اللہ کے نام کی چیزوں کا سو وہ دل کی پرہیزگاری سے ہے اور روایت ہے یزید بن حیان سے رحمت ہو اس پر اللہ

تعالى قال انطلقت أنا وحصين بن سبرة وعمرو بن مسلم إلى زيد بن أرقم

تعالیٰ کی کہا چلے گئے ہیں اور حصین بن سبرہ اور عمرو بن مسلم زید بن ارقم رض کے پاس گئے

رضي الله عنه فلما جلسنا إليه قال له حصين لقد لقيت يا زيد خيرا

جب ہم اوسکے پاس بیٹھ گئے تو حصین رض نے اوسکو کہا کہ اے زید تو نے بہت بھلائی

كثيرا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت حديثه وغزوت

کو پہنچا ہے تو نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اور آپکی باتیں سنی ہیں اور آپکے ساتھ جہاد میں شامل

معه وصليت خلفه لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا حدثنا يا زيد ما سمعت

ہوا ہے اور اوسکے پیچھے نماز پڑھی ہے بیشک اے زید تو نے بہت بھلائی حاصل کی ہے اے زید کوئی بات جو تو نے

من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابن أخي والله لقد كبرت

رسول اللہ صلعم سے سنی ہے ہمکو سنا زید نے کہا اے بھتیجے واللہ میری عمر بڑی ہو گئی ہے اور میرا عہد

سني وقدم عهدي ونسيت بعض الذي كنت أعي من رسول الله صلى

زمانہ بہت گذر گیا ہے اور جو باتیں رسول اللہ صلعم سے مجھے یاد تھیں بعضے بھول گئی ہیں

الله عليه وسلم فما حدثتكم فاقبلوا وما لا فلا تكلفونيه ثم قال قام رسول

جو بات میں تم کو سناؤں قبول کرو اور مجھے زیادہ تکلیف مت دو پھر اوس نے کہا کہ ایک دن

الله صلى الله عليه وسلم يوما فينا خطيبا بماء يدعى خما بين مكة والمدينة

مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلعم نے ایک پانی پر جسکا نام خم تھا کھڑے ہوکر ہم کو خطبہ سنایا

فحمد الله وأثنى عليه ووعظ وذكر ثم قال أما بعد ألا أيها الناس فإنما أنا

پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا کہ اما بعد اے لوگو میں

بشر يوشك أن يأتي رسول ربي فأجيب وأنا تارك فيكم ثقلين أولهما

آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پاس رب کا پیغام لانیوالا آوے تو میں اوسکا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں

كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث على

تو خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور روشنی ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اوسکو خوب مضبوط پکڑو پس آپ نے کتاب اللہ پر بہت تاکید کی



كتاب الله ورغب فيه ثم قال وأهل بيتي أذكركم الله في أهل بيتي أذكركم الله

اور اسکی ترغیب دی پھر فرمایا اور دوسری بڑی چیز میری اہل بیت ہیں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی اہل بیت کے متعلق میں تمکو خدا یاد دلاتا ہوں

في أهل بيتي فقال له حصين ومن أهل بيته يا زيد أليس نساؤه من أهل بيته

حصین نے اوسکو کہا کہ اے زید آپکی اہل بیت کون ہیں کیا آپکی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے نہیں

قال نساؤه من أهل بيته ولكن أهل بيته من حرم الصدقة بعده قال و

کہ آپکی ازواج اہل بیت میں سے ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر آپکے بعد صدقہ حرام ہے حصین نے کہا

من هم قال هم آل علي وآل عقيل وآل جعفر وآل عباس قال كل هؤلاء حرم

وہ کون کون ہیں زید نے کہا علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں حصین نے کہا ان سب پر

الصدقة عليهم قال نعم رواه مسلم وفي رواية ألا وإني تارك فيكم

صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہاں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک میں ہے خبردار میں تم میں

ثقلين أحدهما كتاب الله هو حبل الله من اتبعه كان على الهدى ومن تركه

دو بھاری چیزیں چھوڑ جانے والا ہوں ایک کتاب اللہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اوسکا تابع ہوگا وہ ہدایت پر ہوگا اور جو اوسکو چھوڑ دے گا

كان على ضلالة وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن أبي بكر الصديق

وہ ضلالت پر ہوگا روایت ہے ابن عمر رض سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو بکر صدیق سے

رضي الله عنه موقوفا عليه أنه قال ارقبوا محمدا صلى الله عليه وسلم في

موقوفاً کہ ابو بکر نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

أهل بيته رواه البخاري معناه ارقبوه راعوه واحترموه وأكرموه والله أعلم

اہل بیت کی رعایت روایت کی یہ بخاری نے معنی ارقبوہ کا رعایت کرو اسکی اور احترام کرو اور اکرام کرو

الباب الرابع والأربعون في توقير العلماء وأهل الفضل و

باب چوالیسواں علماء اور بزرگوں اور فضلا کی توقیر کے بیان میں اور

تقديمهم على غيرهم ورفع مجالسهم وإظهار مرتبتهم قال الله تعالى

غیروں پر اونکی تقدیم اور اونکی مجالس کے رفعت اور اونکے مراتب کے اظہار کے ذکر میں فرمایا اللہ تعالی نے

هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون وعن أبي مسعود عقبة

کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور نہیں جانتے اور ابو مسعود عقبہ

ابن عمرو الأنصاري البدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

ابن عمرو انصاری بدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



عليه وسلم يؤم القوم أقرأهم لكتاب الله فإن كانوا في القراءة سواء فأعلمهم

بالسنة فإن كانوا في السنة سواء فأقدمهم هجرة فإن كانوا في الهجرة سواء

فأقدمهم سنا ولا يؤمن الرجل الرجل في سلطانه ولا يقعد في بيته

على تكرمته إلا بإذنه رواه مسلم وفي رواية له فأقدمهم سلما بدل

سنا أي إسلاما وفي رواية يؤم القوم أقرأهم لكتاب الله وأقدمهم

قراءة فإن كانت قراءتهم سواء فليؤمهم أقدمهم هجرة فإن كانوا في

الهجرة سواء فليؤمهم أكبرهم سنا والمراد بسلطانه محل ولايته أو الموضع

الذي يختص به وتكرمته بفتح التاء وكسر الراء وهي ما ينفرد به من

فراش وسرير ونحوهما وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح

مناكبنا في الصلاة ويقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليلني منكم أولو

الأحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم رواه مسلم وقوله صلى

الله عليه وسلم ليلني هو بتخفيف النون وليس قبلها ياء وروي بتشديد

النون مع ياء قبلها والنهى العقول وأولو الأحلام البالغون وقيل أهل

الحلم والفضل وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول

علم اور بزرگی کے اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلی الله علیه وسلم لیلنی منکم اولوا الاحلام والنهی ثم الذین یلونهم

اللہ صلعم نے لازم ہے کہ تم میں سے عاقل بالغ سمجھدار نماز میں میری نزدیک کھڑے ہوا کریں پھر وہ لوگ جو اونکے نزدیک ہیں

ثلاثا وایاکم وهیشات الاسواق رواه مسلم وعن ابی یحیی وقیل

تین بار فرمایا اور بازاریوں کے شور و غوغا سے احتراز کرو روایت کی یہ مسلم نے ابو یحیی اور کہا گیا ہے

ابی محمد سهل بن ابی حثمة بفتح الحاء المهملة واسکان الثاء المثلثة

ابو محمد سہل بن ابی حثمہ ساتھ فتح حاء مہملہ اور سکون ثاء مثلثہ کے

الانصاری رضی الله عنه قال انطلق عبد الله بن سهل ومحیصة بن

انصاری رضہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن

مسعود الی خیبر وهی یومئذ صلح فتفرقا فاتی محیصة الی عبد الله

مسعود رضہ خیبر کی طرف گئے اور خیبر والوں سے اوس زمانہ میں صلح ہی تھی دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے محیصہ عبد اللہ بن

بن سهل وهو یتشحط فی دمه قتیلا فدفنه ثم قدم المدینة فانطلق

سہل کے پاس آیا وہ تڑپ رہا تھا اپنے خون میں قتل ہو کر تو محیصہ اوسکو دفن کر کے مدینہ میں آیا اور عبد

عبد الرحمن بن سهل ومحیصة وحویصة ابنا مسعود الی النبی صلی الله علیه

الرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے بیٹے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

وسلم فذهب عبد الرحمن یتکلم فقال کبر کبر وهو احدث القوم فسکت

عبد الرحمن نے چاہا کہ بات کرے آپنے فرمایا کہ بڑی کو بات کرنے دو یعنی بڑے کو بات کرنے دے اور یہ سب میں سے چھوٹا تھا وہ خاموش ہو گیا

فتکلما فقال اتحلفون وتستحقون قاتلکم وذکر تمام الحدیث متفق علیه

اوس کے بعد دونوں نے گفتگو کی اپنے مقدمہ میں بات ہوئی آپنے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ تو قاتل کے گرفتار کرنے کے مستحق ہو سکتے ہو اور تمام حدیث ذکر کی متفق علیہ

وقوله صلی الله علیه وسلم کبر کبر معناه یتکلم الاکبر وعن جابر رضی

اور قول صلعم کبر کبر یعنی کلام کرے بڑا جابر رضہ سے روایت ہے

الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو دو آدمی کو احد کے مقتولوں میں سے

احد یعنی فی القبر ثم یقول ایهما اکثر اخذا للقرآن فاذا اشیر الی احدهما

ایک قبر میں جمع کرتے پھر فرماتے انہیں سے قرآن زیادہ کون جانتا ہے جسکی طرف لوگ اشارہ کرتے

قدمه في اللحد رواه البخاري وعن ابن عمر رضي الله عنهما ان النبي صلى

آپ اوسکو لحد میں مقدم کرتے روایت کی یہ بخاری نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

الله عليه وسلم قال اراني في المنام اتسوك بسواك فجاءني رجلان احدهما

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو خواب میں معلوم ہو کہ مسواک کرتا ہوں تو دو آدمی میرے پاس آئے ایک

اكبر من الآخر فناولت السواك الاصغر فقيل لي كبر فدفعته الى الاكبر

عمر میں دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو دی مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دے پھر میں نے بڑے کو دی

منهما رواه مسلم مسندا والبخاري تعليقا وعن ابي موسى قال قال

روایت کی یہ مسلم نے مسندا اور بخاری نے تعلیقا اور ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اجلال الله تعالى اكرام ذي الشيبة

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے بوڑھے

المسلم وحامل القرآن غير الغالي فيه والجافي عنه واكرام ذي السلطان

مسلمان اور قرآن جاننے والے کی تعظیم جو اوس میں غلو و تشدد کرنیوالا نہو اور نہ دور ہونیوالا اوس سے اور بادشاہ

المقسط حديث حسن رواه ابو داود وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن

عادل کا اکرام کرنا حدیث حسن ہے روایت کی یہ ابو داود نے روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے

جده رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من

اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں

لم يرحم صغيرنا ولم يعرف شرف كبيرنا حديث حسن صحيح رواه ابو داود

جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہم میں سے بڑے کی بزرگی و شرافت نہ جانے حدیث حسن صحیح ہے روایت کی یہ ابو داود اور

والترمذي قال الترمذي حديث حسن صحيح وفي رواية ابي داود حق كبيرنا

ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حدیث حسن صحیح ہے اور ابو داود کی روایت میں ہے ہم میں سے بڑے کا حق نہ جانے اور

وعن ميمون بن ابي شبيب ان عائشة رضي الله عنها مر بها سائل فاعطته

میمون بن ابی شبیب رضہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضہ کے پاس ایک سائل آیا اونہوں نے اوس کو

كسرة ومر بها رجل عليه ثياب وهيئة فاقعدته فاكل فقيل لها في

ایک ٹکڑا دیا اور ایک اور آدمی آیا کہ اچھے کپڑے پہنے تھے اونہوں نے اوسکو بٹھلا کر کھانا کھلایا اوسکو اس امر میں کہا گیا

ذلك فقالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انزلوا الناس منازلهم

تو جواب دیا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اتارو آدمیوں کو انکے مرتبے کے

رَوَاهُ اَبُودَاوٗدَ لٰكِنْ قَالَ مَيْمُوْنُ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ وَقَدْ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ فِيْ اَوَّلِ

روایت کی یہ ابوداؤد نے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ میمون نے عائشہ رض کی ملاقات نہیں کی اور مسلم نے اس حدیث کو اپنے کتاب صحیح

صَحِيْحِهٖ تَعْلِيْقًا فَقَالَ وَذُكِرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ

کی ابتدا میں تعلیقاً ذکر کیا ہے اور کہا ہے اور عائشہ رض سے ذکر کیا گیا ہے کہ ہم کو رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُنْزِلَ النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ وَذَكَرَهُ الْحَاكِمُ اَبُوْ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگوں کو رکھیں مرتبے میں ان کے اور

عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ كِتَابِهٖ مَعْرِفَةِ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ

ابوعبداللہ حاکم نے اپنی کتاب معرفۃ علوم الحدیث میں اسکو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ فَنَزَلَ عَلٰى ابْنِ

روایت ہے ابن عباس رض سے کہا کہ عیینہ بن حصن آیا اور اپنے

اَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ

برادرزادہ مسمی حر بن قیس کے پاس فروکش ہوا اور یہ حر ان لوگوں میں سے تھا جنکو عمر رض اپنے نزدیک بٹھایا کرتا تھا

عَنْهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجْلِسِ عُمَرَ وَمُشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْا اَوْ شُبَّانًا

اور عمر رض کے جلیس اور مشاور قاری ہوا کرتے تھے بوڑھے ہوں یا جوان

فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ اَخِيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هٰذَا الْاَمِيْرِ فَاسْتَاْذِنْ

پس عیینہ نے اپنے برادرزادہ حر کو کہا اے برادرزادہ اس امیر کے پاس تیری قدر ہے تو میرے واسطے

لِيْ عَلَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ لَهٗ عُمَرُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللّٰهِ مَا تُعْطِيْنَا

اذن طلب کر اوسکے واسطے اذن طلب کیا عمر رض نے اوسکو اذن دیدیا جب دربار میں آیا تو اوسنے عمر رض کو کہا اے ابن خطاب اللہ کی قسم نہ تو ہم کو

الْجَزْلَ وَلَا تَحْكُمُ فِيْنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يُوْقِعَ

عطا دی اور نہ تو ہم میں عدالت کرتا ہے عمر رض یہ بات سنکر غضبناک ہوا اور اوس سے درپے ہونے کا ارادہ کیا

بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ

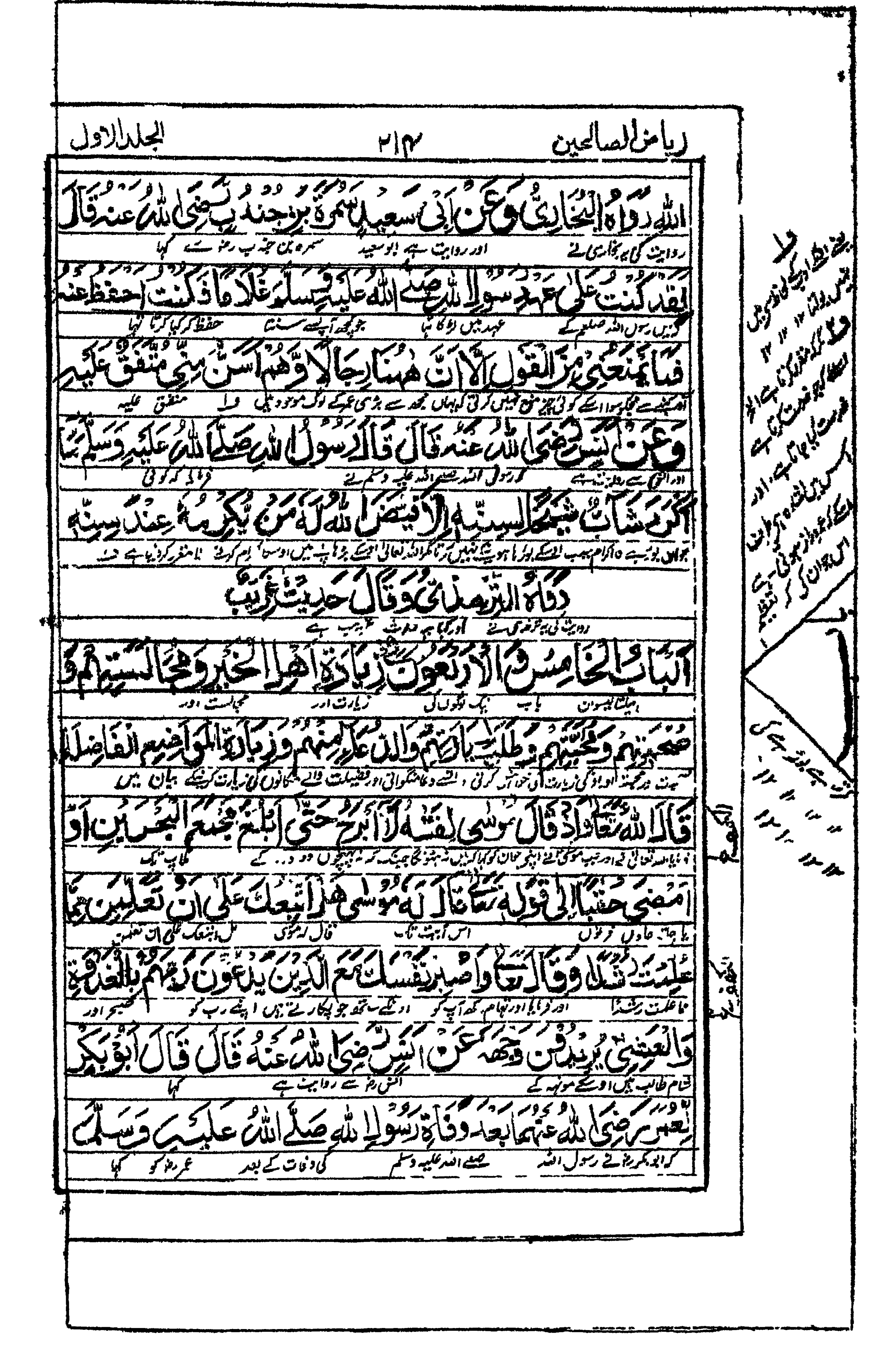
حر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالی نے اپنے نبی کو فرمایا ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَاِنَّ هٰذَا

خذ العفو وأمر بالعرف واعرض عن الجاہلین اور یہ شخص

مِنَ الْجَاهِلِيْنَ وَاللّٰهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ

جاہلوں میں سے ہے واللہ جب اوسنے یہ آیت پڑھی عمر کا غصہ اوسی وقت سرد ہو گیا اور عمر رض قرآن سنکر بہت ہی ٹھہر جایا کرتے تھے۔



الله رواه البخاري وعن ابي سعيد سمرة بن جندب رضي الله عنه قال

روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے ابو سعید سمرہ بن جندب رضی سے کہا

لقد كنت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما فكنت احفظ عنه

کہ میں رسول اللہ صلعم کے عہد میں لڑکا تھا جو کچھ آپ سے سنتا حفظ کر لیا کرتا تھا

فما يمنعني من القول الا ان ههنا رجالا هم اسن مني متفق عليه

اور کہنے سے مجکو سوا اسکے کوئی چیز منع نہیں کرتی کہ یہاں مجھ سے بڑی عمر کے لوگ موجود ہیں متفق علیہ

وعن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما

اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی

اكرم شاب شيخا لسنه الا قيض الله له من يكرمه عند سنه

جوان بوڑھے کا اکرام بسبب اسکے بڑا ہونے کے نہیں کرتا مگر اللہ تعالی اسکے بڑھاپے میں اوسکا اکرام کرنے والا مقرر کر دیتا ہے

رواه الترمذي وقال حديث غريب

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

الباب الخامس والاربعون زيارة اهل الخير ومجالستهم و

پینتالیسواں باب نیک لوگوں کی زیارت اور مجالست اور

صحبتهم ومحبتهم وطلب زيارتهم والدعاء منهم وزيارة المواضع الفاضلة

صحبت اور محبت اور اونکی زیارت کی خواہش کرنی اور ان سے دعا منگوانی اور فضیلت والے مکانوں کی زیارت کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى واذ قال موسى لفتاه لا ابرح حتى ابلغ مجمع البحرين او

فرمایا اللہ تعالی نے اور جب موسی نے اپنے جوان کو کہا کہ میں نہ ہٹونگا جبتک کہ نہ پہنچوں دو دریا کے ملاپ تک

امضي حقبا الى قوله تعالى قال له موسى هل اتبعك على ان تعلمن مما

یا چلا جاؤں قرنوں قال له موسی اس آیت تک هل اتبعك على ان تعلمن

علمت رشدا وقال تعالى واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة

مما علمت رشدا اور فرمایا اور تھام رکھ آپ کو انکے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور

والعشي يريدون وجهه وعن انس رضي الله عنه قال قال ابو بكر

شام طالب ہیں اوسکے موہنہ کے انس رض سے روایت ہے کہا

لعمر رضي الله عنهما بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ ابو بکر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر رض کو کہا

انطلق بنا إلى أم أيمن رض نزورها كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ چل ہم دونوں ام ایمن کی زیارت کریں جیسا رسول اللہ صلعم

يزورها فلما انتهيا إليها بكت فقالا لها ما يبكيك أما تعلمين أن ما

اوس کی زیارت کیا کرتے تھے سو جب ہم اونکے پاس پہونچے تو انہوں نے رونا شروع کر دیا ان دونوں نے اوسکو کہا کہ تو کیوں روتی ہے کیا تو نہیں جانتی کہ جو

عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت إني لا أبكي أني لا أعلم

اللہ تعالیٰ کے پاس ہے رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے کہ کہا میں اس سبب سے نہیں روتی کہ میں نہیں جانتی

أن ما عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن أبكي أن الوحي

کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے لیکن میں اسلئے روتی ہوں کہ

قد انقطع من السماء فهيجتهما على البكاء فجعلا يبكيان معها رواه مسلم

وحی آنی منقطع ہو گئی آسمان سے اور دونوں کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا اور دونوں نے اونکے ساتھ رونا شروع کر دیا۔ روایت کی یہ مسلم نے

وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلا

اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مرد گیا اور اپنے

زار أخا له في قرية أخرى فأرصد الله تعالى على مدرجته ملكا فلما

بھائی مسلمان کے جو دوسری بستی میں رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکی راہ میں ایک فرشتہ بٹھلا دیا کہ جب اوسکے

أتى عليه قال أين تريد قال أريد أخا لي في هذه القرية قال هل لك

پاس آیا تو فرشتے نے پوچھا کہ تو کدہر جانا چاہتا ہے اوسنے کہا اس بستی میں اپنے بھائی کو ملنا چاہتا ہوں فرشتے نے کہا کچھ تیرا اوسپر

عليه من نعمة تربها قال لا غير أني أحببته في الله تعالى قال فإني رسول الله

احسان ہے جسکو پورا کیا چاہتا ہے اوسنے کہا نہیں صرف میں اوس سے خدا کیواسطے محبت رکھتا ہوں فرشتے نے کہا میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں تیرے

إليك بأن الله قد أحبك كما أحببته فيه رواه مسلم يقال أرصده

پاس پیغام یہ ہے کہ خدا نے بھی تجھ کو دوست رکھا جیسا تو اوسکو خدا کیواسطے دوست رکھتا ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ کہا جاتا ہے ارصدہ

لكذا إذا وكله بحفظه والمدرجة بفتح الميم والراء الطريق ومعنى تربها

لکذا جب مقرر کیا جائے اسکو واسطے حفاظت اسکے کے اور مدرجہ ساتھ فتح میم اور را کے معنی اسکے راستہ ہے اور معنے تربہا کا

تقوم بها وتسعى في صلاحها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

خبرگیری کرتا ہے اسکی اور سعی کرتا ہے اسکو سنوارنے کی اور اوسی ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

من عاد مريضا أو زار أخا له في الله ناداه مناد بأن طبت وطاب

کہ جو شخص بیمار پرسی کرے یا بھائی فی اللہ کی زیارت کرے پکارتا ہے اسکو ایک پکارنے والا کہ مبارک باد ہو تجھے اور مبارک ہو



فتشالك وتبوأت من الجنة منزلا رواه الترمذي وقال حديث حسن وفي

تیرا چلنا اور تیرا ٹھکانا اور تو نے بہشت میں اترنے کی۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور بعضے

بعض النسخ غريب وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه أن النبي صلى الله

نسخوں میں غریب ہے اور ابو موسیٰ اشعری رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم قال إنما مثل الجليس الصالح وجليس السوء كحامل المسك ونافخ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ہمنشین کی مثال کستوری کے اوٹھانیوالے اور آہنگر دھونکنی پھونکنے والے کی

الكير فحامل المسك إما أن يحذيك وإما أن تبتاع منه وإما أن تجد منه

مثل ہے کستوری والا یا کستوری تجھے عطا کریگا یا تو اوس سے خرید لے گا یا تو اوس سے خوشبو

ريحا طيبة ونافخ الكير إما أن يحرق ثيابك وإما أن تجد منه ريحا منتنة

پاویگا اور آہنگروں کی دھونکنی یا تیرے کپڑے جلاویگا یا تجھے اوس سے بدبو آویگی متفق علیہ

متفق عليه يحذيك يعطيك وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي

روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ اونسے نقل کی نبی صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم قال تنكح المرأة لأربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها

علیہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا کہ عورت سے چار چیزوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے اوسکے مال کے سبب اور اوسکے حسب نسب کے سبب اور اوسکی خوبصورتی کے سبب اور اوسکی

فاظفر بذات الدين تربت يداك متفق عليه ومعناه أن الناس يقصدون

ساتھ دین والیکے کامیاب ہو وہ جو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلودہ ہوں متفق علیہ یعنے لوگ قصد کرتے ہیں۔

في العادة من المرأة هذه الخصال الأربع فاحرص أنت على ذات الدين واظفر

عادت میں عورت سے ان چار خصلتوں کا پس تو شوق کر دین والی کی طرف اور بہرہ مند ہو

بها واحرص على صحبتها وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال

اوسکے ساتھ اور حرص کر اوسکی صحبت اسکے روایت ہے ابن عباس رض سے

النبي صلى الله عليه وسلم لجبريل صلى الله عليه وسلم ما يمنعك أن تزورنا

کہ نبی صلعم نے جبرئیل کو فرمایا کہ کیا چیز تجھے منع کرتی ہے کہ تو ہماری زیارت جسقدر اب کرتا ہے

أكثر مما تزورنا فنزلت وما نتنزل إلا بأمر ربك له ما بين أيدينا وما

اس سے زیادہ کیا کرے اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی ہم نہیں اترتے مگر تیرے رب کے حکم سے اوسیکا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو

خلفنا رواه البخاري وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله

ہمارے پیچھے ہے روایت کی یہ بخاری نے۔ روایت ہے ابو سعید خدری رض سے اونسے نقل کی نبی صلے اللہ

وسلم قال لا تصاحب الا مؤمنا ولا ياكل طعامك الا تقي رواه ابو

علیہ وسلم سے کہ فرمایا یاری مت کرو اور صحبت نہ رکھو مگر مسلمان سے اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار روایت کی یہ ابو

داود والترمذي باسناد لا باس به وعن ابي هريرة رضي الله عنه

داؤد اور ترمذی نے اسناد لاباس بہ سے اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الرجل على دين خليله فلينظر احدكم

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تم دیکھو

من يخالل رواه ابو داود والترمذي باسناد صحيح وقال الترمذي حديث

کہ کس سے دوستی کرتے ہو۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے ترمذی نے کہا حدیث

حسن وعن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه

حسن ہے اور ابو موسیٰ اشعری رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

وسلم قال المرء مع من احب متفق عليه وفي رواية قال قيل للنبي

علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی اوس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم الرجل يحب القوم ولما يلحق بهم قال المرء مع من احب

صلعم کو کہا گیا کہ آدمی ایک قوم سے محبت رکھتا ہے اور ان سے لاحق نہیں ہوا آپنے فرمایا آدمی اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے

وعن انس رضي الله عنه ان اعرابيا قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم

اور روایت ہے انس رض سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھا

متى الساعة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اعددت لها

کہ قیامت کب ہوگی اوسکو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تو نے اوسکے لئے کیا سامان طیار کیا ہے

قال حب الله ورسوله قال انت مع من احببت متفق عليه وهذا لفظ

اوسنے عرض کی کہ اللہ اور رسول صلعم کی محبت آپنے فرمایا تو اوسکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے متفق علیہ یہ مسلم کی

مسلم وفي رواية لهما ما اعددت لها من كثير صوم ولا صلوة ولا

عبارت ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے قیامت کیلئے نہ بہت روزے طیار کئے ہیں اور نہ نماز اور نہ

صدقة ولكني احب الله ورسوله وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال

صدقہ ولیکن میں اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہوں اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہا

جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف ما

کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا آپ کیا

يقول في رجل أحب قوما ولما يلحق بهم فقال رسول الله صلى الله عليه

فرماتے ہیں اوس آدمی کے حق میں کہ ایک قوم سے محبت رکھتا ہے اور اونسے لاحق نہیں ہوا ف آپنے فرمایا

وسلم المرء مع من أحب متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي

کہ آدمی اوسیکے ساتھ ہوگا جسکو دوست رکھتا ہے متفق علیہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم في

صلعم نے فرمایا کہ لوگ سونے چاندی کی کانوں کی مثل کانیں ہیں جو جاہلیت میں افضل تھے

الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا والأرواح جنود مجندة فما تعارف منها

وہ اسلام میں بھی افضل ہیں جب انہوں نے دین سمجھ لیا اور ارواح لشکر ہیں جمع کئے ہوئے جو انہیں سے ازل میں آشنا ہوا وہ الفت رکھتا ہے

ائتلف وما تناكر منها اختلف رواه مسلم وروى البخاري قوله الأرواح إلى

اور جو نا آشنا ہوا وہ یہاں بھی جدا رہتا ہے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی یہ بخاری نے قول آپکا الارواح آخر تک

آخره من رواية عائشة رضي الله عنها وعن أسير بن عمرو ويقال ابن جابر

عائشہ رض کی روایت سے، اور اسیر بن عمرو اور کہا گیا ہے ابن جابر رض سے روایت ہے اور وہ

وهو بضم الهمزة وفتح السين المهملة قال كان عمر بن الخطاب رضي الله

ساتھ ضمہ کے اور فتح سین مہملہ کے کہا کہ عمر بن خطاب کے پاس

عنه إذا أتى عليه أمداد أهل اليمن سألهم أفيكم أويس بن عامر حتى أتى على أويس

جب یمن سے مدد آتی تھی تو وہ اونسے پوچھا کرتے تھے کہ تم میں اویس بن عامر ہے

رضي الله عنه فقال أنت أويس بن عامر قال نعم قال من مراد ثم من قرن قال

یہاں تک کہ اویس کے پاس آ وارد ہوئے تو کہا تو اویس بن عامر ہے اونسے کہا ہاں، کہا قبیلہ مراد میں سے پھر بنی قرن سے اونسے کہا ہاں

نعم قال فكان بك برص فبرأت منه إلا موضع درهم قال نعم قال لك والدة

عمر نے کہا تجھے برص کی مرض تھی تو اوس سے تندرست ہو گیا مگر ایک درہم کے مقدار اونسے کہا ہاں عمر رض نے کہا تیری ماں ہے

قال نعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتي عليكم أويس

اونسے کہا ہاں ہے عمر رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا کہ فرماتے تھے تمہارے پاس

بن عامر مع أمداد أهل اليمن من مراد ثم من قرن كان به برص فبرأ

اویس بن عامر یمن کی فوج کے ساتھ قبیلہ مراد پھر بنی قرن سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ زائل ہو گئی

منه إلا موضع درهم له والدة هو بها بر لو أقسم على الله لأبره فإن

مگر درہم کی قدر باقی ہے اوسکی ماں ہے وہ اسکا فرمانبردار ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھاوے تو اللہ اوسکی قسم کو سچی کرے اگر

اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ

تو اوس سے استغفار کروا لیجیو تو کرو اب تو میرے لئے استغفار کر اویس نے اوسکے لئے استغفار کیا عمر نے اوسکو کہا تو کہاں کا ارادہ

تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ

رکھتا ہے اوس نے کہا کوفہ جانیکا ارادہ رکھتا ہوں عمر نے کہا میں تیری نوکری کو عامل کو لکھ دوں اس نے کہا مجھ فقیروں مسکینوں میں رہنا بہت

أَحَبُّ إِلَيَّ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ

محبوب ہے۔ جب دوسرا سال ہوا یمن کے اشرافوں میں سے ایک شخص حج میں عمر کو ملا

فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

عمر نے اوس سے اویس کا حال پوچھا اوس نے کہا میں اوسکو تنگ گزران قلیل متاع والا یعنے مفلس چھوڑ آیا ہوں عمر نے کہا میں نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ

رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے تمہارے پاس اویس بن عامر یمن کی فوج میں قبیلہ مراد سے

مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ

پھر بنی قرن سے آئیگا اوسکو برص کی مرض تھی وہ اوس سے تندرست ہو گیا ہے مگر ایک درہم کی جگہ اوسکی

دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ

ایک ماں ہے وہ اوس سے بھلائی کرنیوالا ہے وہ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کہا لے تو اللہ تعالیٰ اوسکی قسم کو پوری کردے اگر تو اوس سے اپنے لئے استغفار کروا سکتا ہے

لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ

تو کر لیجیو پس وہ شخص اویس کے پاس آیا اور کہا کہ تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو نیک سفر سے ابھی آتا ہے

صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ

تو میرے لئے استغفار کر اویس نے کہا تو عمر کو بھی ملا ہے اوس نے کہا ہاں ملا تھا پس اویس نے اوسکے لئے استغفار کیا پس لوگوں کو اسکا حال معلوم ہو گیا

فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَيْضًا عَنْ أُسَيْرِ بْنِ

اسلئے وہ وہاں سے چلا گیا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں اسیر بن

جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ

جابر سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ عمر کے پاس آئے انمیں سے ایک آدمی تھا

كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ

کہ اویس سے ٹھٹھا کیا کرتا تھا۔ عمر رضہ نے کہا یہاں بنی قرن میں سے بھی کوئی ہے وہی شخص

الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ

آحاضر ہوا عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی یمن سے تمہارے پاس آئیگا۔



مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا

اوسکو اویس کہا جاتا ہے یمن میں ایک ماں کے سوا کسیکو نہ چھوڑ کر آئیگا اوسکو برص تھی اور سنے

اللّٰهَ تَعَالَى فَأَذْهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ

اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے اوسکو وہ مرض دور کردی مگر ایک دینار یا درہم کا قدر جو شخص تم میں سے اوسکو ملے اوس سے التماس کرے کہ تمہارے واسطے

لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

استغفار کرے۔ اور ایک روایت میں عمر رض سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے

إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ

کہ تابعین میں سے افضل ایک آدمی ہے اوسکو اویس کہا جاتا ہے اوسکی ایک ماں ہے اور اوس کو برص کی مرض بھی تھی تم اوسکو کہو

فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ قَوْلُهُ غَبْرَاءِ النَّاسِ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْبَاءِ وَبِالْمَدِّ

کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے قولہ غبراء الناس الخ ساتھ فتحہ غین معجمہ کے اور سکون بائے موحدہ کے اور ساتھ مد کے

وَهُمْ فُقَرَاؤُهُمْ وَصَعَالِيكُهُمْ وَمَنْ لَا يُعْرَفُ عَيْنُهُ مِنْ أَخْلَاطِهِمْ وَالْأَمْدَادُ

یعنے محتاج اور فقیر لوگ اور غیر مشہور ہو لوگوں کے قوموں میں اور امداد

جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْأَعْوَانُ وَالنَّاصِرُونَ الَّذِينَ كَانُوا يُمِدُّونَ الْمُسْلِمِينَ فِي

جمع مدد کی ہے یعنے ساتھ دینے والے اور مدد کرنیوالے جو مدد کیا کرتے تھے مسلمانوں کی

الْجِهَادِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

جہاد میں۔ اور روایت ہے عمر بن الخطاب رض سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرہ

وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لَا تَنْسَنَا يَا أُخَيَّ مِنْ دُعَائِكَ فَقَالَ

کرنیکی اجازت مانگی پس آپ نے مجھے اذن دیا اور فرمایا کہ اے چھوٹے بھائی اپنی دعاؤں میں ہمکو فراموش نہ کرنا کہا حضرت عمر نے کہ آپ نے ایسا

كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَشْرِكْنَا يَا أُخَيَّ فِي

کلمہ فرمایا کہ مجھے اوسکی عوض تمام دنیا ملے تو بھی ویسی خوشی نہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اے چھوٹے بھائی اپنی دعاؤں میں ہم کو بھی شریک

دُعَائِكَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کر۔ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُ

اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کبھی سوار ہوکر

قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ النَّبِيُّ

اور کبھی پیدل مسجد قبا کی زیارت کو تشریف لیجایا کرتے تھے اور اوس میں دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ نبی



صلى الله عليه وسلم يأتي مسجد قباء كل سبت راكبا وماشيا وكان ابن عمر يفعله

صلعم سوار ہوکر اور کبھی پیادہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کی زیارت کو جایا کرتے تھے، اور ابن عمر رضہ بھی یہی کام کیا کرتے تھے

الباب السادس والاربعون في فضل الحب في الله و

چھیالیسواں باب حب فی اللہ کی فضیلت اور

الحث عليه واعلام الرجل من يحبه انه يحبه وماذا يقول له اذا اعلمه

اسپر ترغیب دینی اور جس سے کسیکو محبت ہو اوسکو جتلا دینے کے بیان میں کہ اوس کسی اسکو پیارا ہے اور اس بیان میں کہ جب اوسکو جتلا دے تو وہ

قال الله تعالى محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء

فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں ایک

بينهم الى اخر السورة وقال تعالى والذين تبوؤ الدار والايمان من

دوسرے پر رحم کرنیوالے ہیں سورت کے آخر تک۔ اور فرمایا ہے جو جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں اوسنے

قبلهم يحبون من هاجر اليهم وعن انس رضي الله عنه عن النبي صلى

پہلی محبت کرتے ہیں اوس سے جو وطن چھوڑ کر آئے انس رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی

الله عليه وسلم قال ثلث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان ان يكون

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں تین خصلت ہوں اوسنے ایمان کی حلاوت اوسکو حاصل ہوتی ہے ایک یہہ کہ اوسکو

الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره

اللہ اور رسول صلعم کے ساتھ محبت سب لوگوں سے زیادہ ہو دوسرے یہہ کہ کسی آدمی سے بیدمحبت ہو تیسرے یہہ کہ جب کفر سے اللہ

ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يقذف في النار متفق

نے اوسکو نجات دی تو ایسا ہو کہ کفر کیطرف لوٹ کر جانا اوسکو ایسا برا معلوم ہو جیسا آگ میں گرایا جانا برا معلوم ہوتا ہی متفق

عليه وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی اونسے رسول اللہ صلعم سے فرمایا

سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشا

سات شخص ہیں جنکو خدا تعالیٰ اپنے سایہ میں رکھیگا جس دن اوسکے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہو گا ایک منصف سردار۔ دوسرا وہ جوان جو اٹھا

في عبادة الله ورجل قلبه معلق في المساجد ورجلان تحابا في الله

خدا کی عبادت میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہی چوتھا وہ مرد جو خدا ہی کیلئے آپس میں محبت رکھتے ہیں

اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امراة ذات منصب وجمال فقال

ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر۔ پانچواں وہ مرد جسکو مالدار با عزت خوبصورت عورت نے بلایا سو اوسنے کہا



إني أخاف الله ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما

کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ مرد جس نے خیرات کی تو اوسکو چھپایا یہاں تک کہ نہیں جانتا اوسکا بایاں ہاتھ کہ کیا

تنفق يمينه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه متفق عليه وعنه

خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے ساتواں وہ مرد جس نے خدا کو یاد کیا خالی مکان میں سو جاری ہوگئیں اوسکی دونوں آنکھیں متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى يقول يوم القيمة

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالے قیامت کے دن فرمائے گا

أين المتحابون بجلالي اليوم أظلهم في ظلي يوم لا ظل إلا ظلي رواه مسلم

کہاں ہیں وہ لوگ جو آپس میں دوستی رکھتے تھے میری بزرگی کیواسطے آج کے دن میں اونکو سایہ میں رکھونگا اپنے جس دن کہ نہیں سایہ سوا میرے سایہ کے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا

اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مجھے اوس کی قسم ہے جسکے قابو میں میری جان ہے

تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا أولا أدلكم على شيء إذا

کہ تم جنت میں نہ جاؤگے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور نہ ایمان والے ہوگے جب تک آپس میں محبت نہ رکھو گے کیا میں نہ بتلاؤں تم کو وہ چیز کہ جب

فعلتموه تحاببتم أفشوا السلام بينكم رواه مسلم وعنه عن النبي صلى

[illegible]

الله عليه وسلم أن رجلا زار أخا له في قرية أخرى فأرصد الله له على

[illegible]

مدرجته ملكا وذكر الحديث إلى قوله إن الله قد أحبك كما أحببته فيه

حدیث آخر

رواه مسلم وقد سبق في الباب قبله وعن البراء بن عازب رضي الله

روایت کی یہ مسلم نے جو اوس سے پہلے باب میں گذری ہے اور براء بن عازب رض سے روایت ہے

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق میں فرمایا کہ انسے محبت نہیں کرتا مگر مومن

ولا يبغضهم إلا منافق من أحبهم أحبه الله ومن أبغضهم أبغضه الله متفق

اور انسے بغض نہیں رکھتا مگر منافق جو شخص انسے محبت کریگا اوس سے اللہ محبت کرے گا اور جو انسے بغض رکھیگا اللہ تعالے اوس سے بغض رکھیگا متفق

عليه وعن معاذ رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه و

علیہ اور روایت ہے معاذ رض سے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے

سلم يقول قال الله عز وجل المتحابون في جلالي لهم منابر من نور يغبطهم

فرماتے تھے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ میرے جلال میں ایک دوسرے سے پیار کرنیوالوں کیلئے نور کے منبر ہونگے

النبيون والشهداء رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن

کہ نبی اور شہداء انپر رشک کیا کرینگے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور

أبي إدريس الخولاني رحمه الله قال دخلت مسجد دمشق فإذا فتى براق

ابو ادریس خولانی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا وہاں میں نے ایک جوان دیکھا سفید دندان

الثنايا وإذا الناس معه فإذا اختلفوا في شيء أسندوه إليه وصدروا عن

لوگ اسکے ساتھ ہیں جب کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے اوسکی سند پکڑتے ہیں اور اوسکے قول پر تھم

رأيه فسألت عنه فقيل هذا معاذ بن جبل فلما كان من الغد هجرت

جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ جوان کون ہے لوگوں نے کہا معاذ بن جبل ہیں جب دوسرا دن ہوا تو میں بہت سویرے گیا

فوجدته قد سبقني بالتهجير ووجدته يصلي فانتظرته حتى قضى صلاته

دیکھا تو وہ مجھ سے آگے الگ آئے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں میں ٹھیرا رہا جب نماز پڑھ چکے

ثم جئته من قبل وجهه فسلمت عليه ثم قلت والله إني لأحبك في

تو میں اونکے سامنے سے گیا اور سلام علیک کی پھر میں نے کہا تم کو اللہ جل جلالہ کیواسطے چاہتا ہوں اونہوں نے کہا آں

الله فقال آلله فقلت الله فقال آلله فقلت الله فأخذ بحبوة ردائي فجبذني

اللہ اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کے واسطے اونہوں نے کہا اللہ کیواسطے میں نے کہا اللہ کیواسطے انہوں نے میری چادر کا کونہ پکڑکے مجھے کھینچا

إليه فقال أبشر فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله

اور کہا خوش ہو جا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ

تعالى وجبت محبتي للمتحابين في والمتجالسين في والمتزاورين في و

جل جلالہ فرماتا ہے واجب ہوئی میری محبت ان لوگوں کو جو میری واسطے دوستی اور محبت رکھتے ہیں اور میرے واسطے مل کر بیٹھتے ہیں اور میرے واسطے ایک

المتباذلين في حديث حسن رواه مالك في الموطا بإسناده الصحيح قوله

میرے واسطے اپنی جان اور مال صرف کرتے ہیں حدیث حسن ہے روایت کی یہ مالک نے موطا میں اسناد صحیح سے قول اسکا

هجرت أي بكرت وهو بتشديد الجيم قوله آلله فقلت الله الأول بهمزة

ہجرت یعنی سویرے گیا میں اور وہ ساتھ تشدید جیم کے قول اسکا فقلت اللہ پہلا ساتھ ہمزہ ممدودہ کے

ممدودة للاستفهام والثاني بلا مد وعن أبي كريمة المقداد بن معديكرب

واسطے استفہام اور دوسرا بغیر مد کے ہے اور ابی کریمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أحب الرجل أخاه فليخبره

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب آدمی کو اپنے بھائی سے محبت ہو تو چاہئے کہ اوسکو خبر کر دے

أنه يحبه رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن

کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور معاذ

معاذ رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذ بيده وقال يا

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ

معاذ والله إني لأحبك فقال أوصيك يا معاذ لا تدعن في دبر كل صلوة

میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے پیچھے یہ دعا ضرور پڑھا کر اور کبھی ترک نہ کرنا

تقول اللهم أعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك حديث صحيح رواه

اے اللہ تو اپنے ذکر اور شکر اور حسن عبادت پر میری مدد کر حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداود

أبو داود والنسائي بإسناد صحيح وعن أنس رضي الله عنه أن رجلا كان

اور نسائی نے اسناد صحیح سے اور روایت ہے انس رضہ سے کہ نبی

عند النبي صلى الله عليه وسلم فمر رجل فقال يا رسول الله إني لأحب هذا

صلعم کے پاس ایک آدمی تھا ایک دوسرا آدمی وہاں سے گذرا اوس پہلے نے کہا یا رسول اللہ میں اس شخص کو دوست رکھتا ہوں

فقال له النبي صلى الله عليه وسلم أعلمته قال أعلمه فلحقه فقال إني

آنحضرت صلعم نے فرمایا تو نے اپنی محبت کی اسکو خبر بھی کی ہے اوس نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ اوسکو خبر کر دے پس اوس شخص نے اوسکو پہنچ کر کہا کہ

أحبك في الله فقال أحبك الله الذي أحببتني له رواه أبو داود بإسناد

تجھے فی اللہ دوست رکھتا ہوں اوس نے کہا کہ جس اللہ کے لئے تو مجھے دوست رکھتا ہے وہ تجھے دوست رکھے روایت کی یہ ابوداود نے اسناد صحیح سے

صحيح الباب السابع والأربعون في علامات حب الله تعالى العبد

سینتالیسواں باب اللہ تعالیٰ کے بندہ کو دوست رکھنے کے علامات و نشانیوں کے بیان میں

والحث على التخلق بها والسعي في تحصيلها قال الله تعالى قل إن كنتم

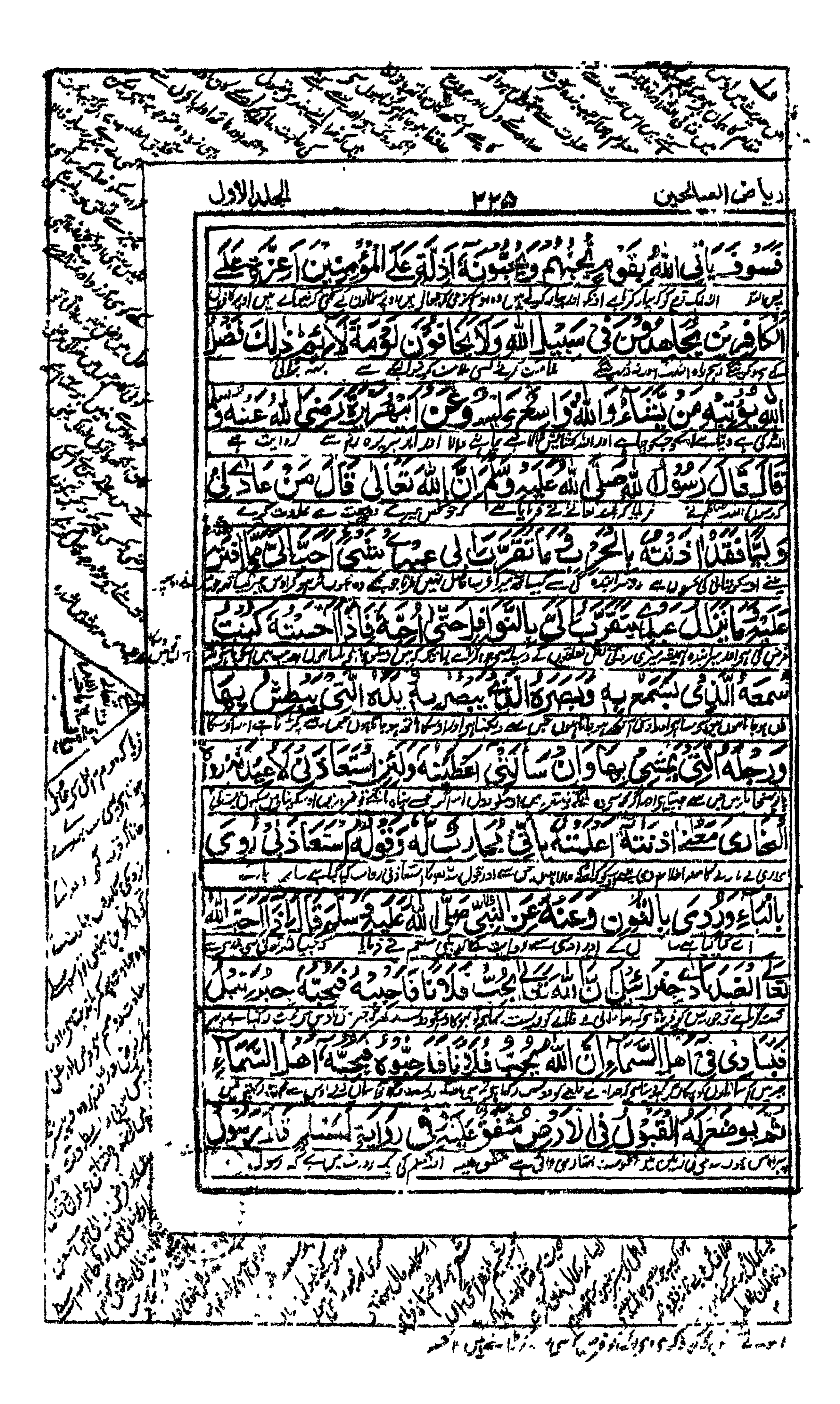
اور اس سے خوگر ہونے پر ترغیب دینے اور اسکے حاصل کرنے میں کوشش کرنیکے بیان میں۔ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہہ اگر

تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم

ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہیگا تم کو اللہ اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا

وقال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه

مہربان ہے۔ اور فرمایا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کوئی پھر جاوے گا تم میں سے دین اپنے سے



فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على
الكافرين يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم ذلك فضل
الله يؤتيه من يشاء والله واسع عليم وعن أبي هريرة رضي الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى قال من عادى لي
وليا فقد آذنته بالحرب وما تقرب إلي عبدي بشيء أحب إلي مما افترضت
عليه وما يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه فإذا أحببته كنت
سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها
ورجله التي يمشي بها وإن سألني أعطيته ولئن استعاذني لأعيذنه رواه
البخاري معنى آذنته أعلمته بأني محارب له وقوله استعاذني روي
بالباء وروي بالنون وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أحب الله
تعالى العبد نادى جبريل إن الله تعالى يحب فلانا فأحببه فيحبه جبريل
فينادي في أهل السماء إن الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء
ثم يوضع له القبول في الأرض متفق عليه وفي رواية لمسلم قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم إن الله تعالى إذا أحب عبدا دعا جبريل فقال
إني أحب فلانا فأحبه فيحبه جبريل ثم ينادي في أهل السماء فيقول إن
الله يحب فلانا فأحبوه فيحبه أهل السماء ثم يوضع له القبول في الأرض
وإذا أبغض عبدا دعا جبريل فيقول إني أبغض فلانا فأبغضه فيبغضه
جبريل ثم ينادي في أهل السماء إن الله يبغض فلانا فأبغضوه
فيبغضونه ثم توضع له البغضاء في الأرض وعن عائشة رضي الله
عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث رجلا على سرية وكان يقرأ
لأصحابه في صلاتهم فيختم بقل هو الله أحد فلما رجعوا ذكروا ذلك لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال سلوه لأي شيء يصنع ذلك فسألوه فقال
لأنها صفة الرحمن فأنا أحب أن أقرأ بها فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم أخبروه أن الله تعالى يحبه متفق عليه

الباب الثامن والأربعون في التحذير من إيذاء الصالحين

والضعفة والمساكين قال الله تعالى والذين يؤذون المؤمنين

وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا وَقَالَ تَعَالٰى

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَكَثِيْرَةٌ

مِنْهَا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا مَنْ عَادٰى لِيْ

وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمِنْهَا حَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ السَّابِقُ فِيْ بَابِ مُلَاطَفَةِ الْيَتِيْمِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا اَبَا بَكْرٍ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى

صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَاِنَّهُ مَنْ

يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ فِيْ اِجْرَاءِ اَحْكَامِ النَّاسِ عَلَى

الظَّاهِرِ وَتَفْوِيْضِ سَرَائِرِهِمْ اِلَى اللّٰهِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کہیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں

فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ

جب وہ لوگ یہ کام کر لیں تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچا لیے مگر ساتھ حق اسلام کی اور حساب ان کا

عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ

اوپر اللہ کے ہے متفق علیہ اور روایت ہے ابو عبد اللہ طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا

کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس شخص نے لا الہ الا

اللّٰهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَرُمَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ

اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جو معبود ہیں ان کا انکار کیا تو اس کا خون اور مال حرام ہوا اور اس کا حساب اللہ پر ہے روایت کی

مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ

مسلم نے اور روایت ہے ابو معبد مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ

سے عرض کی کہ آپ فرمائیے اگر میں کسی کافر سے ملوں اور ہم دونوں لڑیں پس وہ کافر

إِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ أَأَقْتُلُهٗ

تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا اور کہا میں اسلام لایا کیا میں اس کو قتل کروں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَطَعَ

یا رسول اللہ اس بات کے کہنے کے پیچھے آپ نے فرمایا اس کو قتل نہ کر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرا

إِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهٗ فَإِنَّهٗ

ایک ہاتھ کاٹ کر پیچھے اس کے یہ کلمہ کہا آپ نے فرمایا قتل نہ کر اگر تو اس کو قتل کرے گا تو وہ

بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهٗ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ

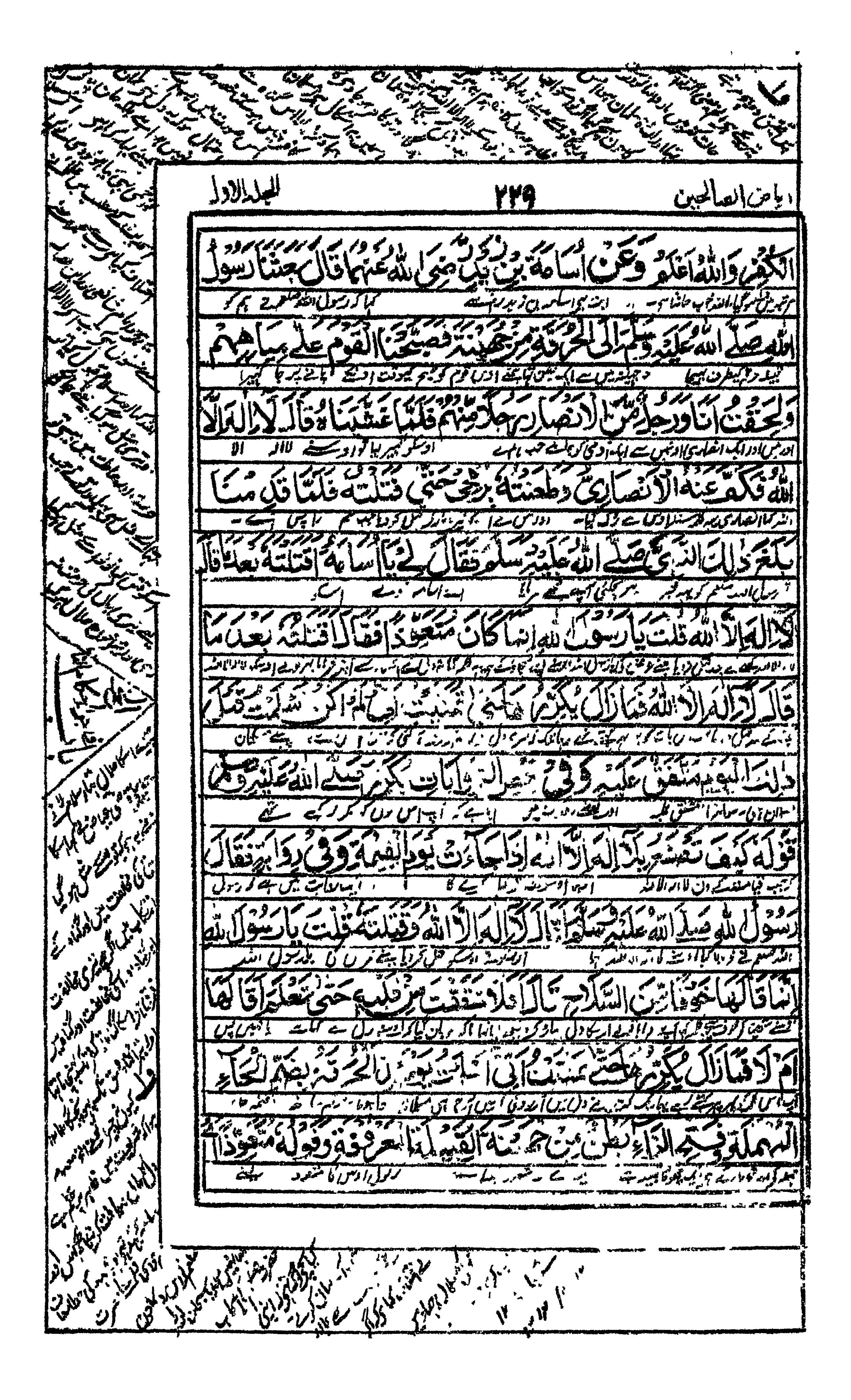
تیرے مرتبہ میں ہو جائے گا اور تو اس کے مرتبہ میں ہو جائے گا جس میں وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے تھا

قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنٰى أَنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ أَيْ مَعْصُوْمُ الدَّمِ مَحْكُوْمٌ بِإِسْلَامِهٖ

متفق علیہ وہ تیرے مرتبہ میں ہو جائے گا یعنی معصوم الدم مسلمان ہو گیا

وَمَعْنٰى أَنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ أَيْ مُبَاحُ الدَّمِ بِالْقِصَاصِ لِوَرَثَتِهٖ لَا أَنَّهٗ بِمَنْزِلَتِهٖ فِي

اور تو اس کے مرتبہ میں ہو جائے گا یعنی اس کے وارثوں کو قصاص لینے کے لیے مباح الدم ہو گیا یہ معنی نہیں کہ تو کفر میں اس کے



الكفر والله أعلم. وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما قال بعثنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى الحرقة من جهينة فصبحنا القوم على مياههم
ولحقت أنا ورجل من الأنصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا إله إلا
الله فكف عنه الأنصاري وطعنته برمحي حتى قتلته فلما قدمنا
بلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي يا أسامة أقتلته بعد ما قال
لا إله إلا الله قلت يا رسول الله إنما كان متعوذا فقال أقتلته بعد ما
قال لا إله إلا الله فما زال يكررها حتى تمنيت أني لم أكن أسلمت قبل
ذلك اليوم متفق عليه وفي غيره أنه كان يكرر صلى الله عليه وسلم
قوله كيف تصنع بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة وفي رواية فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم أقال لا إله إلا الله وقتلته قلت يا رسول الله
إنما قالها خوفا من السلاح قال أفلا شققت عن قلبه حتى تعلم أقالها
أم لا فما زال يكررها حتى تمنيت أني أسلمت يومئذ الحرقة بضم الحاء
المهملة وفتح الراء بطن من جهينة القبيلة المعروفة وقوله متعوذا

معتصما بها من القتل لا معتقدا وعن جندب بن عبد الله رضي الله

بچاؤ کرنے کو قتل سے نہ یقین رکھنے والا کلمہ کا اور جندب بن عبداللہ رض سے روایت ہے

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث بعثا من المسلمين إلى قوم من

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا لشکر

المشركين وأنهم التقوا فكان رجل من المشركين إذا شاء أن يقصد إلى

مشرکوں پر بھیجا اور [illegible] آدمی جب چاہتا

رجل من المسلمين قصد له فقتله وأن رجلا من المسلمين قصد غفلته

[illegible]

وكنا نحدث أنه أسامة بن زيد فلما رفع عليه السيف قال لا إله إلا الله

[illegible]

فقتله فجاء البشير إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله وأخبره حتى أخبره

[illegible]

خبر الرجل كيف صنع فدعاه فسأله فقال لم قتلته فقال يا رسول الله أوجع في

[illegible]

المسلمين وقتل فلانا وفلانا وسمى له نفرا وإني حملت عليه فلما رأى السيف قال

[illegible]

لا إله إلا الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقتلته قال نعم قال فكيف

[illegible]

تصنع بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة قال يا رسول الله استغفر لي

[illegible]

قال وكيف تصنع بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة فجعل لا يزيد على

[illegible]

أن يقول كيف تصنع بلا إله إلا الله إذا جاءت يوم القيامة رواه مسلم

[illegible]

وعن عبد الله بن عتبة بن مسعود رضي الله عنه قال سمعت عمر

[illegible]

ابن الخطاب رضي الله عنه يقول إن ناسا كانوا يؤخذون بالوحي في عهد

ابن خطاب رضی سے سنا کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں

رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن الوحي قد انقطع وإنما نأخذكم الآن بما

لوگ وحی سے پکڑے جایا کرتے تھے اور اب وحی منقطع ہو گئی ہے اب ہم تمہارے ظاہری

ظهر لنا من أعمالكم فمن أظهر لنا خيرا أمناه وقربناه وليس لنا من سريرته

عمل پر پکڑتے ہیں جس شخص نے ہمارے لئے بھلائی ظاہر کی ہم اسکو امن دینگے اور اپنا مقرب بنائینگے اور اسکے باطن سے ہم کو

شيء الله يحاسبه في سريرته ومن أظهر لنا سوءا لم نأمنه ولم نصدقه

کچھ تعلق نہیں اسکے باطن کا حساب اللہ تعالیٰ خود کریگا اور جس نے ہم پر برائی ظاہر کی ہم اسکو امن نہ دینگے اور نہ اسکی تصدیق کرینگے

وإن قال إن سريرته حسنة رواه البخاري

اگرچہ وہ کہا کرے کہ میرا باطن نیک ہے روایت کیا اس کو بخاری نے

الباب الخمسون في الخوف

پچاسواں باب خوف کے بیان میں

قال الله تعالى وإياي فارهبون وقال تعالى إن بطش ربك لشديد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مجھ سے ہی ڈرو اور فرمایا تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے

وقال تعالى وكذلك أخذ ربك إذا أخذ القرى وهي ظالمة إن أخذه

اور فرمایا اور ایسے ہی تیرے رب کی پکڑ ہے جب بستیوں کو ظلم کرنے والوں کو پکڑتا ہے

أليم شديد إن في ذلك لآية لمن خاف عذاب الآخرة ذلك يوم

بیشک اسکی پکڑ سخت درد دینے والی ہے بیشک اس میں نشانی ہے اوس شخص کیلئے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے یہ وہ دن ہے کہ لوگ

مجموع له الناس وذلك يوم مشهود وما نؤخره إلا لأجل معدود

اس دن میں جمع کئے جائینگے اور یہ دن سب کے حاضر ہونے کا ہے اور ہم اسکو تاخیر کرتے ہیں مدت معین تک

يوم يأت لا تكلم نفس إلا بإذنه فمنهم شقي وسعيد فأما الذين شقوا

جب وہ دن آویگا کوئی آدمی بدون اوسکی اجازت کے کلام نہ کر سکیگا پس بعض اون میں بدبخت اور بعض نیک بخت ہیں

ففي النار لهم فيها زفير وشهيق وقال تعالى ويحذركم الله

دوزخ میں ہونگے ان کے لئے اس میں چلانا اور دھاڑنا ہے اور فرمایا اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے

نفسه وقال تعالى يوم يفر المرء من أخيه وأمه وأبيه

جس دن آدمی بھاگیگا اپنے بھائی سے اور ماں سے اور باپ سے



وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ
مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَ
مَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ وَقَالَ تَعَالَى وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ
جَنَّتَانِ الْآيَاتِ وَقَالَ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ قَالُوا
إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ
إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ جِدًّا
مَعْلُومَاتٌ وَالْغَرَضُ الْإِشَارَةُ إِلَى بَعْضِهَا وَقَدْ حَصَلَ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ
فَكَثِيرَةٌ جِدًّا فَنَذْكُرُ مِنْهَا طَرَفًا وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ
إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً
مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ
وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي



لا إله غيره إن أحدكم ليعمل بعمل أهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها
جسکے سوا کوئی معبود نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کا کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوس میں اور بہشت میں

إلا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل أهل النار فيدخلها وإن أحدكم
ایک ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی

ليعمل بعمل أهل النار حتى ما يكون بينه وبينها إلا ذراع فيسبق عليه
دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ میں اور اوس میں سوا ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا پھر تقدیر کا لکھا اوسپر غالب ہو جاتا ہے

الكتاب فيعمل بعمل أهل الجنة فيدخلها متفق عليه وعنه قال قال
وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگ جاتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بجهنم يومئذ لها سبعون ألف زمام
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لائی جاویگی دوزخ اوس دن ستر ہزار باگیں ہونگی

مع كل زمام سبعون ألف ملك يجرونها رواه مسلم وعن النعمان بن
ہر ایک باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کھینچتے اوسکو روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے نعمان بن

بشير رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
بشیر سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے

إن أهون أهل النار عذابا يوم القيمة لرجل يوضع في أخمص قدميه جمرتان
کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں کمتر عذاب والا وہ شخص ہوگا کہ اوسکے دونوں قدموں کے تلے کے گہرے میں دو چنگاریاں آگ کی رکھی جائینگی

يغلي منهما دماغه رواه مسلم وفي رواية له إن أهون أهل النار عذابا من
کہ اوسکا دماغ اونسے اوبلیگا روایت کی یہ مسلم نے اور اوسکے ایک روایت میں ہے کہ مقرر دوزخیوں میں بہت ہلکے عذاب والا وہ ہے

له نعلان وشراكان من نار يغلي منهما دماغه كما يغلي المرجل ما يرى
جسکے پیروں میں آگ کی دو پاپوشیں اور دو تسمے ہیں جنسے اوسکا دماغ جوش کھاتا ہے جیسے دیگچی ابلتی ہے اور وہ جانتا ہے

أن أحدا أشد منه عذابا يوم القيمة وإنه لأهونهم عذابا متفق عليه
کہ مجھ سے زیادہ کسی پر عذاب نہیں قیامت کے روز اور حالانکہ اوروں سے اوسپر بہت ہلکا عذاب ہے متفق علیہ

وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال منهم من تأخذه النار إلى كعبيه ومنهم من تأخذه إلى ركبتيه
فرمایا کہ بعضوں کو آگ ٹخنوں تک پہونچیگی اور بعضوں کو گھٹنوں تک

وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ الْحُجْزَةُ

اور بعضوں کو کمر تک اور بعضوں کو گردن کی ہنسلی تک روایت کی یہ مسلم نے حجزہ

مَعْقِدُ الْإِزَارِ تَحْتَ السُّرَّةِ وَالتَّرْقُوَةُ بِفَتْحِ التَّاءِ وَضَمِّ الْقَافِ هِيَ الْعَظْمُ الَّتِي

تہبند باندھنے کی جگہ ہے زیر ناف اور ترقوہ ساتھ فتح تا اور ضمہ قاف کے اور یہ وہ ہڈی ہے جو

عِنْدَ ثُغْرَةِ النَّحْرِ وَلِلْإِنْسَانِ تَرْقُوَتَانِ فِي جَانِبَيِ النَّحْرِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

نزدیک سینہ کے گڑھے کے ہے اور آدمی کی وہ ہنسلی ہیں گردن کی دونوں جانب میں اور ابن عمر رضؓ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لوگ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے

حَتّٰى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالرَّشْحُ الْعَرَقُ

یہاں تک کہ بعضے ان میں سے اپنے نصف کان تک پسینے میں غائب ہوں گے متفق علیہ اور رشح پسینہ ہے

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً

اور روایت ہے انس رضؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بار خطبہ فرمایا کہ ویسا خطبہ

مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ

کبھی نہیں سنا آپ نے فرمایا اگر جو میں جانتا ہوں تم بھی جانو تو تم ہنسی فقط کم کرو اور بہت رویا کرو

كَثِيرًا فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پس آپ کے اصحاب اپنے مونہہ چھپا کر خوب ہی روئے متفق علیہ

وَفِي رِوَايَةٍ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ

اور ایک روایت میں ہے کہ اصحاب کی طرف سے آپ کو کوئی بات پہنچی آپ نے اسی وقت خطبہ فرمایا اور بیان کیا

عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ

کہ جنت اور دوزخ میرے سامنے کی گئی ہیں میں نے خیر اور شر آج کی مثل کبھی نہیں دیکھا اور جو حال میں جانتا ہوں اگر تم جان جاؤ

لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا فَمَا أَتٰى عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تو ہنسی تھوڑی سی کرو اور بہت روتے رہا کرو پس اصحاب پر

وَسَلَّمَ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ الْخَنِينُ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ

اور سر ان سے سخت کوئی دن نہ تھا کہ انہوں نے اپنے سر ڈھانک لئے اور روتے تھے خنین ساتھ خا معجمہ کے اور وہ

الْبُكَاءُ مَعَ غُنَّةٍ وَانْتِشَاقُ الصَّوْتِ مِنَ الْأَنْفِ وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

رونا ہے ساتھ گنگنہ کے اور نکالنا آواز کا ناک سے اور روایت ہے مقداد رضؓ سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ

کہ میں نے اپنے کان سے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سورج خلقت کے نزدیک کیا جائے گا

الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الرَّاوِيْ عَنِ الْمِقْدَادِ

یہانتک کہ اونسے میل والی مقدار نزدیک ہوجاویگا سلیم بن عامر جو مقداد سے روایت کرتا ہے کہتا ہے

فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ أَمَسَافَةَ الْأَرْضِ أَمِ الْمِيْلَ الَّذِيْ يُكْحَلُ بِهِ

پس قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میل سے اونسے زمین کی مسافت مراد لی ہے یا سرمہ لگانیکی سلائی

الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ

مراد ہے فرمایا پس لوگ بقدر اپنے اعمال کے پسینے میں ہونگے اونمیں سے بعضے ایسے ہونگے کہ اون کے

إِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حَقْوَيْهِ وَ

دونو ٹخنوں تک پسینا ہوگا اور اونمیں سے بعضے کے دونوں گھٹنوں تک ہوگا اور اونمیں سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور

مِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ إِلْجَامًا قَالَ وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اونمیں سے بعضے لوگوں کو پسینا لگام دیویگا فـ۲ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بِيَدِهِ إِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

اپنے ہاتھ سے مونہہ کیطرف اشارہ کیا فـ۳ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اس قدر پسینا آئیگا کہ اون کا پسینا

الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنٰى يَذْهَبُ

زمین میں ستر ہاتھ اتر جائیگا اور اونکو پسینا لگام دیگا یہانتک کہ اونکے کانوں تک پہونچ جائیگا متفق علیہ ۔ اور معنے یذہب

فِي الْأَرْضِ يَنْزِلُ وَيَغُوْصُ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

فی الارض کا یہ ہے کہ زمین میں اترتا ہے اور دہستا ہے اور اوسی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے

سَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ

کہ ناگاہ آپنے کسی شے کے گرنیکی آواز سنی پس آپنے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ہم نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں

قَالَ حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَهُوَ يَهْوِيْ فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى

آپنے فرمایا یہ پتھر تہا کہ آگ میں ستر برس کے عرصہ سے پھینکا گیا تہا وہ آجتک نیچے کو جاتا تہا یہانتک

انْتَهٰى إِلٰى قَعْرِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ

کہ آج اوس کی تہا میں پہونچا جسکے گرنے کی تم نے آواز سنی ۔ یہ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور عدی بن حاتم رض سے روایت ہے ۔

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اوس سے قیامت میں

سیکلمہ ربہ لیس بینہ وبینہ ترجمان فینظر ایمن منہ فلا یری الا ما
کلام کریگا اس طرح پر کہ اوسکے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہوگا پھر نظر کریگا بندہ اپنی داہنی طرف تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کہ

قدم وینظر اشأم منہ فلا یری الا ما قدم وینظر بین یدیہ فلا یری الا النار تلقاء
نظر کریگا بائیں طرف تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو نہ دیکھیگا سوائے دوزخ کے کہ اوس کے

وجہہ فاتقوا النار ولو بشق تمرۃ متفق علیہ وعن ابی ذر رضی اللہ
مونہہ کے سامنے ہے سو لوگو دوزخ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور ہی دیکر کیوں نہ ہو متفق علیہ اور ابوذر سے روایت ہے

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اری ما لا ترون اطت
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے آسمان آواز کرتا ہے

السماء وحق لہا ان تئط ما فیہا موضع اربع اصابع الا وملک واضع
اور سزاوار ہے کہ آواز کرے اوس میں چار اونگل کی مقدار جگہ خالی نہیں مگر حالیکہ ایک فرشتہ اپنی پیشانی

جبہتہ ساجدا للہ تعالی واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم
رکھے ہوئے اللہ تعالی کو سجدہ کر رہا ہے قسم ہے جو میں جانتا ہوں اگر تم جانو تو ہنسی تھوڑی کرو اور رویا

کثیرا وما تلذذتم بالنساء علی الفرش ولخرجتم الی الصعدات تجأرون
بہت کرو اور تم عورتوں سے بچھونوں پر ہم بستر ہونا ترک کرو اور رستوں میں

الی اللہ تعالی رواہ الترمذی وقال حدیث حسن واطت بفتح الہمزۃ
اللہ تعالی کے آگے فریاد کرتے پھرو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اطت ساتھ فتح ہمزہ

وتشدید الطاء وتئط بفتح التاء وبعدہا ہمزۃ مکسورۃ والاطیط
اور تشدید طاء کے اور تئط ساتھ فتح تاء اور آگے اسکے ہمزہ مکسورہ ہے اور اطیط

صوت الرحل والقتب وشبہہما ومعناہ ان کثرۃ من فی السماء من الملائکۃ
پالان اور قتب اور مانند ان دونوں کے آواز کو کہتے ہیں اور معنی اسکا یہ کہ عبادت کرنے والے فرشتوں نے

العابدین قد اثقلتہا حتی اطت والصعدات بضم الصاد والعین
جو آسمان میں ہیں بتحقیق بوجھل کر دیا آسمان کو یہاں تک کہ آواز کرتا ہے اور صعدات ساتھ ضمہ صاد اور عین کے

الطرقات ومعنی تجأرون تستغیثون وعن ابی برزۃ براء ثم زای
راستے ہیں اور تجأرون کا معنی فریاد کرتے اور روایت ہے ابو برزہ ساتھ را پھر زا کے

نَضْلَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نضلہ بن عبید اسلمی رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ

وسلم نے فرمایا نہ ہلیں گے قدم کسی بندہ کے یہانتک کہ اوسکی عمر سے سوال کیا جائیگا کس کام میں اوسنے عمر فانی اور علم سے سوال کیا جاویگا

فِيْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ رَوَاهُ

کہ کیا کیا اور مال سے پوچھا جائیگا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور بدن سے سوال جائیگا کہ کس کام میں لگایا روایت کی

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا کہ

قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ثُمَّ قَالَ

رسول اللہ صلعم نے آیہ یومئذ تحدث اخبارہا پڑھی پھر فرمایا

اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ

کہ تم جانتے ہو اوسکی خبریں کیا ہونگی لوگوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا اوسکی خبریں یہہ ہونگی

تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِيْ يَوْمِ

کہ ہر مرد و عورت پر گواہی دیگی جو کچھہ اونہوں نے زمین کی پشت پر کیا ہے ظاہر کر کے سناویگی کہ ایسا اور ایسا

كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

فلانے فلانے دن اسنے اوسپر کیا تہا اوس کی خبریں یہہ ہونگی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ

میں کسطرح چین کروں اور حال یہہ ہے کہ صاحب صور کو ہے منہ میں لئے ہوئے اذن کا انتظار کر رہا ہے کہ کس وقت

بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہونکنے کا حکم ہوتا ہے کہ پہونک دے - گویا یہہ بات آپکے اصحاب کو گراں معلوم دی

فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

آپنے انکو فرمایا کہ تم حسبنا اللہ و نعم الوکیل کہو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ اَلْقَرْنُ هُوَ الصُّوْرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ هٰكَذَا فَسَّرَهٗ

حسن ہے - قرن وہی سینگ ہے جسکا ذکر اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں کیا ہے اور پہونکا جاویگا سینگ میں اسی طرح تفسیر کی ہے



وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خاف أدلج ومن أدلج بلغ المنزل ألا إن سلعة الله غالية ألا إن سلعة الله الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن وأدلج بإسكان الدال ومعناه سار من أول الليل والمراد التشمير في الطاعة والله أعلم

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ڈرتا ہے وہ چلتا ہے اول شب اور جو شخص چلتا ہے اول شب پہنچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی گراں ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ادلج ساکن دال کے اور معنے اسکا چلا اول رات میں اور مطلب کمر باندھنا ہے طاعت کیلئے اور اللہ خوب جانتا ہے

وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الناس يوم القيامة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول الله الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم إلى بعض قال يا عائشة الأمر أشد من أن يهمهم ذلك وفي رواية الأمر أهم من أن ينظر بعضهم إلى بعض متفق عليه غرلا بضم الغين المعجمة أي غير مختونين

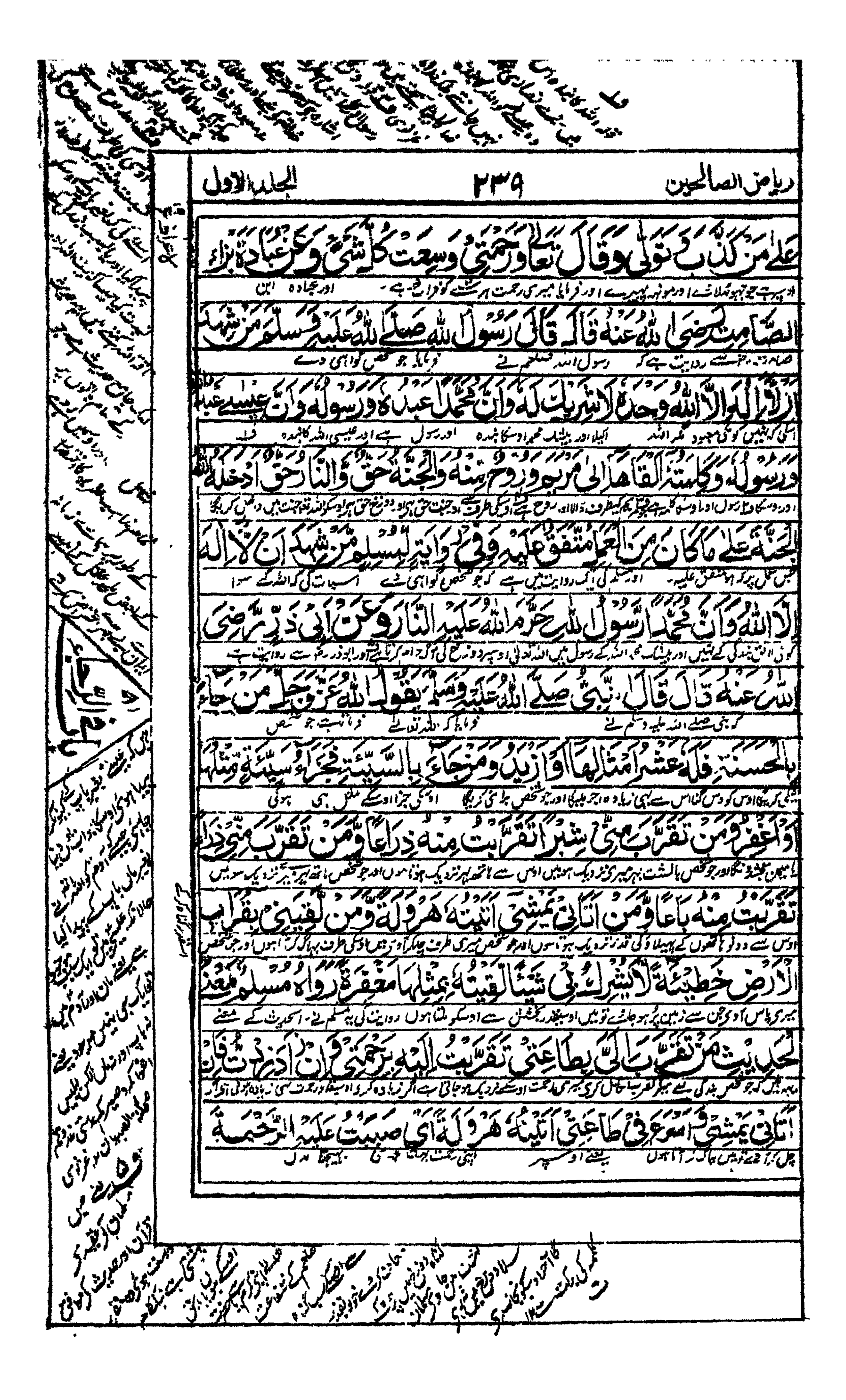
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے جمع کیے جاویں گے لوگ دن قیامت کے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ عورت اور مرد سب کے سب ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے آپ نے فرمایا اے عائشہ حال سخت ہو گا اس سے کہ فکر میں ڈالے انکو یہ بات اور ایک روایت میں ہے حال بہت ہی غم والا ہوگا اس سے کہ ایک دوسری کی طرف نظر کریں متفق علیہ غرلا ساتھ ضمہ غین معجمہ کے یعنے نا ختنہ

الباب الحادي والخمسون في الرجاء

باب اکاونواں رجا یعنے امید کے بیان میں

قال الله تعالى قل يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله يغفر الذنوب جميعا إنه هو الغفور الرحيم وقال تعالى وهل نجازي إلا الكفور وقال تعالى إنا قد أوحي إلينا أن العذاب

اللہ تعالی نے فرمایا ہے تو کہدے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے اللہ تعالی کی رحمت سے نا امید مت ہو بیشک اللہ بخشتا ہے سب گناہ بیشک وہی ہے معاف کرنے والا مہربان اور فرمایا ہم جزا نہیں دیتے مگر ناشکری کو اور فرمایا بیشک ہماری طرف وحی کیگئی ہے کہ عذاب



علی من کذب وتولی وقال تعالی ورحمتی وسعت کل شیء وعن عبادۃ بن
الصامت رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شہد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی عبد اللہ
ورسولہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ اللہ
الجنۃ علی ما کان من العمل متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم من شہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار وعن ابی ذر رضی
اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل من جاء
بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ مثلہا
او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا
تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب
الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ رواہ مسلم معنی
الحدیث من تقرب الی بطاعتی تقربت الیہ برحمتی وان ازداد فان
اتانی یمشی واسرع فی طاعتی اتیتہ ہرولۃ ای صببت علیہ الرحمۃ

وَسَبَقْتُهُ بِهَا وَلَمْ أَحْتَجْ إِلَى الْمَشْيِ الْكَثِيرِ فِي الْوُصُولِ إِلَى الْمَقْصُودِ وَقُرَابُ

ور میں اوسکو مطلب کو پہونچتا ہوں اور مطلب کو پہنچنے میں اوسکو بہت محنت کرنے کا محتاج نہیں کرتا اور قراب

الْأَرْضِ بِضَمِّ الْقَافِ وَيُقَالُ بِكَسْرِهَا وَالضَّمُّ أَصَحُّ وَأَشْهَرُ وَمَعْنَاهُ مَا يُقَارِبُ

الارض ساتھ ضمہ قاف کے ہے اور بعض نے کہا ساتھ کسرہ اسکے ہے اور ضمہ بہت صحیح اور مشہور ہے معنی اسکا یہ ہے کہ اتنے گناہ جو زمین کو

مِلْأَهَا وَاللهُ أَعْلَمُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

بھر دینے کے قریب ہوں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے اور روایت ہے جابر رضہ سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ دو خصلتیں واجب کرنے والی کیا ہیں آپنے فرمایا جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ تعالی کے

بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

ساتھ کسی شیئے کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص مرے اس حال میں کہ اللہ تعالی کے ساتھ شریک کرتا ہو وہ دوزخ میں داخل

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى

انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور معاذ اوس وقت آپ کا ردیف تھا

الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ

پالان پر کہ اے معاذ اوسنے کہا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپنے پھر فرمایا اے معاذ اوسنے کہا

لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ

یا رسول اللہ میں حاضر ہوں پھر فرمایا اے معاذ اوسنے کہا میں حاضر ہوں اور حاضر ہو جاؤں خدمت میں آپنے تین بار اوسکو

ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

پکارکر فرمایا نہیں کوئی بندہ کہ صدق دل سے گواہی دے اسکی کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور بیشک محمد اوسکے بندہ اور اوسکے

صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا

مگر اللہ تعالے اوسکو دوزخ کی آگ پر حرام کرتا ہے معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں یہ خبر لوگوں کو نہ سناؤں تاکہ وہ خوش

النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہو جائیں آپنے فرمایا اوسپر بھروسہ کر لینگے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو یہ حدیث سنا دی تاکہ علم کے مخفی رکھنے کے گناہ کو نہ پہنچے متفق علیہ

قَوْلُهُ تَأَثُّمًا أَيْ خَوْفًا مِنَ الْإِثْمِ فِي كَتْمِ هٰذَا الْعِلْمِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ أَبِي

یہ قول تاثما یعنے گناہ کے ڈر سے علم کے چھپانے میں اور ابو ہریرہ رضہ یا ابو

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَكَّ الرَّاوِي وَلَا يَضُرُّ الشَّكُّ فِي

سعید رضہ خدری سے روایت ہے راوی نے شک کی ہے اور صحابہ کی تعیین میں شک کچھ۔

عَيْنِ الصَّحَابِيِّ لِأَنَّهُمْ كُلَّهُمْ عُدُولٌ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ

ضرر نہیں کرتا اسلئے کہ صحابہ سب | عادل ہیں اوسنے ذکر کیا کہ غزوہ تبوک کے زمانہ

النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا

لوگوں کو سخت فاقہ ہوا لوگوں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ اگر آپ اجازت فرمائیں تو ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کر کے کھالیں اور

وَادَّهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوا فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

چربی استعمال کریں | آپ نے فرمایا کر لو | عمر رضی نے آ کر عرض کی

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ

کہ یا رسول اللہ اگر آپ نے یہ کام | کیا تو سواری کی کمی ہو جائیگی لیکن آپ لوگوں کے بچا ہوا توشہ منگوا لیں

ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ الْبَرَكَةَ فَقَالَ

پھر آپ اونکے لئے اوپر اللہ تعالےٰ سے برکت کی | دعا کریں امید ہے کہ اللہ تعالےٰ اسمیں برکت کرے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَدَعَا بِنِطَعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہاں اور آپ نے ایک چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچھا دیا پھر لوگوں کا بچا ہوا توشہ منگوایا

فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ وَيَجِيءُ الرَّجُلُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ

پس کوئی ایک مٹھی چینہ کی لایا اور کوئی ایک مٹھی خرما کی لایا | اور کسی نے ایک چھوٹا سا ٹکڑا ہی حاضر کر دیا

حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

تاکہ کچھ تھوڑی سی شے | واں جمع ہو گئی | پھر رسول اللہ صلعم نے

سَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا

برکت کی دعا کی پھر فرمایا کہ سب لوگ اپنے اپنے برتنوں میں لیتے جائیں پس لوگ برتنوں میں لیتے گئے | یہانتک

فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ وَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ

کہ لشکر میں کوئی برتن خالی نہ رہا بلکہ سب لوگوں نے بھر لئے اور سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور کچھ بچ بھی رہا | پھر رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ

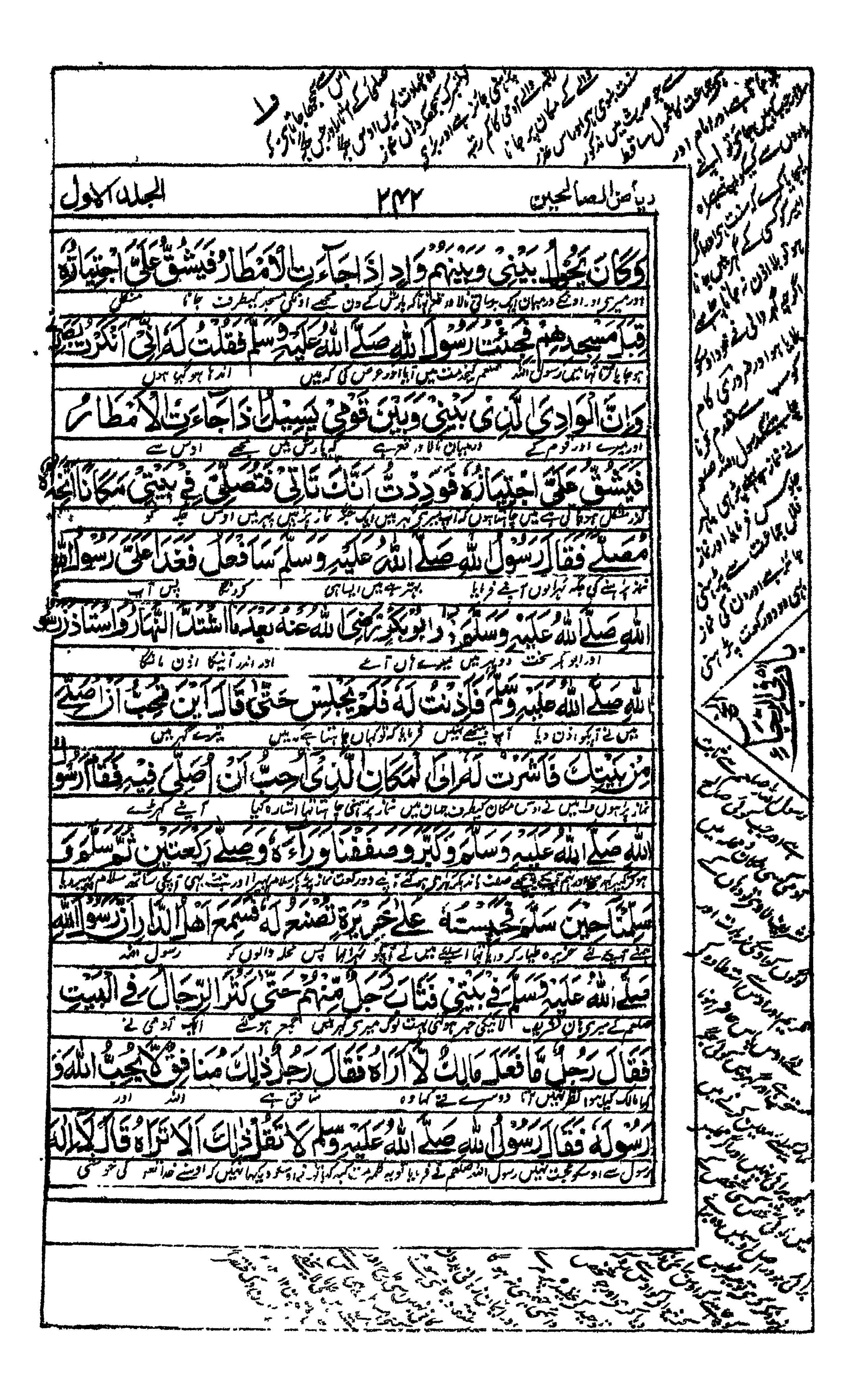
اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جو

بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ

دونوں باتیں لیکر کوئی بندہ اللہ کو نہ ملیگا کہ اسمیں شک کرتا ہو الا یہ کہ اوس سے بہشت محجوب ہو جائے اور عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ وَ

اور یہ اون لوگوں میں سے ہیں جو جنگ بدر میں حاضر رہے تھے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا تھا | اور



وكان يحول بيني وبينهم وادٍ إذا جاءت الأمطار فيشق علي اجتيازه

قبل مسجدهم فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له إني أنكرت بصري

وإن الوادي الذي بيني وبين قومي يسيل إذا جاءت الأمطار

فيشق علي اجتيازه فوددت أنك تأتي فتصلي في بيتي مكانا أتخذه

مصلى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سأفعل فغدا علي رسول

الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر رضي الله عنه بعد ما اشتد النهار واستأذن رسول

الله صلى الله عليه وسلم فأذنت له فلم يجلس حتى قال أين تحب أن أصلي

من بيتك فأشرت له إلى المكان الذي أحب أن أصلي فيه فقام رسول

الله صلى الله عليه وسلم وكبر وصففنا وراءه وصلى ركعتين ثم سلم

وسلمنا حين سلم فحبسته على خزيرة تصنع له فسمع أهل الدار أن رسول الله

صلى الله عليه وسلم في بيتي فثاب رجال منهم حتى كثر الرجال في البيت

فقال رجل ما فعل مالك لا أراه فقال رجل ذلك منافق لا يحب الله و

رسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقل ذلك ألا تراه قال لا إله



إلا الله يبتغي بذلك وجه الله فقال الله ورسوله أعلم أما نحن فوالله لا نرى

حاصل کرنے کیلو لا الہ الا اللہ کہا ہے وہ شخص بولا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں مگر ہم تو اوسکو دیکھتے ہیں

وده ولا حديثه إلا إلى المنافقين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن

کہ دوستی یا بات چیت اور دوستی منافقوں سے ہی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک

الله قد حرم على النار من قال لا إله إلا الله يبتغي بذلك وجه الله

اللہ تعالے نے اوس شخص کو دوزخ کی آگ پر حرام کردیا ہے جسنے لا الہ الا اللہ اللہ تعالے کی خوشی طلب کرنے کو کہا

متفق عليه عتبان بكسر العين المهملة وإسكان التاء المثناة فوق و

متفق علیہ عتبان ساتھ کسرہ عین مہملہ اور سکون تا اوپر سے نقطے والی کے اور

بعدها باء موحدة والخزيرة بالخاء المعجمة والزاي وهي دقيق يطبخ بشحم

بعد اسکے باء موحدہ ہے اور خزیرہ ساتھ خاء معجمہ اور زاء کے اور وہ آٹا ہے کہ پکایا جاتا ہے ساتھ چربی کے اور

وقوله ثاب رجال بالثاء المثلثة أي جاؤوا واجتمعوا وعن عمر بن الخطاب

قول اسکا ثاب رجال ساتھ ثاء مثلثہ کے یعنی آئے اور جمع ہوئے اور روایت ہے عمر بن خطاب رضہ سے

رضي الله عنه قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم سبي فإذا

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کچھ قیدی آئے ان میں

امرأة من السبي تسعى إذا وجدت صبيا في السبي أخذته فألزقته

ایک عورت تھی کہ ہر طرف بہاگتی تھی جب قیدیوں میں اوسکو کوئی لڑکا ملتا تو اوسکو پکڑ کر اپنے

ببطنها فأرضعته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أترون هذه المرأة

پیٹ سے لگالیتی اور اوسکو دودھ پلاتی رسول اللہ صلعم نے اوسکی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اس عورت کو تم خیال کرتے ہو

طارحة ولدها في النار قلنا لا والله فقال لله أرحم بعباده من هذه

کہ اپنی فرزند کو آگ میں ڈالدیگی کہا واللہ نہیں آپ نے فرمایا جیسے یہ عورت اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اللہ تعالے اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم

بولدها متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله

کرنے والا ہے متفق علیہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم لما خلق الله الخلق كتب في كتاب فهو عنده فوق

صلعم نے فرمایا جب اللہ تعالے نے مخلوق پیدا کی تو ایک کتاب میں لکھا اور وہ کتاب

العرش إن رحمتي تغلب غضبي وفي رواية غلبت غضبي وفي رواية

عرش پر اللہ تعالی کے پاس ہے کہ تحقیق رحمت میری غالب ہوتی ہے غضب میرے پر ایک روایت میں ہے غالب ہوگئی ہے میرے غضب پر اور ایک روایت

سبقت غضبي متفق عليه وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

آگے بڑھ گئی میرے غضب پر۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

يقول جعل الله الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل في

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں تو ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں اور ایک

الارض جزءا واحدا فمن ذلك الجزء يتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة

حصہ زمین میں نازل کیا ہے جس سے مخلوق آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے تاکہ چوپایہ

حافرها عن ولدها خشية ان تصيبه وفي رواية ان لله تعالى مائة رحمة

اپنے بچے کیلئے اپنا پاؤں اس خوف سے اٹھا لیتا ہے کہ کہیں بچہ کو اوس کے پاؤں سے صدمہ نہ پہنچے اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتیں ہیں

انزل منها رحمة واحدة بين الجن والانس والبهائم والهوام فبها يتعاطفون

انہیں سے ایک رحمت جن اور انس اور بہائم اور ہوام میں اوتاری ہے اسی کے سبب ایک دوسرے پر عطوفت اور

وبها يتراحمون وبها تعطف الوحش على ولدها واخر الله تعالى تسعة

رحم کرتے ہیں اور اسی سے وحشی اپنے بچے پر مہربانی کرتے ہیں اور ننانوے

وتسعين رحمة يرحم الله بها عباده يوم القيمة متفق عليه ورواه مسلم

رحمت سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحم کریگا۔ متفق علیہ۔ اور مسلم نے یہ حدیث

ايضا من رواية سلمان الفارسي رضى الله عنه قال قال رسول الله

سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ان لله تعالى مائة رحمة فمنها رحمة يتراحم بها الخلق

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمت ہے انہیں سے ایک رحمت ہے جس سے خلقت

بينهم وتسعة وتسعون ليوم القيمة وفي رواية ان الله تعالى خلق يوم

آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے رحمت قیامت کیلئے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن

خلق السموات والارض مائة رحمة كل رحمة طباق ما بين السماء الى

آسمان اور زمین پیدا کی اوسی دن سو رحمت پیدا کی ہر رحمت اس قدر ہے کہ آسمان اور

الارض فجعل منها في الارض رحمة فبها تعطف الوالدة على ولدها والوحش

زمین کے مطابق ہے انہیں سے ایک رحمت زمین پر نازل کی ہے جس سے والدہ اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اور وحشی

والطير بعضها على بعض فاذا كان يوم القيمة اكملها بهذه الرحمة وعنه

اور پرندے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں تو جب قیامت کا دن ہوگا اس رحمت سے اونکو کامل کرے گا اور اوسی سے روایت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما يحكي عن ربه تعالى قال أذنب عبد

کو نقل کی انہوں نے نبی صلعم سے بیچ اون حدیثوں کی کہ روایت کرتے تھے اپنے رب پاک سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندہ نے کوئی گناہ کیا پھر

ذنبا فقال اللهم اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى أذنب عبدي ذنبا

اوسنے کہا اے اللہ بخشدے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا

فعلم أن له ربا يغفر الذنوب ويأخذ بالذنب ثم عاد فأذنب فقال أي

اور جانتا ہے کہ اوسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے وہ بندہ پھر دوبارہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ اے میرے

رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى أذنب عبدي ذنبا فعلم أن له

رب میرے گناہ بخشدے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور جانتا ہے کہ اوسکا رب ہے

ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فأذنب فقال أي رب

جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پھر بندہ نے گناہ کیا پس کہا اے میرے رب میرا

اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى أذنب عبدي ذنبا فعلم أن له ربا

گناہ بخشدے خدا تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے گناہ کیا پس جانتا ہے کہ اوسکا رب ہے

يغفر الذنوب ويأخذ بالذنب قد غفرت لعبدي فليفعل ما شاء متفق

گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے بیشک میں نے اپنے بندہ کو بخشدیا جو چاہے کرے متفق

عليه قوله فليفعل ما شاء أي ما دام يفعل هكذا يذنب ويتوب أغفر له

علیہ جو چاہے کرے یعنی جب تک اسطرح کرتا ہے کہ گناہ کرے پھر توبہ کرے میں اوسکو بخشتا ہوں

فإن التوبة تهدم ما قبلها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ توبہ پہلے گناہوں کو منہدم کرتی ہے۔ اور اونہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے

والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا لذهب الله بكم وجاء بقوم يذنبون

قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو خدا تعالیٰ تمکو دنیا سے لے جاوے اور ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کریں

فيستغفرون الله تعالى فيغفر لهم رواه مسلم وعن أبي أيوب رضي

پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگیں اور خدا تعالیٰ اونکو بخشدے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابو ایوب رضہ سے

الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لولا أنكم تذنبون

کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ اگر تم گناہ نہ کرو

لخلق الله خلقا يذنبون يغفر لهم رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله

البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کریگا جو گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ اونکو بخشے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے



عنه قال كنا قعودا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا ابو بكر و عمر

کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے تھے اور ابو بکر اور عمر بھی

في نفر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين اظهرنا فابطا علينا

ایک جماعت میں ہمارے ساتھ وہاں موجود تھے کہ رسول اللہ صلعم ہمارے بیچ میں سے اٹھکر چلے گئے اور اپنے دیر لگائی

وخشينا ان يقتطع دوننا ففزعنا فقمنا فكنت اول من فزع فخرجت

ہم کو خوف ہوا کہ آپ اکیلے نہیں آپکو کوئی تکلیف نہ پہونچے تو ہم مضطرب ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے اور میں سب سے پہلے مضطرب ہوکر

ابتغي رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتيت حائطا للانصار وذكر

رسول اللہ صلعم کو طلب کرتا ہوا نکلا تاکہ میں انصار کے ایک باغ میں آیا اور

الحديث بطوله الى قوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب

حدیث طویل یہاں تک ذکر کی کہ پس رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ جا

فمن لقيت من وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها

اور جو شخص تجھکو اس باغ کے باہر ملے اسکو بشارت سنادے کہ جو شخص دل کے یقین سے لا الہ الا اللہ کہیگا

قلبه فبشره بالجنة رواه مسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي

بہشت میں داخل ہوگا روایت کی یہ مسلم نے اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی سے روایت ہے

الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم تلا قول الله عز وجل في ابراهيم

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت جو اللہ تعالے نے ابراہیم

صلى الله عليه وسلم رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فانه

علیہ السلام کے حق میں نازل فرمائی ہے پڑھی کہ اے میرے رب انہوں نے بہت لوگ گمراہ کر دیئے پس جو شخص میرے متابعت میری

مني الاية وقال عيسى صلوات الله عليه ان تعذبهم فانهم عبادك

امت میں ہے الآیۃ اور عیسے علیہ السلام نے کہا اگر تو انکو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر

وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم فرفع يديه وقال اللهم امتي

تو انکو بخشدے پس بیشک تو عزت والا حکمت والا ہے پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھاکر کہا یا اللہ میری امت میری

امتي وبكى فقال الله عز وجل يا جبريل اذهب الى محمد وربك اعلم

امت اور آپ روئے سو اللہ تعالی نے جبرئیل کو کہا حالانکہ تیرا رب خوب جانتا ہے کہ محمد صلعم کے پاس جا کر

فسله ما يبكيك فاتاه جبريل فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قال

ان سے پوچھ کہ تجھے کس چیز نے رلایا پس جبرئیل آیا پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلعم نے ساتھ اس چیز کے کہ کہا

وهو أعلم فقال الله تعالى يا جبريل اذهب إلى محمد فقل إنا سنرضيك في

اور حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو کہا کہ محمد صلعم کو کہدے کہ ہم تجھ کو تیری امت میں خوش

أمتك ولا نسوءك رواه مسلم وعن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال

کر دینگے اور تجھے غمگین نہ کرینگے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی سے

كنت ردف النبي صلى الله عليه وسلم على حمار فقال يا معاذ هل تدري

کہ میں گدھے پر رسول اللہ صلعم کا ردیف تھا کہ آپ نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے کہ حق اللہ تعالیٰ کا بندوں پر

حق الله على عباده وما حق العباد على الله قلت الله ورسوله أعلم قال

کیا ہیں اور بندوں کے حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہیں میں نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا

فإن حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئا وحق العباد على

کہ اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں اور کسی شے کو اسکا شریک نہ بنائیں اور بندوں کا حق

الله أن لا يعذب من لا يشرك به شيئا فقلت يا رسول الله أفلا أبشر الناس

اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ شرک نہ کرنے والے کو عذاب نہ کرے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں لوگوں کو بشارت نہ سناؤں آپ نے

قال لا تبشرهم فيتكلوا متفق عليه وعن البراء بن عازب رضي الله عنهما

فرمایا تو انکو بشارت مت سنا کہ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ متفق علیہ۔ اور براء بن عازب رضی سے روایت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم إذا سئل في القبر يشهد أن لا إله

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب قبر میں مسلمان کو سوال کیا جاتا ہے گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی

إلا الله وأن محمدا رسول الله فذلك قوله تعالى يثبت الله الذين آمنوا

معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس یہی معنی اس قول اللہ تعالیٰ کی ثابت رکھتا ہے اللہ ایمان والوں کو

بالقول الثابت متفق عليه وعن أنس رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله

ساتھ قول ثابت کے۔ اور روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم قال إن الكافر إذا عمل حسنة أطعم بها طعمة من الدنيا وأما المؤمن

کہ کافر جب نیک عمل کرتا ہے تو اسکے سبب سے دنیا میں کچھ اسکی روزی کی کشائش ہو جاتی ہے اور مومن کے

فإن الله تعالى يدخر له حسناته في الآخرة ويعقبه رزقا في الدنيا على

حسنات تو اللہ تعالیٰ آخرت کیلئے ذخیرہ کرتا ہے اور اسکی بندگی پر اسکو دنیا میں بھی روزی

طاعته وفي رواية إن الله لا يظلم مؤمنا حسنة يعطى بها في الدنيا

عطا کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی نیکی میں نقصان نہیں کرتا اسکی نیکی پر دنیا میں بھی اسکو عطا کرتا ہے



ويجزى بها في الآخرة وأما الكافر فيطعم بحسنات ما عمل لله تعالى في الدنيا
اور آخرت میں اوسکو بدلہ دیا جائیگا اور کافر جو نیک عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرے اوسکی عوض دنیا میں اوسکو طعام وغیرہ

حتى إذا أفضى إلى الآخرة لم يكن له حسنة يجزى بها رواه مسلم وعن
دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جب آخرت میں پہونچے گا تو اوسکے پاس ایسی نیکی کوئی نہ ہوگی جسکا اوسکو عوض دیا جائے روایت کیا اسکو مسلم نے

جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الصلوات
اور جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے

الخمس كمثل نهر جار غمر على باب أحدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات
جیسے بہتی ہوئی نہر دروازہ پر بڑی نہر جاری ہو جس سے ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو

رواه مسلم الغمر الكثير وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال سمعت
روایت کی یہ مسلم نے غمر بہت کو کہتے ہیں اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہا کہ میں نے سنا

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس مسلمان کا جنازہ چالیس آدمی موحد

جنازته أربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا إلا شفعهم الله فيه رواه
پڑھیں جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول کرتا ہے روایت کی یہ

مسلم وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه
مسلم نے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا

وسلم في قبة نحوا من أربعين فقال أترضون أن تكونوا ربع أهل الجنة
کیا تم راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگوں میں چوتھائی ہو

قلنا نعم قال أترضون أن تكونوا ثلث أهل الجنة قلنا نعم قال والذي نفس
ہم نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ تم اہل جنت کا تہائی حصہ ہو ہم نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم ہے اوسکی

محمد بيده إني لأرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة وذلك أن الجنة لا
کہ محمد کی جان اوسکے ہاتھ میں ہے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ تم بہشتیوں میں آدھے ہو اور اسکا سبب یہ ہے کہ بہشت میں سوائے

يدخلها إلا نفس مسلمة وما أنتم في أهل الشرك إلا كالشعرة البيضاء
مسلمان جان کے کوئی داخل نہ ہوگا اور تم مشرکوں میں ایسے ہو جیسا سیاہ رنگ بیل میں

في جلد الثور الأسود أو كالشعرة السوداء في جلد الثور الأحمر متفق عليه
سفید بال ہو یا سرخ رنگ بیل میں سیاہ بال ہو متفق علیہ

وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور ابو موسیٰ اشعری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم إذا كان يوم القيامة دفع الله إلى كل مسلم يهوديا أو نصرانيا

علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو یہودی یا نصرانی دیکر فرمائے گا

فيقول هذا فكاكك من النار وفي رواية عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

کہ یہودی یا نصرانی تیری جگہ دوزخ گرایا جائیگا۔ اور ایک روایت میں اسی راوی سے ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

يجيء يوم القيامة ناس من المسلمين بذنوب أمثال الجبال يغفر الله لهم

کہ قیامت کے دن کچھ مسلمان لوگ پہاڑوں کی مثل گناہ لے کر آوینگے اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت کرے گا۔

رواه مسلم قوله دفع إلى كل مسلم يهوديا أو نصرانيا فيقول هذا فكاكك

روایت کی یہ مسلم نے۔ قول انکا ہر مسلمان کو یہودی یا نصرانی دے دینے کے

من النار معناه ما جاء في حديث أبي هريرة رضي الله عنه لكل أحد منزل

[illegible] کہ ابو ہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک مکان

في الجنة ومنزل في النار فالمؤمن إذا دخل الجنة خلفه الكافر في النار

جنت میں ہے اور ایک مکان دوزخ میں ہے۔ پس مومن جب جنت میں داخل ہوگا تو ایک کافر اسکی جگہ دوزخ میں جائیگا اسلئے کہ وہ بسبب

لأنه مستحق لذلك بكفره ومعنى فكاكك من النار أنك كنت معرضا

کفر کے اسکا مستحق ہے اور اسکے فکاک کے یہ معنی ہیں کہ تو دوزخ میں داخل ہونیکا معرض تھا یعنی پہونچنے والا

لدخول النار وهذا فكاكك لأن الله تعالى قدر للنار عددا يملؤها فإذا

ہے اور یہی تیری جگہ دوزخ میں گرایا جائیگا اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے دوزخ کیلئے ایک ایسی مقدار معین کیا ہے جس کو وہ پورا ہوگا جب

دخلها الكفار بذنوبهم وكفرهم صاروا في معنى الفكاك للمسلمين والله

کفار بسبب کفر اور معاصی کے اسمیں داخل ہو گئے تو گویا مسلمانوں کو چھوڑانے والے ہوئے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

أعلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے

يدنى المؤمن يوم القيامة من ربه حتى يضع عليه كنفه فيقرره بذنوبه

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک کریگا یہاں تک کہ اسپر رحمت کا پردہ ڈالیگا پس اس سے گناہوں کا بیان کروائیگا

فيقول أتعرف ذنب كذا أتعرف ذنب كذا فيقول أي رب أعرف قال فإني

کیا تو پہچانتا ہے ایسے ایسے گناہ کو مومن کہیگا اے میرے رب میں پہچانتا ہوں خدا تعالیٰ فرمائیگا میں نے



قد سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى صحيفة حسناته

دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈال رکھا تھا اور میں نے آج تجھے بخشدیا پھر اسکی نیکیوں کی کتاب اسکو عطا کرے گا

متفق عليه كنفه ستره ورحمته وعن ابن مسعود رضي الله عنه ان رجلا

متفق علیہ اور ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

اصاب من امراة قبلة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى

کسی عورت کا بوسہ لیا اسکے بعد رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسنے اپنا حال بیان کیا اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی

اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات

دن کے دونوں طرف میں نماز قائم کرا اور کچھ رات کی ساعتوں میں نماز پڑھ بیشک حسنات سیئات کو دور کرتی ہیں

فقال الرجل الي هذا يا رسول الله قال لجميع امتي كلهم متفق وعن انس

پھر اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرے لئے ہی ہے آپنے فرمایا میری سب امت کیلئے ہی متفق علیہ اور روایت ہے انس

رضي الله عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله

رض سے کہ ایک آدمی نے نبی صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی وسے

اني اصبت حدا فاقمه علي وحضرت الصلوة فصلى مع رسول الله صلى الله

کہ میں حد کو پہونچا ہوں پس قائم کر اسکو مجھپر اور وقت آیا نماز کا پھر اسنے ساتھ رسول خدا صلے اللہ

عليه وسلم فلما قضى الصلوة فقال يا رسول الله اني اصبت حدا فاقم

علیہ وسلم کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز پس کہا اسنے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہوں میں حد کو آپ مجھ پر

في كتاب الله قال هل حضرت معنا الصلوة قال نعم قال قد غفر لك متفق

اللہ تعالی کی کتاب کا حکم قائم کریں آپنے فرمایا کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں حاضر ہوا ہے آ نے کہا ہاں آپنے فرمایا بیشک تو بخشا گیا متفق علیہ

عليه وقوله اصبت حدا معناه معصية توجب التعزير وليس المراد الحد

قول اصبت حدا یعنی مجھ سے ایسا گناہ صادر ہوا ہے جس سے میں تعزیر کا مستحق ہو گیا ہوں اور حد شرعی

الشرعي الحقيقي كحد الزنا والخمر وغيرهما فان هذه الحدود لا تسقط بالصلوة

حقیقی مثل زنا اور خمر وغیرہا کی حد مراد نہیں کہ یہ حدود نماز سے ساقط نہیں ہوتیں

ولا يجوز للامام تركها وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ليرضى

اور نہ امام کو حدود کا ترک کرنا جائز ہے اوسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عن العبد ان ياكل الاكلة فيحمده عليها او يشرب الشربة فيحمده عليها والاكلة بفتح

کہ یہ بندہ ایک وقت کچھ کھانا کھاکر اللہ تعالی کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالے اس بندہ سے خوش ہوتا ہے الاکلۃ ساتھ فتح

الهمزة وهي المرة الواحدة من الدلجة كالغداة والعشاء وعن ابي موسى

همزہ کے پیشے ایک بار کہنا جیسا صبح کا یا شام کا اور ابو موسیٰ سے روایت

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى يبسط يده بالليل

ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ البتہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے

ليتوب مسيء النهار ويبسط يده بالنهار ليتوب مسيء الليل حتى تطلع الشمس

تاکہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو اپنی رحمت کا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج

من مغربها رواه مسلم وعن ابي نجيح عمرو بن عبسة بفتح العين والباء السلمي

مغرب سے نکلے روایت کی یہ مسلم نے روایت ہے ابو نجیح عمرو بن عبسہ سے ساتھ فتح عین اور با کے سلمی رضی سے

رضي الله عنه قال كنت وانا في الجاهلية اظن ان الناس على ضلالة وانهم

کہا کہ تھا میں جاہلیت کے زمانہ میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں

ليسوا على شيء وهم يعبدون الاوثان فسمعت برجل بمكة يخبر اخبارا

اور نہیں حالت میں کہ بتوں کو پوجتے ہیں تو اچھے طریق پر نہیں اسی اثنا میں سنا میں نے ایک آدمی کو مکہ میں جو کچھ خبریں دیتا ہے پس

فقعدت على راحلتي فقدمت عليه فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم

میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ میں آیا تو دیکھا کہ رسول اللہ صلعم

مستخفيا جرآء عليه قومه فتلطفت حتى دخلت عليه بمكة فقلت له ما انت قال

مخفی رہتے ہیں اور آپکی قوم کے لوگ آپ پر بڑے دلیر ہیں پس میں لوگوں سے نرمی کر کے مکہ میں آپکے پاس پہونچا اور آپ کو پوچھا

انا نبي فقلت وما نبي قال ارسلني الله فقلت باي شيء ارسلك قال ارسلني

کہ تو کون ہو آپ نے فرمایا میں نبی ہوں میں نے کہا نبی کیا ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو بھیجا ہے پھر میں نے کہا آپکو کیا دے کر بھیجا ہے پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرابتیوں

بصلة الارحام وكسر الاوثان وان يوحد الله لا يشرك به شيء فقلت

سے طلب کرنے اور بتوں کے توڑنے اور اللہ کی توحید بیان کرنے کو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے مجھ کو بھیجا ہے

فمن معك على هذا قال حر وعبد ومعه يومئذ ابو بكر وبلال رضي الله

میں نے کہا آپکے ساتھ کون ہے آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام اور ان دنوں آپکے ساتھ ابو بکر رض اور بلال تھے

عنهما فقلت اني متبعك قال انك لن تستطيع ذلك يومك هذا الا ترى

کہا میں آپکا متبع ہوں آپ نے فرمایا ان ایام میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا کیا تو

حالي وحال الناس ولكن ارجع الى اهلك فاذا سمعت بي قد ظهرت فأتني

میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتا لیکن تو اب اپنے گھر کو چلا جا جب تو میرا غلبہ سنے تو میرے پاس آ جائیو۔



قال فذهبت إلى أهلي وقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وكنت في

کہا اوس نے کہ میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلعم ہجرت کرکے مدینہ کو تشریف لائے میں اپنے

أهلي فجعلت أتخبر الأخبار وأسأل الناس حين قدم المدينة حتى قدم نفر

گھر ہی میں تھا آپ کی خبریں پوچھا کرتا تھا اور جب مدینہ کو تشریف لائے تو میں لوگوں سے حال پوچھتا رہا یہاں تک کہ مدینہ کے لوگوں میں سے کچھ

من أهل المدينة فقلت ما فعل هذا الرجل الذي قدم المدينة فقالوا الناس

لوگ وہاں آئے میں نے اون سے پوچھا کہ یہ شخص جو مدینہ میں جا رہا ہے اوس کا کیا حال ہے اونہوں نے کہا کہ لوگ اوس کی

إليه سراع وقد أراد قومه قتله فلم يستطيعوا ذلك فقدمت المدينة فدخلت

طرف بھاگے جاتے ہیں اور اوس کی قوم نے اوس کو قتل کرنا چاہا تھا مگر نہ کرسکے پس میں مدینہ میں آپ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی

عليه فقلت يا رسول الله أتعرفني فقال نعم أنت الذي لقيتني بمكة قال

کہ یا رسول اللہ آپ مجھے پہچانتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو وہی ہے جو مجھے مکہ میں ملا تھا اوس نے کہا کہ میں نے عرض کی

فقلت يا رسول الله أخبرني عما علمك الله وأجهله أخبرني عن الصلاة قال

کہ یا رسول اللہ آپ مجھ کو وہ باتیں بتلائیے جو اللہ تعالی نے آپ کو سکھائی ہیں اور میں نہیں جانتا آپ مجھے نماز بتلائیے آپ نے فرمایا

صل صلاة الصبح ثم أقصر عن الصلاة حتى تطلع الشمس حتى ترتفع فإنها

صبح کی نماز پڑھ پھر رک جا طلوع شمس تک نماز سے رکا رہ یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے کیونکہ وہ طلوع کرتا ہے

تطلع حين تطلع بين قرني شيطان وحينئذ يسجد لها الكفار ثم صل فإن

تو شیطان کے دو سینگوں میں طلوع کرتا ہے اور اوس وقت کفار اوس کو سجدہ کرتے ہیں پھر نماز کو پڑھ کہ نماز

الصلاة مشهودة محضورة حتى يستقل الظل بالرمح ثم أقصر عن الصلاة فإن

حينئذ تسجر جهنم فإذا أقبل الفيء فصل فإن الصلاة مشهودة محضورة حتى

تصلي العصر ثم أقصر عن الصلاة حتى تغرب الشمس فإنها تغرب بين قرني شيطان

وحينئذ يسجد لها الكفار قال فقلت يا رسول الله فالوضوء حدثني عنه

قال ما منكم رجل يقرب وضوءه ثم يتمضمض ويستنشق فيستنثر إلا خرت

خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا

اس کے چہرہ اور منہ اور نتھنوں کے گناہ گر جاتے ہیں پھر جب منہ کو دھوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے امر کیا ہے تو اس کے چہرہ کے گناہ اس کی

وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ

داڑھی کے اطراف سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ

خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ

اس کے ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں سے گر جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ

أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا قَدَمَيْهِ

اس کے بالوں کے اطراف سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر جب دونوں پاؤں کو دھوتا ہے ٹخنوں تک تو اس کے قدموں کے گناہ

مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلَّى فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ

انگلیوں سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں پھر اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا و تمجید جیسے اس کی شان

بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ تَعَالَى إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ

کے لائق ہے کرے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کیلئے فارغ کرے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا ماں سے

وَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا أُمَامَةَ صَاحِبَ رَسُولِ

پیدا ہونے کے دن پاک تھا پس عمرو بن عبسہ نے یہ حدیث ابو امامہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ فِي

صلی اللہ علیہ وسلم کے یار کو سنائی ابو امامہ نے کہا اے عمرو بن عبسہ دیکھ تو کیا کہہ رہا ہے ایک مقام

مَقَامٍ وَاحِدٍ يُعْطَى هٰذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرٌو يَا أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ

میں اس آدمی کو اس قدر عطا کی جائیگی عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو امامہ بیشک میری عمر بڑی ہو گئی اور میری

عَظْمِي وَاقْتَرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي حَاجَةٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ

ہڈیاں باریک ہو گئیں اور میری موت نزدیک آ گئی اور مجھے اللہ تعالیٰ پر اور اللہ کے رسول پر جھوٹ بولنے کی کچھ حاجت نہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا

اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر ایک یا دو بار

مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ أَبَدًا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ

یا تین بار سات بار تک شمار کر کے کہا سنتا تو میں کبھی تم کو نہ سناتا مگر میں نے اس سے

أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ جُرَاءُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ هُوَ بِجِيمٍ مَضْمُومَةٍ وَبِالْمَدِّ

بھی زیادہ دفعہ آپ سے سنا ہے روایت کیا اس کو مسلم نے۔ یہ قول اس کا جراء علیہ قومہ ساتھ جیم مضمومہ کے اور ساتھ

على وزن علماء اى جاسرون مستطيلون غير هائبين هذه الرواية

المشهورة ورواه الحميدى وغيره حراء بكسر الحاء المهملة قال ومعناه غضاب

ذوو غم وهم قد عيل صبرهم به حتى اثر فى اجسامهم من قولهم حرى جسمه

يحرى اذا نقص من ألم او غم او نحوه والصحيح انه بالجيم قوله صلى الله

عليه وسلم بين قرنى شيطان اى ناحيتى رأسه المراد التمثيل معناه انه

حينئذ يتحرك الشيطان وشيعته ويتسلطون وقوله يقرب وضوءه

معناه يحضر الماء الذى يتوضأ به وقوله الا خرت خطاياه هو بالخاء

المعجمة اى سقطت ورواه بعضهم جرت بالجيم والصحيح بالخاء وهو رواية الجمهور

وقوله فينتثر اى يستخرج ما فى انفه من اذى والنثرة طرف الانف وعن

ابى موسى الاشعرى رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا

اراد الله رحمة امة قبض نبيها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بين يديها

واذا اراد هلكة امة عذبها ونبيها حى فاهلكها وهو ينظر فاقر عينه

بهلاكها حين كذبوه وعصوا امره رواه مسلم

عصیان کی سزا دیکھ کر اسکی آنکھ ٹھنڈی کرتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔

الباب الثاني والخمسون في فضل الرجاء

باب باون امید و رجا کی فضیلت کے بیان میں

قال الله تعالى اخبارا عن العبد الصالح وأفوض أمري إلى الله إن الله بصير

الله تعالیٰ نے بندہ صالح سے خبر دی ہے اور فرمایا ہے اور میں اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ

بالعباد فوقاه الله سيئات ما مكروا وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن

بندوں کو دیکھتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اسکو انکی مکر کی برائیوں سے بچا لیا۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال الله عز وجل أنا عند ظن عبدي

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ عز و جل فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہوں جیسا وہ

بي وأنا معه حيث يذكرني والله لله أفرح بتوبة عبده من أحدكم يجد

مجھے ظن کرتا ہے اور بندہ جہاں مجھے یاد کرتا ہے میں وہاں ہی اوسکے ساتھ ہوں اللہ کی قسم ہے بیشک اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ کر لینے سے اوس شخص

ضالته بالفلاة ومن تقرب إلي ذراعا تقربت إليه باعا وإذا أقبل إلي

سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی گم شدہ چیز پا لے اور جو میری طرف ہاتھ بھر نزدیک ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کی قدر اوسکے نزدیک ہوتا ہوں اور جو

يمشي أقبلت إليه أهرول متفق عليه وهذا لفظ إحدى روايات مسلم وتقدم

پاؤں سے چلکر میری طرف آتا ہے میں اوس کی طرف بھاگ کر آتا ہوں متفق علیہ۔ اور یہ لفظ ایک روایت مسلم کے ہے اور شرح اسکی

شرحه في الباب قبله وروي في الصحيحين وأنا معه حين يذكرني بالنون

پہلے باب میں گذر چکی اور بخاری مسلم میں ہے کہ میں بندہ کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرتا ہے ساتھ نون کے اور اس

وفي هذه الرواية حيث بالثاء وكلاهما صحيح وعن جابر رضي الله عنه أنه

روایت میں حیث ساتھ ثاء کے ہے اور دونوں صحیح ہیں جابر رضہ سے روایت ہے

سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا يموتن أحدكم إلا وهو يحسن الظن بالله

کہ اوس نے سنا نبی صلعم سے وہ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے نیک ظن رکھے

عز وجل رواه مسلم وعن أنس رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله

رکھتا ہو روایت کی یہ مسلم نے انس رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم يقول قال الله يا ابن آدم إنك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما

کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے جبتک تو مجھ سے دعا مانگتا ہے اور مجھ سے امید رکھیگا میں تیرے سب گناہ بخشدونگا

كان منك ولا أبالي يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني

اور مجھے کچھ پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے اگر تیرے گناہ بسبب کثرت کے آسمان تک پہنچ جاویں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے

غفرت لك يا ابن آدم إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا ثم لقيتني

میں تجھے بخش دوں گا اے آدم کے بیٹے اگر تو میرے پاس اتنے گناہ لیکر آئے جتنے تمام زمین بھر جائے

لا تشرك بي شيئا لأتيتك بقرابها مغفرة رواه الترمذي وقال حديث

مگر تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس اتنی ہی مغفرت لیکر آؤں گا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حسن. عنان السماء بفتح العين قيل هو ما عن لك منها أي ما ظهر إذا رفعت

عنان السماء عین کے فتح کے ساتھ بعض نے کہا یہ وہ ہے جو ظاہر نظر آئے جب سر اوپر اٹھائے

رأسك وقيل هو السحاب. وقراب الأرض بضم القاف وقيل بكسرها والضم

اور بعض نے کہا یہ بادل ہے اور قراب الارض ساتھ ضمہ قاف کے اور بعض نے کہا ساتھ کسرہ اس کے اور ضمہ

أصح وأشهر وهو ما يقارب ملأها والله أعلم.

بہت صحیح اور مشہور ہے اور اللہ خوب جانتا ہے

الباب الثالث والخمسون في الجمع بين الخوف والرجاء

باب تریپنواں خوف اور امید کے جمع کرنے کے بیان میں

اعلم أن المختار للعبد في حال صحته أن يكون خائفا راجيا ويكون خوفه

جان لے کہ بندہ کیلئے صحت و تندرستی کی حالت میں یہی بہتر ہے کہ خوفناک اور امید وار ہو کر رہے اور خوف

ورجاؤه سواء وفي حال المرض يمحض الرجاء وقواعد الشرع من نصوص

امید برابر رہے اور بیماری کی حالت میں بہتر یہ ہے کہ اپنے امید کو خالص کرے اور شریعت کے قواعد

الكتاب والسنة وغير ذلك متظاهرة على ذلك قال الله تعالى فلا يأمن

کتاب و سنت وغیرہا اس مضمون کی تائید کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالے نے۔ اللہ تعالے کے

مكر الله إلا القوم الخاسرون وقال تعالى إنه لا ييأس من روح الله

مکر سے بے خوف نہیں ہوتے مگر خسارے والے لوگ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے

إلا القوم الكافرون وقال تعالى يوم تبيض وجوه وتسود وجوه

مگر کافر لوگ اور فرمایا جس دن بہت سے منہ سفید ہونگے اور بہت سے منہ سیاہ ہونگے

وقال تعالى إن ربك لسريع العقاب وإنه لغفور رحيم وقال

اور فرمایا بیشک تیرا رب جلدی عذاب کرنے والا ہے اور بیشک وہ مغفرت کرنے والا رحمت کرنے والا ہے۔ اور فرمایا

تعالى إن الأبرار لفي نعيم وإن الفجار لفي جحيم وقال تعالى فأما من ثقلت

بیشک پرہیزگار نعمتوں میں ہونگے اور گنہگار دوزخ میں ہونگے۔ اور فرمایا جس کی میزان

مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ

بھاری ہوگی وہ خوش گذران ہوگا اور جسکی میزان ہلکی ہوگی اوس کی جگہ دوزخ ہے

وَالْآيَاتُ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى كَثِيرَةٌ فَيَجْتَمِعُ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ فِي آيَتَيْنِ مُقْتَرِنَتَيْنِ

اور اس مضمون میں آیتیں بہت ہیں کہیں تو جمع ہوتا ہے خوف اور رجا دو ملی ہوئی آیتوں میں اور کہیں کئی آیتوں

أَوْ آيَاتٍ أَوْ آيَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور کہیں ایک آیت میں اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ

اگر مومن جان لے اوس عذاب کو جو اللہ تعالے کے پاس ہے تو بہشت کی طمع کوئی نہ کرے اور اگر

يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

کافر جان جائے اوس رحمت کو جو اللہ تعالے کے پاس ہے تو کوئی بہشت سے ناامید نہو۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً

جب جنازہ کو آدمی اپنی گردنوں ۔ پر اوٹھا لیتے ہیں اگر صالح ہوتا ہے

قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ

تو کہتا ہے مجھے آگے لے چلو مجھے آگے لے چلو اور اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے اے ہائے لعنت تم مجھے کہاں

تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ رَوَاهُ

لئے جاتے ہو اوس کی آواز انسان کے سوا سب چیز سنتی ہے اگر انسان سنے تو بیہوش ہو جاوے روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بخاری نے اور ابن مسعود رض سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ جنت تمہاری جوتی کی تسمہ سے بھی زیادہ تمہارے نزدیک ہے اور دوزخ کی آگ بھی اسی طرح ہے روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ فِي فَضْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَشَوْقًا إِلَيْهِ

۵۴ باب ہے اللہ تعالے کے خوف سے اور اوسکے شوق میں رونے کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا وَقَالَ تَعَالٰى

فرمایا اللہ تعالے نے اور گرتے ہیں ٹھوڑیوں پر روتے ہوئے اور زیادہ ہوتی ہے اون کو عاجزی ۔ اور فرمایا

أفمن هذا الحديث تعجبون وتضحكون ولا تبكون وعن ابن مسعود

کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

رضي الله عنه قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم اقرأ علي القرآن قلت يا

کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا کہ تو مجھے قرآن پڑھکر سنا میں نے عرض کی یا رسول

رسول الله أقرأ عليك وعليك أنزل قال إني أحب أن أسمعه من

اللہ کیا میں آپکو پڑھکر سناؤں اور حالانکہ قرآن آپ پہ نازل ہوا ہے آپنے فرمایا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ غیر سے سنوں

غيري فقرأت عليه سورة النساء حتى جئت إلى هذه الآية فكيف إذا جئنا من

پس میں نے آپکو سورت نساء پڑھکر سنائی تاآنکہ اس آیت تک پہونچا۔ فکیف اذا جئنا من

كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا قال حسبك الآن فالتفت

کل امۃ الخ آپنے فرمایا اب بس کر میں نے آپکی طرف

إليه فإذا عيناه تذرفان متفق عليه وعن أنس رضي الله عنه قال خطب

دیکھا تو آپکے دونوں آنکھیں جاری تہیں۔ متفق علیہ اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة ما سمعت مثلها قط فقال لو تعلمون

کہ رسول اللہ صلعم نے ایکبار ایک خطبہ پڑھا کہ میں نے ویسا کبھی نہ سنا تہا پس آپنے فرمایا اگر جو کچھ میں جانتا ہوں۔

ما أعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا قال فغطى أصحاب رسول الله صلى الله

تم بہی جانو تو تم البتہ تہوڑی ہنسی کرو۔ اور بہت رویا کرو راوی نے کہا پس رسول اللہ صلعم کے اصحاب نے

عليه وسلم وجوههم ولهم خنين متفق عليه سبق بيانه في باب الخوف و

اپنے مونہہ کو ڈھانپ لیا اور آواز سے رو رہے تھے متفق علیہ۔ باب الخوف میں اسکا بیان گذر چکا ہے اور

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ کے خوف

النار رجل بكى من خشية الله حتى يعود اللبن في الضرع ولا يجتمع غبار

سے رویا دوزخ میں نہ جائیگا تاکہ دودھ پستان میں واپس آجائے اور جہاد فی سبیل اللہ کا غبار اور

في سبيل الله ودخان جهنم رواه الترمذي وقال حديث حسن وعنه

جہنم کا دہواں جمع نہونگے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور اوسی سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا اوسکے سوا کہیں



ظله إمام عادل وشاب نشأ في عبادة الله تعالى ورجل قلبه معلق بالمساجد

سایہ نہ ہو گا ایک بادشاہ عادل دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہو تیسرا وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا ہو

ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات منصب و

چوتھے وہ دو آدمی جو آپس میں فی اللہ محبت رکھتے ہوں اسی پر جمع ہوں اور اسی پر متفرق ہوں پانچواں وہ آدمی جسکو عورت ذی عزت خوبصورت

جمال فقال إني أخاف الله ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم

اپنی طرف بلائے اور وہ اسکو کہے میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہوں چھٹا وہ آدمی جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ جو ہاتھ سے دے بائیں ہاتھ کو

شماله ما تنفق يمينه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه متفق عليه وعن

صدقہ کا پتا نہ ہو سکے ساتواں وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعالی کو یاد کرے اور اسکی دونوں آنکھیں جاری ہو جائیں متفق علیہ

عبد الله بن الشخير رضي الله عنه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي

ابن شخیر رضہ نے کہا میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپکے پیٹ سے آواز رونے

ولجوفه أزيز كأزيز المرجل من البكاء حديث صحيح رواه أبو داود والترمذي في

کی ایسی آتی تھی جیسے دیگ سے جوش کے وقت آواز آیا کرتی ہے حدیث صحیح ہے روایت کی ہے ابو داود اور ترمذی نے شمائل میں

الشمائل بإسناد صحيح وعن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

باسناد صحیح اور روایت ہے انس رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

لأبي بن كعب رضي الله عنه إن الله عز وجل أمرني أن أقرأ عليك لم يكن

ابی بن کعب کو فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے امر کیا ہے کہ سورہ لم یکن

الذين كفروا قال وسماني قال نعم فبكى أبي متفق عليه وفي رواية فجعل أبي

الذین کفروا [illegible]

يبكي وعنه قال قال أبو بكر لعمر رضي الله عنهما بعد وفاة رسول الله صلى

اور انس ہی سے روایت ہے کہ ابو بکر نے عمر کو کہا رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد

الله عليه وسلم انطلق بنا إلى أم أيمن نزورها كما كان رسول الله صلى الله

کہ چل ہم دونوں ام ایمن کی زیارت کریں جیسا کہ رسول اللہ صلعم

عليه وسلم يزورها فلما انتهينا إليها بكت فقالا لها ما يبكيك أما تعلمين

انکی زیارت کیا کرتے تھے سو جب ہم انکے پاس پہنچے تو انہوں نے رونا شروع کر دیا اور دونوں نے انکو کہا کہ تو کیوں روتی ہے کیا تو نہیں جانتی کہ

أن ما عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم قالت إني لا أبكي أني لا أعلم

جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے کہا میں اسلئے روتی ہوں کہ آسمان سے



أنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ

کہ جو کچھ اللہ تعالے کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلعم کیواسطے بہتر ہے مگر میں اسلئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی

انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

آنی منقطع ہوگئی اسنے ان دون کو بھی رونے پر آمادہ کردیا اور دونوں نے اوسکے ساتھ شروع کردیا روایت کی یہ مسلم نے یہ

قَدْ سَبَقَ فِي بَابِ زِيَارَةِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ

حدیث باب زیارۃ اہل الخیر میں گذر چکی ہے اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ جب

بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیماری کی سخت ہوئی تو آپکو نماز کیلئے کہا گیا آپنے فرمایا ابو بکر کو کہدو کہ لوگوں کو نماز

فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا

پڑہاوے عائشہ رضہ نے کہا ابو بکر نرم دل والا ہے جب قرآن پڑہتا ہے تو اوسپر

قَرَأَ الْقُرْآنَ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

رونا غلبہ کرتا ہے آپنے فرمایا اوسکو کہدو نماز پڑہاوے۔ اور ایک روایت میں عائشہ رضہ

اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ

سے ہے کہا کہ میں نے کہا ابو بکر جب آپکی جگہ کھڑا ہوگا تو رونے کے سبب لوگوں کو نہ سنا سکیگا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے کہ عبد الرحمن

بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ

ابن عوف کے پاس کہانا حاضر کیا گیا تہا اور وہ تہے روزے سے اونے کہا مصعب بن

عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ إِنْ غُطِّيَ بِهَا رَأْسُهُ

عمیر جو مجھ سے بہتر تہے قتل کئے گئے اور اسقدر کپڑا اوسکو نہ ملا جو کفن وسطے بنایا جاتا مگر ایک چادر کہ اگر اوس سے اوسکا سر ڈہانکا جاتا تہا

بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ

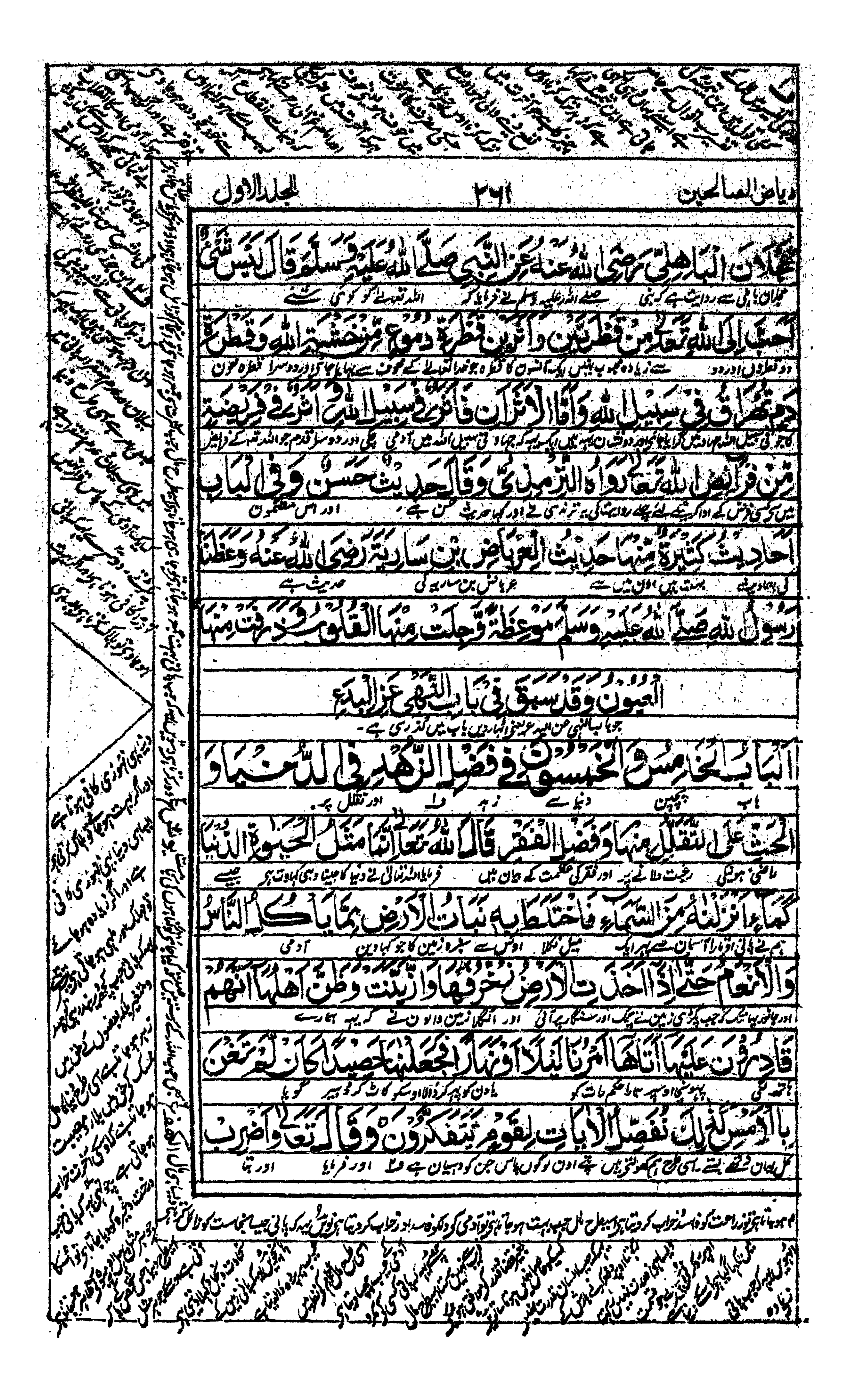
تو اوسکے پاؤں ننگے ہوجاتے تہے اور اگر پاؤں ڈہانکے جاتے تہے تو سر ننگا ہوجاتا تہا پہر ہمارے لئے رزق کی بہت کشایش کیگئی یا کہا ہمکو

أَوْ قَالَ أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا قَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ

دنیا بہت عطا کی گئی۔ تحقیق ڈرتے ہیں ہم یہہ کہ ہوئے ثواب نیکیوں ہماری کا جلدی دیا گیا واسطے ہمارے

لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيِّ

پہر شروع کیا رونا یہانتک کہ چہوڑ دیا کہانا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابو امامہ صدی بن



عجلان الباهلي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس شيء
عجلان باہلی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کو کوئی شئے

أحب إلى الله تعالى من قطرتين وأثرين قطرة دموع من خشية الله وقطرة
دو قطروں اور دو ... سے زیادہ محبوب نہیں ایک آنسو کا قطرہ جو خدا تعالےٰ کے خوف سے بہایا گیا اور دوسرا قطرہ خون

دم تهراق في سبيل الله وأما الأثران فأثر في سبيل الله وأثر في فريضة
کا جو فی سبیل اللہ بہا دیا گیا ... اور دو نشان ... ایک تو جہاد فی سبیل اللہ میں ... اور دوسرا قدم جو اللہ تعالےٰ کے فرائض

من فرائض الله تعالى رواه الترمذي وقال حديث حسن وفي الباب
میں سے کسی فرض کے ادا کرنے کے لئے چلے روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اس مضمون

أحاديث كثيرة منها حديث العرباض بن سارية رضي الله عنه وعظنا
کی بہت سی احادیث ہیں ... عرباض بن ساریہ کی حدیث ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم موعظة وجلت منها القلوب وذرفت منها

العيون وقد سبق في باب النهي عن البدع
جو باب النہی عن البدع ... باب میں گذر چکی ہے۔

الباب الخامس والخمسون في فضل الزهد في الدنيا
باب پچپن دنیا سے زہد و ... اور تقلل پر

والحث على التقلل منها وفضل الفقر قال الله تعالى إنما مثل الحيوة الدنيا
رغبت دلانے ... اور فقر کی فضیلت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا کا جینا وہی کہاوت ہے جیسے

كماء أنزلناه من السماء فاختلط به نبات الأرض مما يأكل الناس
ہم نے پانی اتارا آسمان سے پھر ایک میل نکلا اوس سے سبزہ زمین کا جو کھاویں آدمی

والأنعام حتى إذا أخذت الأرض زخرفها وازينت وظن أهلها أنهم
اور جانور یہاں تک کہ جب پکڑی زمین نے رونق اور سنگار پر آئی اور اٹکل کیا زمین والوں نے کہ یہ ہمارے

قادرون عليها أتاها أمرنا ليلا أو نهارا فجعلناها حصيدا كأن لم تغن
ہاتھ لگی پہونچا اوس پر ہمارا حکم رات کو یا دن کو پھر کرڈالا اوس کو کاٹ کر ڈھیر گویا

بالأمس كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون وقال تعالى واضرب
کل یہاں نہ تھی بستی اسی طرح ہم کھولتے ہیں پتے ان لوگوں پاس جن کو دھیان ہے اور فرمایا اور بتا



لهم مثل الحيوة الدنيا كماء انزلنه من السماء فاختلط به نبات الارض

اونکو کہاوت دنیا کی زندگی کی جیسے پانی اوتارا ہمنے آسمان سے پھر ملکر نکلا اوس سے زمین کا سبزہ پھر کل

فاصبح هشيما تذروه الرياح وكان الله على كل شيء مقتدرا ۞ المال

کو ہو رہا چورا باؤ میں اڑتا اور اللہ کو ہے ہر چیز پر قدرت ہے مال اور

والبنون زينة الحيوة الدنيا والباقيات الصالحات خير عند ربك

بیٹے رونق ہیں دنیا کی زندگی میں اور رہنے والی نیکیوں کو بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلا

ثوابا وخير املا ۞ وقال تعالى اعلموا انما الحيوة الدنيا لعب ولهو وزينة

اور بہتر ہے توقع اور فرمایا اللہ تعالی نے جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور

وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد كمثل غيث اعجب الكفار

بڑائیاں کرنی آپس میں اور بہتایت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی جیسے حالت ایک مینہ کی جو خوش لگا کسانوں کو

نباته ثم يهيج فتراه مصفرا ثم يكون حطاما وفي الاخرة عذاب شديد

اوس کا سبزہ پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندا ہوا اور پچھلے گھر میں سخت مار ہے

ومغفرة من الله ورضوان وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور ۞ وقال

اور معافی بھی ہے اللہ سے اور رضامندی اور دنیا کا جینا تو یہی ہے پونجی دغا کی اور فرمایا

تعالى زين للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة

ریجھایا ہے لوگوں کو مزوں کی محبت پر عورتیں اور بیٹے اور ڈھیر جوڑے ہوئے

من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذلك متاع الحيوة الدنيا

سونے اور روپے کے اور گھوڑے نشان لگے ہوئے اور مواشی اور کھیتی یہ برتنا ہے دنیا کی زندگی میں

والله عنده حسن الماب ۞ وقال تعالى يا ايها الناس ان وعد الله حق فلا

اور اللہ جو ہے اوسی پاس اچھا ٹھکانا اور فرمایا اے لوگو بیشک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے

تغرنكم الحيوة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور ۞ وقال تعالى الهكم التكاثر

سو نہ بہکاوے تم کو دنیا کا جینا اور نہ دغا دے تم کو اللہ تعالے کے نام سے وہ دغا باز۔ اور فرمایا غفلت میں رکھا تم کو

حتى زرتم المقابر كلا سوف تعلمون ثم كلا سوف تعلمون كلا لو

بہتایت کی حرص نے جب تک جا دیکھیں قبریں کوئی نہیں آگے جان لوگے پھر بھی کوئی نہیں آگے جان لوگے کوئی

تعلمون علم اليقين ۞ وقال تعالى وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو ولعب

نہیں اگر جانو تم یقین کر جاننا اور فرمایا اور یہ دنیا کا جینا کچھ نہیں ہے جی بہلانا اور کھیلنا

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالْاٰيَاتُ فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ

اور پچھلا گھر جب سو وہی ہے جینا اگر یہ سمجھ سکتے　اور آیتیں اس مضمون میں

مَشْهُوْرَةٌ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ فَاَكْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصَرَ فَنُنَبِّهُ بِطَرَفٍ مِنْهَا عَلٰى

بہت ہیں　اور احادیث بھی بہت ہیں اگر شمار میں نہیں آسکتی ہم اوس میں سے کچھ تھوڑی سی بعض ذکر کرتے ہیں واسطے آگاہی

مَا سِوَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ماسوائے اسکے　عمرو بن عوف انصاری رضہ سے روایت ہے　کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِيْ

اللہ علیہ وسلم نے　ابو عبیدہ بن جراح رضہ کو　بحرین سے　لینے

بِجِزْيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ

جزیے لانیکو　بھیجا وہ بحرین سے　مال لایا　انصار ابو عبیدہ کے آنیکی خبر سنکر

فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

فجر کی نماز میں رسول اللہ　صلے اللہ علیہ وسلم کے　ساتھ شامل ہوئے جب آپ نماز پڑھکر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر بیٹھے　تو آپکے سامنے　ہوئے تو آپ اونکو　دیکھکر مسکرائے

حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا

اور کہا کہ تم نے سنا　ہوگا کہ ابو عبیدہ　بحرین سے کچھ لایا ہے　اونھوں نے کہا

اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ

ہاں یارسول اللہ آپنے فرمایا تم بشارت لو اور امید رکھو اوسکی جو تم کو خوش کرے خدا کی قسم ہے مجھکو تمپر محتاج ہوجانیکا ڈر نہیں

وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تمپر دنیا کی کشایش کی جائے　جیسے پہلی امتوں پر　کشایش کی گئی

فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے اونہوں نے کیا پس تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے ان کو ہلاک کیا متفق علیہ اور روایت ہے

اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابو سعید خدری رضہ سے　کہا کہ رسول اللہ　صلے اللہ علیہ وسلم نے

سَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ

منبر پر جلوس فرمایا اور ہم آپکے گرد بیٹھ گئے آپنے فرمایا جس چیز سے میں اپنے پیچھے تمپر خوف کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر



عليكم من زهرة الدنيا وزينتها متفق عليه وعنه ان رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال ان الدنيا حلوة خضرة وان الله تعالى مستخلفكم فيها فينظر

كيف تعملون فاتقوا الدنيا واتقوا النساء رواه مسلم وعن انس رضي الله

عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم لا عيش الا عيش الآخرة متفق

عليه وعنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع الميت ثلث

اهله وماله وعمله فيرجع اثنان ويبقى واحد يرجع اهله وماله ويبقى عمله

متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بانعم اهل الدنيا

من اهل النار يوم القيمة فيصبغ في النار صبغة ثم يقال يا ابن آدم

هل رأيت خيرا قط هل مر بك نعيم قط فيقول لا والله يا رب ويؤتى

باشد الناس بؤسا في الدنيا من اهل الجنة فيصبغ صبغة في الجنة فيقال

له يا ابن آدم هل رأيت بؤسا قط هل مر بك شدة قط فيقول لا والله يا

رب ما مر بي بؤس قط ولا رأيت شدة قط رواه مسلم وعن المستورد

ابن شداد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ما

ابن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں

الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هٰذِهِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ

دنیا آخرت کے روبرو مگر جیسے کہ کوئی آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کہ کسقدر پانی

يَرْجِعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

لگا لاتی ہے روایت کی یہ مسلم نے اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ

وسلم بازار میں چلے جاتے تھے اور لوگ آپکے دونوں طرف تھے پس آپ ایک بکری کے بچے چھوٹے کانوں والے مرے ہوئے کے پاس گذرے اسکو اٹھا لیا اور اسکا

بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا

کان پکڑا پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی اسکو ایک درہم کو خریدنا چاہتا ہے لوگوں نے کہا ہم اسکو کسی شئے کے عوض لینا نہیں چاہتے اور ہم اسکو کیا کرینگے

نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا أَنَّهُ أَسَكُّ

ہم اسکو لیکر کرینگے آپنے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مفت مل جاوے لوگوں نے کہا واللہ اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی عیب تھا کہ چھوٹے کانوں والا تھا

فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ رَوَاهُ

اب تو یہ مرا ہوا ہے آپنے فرمایا خدا کی قسم جیسا یہ تمہارے نزدیک بیقدر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ بیقدر ہے روایت کی

مُسْلِمٌ قَوْلُهُ كَنَفَتَيْهِ أَيْ عَنْ جَانِبَيْهِ وَالْأَسَكُّ الصَّغِيرُ الْأُذُنِ وَعَنْ أَبِي

مسلم نے قول اسکا کنفتیہ یعنے دونوں کنارے اسکے اور اسک چھوٹے کانوں والا اور روایت ہے ابو ذر

ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةٍ بِالْمَدِينَةِ

رضہ سے کہا کہ میں مدینہ کے پتھریلی زمین میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا جاتا تھا

فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا يَسُرُّنِي

کہ پہاڑ احد ہمارے سامنے آگیا آپنے فرمایا اے ابوذر میں نے کہا لبیک یا رسول آپنے فرمایا مجھے خوش نہیں آتا

أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هٰذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ

کہ میرے پاس احد کی قدر سونا ہو اور مجھ پر تین دن گذر جاویں اور میرے پاس اوسمیں سے ایک دینار باقی ہو

إِلَّا شَيْءٌ أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ تَعَالَى هٰكَذَا وَهٰكَذَا

مگر کچھ قدر کہ قرض کے ادا کرنے کے لئے میں نے رکھا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اسطرح اور اس طرح

وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَعَنْ خَلْفِهِ ثُمَّ سَارَ فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ

اور اسطرح اپنے داہنے بائیں اور پیچھے اشارہ کرکے آپنے فرمایا کہ تقسیم کر ڈالوں پھر آپ چلے اور فرمایا جو بہت مالدار ہیں

هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ

وہی قیامت کے دن ثواب میں کم ہیں مگر جسنے اسطرح اور اسطرح یعنے داہنے اور

عن شماله وعن خلفه قليلا فاهم ثم قال لي مكانك لا تبرح حتى آتيك

بائیں اور پیچھے سب طرف خوب بانٹا اور ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ یہیں ٹھہرے رہنا جب تک کہ میں تیرے پاس واپس آؤں

ثم انطلق في سواد الليل حتى توارى فسمعت صوتا قد ارتفع فتخوفت

پھر آپ رات کے اندھیرے میں چلے گئے یہاں تک کہ مجھ سے غائب ہو گئے پس میں نے ایک آواز سنی بلند ہوئی پس میں ڈرا کہ

أن يكون أحد عرض للنبي صلى الله عليه وسلم فأردت أن آتيه فذكرت

کہیں کوئی رسول اللہ صلعم سے تعرض نہ کرے پس میں نے چاہا کہ آپ کے پاس جاؤں پھر مجھے آپ کا فرمانا یاد آیا کہ نہ جانا

قوله لا تبرح حتى آتيك فلم أبرح حتى أتاني فقلت لقد سمعت صوتا

یہاں تک کہ میں تیرے پاس واپس آؤں پس میں وہاں ہی ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ تشریف لائے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی کہ جس سے میں ڈرا

تخوفت منه فذكرت له فقال وهل سمعته فقلت نعم قال ذاك جبريل

پھر مجھ کو آپ کا کہنا یاد آیا پس آپ نے فرمایا کیا تو نے سنی تھی میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ جبرئیل تھا جو میرے پاس آیا تھا کہتا تھا کہ تیری

أتاني فقال من مات من أمتك لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وإن زنى

امت میں سے جو شخص مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ بہشت میں جائے گا میں نے کہا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے

وإن سرق قال وإن زنى وإن سرق متفق عليه وهذا لفظ البخاري وعن

فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کرے متفق اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور

أبي هريرة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو كان لي مثل أحد

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس پہاڑ احد کی مثل

ذهبا لسرني أن لا تمر علي ثلاث ليال وعندي منه شيء إلا شيء أرصده

سونا ہو مجھے خوش نہیں آتا کہ تین راتیں مجھ پر گذر جائیں اور اس میں سے کچھ میرے پاس بچا ہوا ہو مگر جو میں قرض کے ادا کرنے کو رکھوں

لدين متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا

متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دیکھا کرو

إلى من هو أسفل منكم ولا تنظروا إلى من هو فوقكم فهو أجدر أن لا تزدروا

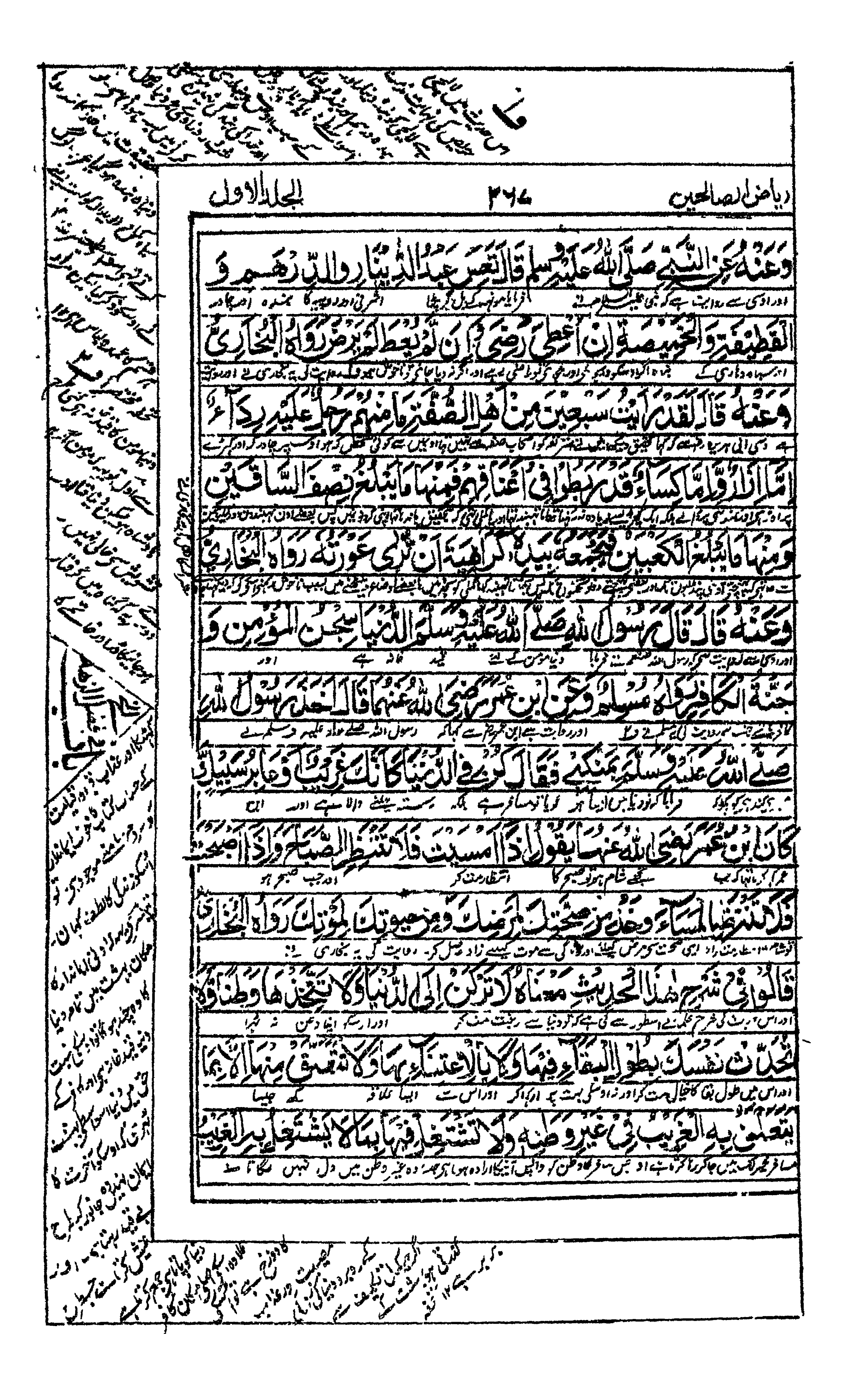
جو کہ تم سے رتبہ میں نیچے ہے اس کی طرف دیکھا کرو اور جو اپنے سے رتبہ میں اوپر ہے اس کی طرف مت دیکھا کرو کہ اس سے تم خدا کی

نعمة الله عليكم متفق عليه وهذا لفظ مسلم وفي رواية البخاري إذا نظر

نعمت کو ذلیل نہ جانو گے متفق علیہ اور یہ مسلم کی عبارت ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی

أحدكم إلى من فضل عليه في المال والخلق فلينظر إلى من هو أسفل منه

مال و جمال میں اپنے سے زیادہ کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ جو اس سے کم ہو اس کی طرف نظر کرے



وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تعس عبد الدينار والدرهم و

اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا منہ کے بل گر پڑا اشرفی اور روپیہ کا بندہ اور چادر

القطيفة والخميصة إن أعطي رضي وإن لم يعط لم يرض رواه البخاري

وعنه قال لقد رأيت سبعين من أهل الصفة ما منهم رجل عليه رداء

إما إزار وإما كساء قد ربطوا في أعناقهم فمنها ما يبلغ نصف الساقين

ومنها ما يبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية أن ترى عورته رواه البخاري

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا سجن المؤمن و

جنة الكافر رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال أخذ رسول الله

صلى الله عليه وسلم بمنكبي فقال كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر سبيل و

كان ابن عمر رضي الله عنهما يقول إذا أمسيت فلا تنتظر الصباح وإذا أصبحت

فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك لمرضك ومن حياتك لموتك رواه البخاري

قالوا في شرح هذا الحديث معناه لا تركن إلى الدنيا ولا تتخذها وطنا و

لا تحدث نفسك بطول البقاء فيها ولا بالاعتناء بها ولا تتعلق منها إلا بما

يتعلق به الغريب في غير وطنه ولا تشتغل فيها بما لا يشتغل به الغريب

الذي يريد الذهاب إلى أهله وبالله التوفيق وعن أبي العباس سهل بن
ویسا ہی تو دنیا میں دل مت لگا اور اوس سے مشغول رہتا ہو اور روایت ہے ابو العباس سہل بن

سعد الساعدي رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم
سعد ساعدی سے کہا کہ ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ

فقال يا رسول الله دلني على عمل إذا عملته أحبني الله وأحبني الناس فقال
آپ مجھے ایسا عمل بتلائے کہ جب میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالے اور آدمی مجھے پیار کریں آپ نے فرمایا

ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس حديث
دنیا سے نفرت کر اور رغبت مت کر اللہ تجھ سے پیار کریگا اور جو چیز لوگوں کے پاس ہے اوس کی حرص چھوڑ دے تو لوگ تجھ کو پیار کرینگے حدیث

حسن رواه ابن ماجه وغيره بأسانيد حسنة وعن النعمان بن بشير رضي الله
حسن ہے روایت کی یہ ابن ماجہ وغیرہ نے اچھی اسانید سے ۔ اور روایت ہے نعمان بن بشیر رض سے کہا کہ

عنهما قال ذكر عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما أصاب الناس من الدنيا فقال
عمر بن الخطاب رض نے جب لوگوں کو دنیا بہت ملی تو اوس کا ذکر کرکے فرمایا

لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يظل اليوم يلتوي ما يجد من الدقل
کہ اللہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ تمام دن مضطرب رہا کرتے تھے بھوک سے کہ چھوارے بھی ایسے آپکو اسقدر نہ ملتے تھے

ما يملأ به بطنه رواه مسلم الدقل بفتح الدال المهملة والقاف ردي التمر
جس سے کہ پیٹ بھر جاوے یہ روایت کی ہے مسلم نے ۔ دقل ساتھ فتح دال مہملہ اور قاف کے ردی کھجوریں

وعن عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوگئے

وما في بيتي من شيء يأكله ذو كبد إلا شطر شعير في رف لي فأكلت
اور میرے گھر میں ایسی چیز نہ تھی جس سے کوئی جاندار کھاوے مگر تھوڑا سا جو کا تھا جو طاق میں پڑا تھا میں وہی کھاتی رہی

حتى طال علي فكلته ففني متفق عليه قولها شطر شعير أي شيء من شعير
تاآنکہ بہت مدت گذر گئی پس میں نے اوس کو ماپا تو تمام ہوگیا متفق علیہ ہے شطر شعیر یعنی کچھ جو

كذا فسره الترمذي وعن عمرو بن الحارث أخي جويرية بنت الحارث أم
ایسی ہی تفسیر کی ہے ترمذی نے اور روایت ہے عمرو بن الحارث سے کہ وہ بھائی تھے جویریہ کے

المؤمنين رضي الله عنهما قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
کہ ام المؤمنین حضرت صلعم کی بیوی تھی ہیں کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فوت ہونے کے وقت نہ کوئی

موته دينارا ولا درهما ولا عبدا ولا أمة ولا شيئا إلا بغلته البيضاء التي
دینار چھوڑا اور نہ درہم نہ غلام اور نہ لونڈی کنیز اور نہ کوئی اور چیز مگر اپنا خچر سفید رنگ والا جس پر

كان يركبها وسلاحه وأرضا جعلها لابن السبيل صدقة رواه البخاري
آپ سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور وہ زمین جو آپ نے مسافروں کیلئے صدقہ کی ہوئی تھی روایت کی یہ بخاری نے

وعن خباب بن الأرت رضي الله عنه قال هاجرنا مع رسول الله صلى
اور روایت ہے خباب بن ارت رض سے کہا انہوں نے ہجرت کی ہم نے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم نلتمس وجه الله تعالى فوقع أجرنا على الله تعالى فمنا من مات
کے ساتھ ہجرت کی تھی پس ہمارا اجر ثواب اللہ تعالیٰ پر ہوا ہم میں سے بعض ایسے تھے

لم يأكل من أجره شيئا منهم مصعب بن عمير رضي الله عنه قتل يوم
کہ اپنے اجر میں سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا منجملہ انکے مصعب بن عمیر ہے کہ جنگ احد میں

أحد وترك نمرة فكنا إذا غطينا بها رأسه بدت رجلاه وإذا غطينا بها
شہید ہوا اور ایک کملی انہوں نے پیچھے چھوڑی تھی جب ہم اوس سے اوسکا سر چھپاتے تھے تو دونوں پاؤں کھلے ہو جاتے تھے اور جب پاؤں

رجليه بدا رأسه فأمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نغطي رأسه و
چھپاتے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلعم نے ہم کو فرمایا کہ سر کو چھپا دو اور

نجعل على رجليه شيئا من الإذخر ومنا من أينعت له ثمرته فهو يهدبها
پاؤں پر کچھ تھوڑی سی اذخر ڈالدو اور ہم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ ان کا پھل پک گیا ہے اور وہ چن رہے ہیں

متفق عليه النمرة كساء ملون من صوف وقوله أينعت أي نضجت و
متفق علیہ۔ نمرہ لوئی رنگ دار ہے صوف سے اور قول اسکا اینعت یعنے پک گیا اور

أدركت وقوله يهدبها هو بفتح الياء وضم الدال وكسرها لغتان أي
اور قول اسکا یہدبہا یہ ساتھ فتح یا کے اور ضمہ دال اور کسرہ اسکے دونوں لغت ہیں یعنے

يقطفها ويجتنيها وهذه استعارة لما فتح الله عليهم من الدنيا وتمكنوا
کاٹ لیتا ہے اور چنتا ہے اور یہ استعارہ ہے اس فتح کا جو اللہ تعالیٰ نے انپر کیا دنیا سے اور قوت پکڑی انہوں نے

فيها وعن سهل بن سعد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
اس میں اور سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

وسلم لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها
علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر قدر رکھتی تو کافر کو اوس سے

اسکی تفصیل دوسری حدیث میں آتی ہے ۱۲-۱۳

ثَرْبَةٍ وَمَاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

ایک گھونٹ پانی کا نہ پلاتا روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رض سے

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ

کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خبردار دنیا ملعون ہے

مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللهِ تَعَالَى وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کے نزدیک ہے اور عالم اور متعلم روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور کہا حدیث حسن ہے۔ ف اور عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم دنیا میں جائیداد مت بناؤ کہ تم کو اس سبب سے دنیا کی رغبت ہو جائیگی روایت کی یہ ترمذی نے اور

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ

کہا حدیث حسن ہے۔ ف اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رض سے

عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا

کہا کہ ہم اپنا چھپر درست کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم وہاں تشریف لائے دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا ہے

هَذَا قُلْنَا قَدْ وَهَى فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو

ہم نے کہا یہ پرانا ہو گیا تھا اسکو درست کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں امر اس سے بھی بہت جلد آتا دیکھتا ہوں روایت کی یہ ابو داؤد اور

دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنَادِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

ترمذی نے ساتھ اسناد بخاری اور مسلم کی اسناد سے ترمذی نے کہا حدیث حسن

صَحِيحٌ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

صحیح ہے۔ اور کعب بن عیاض رض سے کہا میں نے سنا رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ

صلعم فرماتے تھے کہ ہر امت کیلئے فتنہ ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے روایت کی یہ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي عَمْرٍو وَيُقَالُ أَبُو عَبْدِ اللهِ

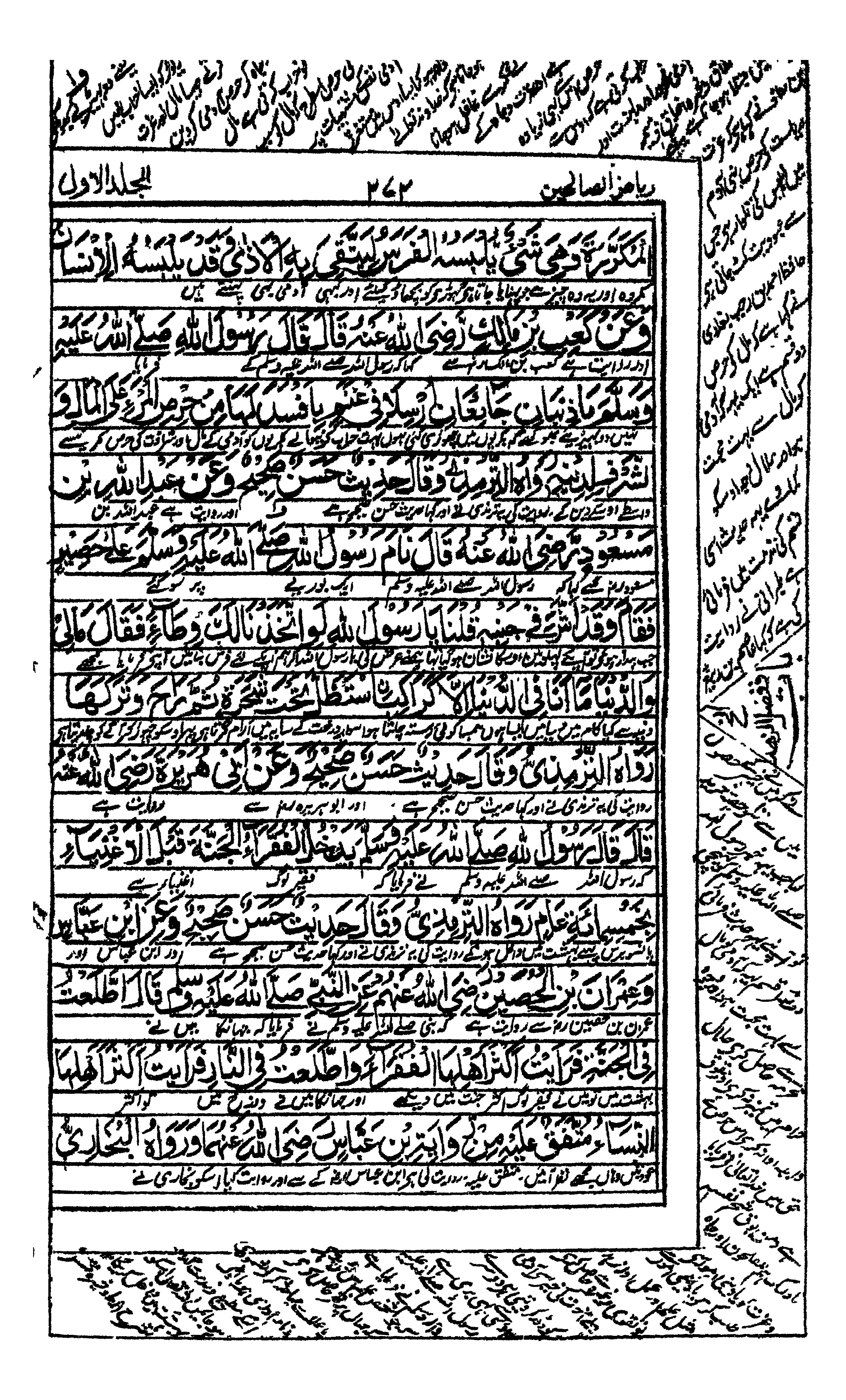
ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے۔ ف اور ابو عمرو یا ابو عبداللہ

وَيُقَالُ أَبُو لَيْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یا ابو لیلیٰ عثمان بن عفان رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے



قال ليس لابن آدم حق في سوى هذه الخصال بيت يسكنه وثوب يواري
عورته وجلف الخبز والماء رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح قال الترمذي
سمعت أبا داود سليمان بن سلم البلخي يقول سمعت النضر بن شميل يقول
الجلف الخبز ليس معه إدام وقال غيره غليظ الخبز وقال الهروي المراد
به هنا وعاء الخبز كالجوالق والخرج والله أعلم وعن عبد الله بن الشخير
بكسر الشين والخاء المشددة المعجمتين رضي الله عنه أنه قال أتيت النبي
صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ ألهاكم التكاثر فقال يقول ابن آدم مالي
مالي وهل لك يا ابن آدم من مالك إلا ما أكلت فأفنيت أو لبست فأبليت
أو تصدقت فأمضيت رواه مسلم وعن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه
قال قال رجل للنبي صلى الله عليه وسلم يا رسول الله والله إني لأحبك فقال
انظر ماذا تقول قال والله إني لأحبك ثلاث مرات فقال إن كنت تحبني فأعد
للفقر تجفافا فإن الفقر أسرع إلى من يحبني من السيل إلى منتهاه رواه الترمذي
وقال حديث حسن التجفاف بكسر التاء المثناة فوق وإسكان الجيم وبالفاء



المُكَرَّرَة وهي شيء يلبسه الفقير ليتقي به الأذى وقد يلبسه الإنسان

مکررہ اور یہ وہ چیز ہے جو پہنا جاتا ہے فقیر کو بچانے کیلئے اور کبھی آدمی بھی پہنتے ہیں

وعن كعب بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وسلم ما ذئبان جائعان أرسلا في غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال و

نہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ جو بکریوں میں چھوڑے گئے ہوں بہت خراب کرنیوالے بکریوں کو آدمی کے مال اور شرافت کی حرص کرنے سے

الشرف لدينه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن عبد الله بن

واسطے اوسکے دین کے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے عبد اللہ بن

مسعود رضي الله عنه قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير

مسعود رض سے کہا کہ سوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بوریے پر سو گئے

فقام وقد أثر في جنبه قلنا يا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال ما لي

جب بیدار ہوئے تو اثر کیا ہوا تھا پہلو میں اوسکا نشان ہو گیا تھا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ کاش ہم آپکے لئے فرش بنائیں آپ نے فرمایا مجھے

وللدنيا ما أنا في الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها

دنیا سے کیا کام میں دنیا میں ایسا ہوں جیسا کوئی راستہ چلتا ہوا سایہ درخت کے سایہ میں آرام کرتا ہے پھر اوسکو چھوڑ کر چلدیتا ہے

رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الأغنياء

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقیر لوگ اغنیاء سے

بخمسمائة عام رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن عباس

پانسو برس پہلے بہشت میں داخل ہونگے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور ابن عباس اور

وعمران بن الحصين رضي الله عنهم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اطلعت

عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھانکا میں نے

في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها

بہشت میں تو میں نے فقیر لوگ اکثر جنت میں دیکھے اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو اکثر

النساء متفق عليه من رواية ابن عباس رضي الله عنهما ورواه البخاري

عورتیں وہاں دیکھیں متفق علیہ روایت کی یہ ابن عباس رض کی سے اور روایت کیا اسکو بخاری نے

أيضاً من رواية عمران بن الحصين وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما

بھی روایت عمران بن حصین کے سے اور اسامہ بن زید رضہ سے روایت ہے

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قمت على باب الجنة وكان عامة من

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تھا اور جو لوگ اس میں داخل ہوتے

دخلها المساكين وأصحاب الجد محبوسون غير أن أصحاب النار قد أمر

اکثر مساکین تھے اور دولتمند لوگ روکے گئے تھے مگر دوزخ والوں کو دوزخ میں

بهم إلى النار متفق عليه الجد الحظ والغنى وقد سبق بيان هذا الحديث

لیجانے کا حکم ہوگیا تھا متفق علیہ جد کے معنی حظ اور غنی اور تحقیق گذر چکا بیان اس حدیث کا

في باب فضل الضعفة وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله

باب فضیلت ضعفاء میں اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم قال أصدق كلمة قالها شاعر كلمة لبيد ألا كل شيء ما

علیہ وسلم نے فرمایا کہ راست تر کلمہ جو کسی شاعر نے کہا لبید کا کلمہ ہے کہ خبردار ہر چیز

خلا الله باطل متفق عليه

اللہ تعالے کے سوا باطل ہے متفق علیہ

الباب السادس والخمسون في فضل الجوع وخشونة

باب چھپن بھوک اور خشونت

العيش والاقتصار على القليل من المأكول والمشروب والملبوس و

عیش اور کہانے اور پینے اور پہننے وغیرہ نفس کے شہوات میں سے تھوڑے پر اقتصار کرنے اور

غيرها من حظوظ النفوس وترك الشهوات قال الله تعالى فخلف

شہوات کے ترک کرنے کی فضیلت کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے پیچھے ان کی جگہ

من بعدهم خلف أضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا

آئے ناخلف گنوا دئے نماز اور پیچھے پڑے مزوں کے سو آگے ملے گی گمراہی

إلا من تاب وآمن وعمل صالحا فأولئك يدخلون الجنة ولا يظلمون شيئا

مگر جسنے توبہ کی اور یقین لایا اور کی بھلائی سو وہ لوگ جاوینگے بہشت میں اور ان کا حق نہ رہیگا

وقال تعالى فخرج على قومه في زينته قال الذين يريدون الحيوة

اور فرمایا پھر نکلا اپنی قوم کے سامنے اپنی طیاری سے کہنے لگے جو طالب تھے دنیا کے

مریم ع

القصص ع

الدُّنْيَا يَا لَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا

زندگی کے اسی کیطرح ہمکو بھی ملتا جیسا کچھ ملا ہے قارون کو بیشک اوسکی بڑی قسمت ہے اور بولے جنکو ملے تھے

الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ تَعَالَى ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ

سمجھ اے خرابی تمہاری اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے اونکو جو یقین لائے اور کیا بھلا کام اور فرمایا اللہ نے پھر تم سے پوچھیں گے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ وَقَالَ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا

نعمتوں سے اور فرمایا جو کوئی چاہتا ہو پہلا گھر شتاب دیدیں ہم اسکو اوسی میں

نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا وَالْآيَاتُ

جتنا چاہیں جسکو چاہیں پھر ٹھہرایا ہم نے اوسکے واسطے دوزخ پیٹھے گا اوسیں برا سنکر دھکیلا جا کر اور اس باب کے

فِي الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ

مضمون کی آیات بہت اور مشہور ہیں اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ

آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ

محمد صلعم کے گھر کے لوگوں آپکی وفات تک وہ دن متواتر جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ

متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ذکر ہے کہ محمد صلعم کے گھر کے لوگوں نے جب سے آپ

الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مدینہ میں تشریف لائے گیہوں کی روٹی تین رات متواتر آپکی وفات تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی اور روایت ہے عروہ رض سے کہ نقل کی اونہوں نے عائشہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ

رض سے کہ وہ کہا کرتی تھے کہ اے بھانجے بیشک ہم ہلال کو دیکھا کرتے تھے

ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ

پھر ہلال کو پھر ہلال کو یعنی تین ہلال دو مہینے میں اور رسول اللہ صلعم کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ

میں نے کہا اے خالہ تم کس چیز پر گذران کرتے تھے عائشہ نے کہا خرما

وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

اور پانی سے اور انصار لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی تھے

كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا

انکے ہاں بکری دودھ پینے کو ہوا کرتی تھیں وہ لوگ بکریوں کا دودھ آپکے واسطے بھیجا کرتے تھے۔

فيسقيناه . متفق عليه . وعن سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه

[illegible]

انه مر بقوم بين ايديهم شاة مصلية فدعوه فابى ان ياكل وقال خرج

[illegible]

رسول الله صلى الله عليه وسلم من الدنيا ولم يشبع من خبز الشعير رواه

رسول اللہ صلعم دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ جو کی روٹی بھی [illegible] روایت کی یہ

البخاري . مصلية بفتح الميم اي مشوية . وعن انس رضي الله عنه قال

[illegible]

لم ياكل النبي صلى الله عليه وسلم على خوان حتى مات وما اكل خبزا مرققا

[illegible]

حتى مات رواه البخاري . وفي رواية له ولا راى شاة سميطا بعينه قط

[illegible]

وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال لقد رايت نبيكم صلى الله عليه

اور روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے [illegible]

وسلم وما يجد من الدقل ما يملا به بطنه رواه مسلم . الدقل تمر رديء

[illegible]

وعن سهل بن سعد رضي الله عنه قال ما راى رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ [illegible]

وسلم النقي من حين ابتعثه الله تعالى حتى قبضه الله تعالى فقيل له هل

[illegible]

كان لكم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم مناخل قال ما راى رسول

[illegible]

الله صلى الله عليه وسلم منخلا من حين ابتعثه الله تعالى حتى قبضه الله

[illegible]

تعالى فقيل كيف كنتم تاكلون الشعير غير منخول قال كنا نطحنه و

[illegible]



نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَوْلُهَا النَّقِيُّ هُوَ بِفَتْحِ النُّونِ

پھونک مارتے تھے پس جو اڑ جاتا اڑ جاتا اور باقی کو بھگو کر گوندھ لیا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے قول اسکا نقی ساتھ زبر نون اور کسرہ

وَكَسْرِ الْقَافِ وَتَشْدِيدِ الْيَاءِ وَهُوَ الْخُبْزُ الْحُوَّارَى وَهُوَ الدَّرْمَكُ وَقَوْلُهُ

قاف اور تشدید یا کے ہے اور وہ میدے کی روٹی اور وہی درمک ہے اور قول اس کا

ثَرَّيْنَاهُ وَهُوَ بِثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ ثُمَّ رَاءٍ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ يَاءٍ مُثَنَّاةٍ مِنْ تَحْتُ ثُمَّ نُونٍ

ثریناہ وہ ساتھ ثا مثلثہ کے پھر ساتھ رائے مشددہ کے پھر یا دو نقطے والے نیچے کی طرف سے پھر نون ہے

أَيْ بَلَلْنَاهُ وَعَجَنَّاهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ

یعنے تر کیا ہمنے اسکو اور گوندھا ہمنے اسکو اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا کہ ایک دن یا رات کو رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ

صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور ابو بکر اور عمر رض بھی آپ کو نکلتے ہی کو مل گئے

عَنْهُمَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللهِ

آپنے ان کو کہا اس وقت تم کس سبب گھر سے نکلے ہو ان دونوں نے کہا بھوک کے سبب یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات

قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ

کی جسکے ہاتھ میری جان ہے جس سبب سے تم گھر سے نکلے ہو مجھ کو بھی اسی نے نکالا اٹھو تو وہ دونوں آپکے ساتھ کھڑے ہو گئے

فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا

آپ ایک انصاری کے ہاں تشریف لیگئے وہ گھر میں موجود نہ تھا اوسکی عورت نے آپ کو دیکھ کر مرحبا

وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ

اور اہلاً کہا آپنے فرمایا فلانا کہاں ہے عورت نے کہا

يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

میٹھا پانی ہمارے لئے لینے گیا ہے اسی اثنا میں وہ آگیا اوسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور

وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي فَانْطَلَقَ

آپکے دونوں یاروں کو دیکھ کر کہا الحمد للہ نہیں کوئی آج کے دن بزرگتر باعتبار مہمانوں کے مجھ سے وہ گیا اور ایک خوشہ

فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ

خرما کا لایا جس میں کھجوریں نیم پختہ بھی تھیں اور خشک بھی اور تر و تازہ بھی پھر عرض کی کہ کھاؤ اوسمیں سے اور لی اوسنے چھری

لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا دودھ والی کے ذبح کرنے سے احتراز کر اوسنے اونکے لئے بکری ذبح کی انہوں نے

الشاة ومن ذلك العذق فشربوا فلما ان شبعوا ورووا قال رسول الله

بکری اور خوشہ سے کہایا اور پانی پیا جب کہا پیکر دا سیر ہوئے تو رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم لابي بكر وعمر رضي الله عنهما والذي نفسي بيده لتسا

صلعم نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو فرمایا قسم ہے خدا کی جسکے ہاتھ میری جان ہے قیامت کے دن تم ان نعمتوں سے

عن هذا النعيم يوم القيمة اخرجكم من بيوتكم الجوع ثم لم ترجعوا حتى

پوچھے جاؤ گے تم کو بھوک نے گھروں سے نکالا تھا پھر تم کو گھر جانے سے پہلے

اصابكم هذا النعيم رواه مسلم قولها يستعذب اي يطلب الماء العذ

یہ نعمتیں مل گئیں روایت کی یہ مسلم نے یہ قول اسکا یستعذب یعنے میٹھا پانی لینے گیا ہے

وهو الطيب والعذق بكسر العين واسكان الذال المعجمة وهو الكباسة

اور وہی پاکیزہ اور عذق ساتھ کسرہ عین اور سکون ذال معجمہ کے ہے اور وہ کباسہ کو کہتے ہیں اور کباسہ

وهي الغصن والمدية بضم الميم وكسرها هي السكين والحلوب ذات

خوشہ خرما کو کہتے ہیں اور مدیہ ساتھ ضمہ میم اور کسرہ اسکے کے وہ چھرا ہے اور حلوب

اللبن والسؤال عن هذا النعيم سؤال تعديد النعيم لا سؤال تعذيب و

دودھ والی ہے اور سوال ان نعمتوں سے سوال ہے نعمتوں کے شمار کا عذاب اور ملامتی کا سوال نہیں

توبيخ والله اعلم وهذا الانصاري الذي اتوه هو ابو الهيثم بن التيهان

اور اللہ تعالی بہتر جانتا ہے اور یہ انصاری جسکے گھر میں حضرت صلعم اور آپکے صاحبین تشریف لائے ابو الہیثم بن التیہان ہیں اور

كذا جاء مبينا في رواية الترمذي وغيره وعن خالد بن عمير العدوي

چنانچہ ترمذی وغیرہ کے روایت میں صریح موجود ہے اور روایت ہے خالد بن عمیر عدوی

رضي الله عنه قال خطبنا عتبة بن غزوان وكان اميرا على البصرة فحمد الله

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عتبہ بن غزوان نے جب وہ بصرہ کا امیر تھا ہمکو خطبہ سنایا اول اللہ تعالی کی حمد

تعالى واثنى عليه ثم قال اما بعد فان الدنيا قد اذنت بصرم وولت

وثنا کی پھر کہا اما بعد دنیا نے اپنی انقطاع کی خود خبر کردی ہے اور بہت جلد پشت پھیر لی

حذاء ولم يبق منها الا صبابة كصبابة الاناء يتصابها صاحبها وانكم منتقلون

ہے اور اسمیں سے تھوڑا بقیہ مثل برتن کے بقیہ کے باقی رہگئی ہے اور تم اوسکو چھوڑکر

منها الى دار لا زوال لها فانتقلوا بخير ما بحضرتكم فانه قد ذكر لنا ان الحجر

ایسے گھر کیطرف جانیوالے ہو جس کو کبھی زوال نہیں تم کو خوب عزت لیکر وہاں حاضر ہونا چاہیے اسلئے کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا ہے کہ پتھر دوزخ کے



يُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللهِ لَتُمْلَأَنَّ

أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ

عَامًا وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ

مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ

أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ

بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى

مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللهِ صَغِيرًا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ آذَنَتْ هُوَ بِمَدِّ الْأَلِفِ أَيْ أَعْلَمَتْ وَقَوْلُهُ بِصُرْمٍ هُوَ بِضَمِّ

الصَّادِ أَيْ بِانْقِطَاعِهَا وَفَنَائِهَا قَوْلُهُ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ هُوَ بِحَاءٍ مُهْمَلَةٍ مَفْتُوحَةٍ

ثُمَّ ذَالٍ مُعْجَمَةٍ مُشَدَّدَةٍ ثُمَّ أَلِفٍ مَمْدُودَةٍ أَيْ سَرِيعَةٍ وَالصُّبَابَةُ بِضَمِّ الصَّادِ

الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الْبَقِيَّةُ الْيَسِيرَةُ وَقَوْلُهُ يَتَصَابُّهَا هُوَ بِتَشْدِيدِ الْبَاءِ قَبْلَ

الْهَاءِ أَيْ يَجْمَعُهَا وَالْكَظِيظُ الْكَثِيرُ الْمُمْتَلِئُ قَوْلُهُ قَرِحَتْ هُوَ بِفَتْحِ الْقَافِ وَكَسْرِ

الرَّاءِ أَيْ صَارَتْ فِيهَا قُرُوحٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قال أخرجت لنا عائشة رضي الله عنها كساء وإزارا قالت قبض رسول

کہا کہ نکالا حضرت عائشہ نے ایک چادر اور ایک تہبند نکال کر ہم کو دکھلائے اور کہا کر رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم في هذين متفق عليه وعن سعد بن أبي وقاص

صلی اللہ علیہ وسلم کی روح انہی دونوں میں قبض کی گئی متفق علیہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص

رضي الله عنه قال إني لأول العرب رمى بسهم في سبيل الله ولقد كنا

رضی سے کہا کہ البتہ میں عربوں میں سے پہلا ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور بیشک ہم

نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لنا طعام إلا ورق الحبلة وهذا

السمر حتى إن كان أحدنا ليضع كما تضع الشاة ماله خلط متفق عليه

الحبلة بضم الحاء المهملة وإسكان الباء الموحدة وهي والسمر نوعان معروفان

من شجر البادية وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

جنگل کے درختوں میں سے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہا رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا متفق عليه قال أهل اللغة

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو آل محمد کا رزق بقدر قوت کر متفق علیہ

والعربية معنى قوتا أي ما يسد الرمق وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہا رسول اللہ صلے

والله الذي لا إله إلا هو إن كنت لأعتمد بكبدي على الأرض من الجوع

وإني كنت لأشد الحجر على بطني من الجوع ولقد قعدت يوما على طريقهم

الذي يخرجون منه فمر بي النبي صلى الله عليه وسلم فتبسم حين رآني

وعرف ما في وجهي وما في نفسي ثم قال أبا هر قلت لبيك يا رسول الله قال

الْحَقْ وَمَضٰى فَاتَّبَعْتُهٗ فَدَخَلَ فَاسْتَاذَنَ فَاُذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ

میرے ساتھ آ اور پھر آپ چل دیئے میں آپ کے پیچھے چلا آپ گھر میں داخل ہوئے اذن طلب کیا مجھ کو اذن دیا گیا میں اندر داخل ہو گیا ایک پیالہ میں

قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ قَالُوْا اَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةُ قَالَ يَا اَبَا

دودھ دیکھا پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا گھر کے لوگوں نے کہا فلانے شخص نے یا فلانی عورت نے آپکے لئے ہدیہ بھیجا ہے آپ نے کہا اے ابو ہریرہ

هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِيْ اِلَى اللَّبَنِ

کہا حاضر لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو جا اور اہل صفہ کو　دودھ کیلئے　میرے پاس　بلا لا

قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَّلَا عَلٰى اَحَدٍ

کہا ابو ہریرہ رضی نے کہ اہل صفہ کے اسلام کے مہمان تھے نہ گھر کی رغبت رکھتے تھے اور نہ مال کی　اور نہ کسی اور کی

اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ

جب آپکے پاس کہیں سے صدقہ آتا تو ان کو بھیج دیتے اور آپ اس میں سے کچھ نہ کھاتے اور جب آپکے پاس کہیں سے ہدیہ آتا تو انکو بھی بھیجتے

اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَاءَنِيْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا

اور آپ بھی اس میں سے تناول فرماتے اور انکو بھی اس میں شریک کر لیتے مجھے یہ بات بری معلوم دی اور میں نے دل میں کہا کہ یہ دودھ

اللَّبَنُ فِيْ اَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى

اہل صفہ میں کیا چیز ہے میں ہی اسکا حقدار تھا اگر مجھے دیا جاتا تو اس کو پی کر　مجھے　قوت ہو جاتی

بِهَا فَاِذَا جَاءُوْا اَمَرَنِيْ فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ يَّبْلُغَنِيْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَ

پس جب وہ آ جاویں گے تو آپ مجھے فرماویں گے پس میں انکو دیتا جاؤنگا اور امید نہیں کہ مجھ تک　کچھ پہنچے

لَمْ يَكُنْ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَاَتَيْتُهُمْ

مگر اللہ تعالی کی اطاعت اور　رسول کی اطاعت　ضروری ہے　میں ان کو

فَدَعَوْتُهُمْ وَاَقْبَلُوْا وَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِّنَ الْبَيْتِ

بلا لایا　وے آئے اور اذن　طلب کیا انکو اذن دیا گیا　اور وہ اپنی اپنی جگہ　بیٹھ گئے

قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ

آپ نے مجھے فرمایا کہ　دودھ لے اور ان کو　دیتا جا میں نے　پیالہ پکڑ لیا

فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيْهِ الْاٰخَرَ

اور ایک آدمی کو دیا اس نے پیٹ بھر کر پیا اور پیالہ مجھے　واپس دیا پھر میں نے پیالہ دوسرے　کو دیا

فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيْهِ الْاٰخَرَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى

اس نے بھی پیٹ بھر کر پیا اور پیالہ مجھے واپس دیا پھر میں نے دوسرے کو دیا اس نے بھی پیٹ بھر کر　پیا

ثم يرد علي القدح حتى انتهيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي
اور پیالہ مجھے دیتا حتیٰ کہ نبی صلعم کی نوبت آئی … لوگ سب سیر

القوم فأخذ القدح فوضعه على يده فنظر إلي فتبسم فقال أبا هر قلت
ہوچکے پھر لیا پیالہ اپنے ہاتھ میں لیکر میری طرف دیکھا اور تبسم کیا اور کہا اے ابوہریرہ بیٹھے کہا

لبيك يا رسول الله قال بقيت أنا وأنت قلت صدقت يا رسول الله
لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اب میں اور تو باقی رہگئے ہیں بیٹھے کہا آپ نے سچ فرمایا

قال اقعد فاشرب فقعدت فشربت فقال اشرب فشربت فما زال
مجھے فرمایا کہ بیٹھ کر پی لے بیٹھ کر پی لیا آپ نے فرمایا اور پی پیئے اور پیا آپ مجھے

يقول اشرب حتى قلت لا والذي بعثك بالحق نبيا لا أجد له مسلكا
فرماتے گئے اور پی تاکہ میں نے کہا مجھے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپکو سچا نبی بنایا ہے اب تو رستہ نہیں رہا

قال فأرني فأعطيته القدح فحمد الله تعالى وسمى وشرب الفضلة رواه
آپ نے فرمایا لا مجھے دکھلا میں نے پیالا آپ کو دیدیا آپ نے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر جو باقی تھا نوش فرمایا روایت کی یہ بخاری

البخاري وعن محمد بن سيرين عن أبي هريرة رضي الله عنه قال لقد
نے اور روایت ہے محمد بن سیرین سے کہ نقل کی اونہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہا ابوہریرہ نے کہ البتہ تحقیق

رأيتني وإني لأخر فيما بين منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى حجرة
دیکھا تھا میں نے اپنے آپکو اس حالت میں کہ گرجاتا تھا رسول اللہ صلعم کے منبر اور

عائشة رضي الله عنها مغشيا علي فيجيء الجائي فيضع رجله على عنقي و
حضرت عائشہ کے حجرہ کے درمیان غشی سے اور لوگ چلنے پھرنے والے مجھے دیوانہ خیال کرکے میری گردن پر پاؤں رکھتے تھے

يرى أني مجنون وما بي من جنون ما بي إلا الجوع رواه البخاري وعن
اور میں دیوانہ کہاں تھا مجھ کو جو کچھ تھا بھوک کے غلبہ سے … روایت کی یہ بخاری نے اور

عائشة رضي الله عنها قالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ودرعه
اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم اس حال میں فوت ہوئے کہ آپ کی زرہ تھی

مرهونة عند يهودي في ثلاثين صاعا من شعير متفق عليه وعن
ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کی عوض رہن تھی متفق علیہ

أنس رضي الله عنه قال رهن النبي صلى الله عليه وسلم درعه بشعير
اور روایت ہے انس رضہ سے کہ نبی صلعم نے اپنی زرہ جو کی غلہ کی عوض گرو کی تھی

مَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ

میں آپ کے پاس جو کی روٹی اور چربی جس کی بو متغیر ہوگئی تھی لیکر گیا اور میں نے آپکو سنا

يَقُولُ مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ وَلَا أَمْسَى إِلَّا صَاعٌ وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ رَوَاهُ

آپ فرماتے تھے کہ محمد کی آل کے پاس صبح اور شام کے وقت ایک صاع غلہ کے سوا اور کچھ نہیں اور وہ نو گھر تھے روایت کی اسکو بخاری

الْبُخَارِيُّ الْإِهَالَةُ بِكَسْرِ الْهَمْزَةِ الشَّحْمُ الذَّائِبُ وَالسَّنِخَةُ بِالنُّونِ وَالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ

نے الاہالۃ کسرہ ہمزہ سے پگھلی ہوئی چربی ہے اور سنخہ ساتھ نون اور خاء معجمہ کے بدبودار

الْمُتَغَيِّرَةُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ

اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر کو اصحاب

الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا

صفہ سے نہیں تھا ان میں سے کوئی شخص کہ ہو اوس پر چادر [illegible]

مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى

[illegible] دونوں ٹخنوں تک [illegible] بسبب ناخوش ہونے [illegible]

عَوْرَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ

ستر اوسکا۔ نقل کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ

رسول اللہ صلعم کا بچھونا چمڑے کا تھا کہ پوست کھجور سے بھرا ہوا تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر رضہ سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے

إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْبَرَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

کہ ایک آدمی انصار میں سے آیا اور السلام علیکم کہہ کر پھر لوٹ گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَخَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَخِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ صَالِحٌ

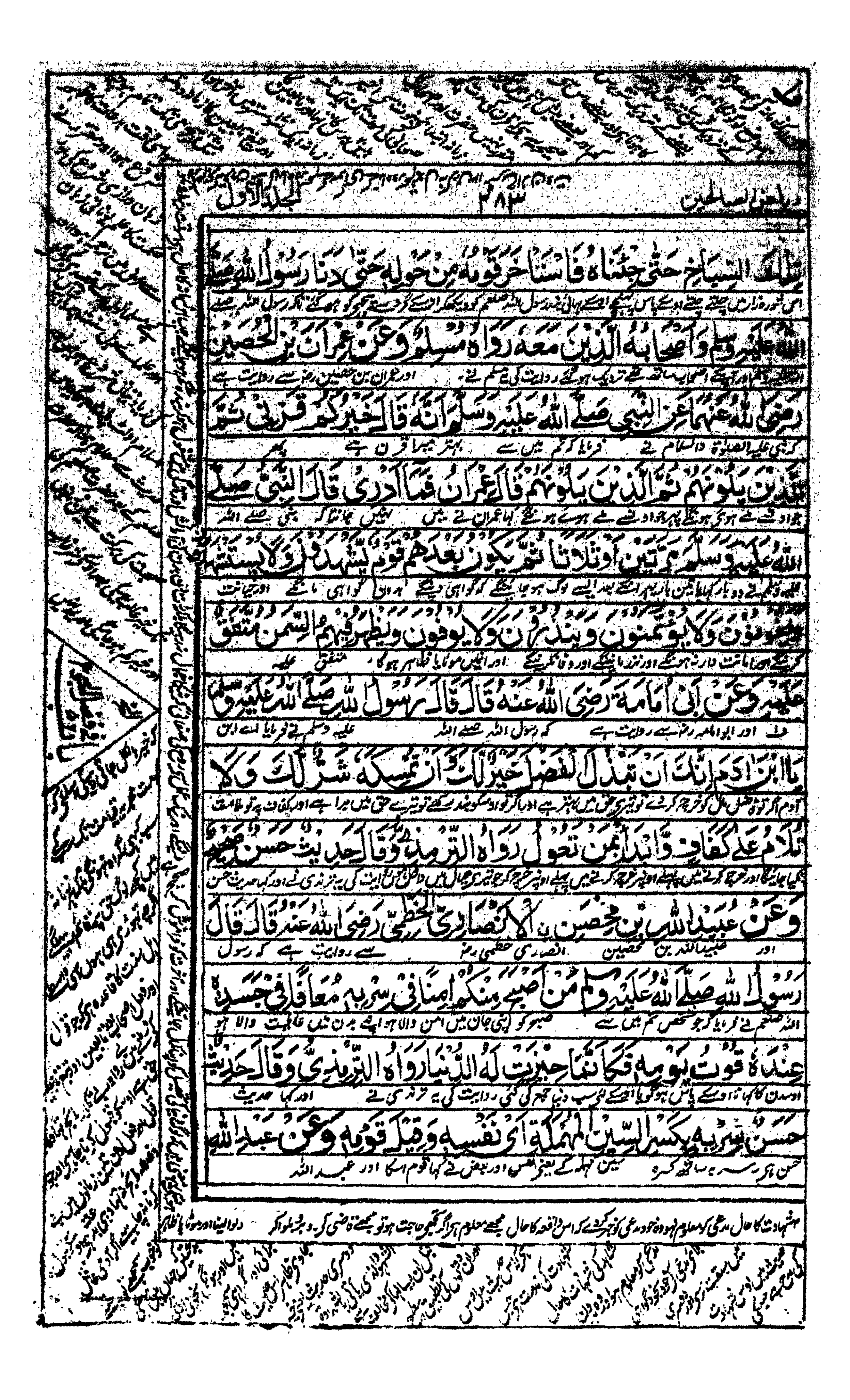
اوسکو کہا اے بھائی انصار سعد بن جو وہ کا حال کیسا ہے اوسنے کہا اچھا ہے رسول اللہ صلعم نے اہل مجلس

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعُودُهُ مِنْكُمْ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ وَ

کو خطاب کرکے فرمایا تم میں سے کون اوسکی عیادت کرنی چاہتا ہے پس آپ کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپکے ساتھ کھڑے ہوگئے

نَحْنُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَا عَلَيْنَا نِعَالٌ وَلَا خِفَافٌ وَلَا قَلَانِسُ وَلَا قُمُصٌ نَمْشِي فِي

اور ہم دس سے زیادہ تھے اور ہم پر نہ جوتے تھے نہ موزے نہ ٹوپی نہ کرتے کہ ہم



تلك الشياح حتى جئناه فاستأخر قومه من حوله حتى دنا رسول الله صلى

اس شور و زاری میں چلتے چلتے اوسکے پاس پہنچے ... رسول اللہ صلعم کو دیکھکر اوسکے گرد سے ... ہو گئے تاکہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم وأصحابه الذين معه رواه مسلم وعن عمران بن الحصين

اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب جو ساتھ تھے تھے نزدیک ہو گئے روایت کی یہ مسلم نے اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے

رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال خيركم قرني ثم

کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر میرا قرن ہے پھر

الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال عمران فما أدري قال النبي صلى

جو اوسکے بعد ہوئے پھر جو اونکے بعد ہوئے کہا عمران نے میں نہیں جانتا کہ نبی صلے اللہ

الله عليه وسلم مرتين أو ثلاثا ثم يكون بعدهم قوم يشهدون ولا يستشهدون

علیہ وسلم نے دو بار کہا یا تین بار پھر انکے بعد ایسے لوگ ہو جاوینگے کہ گواہی دینگے ... گواہی مانگے اور خیانت

ويخونون ولا يؤتمنون وينذرون ولا يوفون ويظهر فيهم السمن متفق

کرینگے امانت دار نہ ہونگے اور نذر مانینگے اور وفا نہ کرینگے اور انمیں موٹاپا ظاہر ہوگا متفق

عليه وعن أبي أمامة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

علیہ اور ابو امامہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن

يا ابن آدم إنك أن تبذل الفضل خير لك وأن تمسكه شر لك ولا

آدم اگر تو فضل مال کو خرچ کرے تو تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر تو اوسکو بند رکھے تو تیرے حق میں برا ہے اور بقدر کفاف پر تو ملامت

تلام على كفاف وابدأ بمن تعول رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح

نہ کیا جائیگا اور خرچ کرنے میں پہلے اونپر خرچ کر جو تیرے عیال میں داخل ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

وعن عبيد الله بن محصن الأنصاري الخطمي رضي الله عنه قال قال

اور عبید اللہ بن محصن انصاری خطمی رضہ سے روایت ہے کہ رسول

رسول الله صلى الله عليه وسلم من أصبح منكم آمنا في سربه معافى في جسده

اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے صبح کو اپنی جان میں امن والا ہو اپنے بدن میں عافیت والا ہو

عنده قوت يومه فكأنما حيزت له الدنيا رواه الترمذي وقال حديث

اوسدن کا کھانا اوسکے پاس ہو گویا اوسکے لئے سب دنیا جمع کی گئی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن سربه بكسر السين المهملة أي نفسه وقيل قومه وعن عبد الله

حسن سربہ ساتھ کسرہ سین مہملہ کے یعنی نفس اور بعض نے کہا قوم اسکا اور عبد اللہ

ابن عمرو بن العاص رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

ابن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قد أفلح من أسلم وكان رزقه كفافا وقنعه الله بما آتاه رواه مسلم و

بیشک دونوں جہان کی مراد کو پہنچ گیا وہ شخص کہ جو مسلمان ہوا اور اسکا رزق کفاف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسکو قانع کر دیا ہو اوس چیز پر کہ دیا ہو اوسکو

عن أبي محمد فضالة بن عبيد الأنصاري رضي الله عنه أنه سمع

اور روایت ہے ابو محمد فضالہ بن عبید انصاری رضہ سے کہ اوس نے سنا

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول طوبى لمن هدي للإسلام وكان عيشه

رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ خوشی ہو اوس شخص کو جسکو اسلام کی ہدایت کی گئی اور اوسکی گذران

كفافا وقنع رواه الترمذي وقال حديث صحيح وعن ابن عباس رضي الله

کفاف ہے اور اوس نے قناعت کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے ۔ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے

عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة طاويا

کہا کہ رسول اللہ صلعم اور آپکے گھر کے لوگ کئی راتیں متواتر بھوکے رہا کرتے تھے کہ رات کا کھانا اونکو

وأهله لا يجدون عشاء وكان أكثر خبزهم خبز الشعير رواه الترمذي

نہ ملتا تھا اور اکثر اونکی روٹی جو کی ہوا کرتی تھی روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حديث حسن صحيح وعن فضالة بن عبيد رضي الله عنه أن

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے فضالہ بن عبید رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم

رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا صلى بالناس يخر رجال من قامتهم في

جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو آدمی نماز میں بسبب شدت بھوک کے گر جایا کرتے تھے

الصلاة من الخصاصة وهم أصحاب الصفة حتى يقول الأعراب هؤلاء

اور یہ لوگ اصحاب صفہ کے تھے تا کہ اعراب لوگ اون کو

مجانين فإذا صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف إليهم فقال لو

دیوانہ کہتے اور رسول اللہ صلعم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اونکی طرف متوجہ ہوتے اور اونکو فرماتے اگر

تعلمون ما لكم عند الله لأحببتم أن تزدادوا فاقة وحاجة رواه الترمذي

تم جانو اوس ثواب کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو بیشک تم اسبات کو دوست رکھو کہ تمہارا فاقہ اور حاجت زیادہ ہو جاوے روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حديث صحيح الخصاصة الفاقة والجوع الشديد وعن أبي كريمة

کہا حدیث صحیح ہے ۔ خصاصہ فاقہ اور بھوک سخت روایت ہے ابو کریمہ

المقدام بن معديكرب رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه و

مقدام بن معدیکرب رض سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم کو

سلم يقول ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم أكلات يقمن صلبه

کہ فرماتے تھے نہیں بھرا آدمی نے کوئی ظرف برا پیٹ سے کفایت کرتی ہیں ابن آدم کو لقمے ایک تھوڑے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ کو

فإن كان لا محالة فثلث لطعامه وثلث لشرابه وثلث لنفسه رواه الترمذي

پس اگر ضرور پیٹ ہی بھرنا منظور ہو اور آدمی کو قوت پر کفایت نہ کرے تو چاہیے کہ تین حصہ کرے پیٹ کو ایک حصہ طعام کی اور ایک حصہ پانی کی اور ایک حصہ سانس

وقال حديث حسن أكلات أي لقم وعن أبي أمامة إياس بن ثعلبة

اور کہا حدیث حسن ہے اکلات یعنی چند لقمے اور روایت ہے ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ

الأنصاري الحارثي رضي الله عنه قال ذكر أصحاب رسول الله صلى الله

انصاری حارثی رض سے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

عليه وسلم يوما عنده الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تسمعون

یاروں نے آپ کے پاس دنیا کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کیا تم سنتے نہیں

ألا تسمعون إن البذاذة من الإيمان إن البذاذة من الإيمان يعني

کیا تم سنتے نہیں کہ بیشک بذاذۃ ایمان سے ہے بیشک بذاذۃ ایمان سے ہے یعنی

التقحل رواه أبو داود البذاذة بالباء الموحدة والذالين المعجمتين وهي

روایت کی یہ ابو داود نے بذاذۃ ساتھ باء موحدہ اور دو ذال نقطوں والے اور

رثاثة الهيئة وترك فاخر اللباس وأما التقحل فبالقاف والحاء قال أهل

پراگندہ ہیئت ہے اور چھوڑ دینا عمدہ لباس کا اور تقحل پس ساتھ قاف اور حاء کے ہے

اللغة المتقحل هو الرجل اليابس الجلد من خشونة العيش وترك الترفه

لغت والے کہتے ہیں متقحل وہ شخص ہے جس کا چمڑا خشک ہو گیا ہو بسبب سخت گذران اور چھوڑ دینے آرام کے

وعن أبي عبد الله جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال بعثنا رسول الله

اور روایت ہے ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ رض سے کہا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم وأمر علينا أبا عبيدة نتلقى عيرا لقريش وزودنا جرابا

صلعم نے ابو عبیدہ رض کو ہمارا امیر بنا کر قریش کے قافلہ پر روانہ کیا اور ایک انبان چھوہارا کا توشہ ہمارے ساتھ کر دیا ہم کو

من تمر لم يجد لنا غيره فكان أبو عبيدة يعطينا تمرة تمرة فقيل كيف

زاد راہ دیا کہ اس وقت اور کوئی چیز آپ کے پاس موجود نہ تھی اور ابو عبیدہ ہمکو ایک ایک چھوہارا دیا کرتا تھا کسی نے کہا تم



كنتم تصنعون بها؟ قال: نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء

فتكفينا يومنا إلى الليل، وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فنأكله

وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا على ساحل البحر كهيئة الكثيب الضخم

فأتيناه فإذا هي دابة تدعى العنبر فقال أبو عبيدة: ميتة، ثم قال: لا، بل نحن

رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم فكلوا فأقمنا

عليه شهراً ونحن ثلاثمائة حتى سمنا، ولقد رأيتنا نغترف من وقب عينيه

بالقلال الدهن، ونقتطع منه الفدر كالثور أو كقدر الثور، ولقد أخذ منا

أبو عبيدة ثلاثة عشر رجلاً فأقعدهم في وقب عينه وأخذ ضلعاً

من أضلاعه فأقامها ثم رحل أعظم بعير معنا فمر من تحتها وتزودنا من

لحمه وشائق، فلما قدمنا المدينة أتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

فذكرنا ذلك له فقال: هو رزق أخرجه الله لكم، فهل معكم من لحمه شيء

فتطعمونا؟ فأرسلنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم منه فأكله. رواه مسلم.

الجراب: وعاء من جلد معروف وهو بكسر الجيم وفتحها والكسر أفصح. قوله

منها بفتح الميم والخبط ورق شجر معروف تأكله الإبل والكثيب التل

من الرمل والوقب بفتح الواو وإسكان القاف وبعدها باء موحدة و

هو نقرة العين والقلال الجرار والفدر بكسر الفاء وفتح الدال القطع رحل

البعير بتخفيف الحاء أي جعل عليه الرحل والوشائق بالشين المعجمة والقاف

اللحم الذي قطع ليقدد منه والله أعلم وعن أسماء بنت يزيد رضي

الله عنها قالت كان كم قميص رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الرصغ

رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن الرصغ بالصاد والرسغ

بالسين أيضا هو المفصل بين الكف والساعد وعن جابر رضي الله

عنه قال إنا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاؤوا النبي

صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال أنا نازل

ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة أيام لا نذوق ذواقا فأخذ

النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد كثيبا أهيل فقلت يا رسول

الله ائذن لي إلى البيت فقلت لامرأتي رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم

شَيْئًا مَا فِي ذٰلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكِ شَيْءٌ فَقَالَتْ عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ

جیسے آپ ایسی حالت میں ہیں کہ دیکھ کر صبر نہیں ہو سکتا پس تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا کچھ جو اور ایک بکری کا بچہ ہے پس میں نے وہ ذبح کیا

الْعَنَاقَ وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اور عورت نے وہ جو پیسے اور پکنے کو وقت ہنڈیا میں ڈال دیا گوشت پھر میں آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَافِيِّ قَدْ كَادَتْ تَنْضَجُ فَقُلْتُ

خدمت میں آیا اور آٹا گندھا گیا تھا اور ہنڈیا چولھے پر کہ ہو تی پکنے ہی کو تھی عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم نے

طُعَيِّمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ قَالَ كَمْ هُوَ فَذَكَرْتُ

تھوڑا سا کھانا پکایا ہے آپ تشریف لے چلیں اور ایک دو آدمی اپنے ساتھ لے چلیں آپ نے فرمایا کھانا کس قدر ہے میں نے بیان کر دیا

لَهُ فَقَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتّٰى آتِيَ

آپ نے فرمایا بہت ہے اور خوب ہے تو اپنی عورت کو کہہ دے کہ میرے آنے تک ہنڈیا نہ اتارے اور نہ روٹی تنور سے نکالے پس آپ نے

فَقَالَ قُومُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ وَيْحَكِ

سب کو کہہ دیا کہ کھڑے ہو جاؤ مہاجر اور انصار سب کھڑے ہو گئے میں نے آن کر عورت کو کہا کہ رسول اللہ

جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ قَالَتْ هَلْ

صلعم مع سب مہاجرین اور انصار کے تشریف لاتے ہیں عورت نے کہا کہ تجھ سے پوچھا بھی تھا

سَأَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَكْسِرُ الْخُبْزَ وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ

کہا ہاں آپ نے سب لوگوں کو کہا کہ اندر داخل ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے مزاحمت مت کرو پس آپ روٹی توڑ کر اس پر

اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلٰى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ

گوشت ڈالتے جاتے تھے اور نکالنے کے وقت ہنڈیا اور تنور پر پردہ ڈال دیتے تھے اور اصحاب کو دیتے جاتے تھے پھر نکالتے

يَزَلْ يَكْسِرُ وَيَغْرِفُ حَتّٰى شَبِعُوا وَبَقِيَ مِنْهُ فَقَالَ كُلِي هٰذَا وَأَهْدِي فَإِنَّ

پس توڑتے اور شوربا نکال کر دیتے جاتے تھے تا کہ سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور اس میں سے بچ بھی رہا پھر میری عورت کو فرمایا کہ تو کھا اور لوگوں کو

النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ

کہ لوگوں کو بھوک آ رہی ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ جابر نے کہا کہ خندق کی کھودی گئی

رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ

دیکھے رسول اللہ صلعم کو سخت بھوکے دیکھ کر اپنی عورت کو آن کر کہا

هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا

کہ میں رسول اللہ صلعم کو سخت بھوکا دیکھ کر آیا ہوں

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ

عورت نے ایک چمڑے کی تھیلی کہ اوسمیں ایک صاع جو تھے اور ایک بچہ بکری کا ہماری گھر کا پلا ہوا تھا میں نے وہ ذبح کیا اور اوسنے جو پیسے میں

فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

کو فرصت کے ساتھ سے فارغ ہوا ساتھ ہی وہ پیسنے سے فارغ ہو گئی اور میں نے گوشت ٹکڑے کر کے ہنڈیا میں ڈالا پھر رسول اللہ صلعم

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ

کے پاس آیا عورت نے مجھے کہا کہ تو مجھے رسول اللہ صلعم اور آپ کے ساتھ والوں کے سامنے رسوا مت کرنا میں نے

فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

رسول اللہ صلعم سے کان میں بات کر کے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے ایک بچہ بکری کا ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں

فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ

آپ کچھ آدمی آپ کے ساتھ لیکر تشریف لے چلیں آپ نے سب کو آواز بلند فرما دیا کہ

الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جابر نے تیار کی ہے کھانا پس جلدی چلو تم نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ النَّبِيُّ

وسلم نے فرمایا کہ میرے آنے تک ہنڈیا مت اتارو اور روٹی پکانی مت شروع کرو پس میں گھر آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ

لوگوں سے پہلے تشریف لائے ہیں نے عورت کے پاس ذکر کیا میری عورت نے مجھے برا بھلا کہا میں نے کہا جو تو نے کہا تھا میں نے

قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ عَجِينًا فَبَسَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا

اوسکو کہدیا تھا عورت نے آٹا نکالا آپ نے اوسمیں آپ نے تھوڑا سا لعاب ڈالدیا اور برکت کی دعا کی پھر ہنڈیا میں لعاب مبارک ڈالکر برکت کی دعا کی

فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا

اور فرمایا کہ پکانے والی کو بلا کہ تیرے ساتھ پکاتی جائے اور ہنڈیا میں سے نکال نکال کر دیتی جا اور اوسکو نیچے مت اتارنا اور لوگ ہزار

وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ

آدمی تھے کہا جابر نے مجھے اللہ کی قسمت ہے کہ سب نے کھایا اور چھوڑ کر چلے گئے اور ہماری ہنڈیا ویسے ہی جوش سے پک رہی تھی اور

وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ قَوْلُهُ عَرَضَتْ كُدْيَةٌ بِضَمِّ الْكَافِ وَإِسْكَانِ الدَّالِ

آٹے سے روٹی پک رہی تھی اور رہ گئی تھی۔ کدیہ ساتھ ضمہ کاف اور سکون دال

وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ وَهِيَ قِطْعَةٌ غَلِيظَةٌ صُلْبَةٌ مِنَ الْأَرْضِ لَا يَعْمَلُ فِيهَا

اور یہ وہ ٹکڑا ہے زمین کا سخت ہے کہ اس میں کام نہ دے سکے

الفأس والكثيب أصله تل الرمل والمراد هنا صارت ترابا ناعما وهو معنى

کہیں سے اور کثیب اصل میں ٹیلہ ہے ریت کا اور مراد اس جگہ یہ ہے کہ وہ ہو گیا مٹی عمدہ اور یہی معنے

أهيل وأهيم والأثافي الأحجار التي يكون عليها القدر وتضاغطوا تزاحموا و

اہیل کا ہے اور اثافی وہ پتھر ہیں جن پر ہنڈیا رکھی جاتی ہے اور تضاغطوا یعنے انبوہ کی اور

المجاعة الجوع وهي بفتح الميم والخمص بفتح الخاء المعجمة والميم الجوع و

مجاعہ بھوک ہے اور وہ فتح میم سے ہے اور خمص ساتھ فتح خا معجمہ اور میم کے بھوک ہے اور

انكفأت انقلبت ورجعت والبهيمة بضم الباء تصغير بهمة وهي العناق

انکفأت پلٹا اور لوٹا میں اور بہیمہ ساتھ ضمہ با تصغیر ہے بہمۃ کی اور وہ عناق ہے یعنے بکری کا بچہ

بفتح العين والداجن هي التي ألفت البيت والسور الطعام الذي يدعى

ساتھ فتح عین کے اور داجن وہی جو جیسے گھر کے ساتھ الفت ہو اور سور وہ کھانا ہے جس کی طرف

إليه الناس وهو بالفارسية وحي هلا أي تعالوا وقولها بك وبك

لوگ بلائے جاتے ہیں اور یہ فارسی لفظ ہے اور حی ہلا یعنے آؤ اور قول اسکا بک و بک یعنے

خاصمته وسبته لأنها اعتقدت أن الذي عندهم لا يكفيهم فاستحيت

جھگڑنے لگے اور گالیاں دیں اسلئے کہ انہیں یہ خیال کیا کہ یہ کھانا جو ہمارے پاس ہے یہ انکو کفایت نہیں کرتا پس لگے شرم کی

وخفي عليها ما أكرم الله سبحانه وتعالى به نبيه صلى الله عليه وسلم من هذه

اور وہ بے خبر تھی اس کرامت سے جو اللہ تعالے نے رسول اللہ صلعم کو دی اس

المعجزة الظاهرة والآية الباهرة بسق أي بصق ويقال أيضا بزق ثلاث

معجزہ ظاہرہ سے اور نشانی واضحہ سے بسق یعنے بصق اور کہا جاتا ہے بزق تین لغات ہیں

لغات وعمد بفتح الميم أي قصد واقدحي أي اغرفي والمقدحة المغرفة وتغط

اور عمد ساتھ فتح میم کے یعنے قصد کیا اور اقدحی یعنے نکالو اور مقدحہ چمچہ ہے اور تغط

أي لغليانها صوت والله أعلم وعن أنس رضي الله عنه قال أبو طلحة

یعنے جوش کے سبب سے آواز نکلتی تھی اور اللہ تم بہتر جانتا ہے اور روایت ہے انس رض سے کہا کہ ابو طلحہ نے واسطے

لأم سليم قد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا أعرف

ام سلیم کو کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کی آواز ضعیف سستی ہے پہچانتا ہوں میں

فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فأخرجت أقراصا من شعير

انہیں واسطے بھوک کے یہ سستی کہ اثر اوسیکا ہے تیری پاس کچھ ہے ام سلیم نے کہا ہاں ہے کچھ واسطے سو نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی

ثم أخذت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت ثوبي وردتني

پھر لی ام سلیم نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹا روٹیوں کو اوسکے ایک گوشہ میں پھر چھپا دیا اوسکو میرے کپڑے کے نیچے اور ڈالا باقی حصہ میرے کو

ببعضه ثم أرسلتني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهبت به

ساتھ بعض اوسکے پھر بھیجا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس لیجایا میں جب آپکے پاس گیا

فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد ومعه الناس

تو آپکو مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا اور آپکے پاس بہت لوگ بھی بیٹھے تھے

فقمت عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلك أبو طلحة فقلت

میں اونکے پاس جا کھڑا ہوا آپنے مجھے فرمایا کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی

نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطعام فقلت نعم فقال رسول الله

ہاں آپنے فرمایا طعام کے لئے میں نے عرض کی ہاں آپنے

صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلقوا وانطلقت بين أيديهم حتى جئت أبا

جو لوگ وہاں آپکے ساتھ تھے سب کو فرما دیا کہ اٹھو کھڑے ہو جاؤ سب چل پڑے اور میں اونکے آگے آگے ہو چکا ابو

طلحة فأخبرته فقال أبو طلحة يا أم سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه

طلحہ کو آپکے آنے کی خبر دی ابو طلحہ نے ام سلیم کو کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله أعلم فانطلق

لوگوں کو ساتھ لیکر آگئے اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہے کہ جو انکو کھلاویں ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں پس

أبو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل رسول الله صلى الله

ابو طلحہ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو استقبال کیا

عليه وسلم معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي ما عندك

اور آپکو گھر میں لایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا

يا أم سليم فأتت بذلك الخبز فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت عليه أم

اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہے اوس نے وہی روٹی حاضر کی پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے روٹیوں کو توڑ کر گھی ڈال دو

سليم عكة فأدمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله أن يقول ثم قال ائذن لعشرة

ام سلیم نے کپی پس سالن کیا اوس کو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر پڑھا جو اللہ نے چاہا

فأذن لهم فأكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم فأكلوا حتى شبعوا

وہ پیٹ بھر کر نکل گئے پھر فرمایا دس آدمی بلا تو پس ان کو اذن دیا گیا وہ پیٹ بھر کر کھا کر نکل گئے

ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ

نکل گئے پھر فرمایا دس کو بلالو تاکہ سب لوگ پیٹ بھر کر کھا گئے اور وے

سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا زَالَ يَدْخُلُ عَشَرَةٌ وَ

ستر یا اسی آدمی تھے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس آتے گئے اور

يَخْرُجُ عَشَرَةٌ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا

کھا کر نکلتے گئے تاکہ کوئی باقی نہ رہا مگر جو آیا اور کھا گیا اور کھانا دیکھا

فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَأَكَلُوا عَشَرَةً عَشَرَةً حَتَّى فَعَلَ

تو ویسا ہی تھا اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس نے آکر کھایا یہاں تک

ذَلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ

کہ اسی آدمیوں نے کھایا پھر کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سب کے اور گھر والوں نے بھی

وَتَرَكُوا سُؤْرًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ أَفْضَلُوا مَا بَلَّغُوا جِيرَانَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ

اور باقی بھی بچ رہا اور ایک روایت ہے کہ پھر اس قدر بچ رہا کہ انہوں نے پڑوسیوں کو بھی دے دیا اور ایک روایت میں ہے کہ کہا انس نے

قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ أَصْحَابِهِ

کہ میں ایک دن رسول اللہ صلعم کے پاس آیا بیٹھے آپ کو اصحاب میں بیٹھا دیکھا

قَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

کہ آپ نے پٹے سے اپنا پیٹ باندھا ہوا تھا میں نے اصحاب سے پوچھا کہ آپ نے پیٹ کیوں باندھا ہے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ

انہوں نے کہا بھوک سے پس میں ابو طلحہ کے پاس آیا اور وہ ام سلیم کا

سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاوند تھا میں نے اوس کو کہا کہ اے میرے باپ میں نے رسول اللہ کو دیکھا صلی اللہ علیہ وسلم کو

عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ

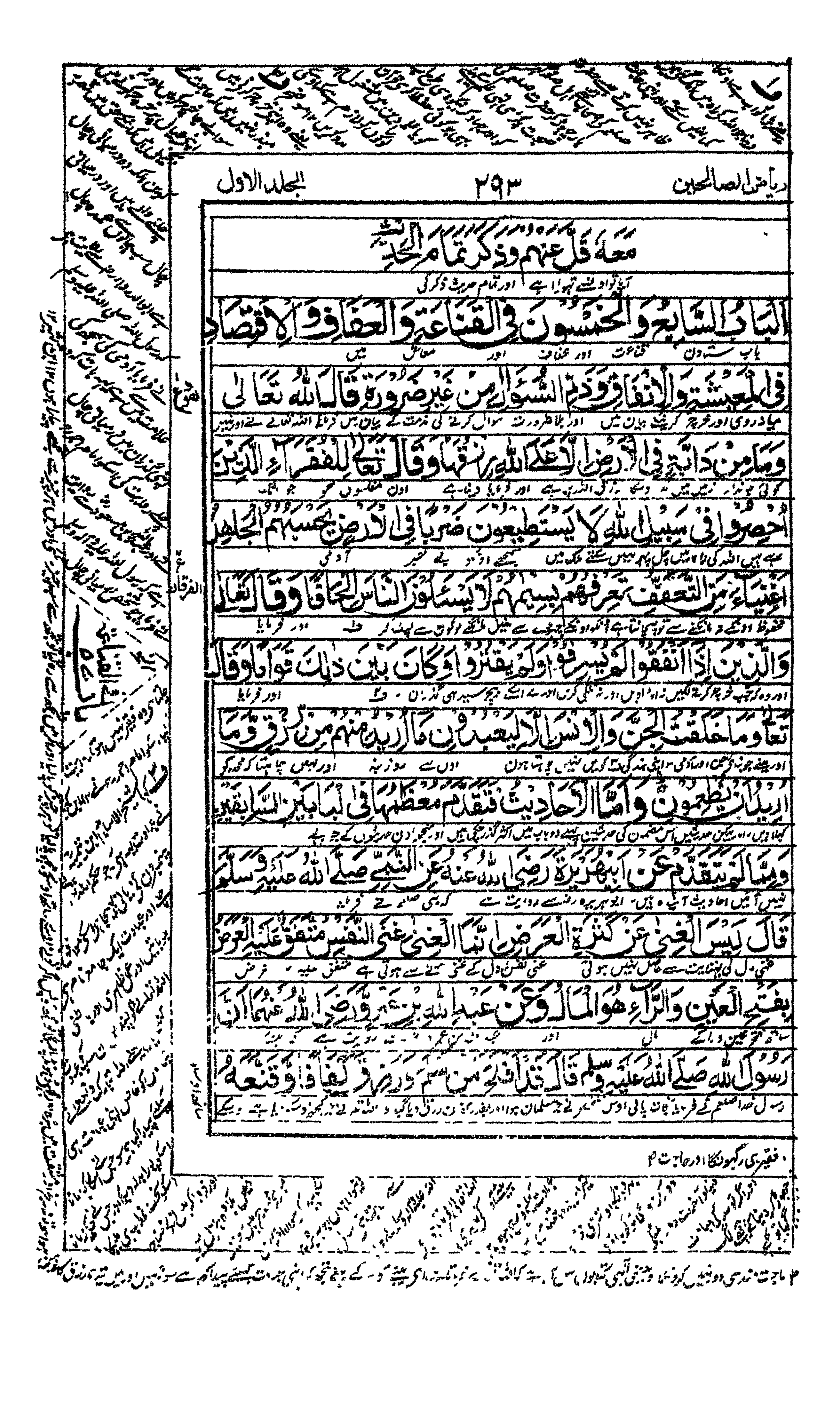
پیٹ باندھے ہوئے پٹکے سے اصحاب سے پوچھا تو اونہوں نے کہا کہ بھوک سے باندھا ہے

أَبُو طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَ

ابو طلحہ نے میری ماں کو کہا کہ کچھ کھانا ہے اوس نے کہا میرے پاس کچھ روٹی کے ٹکڑے اور

تَمَرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ

کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ صلعم تنہا تشریف لاویں تو ہم آپکو پیٹ بھر کر کھلاوینگے اور اگر آپکے ساتھ اور کوئی بھی



معه قل عنهم وذكر تمام الحديث

الباب السابع والخمسون في القناعة والعفاف والاقتصاد في المعيشة والانفاق وذم السؤال من غير ضرورة قال الله تعالى وما من دابة في الارض الا على الله رزقها وقال تعالى للفقراء الذين احصروا في سبيل الله لا يستطيعون ضربا في الارض يحسبهم الجاهل اغنياء من التعفف تعرفهم بسيماهم لا يسألون الناس الحافا وقال تعالى والذين اذا انفقوا لم يسرفوا ولم يقتروا وكان بين ذلك قواما وقال تعالى وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون ما اريد منهم من رزق وما اريد ان يطعمون واما الاحاديث فتقدم معظمها في البابين السابقين ومما لم يتقدم عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس الغنى عن كثرة العرض انما الغنى غنى النفس متفق عليه العرض بفتح العين والراء هو المال وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قد افلح من اسلم ورزق كفافا وقنعه

اللّٰہُ بِمَا آتَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ

تو اللہ نے اوسکو دیا روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے حکیم بن حزام رض سے کہا کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِیْ ثُمَّ سَأَلْتُہٗ فَأَعْطَانِیْ ثُمَّ سَأَلْتُہٗ

رسول اللہ صلعم سے میں نے سوال کیا آپ نے مجھے عطا کیا میں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیا میں نے پھر آپ سے سوال کیا

فَأَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ یَا حَکِیْمُ إِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَہٗ بِسَخَاوَۃِ

آپ نے پھر دیا پھر آپ نے فرمایا اے حکیم یہ مال سبز و شیریں ہے جو شخص نفس کی سخاوت سے

نَفْسٍ بُوْرِکَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ أَخَذَہٗ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ

اسکو حاصل کرے اسکے لیے اسمیں برکت دیجاتی ہے اور جو شخص نفس کی طمع سے حاصل کرے اوسکے لیے برکت نہیں دیجاتی اور ہوتا ہے

کَالَّذِیْ یَأْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی قَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ

اوس شخص کی مثل ہوتا ہے جو کھاتا ہو اور اوسکا پیٹ نہیں بھرتا اور ہاتھ اوپر کا نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے کہا حکیم نے پس میں نے کہا

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَکَ شَیْئًا حَتّٰی أُفَارِقَ

یا رسول اللہ مجھے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ کو سچا نبی مبعوث کیا ہے میں آپکے بعد جب تک زندہ ہوں کسی سے کوئی چیز نہ لونگا

الدُّنْیَا فَکَانَ أَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَدْعُوْ حَکِیْمًا لِیُعْطِیَہُ الْعَطَاءَ فَیَأْبٰی

ابو بکر رض نے اپنی خلافت میں حکیم کو بلایا تاکہ اوسکو غنیمت کا حصہ دے اوس نے

أَنْ یَّقْبَلَ مِنْہُ شَیْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَعَاہُ لِیُعْطِیَہٗ فَأَبٰی أَنْ یَّقْبَلَہٗ

قبول نہ کیا پھر عمر رض نے اپنے زمانہ میں غنیمت کا حصہ دینے کو حکیم کو بلایا اوسنے انکار کیا

فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ أُشْھِدُکُمْ عَلٰی حَکِیْمٍ أَنِّیْ أَعْرِضُ عَلَیْہِ حَقَّہُ الَّذِیْ

پھر عمر رض نے کہا اے مسلمانو میں تم کو گواہ کرتا ہوں اس بات پر کہ میں حکیم کو

قَسَمَ اللّٰہُ لَہٗ فِیْ ھٰذَا الْفَیْءِ فَیَأْبٰی أَنْ یَّأْخُذَہٗ فَلَمْ یَرْزَأْ حَکِیْمٌ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ

غنیمت سے جو حق تھا دے رہا ہوں اوسنے انکار کیا پس حکیم نے

بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تُوُفِّیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یَرْزَأُ بِرَاءٍ ثُمَّ زَایٍ ثُمَّ

رسول اللہ صلعم کے بعد اپنی زندگی میں کسی سے کچھ نہ لیا متفق علیہ۔ لم یرزأ ساتھ را کے پھر زا کے پھر

ھَمْزَۃٍ أَیْ لَمْ یَأْخُذْ مِنْ أَحَدٍ شَیْئًا وَأَصْلُ الرُّزْءِ النُّقْصَانُ أَیْ لَمْ یَنْقُصْ أَحَدًا

ہمزہ کے یعنے نہیں لیا کسی سے کچھ اور اصل میں رزء کم کرنا ہے یعنے نہیں کم کیا کسی سے

شَیْئًا بِالْأَخْذِ مِنْہُ وَإِشْرَافُ النَّفْسِ تَطَلُّعُھَا وَطَمَعُھَا بِالشَّیْءِ وَسَخَاوَۃُ

کچھ ساتھ لینے کے اس سے اور اشراف نفس کا جھانکنا اسکا اور طمع کرنا اسکی کسی چیز کی وسخاوۃ

النفس هو عدم الاستشراف الى الشيء والطمع فيه والمبالاة به والشره و

النفس وہ ہونا جھانکنے کا طرف کسی چیز کے۔ اور نہ طمع کرنی کسی چیز کی اور بے پروائی کرنی اوس سے اور حرص کرنا اور

عن ابي بردة عن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه قال خرجنا مع رسول

روایت ہے ابو بردہ رض سے کہ نقل کی اونسے ابو موسیٰ اشعری رض سے کہا ابو موسیٰ رض نے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول

الله صلى الله عليه وسلم في غزوة ونحن ستة نفر بيننا بعير نعتقبه فنقبت

اللہ صلعم کے ساتھ نکلے اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا کہ اوسپر باری باری چڑھتے تھے پس ہماری قدم

اقدامنا ونقبت قدماي وسقطت اظفاري فكنا نلف على ارجلنا من الخرق

زخمی ہوگئے اور میرے قدم تو لیسے زخمی ہوئے کہ میرے ناخن بھی گر گئے ہم اپنے پاؤں پر زخمی ہونیکے باعث کپڑے کی دھجیاں لپیٹتے

فسميت غزوة ذات الرقاع لما كنا نعصب على ارجلنا من الخرق قال ابو

تھے اسلئے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع رکھا گیا کہا ابو

بردة فحدث ابو موسى بهذا الحديث ثم كره ذلك وقال ما كنت اصنع

بردہ نے کہ ابو موسیٰ اس بات کو بیان کرکے پشیمان ہوا اور کہا کہ میں اسکو

بان اذكره قال كانه كره ان يكون شيئا من عمله افشاه متفق عليه و

ذکر کیوں کرتا گویا اپنے عمل کو افشا کرنا مکروہ جانتا تھا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے

عن عمرو بن تغلب بفتح التاء المثناة فوق واسكان الغين المعجمة وكسر

عمرو بن تغلب رض سے ساتھ فتح دو نقطے والی اوپر سے اور ساتھ سکون غین معجمہ اور کسرہ لام کے

اللام رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بمال او سبي فقسمه فاعطى رجالا

کہ رسول اللہ صلعم کے پاس کچھ مال یا قیدی حاضر کیے گئے آپنے اسکو بانٹ دیا

وترك رجالا فبلغه ان الذين ترك عتبوا فحمد الله ثم اثنى عليه ثم

بعضوں کو دیا اور بعضوں کو نہ دیا آپکو خبر ہوئی کہ جنکو نہیں دیا شکایت کرتے ہیں تو آپنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر

قال اما بعد فوالله اني لاعطي الرجل وادع الرجل والذي ادع احب الي من

فرمایا اما بعد واللہ میں بعض کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا اور جنکو میں نہیں دیتا وے مجھے بہت پیارے ہیں

الذي اعطي ولكني انما اعطي اقواما لما ارى في قلوبهم من الجزع والهلع

اونسے جنکو دیتا ہوں لیکن بعضوں کو اسلئے دیتا ہوں کہ اونکو دیکھتا ہوں کہ اونکے دل جزع و بیقراری کرتے ہیں اور صبر نہیں رکھتے ہیں

واكل اقواما الى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير منهم عمرو بن تغلب فوالله

اور جنکے دل اونکو اللہ نے غنی اور بھلائی عطا کی ہے اونکو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ منجملہ اونکے عمرو بن تغلب ہے۔



مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہا واللہ مجھے رسول اللہ صلعم کا یہ کلمہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے ۔ ف روایت کی یہ بخاری نے

اَلْهَلَعُ هُوَ أَشَدُّ الْجَزَعِ وَقِيلَ الضَّجَرُ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ہلع سخت گھبرانا ہے ۔ اور بعض نے کہا ضجر ہے اور حکیم بن حزام رض سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اوپر کا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور شروع کر

بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ

ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے۔ خرچ اوسکا اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ ہو بے پرواہی سے اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے اوسکو اللہ

وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلَفْظُ مُسْلِمٍ أَخْصَرُ

اور جو ظاہر کرتا ہے بے پرواہی بے پرواہ کرتا ہے اوسکو اللہ متفق علیہ ف یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے الفاظ مختصر ہیں

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اور ابو عبد الرحمن معاویہ بن ابی سفیان رض سے روایت ہے

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لپٹ کر مت سوال کرو واللہ

يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ

تم میں سے کوئی آدمی مجھ سے سوال نہیں کرتا کہ سوال کے سبب سے اوسکو مجھ سے کچھ مل جاتا ہے اور میں اسکو دینا مکروہ جانوں اوس میں برکت نہیں

لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ

اوسکو برکت کی جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف اور روایت ہے ابی عبد الرحمن عوف بن مالک اشجعی رض سے کہ ہم

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةً أَوْ

آپنے ہم کو فرمایا نو یا آٹھ یا سات آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے

ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِيثِي

کہ آپنے ہم کو فرمایا کیا تم رسول اللہ صلعم سے بیعت نہیں کرتے اور ہم تھے نئے

عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونَ فَبَسَطْنَا

بیعت کی ہوئی ہمنے عرض کی یا رسول اللہ ہمنے تو آپسے بیعت کر لی ہے آپنے پھر فرمایا کیا تم بیعت نہیں کرتے ہمنے اپنے

أَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوا

ہاتھ بڑھائے اور کہا یا رسول اللہ ہم آپسے بیعت کر چکے ہیں اب ہم کس امر پر آپسے بیعت کریں آپنے فرمایا اس [illegible] کہ تم

الله ولا تشركوا به شيئا والصلوات الخمس وتطيعوا وأسر كلمة خفية ولا

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور پانچوں نمازیں ادا کرو اور اطاعت کرو اور ایک بات آہستہ سے فرمائی

تسألوا الناس شيئا فلقد رأيت بعض أولئك النفر يسقط سوط أحدهم

کہ لوگوں سے کچھ مت مانگو پھر میں نے ان میں سے بعض کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ سے سواری کی لاٹھی گر جاتی تو کسی سے نہ کہتے

فما يسأل أحدا يناوله إياه رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما

کہ اٹھا کر دے دو اس کو روایت کی مسلم نے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزال المسألة بأحدكم حتى يلقى الله

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ سوال ساتھ ایک تمہارے کے رہے گا یہاں تک کہ ملاقات کرے گا اللہ

تعالى وليس في وجهه مزعة لحم متفق عليه المزعة بضم الميم وإسكان الزاي

تعالیٰ سے اس حال میں کہ اس کے منہ پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہو گا متفق علیہ۔ مزعہ بضم میم اور سکون زاء

وبالعين المهملة القطعة وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور عین مہملہ کے ٹکڑا ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال وهو على المنبر وذكر الصدقة والتعفف عن المسألة اليد العليا خير

منبر پر کھڑے ہو کر صدقہ کرنے اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمایا اور کہا اوپر کا ہاتھ بہتر

من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة واليد السفلى هي السائلة متفق

نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر کا ہاتھ دینے والا اور نیچے کا ہاتھ سوال کرنے والا ہے متفق علیہ

عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من سأل الناس تكثرا فإنما يسأل جمرا فليستقل أو ليستكثر رواه

جو شخص لوگوں سے مال مانگے جمع کرنے کے لئے اور مالدار ہونے کو تو وہ مال مانگتا ہے آگ کا انگارا اب چاہے کم مانگے یا زیادہ روایت کی

مسلم وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

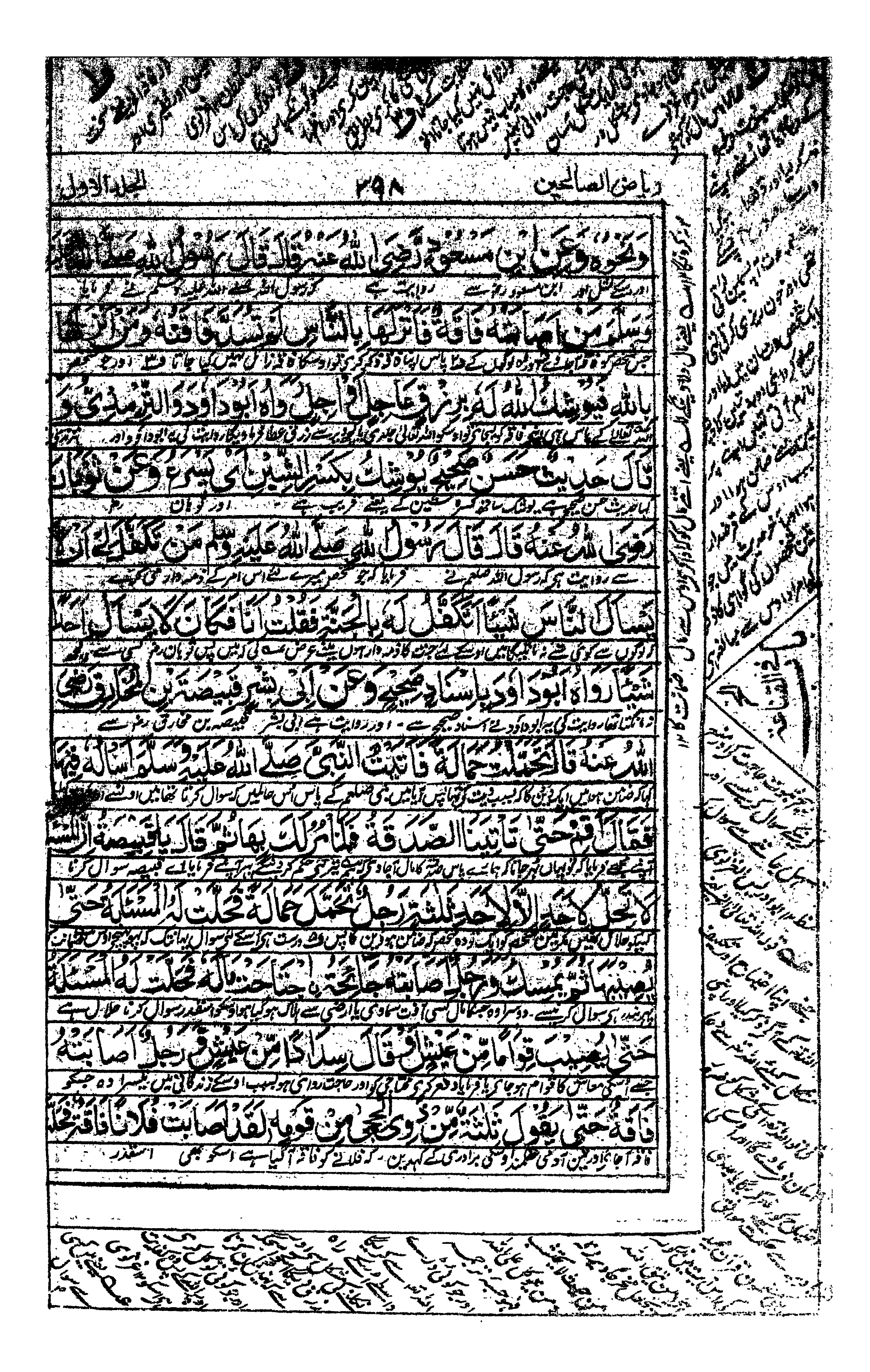
اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم إن المسألة كد يكد بها الرجل وجهه إلا أن يسأل الرجل سلطانا

کہ سوال کرنا خراش ہے جس سے آدمی منہ کو خراشتا ہے مگر یہ کہ آدمی بادشاہ سے سوال کرے

أو في أمر لا بد منه رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح الكد الخدش

یا کسی امر ضروری کا سوال کرے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے کد خراش کو کہتے ہیں



وَنَحْوُهُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور اسکے مثل اور ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا

جس شخص کو فاقہ پہونچے اور وہ لوگوں کے پاس اپنا فاقہ ذکر کرے تو اوسکا فاقہ زائل نہیں کیا جاتا ہے اور جو شخص

بِاللهِ فَيُوشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ

اللہ تعالیٰ کے پاس لے جائے یعنی فاقہ کو پیش کرے تو اوسکو اللہ تعالیٰ جلدی یا دیر سے رزق عطا فرما دیگا روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے

قَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ يُوشِكُ بِكَسْرِ الشِّينِ أَيْ يُسْرِعُ وَعَنْ ثَوْبَانَ

کہا حدیث حسن صحیح ہے یوشک ساتھ کسرہ شین کے یعنی قریب ہے اور ثوبان رض

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَفَّلَ لِي أَنْ لَا

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص میرے لئے اس امر کی ذمہ داری کرے

يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا أَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقُلْتُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا

کہ لوگوں سے کوئی شے نہ مانگیگا میں اوسکے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں پس عرض کی میں نے پس ثوبان رض کسی سے کچھ

شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ أَبِي بِشْرٍ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ

نہ مانگتا تھا روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے ابی بشر قبیصہ بن مخارق رض سے

اللهُ عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا

کہا کہ ضامن ہوا میں ایک دین کا کہ بسبب دیت کے تھا پس آیا میں نبی صلعم کے پاس اس حالمیں کہ سوال کرتا تھا میں اوس میں

فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ

آپ نے مجھے فرمایا کہ تو یہاں ٹھہر جا تاکہ ہمارے پاس صدقہ کا مال آجاوے تو ہم تیرے لئے حکم کر دینگے پھر آپ نے فرمایا اے قبیصہ سوال کرنا

لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى

کسیکو حلال نہیں مگر تین شخص کو ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہو دین کا پس وقت درست ہے اسکے لئے سوال یہانتک کہ پہونچے اوس قدر

يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ

پھر بند ہی سوال کر بیٹھے۔ دوسرا وہ جسکا مال کسی آفت سماوی یا ارضی سے ہلاک ہو گیا ہو اوسکو اسقدر سوال کرنا حلال ہے

حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ

جسمیں اسکی معاش کا قوام ہو جاوے یا فرمایا دفع کر دے محتاجی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکے زندگانی میں تیسرا وہ جسکو

فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ

فاقہ آجاوے اور تین آدمی عقلمند اوسکی برادری کے کہدیں کہ فلانے کو فاقہ آگیا ہے اسکو بھی اسقدر

لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا

سوال کرنا حلال ہے جس سے اوسکی معاش ٹھیک ہو جائے یا فرمایا ضرورت کی حاجت پوری ہو ان تین شخص کے

سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْحَمَالَةُ

سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے مانگنے سے جو سوال کر کے کھائے وہ حرام کھاتا ہے روایت کی یہ مسلم نے حمالہ ساتھ فتحہ

بِفَتْحِ الْحَاءِ أَنْ يَقَعَ قِتَالٌ وَنَحْوُهُ بَيْنَ فَرِيقَيْنِ فَيُصْلِحُ إِنْسَانٌ بَيْنَهُمْ عَلَى مَالٍ

حا کے یہ ہے کہ واقع ہو لڑائی اور مانند اسکے دو قوموں میں تو ایک شخص نے صلح کرا دی مال کے ساتھ

يَتَحَمَّلُهُ وَيَلْتَزِمُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَالْجَائِحَةُ الْآفَةُ تُصِيبُ مَالَ الْإِنْسَانِ وَالْقِوَامُ

کہ اوٹھایا اسکو اور لازم کیا اسکو اپنے نفس پر اور جائحہ آفت ہے کہ آدمی کے مال کو پہنچ جائے اور قوام

بِكَسْرِ الْقَافِ وَفَتْحِهَا هُوَ مَا يَقُومُ بِهِ أَمْرُ الْإِنْسَانِ مِنْ مَالٍ وَنَحْوِهِ وَالسِّدَادُ

ساتھ کسرہ قاف اور فتحہ اسکے کے یہ وہ چیز ہے کہ قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حالت انسان کی مال اور مانند اسکے سے اور سداد ساتھ کسرہ

بِكَسْرِ السِّينِ مَا يَسُدُّ حَاجَةَ الْمُعْوِزِ وَيَكْفِيهِ وَالْفَاقَةُ الْفَقْرُ وَالْحِجَى الْعَقْلُ وَعَنْ

سین کے وہ جو حاجت محتاج کی پوری کرے اور کفایت کرے اسکی اور فاقہ فقر ہے اور حجی عقل ہے اور

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین

الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ

وہ نہیں جو پھرتا ہے لوگوں پر ایک دو لقمہ اور ایک

وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمِسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ

دو چھوارے کیلئے در بدر پھرتا ہے لیکن مسکین وہ ہے جسکے پاس مال نہ ہو اور نہ لوگوں کو اوسکا حال معلوم ہو

فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ اوسپر صدقہ کیا جائے اور نہ اوٹھ کر لوگوں سے سوال کرے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُونَ فِي جَوَازِ الْأَخْذِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ

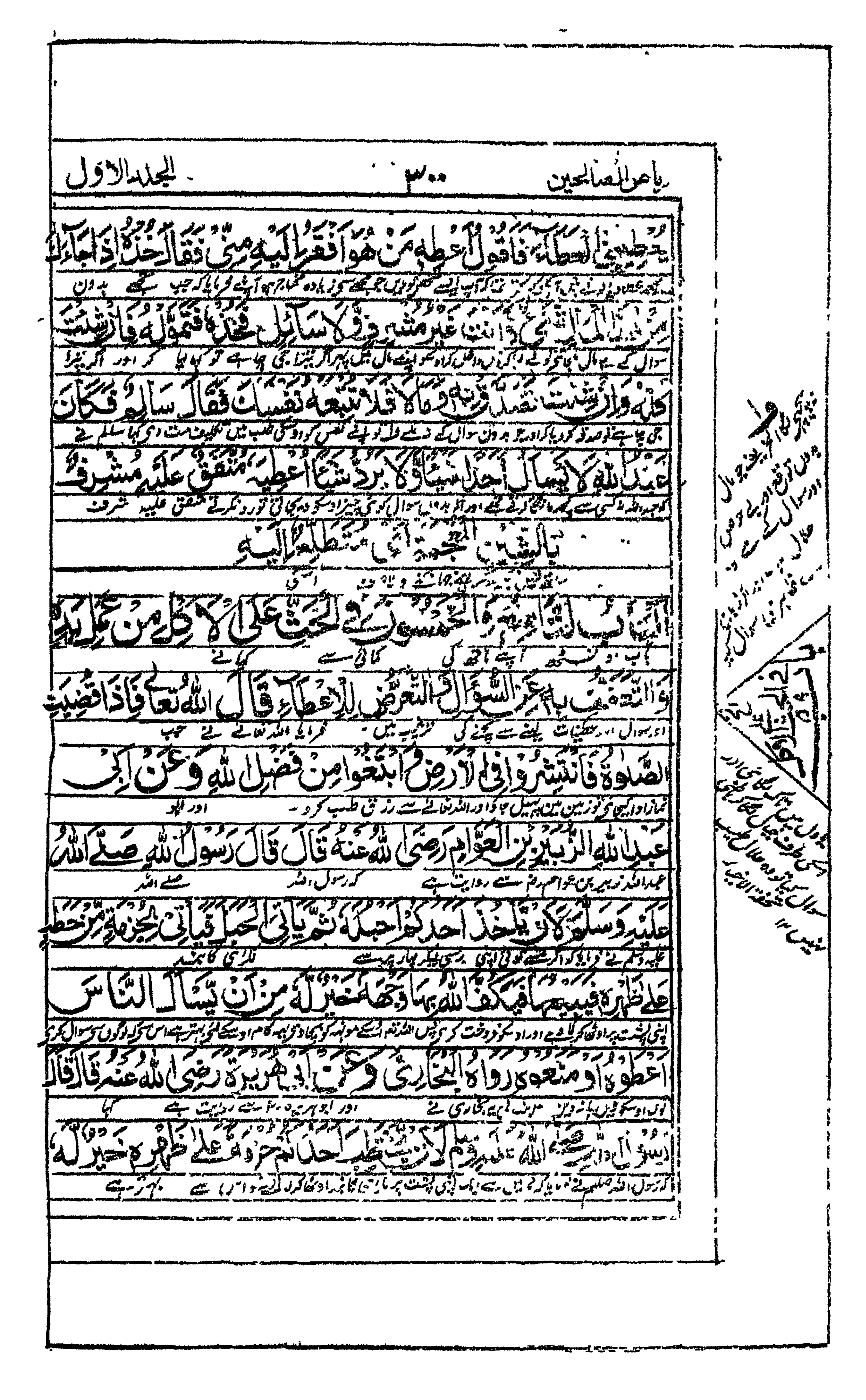
باب اٹھاونواں بغیر سوال اور بغیر حرص کے کوئی اگر کچھ دے اوسکے لینے کے

وَلَا تَطَلُّعٍ عَلَيْهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

جواز کے بیان میں روایت ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر رض سے کہ نقل کی اونہوں نے اپنے باپ عبد اللہ بن

عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر رض سے اونہوں نے نقل کی حضرت عمر رض سے کہا حضرت عمر رض نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم



يعطيني العطاء فأقول أعطه من هو أفقر إليه مني فقال خذه إذا جاءك

من هذا المال شيء وأنت غير مشرف ولا سائل فخذه فتموله فإن شئت

كله وإن شئت تصدق به وما لا فلا تتبعه نفسك قال سالم فكان

عبد الله لا يسأل أحدا شيئا ولا يرد شيئا أعطيه متفق عليه مشرف

بالشين المعجمة أي متطلع إليه

باب الحث على الأكل من عمل يده

والتعفف به عن السؤال والتعرض للإعطاء قال الله تعالى فإذا قضيت

الصلوة فانتشروا في الأرض وابتغوا من فضل الله وعن أبي

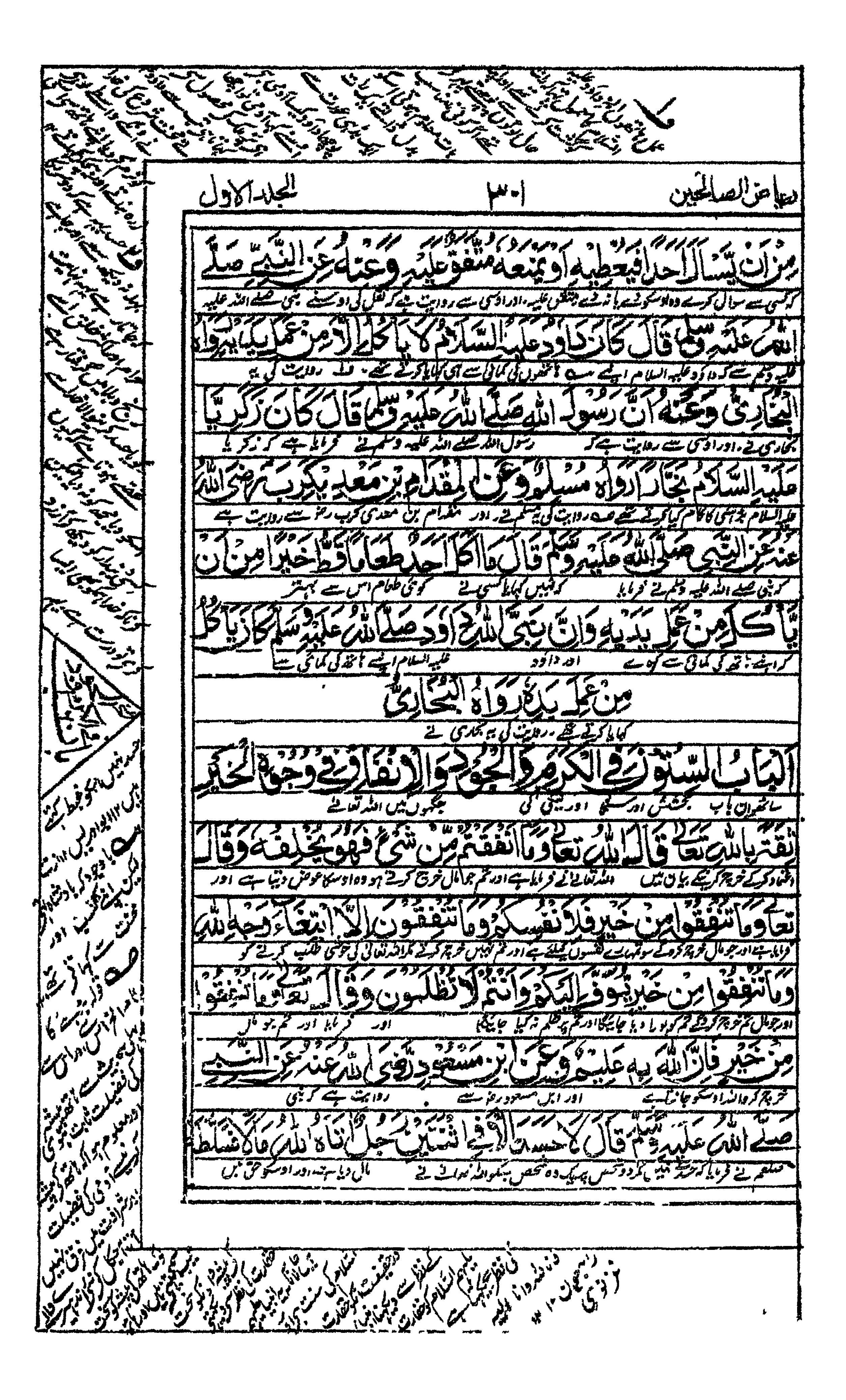
عبد الله الزبير بن العوام رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم لأن يأخذ أحدكم أحبله ثم يأتي الجبل فيأتي بحزمة من حطب

على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من أن يسأل الناس

أعطوه أو منعوه رواه البخاري وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن يحتطب أحدكم حزمة على ظهره خير له



من ان يسأل احدا فيعطيه او يمنعه متفق عليه وعنه عن النبي صلى
کہ کسی سے سوال کرے وہ اوسکو دیوے یا نہ دیوے متفق علیہ ۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اونہوں نے نبی صلے اللہ علیہ

الله عليه وسلم قال كان داود عليه السلام لا ياكل الا من عمل يده رواه
وسلم سے کہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے ہی کھایا کرتے تھے ۔ نقل روایت کی یہ

البخاري وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان زكريا
بخاری نے ۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زکریا

عليه السلام نجارا رواه مسلم وعن المقدام بن معدي كرب رضي الله
علیہ السلام بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور مقدام بن معدی کرب رضہ سے روایت ہے

عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما اكل احد طعاما قط خيرا من ان
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی طعام اس سے بہتر کسی نے نہیں کھایا

يأكل من عمل يده وان نبي الله داود صلى الله عليه وسلم كان ياكل
کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاوے اور داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے

من عمل يده رواه البخاري
کھایا کرتے تھے ۔ روایت کی یہ بخاری نے

الباب الستون في الكرم والجود والانفاق في وجوه الخير
ساٹھواں باب بخشش اور سخا اور نیکی کی جگہوں میں اللہ تعالےٰ

ثقة بالله تعالى قال الله تعالى وما انفقتم من شيء فهو يخلفه وقال
اعتماد کرکے خرچ کرنیکے بیان میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور تم جو مال خرچ کرتے ہو وہ اوسکا عوض دیتا ہے اور

تعالى وما تنفقوا من خير فلانفسكم وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله
فرمایا ہے اور جو مال خرچ کروگے سو تمہارے نفسوں کیلئے ہے اور تم نہیں خرچ کرتے مگر اللہ تعالےٰ کی خوشی طلب کرنے کو

وما تنفقوا من خير يوف اليكم وانتم لا تظلمون وقال تعالى وما تنفقوا
اور جو مال تم خرچ کروگے تم کو پورا دیا جائیگا اور تم پر ظلم نہ کیا جائیگا اور فرمایا اور تم جو مال

من خير فان الله به عليم وعن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي
خرچ کرو اللہ اوسکو جانتا ہے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال لا حسد الا في اثنتين رجل اتاه الله مالا فسلطه
صلعم نے فرمایا کہ حسد نہیں ہے مگر دو کس پر ایک وہ شخص جسکو اللہ نے مال دیا ہے اور اوسکو حق میں



على هلكته في الحق ورجل آتاه الله حكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق
خرچ کرنے کی توفیق دی ہے۔ دوسرا وہ جسکو اللہ تعالے نے حکمت و علم دیا ہو وہ اسکے موافق حکم کرتا ہے اور لوگوں کو تعلیم کرتا ہے متفق
عليه ومعناه ينبغي أن لا يغبط أحد إلا على إحدى هاتين الخصلتين و
علیہ۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ کسی کو لائق نہیں کہ کسی پر حسد کرے مگر ان ہی دو خصلتوں پر کرنا لائق ہے اور
عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم أيكم مال وارثه أحب إليه من ماله
اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں ایسا کون ہے جسکو وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پیارا ہو۔
قالوا يا رسول الله ما منا أحد إلا ماله أحب إليه قال فإن ماله ما قدم
لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں کوئی نہیں مگر اوسکو اپنا مال زیادہ پیارا ہے آپنے فرمایا اوسکا مال وہی ہے جو اوسنے آگے بھیجدیا
ومال وارثه ما أخر رواه البخاري وعن عدي بن حاتم رضي الله عنه
اور وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑ گیا۔ روایت کی بخاری نے اور عدی بن حاتم رض سے روایت ہے
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتقوا النار ولو بشق تمرة متفق
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کی پھانک ہی دیکر سہی متفق
عليه وعن جابر رضي الله عنه قال ما سئل رسول الله صلى الله عليه
علیہ اور روایت ہے جابر رض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی چیز
وسلم شيئا قط فقال لا متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال
نہیں مانگی گئی کہ آپنے اوسکو نہ کہا ہو۔ متفق علیہ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من يوم يصبح العباد فيه إلا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن نہیں چڑھتا مگر ہر دن
ملكان ينزلان فيقول أحدهما اللهم أعط منفقا خلفا ويقول الآخر
دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنیوالے کو مال خرچ ہونے کی جگہ عطا کر اور دوسرا کہتا ہے
اللهم أعط ممسكا تلفا متفق عليه وعنه أن رسول الله صلى الله
یا اللہ بخیل کے مال کو تلف کر متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
عليه وسلم قال قال الله تعالى أنفق يا ابن آدم ينفق عليك متفق عليه
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے خرچ کر اے بیٹے آدم کے تجھ پر خرچ کیا جائیگا متفق علیہ
وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما أن رجلا سأل رسول
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے کہ ایک آدمی نے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے فرمایا یہ کہ تو کھانا کھلاوے اور واقف

عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ناواقف کو السلام علیکم کہا کرے متفق علیہ ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهَا مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ

صلعم نے فرمایا ہے کہ چالیس خصلتیں ہیں ادنیٰ سب میں سے اعلیٰ اور بہتر کسی کو بکری عاریۃً دینا ہے کہ اسکا دودھ پیوے کوئی نہیں

بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا

عمل کرے ایک خصلت پر ان چالیس خصلتوں میں سے ثواب کی امید پر اور اسکے وعدے کو سچا جان کر مگر کہ

الْجَنَّةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ بَيَانِ كَثْرَةِ

کرے اللہ اوسکو بہشت میں داخل کریگا ۔ روایت کی یہ بخاری نے اور تحقیق گذر چکا بیان اس حدیث کا بیچ بیان

طُرُقِ الْخَيْرِ وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کثرت طرق خیر کے اور ابو امامہ صدی بن عجلان رض سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابن آدم اگر تو اپنے مال میں سے زائد کو نیکی کے راہ میں خرچ کرے تو تیرے حق میں بہتر ہے

لَكَ وَأَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا

اور اگر تو اوسکو بند کر کے رکھے تو تیرے حق میں برا ہے اور پہلے اونکو دیا کر جو تیرے عیال ہیں اور اوپر کا ہاتھ نیچے والے

خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سُئِلَ

ہاتھ سے بہتر ہے ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور روایت ہے انس رض سے کہا کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَلَقَدْ جَاءَهُ

رسول اللہ صلعم سے اسلام پر کوئی شئے سوال نہیں کی گئی مگر آپنے عطا ہی کی ہے اور ایک آدمی آپکے پاس

رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَإِنَّ

آیا آپنے اوسکو اسقدر بکری عطا کی کہ درمیان دو پہاڑ کے سماسکیں پس وہ اپنی قوم میں گیا اور اونکو کہا کہ اے میری قوم مسلمان ہوجاؤ کہ

مُحَمَّدًا يُعْطِيْ عَطَاءَ مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيْدُ

محمد صلعم اوس شخص کی مثل عطا کرتا ہے جسکو فقر کا کچھ خوف نہیں ہوتا اور بیشک آدمی ایسے تھے کہ دنیا کی خواہش کے لئے

إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا

مسلمان ہوتے تھے تھوڑی سی دیر میں ایسے ہو جایا کرتے تھے کہ اسلام اونکو دنیا



وما عليها رواه مسلم وعن عمر رضي الله عنه قال قسم رسول الله صلى

الله عليه وسلم قسما فقلت والله يا رسول الله لغير هؤلاء كانوا احق به

منهم قال انهم خيروني بين ان يسألوني بالفحش او يبخلوني فلست

بباخل رواه مسلم وعن جبير بن مطعم رضي الله عنه انه قال بينما

هو يسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مقفله من حنين فعلقه

الاعراب يسألونه حتى اضطروه الى سمرة فخطفت رداءه فوقف النبي صلى الله

عليه وسلم فقال اعطوني ردائي فلو كان لي عدد هذه العضاه نعما لقسمته

بينكم ثم لا تجدوني بخيلا ولا كذابا ولا جبانا رواه البخاري مقفله

اي في حال رجوعه السمرة شجرة العضاه شجر له شوك وعن ابي هريرة

رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من

مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله عز وجل

رواه مسلم وعن ابي كبشة عمر بن سعد الانماري رضي الله عنه انه سمع

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلاثة اقسم عليهن واحدثكم حديثا

فاحفظوه ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر

تم اوسکو یاد رکھو کہ بندہ کا مال صدقہ کرنے سے گھٹتا نہیں ہے اور جس بندہ پر ظلم کیا جاوے اور وہ اوس پر صبر کرے

عليها الا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسئلة الا فتح الله عليه باب

اللہ اوسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور کوئی آدمی اپنے پروردگار سے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ تعالی اوسپر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے

فقر او كلمة نحوها واحدثكم حديثا فاحفظوه قال انما الدنيا لاربعة نفر

یا اوسکی مثل کوئی کلمہ آپنے فرمایا اور میں تم کو ایک بات سناتا ہوں تم اوسکو یاد رکھو دنیا چار آدمی کے لئے ہے

عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي فيه ربه ويصل فيه رحمه ويعلم

ایک وہ آدمی جسکو خدا تعالی نے مال اور علم عطا کیا ہے وہ اپنے رب کو ڈرتا ہے اور اوس میں قرابتیوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے اور جانتا ہے

لله فيه حقا فهذا بافضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه

اللہ تعالی کا حق اوسمیں پہچانتا ہے یہ شخص افضل مرتبہ میں ہے دوسرا وہ آدمی ہے جسکو اللہ تعالی نے علم دیا ہے

مالا فهو صادق النية يقول لو ان لي مالا لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته

مال نہیں دیا اور اوسکی نیت صادق ہے کہتا ہے اگر مجھے مال ملتا تو فلانے شخص کیطرح مال کو صرف کروں اور اوس نیت پر عمل کروں

فاجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا ولم يرزقه علما فهو يخبط في ماله

پھر دونوں اجر میں برابر ہیں تیسرا وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالی نے مال دیا ہے علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بغیر علم کے خبط کرتا ہے

بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله فيه حقا فهذا با

اوسمیں اپنے رب سے کچھ خوف نہیں کرتا اور نہ قرابتیوں سے سلوک کرتا ہے اور نہ اوسمیں کچھ اللہ تعالی کا حق پہچانتا ہے یہ شخص بدتر

خبث المنازل وعبد لم يرزقه الله مالا ولا علما فهو يقول لو ان لي مالا لعملت

مرتبہ میں ہے چوتھا وہ آدمی ہے جسکو خدا تعالی نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم اور کہتا ہے کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں فلانے شخص

فيه بعمل فلان فهو بنيته فوزرهما سواء رواه الترمذي وقال حديث

کی مثل عمل کروں اور عیش اڑاؤں پس بسبب نیت کے دونوں گناہ میں برابر ہیں روایت کی اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح

حسن صحيح وعن عائشة رضي الله عنها انهم ذبحوا شاة فقال النبي

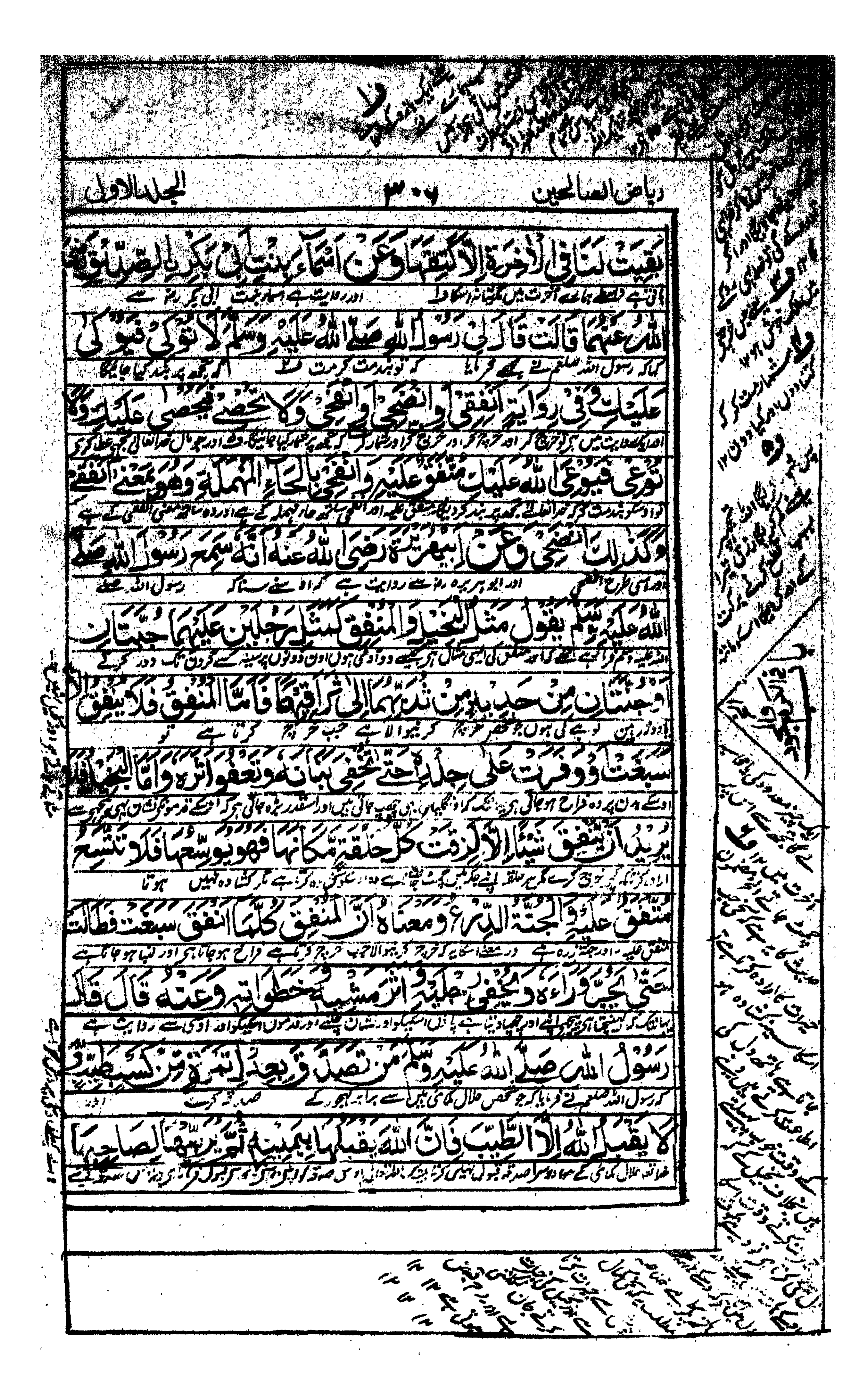
ہے اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کر کے تقسیم کی نبی

صلى الله عليه وسلم ما بقي منها قالت ما بقي منها الا كتفها قال بقي كلها غير

صلعم نے فرمایا اسمیں سے کیا باقی ہے عائشہ رض نے کہا اسمیں سے ایک بازو باقی ہے آپ نے فرمایا سب باقی ہے مگر

كتفها رواه الترمذي وقال حديث صحيح ومعناه تصدقوا بها الا كتفها فقال

ایک بازو روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور معنے اسکے یہ ہیں کہ صدقہ کیا انہوں نے اسکو مگر شانہ اسکے کو بس فرمایا



بقيت لنا في الآخرة الا كتفها وعن اسماء بنت ابي بكر الصديق

باقی ہے ہمارے واسطے آخرت میں مگر شانہ اسکا اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر رض سے

رضي الله عنهما قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا توكي فيوكى

کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ تو بند مت کر کہ تجھ پر بند کیا جائیگا

عليك وفي رواية انفقي او انفحي او انضحي ولا تحصي فيحصي الله عليك ولا

اور ایک روایت میں ہے کہ خرچ کر اور خرچ کر اور مت شمار کر کہ تجھ پر شمار کیا جائیگا اور جمع مت کر کہ اللہ تعالی جمع کریگا

توعي فيوعي الله عليك متفق عليه وانفحي بالحاء المهملة وهو بمعنى انفقي

تو اسکو بند مت کر کہ اللہ تعالی تجھ پر بند کریگا متفق علیہ اور انفحی ساتھ حاء مہملہ کے ہے اور وہ ساتھ معنی انفقی کے ہے

وكذلك انضحي وعن ابي هريرة رضي الله عنه انه سمع رسول الله صلى

اور اسی طرح انضحی اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ اس نے سنا کہ رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم يقول مثل البخيل والمنفق كمثل رجلين عليهما جبتان

اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی ہوں اور دونوں پر سینہ سے گردن تک دو زرہ ہوں

من حديد من ثديهما الى تراقيهما فاما المنفق فلا ينفق الا

لوہے کی ہوں جو چھاتی سے ہنسلی تک ہوں پس خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو

سبغت او وفرت على جلده حتى تخفي بنانه وتعفو اثره واما البخيل فلا

اسکے بدن پر وہ فراخ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ انگلیاں چھپ جاتی ہیں اور اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اسکے قدم کا نشان بھی مٹ جاتا ہے اور بخیل

يريد ان ينفق شيئا الا لزقت كل حلقة مكانها فهو يوسعها فلا تتسع

ارادہ کرتا ہے کہ کچھ خرچ کرے مگر ہر حلقہ اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے وہ اسکو کشادہ کرتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا

متفق عليه والجنة الدرع ومعناه ان المنفق كلما انفق سبغت وطالت

متفق علیہ اور جنہ زرہ ہے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے فراخ ہو جاتی ہے اور لمبی ہو جاتی ہے

حتى تجر وراءه وتخفي رجليه واثر مشيه وخطواته وعنه قال قال

یہانتک کہ پیچھے کھنچتی ہے اور چھپا لیتی ہے پاؤں اسکے اور نشان چلنے اور قدموں کا اور اسی سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب ولا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص حلال کمائی میں سے برابر ایک کھجور کے صدقہ کرے

يقبل الله الا الطيب فان الله يقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها

اور اللہ حلال کمائی کے سوا دوسرا صدقہ قبول نہیں کرتا بیشک اللہ تعالی اس صدقہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے قبول فرماتا ہے پھر اسکو اسکے صاحب کے لئے بڑھاتا ہے



كما يربي أحدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه. الفلو بفتح الفاء

وضم اللام وتشديد الواو ويقال أيضا بكسر الفاء وإسكان اللام وتخفيف

الواو وهو المهر. وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل

يمشي بفلاة من الأرض فسمع صوتا في سحابة اسق حديقة فلان

فتنحى ذلك السحاب فأفرغ ماءه في حرة فإذا شرجة من تلك الشراج

قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فإذا رجل قائم في حديقته

يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم

الذي سمع في السحابة فقال يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال إني

سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماؤه يقول اسق حديقة فلان

لاسمك فما تصنع فيها فقال أما إذ قلت هذا فإني أنظر إلى ما يخرج منها

فأتصدق بثلثه وآكل أنا وعيالي ثلثا وأرد فيها ثلثه رواه مسلم

الحرة الأرض الملبسة حجارة سوداء والشرجة بفتح الشين المعجمة وإسكان

الراء وبالجيم هي مسيل الماء

الباب الحادي والستون في النهي عن البخل والشح

باب اکسٹھواں بخل اور حرص سے نہی کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى وأما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو شخص بخل کرے اور مستغنی ہو جاوے اور جنت کی تکذیب کرے تو ہم اوسکے لئے دوزخ کا عذاب

للعسرى وما يغني عنه ماله إذا تردى وقال تعالى ومن يوق شح نفسه

تیار کر رکھینگے اور جب وہ بالتحقیق گرفتار ہوگا تو اوس وقت اوسکا مال اوسکو کچھ فائدہ نہ دیگا۔ اور فرمایا جو شخص نفس کی حرص سے بچایا گیا

فأولئك هم المفلحون وأما الأحاديث فتقدمت جملة منها في الباب

پس وہی ہیں کامیابی پانے والے لیکن احادیث پس اون میں سے کچھ پہلے باب میں

السابق وعن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

گذر چکے ہیں اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال اتقوا الظلم فإن الظلم ظلمات يوم القيامة واتقوا الشح فإن الشح

فرمایا کہ ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہونگے اور حرص سے بچو کیونکہ حرص نے

أهلك من كان قبلكم حملهم على أن سفكوا دماءهم واستحلوا محارمهم

تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اونکو خونریزی اور محرمات کو حلال سمجھنے پر آمادہ کر دیا روایت کی یہ مسلم نے

رواه مسلم

الباب الثاني والستون في الإيثار والمواساة

باب باسٹھواں ایثار اور مواسات کے بیان میں

قال الله تعالى ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة وقال

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اپنے نفسوں پر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ اونکو خود بھی بھوک اور حاجت ہو اور فرمایا

تعالى ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما وأسيرا وعن أبي هريرة

اور کھانا کھلاتے ہیں اوس کی محبت پر یتیم اور مسکین اور قیدی کو اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے

رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إني مجهود

کہا کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ میں مفلس بھوکا ہوں

فأرسل إلى بعض نسائه فقالت لا والذي بعثك بالحق ما عندي إلا

آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی عورت کے پاس آدمی بھیجا اوس عورت نے کہا مجھے قسم اوس ذات پاک کی جس نے آپ کو سچا نبی بھیجا ہے

ماء ثم أرسل إلى أخرى فقالت مثل ذلك حتى قلن كلهن مثل ذلك

پانی کے سوا میرے پاس کچھ نہیں پھر دوسری عورت کے پاس بھیجا اوسنے بھی ایسا ہی جواب دیا تا کہ تمام عورتوں نے یہی جواب دیا

والذي بعثك بالحق ما عندي إلا الماء فقال من يضيف هذه الليلة

فقال رجل من الأنصار أنا يا رسول الله فانطلق به إلى رحله فقال لامرأته

أكرمي ضيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي رواية قال لامرأته هل

عندك شيء قالت لا إلا قوت صبياني قال فعلليهم بشيء وإذا أرادوا

العشاء فنوميهم وإذا دخل ضيفنا فأطفئي السراج وأريه أنا نأكل فقعدوا

وأكل الضيف وباتا طاويين فلما أصبح غدا على النبي صلى الله عليه وسلم

فقال لقد عجب الله من صنيعكما الليلة متفق عليه وعنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم طعام الاثنين كافي الثلاثة وطعام الثلاثة كافي

الأربعة متفق عليه وفي رواية لمسلم عن جابر رضي الله عنه عن النبي

صلى الله عليه وسلم قال طعام الواحد يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي

الأربعة وطعام الأربعة يكفي الثمانية وعن أبي سعيد الخدري رضي

الله عنه قال بينما نحن في سفر مع النبي صلى الله عليه وسلم إذ جاء رجل

على راحلة له فجعل يصرف بصره يمينا وشمالا فقال رسول الله صلى

اللہ علیہ وسلم من کان معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ و

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری زائد ہو وہ اسکو دیدیوے جسکے پاس سواری نہیں اور

من کان لہ فضل من زاد فلیعد بہ علی من لا زاد لہ فذکر من

جسکے پاس زاد فاضل ہو وہ اوسکو دیدیوے جسکے پاس زاد نہیں پس آپنے اسی طرح سب قسم کے

اصناف المال ما ذکر حتی رأینا انہ لا حق لاحد منا فی فضل رواہ مسلم وعن

مال کا ذکر کیا اور ایسا ہی فرماتے گئے تاکہ ہمنے سمجھا کہ زائد مال میں ہمارا حق کچھ نہیں روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے سہل

سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ ان امرأۃ جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بن سعد رض سے کہ ایک عورت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چادر لائی

ببردۃ منسوجۃ فقالت نسجتہا بیدی لاکسوکہا فاخذ النبی صلی اللہ علیہ و

بنا ہوا تھا اس میں حاشیہ اور کہا کہ یہ چادر میں نے آپکے پہننے کیلئے بنائی ہے آپنے وہ چادر لیلی طور سے لے لی

سلم محتاجا الیہا و انہا لازارہ فقال فلان اکسنیہا ما احسنہا فقال

گویا آپ اوسکے حاجتمند تھے اور پھر سے ہماری طرف نکل آئے اور وہی تہبند کیا ہوا تھا فلاں نے کہا یہ چادر بہت خوب ہے آپ مجھ

نعم فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس ثم رجع فطواہا ثم ارسل

کو پہنا دیجئے آپنے فرمایا ہاں بہت خوب پس نبی صلعم مجلس میں بیٹھے پھر لوٹکر تشریف لیگئے اور وہ چادر لپیٹ کر اوس شخص کے پاس

بہا الیہ فقال لہ القوم ما احسنت لبسہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم محتاجا

بھیجوا دی لوگوں نے اوسکو کہا تونے اچھا نہ کیا نبی صلعم نے محتاج کے طور یہ پہن لی تھی

الیہا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد سائلا فقال انی واللہ ما سألتہ لا

پھر تو نے آپسے سوال کیا اور تو جانتا تھا کہ آپ سائل کو رد نہیں کیا کرتے انہوں نے کہا مجھے قسم ہے کہ میں نے یہ چادر پہننے کو نہیں لی

لبسہا انما سألتہ لتکون کفنی فقال سہل فکانت کفنہ رواہ البخاری و

میں نے اسلئے لی ہے کہ یہ چادر میرا کفن ہو کہا سہل نے کہ وہ چادر اوسکا کفن ہوئی روایت کی یہ بخاری نے - اور

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

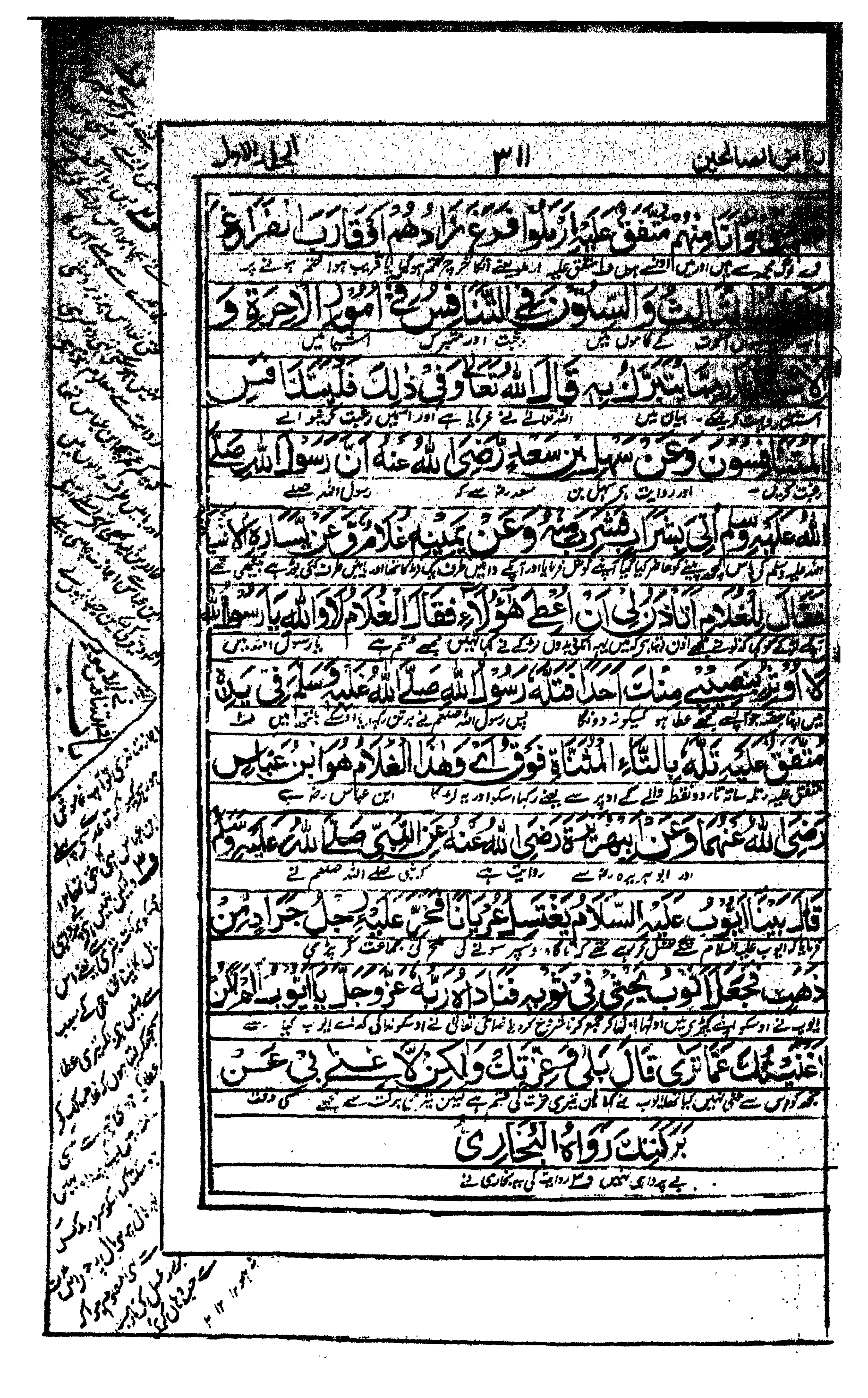
ابو موسی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالہم بالمدینۃ جمعوا

کہ اشعری لوگ جب غزوہ میں اونکا زاد قریب الاختتام ہو جاتا ہے یا مدینہ میں اونکے عیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ

ما کان عندہم فی ثوب واحد ثم اقتسموہ بینہم فی اناء واحد بالسویۃ

اونکے پاس موجود ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں پھر آپسمیں ایک برتن سے برابر بانٹ لیتے ہیں



وأنا منهم متفق عليه أرملوا فرغ زادهم أو قارب نفراغ

باب التنافس في أمور الآخرة و

الاستكثار مما يتبرك به قال الله تعالى وفي ذلك فليتنافس

المتنافسون وعن سهل بن سعد رضي الله عنه أن رسول الله صلى

الله عليه وسلم أتي بشراب فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره الأشياخ

فقال للغلام أتأذن لي أن أعطي هؤلاء فقال الغلام لا والله يا رسول الله

لا أوثر بنصيبي منك أحدا فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في يده

متفق عليه تله بالتاء المثناة فوق أي وضعه وهذا الغلام هو ابن عباس

رضي الله عنهما وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال بينا أيوب عليه السلام يغتسل عريانا فخر عليه جراد من

ذهب فجعل أيوب يحثي في ثوبه فناداه ربه عز وجل يا أيوب ألم أكن

أغنيتك عما ترى قال بلى وعزتك ولكن لا غنى بي عن

بركتك رواه البخاري

الباب الرابع والستون في فضل الغني الشاكر وهو من

باب چونسٹھواں غنی شکر کرنیوالے کی فضیلت کے بیان میں اور غنی شکر کرنیوالا وہ ہے

اخذ المال من وجهه وصرفه في وجوهه المأمور بها قال

جو مال حلال وجہ سے حاصل کرے اور ان جگہوں میں صرف کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے امر کیا ہے فرمایا

الله تعالى فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى

اللہ تعالیٰ نے سو جسنے دیا اور ڈر رکھا اور سچ جانا بھلی بات کو تو اسکو ہم سہج سہج پہنچا دینگے آسانی میں

وقال تعالى وسيجنبها الاتقى الذي يؤتي ماله يتزكى وما لاحد

اور فرمایا ہے اور بچاو ینگے اوس سے بڑا ڈرنیوالا جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو اور نہیں کسیکا

عنده من نعمة تجزى الا ابتغاء وجه ربه الاعلى ولسوف يرضى

اوسپر احسان جسکا بدلا دے مگر چاہ کر منہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر اور آگے وہ راضی ہوگا

وقال تعالى ان تبدوا الصدقات فنعما هي وان تخفوها وتؤتوها

اور فرمایا اگر کھلے دو خیرات تو کیا اچھی بات ہے اور اگر چھپاؤ اور

الفقراء فهو خير لكم ويكفر عنكم من سيئاتكم والله بما تعملون خبير

فقیروں کو پہنچاؤ تو تمکو بہتر ہے اور اوتارتا ہے تمہارے گناہ کچھ تمہارے اور اللہ تمہارے کام سے واقف ہے اور فرمایا

وقال تعالى لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من شيء فان

ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو جب تک نہ خرچ کرو کچھ اپنی پیاری چیز سے اور جو چیز خرچ کروگے اللہ کو

الله به عليم والآيات في فضل الانفاق في الطاعات كثيرة معلومة

معلوم ہے اور فضیلت میں خرچ کرنے کی طاعات میں آیتیں بہت ہیں معلوم ہیں

وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

اور عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

عليه وسلم لا حسد الا في اثنتين رجل آتاه الله مالا فسلطه على هلكته

علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد نہیں مگر دو شخص پر ایک وہ شخص جسکو اللہ نے مال دیا ہے اور اوسکو حق میں خرچ کرنیکی توفیق

في الحق ورجل آتاه الله حكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق عليه و

دی ہے دوسرا وہ جسکو اللہ نے حکمت دیا ہے اور اوسکے موافق حکم دیتا ہے اور لوگوں کو تعلیم کرتا ہے متفق علیہ

تقدم شرحه قريبا وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول

اسکی شرح عنقریب گذری ہے اور ابن عمر رضہ سے سنا ہے کہ رسول

اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لا حسد الّا فی اثنتین رجل آتاہ اللّٰہ القرآن

اللہ صلعم نے فرمایا کہ نہیں حسد مگر دو چیزوں میں ایک وہ جسکو خدا تعالیٰ نے قرآن دیا ہے

فھو یقوم بہ آناء اللیل وآناء النھار ورجل آتاہ اللّٰہ مالا فھو ینفقہ

وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اوسکے اوقات رات کی میں اور اوقات دن کی میں اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہے

آناء اللیل وآناء النھار متفق علیہ الآناء الساعات وعن ابی ھریرۃ

اوقات رات کی میں اور اوقات دن کی میں نقل کی بخاری اور مسلم نے آنا اوقات میں اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے

رضی اللّٰہ عنہ ان فقراء المھاجرین اتوا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مہاجروں میں سے جو لوگ فقیر تھے

فقالوا ذھب اھل الدثور بالدرجات العلی والنعیم المقیم فقال وما

اونہوں نے عرض کی یا رسول اللہ مالدار لوگ درجے بلند اور نعمتیں ہمیشگی کے لیگئے آپنے فرمایا یہہ

ذلک فقالوا یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ویتصدقون

کیا بات ہے اونہوں نے عرض کی وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں

ولا نتصدق ویعتقون ولا نعتق فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

ویسی ہی وہ بھی روزہ رکھتے ہیں اور وہ صدقہ دیتے ہیں اور ہم نہیں دیتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کرتے سو فرمایا رسول اللہ نے

افلا اعلمکم شیئا تدرکون بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم

کیا نہیں تم کو ایک علم تعلیم نہ کروں کہ جس سے تم سابقین کا درجہ حاصل کرو اور پچھلوں سے سابق ہو جاؤ اور تم سے کوئی

ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول

افضل نہ ہو مگر وہ شخص جو تمہارے مثل عمل کرے اونہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپنے فرمایا

اللّٰہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلوۃ ثلاثا وثلاثین مرۃ

کہ تم سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ ہر نماز کے بعد تینتیس بار کہا کرو

فرجع فقراء المھاجرین الی رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقالوا سمع اخواننا

مہاجر فقیر پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ سنا ہے بھائی

اھل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثلہ فقال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ذلک

مالدار یہہ عمل سنکر ہمارے مثل کرنے لگے آپنے فرمایا

فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء متفق علیہ وھذا لفظ روایۃ مسلم الدثور

اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے متفق علیہ



اموال الکثیرة واللہ اعلم

بہت سے مال ہیں اور اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا ہے

الباب الخامس والستون فی ذکر الموت وقصر الامل

باب پینسٹھواں موت کے یاد کرنے کے اور امل کے چھوٹا کرنیکے بیان میں

قال اللہ تعالیٰ کل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجورکم یوم القیمة

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نفس موت کو چکھنے والا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اجر پورے پورے ملیں گے

فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة الدنیا الا متاع

جو شخص آگ سے دور کیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا بیشک وہ کامیاب ہوا اور نہیں دنیا کی زندگی مگر فریب کا اسباب

الغرور وقال تعالیٰ وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس

اور فرمایا ہے اور کوئی جی نہیں جانتا کیا کریگا کل اور کوئی جی نہیں جانتا

بای ارض تموت وقال تعالیٰ فاذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعة و

کس زمین میں مرے گا اور فرمایا پھر جب پہنچیگا ان کا وعدہ نہ دیر کرینگے ایک گھڑی اور

لا یستقدمون وقال تعالیٰ یایها الذین امنوا لا تلهکم اموالکم و

نہ جلدی اور فرمایا اے ایمان والو غافل نہ کریں تم کو تمہارے مال اور

لا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک هم الخسرون ۝ و

تمہارے اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہ کام کرے تو وہی لوگ ہیں ٹوٹے میں آئے اور

انفقوا مما رزقنکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا

خرچ کرو کچھ ہمارا دیا اس سے پہلے کہ پہنچے کسی کو تم میں سے موت تب کہے اے رب کیوں نہ ڈھیل دی مجھ کو

اخرتنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصلحین ولن یؤخر اللہ نفسا

ایک تھوڑی مدت کہ میں خیرات کرتا اور ہوتا نیک لوگوں میں اور ہرگز نہ ڈھیل دے گا اللہ کسی جی کو جب پہنچا

اذا جاء اجلها واللہ خبیر بما تعملون وقال تعالیٰ حتی اذا جاء احدهم

اس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو اور فرمایا ہے یہاں تک کہ جب پہنچے ان میں سے کسی کو

الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا انها کلمة

موت کہیگا اے رب مجھ کو پھر بھیجدو شاید کچھ میں بھلا کام کروں اس میں جو پیچھے چھوڑ آیا کوئی نہیں یہ ایک بات ہے

هو قائلها ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون فاذا نفخ فی الصور فلا

کہ وہ کہتا ہے اور ان کے پیچھے اٹکاؤ ہے جس دن تک اوٹھائے جاوینگے پھر جب پھونک مارے صور میں تو نہ

بآياتنا يؤمنون ولا يتساءلون فمن ثقلت موازينه فاولٰئك هم المفلحون

ومن خفت موازينه فاولٰئك الذين خسروا انفسهم في جهنم خالدون تلفح وجوههم

النار وهم فيها كالحون الم تكن آياتي تتلى عليكم فكنتم بها تكذبون الى قوله تعالى كم

لبثتم في الارض عدد سنين قالوا لبثنا يوما او بعض يوم فاسئل العادين قال

ان لبثتم الا قليلا لو انكم كنتم تعلمون افحسبتم انما خلقناكم عبثا وانكم

الينا لا ترجعون وقال تعالى الم يأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم

اور فرمایا کیا وقت نہیں پہنچا ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں ان کے دل

لذكر الله وما نزل من الحق ولا يكونوا كالذين اوتوا الكتاب من قبل

اللہ کی یاد سے اور جو اترا سچا دین اور نہ ہوں جیسے جن کو کتاب ملی اس سے پہلے

فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وكثير منهم فاسقون والآيات

پھر لمبی گذری ان پر مدت پھر سخت ہو گئے ان کے دل اور بہت ان میں بے حکم ہیں اور اس

في الباب كثيرة معلومة وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال اخذ

مضمون کی آیتیں بہت اور مشہور ہیں اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنكبي فقال كن في الدنيا كانك غريب

رسول اللہ صلعم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا کہ تو دنیا میں ہو گویا تو مسافر ہے

او عابر سبيل وكان ابن عمر رضي الله عنهما يقول اذا امسيت فلا

یا راستہ چلنے والا ہے اور ابن عمر کہا کرتے تھے جب شام ہو تو صبح کا

تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتك لمرضك ومن

انتظار مت کر اور اپنی صحت سے مرض کیلئے لے اور

حياتك لموتك رواه البخاري وعنه ان رسول الله صلى الله عليه

زندگی سے موت کیلئے روایت کی یہ بخاری نے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ



وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين إلا و

وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمان کے پاس ایسی شئے ہو کہ اوسمیں وصیت کی جاسکتی ہے تو اوسکو لازم ہے کہ دو رات نہ گذرنے دے مگر یہ کہ

وصيته مكتوبة عنده متفق عليه هذا لفظ البخاري وفي رواية لمسلم

وصیت نامہ اوسکے پاس لکھا ہوا موجود ہو متفق علیہ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کی روایت میں تین

يبيت ثلاث ليال قال ابن عمر ما مرت علي ليلة منذ سمعت رسول

رات ہے کہا ابن عمر نے کہ جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلعم

الله صلى الله عليه وسلم قال ذلك إلا وعندي وصيتي وعن أنس رضي الله

سے سنی ہے ایک رات بھی ایسی نہیں گذری کہ میری وصیت میرے پاس موجود نہ ہو

عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطوطا فقال هذا الأمل وهذا

کہا کہ نبی صلعم نے کئی خط نکالے پھر فرمایا یہ ارزو ہے آدمی کی ہے اور یہ آدمی کی اجل ہے

أجله فبينما هو كذلك إذ جاءه الخط الأقرب رواه البخاري وعن

پس اس حالت کہ آدمی اسی طرح ہے اور آرزو میں ہے کہ ناگہاں اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہے پہنچا روایت کی یہ بخاری نے اور

ابن مسعود رضي الله عنه قال خط النبي صلى الله عليه وسلم خطا مربعا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور دوسرا خط

وخط خطا في الوسط خارجا منه وخط خططا صغارا إلى هذا الذي

اوسکے درمیان سے باہر نکلا ہوا اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ طرف اوس خط کے

في الوسط من جانبه الذي في الوسط فقال هذا الإنسان وهذا أجله

کہ درمیان میں تھا اوس جانب سے کہ درمیان میں تھا پھر فرمایا یہ انسان ہے اور یہ اوسکی موت ہے جو اوسکو

محيطا به أو قد أحاط به وهذا الذي هو خارج أمله وهذه الخطط

احاطہ کررہی ہے اور یہ جو خارج ہے اوس کی آرزو ہے اور یہ

الصغار الأعراض فإن أخطأه هذا نهشه هذا وإن أخطأه هذا نهشه

چھوٹے چھوٹے خط آفتیں ہیں اگر ایک سے بچ گیا تو دوسری آفت نے کاٹا اور اگر وہ چوکی تو وہ

هذا رواه البخاري وهذه صورته وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن

کاٹتی ہے روایت کی یہ بخاری نے اور اوس کی صورت یہ ہے اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالأعمال سبعا هل تنتظرون

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات چیزوں کے آنے سے پہلے عمل نیک کر لو کس طرف سبقت کرو تم نہیں انتظار کرتے

إلا فقراً منسياً أو غنى مطغياً أو مرضاً مفسداً أو هرماً مفنداً أو موتاً

مجهزاً أو الدجال فشر غائب ينتظر أو الساعة فالساعة أدهى وأمر

رواه الترمذي وقال حديث حسن وعنه قال قال رسول الله صلى

الله عليه وسلم أكثروا ذكر هاذم اللذات يعني الموت رواه الترمذي

وقال حديث حسن وعن أبي بن كعب رضي الله عنه قال كان رسول الله

صلى الله عليه وسلم إذا ذهب ثلث الليل قام فقال يا أيها الناس اذكروا الله جاءت

الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه قلت

يا رسول الله إني أكثر الصلاة عليك فكم أجعل لك من صلاتي فقال

ما شئت قلت الربع قال ما شئت فإن زدت فهو خير لك قلت فالنصف

قال ما شئت فإن زدت فهو خير لك قلت فالثلثين قال ما شئت

فإن زدت فهو خير لك قلت أجعل لك صلاتي كلها قال إذاً تكفى

همك ويغفر لك ذنبك رواه الترمذي وقال حديث حسن

الباب السادس والستون في استحباب زيارة

القبور للرجال وما يقوله الزائر

عن بريدة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت

نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها رواه مسلم وفي رواية فمن

أراد أن يزور القبور فليزر فإنها تذكرنا الآخرة وعن عائشة رضي

الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان

ليلتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من آخر الليل إلى البقيع

فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين وأتاكم ما توعدون غدا مؤجلون

وإنا إن شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لأهل بقيع الغرقد رواه مسلم

وعن بريدة رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعلمهم

إذا خرجوا إلى المقابر أن يقول قائلهم السلام عليكم أهل الديار من

المؤمنين وإنا إن شاء الله بكم للاحقون أسأل الله لنا ولكم العافية

رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال مر رسول الله صلى

الله عليه وسلم بقبور بالمدينة فأقبل عليهم بوجهه فقال السلام عليكم

يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اے قبروں والو تم پر سلام ہو ہم کو اور تم کو خدا بخشے تم ہم سے پہلے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں روایت کی ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور کہا حدیث حسن ہے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ فِيْ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ بِسَبَبِ

باب سٹرسٹھواں بسبب نازل ہونے کسی رنج و مصیبت وغیرہ کے موت کی آرزو کرنے کی کراہت کے بیان میں

ضُرٍّ نَزَلَ بِهِ وَلَا بَأْسَ بِهِ لِخَوْفِ الْفِتْنَةِ فِي الدِّيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اور اگر دین میں فتنہ کے خوف سے موت کی آرزو کرے تو کچھ ڈر نہیں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو

إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نہ کیا کرے کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو شاید کہ زندگی کے سبب اس کی نیکی زیادہ ہو جائیگی اور اگر بدکار ہے تو شاید توبہ کر لے اور خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کرے

وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ

متفق علیہ یہ بخاری کے لفظ ہیں اور مسلم کی روایت میں ابو ہریرہ رض سے اور وہ روایت کرتے ہیں

رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور موت کے آنے سے پہلے

مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا

موت کی دعا نہ مانگے اسلئے کہ جب مر گیا تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں اور زندگی میں مومن کی نیکی زیادہ

خَيْرًا وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوتی ہے اور انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ

کوئی تم میں سے بسبب رنج و مصیبت کے نازل ہونے کی موت کی آرزو نہ کرے اگر ضرور کرتا ہی ہو تو اس طرح کہا کرے اے اللہ

أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ مُتَّفَقٌ

جہاں تک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھیو اور جب میرے حق میں مرنا بہتر ہو تو مجھے فوت کر لو متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ

علیہ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہا ہم خباب بن ارت رض کی



رضي الله عنه نعوده وقد اكتوى سبع كيات فقال إن أصحابنا الذين سلفوا مضوا ولم تنقصهم الدنيا وإنا أصبنا ما لا نجد له موضعا إلا التراب ولولا أن النبي صلى الله عليه وسلم نهانا أن ندعو بالموت لدعوت به ثم أتيناه مرة أخرى وهو يبني حائطا له فقال إن المسلم ليؤجر في كل شيء ينفقه إلا في شيء يجعله في هذا التراب متفق عليه

وهذا لفظ رواية البخاري

الباب الثامن والستون في الورع وترك الشبهات

قال الله تعالى: وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم. إن ربك لبالمرصاد

وعن النعمان بن بشير رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الحلال بين وإن الحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك أن يرتع فيه ألا وإن لكل ملك حمى ألا وإن حمى الله محارمه ألا وإن في الجسد مضغة إذا صلحت

صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ

تو سب بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

عَلَيْهِ وَرَوَيَاهُ مِنْ طُرُقٍ بِأَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

اور روایت کیا دونوں نے اس حدیث کو کئی طرق اور الفاظ متقارب سے۔ اور انس رضہ سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ

کہ نبی صلعم کو ایک چھوہارا راہ میں پڑا مل گیا آپ نے فرمایا اگر مجھے اسکا

أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ

صدقہ سے ہونیکا خوف نہ ہوتا تو میں اسکو کھا لیتا۔ متفق علیہ اور نواس بن سمعان رضہ سے روایت ہے

اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی خوش خلقی ہے اور گناہ وہ کام ہے

حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ حَاكَ بِالْحَاءِ

جس میں تیرا جی تردد و شک کرے اور تو لوگوں پر اوسکی ظاہر ہونیکو برا جانے۔ روایت کی یہ مسلم نے حاک ساتھ حاء

الْمُهْمَلَةِ وَالْكَافِ أَيْ تَرَدَّدَ فِيهِ وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مہملہ اور کاف کے یعنے شک کیا اسمیں اور روایت ہے وابصہ بن معبد رضہ سے

قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ

کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے فرمایا تو نیکی پوچھنے آیا ہے میں

قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ

نے کہا ہاں آپنے فرمایا تو اپنے دل سے پوچھ لے نیکی وہ کام ہے جسکی طرف تیرا نفس اور دل اطمینان کر جائے اور

الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ

اور اثم وہ کام ہے جو تیرے نفس کو اوسمیں تردد و شک ہو اور تیرے دل میں اوسکیطرف سے تردد و اضطراب ہو اگرچہ لوگ تجھے فتوی دے دیں

حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ فِي مُسْنَدَيْهِمَا وَعَنْ أَبِي سِرْوَعَةَ

حدیث حسن ہے روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اپنے دونوں مسندوں میں اور روایت ہے ابی سروعہ

بِكَسْرِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِهَا عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ

ساتھ کسرہ سین مہملہ اور فتحہ اسکے کے عقبہ بن حارث رضہ سے کہ میں نے

ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَ

ابی اہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا ایک عورت میری پاس آئی اور کہا کہ میں نے عقبہ اور



التي قد تزوج بها فقال لها عقبة ما أعلم أنك أرضعتني ولا أخبرتني
فركب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة فسأله فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم كيف وقد قيل ففارقها عقبة ونكحت زوجا غيره رواه
البخاري إهاب بكسر الهمزة وعزيز بفتح العين وبزاي مكررة وعن
الحسن بن علي رضي الله عنهما قال حفظت من رسول الله صلى الله عليه
وسلم دع ما يريبك إلى ما لا يريبك رواه الترمذي وقال حديث حسن
صحيح معناه اترك ما تشك فيه وخذ ما لا تشك فيه وعن عائشة رضي الله
عنها قالت كان لأبي بكر الصديق رضي الله عنه غلام وكان يخرج له
الخراج وكان أبو بكر يأكل من خراجه فجاء يوما بشيء فأكل منه أبو بكر فقال
له الغلام أتدري ما هذا فقال أبو بكر وما هو فقال كنت تكهنت لإنسان
في الجاهلية وما أحسن الكهانة إلا أني خدعته فلقيني فأعطاني لذلك فهذا
الذي أكلت منه فأدخل أبو بكر يده فقاء كل شيء في بطنه رواه البخاري الخراج
شيء يجعله السيد على عبده يؤديه إلى السيد كل يوم وباقي كسبه يكون

لِلعَبدِ وَعَن نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ كَانَ فَرَضَ لِلمُهَاجِرِين

واسطے غلام کے اور روایت ہے نافع سے کہ عمر بن خطاب رض نے پہلے مہاجروں

الاَوَّلِينَ اَربَعَةَ آلَافٍ وَفَرَضَ لِابنِهِ ثَلٰثَةَ آلَافٍ وَخَمسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ

کے واسطے چار چار ہزار وظیفہ مقرر کردیا تھا اور اپنے بیٹے کیلئے ساڑھے تین ہزار مقرر کیا تھا اور اوسکو کسی نے کہا کہ

هُوَ مِنَ المُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصتَهُ فَقَالَ اِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ اَبُوهُ يَقُولُ لَيسَ هُوَ

یہ بھی مہاجرین میں سے ہے تو نے اسکو کیوں کم دیا۔ عمر نے کہا کہ اسکے باپ کیساتھ ہجرت کی تھی جنہوں نے خود اصالۃً ہجرت

كَمَن هَاجَرَ بِنَفسِهِ رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَعَن عَطِيَّةَ بنِ عُروَةَ السَّعدِيِّ الصَّحَابِيِّ

کی ہے اونکے برابر نہیں ہو سکتا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ عطیہ بن عروہ سعدی صحابی سے

رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَا يَبلُغُ العَبدُ اَن

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ متقیوں کے درجہ کو

يَكُونَ مِنَ المُتَّقِينَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاسَ بِهِ حَذَرًا مِمَّا بِهِ بَاسٌ رَوَاهُ

نہیں پہونچ سکتا یہاں تک کہ چھوڑ دے اسی چیز کو کہ نہیں قباحت اوسمیں واسطے بچنے اوس چیز کے کہ اوسمیں قباحت ہو روایت کی یہ ترمذی

التِّرمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور کہا حدیث حسن ہے

اَلبَابُ الثَّانِي وَالسِّتُّونَ فِي اِستِحبَابِ العُزلَةِ عِندَ

باب اوپر بہتر ہونے گوشہ نشینی کے وقت بگڑنے لوگوں کے

فَسَادِ النَّاسِ وَالزَّمَانِ اَوِ الخَوفِ مِن فِتنَةٍ فِي الدِّينِ وَوُقُوعٍ فِي حَرَامٍ

اور زمانہ کے وقت اور دین میں فتنہ ہونیکے خوف سے اور حرام اور شبہات وغیرہا میں واقع ہونیکے خوف سے

وَشُبُهَاتٍ وَنَحوِهَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى فَفِرُّوا اِلَى اللهِ اِنِّي لَكُم مِنهُ نَذِيرٌ

مستحب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بھاگو اللہ کی طرف میں تم کو اوس سے ظاہر ڈر سنانے والا ہوں

مُبِينٌ وَعَن سَعدِ بنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص رض سے کہا میں نے رسول اللہ صلعم

صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ العَبدَ التَّقِيَّ الغَنِيَّ الخَفِيَّ رَوَاهُ مُسلِمٌ

کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگار مالدار گمنام بندے کو روایت کی یہ مسلم نے

اَلمُرَادُ بِالغَنِيِّ غَنِيُّ النَّفسِ كَمَا سَبَقَ فِي الحَدِيثِ الصَّحِيحِ وَعَن اَبِي سَعِيدٍ

غنی سے مراد دل کا غنی ہے جیسا کہ گذر چکا حدیث صحیح میں اور روایت ہے ابو سعید

الخدري رضي الله عنه قال قال رجل أي الناس أفضل يا رسول الله قال

خدری رضہ سے کہا کہ ایک نے کہا یارسول اللہ کون آدمی افضل ہے آپنے فرمایا

مؤمن يجاهد بنفسه وماله في سبيل الله قال ثم من قال ثم رجل معتزل

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے اوس شخص نے کہا پھر کون افضل ہے آپنے فرمایا وہ شخص جو کسی پہاڑ کے

في شعب من الشعاب يعبد ربه وفي رواية يتقي الله ويدع الناس من

درے میں گوشہ نشین ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے نفس کی شرارت سے

شره متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك

چھوڑ دے ۔ متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ عنقریب ہے

أن يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه

کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پھریگا چرانیکو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کی مقاموں پر اپنا دین لیکر بھاگے گا

من الفتن رواه البخاري وشعف الجبال أعلاها وعن أبي هريرة رضي

فتنوں کے سبب سے ۔ روایت کی یہ بخاری نے ۔ شعف الجبال پہاڑوں کی چوٹیاں اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بعث الله نبيا إلا رعى الغنم

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر سبنے بکری چرائی ہیں یاروں نے

فقال أصحابه وأنت قال نعم كنت أرعاها على قراريط لأهل مكة رواه

کہا صحابیوں نے کہ یارسول اللہ آپنے بھی چرائی ہیں آپنے فرمایا ہاں میں بھی مکہ کے لوگوں کی بکریاں کچھ قیراطوں پر چرایا کرتا تھا ۔ روایت کی بخاری نے

البخاري وعنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال من خير معاش

اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اوسنے رسول خدا صلعم سے کہ فرمایا آپنے سب لوگوں کی زندگانی سے

الناس لهم رجل ممسك بعنان فرسه في سبيل الله يطير على متنه كلما

اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اوس کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ

سمع هيعة أو فزعة طار عليه يبتغي القتل والموت مظانه أو رجل في

سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا ہے یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے جو بکریاں لے کر

غنيمة في رأس شعفة من هذه الشعف أو بطن واد من هذه الأودية يقيم

کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز کو قائم رکھتا ہے

الصلوة ويؤتي الزكوة ويعبد ربه حتى يأتيه اليقين ليس من الناس إلا في خير رواه

اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے [illegible] بجز بھلائی کے نقل کی یہ

مسلم. بطيرا أي يسرع. ومتنه ظهره. والهيعة الصوت للحرب. والفزعة نحوه.

مسلم نے ... بطیر یعنی جلدی کرتا ہے اور متنہ یعنی پشت اسکی اور ہیعۃ لڑائی کی آواز اور فزعۃ مانند اسکے ہے

ومظان الشيء المواضع التي يظن وجوده فيها. والغنيمة بضم الغين تصغير

اور مظان الشیء وہ جگہیں ہیں جو گمان کیا جاتا ہے وجود اس چیز کا انہیں اور غنیمۃ ساتھ ضمہ غین کے تصغیر

الغنم. والشعفة بفتح الشين والعين هي أعلى الجبل.

غنم کی ہے اور شعفۃ ساتھ فتح شین اور عین کے اور وہ پہاڑ کی چوٹی ہے

الباب السبعون في فضل الاختلاط بالناس وحضور

باب ستر ہواں لوگوں سے اختلاط وملاپ رکھنے اور انکے ساتھ

جمعهم وجماعاتهم ومشاهد الخير ومجالس الذكر معهم وعيادة مريضهم

جمعہ اور جماعتوں اور مشاہد خیر اور مجالس ذکر میں شامل ہونے اور بیماروں کی

وحضور جنائزهم ومواساة محتاجهم وإرشاد جاهلهم وغير ذلك

عیادت کرنے اور جنازوں پر حاضر ہونے اور محتاجوں کی حاجت روائی اور جاہلوں کی رہنمائی وغیرہ اور انکے

من مصالحهم لمن قدر على الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر وقمع

مصالح میں اشتغال کرنے کیلئے بیان میں یہ اوس شخص کیلئے ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہ قدرت رکھتا ہو اور اپنے

نفسه عن الإيذاء وصبر على الأذى. اعلم أن الاختلاط بالناس على

نفس کو انکی ایذا رسانی سے باز رکھے اور انکی ایذا پر صبر کرے تو جان لے کہ اس وجہ سے جو میں نے

الوجه الذي ذكرته هو المختار الذي كان عليه رسول الله صلى الله عليه

ذکر کی ہے لوگوں کیساتھ میل جول رکھنا وہ طریق ہے جو تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وسلم وسائر الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم وكذلك الخلفاء الراشدون

اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو مختار وپسند تھا اور خلفاء راشدین

ومن بعدهم من الصحابة والتابعين ومن بعدهم من علماء المسلمين و

اور انکے بعد صحابہ اور تابعین وغیرہم علماء مسلمانوں اور

أخيارهم وهو مذهب أكثر التابعين ومن بعدهم وبه قال الشافعي و

پرہیزگاروں کا ایسا ہی طریق تھا اور اکثر تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب تھا اور شافعی رح اور

أحمد وأكثر الفقهاء رضي الله عنهم أجمعين. قال الله تعالى: وتعاونوا على

احمد رح اور اکثر فقہا کا یہی قول ہے فرمایا اللہ تعالٰی نے نیکی اور



البر والتقوى والآيات في معنى ما ذكرته كثيرة معلومة

الباب الحادي والسبعون في التواضع وخفض الجناح

للمؤمنين قال الله تعالى واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين

وقال تعالى يا أيها الذين آمنوا من يرتد منكم عن دينه فسوف

يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه أذلة على المؤمنين أعزة على الكافرين

وقال تعالى يا أيها الناس إنا خلقناكم من ذكر وأنثى وجعلناكم شعوبا

وقبائل لتعارفوا إن أكرمكم عند الله أتقاكم وقال تعالى فلا تزكوا

أنفسكم هو أعلم بمن اتقى وقال تعالى ونادى أصحاب الأعراف رجالا

يعرفونهم بسيماهم قالوا ما أغنى عنكم جمعكم وما كنتم تستكبرون أهؤلاء

الذين أقسمتم لا ينالهم الله برحمة ادخلوا الجنة لا خوف عليكم ولا

أنتم تحزنون وعن عياض بن حمار رضي الله عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم إن الله أوحى إلي أن تواضعوا حتى لا يفخر أحد على

أحد ولا يبغي أحد على أحد رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور زیادہ نہ کرے

اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ لِلّٰهِ أَحَدٌ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ

اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ لڑکوں پر گذرا ... السلام علیکم کہا ... اور بیان کیا کہ نبی صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ الْمَدِينَةِ

لَتَأْخُذُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

وَعَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ يَعْنِي

خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

أَبِي رِفَاعَةَ تَمِيمِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ

عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا

عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ



أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أكل طعاما لعق أصابعه الثلاث

کہ رسول اللہ صلعم جب کھانا کھایا کرتے تو اپنی تین انگلی چاٹ لیا کرتے

قال وقال إذا سقطت لقمة أحدكم فليمط عنها الأذى وليأكلها ولا

اور فرمایا کہ جب نیچے گر پڑے کسی کا لقمہ تو اوس سے الایش خاک وغیرہ دور کر کے کھا لیا کرے اور

يدعها للشيطان وأمر أن نسلت القصعة قال فإنكم لا تدرون في أي طعامكم

وہ لقمہ شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور فرماتے کہ پیالہ خوب صاف کیا جایا کرے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ کھانے کونسے طعام میں

البركة رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه و

برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہ نقل کی نبی صلعم سے کہ فرمایا نہیں

سلم قال ما بعث الله نبيا إلا رعى الغنم قال أصحابه وأنت فقال نعم كنت

بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریاں اس نے کہا اصحاب نے اور آپ نے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تھا میں

أرعاها على قراريط لأهل مكة رواه البخاري وعنه عن النبي صلى الله

چراتا اوپر اجرت چند قیراط کے واسطے اہل مکہ کے نقل کی یہ بخاری نے اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم قال لو دعيت إلى كراع أو ذراع لأجبت ولو أهدي إلي ذراع أو

فرمایا کہ اگر میں دعوت میں بکری کے دست پاچہ کیطرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کر لوں اور اگر بکری کا ہاتھ یا پاؤں کا

كراع لقبلت رواه البخاري وعن أنس رضي الله عنه قال كانت ناقة

مجھ کو تحفہ دیا جاوے تو قبول کر لوں روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے انس رضی سے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم العضباء لا تسبق ولا تكاد تسبق فجاء

رسول اللہ صلعم کی اونٹنی جسکا نام عضبا تھا اوس سے کوئی بڑھ نہیں سکتا تھا ایک اعرابی دو سالہ اونٹ پر آیا

أعرابي على قعود له فسبقها فشق ذلك على المؤمنين حتى عرفه النبي صلى الله عليه وسلم

اعرابی اوس سے آگے بڑھ گیا یہ امر مسلمانوں پر شاق گذرا یہانتک کہ آپ پر ظاہر ہو گیا کہ مومنوں نے اس امر کو برا مانا ہے

فقال حق على الله أن لا يرتفع شيء من الدنيا إلا وضعه رواه البخاري

اوسوقت آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر حق ہے یہ کہ دنیا میں کوئی شے نہیں بڑھتی مگر اللہ تعالیٰ اوسکو پست کر دیتا ہے روایت کی یہ بخاری نے

الباب الثاني والسبعون في تحريم الكبر والإعجاب

بہتراواں باب تکبر اور خود بینی کے حرام ہونے کے بیان میں

قال الله تعالى تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ گھر پچھلا ہے ہم دینگے او نکو جو نہیں چاہتے چڑھنا و



الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَقَالَ تَعَالَى وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ

ملک میں اور نہ بگاڑ ڈالنا اور آخر بھلا ہو ڈر والوں کا اور فرمایا اور اپنے گال نہ پھلا لوگوں کیطرف

لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَمَعْنَى

اور مت چل زمین پر اتراتا بیشک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا بڑائیاں کرتا ۔ اور معنے

تُصَعِّرْ خَدَّكَ أَيْ لَا تُمِلْهُ وَتُعْرِضْ بِهِ عَنِ النَّاسِ تَكَبُّرًا عَلَيْهِمْ وَالْمَرَحُ التَّبَخْتُرُ

خدک کا یہ کہ مت پھیر اوسے اور نہ اعراض کر لوگوں سے بسبب تکبر کے اونپر اور مرح اترانا ہے اور

وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ

فرمایا قارون جو تھا قوم سو تھا موسےٰ کی قوم سے پھر شرارت کرنے لگا اونپر اور ہمنے دیے تھے اوسکو خزانے

مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ

اتنے کہ اوسکی کنجیوں سے جھکتے کئی مرد زور آور جب کہا اوسکی قوم نے اترا مت

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ الْآيَاتِ

اللہ کو نہیں بھاتے اترانے والے فخسفنا به وبداره الارض تک الآيات

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ

فرمایا کہ وہ شخص بہشت میں داخل ہوگا جسکے دل میں ایک ذرہ کی مقدار کبر ہو ایک آدمی نے عرض کی

إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً قَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ

کہ تحقیق ہر شخص دوست رکھتا ہی یہ کہ ہو کپڑا اوسکا اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی آپنے فرمایا اللہ تو جمیل ہے

يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَطَرُ الْحَقِّ دَفْعُهُ

جمال کو دوست رکھتا ہے کبر حق کو رد کرنے اور لوگوں کو حقیر اور ذلیل جاننے کا نام ہی روایت کیا یہ مسلم نے بطر الحق یہ ہو کہ دفع کرنا حق

وَرَدُّهُ عَلَى قَائِلِهِ وَغَمْطُ النَّاسِ احْتِقَارُهُمْ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ

اور رد کرنا اسکا کہنے والے اسکے پر اور غمط الناس حقیر جاننا انکا ہی اور سلمہ بن الاکوع رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ

کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بروبائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپنے اوسکو فرمایا

كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ فَقَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ فَمَا

داہنے ہاتھ سے کھا اوسنے کہا مجھکو اسکی طاقت نہیں آپنے فرمایا اللہ کرے تجھکو طاقت نہو نہیں باز رکھا اوسکو مگر غرور نے

قال فما رفعها الى فيه رواه مسلم وعن حارثة بن وهب رضي الله عنه

کہا پس اوس انگشتری کو اپنے مونھ کی طرف نہ اوٹھایا اس کو روایت کی ہے مسلم نے اور روایت ہے حارثہ بن وہب رضہ سے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا اخبركم باهل النار

کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلعم فرماتے تھے آیا نہ تم کو بتلاؤں دوزخی لوگ جو

كل عتل جواظ مستكبر متفق عليه وتقدم شرحه في باب ضعفة المسلمين

اجڈ موٹا حرام خور گھمنڈ والا ہے متفق علیہ ہے اس کی شرح باب ... میں گذر چکی ہے

وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضہ سے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

وسلم قال احتجت الجنة والنار فقالت النار في الجبارون والمتكبرون

کہ بہشت اور دوزخ نے باہم جھگڑا کیا دوزخ نے کہا مجھ میں گردن کش اور مغرور لوگ ہیں

وقالت الجنة في ضعفاء الناس ومساكينهم فقضى الله بينهما انك الجنة

اور بہشت نے کہا مجھ میں ضعیف اور مسکین لوگ ہیں اللہ تعالی نے ان میں فیصلہ فرمایا بہشت کو فرمایا کہ تو

رحمتي ارحم بك من اشاء وانك النار عذابي اعذب بك من اشاء ولكليكما

میری رحمت ہے جس پر چاہوں تیرے سبب رحمت کرونگا اور دوزخ کو فرمایا تو میرا عذاب ہے جس کو چاہوں تیرے ساتھ عذاب کرونگا اور تم دونوں کو

علي ملؤها رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله

بھر دینا میرے ذمہ ہے روایت کی یہ مسلم نے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر الله يوم القيامة الى من جر ازاره بطرا متفق

صلعم نے فرمایا کہ دن قیامت کے اللہ اوس شخص کی طرف نظر نہ کریگا جو اپنے ازار کو غرور سے لٹکائے کھینچتا جاتا ہے متفق

عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يكلمهم الله

علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا

يوم القيامة ولا يزكيهم ولا ينظر اليهم ولهم عذاب اليم شيخ زان و

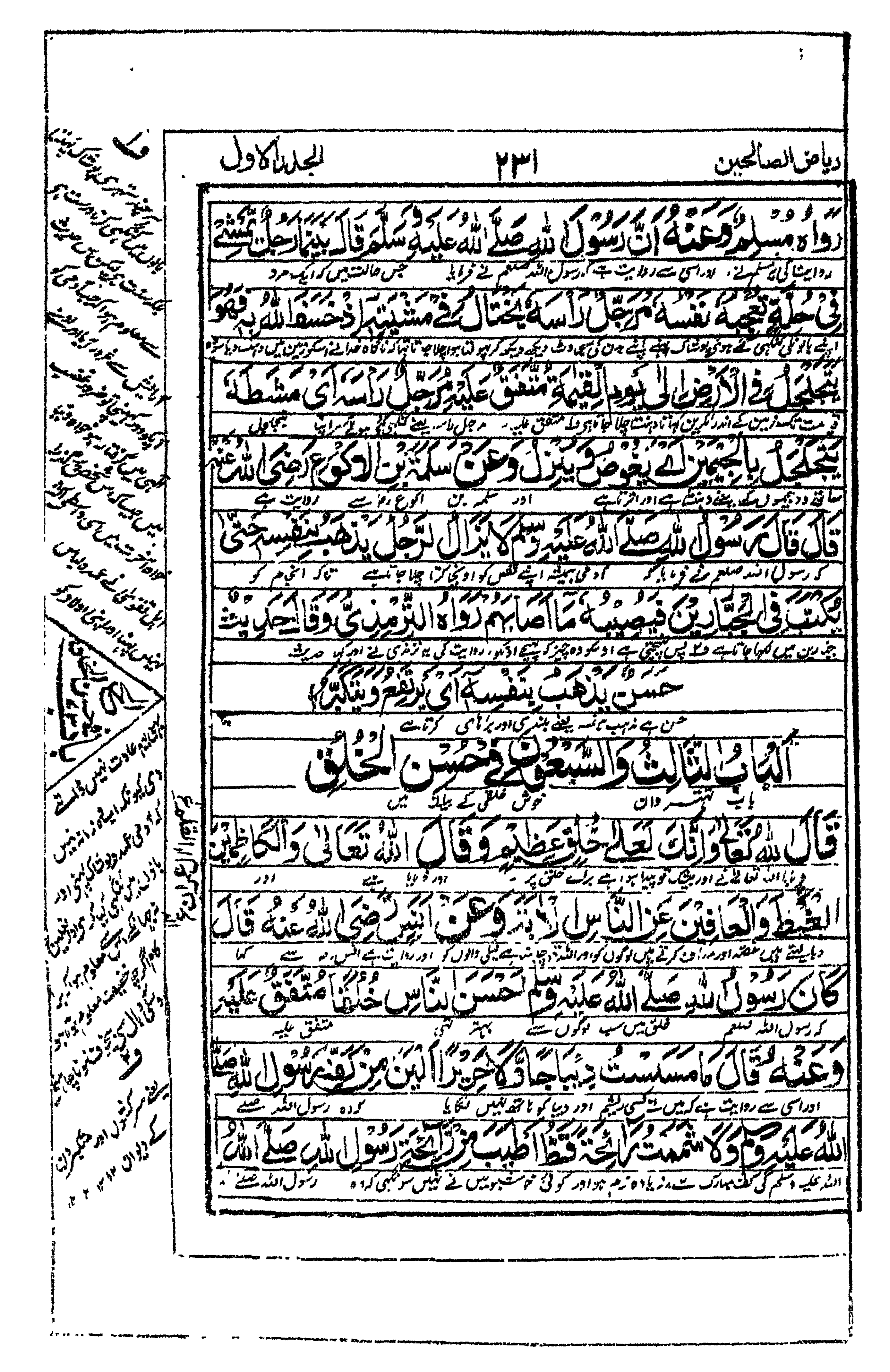
قیامت کے دن کلام نہ کریگا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کریگا اور نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور ان کو سخت مار ہوگی زانی بڈھا اور

ملك كذاب وعائل مستكبر رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله

دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج روایت کی یہ مسلم نے اور اوسی سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے

صلى الله عليه وسلم العز ازاره والكبرياء رداؤه فمن ينازعني فقد عذبته

عزت تہبند اللہ کا ہے اور بڑائی اوس کی چادر ہے پس جو شخص کہ ان کو مجھ سے چھینے تحقیق عذاب کروں گا میں اوس کو



رواه مسلم وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي

روایت کی اس کو مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس حالت میں کہ ایک مرد

في حلة تعجبه نفسه مرجل رأسه يختال في مشيته إذ خسف الله به فهو

اپنے بالوں کی کنگھی کئے ہوئے پوشاک پہنے اپنے بدن کی سج دھج دیکھ دیکھ کر پھولا ہوا چلا جاتا تھا ناگاہ خدا نے اس کو زمین میں دھنسا دیا سو وہ

يتجلجل في الأرض إلى يوم القيامة متفق عليه مرجل رأسه أي مشطه

قیامت تک زمین کے اندر دھنستا چلا جاتا ہے۔ متفق علیہ۔ مرجل رأسه یعنی کنگھی کئے ہوئے سر اپنا

يتجلجل بالجيمين أي يغوص وينزل وعن سلمة بن الأكوع رضي الله عنه

یتجلجل دو جیم سے یعنی دھنستا ہے اور اترتا ہے اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الرجل يذهب بنفسه حتى

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ آدمی ہمیشہ اپنے نفس کو اونچا کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ

يكتب في الجبارين فيصيبه ما أصابهم رواه الترمذي وقال حديث

جباروں میں لکھا جاتا ہے پس پہنچتی ہے اس کو وہ چیز کہ پہنچی ان کو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن يذهب بنفسه أي يرتفع ويتكبر

حسن ہے۔ یذهب بنفسه یعنی بلندی اور بڑائی کرتا ہے

الباب الثالث والسبعون في حسن الخلق

باب تہتروان خوش خلقی کے بیان میں

قال الله تعالى وإنك لعلى خلق عظيم وقال الله تعالى والكاظمين

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیشک تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر۔ اور فرمایا اور

الغيظ والعافين عن الناس الآية وعن أنس رضي الله عنه قال

دبا لینے والے غصے کو اور معاف کرنے والے لوگوں کو۔ اور روایت ہے انس سے کہا

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن الناس خلقا متفق عليه

کہ رسول اللہ صلعم خلق میں سب لوگوں سے بہتر تھے۔ متفق علیہ

وعنه قال ما مسست ديباجا ولا حريرا ألين من كف رسول الله صلى

اور اسی سے روایت ہے کہ میں نے کسی ریشم اور دیبا کو ہاتھ نہیں لگایا کہ وہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم ولا شممت رائحة قط أطيب من رائحة رسول الله صلى الله

اللہ علیہ وسلم کی کف مبارک سے زیادہ نرم ہو اور کوئی خوشبو میں نے نہیں سونگھی کہ وہ رسول اللہ صلے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ

علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ ہو اور میں نے دس برس رسول اللہ صلعم کی خدمت کی ہے

لِيْ قَطُّ أُفٍّ وَلَا قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ لِمَ فَعَلْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَفْعَلْهُ أَلَا فَعَلْتَ

مجھ کو کبھی اف تک نہیں کہا اور اگر میں کوئی کام جو کرنا ہوتا کر لیتا تو آپ کبھی نہیں کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا اور اگر میں نہ کرتا

كَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ

یہ کیا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا رَأَى

گورخر ہدیۃً رسول اللہ صلعم کو پیش کیا آپ نے مجھے وہ گورخر واپس دے دیا جب آپ نے میرے چہرے پر ملال

مَا فِيْ وَجْهِيْ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ النَّوَّاسِ

دیکھا تو فرمایا کہ گورخر تجھکو نہیں پھیر دیا مگر اس واسطے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ متفق علیہ۔ اور نواس بن

بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

سمعان رض سے روایت ہے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلعم سے نیکی

الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ

اور گناہ سے آپ نے فرمایا نیکی اچھا برتاؤ لوگوں سے اور گناہ وہ جو تیرے سینہ میں تردد کرے اور تو برا جانے

أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

کہ مطلع ہو جاویں گے لوگ اس پر۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ متفحش تھے

وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں وہ بہتر ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں۔ متفق علیہ۔ اور ابو الدرداء

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ

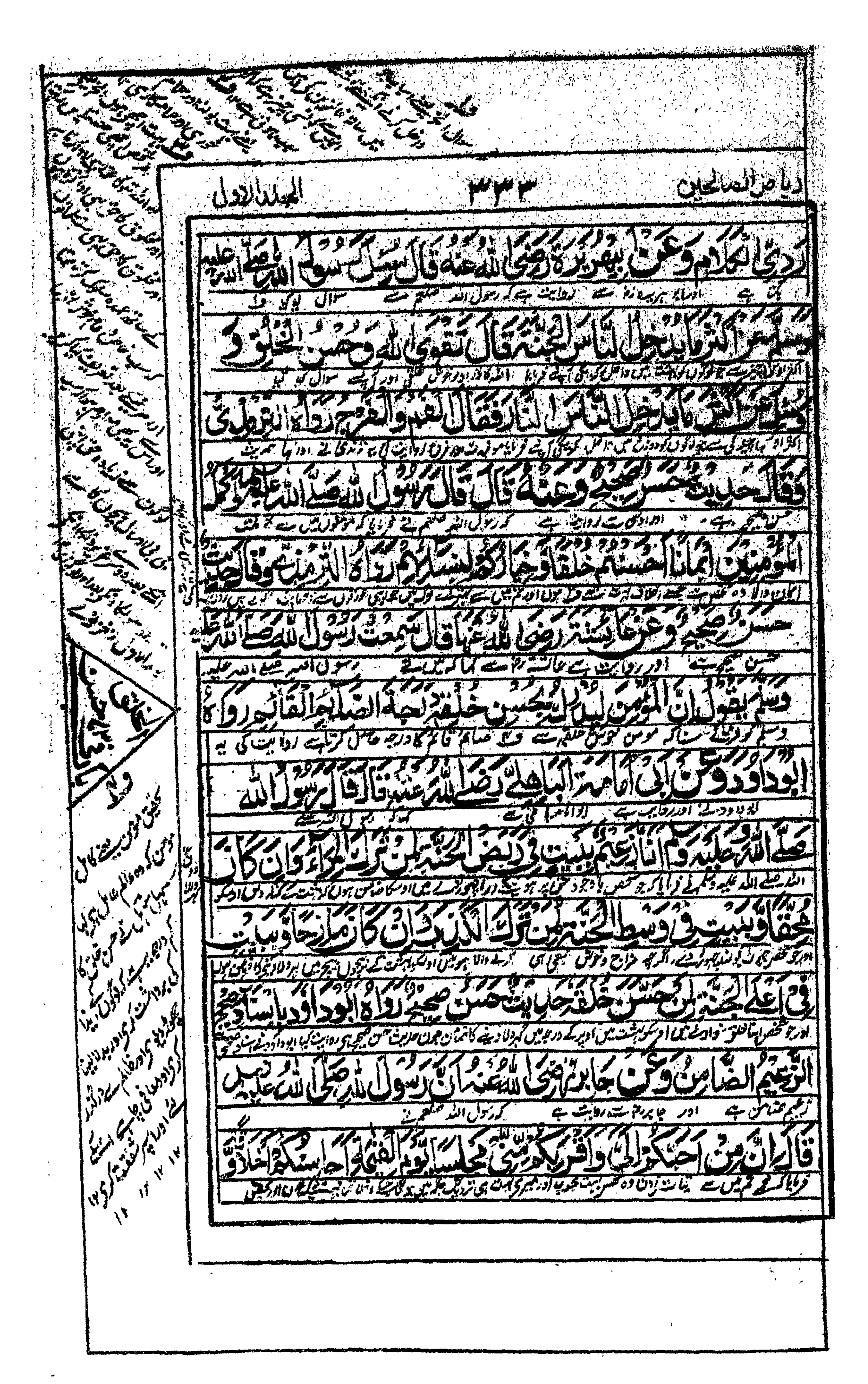
رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کی میزان

الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ

میں کوئی عمل خوش خلقی سے زیادہ بھاری نہ ہوگا اور اللہ فحش بولنے والے سے بغض رکھتا ہے

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ الْبَذِيُّ هُوَ الَّذِيْ يَتَكَلَّمُ بِالْفُحْشِ

روایت کیا یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ بذی وہ شخص ہے جو فحش کلام اور ردی باتیں



ردي الكلام وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن أكثر ما يدخل الناس الجنة قال تقوى الله وحسن الخلق و
سئل عن أكثر ما يدخل الناس النار فقال الفم والفرج رواه الترمذي
وقال حديث حسن صحيح وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكمل
المؤمنين إيمانا أحسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم رواه الترمذي وقال حديث
حسن صحيح وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول إن المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة الصائم القائم رواه
أبو داود وعن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم أنا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترك المراء وإن كان
محقا وببيت في وسط الجنة لمن ترك الكذب وإن كان مازحا وببيت
في أعلى الجنة لمن حسن خلقه حديث حسن صحيح رواه أبو داود بإسناد صحيح
الزعيم الضامن وعن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه
قال إن من أحبكم إلي وأقربكم مني مجلسا يوم القيامة أحاسنكم أخلاقا و

مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ

دشمن ترین تمہارا ہی طرف میری اور دور ترین تمہارے مجھ سے بہت کلام کرنیوالے ہیں تکلف کر کر اور فراخی کرنیوالے کلام میں بغیر احتیاط کے اور فیہق

وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ فَمَا

لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ہم ثرثار اور متشدق کو جانتے ہیں متفیہق کون ہیں آپنے فرمایا

الْمُتَفَيْهِقُوْنَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالثَّرْثَارُ

تکبر کرنیوالے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ثرثار تکلف سے بہت کلام

هُوَ كَثِيْرُ الْكَلَامِ تَكَلُّفًا وَالْمُتَشَدِّقُ الْمُتَطَاوِلُ عَلَى النَّاسِ بِكَلَامِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِمِلْءِ فِيْهِ

کرنیوالا اور متشدق لمبی تقریر کرنیوالا لوگوں پر اور منہ بھر کر کلام کرنیوالا واسطے اظہار فصاحت

تَفَاصُحًا وَتَعْظِيْمًا لِكَلَامِهِ وَالْمُتَفَيْهِقُ أَصْلُهُ مِنَ الْفَهْقِ وَهُوَ الْاِمْتِلَاءُ وَهُوَ الَّذِيْ

اور تعظیم کلام اپنے کے اور متفیہق اصل فہق سے ہے اور وہ بھرنا ہے اور یہاں وہی مراد ہے جو اپنے

يَمْلَأُ فَمَهُ بِالْكَلَامِ وَيَتَوَسَّعُ فِيْهِ وَيُغْرِبُ بِهِ تَكَبُّرًا وَارْتِفَاعًا وَإِظْهَارًا لِلْفَضِيْلَةِ

منہ کو بھرتا ہے کلام کے ساتھ اور درازی کرتا ہے اپنے کلام میں اور غریب لغات استعمال کرتا ہے بسبب تکبر اور واسطے بلندی کے اور واسطے ظاہر کرنے

عَلٰى غَيْرِهِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ فِيْ تَفْسِيْرِ حُسْنِ الْخُلُقِ

اور دوسروں پر اور ترمذی نے عبد اللہ بن مبارک سے حسن خلق کی تفسیر اس طرح نقل کی ہے عبد اللہ نے

قَالَ هُوَ طَلَاقَةُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَكَفُّ الْأَذٰى

کہا کہ حسن خلق کشادہ روئی نیکی کرنا اور ایذا نہ دینے کو کہتے ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ فِي الْحِلْمِ وَالْأَنَاةِ وَالرِّفْقِ

باب چوہترواں حلم اور آہستگی اور نرمی کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

فرمایا اللہ تعالی نے اور روک لیتے ہیں غصہ کو اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے

الْمُحْسِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

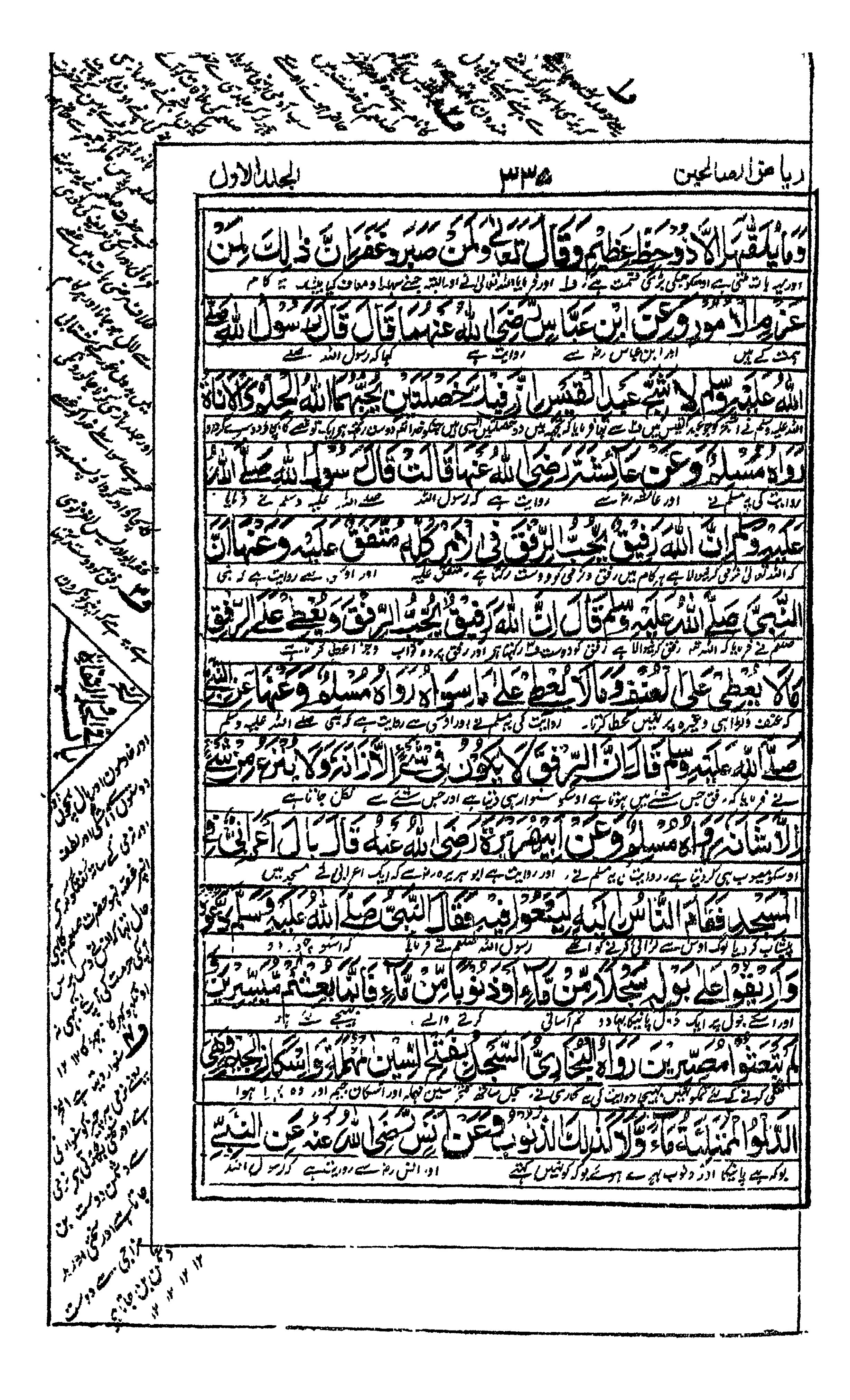
نیکی والوں کو اور فرمایا ہے تو پکڑ معافی کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے

وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا

اور فرمایا اور برابر نہیں نیکی نہ بدی جواب میں تو کہہ اوس سے جو بہتر ہو پھر جو

الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

تو دیکھے تو جس میں تجھ میں دشمنی تھی جیسے دوستدار ہے ناتے والا اور یہ بات ملتی ہے اونہیں کو جو سہار رکھتے ہیں



وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ وَقَالَ تَعَالَى وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ

اور یہ بات ملتی ہے اوسکو جسکی بڑی قسمت ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور البتہ جسنے سہارا و معاف کیا بیشک یہ کام

عَزْمِ الْأُمُورِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

ہمت کے ہیں اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ

اللہ علیہ وسلم نے اشج کو جو عبد القیس میں تھا سے کہا فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنکو خدا تم دوست رکھتا ہے ایک تو غصے کا پی جانا دوسرے آہستگی

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت کی یہ مسلم نے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا أَنَّ

کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے ہر کام میں رفق و نرمی کو دوست رکھتا ہے متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ

صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رفق کرنیوالا ہے رفق کو دوست رکھتا ہے اور رفق پر وہ ثواب دیتا اعطا کرتا ہے

مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ

کہ عنف و تنک دستی و غیرہ پر نہیں عطا کرتا روایت کی یہ مسلم نے اور اوسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ

نے فرمایا کہ رفق جس شئے میں ہوتا ہے اوسکو سنوار ہی دیتا ہے اور جس شئے سے نکل جاتا ہے

إِلَّا شَانَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي

اوسکو معیوب ہی کر دیتا ہے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں

الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقَعُوا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ

پیشاب کر دیا لوگ اوس سے لڑائی کرنے کو اٹھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو

وَأَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَ

اور اسکے بول پر ایک ڈول پانی کا بہا دو تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو اور

لَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ السَّجْلُ بِفَتْحِ السِّينِ الْمُهْمَلَةِ وَإِسْكَانِ الْجِيمِ وَهِيَ

تنگی کرنے کے لئے تم کو نہیں بھیجا روایت کی یہ بخاری نے سجل ساتھ فتح سین مہملہ اور اسکان جیم اور وہ بھرا ہوا

الدَّلْوُ الْمُمْتَلِئَةُ مَاءً وَكَذٰلِكَ الذَّنُوبُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ڈول ہے پانی کا اور ذنوب بھی ایسے ہی ڈول کو کہتے ہیں اور انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ



صلى الله عليه وسلم قال يسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا متفق عليه

وعن جرير بن عبد الله رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقول من يحرم الرفق يحرم الخير كله رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي

الله عنه ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم اوصني قال لا تغضب فردد

مرارا قال لا تغضب رواه البخاري وعن ابي يعلى شداد بن اوس رضي الله

عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله كتب الاحسان على كل شيء

فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم

شفرته وليرح ذبيحته رواه مسلم وعن عائشة رضي الله عنها قالت ما

خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين امرين قط الا اخذ ايسرهما ما

لم يكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله

عليه وسلم لنفسه في شيء قط الا ان تنتهك حرمة الله فينتقم لله تعالى متفق

عليه وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

الا اخبركم بمن يحرم على النار او بمن تحرم عليه النار على كل قريب هين لين



سهل رواه الترمذي وقال حديث حسن

اور فرم خوبسے سہل روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب الخامس والسبعون في العفو والاعراض

پچہتر ہواں باب جاہلوں سے اعراض اور چشم پوشی اور عفو

عن الجاهلين قال الله تعالى خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن

کرنیکے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالے نے خو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر

الجاهلين وقال تعالى فاصفح الصفح الجميل وقال تعالى وليعفوا و

جاہلوں سے اور فرمایا اور خوبی سے در گذر کر اور فرمایا اور چاہیئے کہ معاف کردیں اور

ليصفحوا ألا تحبون أن يغفر الله لكم وقال تعالى والعافين عن الناس

درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے اور فرمایا اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ

والله يحب المحسنين وقال تعالى ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الأمور

چاہتا ہے نیکی والوں کو اور فرمایا البتہ جنے سہارا اور معاف کیا بیشک یہہ کام ہمت کے ہیں

والآيات في الباب كثيرة معلومة وعن عائشة رضي الله عنها أنها قالت

اور اس باب میں آیات بہت اور معلوم ہیں اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ اونے

للنبي صلى الله عليه وسلم هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد قال

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھا کہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے آپنے فرمایا

لقد لقيت من قومك وكان أشد ما لقيته منهم يوم العقبة إذ عرضت

مقرر میں نے تیری قوم سے اٹھائی نہایت سخت تکلیف اور سب سے بڑی عقبہ کی گھاٹی میں جب میں نے اپنے تئیں پیش کیا

نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني إلى ما أردت فانطلقت

آپکو ابن عبد یالیل بن کلال کے سامنے پس نہیں مانا جو چاہا اوس نے میرا کہنا سو میں چلا رنجیدہ ہوکر

وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق إلا وأنا بقرن الثعالب فرفعت رأسي

اپنی راہ لی تو میں ہوش میں نہ آیا مگر اوس مکان میں یہ حواس درست ہوئے جسکا نام قرن الثعالب ہے سو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو

فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبريل صلى الله عليه وسلم

ناگاہ میں نے بدلی دیکھی کہ اوسنے مجھ پر سایہ کرلیا سو میں نے دیکھا تو اوس میں جبریل ہے

فناداني فقال إن الله تعالى قد سمع قول قومك لك وما ردوا عليك وقد

اور مجھے پکارا اور کہا کہ البتہ خدا تعالے نے سنا تیری قوم کا قول جو تیرے حق میں کہا اور جو تیری بات کو رد کیا اور

بعث الله اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم فناداني ملك الجبال فسلم

خدا تعالیٰ نے تیری پاس پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھیجا ہے تاکہ تو کافروں کے حق میں اوس کو حکم کرے جو تیرا جی چاہے پھر مجھکو پہاڑوں کے داروغہ نے پکارا اور سلام کیا

علی ثم قال یا محمد ان الله قد سمع قول قومك لك وانا ملك الجبال وقد

پھر کہا اے محمد خدا تعالیٰ نے سنا جو تیری قوم نے تیرے حق میں کہا اور میں فرشتہ ہوں پہاڑوں کا داروغہ اور

بعثني ربي اليك لتامرني بامرك فما شئت ان شئت اطبقت عليهم الاخشبين

خدا تعالیٰ نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے حکم کریں جو آپکا جی چاہے اگر آپ چاہیں تو میں کافروں پر ان دونوں پہاڑوں کو ملا دوں

فقال النبي صلی الله علیه وسلم بل ارجو ان یخرج الله من اصلابهم من

حضرت صلعم نے فرمایا نہیں بلکہ میں امیدوار ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کافروں کی پشت سے

یعبد الله وحده لا یشرك به شیئا متفق علیه الاخشبان الجبلان المحیطان

وہ لوگ نکالے جو خدا واحد کی عبادت کریں اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراویں متفق علیہ اخشبان دو پہاڑ ہیں مکہ کو گھیرنیوالے

بمکة والاخشب هو الجبل الغلیظ وعنها قالت ما ضرب رسول الله صلی

اور اخشب بڑے پہاڑ کو کہتے ہیں۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

الله علیه وسلم شیئا قط بیده ولا امراة ولا خادما الا ان یجاهد في سبیل الله

اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسیکو نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو مگر یہ کہ فی سبیل اللہ جہاد کیا کرتے

وما نیل منه شيء قط فینتقم من صاحبه الا ان ینتهك شيء من محارم الله

اور آپکو کبھی کوئی رنج نہیں پہونچائی گئی کہ پہونچانیوالے سے آپنے انتقام لیا ہو مگر اللہ تعالیٰ کے محارم کی اگر ہتک کیجاتی

فینتقم لله تعالی رواه مسلم وعن انس رضي الله عنه قال کنت امشي

تو محض للہ انتقام لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت انس رض سے کہیں

مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیه برد نجراني غلیظ الحاشیة فادرکه اعرابي

رسول اللہ صلعم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ پر ایک چادر نجرانی موٹے کنارہ والی تھی ایک اعرابی نے آپکی چادر پکڑ کر

فجبذه بردائه جبذة شدیدة فنظرت الی صفحة عاتق النبي صلی الله علیه وسلم وقد

آپکو سخت کھینچا میں نے دیکھا تو آپکی گردن مبارک میں

اثرت بها حاشیة الرداء من شدة جبذته ثم قال یا محمد مر لي من مال الله الذي

چادر کے کنارہ کا اثر اوس کے سخت کھینچنے سے ہوگیا تھا پھر آپکو کہنے لگا کہ اے محمد مجھے اللہ کا مال جو تیرے پاس ہے اسمیں سے

عندك فالتفت الیه فضحك ثم امر له بعطاء متفق علیه وعن ابن مسعود

میرے لئے حکم کر آپنے اوسکی طرف متوجہ ہو کے دیکھا پھر اوسکو کچھ دلا دینے کا حکم فرما دیا متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود رض سے

رضي الله عنه قال كأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يحكي نبيا من

کہا کہ گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلعم کو جب آپ ایک نبی کی حکایت کرتے تھے کہ انکی قوم نے

الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم ضربه قومه فأدموه وهو يمسح الدم

اوسکو مار مار کر خون آلودہ کر دیا وہ نبی صلعم اپنے چہرے سے خون پونچھتا تھا

عن وجهه يقول اللهم اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون متفق عليه وعن

اور کہتا تھا کہ اے اللہ میری قوم کو بخشدے کہ یہ جانتے نہیں۔ متفق علیہ اور

أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس الشديد

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ

بالصرعة إنما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب متفق عليه

وہ نہیں جسکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے پہلوان مضبوط وہ ہے کہ غضب کے وقت اپنے نفس کو قابو کر سکے۔ متفق علیہ

الباب السادس والسبعون في احتمال الأذى

چھہترواں باب ایذا کی برداشت کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب

فرمایا اللہ تعالے نے اور دبا لیتے ہیں غصہ کو اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے

المحسنين وقال تعالى ولمن صبر وغفر إن ذلك لمن عزم الأمور و

نیکی والوں کو۔ اور فرمایا اور البتہ جسنے سہارا اور معاف کیا بیشک یہہ کام ہمت کے ہیں۔ اور

في الباب الأحاديث السابقة في الباب قبله وعن أبي هريرة رضي الله

اس باب میں وہ حدیثیں ہیں جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے

عنه أن رجلا قال يا رسول الله إن لي قرابة أصلهم ويقطعوني و

کہ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں میں انسے سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھسے برادری کاٹتے ہیں اور میں

أحسن إليهم ويسيئون إلي وأحلم عنهم ويجهلون علي فقال لئن كنت

انسے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھسے برائی کرتے ہیں اور میں انسے درگذر کرتا ہوں اور وہ مجھسے جہالت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر حقیقت ہو ایسا ہی

كما قلت فكأنما تسفهم المل ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت

جیسا تونے کہا تو گویا تو انکے منہ پر جیسے راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار رہیگا انکے مقابلہ میں جبتک تو [illegible]

على ذلك رواه مسلم وقد سبق شرحه في باب صلة الأرحام

[illegible]



الباب السابع والسبعون في الغضب إذا انتهكت حرمات

باب ستترواں غضب کرنے میں جب ہتک کی جاوے حرمتوں

الشرع والانتصار لدين الله تعالى قال الله تعالى ومن يعظم حرمات

شریعت کی اور باب ہے بیچ بیان مدد کرنے دین اللہ کے۔ فرمایا اللہ تعالے نے جو کوئی بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی

الله فهو خير له عند ربه وقال تعالى إن تنصروا الله ينصركم ويثبت

سو وہ بہتر ہے اوسکو اپنے رب کے پاس، اور فرمایا اگر تم اللہ تعالی کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے

أقدامكم وفي الباب حديث عائشة السابق في باب العفو وعن

قدم مضبوط رکھیگا۔ اور اس باب کے مضمون میں عائشہ صدیقہ رض کی حدیث ہے جو عفو کے باب میں گذری ہے اور

أبي مسعود عقبة بن عمرو البدري رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي

روایت ہے ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری رض سے کہا کہ ایک مرد رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم فقال إني لأتأخر عن صلوة الصبح من أجل فلان

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں صبح کی نماز سے وابستہ پیچھے رہتا ہوں اسلئے کہ فلانا شخص جسوقت ہم کو نماز پڑھاتا ہے

مما يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم غضب في موعظة قط

تو نماز بہت لمبی کرتا ہے کہا راوی حدیث نے کہ میں نے نبی صلعم کو ایسا غضبناک کسی وعظ میں نہیں دیکھا

أشد مما غضب يومئذ فقال يا أيها الناس إن منكم منفرين فأيكم

جیسا اوس روز آپ غضبناک ہوئے پھر آپ نے فرمایا اے لوگو بعضے تم میں سے نفرت دلانے والے ہیں تم میں سے جو شخص

أم الناس فليوجز فإن من ورائه الكبير والصغير وذا الحاجة متفق عليه

لوگوں کی امامت کرایا کرے اوسکو چاہیے کہ نماز کو مختصر کیا کرے کہ اوسکے پیچھے بڑے اور چھوٹے اور حاجت والے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں متفق

وعن عائشة رضي الله عنها قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر

اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ رسول اللہ صلعم ایک سفر سے تشریف لائے

وقد سترت سهوة لي بقرام فيه تماثيل فلما رآه رسول الله صلى الله عليه

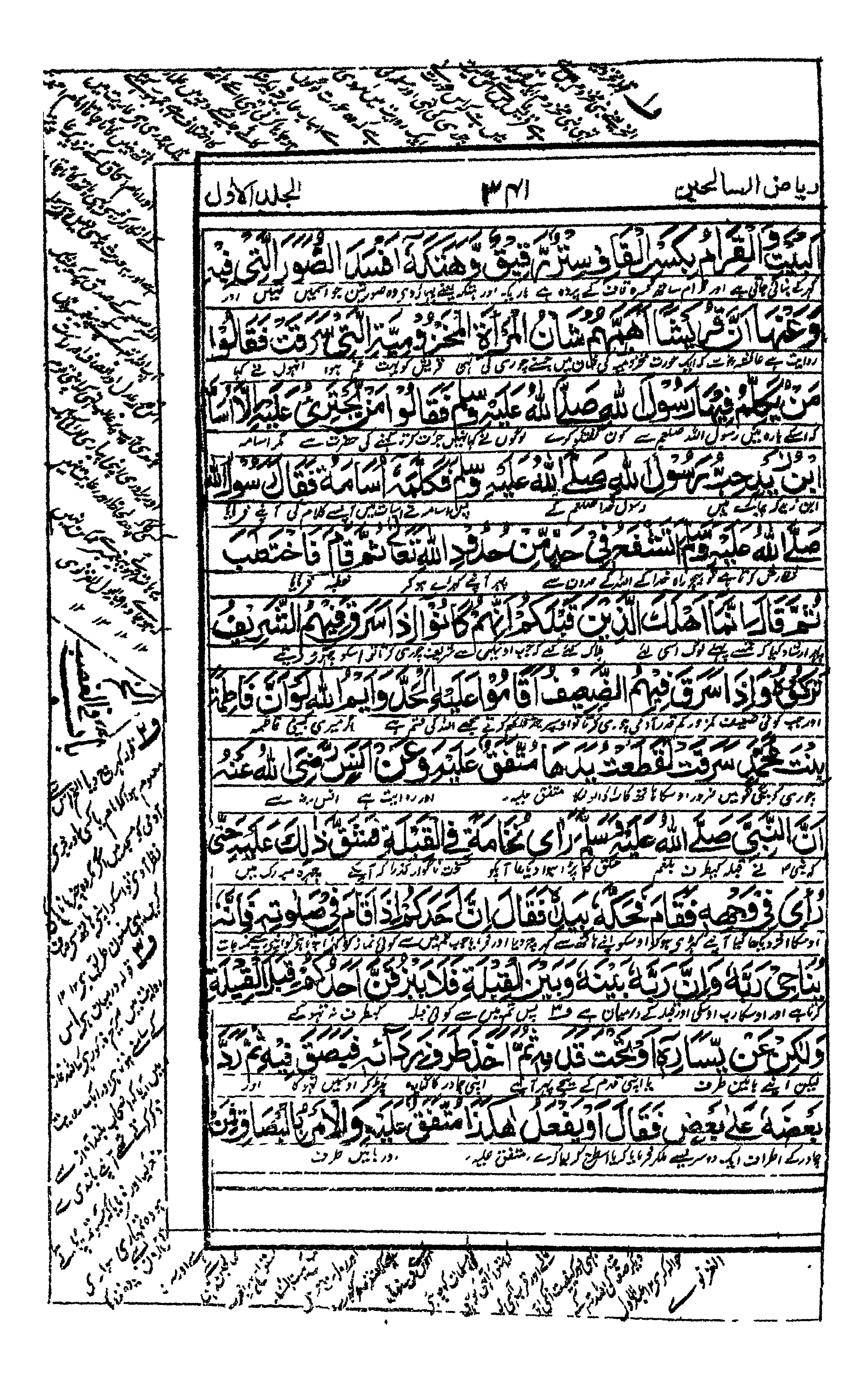
اور میں نے صفہ کے دروازہ پر ایک پردہ تصویروں والا ڈال رکھا تھا جب رسول اللہ صلعم نے اوسکو دیکھا تو اوس تصویر پر

وسلم هتكه وتلون وجهه وقال يا عائشة أشد الناس عذابا يوم القيمة

منادیں تھا اور آپکے چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا اور فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن اون لوگوں کو سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب ہوگا

الذين يضاهون بخلق الله متفق عليه السهوة كالصفة تكون بين يدي

جو پیدا کرنے میں اللہ تعالے کی مشابہت کیا چاہتے ہیں۔ متفق علیہ سہوۃ مانند صفہ کی ہوتی ہے سامنے



البيت والقرام بكسر القاف ستر رقيق وهتكه أفسد الصور التي فيه

گھر کے بنائی جاتی ہے اور قرام ساتھ کسرہ قاف کے پردہ ہے باریک اور ہتکہ یعنی پھاڑ دی وہ صورتیں جو اسمیں تھیں اور

وعنها أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا

روایت ہے عائشہ رضی سے کہ ایک عورت مخزومیہ کی شان میں جسنے چوری کی تھی قریش کو اہمیت غم ہوا انہوں نے کہا

من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه إلا أسامة

کہ اسکے بارہ میں رسول اللہ صلعم سے کون گفتگو کرے لوگوں نے کہا نہیں جرأت کرتا کہنے کی حضرت سے مگر اسامہ

ابن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه أسامة فقال رسول الله

ابن زید کہ پیارے ہیں رسول خدا صلعم کے پس اسامہ نے اسبارہ میں آپسے کلام کی آپنے فرمایا

صلى الله عليه وسلم أتشفع في حد من حدود الله تعالى ثم قام فاختطب

سفارش کرتا ہے تو بیچ راہ خدا کے اللہ کے حدود سے پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا

ثم قال إنما أهلك الذين قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف

پھر ارشاد کیا کہ تمسے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک کئے گئے کہ جب ان میں سے شریف چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے

تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد وايم الله لو أن فاطمة

اور جب کوئی ضعیف کمزور کم قدر آدمی چوری کرتا تو اوسپر حد قائم کرتے مجھے اللہ کی قسم ہے اگر میری بیٹی فاطمہ

بنت محمد سرقت لقطعت يدها متفق عليه وعن أنس رضي الله عنه

چوری کرتی تو میں ضرور اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالتا متفق علیہ۔ اور روایت ہے انس رضی سے

أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى نخامة في القبلة فشق ذلك عليه حتى

کہ نبی صلعم نے قبلہ کیطرف بلغم تھوک پڑا ہوا دیکھا آپکو سخت ناگوار گذرا کہ آپکے چہرہ مبارک میں

رئي في وجهه فقام فحكه بيده فقال إن أحدكم إذا قام في صلوته فإنه

اوسکا اثر دیکھا گیا آپنے کھڑے ہو کر اوسکو اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات

يناجي ربه وإن ربه بينه وبين القبلة فلا يبزقن أحدكم قبل القبلة

کرتا ہے اور اوسکا رب اوسکے اور قبلہ کے درمیان ہے پس تم میں سے کوئی قبلہ کیطرف نہ تھوکے

ولكن عن يساره أو تحت قدمه ثم أخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد

لیکن اپنے بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے پھر آپنے اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر اوسمیں تھوکا اور

بعضه على بعض فقال أو يفعل هكذا متفق عليه والأمر بالبصاق عن

چادر کے اطراف ایک دوسرے سے ملکر فرمایا کہ یا اسطرح کر لیا کرے۔ متفق علیہ۔ اور بائیں طرف

يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَهُوَ فِيمَا إِذَا كَانَ فِي غَيْرِ الْمَسْجِدِ فَأَمَّا فِي الْمَسْجِدِ

یا پاؤں کے نیچے تھوکنے کا حکم اوس صورت میں ہے جب آدمی مسجد میں نہ ہو اگر مسجد میں ہو تو نہ

فَلَا يَبْصُقْ إِلَّا فِي ثَوْبِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

تھوکے مگر اپنے کپڑے ہی میں تھوکے واللہ اعلم

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالسَّبْعُوْنَ فِي أَمْرِ وُلَاةِ الْأُمُوْرِ بِالرِّفْقِ

باب اٹھترواں حکام کو امر کرنے کے بیان میں

بِرَعَايَاهُمْ وَنَصِيْحَتِهِمْ وَالشَّفَقَةِ عَلَيْهِمْ وَالنَّهْيِ عَنْ غِشِّهِمْ وَالتَّشْدِيْدِ

کہ اپنی رعیت سے نرمی کیا کریں اور انکی خیر خواہی اور اون پر شفقت کرتے ہیں اور اونسے دغا اور کرائی

عَلَيْهِمْ وَإِهْمَالِ مَصَالِحِهِمْ وَالْغَفْلَةِ عَنْهُمْ وَعَنْ حَوَائِجِهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور اونکے مصالح کی اہمال اور اونکی حاجات سے غفلت کرنے سے نہی کرنیکے بیان میں اللہ تعالی فرماتا ہے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ

اور تو اپنے بازو بچھا دے اونکے لئے جو مومن تیرے تابع ہوئے ہیں اور فرمایا بیشک اللہ امر کرتا ہے

بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَ

عدالت اور احسان کرنے کا اور قرابتیوں کو دینے کا اور نہی کرتا ہے فحشا اور منکر اور

الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

بغی سے تمہاری نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد کرو۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے سنا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے تم لوگوں میں ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا

اَلْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

بادشاہ سب کا حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور مرد حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا اور عورت اپنے

فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُوْلٌ

خاوند کے گھر کی حاکم ہے وہ بھی پوچھی جائیگی اور غلام اپنے مولی کے مال کا حاکم ہے اور پوچھے جائیں گے

عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي يَعْلٰى مَعْقِلِ

رعیت سے اور ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا متفق علیہ اور روایت ابی یعلی معقل

ابْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ

ابن یسار رضہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ کوئی

عبد يسترعيه الله رعية يموت يوم يموت وهو غاش لرعيته الا حرم الله

ایسا بندہ نہیں مرتا جسکو خدا نے کسی رعیت کا نگہبان کیا ہو جس دن کہ وہ حاکم رعیت کا بدخواہ مرتا ہے مگر خدا نے اوسپر بہشت کو

عليه الجنة متفق عليه وفي رواية فلم يحطها بنصيحة لم يجد رائحة الجنة

حرام کیا متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے پس او سنے رعیت کی خیرخواہی نکی وہ بہشت کی بو نپاوے گا

وفي رواية لمسلم ما من امير يلي امور المسلمين ثم لا يجهد لهم وينصح

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کوئی ایسا حاکم نہیں جو مسلمانوں کی کاموں کا مالک ہو پہر محنت کرے اونکے واسطے اور نہ اونکی خیرخواہی کرے

الا لم يدخل معهم الجنة وعن عائشة رضي الله عنها قالت سمعت رسول

مگر وہ حاکم مسلمانوں کے ساتھ بہشت میں نہ داخل ہوگا اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم

الله صلى الله عليه وسلم يقول في بيتي هذا اللهم من ولي من امر امتي

میرے گہر میں بیٹھے فرماتے تھے اے اللہ جو شخص میری امت کے کسی کام کا متولی حاکم ہو کر

شيئا فشق عليهم فاشقق عليه ومن ولي من امر امتي شيئا فرفق بهم فارفق

اون پر کٹہنائی کرے تو اوسپر کٹہنائی کر اور جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی ہو کر اونسے نرمی کرے خداوندا تو اوس سے نرمی کر

به رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله

روایت کی یہ مسلم نے اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست و حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر اوسکا قائم مقام ہو جاتا کرتا تھا

وانه لا نبي بعدي وسيكون بعدي خلفاء فيكثرون قالوا يا رسول الله فما

اور میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور عنقریب خلیفے اور بادشاہ ہونگے نوبت ہونگے اصحاب نے عرض کی ہمکو

تأمرنا قال اوفوا ببيعة الاول فالاول ثم اعطوهم حقهم واسألوا الله الذي

آپ کیا حکم کرتے ہیں فرمایا پہلے حاکم کی بیعت و قول قرار پورا کرو پہر دوسرے کا حق اداکرو اونکے حق اداکرو اور تم اپنے حق خدا تعالے سے مانگو

لكم فان الله سائلهم عما استرعاهم متفق عليه وعن عائذ بن عمرو رضي الله

مقرر اللہ تعالی اونسے پوچھنے والا ہے اونکی رعیت کا حال متفق علیہ اور روایت ہے عائذ بن عمر رضی اللہ

عنه انه دخل على عبيد الله بن زياد فقال اي بني اني سمعت رسول الله صلى

عنہ سے کہ وہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد پر پس کہا ای بیٹے تحقیق سنا رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم يقول ان شر الرعاء الحطمة فاياك ان تكون منهم متفق عليه

اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق بدترین حاکم وہ ہیں جو ظلم کریں پس بچ اس سے کہ ہووے تو انہیں سے متفق علیہ



وَعَنْ اَبِیْ مَرْیَمَ الْاَزْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعٰوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
اور روایت ہے ابو مریم ازدی رضہ سے کہ اونہوں نے معاویہ رضہ کو کہا کہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ
کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ تعم مسلمانوں کے کاموں میں سے کسی کام کا والی کرے

الْمُسْلِمِیْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ
پس پردہ میں رہا نزدیک حاجت اور مطلب اونکے کے تو اللہ تعم قیامت کے دن اوسکی حاجتمندی اور فقر کی خبر گیری نہ کرے گا

وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَجَعَلَ مُعٰوِیَةُ رَجُلًا عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
پس معاویہ رضہ نے یہ سنکر ایک آدمی کو لوگوں کی حاجت روائی پر مقرر کر دیا۔ روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے

وَالتِّرْمِذِیُّ

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالسَّبْعُوْنَ فِی الْوَالِی الْعَادِلِ
باب اوناسی حاکم عادل کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الْاٰیَةَ وَقَالَ تَعَالٰی
فرمایا اللہ تعالے نے بیشک اللہ تعم عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے الآیة اور فرمایا

وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ
اور عدالت کرو اللہ عدالت کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جسدن اوسکے سوا کہیں

اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِا
سایہ نہو گا۔ ایک بادشاہ عادل دوسرا جوان جو شروع جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہو تیسرا وہ آدمی جسکا دل مسجد سے لگا ہو

لْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ
چوتھے وہ دو آدمی جو آپس میں للہ محبت رکھتے ہوں اسی پر مجتمع ہوں اور اسی پر منتشر ہوں پانچواں وہ آدمی جسکو عورت دی عزت

ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا
خوش شکل اپنی طرف بلائے اور وہ اوسکو کہدے میں اللہ تعم سے ڈرتا ہوں۔ چھٹا وہ آدمی جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے کہ جو اوسکے

حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ مُتَّفَقٌ
بائیں ہاتھ کو خبر نہو۔ ساتواں وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعم کو یاد کرے اور اوسکے دونوں آنکھیں جاری ہو جائیں متفق علیہ

عَلَیْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم إن المقسطين عند الله على منابر من نور الذين يعدلون

اللہ صلعم نے فرمایا کہ عدالت کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہونگے جو اپنے

في حكمهم وأهليهم وما ولوا رواه مسلم وعن عوف بن مالك رضي الله عنه

حکم میں اور اپنے گھر والوں میں اور جسکے وہ حاکم ہیں عدالت کرتے ہیں ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور روایت ہے عوف بن مالک رضہ سے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خيار أئمتكم الذين تحبونهم

کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ تمہارے امیر و حاکم وہ بہتر ہیں لوگ جن سے تم پیار کرو

ويحبونكم وتصلون عليهم ويصلون عليكم وشرار أئمتكم الذين تبغضونهم

اور وہ تمسے پیار کریں اور تم اونکے لئے دعا کیا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کیا کریں اور تمہارے وہ امیر برے ہیں جنسے تم بغض رکھو

ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قال قلنا يا رسول الله أفلا ننابذهم

اور وہ تمسے بغض رکھیں اور تم اون پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں کہا راوی نے ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم انسے لڑائی نہ کریں

قال لا ما أقاموا فيكم الصلوة لا ما أقاموا فيكم الصلوة رواه مسلم تصلون

آپ نے فرمایا نہ جبتک وہ تم میں نماز قائم کریں نہ جبتک تم میں نماز قائم کریں ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ تصلون

عليهم تدعون لهم وعن عياض بن حمار رضي الله عنه قال سمعت

علیہم یعنے تم دعا مانگو انکے حق میں ۔ اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہا سنا میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أهل الجنة ثلثة ذو سلطان مقسط

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں ۔ ایک تو حاکم عادل

موفق ورجل رحيم رقيق القلب لكل ذي قربى ومسلم وعفيف متعفف ذو عيال رواه مسلم

توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص مہربان نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر اور تیسرا بچنے والا پرہیز کرنیوالا عیالدار روایت کی مسلم نے

الباب الثمانون في وجوب طاعة ولاة الأمور في غير معصية

باب اسی میں غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کرنے کی وجوب

وتحريم طاعتهم في المعصية قال الله تعالى وأطيعوا الله وأطيعوا

اور معصیت میں اونکی اطاعت کرنیکی حرمت کے بیان میں ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور

الرسول وأولي الأمر منكم وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي

اطاعت کرو رسول کی اور اپنے حاکموں کی جو تم میں سے ہوں ۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال على المرء المسلم السمع والطاعة فيما أحب وكره إلا

صلعم نے فرمایا مسلمان پر سمع اور اطاعت واجب ہے ان حکموں میں جنکو دوست رکھتا ہے اور جنکو مکروہ جانتا ہے مگر



ان يؤمر بمعصية فاذا امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة متفق عليه و

یہ کہ معصیت کا امر کیا جائے پس جب معصیت کا امر کیا جائے تو نہیں ہے سننا نہ ہے طاعت متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے

عنه قال كنا اذا بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة

کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلعم سے سمع اور طاعت پر بیعت کیا کرتے تھے تو آپ

يقول لنا فيما استطعتم متفق عليه وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه

ہم کو فرماتے کہ ان حکموں میں جتنی تم طاقت رکھو۔ متفق علیہ اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا

وسلم يقول من خلع يدا من طاعة لقي الله يوم القيمة ولا حجة له ومن مات

کہ آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ طاعت سے الگ کرے قیامت کو اللہ کے سامنے جا پہنچیگا اسکے پاس کوئی حجت نہ ہوگی اور جو شخص مر جائے

وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية رواه مسلم وفي رواية له ومن

اور اوسکی گردن میں بیعت نہو تو وہ جاہلیت کی موت مریگا روایت کی یہ مسلم نے اور اوسکی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مرے

مات وهو مفارق للجماعة فانه يموت ميتة جاهلية الميتة بكسر الميم

درحالیکہ جماعت سے مفارقت کرنیوالا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے میتہ ساتھ کسرہ میم کے ہے اور

وعن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا و

انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کہنا مانو اور

اطيعوا وان استعمل عليكم عبد حبشي كان راسه زبيبة رواه البخاري

اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تمپر سردار ہو وے گویا کہ اوسکا سر سیاہ منقی ہے روایت کی یہ بخاری نے

وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

عليك السمع والطاعة في عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك واثرة عليك

کہ اپنے پر لازم جان امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا اپنی تنگی اور آسانی میں اور اپنی خوشی اور ناخوشی میں اور اپنے اوپر غیر کی تقدیم میں

رواه مسلم وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال كنا مع رسول الله

روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رض سے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلنا منزلا فمنا من يصلح خباءه ومنا من

صلعم کے ساتھ ایک جگہ اترے ہوئے تھے ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ سنوارتا اور کوئی

ينتضل ومنا من هو في جشره اذ نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم

تیراندازی کی مشق کرتا تھا اور کوئی اپنے چوپایوں میں چرا رہا تھا کہ ناگاہ رسول اللہ صلعم کی منادی کرنیوالے نے ندا کی



الصلوٰة جامعة فاجتمعنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه لم يكن

نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم

شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها في اولها وسيصيب اخرها بلاء

وامور تنكرونها وتجيء فتنة يرقق بعضها بعضا وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه

مهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن احب

ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتاته منيته وهو يؤمن بالله و

اليوم الاخر وليات الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع

اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ان استطاع فان جاء اخر

ينازعه فاضربوا عنق الاخر رواه مسلم قوله ينتضل يسابق بالرمي

بالنبل والنشاب والجشر بفتح الجيم والشين المعجمة بالراء وهي الدواب

التي ترعى وتبيت مكانها وقوله يرقق بعضها بعضا اي يصير بعضها بعضا

رقيقا اي خفيفا لعظم ما بعده فالثاني يرقق الاول وقيل معناه يشوق بعضها

الى بعض بتحسينها وتسويلها وقيل يشبه بعضها بعضا وعن ابي هنيدة

وائل بن حجر رضي الله عنه قال سأل سلمة بن يزيد الجعفي رسول الله صلى الله

وائل بن حجر رض سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم فقال يا نبي الله أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم و

علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ اگر ہم پر ایسے لوگ امیر ہو جائیں کہ اپنا حق ہم سے طلب کریں اور

يمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه ثم سأله فقال رسول الله صلى الله

ہمارا جو حق ادا نہ کریں تو آپ ہم لوگوں سے کیا سلوک کرنے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے اس سے اعراض فرمایا اور پھر جواب نہ دیا دوبارہ پھر سوال کیا پس

عليه وسلم اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم رواه مسلم

وسلم نے فرمایا کہ ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو کہ ان کے ذمہ وہ ہے جو ان کے ذمے لگایا گیا ہے اور تم پر وہ ہے جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے روایت کی اس کو مسلم نے

وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

اور عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم إنه ستكون بعدي أثرة وأمور تنكرونها قالوا يا رسول الله كيف

وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم پر غیروں کو تقدیم ہوگی اور ایسے کام ہوں گے جن کو تم بری نظر سے دیکھو گے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ

تأمر من أدرك منا ذلك قال تؤدون الحق الذي عليكم وتسألون الله

کیا حکم کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ ان کا حق جو تم پر ہے ادا کرو اور اپنا حق خدا سے مانگو

الذي لكم متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

الله عليه وسلم من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن يطع

جس نے تابعداری کی میری پس تحقیق تابعداری کی اس نے اللہ کی اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق نافرمانی کی اس نے اللہ کی اور جو تابعداری

الأمير فقد أطاعني ومن يعص الأمير فقد عصاني متفق عليه وعن

امیر کی پس تحقیق تابعداری کی اس نے میری اور جس نے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی اس نے میری متفق علیہ اور

ابن عباس رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كره

ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص

من أميره شيئا فليصبر فإنه من خرج من السلطان شبرا مات ميتة جاهلية

اپنے امیر سے کوئی شئے مکروہ دیکھے تو چاہیے کہ صبر کرے اس لئے کہ جو شخص ایک بالشت بھر سلطان کی اطاعت سے نکل جائے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا

متفق عليه وعن أبي بكرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله

متفق علیہ اور روایت ہے ابو بکرہ رض سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ



عليه يقول من اهان السلطان اهانه الله رواه الترمذي وقال حديث

حسن وفي الباب احاديث كثيرة في الصحيح وقد سبق بعضها في ابواب

الباب الحادي والثمانون في النهي عن سؤال الامارة

واختيار ترك الولايات اذا لم يتعين عليه او تدع حاجة اليه وقال

الله تعالى تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا

فسادا والعاقبة للمتقين وعن ابي سعيد عبد الرحمن بن سمرة رضي

الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه يا عبد الرحمن بن سمرة

لا تسأل الامارة فانك ان اعطيتها من غير مسألة اعنت عليها و

ان اعطيتها عن مسألة وكلت اليها واذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا

منها فأت الذي هو خير وكفر عن يمينك متفق عليه وعن ابي ذر رضي الله

عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر اني اراك ضعيفا واني احب

لك ما احب لنفسي لا تأمرن على اثنين ولا تولين مال يتيم رواه مسلم

وعنه قال قلت يا رسول الله الا تستعملني فضرب بيده على منكبي ثم

قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَّاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَّنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا

بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِىْ عَلَيْهِ فِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ

نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ

اَلْبَابُ الثَّانِىْ وَالثَّمَانُوْنَ فِىْ حَثِّ السُّلْطَانِ وَالْقَاضِىْ

وَغَيْرِهِمَا مِنْ وُلَاةِ الْاُمُوْرِ عَلَى اتِّخَاذِ وَزِيْرٍ صَالِحٍ وَّتَحْذِيْرِهِمْ مِنْ قُرَنَاءِ السُّوْءِ

وَالْقَبُوْلِ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا

الْمُتَّقِيْنَ وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِىٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ

بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَ

تَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ

خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَّسِىَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ

غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سُوْءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ

دوسرا ارادہ کرتا ہے تو اسکا وزیر برا مقرر کر دیتا ہے اگر وہ بھول جاتا ہے تو یاد نہیں دلاتا اور اگر اسکو یاد ہو تو اسکی اعانت و مدد نہیں کرے، روایت

أَبُوْدَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

کی ہے ابوداؤد نے اسناد جید سے مسلم کی شرط پر

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَوْلِيَةِ الْإِمَارَةِ

باب تراسی جو شخص امارت و حکومت

وَالْقَضَاءِ وَغَيْرِهِمَا مِنَ الْوِلَايَاتِ لِمَنْ سَأَلَهَا أَوْ حَرَصَ عَلَيْهَا فَعَرَّضَ بِهَا

اور قضا کا سائل ہو یا اسکی حرص رکھتا ہو اسکو حکومت و قضا کا متولی کرنے سے نہی کے بیان میں۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ میں اور دو آدمی میرے چچا کے بیٹوں میں سے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں

أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا

حاضر ہوئے ان دونوں میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ جن چیزوں پر خدا تعالیٰ نے آپ کو

وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ هٰذَا

متولی اور حاکم بنایا ہو ان میں سے بعض پر ہم کو امیر مقرر فرمائیے اور دوسرے نے ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا واللہ ہم ایسے آدمی کو عامل

الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وامیر نہیں بناتے جو خود اسکا سائل ہو یا اسپر حرص رکھے، متفق علیہ

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ فِي الْأَدَبِ

باب چوراسی اور پچاسی وم ادب

وَالْحَيَاءِ وَفَضْلِهِ وَالْحَثِّ عَلَى التَّخَلُّقِ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور حیا کے بیان میں اور اس کی فضیلت اور اسکی عادت کرنے کے بیان میں ابن عمر رضہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم ایک مرد انصاری پر گذرے اور وہ اپنے بھائی کو

فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ

حیا کی بابت نصیحت کر رہا تھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دے کہ حیا ایمان سے ہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

متفق علیہ اور عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ



صلى الله عليه وسلم الحياء لا يأتي إلا بخير متفق عليه وفي رواية لمسلم الحياء

صلعم نے فرمایا کہ حیا والے خوبی کے کچھ نہیں لاتی متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حیا

خير كله أو قال الحياء كله خير وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول

ہر طرح کی بہتری ہے یا فرمایا کہ حیا کل اسکا بہتر ہے اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم قال الإيمان بضع وسبعون أو بضع وستون شعبة

صلعم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی یا ساٹھ اور کئی شاخیں ہیں ان شاخوں میں سے افضل

فأفضلها قول لا إله إلا الله وأدناها إماطة الأذى عن الطريق والحياء شعبة

کلمہ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور ان میں سب سے ادنیٰ دکھ دینے والی چیز کو راہ سے دور کرنا ہے اور حیا

من الإيمان متفق عليه البضع بكسر الباء ويجوز فتحها وهو من الثلاثة

ایمان کی ایک شاخ ہے متفق علیہ بضع ساتھ کسرہ بار اور جائز ہے فتح اسکا اور وہ تین سے

إلى العشرة والشعبة القطعة والخصلة والإماطة الإزالة والأذى

دس تک ہے اور شعبہ ٹکڑا اور خصلت ہے اماطت ہٹا دینا اور اذیٰ جو

ما يؤذي كحجر وشوك وطين ورماد وقذر ونحو ذلك وعن أبي سعيد الخدري

ایذا دیوے مانند پتھر اور کانٹے اور کیچڑ اور راکھ اور گندگی وغیرہ کے اور روایت ہے ابو سعید خدری

رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أشد حياء من العذراء

سے کہ رسول اللہ صلعم کنواری لڑکی جو اپنے پردہ میں ہوتی ہے اُس سے بھی زیادہ

في خدرها فإذا رأى شيئا يكرهه عرفناه في وجهه متفق عليه قال

حیا والے تھے اور جب کسی بری چیز کو دیکھتے تھے تو ہم آپکے چہرہ سے پہچان جایا کرتے تھے متفق علیہ ہے علما نے کہا ہے

العلماء حقيقة الحياء خلق يبعث على ترك القبيح ويمنع من التقصير في حق

حیا ایک خصلت ہے کہ آدمی کو برا کام چھوڑنے پر اُبھارتی ہے اور حقدار کے حق میں تقصیر کرنے سے منع کرتی ہے

ذي الحق وروينا عن أبي القاسم الجنيد قال الحياء رؤية الآلاء ورؤية

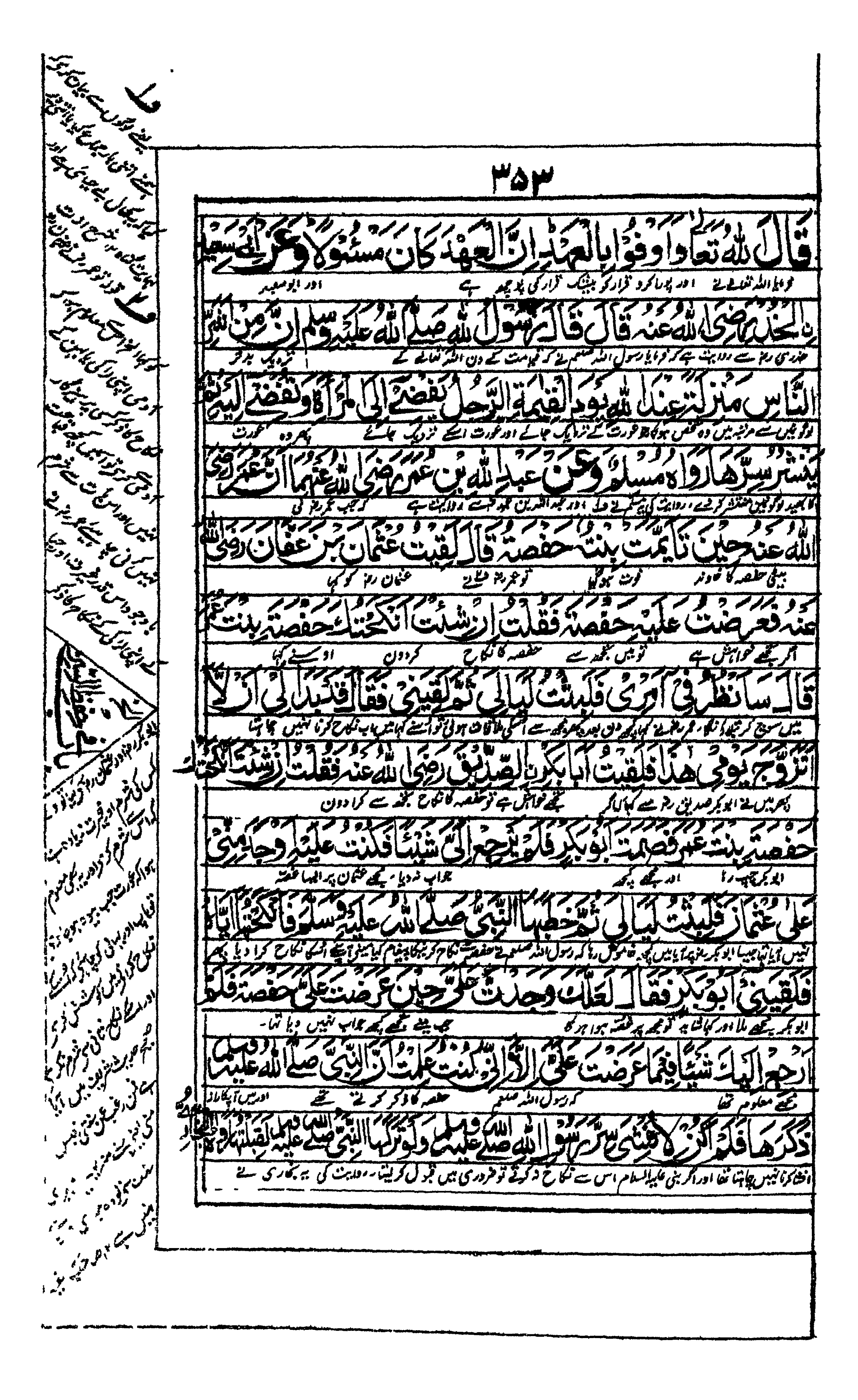
اور ابو القاسم جنید سے مروی ہے کہ نعمتوں کے دیکھنے اور تقصیر کو دیکھنے سے

التقصير فيتولد بينهما حالة تسمى حياء والله أعلم

درمیان جو ایک حالت پیدا ہوتی ہے اسکا نام حیا ہے اور اللہ خوب اچھا جاننے والا ہے

الباب السادس والثمانون في حفظ السر

باب چھیاسی راز کو چھپانے کے بیان میں



قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پورا کرو قرار کو بیشک قرار کی پوچھ ہے اور ابو سعید

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ

خدری رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر

النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ

لوگوں میں سے مرتبہ میں وہ شخص ہوگا جو عورت کے نزدیک جائے اور عورت اسکے نزدیک جائے پھر وہ عورت

يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ

کا بھید لوگوں میں مشتہر کردے روایت کی یہ مسلم نے اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جب عمر رضی

اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ تَأَيَّمَتْ بِنْتُ حَفْصَةَ قَالَ لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ

بیٹی حفصہ کا خاوند فوت ہوگیا تو عمر رضہ نے کہا عثمان رض کو کہا

عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ

اگر تجھے خواہش ہے تو میں تجھ سے حفصہ کا نکاح کردوں اور سے کہا

قَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَا

میں سوچ کر جواب دونگا۔ عمر رضہ نے کہا کچھ دن بعد پھر مجھ سے اسکی ملاقات ہوئی تو اسنے کہا میں اب نکاح کرنا نہیں چاہتا

أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ

پھر میں ملا ابو بکر صدیق رضہ سے کہا اگر تجھے خواہش ہے تو حفصہ کا نکاح تجھ سے کرا دوں

حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي

ابو بکر چپ رہا اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ مجھے عثمان پر اتنا غصہ

عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ

نہیں آیا تھا جیسا ابو بکر پر آیا پس کچھ دن ٹھیرا رہا کہ رسول اللہ صلعم نے حفصہ سے نکاح کرنیکا پیغام کیا میں نے آپ سے اسکا نکاح کرا دیا پھر

فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ

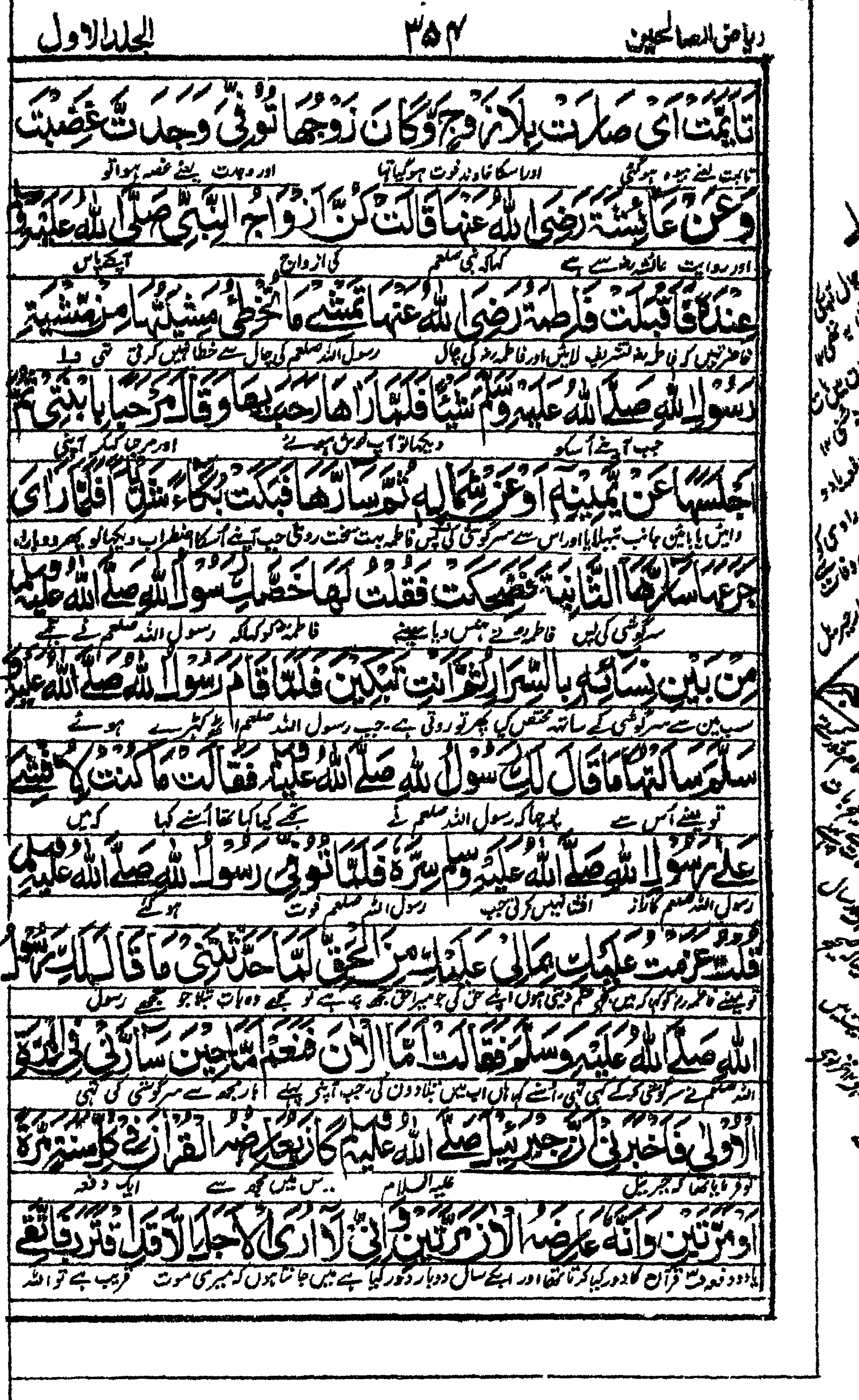
ابو بکر مجھے ملا اور کہا شاید تو مجھ پر غصہ ہوا جو کہ جب تو نے مجھے کچھ جواب نہیں دیا تھا۔

أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھے معلوم تھا اور میں آپکا راز کہ رسول اللہ صلعم حفصہ کا ذکر کرتے تھے

ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبِلْتُهَا

افشا کرنا نہیں چاہتا تھا اور اگر نبی علیہ السلام اس سے نکاح نہ کرتے تو ضرور میں قبول کرلیتا۔ روایت کی یہ بخاری نے



تأيمت أي صارت بلا زوج وكان زوجها توفي وجدت غضبت

تایمت یعنے بیوہ ہو گئی اور اسکا خاوند فوت ہو گیا تھا اور وجدت یعنے غصہ ہوا تو

وعن عائشة رضي الله عنها قالت كن أزواج النبي صلى الله عليه و

اور روایت عائشہ رضہ سے ہے کہا کہ نبی صلعم کی ازواج آپکے پاس

عنده فأقبلت فاطمة رضي الله عنها تمشي ما تخطئ مشيتها من مشية

حاضر تھیں کہ فاطمہ رضہ تشریف لائیں اور فاطمہ رضہ کی چال رسول اللہ صلعم کی چال سے خطا نہیں کرتی تھی پس

رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا فلما رآها رحب بها وقال مرحبا بابنتي ثم

جب آپنے اسکو دیکھا تو آپ خوش ہوئے اور مرحبا کہکر آپنے

أجلسها عن يمينه أو عن شماله ثم سارها فبكت بكاء شديدا فلما رأى

دائیں یا بائیں جانب بٹھلایا اور اس سے سرگوشی کی پس فاطمہ بہت سخت روئی جب آپنے اسکا اضطراب دیکھا تو پھر دوبارہ

جزعها سارها الثانية فضحكت فقلت لها خصك رسول الله صلى الله عليه وسلم

سرگوشی کی پس فاطمہ رضہ ہنس دیا یعنے فاطمہ رضہ کو کہاکہ رسول اللہ صلعم نے تجھے

من بين نسائه بالسرار ثم أنت تبكين فلما قام رسول الله صلى الله عليه و

سب میں سے سرگوشی کے ساتھ مختص کیا پھر تو روتی ہے جب رسول اللہ صلعم اٹھ کھڑے ہوئے

سلم سألتها ما قال لك رسول الله صلى الله عليه فقالت ما كنت لأفشي

تو میں نے اُس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم نے تجھے کیا کہا تھا اُسنے کہا کہ میں

على رسول الله صلى الله عليه وسلم سره فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلعم کا راز افشا نہیں کرتی جب رسول اللہ صلعم فوت ہو گئے

قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما حدثتني ما قال لك رسول

تو میں نے فاطمہ رضہ کو کہا کہ میں تجھے قسم دیتی ہوں اپنے حق کی جو میرا حق تجھ پر ہے تو مجھے وہ بات بتلا جو تجھے رسول

الله صلى الله عليه وسلم فقالت أما الآن فنعم أما حين سارني في الأمر

اللہ صلعم نے سرگوشی کرکے کہی تھی اُسنے کہا ہاں اب میں بتلادونگی جب آپنے پہلی بار مجھ سے سرگوشی کی تھی

الأولى فأخبرني أن جبريل صلى الله عليه وسلم كان يعارضه القرآن في كل سنة مرة

تو فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایک دفعہ

أو مرتين وأنه عارضه الآن مرتين وإني لا أرى الأجل إلا قد اقترب فاتقي

یا دو دفعہ قرآن کا دور کیا کرتا تھا اور اب کے سال دو بار دور کیا ہے میں جانتا ہوں کہ میری موت قریب ہے تو اللہ



اللہ واصبری فانہ نعم السلف انا لک فبکیت بکائی الذی رأیت فلما

ڈرتی رہیو اور صبر کیو کیونکہ میں تیرے لئے بہتر منزل (خوب) ہوں یہ بات سنکر میں رو دی جو تو نے دیکھا تھا۔ پھر آپ نے میری

رأی جزعی سارنی الثانیۃ فقال یا فاطمۃ اما ترضین ان تکونی سیدۃ نساء

جزع دیکھ کر دوبارہ مجھ سے سرگوشی کرکے فرمایا کہ اے فاطمہ تو خوش نہیں ہوتی کہ تو مومنوں کی

المؤمنین او سیدۃ نساء ہذہ الامۃ فضحکت ضحکی الذی رأیت متفق علیہ

سب عورتوں یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔ یہ بات سنکر میں ہنس دی جو تو نے دیکھا تھا۔ متفق علیہ

وہذا لفظ مسلم وعن ثابت عن انس رضی اللہ عنہ قال اتی علی رسول

اور یہ لفظ مسلم کے ہیں۔ اور روایت ہے ثابت رضہ سے کہ نقل کی انہوں نے انس رضہ سے کہا انس رضہ نے کہ میں

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان فسلم علینا فبعثنی فی حاجۃ

لڑکوں میں کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلعم وہاں تشریف لائے اور ہم کو سلام کہا پس آپ نے مجھے کسی کام کو بھیجدیا

فابطأت علی امی فلما جئت قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول اللہ

پس مجھے والدہ کے پاس جانے میں دیر ہوئی جب میں والدہ کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ تجھے کس نے روک رکھا تھا میں نے کہا رسول اللہ صلعم

صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ قالت ما حاجتہ قلت انہا سر قالت لا تخبرن

نے مجھے کسی کام کو بھیجا تھا انہوں نے کہا آپکا کیا کام تھا میں نے کہا وہ راز کی بات تھی انہوں نے مجھے کہا

بسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا قال انس واللہ لو حدثت بہ احدا

رسول اللہ صلعم کا راز ہرگز کسیکو نہ بتلائیو۔ انس نے کہا واللہ اگر میں کسیکو یہ بات بتلاتا

لحدثتک بہ یا ثابت رواہ مسلم وروی البخاری بعضہ مختصرا

تو اسے ثابت تجھے بھی بتلا دیتا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور بخاری نے اسکو مختصر کرکے ذکر کیا ہے

الباب السابع والثمانون فی الوفاء بالعہد وانجاز الوعد

باب ستاسی عہد کے وفا کرنے اور وعدہ کے پورا کرنے کے بیان میں

قال اللہ تعالی واوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا وقال تعالی

فرمایا اللہ تعالی نے اور عہد کی وفا کرو کہ عہد سے سوال کیا جائے گا۔ اور فرمایا

واوفوا بعہد اللہ اذا عاہدتم وقال تعالی یا ایہا الذین امنوا اوفوا

تم اللہ کی عہد کی وفا کرو جب تم عہد کرو۔ اور فرمایا اے ایمان والو پورا کرو

بالعقود وقال تعالی یا ایہا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون

اقرار۔ اور فرمایا اے ایمان والو ایسی بات تم مونہہ سے کیوں نکالتے ہو جو نہیں کرتے



كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بڑی بیزاری ہے اللہ کے ہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانی ہیں جب بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب قول اقرار کرتا ہے

وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ فِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَإِنْ

تو خلاف کرتا ہے اور جب اسکے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں زیادہ کیا ہے اگرچہ روزے رکھے

صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ

اور نماز پڑھے اور مسلمان ہونیکا اقرار کرے وے۔ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جس میں وے چاروں ہونگے وہ نرا منافق ہے

وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا

اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں ایک ہی نفاق کی خو ہے یہاں تک کہ اسکو چھوڑ دے ایک یہ کہ جب اسکے پاس امانت رکھی جاوے

إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تو اس میں خیانت کرتا ہے دوسری یہ کہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تیسری جب قول اقرار کرتا ہے تو اسکے خلاف کرتا ہے چوتھی یہ کہ جب لڑتا ہے اور جھگڑتا ہے تو ناحق

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ

اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا تھا کہ اگر

مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

بحرین سے مال آئیگا تو میں تجھے ایسا اور ایسا اور ایسا عطا کرونگا پھر بحرین سے مال نہ آیا تاکہ آپ فوت ہو گئے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

پس جب بحرین سے مال آیا تو ابو بکر رضہ نے

فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا

منادی کی کہ جس سے رسول اللہ صلعم کا کچھ وعدہ ہو یا کچھ قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آوے

فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَحَثٰى لِي

پس میں ابو بکر رضہ کے پاس آیا اور کہا کہ نبی صلعم نے مجھے ایسا اور ایسا دینا فرمایا تھا پس دیئے لپ بھر کر

حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَقَالَ لِي خُذْ مِثْلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مجھکو ابو بکر رضہ نے ایکبار پس گننا میں اس چیز کو کہ اسی لپ میں بس نکلے وہ پانسو فرمایا ابو بکر صدیق رضہ نے کہ لو دو مثل ویسے اسکے۔ متفق علیہ



الباب الثامن والثمانون في المحافظة على ما اعتاده من الخير

باب اٹھاسی جو آدمی کو نیکی کی عادت ہو اسپر محافظت کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى: إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم وقال تعالى: ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة أنكاثا والأنكاث جمع نكث وهو الغزل المنقوض وقال تعالى: ولا تكونوا كالذين أوتوا الكتاب من قبل فطال عليهم الأمد فقست قلوبهم وقال تعالى: فما رعوها حق رعايتها وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم في الليل فترك قيام الليل متفق عليه

الباب التاسع والثمانون في استحباب طيب الكلام وطلاقة الوجه عند اللقاء

باب نواسی ۸۹ ملاقات کے وقت کشادہ روئی اور خوش کلامی اور شیریں زبانی کے استحباب کے بیان میں

قال الله تعالى: واخفض جناحك للمؤمنين وقال تعالى: ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك وعن عدي بن حاتم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا النار ولو بشق تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيبة متفق عليه وعن أبي هريرة

رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال والكلمة الطيبة صدقة

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ کلمہ طیب صدقہ ہے

متفق عليه وهو بعض حديث تقدم بطوله وعن أبي ذر رضي الله عنه

متفق علیہ اور یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے جو پہلے گزر چکی ہے اور ابو ذر رضہ سے روایت ہے

قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحقرن من المعروف شيئا

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ تو نیک کاموں میں سے کسی کو حقیر مت سمجھ

ولو أن تلقى أخاك بوجه طليق رواه مسلم

اگرچہ تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرے روایت کی یہ مسلم نے

الباب التسعون في استحباب بيان الكلام وإيضاحه

باب ۹۰ نوے کلام کو جب مخاطب بدون ایضاح کے نہ سمجھ سکتے تو اسکے سمجھانے کو وضاحت

للمخاطب وتكريره ليفهم إذا لم يفهم إلا بذلك عن أنس رضي الله عنه

اور تکرار سے بیان کرنیکے استحباب میں انس رضہ سے روایت ہے کہ

أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثا حتى تفهم

نبی صلعم جب کلام کیا کرتے تو ایک کلمہ کو تین تین دفعہ بار اعادہ فرماتے تاکہ سمجھا جائے اور جب کسی قوم کے

عنه وإذا أتى على قوم فسلم عليهم سلم عليهم ثلاثا رواه البخاري وعن عائشة

پاس تشریف لاتے تو انکو تین بار السلام علیکم کہا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عائشہ

رضي الله عنها قالت كان كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم كلاما فصلا

رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام ایسا واضح و روشن ہوا کرتا تھا

يفهمه كل من يسمعه رواه أبو داود

کہ جو سنتا تھا سمجھ لیتا تھا روایت کی یہ ابو داؤد نے

الباب الحادي والتسعون في إصغاء الجليس لحديث

باب ۹۱ اکانوے اس بیان میں کہ جو کلام

جليسه الذي ليس بحرام واستنصات العالم والواعظ حاضري مجلسه

حرام نہو ہمنشین دوسرے ہمنشین کو سنا دیا کرے اور عالم اور واعظ اپنی مجلس کے حاضرین کو خاموش کرا دیا کریں

عن جرير بن عبد الله رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله

روایت ہے جریر بن عبد اللہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم في حجة الوداع استنصت الناس ثم قال لا ترجعوا بعدي كفارا

علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں مجھے فرمایا کہ تو لوگوں کو چپ کرا پھر آپ نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جانا

يضرب بعضكم رقاب بعض متفق عليه

کہ تم لوگوں سے بعضے بعضوں کی گردنیں ماریں متفق

الباب الثاني والتسعون في الوعظ والاقتصاد فيه

باب بانوے وعظ اور اسمیں میانہ روی کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وعن

اللہ تعالی نے فرمایا اپنے رب کے رستہ کی طرف حکمت اور موعظت حسنہ سے بلا اور روایت ہے

ابي وائل شقيق بن سلمة قال كان ابن مسعود رضي الله عنه يذكرنا في كل

ابو وائل شقیق بن سلمہ سے کہا کہ ابن مسعود ہر

خميس مرة فقال له رجل يا ابا عبد الرحمن لوددت انك ذكرتنا كل يوم

جمعرات میں ایک دفعہ ہمکو وعظ سنایا کرتے تھے ایک آدمی نے انکو کہا اے ابو عبد الرحمن میں چاہتا ہوں کہ ہم کو ہر روز وعظ سنایا کرو

فقال له اما انه يمنعني من ذلك اني اكره ان املكم واني اتخولكم بالموعظة

کہا مجھے اس سے یہ بات روکتی ہے کہ میں تم کو ملال کروں میں تم کو وعظ سنتا ہوں

كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتخولنا بها مخافة السامة علينا يتخولنا

جیسا رسول اللہ صلعم ہم کو سنایا کرتے تھے اس خوف سے کہ ہمکو ملالت و دلگیری نہ ہو۔ یتخولنا

يتعهدنا وعن ابي اليقظان عمار بن ياسر رضي الله عنه قال سمعت

خبرگیری کرتے تھے ہماری اور روایت ہے ابو الیقظان عمار بن یاسر رضہ سے کہا کہ میں سنتا تھا کہ رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان طول صلوة الرجل وقصر خطبته

صلعم فرماتے تھے کہ آدمی کا نماز کو دراز کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا

مئنة من فقهه فاطيلوا الصلوة واقصروا الخطبة رواه مسلم ومئنة بميم

اسکی دانائی کی علامت ہے تم نماز کو دراز کیا کرو اور خطبہ چھوٹا کیا کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے مئنۃ اور مئنۃ ساتھ میم

مفتوحة ثم همزة مكسورة ثم نون مشددة اي علامة دالة على فقهه

مفتوحہ کے پھر ہمزہ مکسورہ کے پھر نون مشددہ کے یعنی یہ نشانی ہے اسکے فقاہت کی

وعن معاوية بن الحكم السلمي رضي الله عنه قال بينا انا اصلي مع

اور روایت ہے معاویہ بن حکم سلمی رضہ سے کہا کہ میں رسول اللہ

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

رسول اللہ صلعم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے چھینک لی میں نے یرحمک اللہ کہہ دیا لوگ

فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ

میری طرف دیکھنے لگ گئے میں نے کہا کیا مصیبت آئی میری طرف کیوں دیکھتے ہو لوگ میری اس

فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ

بات سے ہاتھ زانو پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ مجھے چپ کراتے ہیں میں چپ ہو گیا جب

فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ نماز پڑھ چکے میری ماں باپ آپ پر فدا ہوں جیسے آپ سے پہلے اور

وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِّنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي بَلْ قَالَ

نہ پیچھے اب تک اچھا ہوا استاد کوئی نہیں دیکھا واللہ نہ آپ نے مجھے ڈانٹا اور نہ مجھے مارا اور نہ گالی دی بلکہ آپ نے فرمایا

إِنَّ هٰذِهِ الصَّلوٰةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ

کہ نماز میں لوگوں کے کلام کرنی لائق نہیں اس میں تسبیح اور تہلیل اور

وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

قرآن پڑھنا چاہیے یا جیسا کہ آپ نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں تو مسلم ہوا ہوں

اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا

اور اب اللہ تعالے نے ہم میں اسلام ظاہر کر دیا ہے ہم میں سے بعضے لوگ ایسے ہیں کہ کاہنوں کے پاس

يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذٰلِكَ

جاتے ہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس مت جایا کر پھر میں نے عرض کی کہ ہم میں سے بعضے ایسے ہیں کہ شگون بد لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ

شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلثُّكْلُ بِضَمِّ الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ

ایک شے ہے کہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں یہ ان کو باز نہ رکھے اس روایت کو مسلم نے نقل کیا ساتھ ضمہ ثاء مثلثہ کے

اَلْمُصِيبَةُ وَالْفَجِيعَةُ مَا كَهَرَنِي أَيْ مَا نَهَرَنِي وَعَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ

مصیبت اور درد ہے اور ما کہرنی یعنے نہیں جھڑکا مجھکو۔ اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا

کہا کہ وعظ سنایا ہم کو رسول اللہ صلعم نے ایسا وعظ کہ ڈر گئے اس سے

الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ سَبَقَ بِكَمَالِهِ فِي

دل اور بہہ گئے اس سے آنسو اور ذکر کیا راوی نے ساری حدیث اور تحقیق گذر چکی کامل حدیث بیچ

باب الامر بالمحافظة على السنة وذكرنا ان الترمذي قال انه حديث حسن صحيح

باب الامر بالمحافظة على السنة میں اور ہم نے ذکر کیا کہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الباب الثالث والتسعون في السكينة والوقار

باب ترانوے ۹۳ سکینہ اور وقار اور آہستگی کرنے کے بیان میں

قال الله تعالى وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا واذا خاطبهم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور رحمن کے بندے وہ ہیں جو چلتے ہیں زمین پر ہلکے پاؤں اور جب بات کرنے لگیں ان سے

الجاهلون قالوا سلاما وعن عائشة رضي الله عنها قالت ما رايت

بے سمجھ لوگ کہیں صاحب سلامت والے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا حتى يرى منه لهواته

حضرت صلعم کو کبھی بہت ہنستے ہوئے کہ تمام منہ کھل جاتے یہاں تک کہ دیکھا جاوے اُن سے کوا اُن کا

انما يتبسم متفق عليه اللهوات جمع لهاة وهي اللحمة التي في اقصى سقف الفم

اور سوا اس کے نہیں کہ آنحضرت صلعم تبسم کرتے تھے متفق علیہ۔ لہوات جمع ہے لہات کی اور یہ وہ بوٹی ہے جو حلق میں لٹکتی ہے

الباب الرابع والتسعون في الندب الى اتيان الصلوة

باب چورانوے ۹۴ نماز

والعلم ونحوهما من العبادات بالسكينة والوقار قال الله تعالى

اور علم کی مجلسیں وغیرہا عبادات کیلئے سکینہ اور وقار اور آہستگی سے چلنے کے استحباب کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب وعن ابي هريرة

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم کرے بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور روایت ہے ابو ہریرہ

رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا

رضہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جب

اقيمت الصلوة فلا تاتوها وانتم تسعون واتوها تمشون عليكم السكينة

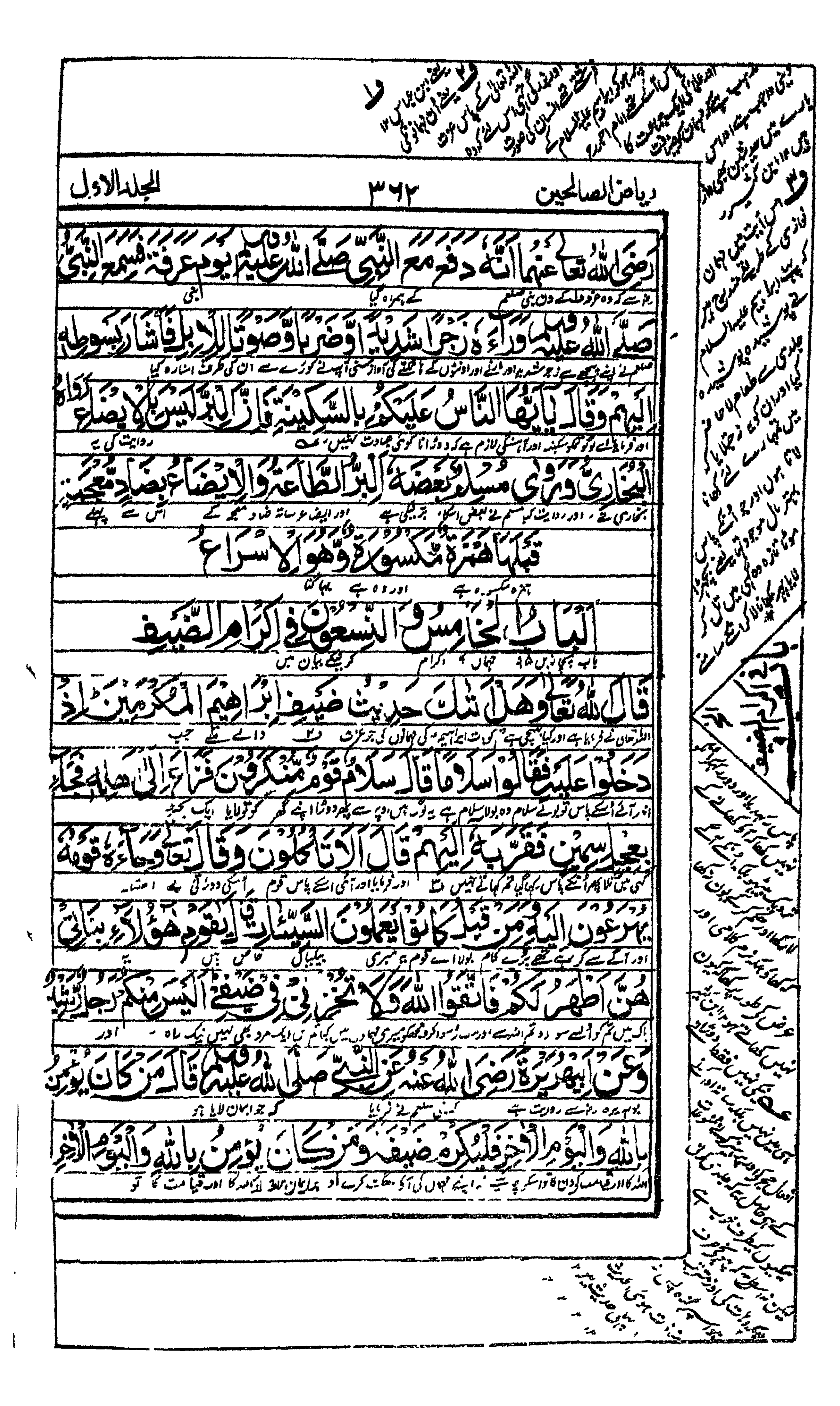
نماز کی اقامت ہو جاوے تو تم نماز کو بھاگ کر مت جاؤ اور نماز کو آہستگی

والوقار فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاتموا متفق عليه زاد مسلم في رواية

اور وقار سے چلا کرو پس جسقدر نماز تم کو امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو پوری کر لو متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں

له فان احدكم اذا كان يعمد الى الصلوة فهو في صلوة وعن ابن عباس

اکہ تم میں کوئی جب نماز کو قصد کرکے جاتا ہے تو نماز میں ہی ہوتا ہے اور روایت ہے ابن عباس رضہ



رضي الله تعالى عنهما انه دفع مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم عرفة فسمع النبي
صلى الله عليه وسلم وراءه زجرا شديدا وضربا وصوتا للابل فاشار بسوطه
اليهم وقال يا ايها الناس عليكم بالسكينة فان البر ليس بالايضاع رواه
البخاري وروى مسلم بعضه البر الطاعة والايضاع بضاد معجمة
قبلها همزة مكسورة وهو الاسراع

الباب الخامس والتسعون في اكرام الضيف

قال الله تعالى وهل اتاك حديث ضيف ابراهيم المكرمين اذ
دخلوا عليه فقالوا سلاما قال سلام قوم منكرون فراغ الى اهله فجاء
بعجل سمين فقربه اليهم قال الا تاكلون وقال تعالى وجاءه قومه
يهرعون اليه ومن قبل كانوا يعملون السيئات قال يقوم هؤلاء بناتي
هن اطهر لكم فاتقوا الله ولا تخزون في ضيفي اليس منكم رجل رشيد
وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن
بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر

فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ

تو اپنے قرابت داروں سے ملے اور جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

متفق علیہ اور روایت ہے ابو شریح خویلد بن عمرو رض سے کہا کہ سنا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان ہے

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ

اسکو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اسکو عطیہ اور بخشش دیو سے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ جائزہ کیا ہے آپ نے فرمایا ایک دن رات مہمانی کرنی جائزہ ہے

وَالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور تین دن تک ضیافت ہے اور اس سے زیادہ اسپر صدقہ ہے متفق علیہ

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس اسقدر ٹھیرے کہ اسکو گنہگار کرے لوگوں نے کہا یا رسول

اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَىْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهِ

اللہ گنہگار کسطرح کریگا آپ نے فرمایا اسکے پاس اسقدر ٹھیرے کہ اسکی مہمانی کیلئے اسکے پاس کچھ نہ رہے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُوْنَ وَالسَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ فِى اسْتِحْبَابِ

باب چھیانوے ۹۶ اور ستانوے ۹۷

التَّبْشِيْرِ وَالتَّهْنِئَةِ بِالْخَيْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ

خیر و نیکی پر مبارکباد کہنے اور بشارت دینے کے استحباب کے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بشارت سنا میرے بندوں کو

الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهُ وَقَالَ تَعَالٰى يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ

جو بات کو سنتے ہیں اور نیک بات کے تابع ہو جاتے ہیں اور فرمایا بشارت دیگا ان کو رب

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ وَقَالَ تَعَالٰى وَاَبْشِرُوْا

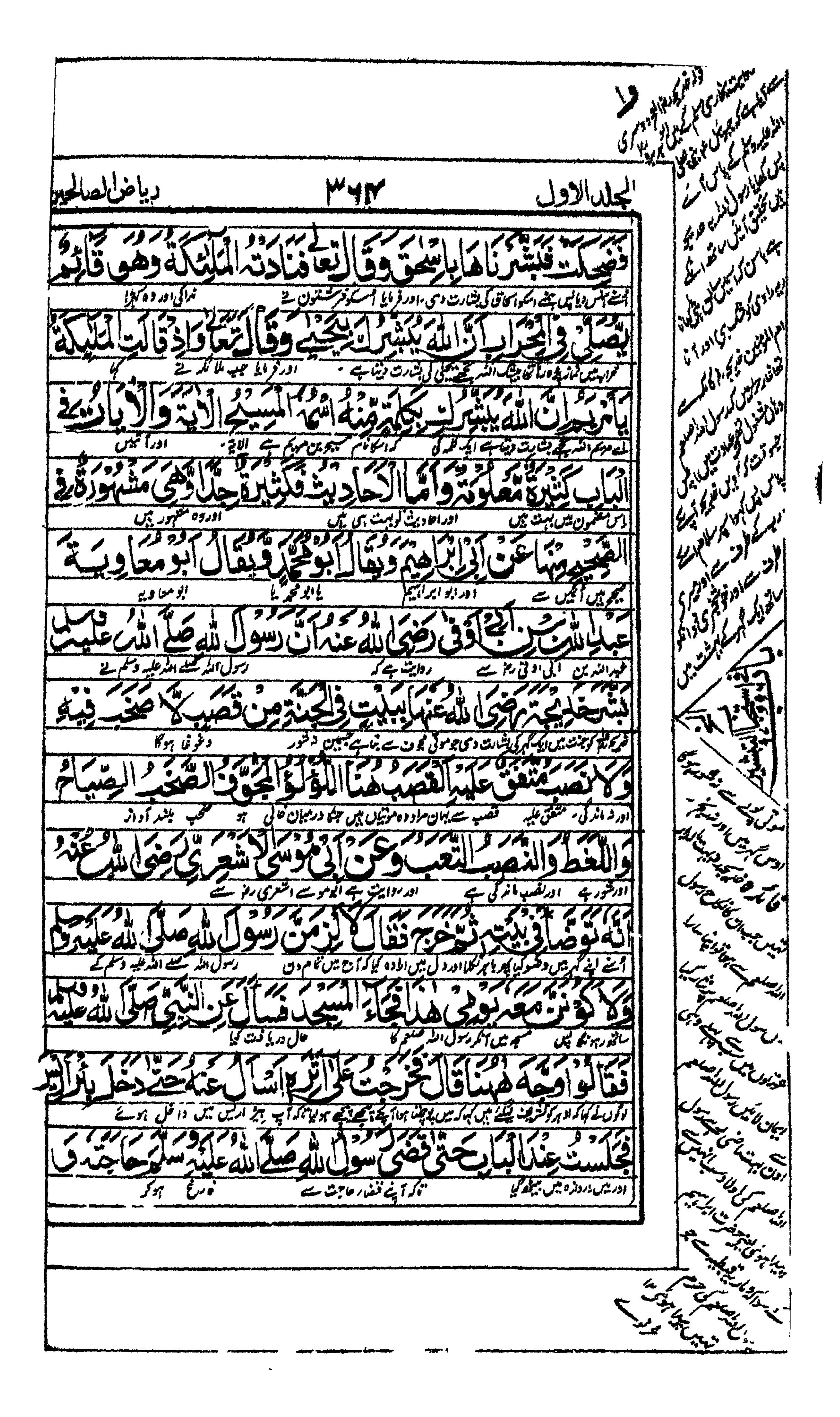
اپنی رحمت اور خوشنودی کی اور باغوں کی کہ انکے لئے انمیں نعمتیں مقیم ہونگی اور فرمایا اور خوشنود ہو

بِالْجَنَّةِ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ وَقَالَ

ساتھ جنت کے جسکا تم کو وعدہ کیا جاتا تھا اور فرمایا ہمنے اسکو لڑکے حلم والے کی بشارت دی اور فرمایا

تَعَالٰى وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَامْرَاَتُهُ قَائِمَةٌ

بیشک ہمارے رسول ابراہیم کے پاس بشارت لائے۔ اور فرمایا اس کی عورت کھڑی تھی



فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحٰقَ وَقَالَ تَعَالٰى فَنَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ

ہنسنے لگیں پس ہم نے اسکو اسحاق کی بشارت دی۔ اور فرمایا اسکو فرشتوں نے ندا کی اور وہ کھڑا

يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى وَقَالَ تَعَالٰى وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ

محراب میں نماز پڑھ رہا تھا بیشک اللہ تجھے یحییٰ کی بشارت دیتا ہے۔ اور فرمایا جب ملائکہ نے کہا

يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ الْآيَةَ وَالْآيَاتُ فِي

اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے ایک کلمہ کی کہ اسکا نام مسیح بن مریم ہے الآیۃ۔ اور آیتیں

الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ فَكَثِيرَةٌ جِدًّا وَهِيَ مَشْهُورَةٌ فِي

اس مضمون میں بہت ہیں اور احادیث تو بہت ہی ہیں اور وہ مشہور ہیں

الصَّحِيحِ مِنْهَا عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَيُقَالُ أَبُو مُحَمَّدٍ وَيُقَالُ أَبُو مُعَاوِيَةَ

صحیح میں انہیں سے اور ابو ابراہیم یا ابو محمد یا ابو معاویہ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن ابی اوفیٰ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَشَّرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ

خدیجہ رض کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی جو موتی مجوف سے بنا ہے جسمیں نہ شور و غوغا ہوگا

وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْقَصَبُ هُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ الصَّخَبُ الصِّيَاحُ

اور نہ ماندگی۔ متفق علیہ قصب سے یہاں مراد وہ موتیاں ہیں جنکا درمیان خالی ہو صخب بلند آواز

وَاللَّغَطُ وَالنَّصَبُ التَّعَبُ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور شور ہے اور نصب ماندگی ہے اور روایت ہے ابوموسے اشعری رض سے

أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُسنے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلا اور دل میں ارادہ کیا کہ آج میں تمام دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هٰذَا فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ رہونگا پس مسجد میں آکر رسول اللہ صلعم کا حال دریافت کیا

فَقَالُوا وَجَّهَ هٰهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلٰى أَثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ

لوگوں نے کہا کہ ادہر کو تشریف لیگئے ہیں کہا کہ میں پوچھتا ہوا آپکے پیچھے ہو لیا تاکہ آپ بیئر اریس میں داخل ہوئے

فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ حَتّٰى قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَ

اور میں دروازہ میں بیٹھ گیا تاکہ آپ قضاء حاجت سے فارغ ہوکر

تَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ

وضو کیا میں آپ کے پاس گیا آپ بیراریس پر جلوس فرماتے تھے اور کنارے کنوئیں کے اور آپ کی دونو

عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ

ساقین کھلی تھیں اور دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے میں نے آپکو سلام کیا اور آکر دروازے کے پاس

الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ

بیٹھ گیا دل میں کہا کہ آج میں رسول اللہ صلعم کی دربانی کرونگا پس

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ

ابوبکر رضؓ نے آکر دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا ابوبکر ہے میں نے کہا

عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ

ٹھیرو پھر میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں عرض کی کہ ابوبکر رضؓ اندر آنیکا اذن مانگتا ہے آپ نے فرمایا

ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ

اسکو اذن دے اور بہشت کی خوشخبری سنا دے میں نے ابوبکر رضؓ کو کہا کہ اندر آجا اور رسول اللہ

يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تجھے بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں ابوبکر رضؓ اندر آیا اور رسول اللہ صلعم کی داہنی طرف

مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئیں کے کنارہ پر بیٹھ گیا اور رسول اللہ صلعم کی طرح پاؤں کنوئیں میں لٹکا دئے

وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ وَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي

اور دونوں پنڈلی ننگی کر دیں میں پھر وہاں ہی جا بیٹھا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ آیا تھا کہ وضو کرکے میرے پاس آن ملیگا

فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ

میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ فلانے سے بھلائی کا ارادہ کیا تو اسکو یہاں لا دے گا کہ ایک آدمی نے

الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ

دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اسنے کہا عمر بن الخطاب میں نے کہا ٹھیر جا پھر میں نے

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ

رسول اللہ صلعم کی خدمت میں جاکر عرض کی کہ عمر رضؓ اذن مانگتا ہے آپ نے فرمایا

فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ

اسکو اجازت دے اور بہشت کی بشارت سنا دے میں نے آکر عمر رضؓ کو کہا اندر آجا اور رسول

الله صلى الله عليه وسلم بالجنة فدخل فجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

الله صلعم تجھ کو بہشت کی بشارت فرماتے ہیں پس عمر آیا اور رسول اللہ صلعم کی

في القف عن يساره ودلى رجليه في البئر ثم رجعت فجلست فقلت

بائیں طرف کنوئیں میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا اور میں لوٹ کر وہاں ہی جا بیٹھا اور دل میں کہتا تھا

إن يرد الله بفلان خيرا يعني أخاه يأت به فجاء إنسان فحرك الباب

کہ اگر اللہ تعالیٰ فلانے سے خیر کا ارادہ کیا تو اسکو یہاں لادے گا پس ایک آدمی نے دروازہ ہلایا

فقلت من هذا فقال عثمان بن عفان فقلت على رسلك وجئت النبي

میں نے کہا کون ہے اس نے کہا عثمان بن عفان میں نے کہا ٹھہر جا اور نبی صلے

صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال ائذن له وبشره بالجنة مع بلوى تصيبه

اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا اسکو اذن دے اور جنت کی خوشخبری ساتھ ایک بلوے کے جسمیں وہ مبتلا ہوگا سنا دے

فجئت فقلت ادخل ويبشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بالجنة مع

میں آ کر اسکو کہا کہ اندر آجا اور رسول اللہ صلعم تجھے جنت کی خوشخبری دیتے ہیں ساتھ

بلوى تصيبك فدخل فوجد القف قد ملئ فجلس وجاههم من الشق

ایک بلوے کے جسمیں تو گرفتار ہوگا وہ آیا اور کنارہ بھرا ہوا پایا پس انکے سامنے دوسری طرف بیٹھ گیا

الآخر قال سعيد بن المسيب فأولتها قبورهم متفق عليه وزاد في رواية

کہا سعید بن المسیب نے پس تعبیر کیا میں نے اس تنہا بیٹھنے کو انکی قبروں سے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے

وأمرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بحفظ الباب وفيها أن عثمان حين

اور مجھے رسول اللہ صلعم نے دروازہ کی حفاظت کا امر کیا اور اس روایت میں ہے کہ جب عثمان کو

بشره حمد الله تعالى ثم قال الله المستعان قوله وجه بفتح الواو وتشديد

بشارت دی تو انہوں نے الحمد للہ اور اللہ المستعان کہا قول اسکا وجہ ساتھ فتح واو اور تشدید

الجيم أي توجه وقوله بئر أريس هو بفتح الهمزة وكسر الراء وبعدها ياء

جیم کے یعنے متوجہ ہوا اور قول اسکا بئر اریس ساتھ فتح ہمزہ اور کسرہ راء کے اور پیچھے اسکے یاء ہے

مثناة من تحت ساكنة ثم سين مهملة وهو مصروف ومنهم من منع

ساتھ دو نقطوں والی کے نیچے کی طرف سے پھر سین ہے مہملہ اور وہ منصرف ہے اور بعض نے غیر

صرفه والقف بضم القاف وتشديد الفاء وهو المبني حول البئر قوله

منصرف کہا اور قف ساتھ ضمہ قاف اور تشدید فاء کے اور وہ وہ موضع ہے جو کنوئیں کے اردگرد بنائی جاتی ہے قول اسکا

على رِسلِكَ بكسر الراء على المشهور وقيل بفتحها اي رفق وعن ابي هريرة

علی رسلک ساتھ کسرہ راء کے مشہور ہے اور بعض نے کہا ساتھ فتح اسکے کے یعنے نرمی کر اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی

رضي الله عنه قال كنا قعودا حول رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعنا

سے کہا کہ ہم رسول اللہ صلعم کے گرد بیٹھے تھے اور

ابو بكر وعمر رضي الله عنهما في نفر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو بکر رض اور عمر رض ہمارے ساتھ ایک جماعت میں تھے رسول اللہ صلعم ہم میں سے اٹھکر

من بين اظهرنا فابطأ علينا وخشينا ان يقتطع دوننا وفزعنا فقمنا

چلے گئے اور وہاں آپ نے دیر لگائی ہمکو خوف ہوا کہ ہماری غیبت میں آپکو کسی قوم کا دشمن ہو کر پایا جاوے اور ہم مضطرب ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے

فكنت اول من فزع فخرجت ابتغي رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اتيت

اور میں سب سے پہلے مضطرب ہوا تھا پس میں آپ کو تلاش کرتا ہوا نکلا یہانتک کہ میں

حائطا للانصار لبني النجار فدرت به هل اجد له بابا فلم اجد فاذا

انصاری قبیلہ بنی النجار کے باغ میں آیا اور دروازہ کی تلاش میں اسکے گرد پھرا مگر مجھے کوئی دروازہ نہ ملا کہ ناگاہ

ربيع يدخل في جوف حائط من بئر خارجه والربيع الجدول الصغير

ایک پانی کے اندر جانیکا رستہ جو ایک کنوئیں سے جو باغ سے باہر تھا باغ کے اندر جاتا تھا دکھا اور معنے ربیع کے جدول صغیر ہیں پس

فاحتفزت فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو هريرة

پس میں سمٹ کر اس رستہ سے باغ کے اندر رسول اللہ صلعم کے پاس پہنچا آپ نے فرمایا تو ابو ہریرہ ہے میں نے عرض کی ہاں

فقلت نعم يا رسول الله قال ما شانك قلت كنت بين اظهرنا فقمت فابطات

یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کی کہ آپ ہمارے درمیان سے اٹھکر چلے گئے اور آپ نے بہت دیر لگائی

علينا فخشينا ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنت اول من فزع فاتيت هذا

پس ہمکو اپنی جان کا خوف ہوا ہم گھبرا گئے اور میں سب سے پہلے گھبرایا تھا پس میں

الحائط فاحتفزت كما يحتفز الثعلب وهؤلاء الناس ورائي فقال يا

لومڑی کیطرح سمٹ کر اس باغ کے اندر آیا اور یہ لوگ میرے پیچھے چلے آتے ہیں آپ نے

ابا هريرة واعطاني نعليه فقال اذهب بنعلي هاتين فمن لقيت من وراء

اپنی نعلین عطا کی اور فرمایا اے ابو ہریرہ میری نعلین لے جا اور اس باغ سے باہر جو

هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة

طرف جو شخص تجھے ملے کہ دل کے یقین سے لا اله الا الله کی گواہی دے اسکو جنت کی خوشخبری سنا دے

وذكر الحديث بطوله رواه مسلم الربيع النهر الصغير وهو الجدول بفتح

اور حدیث طویل ذکر کی روایت کی یہ مسلم نے ۔ ربیع چھوٹی نہر ہے اور اسکو جدول بھی کہتے ہیں ساتھ فتح

الجيم كما فسره في الحديث وقوله احتفزت روي بالزاء وبالراء ومعناه

جیم کے جیسا کہ تفسیر کی ہے حدیث میں اور قول اسکا احتفزت روایت کیا گیا ساتھ زا کے اور ساتھ را کے اور معنے اسکا

بالزاي تضاممت وتصاغرت حتى امكنني الدخول وعن ابن شماسة قال

ساتھ زا کے سکڑ گئیں اکٹھا ہوا اور اپنے کو بہت چھوٹا بنایا کہ میں اندر جا سکا اور روایت ہے ابن شماسہ سے کہا

حضرنا عمرو بن العاص رضي الله عنه وهو في سياقة الموت يبكي طويلا و

کہ ہم عمرو بن عاص کے پاس آئے اور وہ جان کندن کی حالت میں اپنا منہ دیوار کی طرف کئے ہوئے

حول وجهه الى الجدار فجعل ابنه يقول يا ابتاه اما بشرك رسول الله صلى الله

رو رہے تھے اور ان کا بیٹا ابتاہ کہکر کہتا تھا کیا رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم بكذا اما بشرك رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا فاقبل بوجهه فقال

علیہ وسلم نے تجھے ایسی بشارت نہیں دی کیا رسول اللہ صلعم نے تجھے ایسی بشارت نہیں دی اس کی طرف منہ کرکے کہا کہ افضل

ان افضل ما نعد شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اني قد

اس چیز کا جو ہم قیامت کیلئے طیار کرتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت ہے ۔ اور مجھ پر

كنت على اطباق ثلاث لقد رايتني وما احد اشد بغضا لرسول الله

تین حالت گذری ہیں ایک یہ کہ رسول اللہ صلعم سے بغض و عداوت کرنیوالا مجھ سے زیادہ کوئی نہ تھا

صلى الله عليه وسلم مني ولا احب الي من ان اكون قد استمكنت منه

اور بشرط دسترس پانے قتل کرنیکو جیسا میں محبوب جانتا تھا کوئی دوسرا ایسا نہ جانتا ہوگا

فقتلته فلو مت على تلك الحال لكنت من اهل النار فلما جعل الله الاسلام

اگر مرجاتا اس حالت پر تو بیشک دوزخیوں سے ہوتا ۔ پھر جب اللہ نے میرے دل میں اسلام

في قلبي اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ابسط يمينك فلابايعك فبسط

داخل کیا تو میں نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ آپ ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپ سے بیعت کروں آپ نے ہاتھ پھیلایا

يمينه فقبضت يدي فقال ما لك يا عمرو قلت اردت ان اشترط قال

پیچھے اپنا ہاتھ کھینچ لیا آپ نے فرمایا اے عمرو تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی کہ میں شرط کرلی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا

تشترط بماذا قلت ان يغفر لي قال اما علمت ان الاسلام يهدم ما كان

کیا شرط کرتا ہے میں نے کہا یہ کہ بخشا جاؤں فرمایا کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام ڈھا دیتا ہے سب پہلے

قبله وان الهجرة تهدم ما كان قبلها وان الحج يهدم ما كان قبله وما

گناہ گرا دیتا ہے اور ہجرت بھی پہلے گناہ منہدم کر دیتی ہے اور حج بھی پہلے گناہوں کو زائل کرتا ہے

كان احد احب الي من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا اجل في عيني

اس حالت میں پہلے رسول اللہ صلعم سے زیادہ کوئی پیارا نہ تھا اور نہ آپ سے زیادہ کوئی میری آنکھوں میں بزرگ تھا

منه وما كنت اطيق ان املأ عيني منه اجلالا له ولو سئلت ان اصفه

اور میری طاقت نہ تھی کہ آپکی بزرگی سے اپنی دونوں آنکھیں بھر دوں اور اگر آپکے وصف کرنیکا کوئی مجھ سے سوال کرتا تو مجھ آپکے

ما اطقت لاني لم اكن املأ عيني منه ولو مت على تلك الحال لرجوت ان اكون

وصف کرنیکی طاقت نہ تھی اگر میں اس حال میں مرجاتا تو مجھے امید تھی کہ میں

من اهل الجنة ثم ولينا اشياء ما ادري ما حالي فيها فاذا انا مت فلا تصحبني

بہشتیوں میں سے ہوتا پھر ہم بہت چیزوں کے والی ہوگئے میں نہیں جانتا کہ انمیں میرا کیا حال ہے جب میں مرجاؤں تو کوئی نوحہ کرنے والی

نائحة ولا نار فاذا دفنتموني فشنوا علي التراب شنا ثم اقيموا حول قبري

میرے ساتھ نہ ہو اور نہ آگ میرے ساتھ ہو جب تم مجھے دفن کرو تو مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالو پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا

قدر ما تنحر جزور ويقسم لحمها حتى استأنس بكم وانظر ماذا اراجع به رسل

جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اسکا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تم سے انس حاصل کروں اور دیکھ لوں کیا جواب دیتا ہوں اپنے رب کے بھیجے ہوؤں کو

ربي رواه مسلم قوله شنوا روي بالشين المعجمة وبالمهملة اي صبوه قليلا

روایت کی مسلم نے قول اسکا شنوا روایت کیا گیا ساتھ شین معجمہ اور مہملہ کے یعنے ڈالو اسکو تھوڑا

قليلا والله سبحانه اعلم

تھوڑا اور اللہ سبحانہ بہتر جانتا ہے

الباب الثامن والتسعون في وداع الصاحب ووصيته عند

باب اٹھانوے اپنے دوست کو وداع کرنے اور سفر وغیرہ میں اس کے علیحدہ ہونیکے

فراقه لسفر وغيره والدعاء له وطلب الدعاء منه قال الله تعالى و

وقت اسکو وصیت کرنے اور اسکے لئے دعا مانگنے اور اس سے اپنے لئے دعا کی خواہش کرنیکے بیان میں اور فرمایا اللہ تعالی نے

وصى بها ابراهيم بنيه ويعقوب يا بني ان الله اصطفى لكم الدين

اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوب اے بیٹو اللہ نے چنکر دیا ہے تم کو دین

فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام كنتم شهداء اذ حضر يعقوب الموت اذ قال

پھر نہ مریو مگر مسلمانی پر کیا تم حاضر تھے جس وقت آ پہنچی یعقوب کو موت جب کہا

لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ

اپنے بیٹوں کو تم کیا پوجوگے بعد میرے بولے ہم بندگی کرینگے تیرے رب اور تیرے باپ دادوں کے رب کی کہ ابراہیم

وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ وَأَمَّا الْأَحَادِيثُ

اور اسمٰعیل اور اسحاق ہے ایک رب اور ہم اوسی کے حکم پر ہیں اور احادیث میں سے ہے

فَمِنْهَا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي سَبَقَ فِي بَابِ إِكْرَامِ أَهْلِ

زید بن ارقم کی حدیث جو باب الاکرام اہل

بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں گذر چکی ہے۔ اونے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلعم نے کھڑے ہو کر

فِينَا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا

ہمکو خطبہ سنایا پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی بعد وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا کہ اما بعد اے

النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ

لوگو میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانیوالا آوے تو میں اوسکا کہا مانوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بھاری چیزیں

ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا

چھوڑتا ہوں اول دونوں میں سے اول تو خدا کی کتاب ہے جسمیں روشنائی اور ہدایت ہے پس خدا کی کتاب کو پکڑو اور اسکو خوب چمٹ جاؤ

بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي

پس آپنے کتاب اللہ پر بہت تاکید کی اور اوسکی ترغیب دی پھر فرمایا اور دوسری بڑی چیز میری اہل بیت میں تم کو خدا یاد دلاتا ہوں اپنی

أَهْلِ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

اہل بیت کے مقدمہ میں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور تحقیق مفصل پہلے گذر گئی۔ اور روایت ہے ابو سلیمان مالک بن حویرث رضی سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ

کہا ہم چند آدمی جوان ہمعمر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آئے

مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

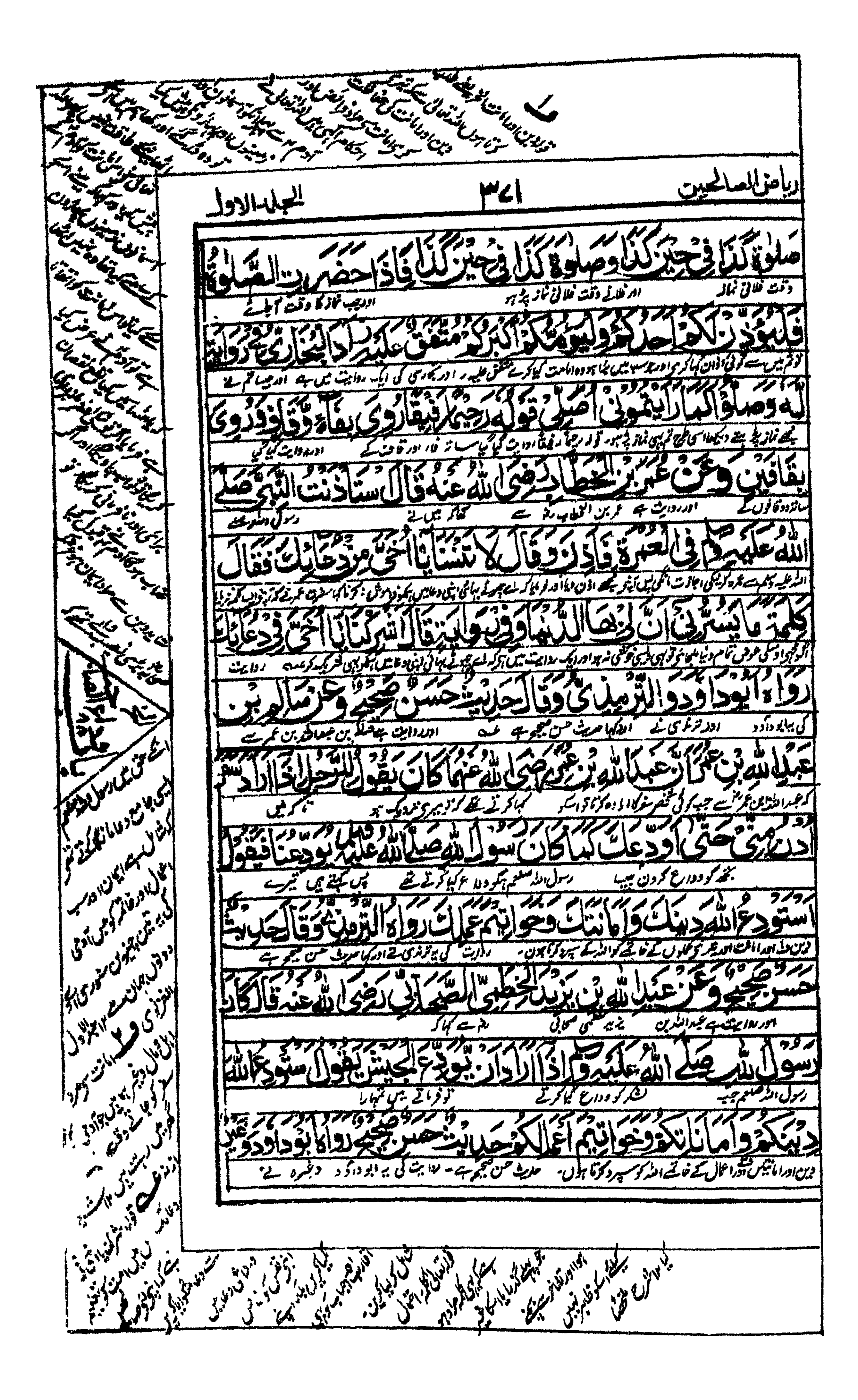
اور بیس راتیں آپکے پاس ٹھیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا أَهْلَنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا مِنْ أَهْلِنَا

وسلم رحم کرنیوالے نرم دل تھے آپنے ظن کیا کہ ہم گھر والوں کے مشتاق ہیں اسلئے آپنے ہمسے سوال کیا کہ تم لوگ گھر میں کس کس کو چھوڑ کر آئے ہو ہمنے

فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا

آپسے بیان کر دیا آپنے فرمایا کہ تم اپنے گھر کے لوگوں میں جا کر ٹھیرو اور انکو دین سکھلاؤ اور انکو امر کرو اور نماز [illegible]



صلوة كذا في حين كذا وصلوة كذا في حين كذا فاذا حضرت الصلوة

وقت فلاں نماز اور فلانے وقت فلاں نماز پڑھو اور جب نماز کا وقت آجائے

فليؤذن لكم احدكم وليؤمكم اكبركم متفق عليه زاد البخاري في رواية

تو تم میں سے کوئی اذان کہا کرے اور جو سب میں بڑا ہو وہ امامت کیا کرے متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے اور جیسا تم نے

له وصلوا كما رأيتموني اصلي قوله رحيما رفيقا روي بفاء وقاف وروي

مجھے نماز پڑھتے دیکھا اسی طرح تم بھی نماز پڑھو۔ قولہ رحیما رفیقا روایت کیا گیا ساتھ فا اور قاف کے اور روایت کیا گیا

بقافين وعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال استأذنت النبي صلى

ساتھ دو قافوں کے اور روایت ہے عمر بن الخطاب رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے

الله عليه وسلم في العمرة فاذن وقال لا تنسنا يا اخي من دعائك فقال

اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنیکی اجازت مانگی پس آپ نے مجھے اذن دیا اور فرمایا کہ اے چھوٹے بھائی اپنی دعا میں ہمکو نہ بھولیو۔ کہا حضرت عمر نے کہ آپ نے ایسا کلمہ فرمایا

كلمة ما يسرني ان لي بها الدنيا وفي رواية قال اشركنا يا اخي في دعائك

کہ مجھکو اوسکی عوض میں تمام دنیا ملجاتی تو بھی ایسی خوشی نہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اے چھوٹے بھائی اپنی دعا میں ہمکو بھی شریک کر لیجیو روایت

رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن سالم بن

کی ہے ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے

عبد الله بن عمر ان عبد الله بن عمر رضي الله عنهما كان يقول للرجل اذا اراد سفرا

کہ عبد اللہ بن عمر رضہ سے جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا تو اسکو کہا کرتے تھے کہ تو میرے نزدیک ہو تاکہ میں

ادن مني حتى اودعك كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يودعنا فيقول

تجھکو وداع کروں جیسا رسول اللہ صلعم ہمکو وداع کیا کرتے تھے پس کہتے ہیں تیرے

استودع الله دينك وامانتك وخواتيم عملك رواه الترمذي وقال حديث

دین اور امانت اور تیرے عملوں کے خاتمے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

حسن صحيح وعن عبد الله بن يزيد الخطمي الصحابي رضي الله عنه قال كان

اور روایت ہے عبد اللہ بن یزید خطمی صحابی رضہ سے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يودع الجيش يقول استودع الله

رسول اللہ صلعم جب لشکر کو وداع کیا کرتے تو فرماتے ہیں تمہارا

دينكم وامانتكم وخواتيم اعمالكم حديث حسن صحيح رواه ابو داود وغيره

دین اور امانتیں اور اعمال کے خاتمے اللہ کو سپرد کرتا ہوں۔ حدیث حسن صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابو داود وغیرہ نے۔



بإسناد صحيح. وعن أنس رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله
اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے انس رضی سے کہا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم فقال يا رسول الله إني أريد سفراً فزودني فقال زودك الله التقوى
علیہ وسلم کے پاس آکر بیان کیا کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے زاد راہ عطا فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا زاد کرے

قال زدني قال وغفر ذنبك قال زدني قال ويسر لك الخير حيثما كنت
اسنے کہا آپ مجھ کو زیادہ کریں فرمایا تیرے گناہ بخش دے اسنے عرض کی کہ آپ زیادہ کریں آپ نے فرمایا تو جہاں ہو اللہ تیرے لئے بھلائی آسان کرے

رواه الترمذي وقال حديث حسن.
روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب التاسع والتسعون في الاستخارة والمشاورة.
باب ننانوے استخارہ اور مشورہ کرنیکے بیان میں

قال الله تعالى وشاورهم في الأمر وقال تعالى وأمرهم شورى بينهم
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور انسے کام میں مشورہ کیا کر اور فرمایا انکا کام آپس میں مشورہ کرتا ہے

أي يتشاورون فيه. وعن جابر رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى
یعنی مشورہ کرتے ہیں باہم اسکے اور جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سب

الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كالسورة من القرآن
کاموں میں استخارہ کرنا سکھلایا کرتے تھے جیسا قرآن کی ایک سورت ہم کو سکھلاتے

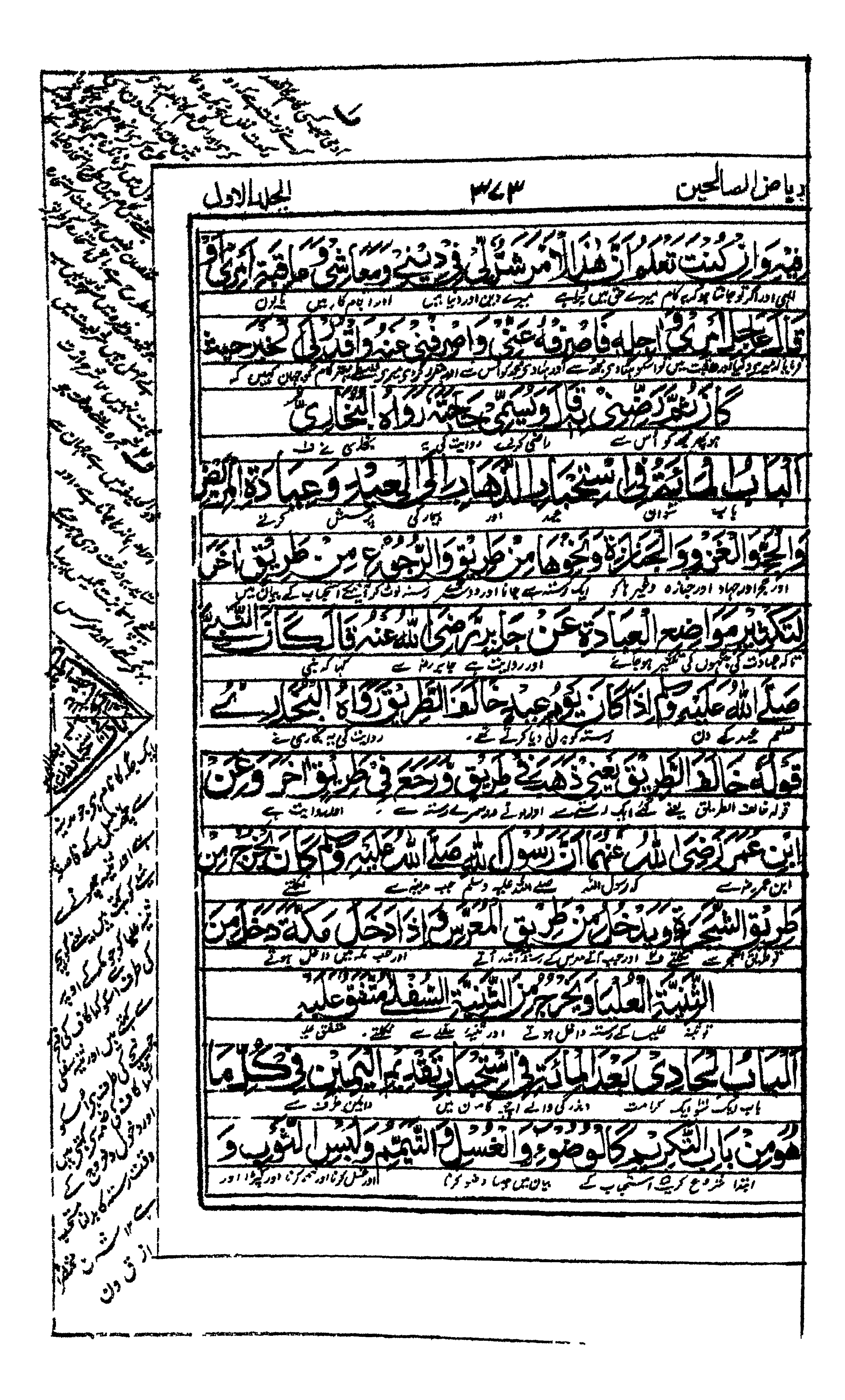
يقول إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل
فرماتے جب تم میں سے کوئی فکر کسی کام کا کرے ارادہ کرے تو چاہیئے دو رکعتیں فرض کے سوائے پڑھے پھر کہے

اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك وأسألك من فضلك
الٰہی میں تجھ سے خیریت مانگتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تجھ سے قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے بڑے

العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب
فضل کا سو تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو سب چھپی چیزوں کا دانا ہے

اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة
الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے واسطے میرے دین اور دنیا اور انجام

أمري أو قال عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي
کار میں بہتر ہے یا یوں فرمایا کہ میری دنیا اور عاقبت میں تو اسکو میرے واسطے مقدر کر اور اسکو میرے واسطے آسان کر دے پھر اسمیں میرے واسطے برکت



فيه وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو

قال عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث

كان ثم رضني به قال ويسمي حاجته رواه البخاري

الباب المائة في استحباب الذهاب إلى العيد وعيادة المريض

والحج والغزو والجنازة ونحوها من طريق والرجوع من طريق آخر

لتكثير مواضع العبادة عن جابر رضي الله عنه قال كان النبي

صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم عيد خالف الطريق رواه البخاري

قوله خالف الطريق يعني ذهب في طريق ورجع في طريق آخر وعن

ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج من

طريق الشجرة ويدخل من طريق المعرس وإذا دخل مكة دخل من

الثنية العليا ويخرج من الثنية السفلى متفق عليه

الباب الحادي بعد المائة في استحباب تقديم اليمين في كل ما

هو من باب التكريم كالوضوء والغسل والتيمم ولبس الثوب و



النعل والخف والسراويل ودخول المسجد والسواك والاكتحال وتقليم الأظفار

جوتا اور موزہ اور پاجامہ پہننا اور مسجد میں داخل ہونا اور مسواک کرنا اور سرمہ لگانا اور ناخون اتروانا

وقص الشارب ونتف الإبط وحلق الرأس والسلام من الصلوة والأكل

اور مونچھ کترانا اور بغل کے بال اکھاڑنا اور سر منڈوانا اور نماز سے سلام پھیرنا اور کھانا

والشرب والمصافحة واستلام الحجر الأسود والخروج من الخلاء والأخذ و

اور پینا اور مصافحہ کرنا اور حجر اسود کو چومنا اور پاخانہ سے نکلنا اور دینا اور

الإعطاء وغير ذلك مما هو في معناه ويستحب تقديم اليسار في ضد ذلك

لینا وغیرہ اور جو کام ایسے ہوں اور انکی مخالف کاموں میں بائیں کو مقدم کرنا مستحب ہے

كالامتخاط والبصاق عن اليسار ودخول الخلاء والخروج من المسجد و

جیسے ناک صاف کرنا اور تھوکنا اور پاخانہ میں داخل ہونا اور مسجد سے نکلنا اور

خلع الخف والنعل والسراويل والثوب والاستنجاء وفعل المستقذرات و

موزہ و جوتا و پاجامہ اور کپڑا اتارنا اور استنجا کرنا اور مستقذرات کو اور

أشباه ذلك قال الله تعالى فأما من أوتي كتابه بيمينه فيقول هاؤم

جو اسکی مثل ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے لیکن جسکو اعمال نامہ اسکے دہنے ہاتھ میں دیا جاویگا وہ بولیگا آؤ میرا

اقرؤا كتابيه الآيات وقال تعالى فأصحاب الميمنة ما أصحاب الميمنة و

اعمال نامہ پڑھو الآیات اور فرمایا داہنے ہاتھ والے کیا ہیں داہنے ہاتھ والے

أصحاب المشئمة ما أصحاب المشئمة وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان

اور بائیں ہاتھ والے کیا ہیں بائیں ہاتھ والے اور روایت ہے عائشہ رض سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجبه التيمن في شأنه كله في طهوره وترجله

کہ رسول اللہ صلعم کو دہنی طرف سے کام کرنا سب کاموں میں خوش آیا کرتا تھا وضو کرنے اور کنگھی کرنے

وتنعله متفق عليه وعنها قالت كانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور جوتا پہننے وغیرہ میں۔ متفق علیہ اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کا

اليمنى لطهوره وطعامه وكانت اليسرى لخلائه وما كان من أذى حديث

داہنا ہاتھ وضو اور کھانے کیلئے ہوا کرتا تھا اور بایاں ہاتھ خلا وغیرہ جو قسم اذی سے ہو اکرتا تھا حدیث

صحيح رواه أبو داود وغيره بإسناد صحيح وعن أم عطية رضي الله عنها

صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے اسناد صحیح سے اور روایت ہے ام عطیہ رض سے

أنّ النبيّ صلى الله عليه وسلم قال لهنّ في غسل ابنته زينب رضي الله عنها
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کے غسل دینے کے وقت انکو فرمایا تھا

ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله
کہ داہنی طرفوں اور وضو کے مقاموں سے انکا شروع کریں۔ متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا

عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمنى
رسول اللہ صلعم نے کہ جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے شروع کرے

وإذا نزع فليبدأ بالشمال لتكن اليمنى أولهما تنعل وآخرهما تنزع متفق
اور جب اتارے تو بائیں سے پہلے اتارا کرے تاکہ داہنا پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں پیچھے ہو۔ متفق علیہ

عليه وعن حفصة رضي الله عنها أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجعل يمينه
اور روایت ہے حفصہ رض سے کہ رسول اللہ صلعم اپنے داہنے ہاتھ کو

لطعامه وشرابه وثيابه ويجعل يساره لما سوى ذلك رواه أبو داود وغيره
کھانے اور پینے اور کپڑے پہننے کیلئے کیا کرتے تھے اور بائیں ہاتھ کو انکے سوا دوسرے کاموں کیلئے رکھا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے اور

وعن أبي هريرة رضي الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

لبستم وإذا توضأتم فابدؤوا بأيامنكم حديث صحيح رواه أبو داود والترمذي
تم کپڑے پہنو اور وضو کرو تو اپنی داہنی طرف سے شروع کیا کرو۔ حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

بإسناد صحيح وعن أنس رضي الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم
اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے انس رض سے کہ رسول اللہ صلعم

أتى منى فأتى الجمرة فرماها ثم أتى منزله بمنى ونحر ثم قال للحلاق خذ
منی میں تشریف لائے پس جمرہ کے پاس آئے اور اسکو کنکر مارے پھر منی میں اپنے ڈیرہ میں آئے اور قربانی کی پھر سر مونڈنے والے کو فرمایا کہ لے اور

وأشار إلى جانبه الأيمن ثم الأيسر ثم جعل يعطيه الناس متفق عليه وفي رواية
اور سر کی داہنی طرف اشارہ کیا پھر بائیں طرف پھر وہ بال لوگوں کو عطا فرمانے۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے

لما رمى الجمرة ونحر نسكه وحلق ناول الحلاق شقه الأيمن فحلقه ثم
کہ جب جمرہ کو کنکر مارے اور قربانی کی اور سر منڈایا سر کے داہنی طرف والا حلاق کے آگے کیا اسنے مونڈ دیے پھر

دعا أبا طلحة الأنصاري فأعطاه إياه ثم ناوله الشق الأيسر فقال احلق
ابو طلحہ انصاری کو وہ بال عطا فرمائے پھر بائیں طرف آگے کرکے حلاق کو فرمایا کہ مونڈ

فحلقه فاعطاه اباطلحة فقال اقسمه بين الناس

اسنے مونڈ دیا آپ نے وہ بال بھی ابو طلحہ کو دیکر فرمایا کہ لوگوں کو بانٹ دے

الباب الثاني بعد المائة في كتاب اداب الطعام وفيه ابواب

باب ایکسو دو طعام کے آداب کے بیان میں

باب في التسمية في اوله والحمد في اخره

عن عمر بن ابي سلمة رضي الله عنهما قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك متفق عليه

باب طعام کے اول بسم اللہ پڑھنے اور آخر الحمد پڑھنے کے بیان میں عمر بن ابی سلمہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ بسم اللہ کر اور داہنے ہاتھ سے اپنے آگے سے کہا متفق علیہ

وعن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فليذكر اسم الله تعالى فان نسي ان يذكر اسم الله تعالى في اوله فليقل بسم الله اوله واخره رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا شروع کرے تو اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا کرے اور اگر شروع کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہہ لیا کرے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وعن جابر رضي الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا دخل الرجل بيته فذكر الله تعالى عند دخوله وعند طعامه قال الشيطان لا مبيت لكم ولا عشاء واذا دخل فلم يذكر اسم الله تعالى عند دخوله قال الشيطان ادركتم المبيت واذا لم يذكر اسم الله تعالى عند طعامه قال ادركتم المبيت والعشاء رواه مسلم

اور روایت ہے جابر رض سے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ جب آدمی اپنے گھر میں آتا ہے اور اللہ کو آنیکے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تمکو نہ رات رہنے کو جگہ ہے اور نہ تم کو رات کا کھانا ہے اور جب گھر میں آنیکے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ذکر کرتا تو شیطان کہتا ہے تم کو رات رہنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو کہتا ہے تم کو جگہ رات رہنے کو اور کھانا دونوں مل گئے روایت کی یہ مسلم نے

وعن حذيفة رضي الله عنه قال كنا اذا حضرنا

اور روایت ہے حذیفہ رض سے کہا کہ جب ہم کو



مع رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما لم نضع أيدينا حتى يبدأ رسول الله
رسول اللہ صلعم کے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوجاتا تو ہم کھانے میں ہاتھ نہ ڈالتے جب تک رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم فيضع يده وإنا حضرنا معه مرة طعاما فجاءت جارية
صلعم پہلے کھانا شروع نہ کرتے اور ایکبار ہم آپکے ساتھ کھانے پر آئے تو ایک لڑکی دوڑتی آئے

كأنها تدفع فذهبت لتضع يدها في الطعام فأخذ رسول الله صلى الله
گویا کوئی اسکو دھکیلے لاتا ہے اور چاہا اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم بيدها ثم جاء أعرابي كأنما يدفع فأخذ بيده فقال رسول الله
علیہ وسلم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایسا ہی ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا اور کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا آپ نے اسکا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر فرمایا

صلى الله عليه وسلم إن الشيطان يستحل الطعام أن لا يذكر اسم الله تعالى
کہ بیشک شیطان حلال جانتا ہے اس کھانے کو جس پر خدا کا نام نہ لیا جاوے

عليه وإنه جاء بهذه الجارية ليستحل بها فأخذت بيدها فجاء بهذا
اور شیطان اس لڑکی کو ساتھ لیکر آیا تھا کہ اسکے سبب کھانا حلال کرے میں نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا وہ پھر اس

الأعرابي ليستحل به فأخذت بيده والذي نفسي بيده إن يده
جنگلی گنوار کو ساتھ لایا کہ اسکے سبب سے کھانا حلال کرے سو میں نے اسکا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ

في يدي مع يدهما ثم ذكر اسم الله تعالى وأكل رواه مسلم وعن أمية
ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے، روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور امیہ

ابن مخشي الصحابي رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه و
ابن مخشی صحابی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سلم جالسا ورجل يأكل فلم يسم حتى لم يبق من طعامه إلا لقمة فلما رفعها
سلم بیٹھے تھے اور ایک مرد کھاتا تھا اور اسنے اللہ کا نام نہیں لیا تھا یہانتک کہ کھانے میں سے ایک لقمہ باقی رہا جب اٹھانے لگا وہ لقمہ

إلى فيه قال بسم الله أوله وآخره فضحك النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال
منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ رسول اللہ صلعم ہنسے اور فرمایا

ما زال الشيطان يأكل معه فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه رواه أبو داود
کہ شیطان اسکے ساتھ کھاتا تھا جب اسنے اللہ کا نام لیا تو شیطان نے سب کھانا اپنے پیٹ میں سے قے کر دیا ۔ روایت کی یہ ابوداود

والنسائي وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله
اور نسائی نے اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم يأكل طعاما في ستة من أصحابه فجاء أعرابي فأكله بلقم

علیہ وسلم اپنے چھ یاروں میں بیٹھے کھانا کھاتے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور دو لقموں میں سب کھانا تمام کر دیا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أما إنه لو سمى لكفاكم رواه الترم

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص بسم اللہ کہتا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کر جاتا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور

وقال حديث حسن صحيح وعن أبي أمامة رضي الله عنه أن النبي صلى

کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو امامہ رض سے کہ جب نبی صلے اللہ

عليه وسلم كان إذا رفع مائدته قال الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا ف

علیہ وسلم کے آگے سے دسترخوان اٹھایا جاتا تھا تو آپ کہا کرتے ۔ شکر ہے خدا کو بہت سا ستھرا با برکت

غير مكفي ولا مستغنى عنه ربنا رواه البخاري وعن معاذ بن أنس

شکر ایسا کہ ایکبار کفایت کرے اور اسکی کچھ حاجت نہ رہے ... وہی حمد کے لائق ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور معاذ بن انس

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أكل طعاما ف

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص کھانا کھا کر ...

الحمد لله الذي أطعمني هذا ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة غ

سب حمد اللہ کو ... بغیر حیلہ اور قوت کے کہ میری جانب سے ہو ...

ما تقدم من ذنبه رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن باب

پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ باب

في من لا يعيب الطعام واستحباب مدحه عن أبي هريرة رضي الله عنه

طعام کے عیب نہ کرنے اور طعام کی تعریف کرنے ... روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا کہ

قال ما عاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط إن اشتهاه أكله

رسول اللہ صلعم نے ... اور اگر

وإن كرهه تركه متفق عليه وعن جابر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عل

اس کھانے کو جی نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر رض سے کہ نبی صلعم نے

سأل أهله الأدم فقالوا ما عندنا إلا خل فدعا به فجعل يأكل ويقول

اپنے گھر کے لوگوں سے سالن طلب کیا انہوں نے کہا ہمارے پاس سرکہ کے سوا ...

الأدم الخل نعم الأدم الخل رواه مسلم باب فيما يقوله من حضر

سالن سے سرکہ ... روایت کی یہ مسلم نے۔ باب اس بیان میں کہ جب کوئی شخص

الطعام وهو صائم إذا أكل مفطر عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

کھانے کو بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو جب روزہ نہ توڑ کر ہو تو کیا کھے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم إذا دعي أحدكم فليجب فإن كان صائما فليصل

اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانے کے واسطے بلایا جاوے تو قبول کرلے اگر روزہ دار ہو تو اسکے حق میں دعا کرے اگر

وإن كان مفطرا فليطعم رواه مسلم قال العلماء معنى فليصل فليدع

روزہ دار نہ ہو تو کھانا کھالیوے روایت کی مسلم نے کہا علماء نے فليصل کے معنے دعا مانگے اور

ومعنى فليطعم فليأكل باب ما يقوله من دعي إلى طعام فتبعه غيره

فليطعم کے معنے کھا لیوے باب اس بیان میں کہ اگر کوئی طعام کھانے کو بلایا جائے اور کوئی دوسرا بدون بلائے ساتھ ہو لے

عن أبي مسعود البدري رضي الله عنه قال دعا رجل النبي صلى الله

روایت ہے ابو مسعود رضہ سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو طعام کھلایا

عليه وسلم لطعام صنعه له خامس خمسة فتبعهم رجل فلما بلغ الباب

بلایا آپ پانچ تھے ان میں سے پانچویں اپنے پس ایک آدمی انکے پیچھے ہو لیا جب دروازے پر پہنچے

قال النبي صلى الله عليه وسلم إن هذا تبعنا فإن شئت أن تأذن له وإن

تو آپ نے صاحب دعوت کو کہا کہ یہ شخص ہمارے پیچھے چلا آیا ہے اگر تو چاہے اسکو اذن دے اگر تو چاہے یہ واپس چلا جائے

شئت رجع قال بل آذن له يا رسول الله متفق عليه باب الأكل مما

اسنے کہا یا رسول اللہ میں نے اسکو اذن دیا متفق علیہ باب اپنے آگے سے کھانے اور جو

يليه ووعظه وتأديبه من يسيء أكله عن عمر بن أبي سلمة رضي الله

شخص اچھی طرح نہ کھانے اسکی تادیب و تعلیم کے بیان میں عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے

عنهما قال كنت غلاما في حجر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت يدي

کہ اس نے کہا میں رسول اللہ صلعم کی گود میں لڑکا تھا اور کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ ہر طرف پھرتا تھا

تطيش في الصحفة فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا غلام سم الله و

پیالہ میں پس فرمایا اے لڑکے اللہ تعالے کا نام لے اور اپنے

كل بيمينك وكل مما يليك متفق عليه قوله تطيش بكسر الطاء وبعدها

داہنے ہاتھ سے اپنے آگے سے کھا متفق علیہ قوله تطيش ساتھ کسرہ طا کے اور اسکے بعد

ياء مثناة من تحت معناه تتحرك وتمتد إلى نواحي الصحفة وعن سلمة

یاء دو نقطوں والی نیچے سے یعنی گھومتا تھا اور دراز ہوتا تھا کاسے کے کناروں کی طرف

ابن الأكوع رضي الله عنه أن رجلا أكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن الاکوع رضہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلعم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا

بشماله فقال كل بيمينك قال لا أستطيع قال لا استطعت ما منعه

تھا آپ نے اسکو فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا اور کہا میں داہنے ہاتھ سے کھا نہیں سکتا آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ کو طاقت نہ ہو

إلا الكبر فما رفعها إلى فيه رواه مسلم باب في النهي عن القران بين

تمرتين ونحوهما إذا أكل جماعة إلا بإذن رفقته عن جبلة بن سحيم قال

روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہا کہ ہم کو

أصابنا عام سنة مع ابن الزبير فرزقنا تمرا وكان عبد الله بن عمر رضي

کھاتے تھے اور عبداللہ بن عمر

الله عنهما يمر بنا ونحن نأكل فيقول لا تقارنوا فإن النبي صلى الله

نبی صلے اللہ علیہ

عليه وسلم نهى عن الإقران ثم يقول إلا أن يستأذن الرجل أخاه متفق عليه

متفق علیہ

باب ما يقوله ويفعله من يأكل ولا يشبع عن وحشي بن حرب رضي

الله عنه أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله إنا

نأكل ولا نشبع قال فلعلكم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا على طعامكم

واذكروا اسم الله يبارك لكم فيه رواه أبو داود باب الأمر بالأكل من جانب

القصعة والنهي عن الأكل من وسطها فيه قوله صلى الله عليه وسلم وكل

قول علیہ السلام کا

مما يليك متفق عليه كما سبق وعن ابن عباس رضي الله عنهما عن

اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے

النبي صلى الله عليه وسلم قال البركة تنزل وسط الطعام فكلوا من حافتيه

نبی صلعم نے کہ برکت طعام کی وسط میں نازل ہوتی ہے پس طعام کے کناروں سے کہایا کرو

ولا تأكلوا من وسطه رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

اور وسط میں سے مت کھایا کرو۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وعن عبد الله بن بسر رضي الله عنه قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم

اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر رضہ سے کہا کہ نبی صلعم کے [illegible]

قصعة يقال لها الغراء يحملها اربعة رجال فلما اضحوا وسجدوا الضحى

ایک قصعہ تھا کہ اسکو غرا کہا جاتا تھا اسکو چار آدمی اٹھایا کرتے تھے جب صبح کی انہوں نے اور ضحی کی نماز پڑھ لی تو

اتي بتلك القصعة يعني وقد ثرد فيها فالتفوا عليها فلما كثروا جثا رسول

قصعہ لایا گیا یعنے ایسی حالت میں کہ ثرید کیا ہوا تھا پس سب اسپر جمع ہو گئے جب بہت ہو گئے تو رسول

الله صلى الله عليه وسلم فقال اعرابي ما هذه الجلسة فقال رسول الله صلى الله

اللہ صلعم زانو پر ہو کر بیٹھ گئے ایک جنگلی نے کہا یہ کیسی بیٹھک ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عليه وسلم ان الله جعلني عبدا كريما ولم يجعلني جبارا عنيدا ثم قال رسول

وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے مجھے بندہ کریم بنایا ہے اور جبار سرکش متکبر نہیں بنایا پھر رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم كلوا من حواليها ودعوا ذروتها يبارك فيها رواه ابو داود

علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] درمیان جو اونچا ہے چھوڑ رکھو اسمیں برکت کی جائیگی روایت کی ابو داود نے

باسناد جيد ذروتها اعلاها بكسر الذال وضمها باب كراهية الاكل

اسناد جید سے۔ ذروتہا بلندی اوسکی ساتھ کسرہ ذال کے اور ضمہ اسکے ہے، باب تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے

متكئا عن ابي جحيفة وهب بن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول

بیان میں ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم لا آكل متكئا رواه البخاري قال الخطابي المتكئ

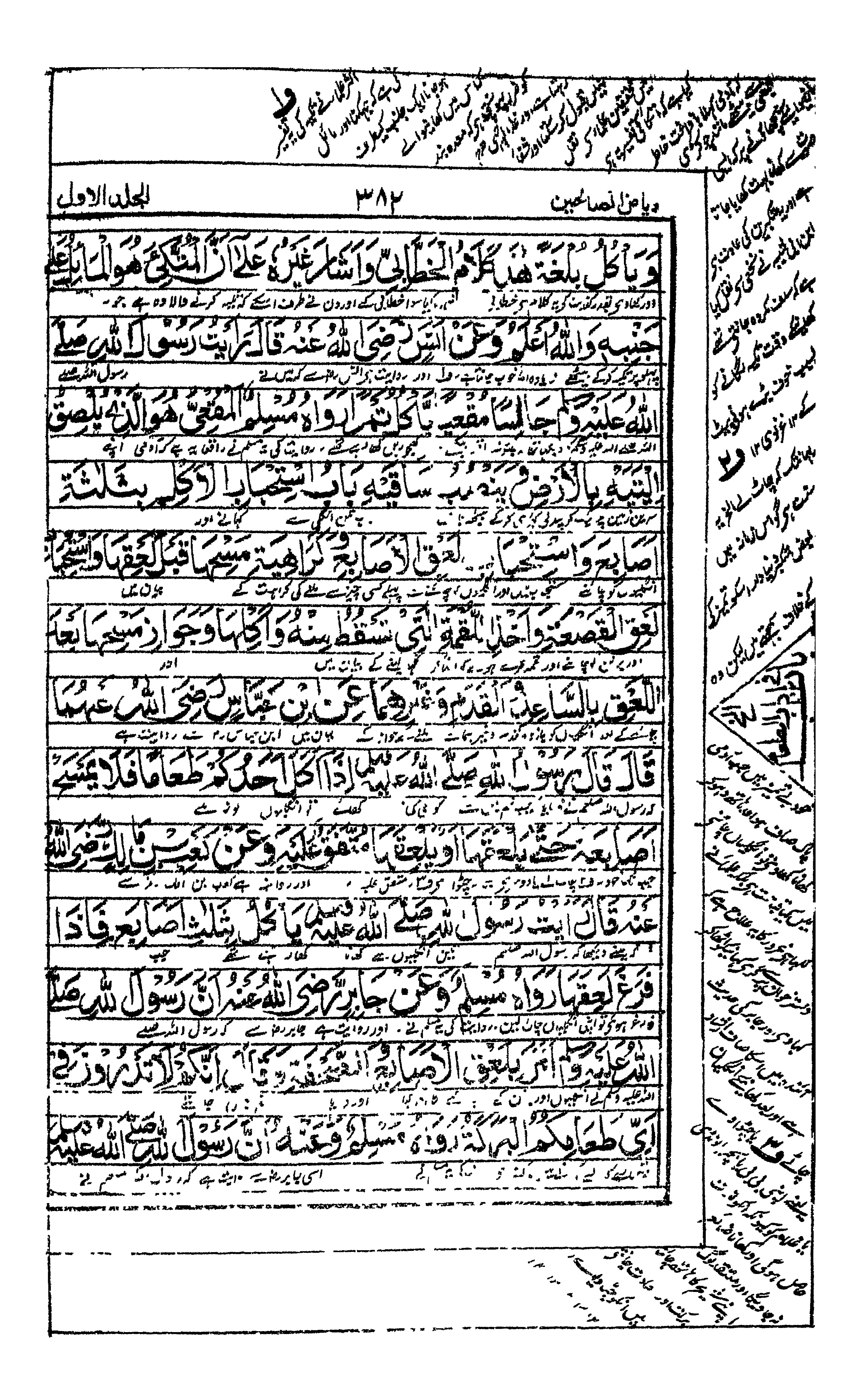
اللہ صلعم نے میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا، روایت کی یہ بخاری نے کہا خطابی نے تکیہ کرنے والے سے مراد

ههنا هو الجالس معتمدا على وطاء تحته قال واراد انه لا يقعد على الوطاء

اس جگہ بیٹھنے والا ہے تکیہ کرکے اوپر بچھونے کے جو نیچے اسکے ہو کہا اور ارادہ کیا حضرت صلعم نے یہ کہ نہ بیٹھے بچھونے اور

والوسائد كفعل من يريد الاكثار من الطعام بل يقعد مستوفزا لا مستوطئا

سرہانوں پر جیسا کام ہے اس شخص کا جو چاہتا ہے بہت کہانا طعام کا بلکہ بیٹھے بے آرام نہ راحت پکڑنے والا



ويأكل بلغة هذا كلام الخطابي وأشار غيره على أن المتكئ هو المائل على
جنبه والله أعلم وعن أنس رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم جالسا مقعيا يأكل تمرا رواه مسلم المقعي هو الذي يلصق
أليتيه بالأرض وينصب ساقيه باب استحباب الأكل بثلاثة
أصابع واستحباب لعق الأصابع وكراهة مسحها قبل لعقها واستحباب
لعق القصعة وأخذ اللقمة التي تسقط منه وأكلها وجواز مسحها بعد
اللعق بالساعد والقدم وغيرهما عن ابن عباس رضي الله عنهما
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أكل أحدكم طعاما فلا يمسح
أصابعه حتى يلعقها أو يلعقها متفق عليه وعن كعب بن مالك رضي الله
عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل بثلاث أصابع فإذا
فرغ لعقها رواه مسلم وعن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم أمر بلعق الأصابع والصحفة وقال إنكم لا تدرون في
أي طعامكم البركة رواه مسلم وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قَالَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا

فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو اسکو اٹھالے اور جو آلائش مٹی وغیرہ اسکے ساتھ لگی ہو دور کرکے کھالیا کرے اور وہ

وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا

لقمہ شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور انگلیوں کے چاٹنے سے پہلے ہاتھ رومال سے نہ پونچھے اسلئے کہ وہ نہیں

يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جانتا کہ کونسے کھانے میں برکت ہے روایت کی ہے مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ

وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے سب کاموں میں حاضر ہوتا ہے یہاں تک

عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا وَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ

کہ کھانے پر بھی حاضر ہوتا ہے جب تم میں کسی کا لقمہ گر جائے تو اسکو اٹھاکر جو کچھ اسکو

أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ

آلائش لگی ہو دور کرکے کھالیا کرے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے جب فارغ ہو تو انگلیاں چاٹ لیا کرے کیونکہ اسکو

لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

معلوم نہیں کہ کونسے طعام میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور انس رضہ سے روایت ہے

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ

کہ رسول اللہ صلعم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیا کرتے

الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى

اور فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے پس چاہئے اسکو اٹھالے اور اس سے آلائش دور کرکے

وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا

کھالیا کرے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور ہمکو امر کیا کہ ہم پیالہ کو پونچھ لیا کریں اور فرمایا تم نہیں جانتے

تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ

کہ کونسے طعام میں برکت ہے روایت کی یہ مسلم نے اور سعید بن حارث سے روایت ہے کہ اس نے جابر

سَأَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا زَمَنَ النَّبِيِّ

رضہ سے پوچھا کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس سے وضو کرنیکا کیا حکم ہے جابر نے کہا نہیں ہم نبی صلے اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذٰلِكَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا

علیہ وسلم کے وقت ہم کو ایسا طعام کم ملا کرتا تھا جب ہم کو کہیں مل جاتا تو ہمارے پاس

مَنَادِيلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ہاتھوں اور بازوؤں اور قدموں کے سوا رومال نہیں ہوتے تھے پھر ہم کھا کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور وضو نہیں کیا کرتے تھے، روایت کی یہ بخاری نے

بَابُ تَكْثِيرِ الْأَيْدِي عَلَى الطَّعَامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

باب کھانے پر ہاتھ بہت کرنے کے بیان میں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دو آدمی کا کھانا تین آدمی کو کفایت کرتا ہے اور تین آدمی کا کھانا

كَافِي الْأَرْبَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

چار کو کافی ہے، متفق علیہ، اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ

اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو آدمی کا کھانا

يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

چار کو کفایت کرتا ہے اور چار آدمی کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے، روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي آدَابِ الشُّرْبِ وَفِيهِ أَبْوَابٌ

باب ایک سو تین پینے کے آداب کے بیان میں اور اس میں کتنے باب ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلَاثًا خَارِجَ الْإِنَاءِ وَكَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب برتن سے باہر تین بار دم لینے کو اچھا سمجھنے کے بیان میں اور برتن کے درمیان دم لینے کی کراہت میں

وَاسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْإِنَاءِ عَلَى الْأَيْمَنِ فَالْأَيْمَنِ بَعْدَ الْمُبْتَدِئِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

اور برتن کو پہلے شروع کرنے والے کے بعد داہنی طرف کو پھیرنے کے اچھا سمجھنے کے بیان میں۔ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ تحقیق رسول خدا صلعم سے دم لیتے تھے درمیان پانی پینے کے تین بار، روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی

يَتَنَفَّسُ خَارِجَ الْإِنَاءِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

برتن کے باہر دم لیتے تھے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثُلَاثَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ کی مانند ایک ہی دم سے مت پیا کرو ولیکن دو دم اور تین دم لیکر پیا کرو اور

وَسَمُّوا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

جب پیا کرو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب تم منہ کو برتن سے اٹھاؤ تو حمد کیا کرو، روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن وعن أبي قتادة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى

حسن ہے۔ اور روایت ہے ابو قتادہ رضؓ سے کہ نبی صلعم نے

أن يتنفس في الإناء متفق عليه يعني يتنفس في نفس الإناء وعن

برتن میں دم لینے سے نہی کی + متفق علیہ ہے یعنے برتن کے بیچ میں دم لینے سے منع کیا۔ اور روایت ہے انس

أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي بلبن قد شيب

رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ جس میں پانی ملا ہوا تھا حاضر لیا گیا

بماء وعن يمينه أعرابي وعن يساره أبو بكر رضي الله عنه فشرب

اور آپ کی داہنی جانب ایک گنوار بیٹھا تھا اور انکی بائیں جانب ابو بکر رضؓ تھے آپ نے پی لیا

ثم أعطى الأعرابي وقال الأيمن فالأيمن متفق عليه قوله شيب

پھر گنوار کو دیا اور فرمایا دائیں طرف پھر دائیں طرف والا متفق علیہ قولہ شیب یعنے

أي خلط وعن سهل بن سعد رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله

ملایا گیا۔ اور روایت ہے سہل بن سعد رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم أتي بشراب فشرب منه وعن يمينه غلام وعن يساره

علیہ وسلم کے پاس پینے کی چیز حاضر کی گئی آپ نے پی لی اور آپکے داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا۔ اور بائیں طرف

أشياخ فقال للغلام أتأذن لي أن أعطي هؤلاء فقال الغلام

بوڑھے آدمی بیٹھے تھے آپ نے لڑکے کو کہا کہ تو اجازت دیتا ہے کہ میں ان کو دیدوں لڑکے نے کہا کہ اللہ نہیں

والله لا أوثر بنصيبي منك أحدا فتله رسول الله صلى الله عليه وسلم

جو حصہ آپ سے ملے وہ میں کسی کو نہ دونگا۔ پس رسول اللہ صلعم نے اُسکے ہاتھ میں رکھ دیا۔

في يده متفق عليه تله أي وضعه وهذا الغلام هو ابن عباس رضي الله عنهما

متفق علیہ تلہ یعنے رکھ دیا۔ اور وہ لڑکا ابن عباس رضؓ تھا۔

باب كراهة الشرب من فم القربة ونحوها وبيان أنه كراهة تنزيه لا تحريم

باب مشک وغیرہ کے منہ میں سے پینے کی کراہت کے بیان میں اور اس امر کے بیان میں کہ یہ کراہت تنزیہی ہے

وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم عن اختناث الأسقية يعني أن تكسر أفواهها ويشرب منها

علیہ وسلم نے مشکوں کے منہ توڑ کر پینے سے منع فرمایا یعنے موڑ کر اُسمیں اپنا منہ

علیہ وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه

علیہ کی اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ان يشرب من في السقاء او القربة متفق عليه وعن ام ثابت كبشة

وسلم نے مشکیزہ اور مشک کے موہنہ میں موہنہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا ہے متفق علیہ اور روایت ہے ام ثابت کبشہ

بنت ثابت اخت حسان بن ثابت رضي الله عنه وعنها قالت دخل

بیٹی ثابت کی سے جو بہن ہے حسان بن ثابت کی راضی ہو اللہ ان دونوں سے کہا

علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فشرب من في قربة معلقة قائما

کہ رسول اللہ صلعم میرے ہاں تشریف لائے اور مشک لٹکی ہوئی کے موہنہ سے آپ نے کھڑے کھڑے موہنہ لگا کر پانی پیا

فقمت الى فيها فقطعته رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وانما

پیسے اٹھ کر مشک کا موہنہ جہاں آپکا موہنہ لگا تھا کاٹ لیا فقط روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اسنے

قطعتها لتحفظ موضع فم رسول الله صلى الله عليه وسلم وتتبرك به و

اسلئے کاٹ لیا کہ رکھے موہنہ لگنے کی جگہ پاس محفوظ تبرکا اپنے اور

تصونه عن الابتذال وهذا الحديث محمول على بيان الجواز والحديثان

اسکی بے ادبی سے اور یہ حدیث جواز پر محمول ہے اور پہلی دونوں حدیثوں میں

السابقان لبيان الاكمل والافضل والله اعلم باب كراهة النفخ في

افضلیت کا بیان ہے واللہ اعلم باب پانی وغیرہ پینے کی چیز میں پھونک مارنے

الشراب عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ان النبي صلى الله

کراہت میں ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم نهى عن النفخ في الشراب فقال رجل القذاة اراها في الاناء

علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے نہی فرمائی ایک آدمی نے کہا میں برتن میں تنکے دیکھتا ہوں

فقال اهرقها قال اني لا اروى من نفس واحد قال فابن القدح اذا عن

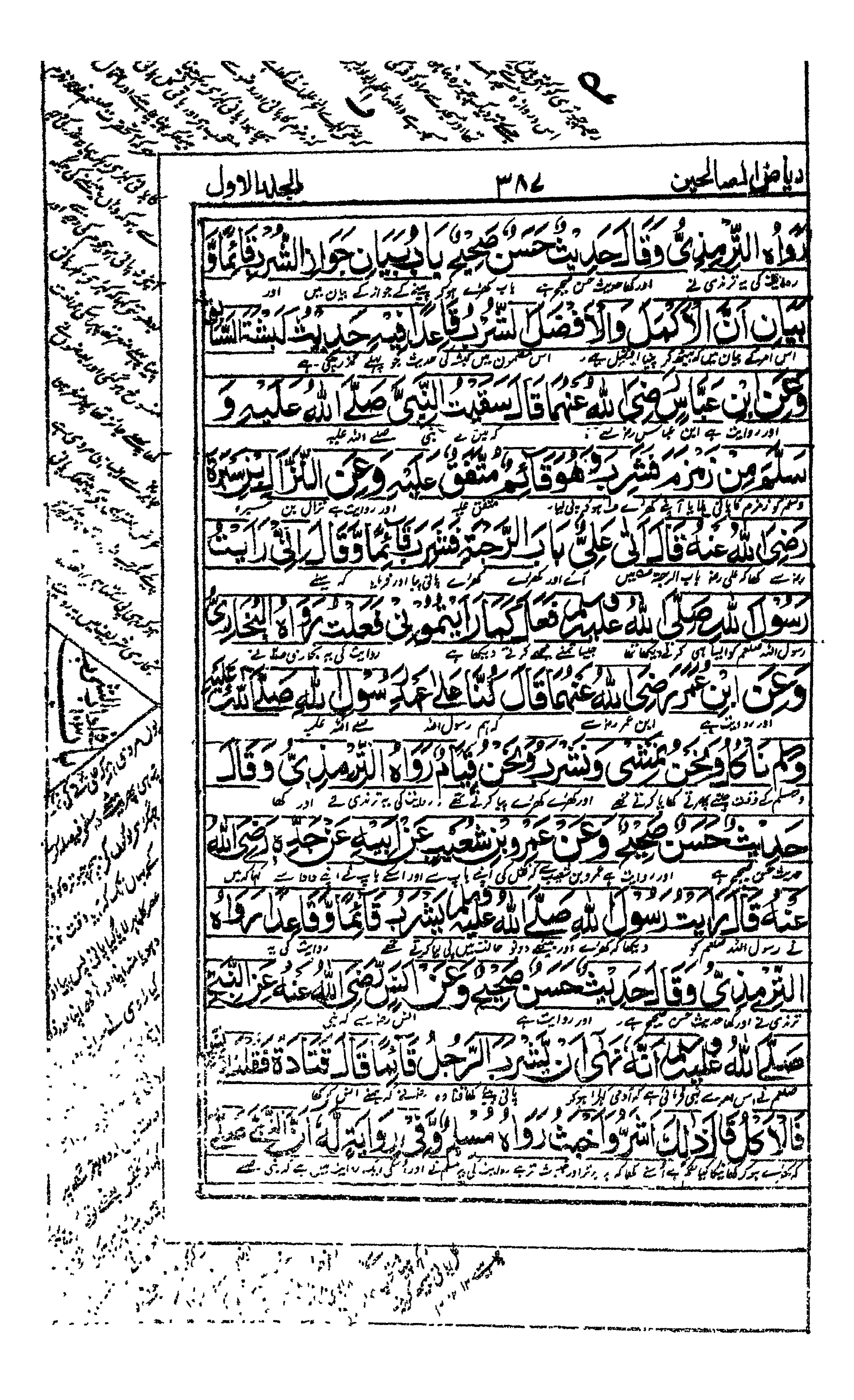
کہا اسکو گرا دے کہا میں ایک دم میں سیر نہیں ہوتا فرمایا اپنے موہنہ سے پیالہ علیحدہ کر دیا کر

فيك رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابن عباس رضي

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے ابن عباس رض سے

الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يتنفس في الاناء او ينفخ فيه

کہ نبی صلعم نے نہی فرمائی اس سے کہ برتن میں دم لیا جائے یا پھونک ماری جائے



رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ بَابُ بَيَانِ جَوَازِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے باب کھڑے ہو کر پینے کے جواز کے بیان میں اور

بَيَانِ أَنَّ الْأَكْمَلَ وَالْأَفْضَلَ الشُّرْبُ قَاعِدًا فِيهِ حَدِيثُ كَبْشَةَ السَّابِقُ

اس امر کے بیان میں کہ بیٹھ کر پینا افضل ہے اس مضمون میں کبشہ کی حدیث جو پہلے گزر چکی ہے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ

سَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ

وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے ہو کر پی لیا متفق علیہ اور روایت ہے نزال بن سبرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ بَابَ الرَّحْبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ علی رضی باب الرحبہ میں آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا اور فرمایا کہ میں نے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی کرتے دیکھا تھا جیسا تم نے مجھے کرتے دیکھا ہے روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

وسلم کے وقت چلتے پھرتے کھایا کرتے تھے اور کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ

حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور انکے باپ نے دادا سے کہا کہ میں

عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاهُ

نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ کھڑے اور بیٹھے دونوں حالتوں میں پی لیا کرتے تھے روایت کی یہ

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے انس رضی سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ

صلعم نے اس امر سے منع فرمایا ہے کہ آدمی کھڑا ہو کر پانی پیئے قتادہ رضی نے کہا کہ ہم نے انس سے کہا

فَالْأَكْلُ قَالَ ذٰلِكَ أَشَرُّ أَوْ أَخْبَثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

کہ کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے اسنے کہا کہ یہ بدتر اور خبیث تر ہے روایت کی یہ مسلم نے اور انکی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلعم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے سے زجر فرمایا ہے۔ اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑے ہوکر ہرگز نہ پیوے اور جو بھول جاوے تو چاہیے کہ قے کر ڈالے
فَلْيَسْتَقِئْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرَهُمْ شُرْبًا عَنْ أَبِي
روایت کی یہ مسلم نے۔ باب اس امر کے بیان میں کہ لوگوں کے پلانے والا سب سے پیچھے پیا کرے ابو
قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ
قتادہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لوگوں کو پلانے والا سب سے پیچھے ہے
يَعْنِي شُرْبًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ بَابُ جَوَازِ الشُّرْبِ
یعنی پینے میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ باب سونے چاندی
مِنْ جَمِيعِ الْأَوَانِي الطَّاهِرَةِ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَجَوَازِ الْكَرْعِ وَهُوَ الشُّرْبُ
کے برتنوں کے سوا دوسرے سب برتنوں میں بشرطیکہ پاک ہوں پینے کے جواز میں
بِالْفَمِ مِنَ النَّهْرِ وَغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِنَاءٍ وَلَا يَدٍ وَتَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
دریا وغیرہ سے منہ لگا کر بدون برتن میں ڈالنے اور بدون ہاتھ لگائے پینے کی جواز میں اور کھانے پینے اور طہارت
فِي الشُّرْبِ وَالْأَكْلِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوهِ الْاِسْتِعْمَالِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وغیرہ وجوہ استعمال میں سونے چاندی کے برتن کا استعمال ... تحریم کے بیان میں انس رضی سے
قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ
کہا کہ نماز کا وقت آگیا اور نزدیک گھر والے لوگ اپنے گھر کو چلے گئے اور کچھ لوگ باقی رہ گئے پس
فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ
رسول اللہ صلعم کے پاس ایک لگن پتھر کا حاضر کیا گیا وہ لگن چھوٹا نکلا اس سے
يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قَالُوا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً
کہ اس میں ہاتھ پھیلا سکیں پس سب لوگوں نے وضو کر لیا لوگوں نے پوچھا تم کتنے تھے اس نے کہا اسّی سے کچھ زیادہ تھے
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِمُسْلِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
متفق علیہ اور یہ بخاری کی روایت ہے اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَ
نے پانی کا ایک برتن منگوایا پس ایک کشادہ پیالہ حاضر کیا گیا جس میں کچھ پانی تھا

فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ

رسول اللہ صلعم نے اپنی انگلیاں ان میں رکھ دیں کہا انس نے کہ میں پانی کیطرف دیکھتا تھا کہ آپکی انگلیوں میں سے جوش مار کر نکلتا تھا

فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

پھر میں نے وضو کرنیوالوں کا تخمینہ کیا تو ستر سے اسی کے درمیان تھے اور روایت ہے عبد اللہ بن

زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً

زید رض سے کہ ہمیں ہم تک آئے نبی صلعم تشریف لائے پس نکالا ہم نے آپکے لیے ایک

فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الصُّفْرُ بِضَمِّ الصَّادِ وَيَجُوزُ كَسْرُهَا

کانسی کے برتن میں پانی ڈالدیا آپ نے اس سے وضو کیا روایت کیا بخاری نے صفر ساتھ ضمہ صاد کے اور جائز ہے کسرہ اسکا اور وہ

وَهُوَ النُّحَاسُ وَالتَّوْرُ كَالْقَدَحِ وَهُوَ بِالتَّاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ فَوْقٍ وَعَنْ جَابِرٍ

تانبا ہے اور تور قدح کیطرح ہے اور وہ ساتھ تاء دو نقطے والے کے ہے اوپر کی جانب سے اور جابر

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک انصاری کے گھر تشریف لائے اور آپکے

وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ

ساتھ ایک یار تھے رسول اللہ صلعم نے اس انصاری کو فرمایا اگر تیرے

مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الشَّنُّ الْقِرْبَةُ

مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہے ورنہ ہم منہ لگا کر پی لینگے روایت کی یہ بخاری نے وہ شن قربہ ہے

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا

اور روایت ہے حذیفہ رض سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا

عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ

ریشم اور دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے اور فرمایا کہ یہ چیزیں

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ

دنیا میں انکے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں متفق علیہ اور ام سلمہ رض سے روایت ہے

عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے اور

وَالْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِنَّ

چاندی کے برتنوں میں پیوے گا سوائے اس کے نہیں کہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرکے بھرتا ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے



الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مَنْ شَرِبَ

کہ جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھاتا ہے یا پیتا ہے اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص

فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ

سونے یا چاندی کے برتن میں پیوے گا سوا اسکے نہیں کہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرکے بھرتی

الْبَابُ الرَّابِعُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ وَفِيهِ أَبْوَابٌ

باب چوتھا ایک سو چار لباس کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں

بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ الثَّوْبِ الْأَبْيَضِ وَجَوَازِ الْأَحْمَرِ وَالْأَخْضَرِ وَالْأَصْفَرِ وَالْأَسْوَدِ وَجَوَازِهِ مِنْ قُطْنٍ وَكَتَّانٍ وَشَعْرٍ وَصُوفٍ وَغَيْرِهَا إِلَّا الْحَرِيرَ

باب سفید کپڑا پہننے کے استحباب کے بیان میں اور سرخ اور سبز اور زرد اور سیاہ کپڑے کے جواز میں اور روئی اور کتان اور بال اور اون وغیرہ کی ریشم کے سوا کے جائز ہونے کے بیان میں

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے اولاد آدم کی ہم نے اتاری تم پر پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور

رِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ تَعَالَى وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ

رونق اور لباس پرہیزگاری کا سو بہتر ہے۔ اور فرمایا اللہ نے کہ بنا دیے تمکو کرتے جو بچاؤ ہیں گرمی کے

وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

اور کرتے جو بچاؤ ہیں لڑائی کے اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم سفید کپڑوں کو اپنا لباس بناؤ کہ تمہارے بہتر

ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

کپڑوں میں سے ہیں اور ان سے اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ روایت کی ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

صحیح ہے۔ اور سمرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ

علیہ وسلم نے کہ تم سفید لباس پہنو کہ بہت پاکیزہ اور ستھرا ہے اور اسی میں مردوں کو کفن دیا کرو روایت کی یہ

النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نسائی اور حاکم نے اور کہا حدیث صحیح ہے اور روایت ہے براء رض سے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا ولقد رأيته في حلة حمراء

کہا کہ رسول اللہ صلعم میانہ قد تھے اور میں نے دیکھا آپکو سرخ جوڑے میں

ما رأيت شيئا قط أحسن منه متفق عليه وعن أبي جحيفة وهب بن

نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز کبھی آنحضرت سے بہتر۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضہ سے

عبد الله رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بمكة وهو

کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلعم کو مکہ میں ابطح میں سرخ خیمہ میں جو چمڑے سے بنا ہوا تھا دیکھا

بالأبطح في قبة له حمراء من أدم فخرج بلال بوضوئه فمن ناضح ونائل

دیکھا کہ بلال وضو کیلئے پانی لائے پس بعضے انہیں سے وضو کا غسل کو پاتے اور بعضے اوروں کے ہاتھوں سے پانی لیتے

فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه حلة حمراء كأني أنظر إلى بياض ساقيه

کو لیتا تھا۔ پس رسول اللہ صلعم نکلے سرخ جوڑا پہنکر گویا میں آپکی دونوں ساق کی سفیدی کو دیکھتا ہوں بس

فتوضأ وأذن بلال فجعلت أتتبع فاه ههنا وههنا يقول يمينا وشمالا حي على

آپنے وضو کیا اور بلال نے آذان کہی میں انکے منھ کو ادہر ادہر دائیں بائیں حی علی الصلوۃ

الصلاة حي على الفلاح ثم ركزت له عنزة فتقدم فصلى يمر بين يديه

حی علی الفلاح کہنے میں دیکھتا تھا۔ پھر آپکے لئے نیزہ گاڑا گیا آپ آگے ہوکر نماز پڑھی اور

الكلب والحمار لا يمنع متفق عليه العنزة بفتح النون نحو العكازة وعن

کتا اور گدہا آپکے آگے سے گذرتے تھے کوئی انکو منع نہیں کرتا تھا۔ متفق علیہ۔ عنزہ ساتھ فتح نون کے مانند ... کے۔ اور

أبي رمثة رفاعة التيمي رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله

روایت ہے ابو رمثہ رفاعہ تیمی رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور

عليه وسلم وعليه ثوبان أخضران رواه أبو داود والترمذي بإسناد صحيح

اس وقت آپ پر دو کپڑے سبز رنگ کے تھے روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نے ساتھ اسناد صحیح کے

وعن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل يوم

اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فتح مكة وعليه عمامة سوداء رواه مسلم وعن أبي سعيد عمرو بن حريث

فتح مکہ کے روز مکہ میں آئے اور آپکے سر مبارک پر سیاہ دستار تھی۔ روایت کی اسکو مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو سعید عمرو بن حریث

رضي الله عنه قال كأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه

رضہ سے کہا کہ گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عمامة له سوداء وقد أرخى طرفيها بين كتفيه رواه مسلم وفي رواية له

جب آپکے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی اور اسکے دونوں کنارے آپکے کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے روایت کی مسلم نے اور اسکی ایک روایت میں ہے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس وعليه عمامة سوداء وعن

کہ رسول اللہ صلعم نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور آپکے سر مبارک پر سیاہ پگڑی تھی اور روایت ہے

عائشة رضي الله عنها قالت كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاثة

عائشہ رض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین کپڑے

أثواب بيض سحولية من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة متفق عليه

سفید سحولیہ میں کفن دیے گئے جو روئی کے بنے ہوئے تھے کہ ان میں کرتہ اور پگڑی نہ تھی متفق علیہ

السحولية بفتح السين وضمها والحاء المهملتين ثياب تنسب إلى سحول قرية

سحولیہ ساتھ فتح سین اور ضمہ اسکے کے اور ضمہ حا جہاں تین کے منسوب ہے طرف سحول کے جو ایک گاؤں ہے

باليمن والكرسف القطن وعنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة

یمن میں اور کرسف روئی ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو گھر سے

وعليه مرط مرحل من شعر أسود رواه مسلم المرط بكسر الميم وهي كساء والمرحل

نکلے اور آپ پر ایک کمبل سیاہ بالوں سے بنا ہوا تھا مرط ساتھ کسرہ میم کے اور وہ کمبل ہے اور مرحل ساتھ حا

بالحاء المهملة هو الذي فيه صورة رحال الإبل وهي الأكوار وعن المغيرة

جسمیں اونٹ کے زین کی تصویریں بنی ہوئی ہوں اور وہ کجاوے ہیں اور روایت ہے مغیرہ بن

بن شعبة رضي الله عنه قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات

شعبہ رض سے کہا کہ میں ایک رات سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا

ليلة في مسير فقال لي أمعك ماء قلت نعم فنزل عن راحلته فمشى حتى

آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ پانی ہے میں نے عرض کی ہاں ہے آپ اونٹ سے اترے اور

توارى في سواد الليل ثم جاء فأفرغت عليه من الإداوة فغسل وجهه

رات کی اندھیری میں اسقدر دور گئے کہ آنکھوں سے پوشیدہ ہوگئے پھر تشریف لائے تو میں نے لوٹے سے آپ پر پانی ڈالا آپ نے منہ دھویا

وعليه جبة من صوف فلم يستطع أن يخرج ذراعيه منها حتى أخرجهما

اور آپ پر اون کا جبہ تھا آپ آستینوں سے ہاتھ نہ نکال سکے تاکہ جبے کے

من أسفل الجبة فغسل ذراعيه ومسح برأسه ثم أهويت لأنزع خفيه

نیچے سے آپ نے ہاتھ نکال کر ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا پھر میں آپکے موزے اتارنے کو جھکا

فقال دعهما فإني أدخلتهما طاهرتين ومسح عليهما متفق عليه وفي
آپ نے فرمایا انکو چھوڑ دے کہ میں نے جب پہنے تھے پاک تھے آپ نے ان پر مسح کیا متفق علیہ اور ایک

رواية وعليه جبة شامية ضيقة الكمين وفي رواية أن هذه القضية
روایت میں ہے اور آپ پر جبہ تھا شامی تنگ آستین والا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ معاملہ

كانت في غزوة تبوك باب استحباب القميص عن أم سلمة رضي الله
غزوہ تبوک میں تھا باب کرتا پہننے کے استحباب میں روایت ہے ام سلمہ رض سے

عنها قالت كان أحب الثياب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم القميص
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتا سب کپڑوں میں سے محبوب تھا

رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن باب صفة طول
روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے باب کرتہ

القميص والكم والإزار وطرف العمامة وتحريم إسبال شيء من ذلك
اور آستین اور تہبند اور دستار کے کنارہ کی درازی کے بیان میں اور انہیں سے کسی کو

على سبيل الخيلاء وكراهته من غير خيلاء عن أسماء بنت يزيد الأنصارية
تکبر کی رو سے لٹکانے کی تحریم اور بلا تکبر لٹکانے کی کراہت کے بیان میں روایت ہے اسماء بنت یزید انصاریہ

رضي الله عنها قالت كان كم قميص رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى
رض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین

الرسغ رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن وعن ابن عمر رضي
پہونچے تک تھی روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابن عمر رض سے روایت ہے

الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر
کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص تکبر اور غرور سے اپنا کپڑا کھینچا کرے قیامت کے دن

الله إليه يوم القيامة فقال له أبو بكر رضي الله عنه يا رسول الله إن
خدا تعالیٰ اسکی طرف نظر نہ کریگا ابو بکر رض نے کہا یا رسول اللہ

إزاري يسترخي إلا أن أتعاهده فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
میرا تہبند ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے مگر یہ کہ اسکا خیال رکھوں آپ نے فرمایا

إنك لست ممن يفعله خيلاء رواه البخاري وروى مسلم بعضه وعن
تو انمیں سے نہیں جو تکبر سے یہ کام کرتے ہیں روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم نے بعض اسکا روایت کیا ہے اور



أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينظر

ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن

الله يوم القيامة إلى من جر إزاره بطرا متفق عليه وعنه عن النبي صلى

خدا تعالی اس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہ کریگا جو اپنی ازار کو غرور سے لٹکا کر کھینچتا جاتا ہو متفق علیہ ہے اور اسی سے روایت ہے

الله عليه وسلم قال ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار رواه البخاري

اللہ علیہ وسلم نے کہ آپنے فرمایا جو ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے اس حدیث کو روایت کی ہے بخاری نے اور ابوذر رضی

وعن أبي ذر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا

سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں

يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم

جن سے خدا کلام نہ کریگا قیامت کے دن اور انکی طرف رحمت کی نظر سے نہ دیکھیگا اور انکو گناہوں سے پاک نہ کریگا اور انکو عذاب دردناک ہے

قال فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث مرار قال أبو ذر خابوا و

ابوذر رضی نے کہا پھر حضرت نے اسکو تین بار پڑھا ہے اور ابوذر نے کہا برباد ہو گیا

خسروا من هم يا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته

انکو گھاٹا پڑا کون ہیں وہ لوگ یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار لٹکانیوالا دوسرا احسان کرنیوالا تیسرا بیچنے والا اپنے مال کو

بالحلف الكاذب وفي رواية له المسبل إزاره وعن ابن عمر رضي الله

جھوٹی قسم کھاکر روایت کی ہے مسلم نے اور ابن عمر رضی سے روایت ہے

عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الإسبال في الإزار والقميص والعمامة من

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لٹکانا ازار اور کرتہ اور پگڑی میں ہے جو شخص

جر شيئا خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة رواه أبو داود والنسائي

انہیں سے کچھ لٹکائے قیامت کو خدا تعالی اسکی طرف نظر نہ کریگا روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اسناد

بإسناد صحيح وعن أبي جري جابر بن سليم رضي الله عنه قال رأيت رجلا

صحیح سے۔ اور روایت ہے ابو جری جابر بن سلیم رضی سے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ

يصدر الناس عن رأيه لا يقول شيئا إلا صدروا عنه قلت من هذا قالوا

اسکی رائے کیطرف پھر جاتے ہیں اور اسکی رائے کو صواب سمجھتے ہیں اور اسپر عمل کرتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا

رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت عليك السلام يا رسول الله مرتين قال

اللہ کا رسول ہے میں نے دو بارہ کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپنے فرمایا

لا تقل عليك السلام عليك السلام تحية الموتى قل السلام عليك قال قلت أنت

عليك السلام مت كہہ كہ عليك السلام مرے ہوؤں كا سلام ہے السلام عليك كہا كر بيان كرتا ہے

رسول الله قال أنا رسول الله الذي إذا أصابك ضر فدعوته كشفه عنك وإذا أصابك

كہ ميں نے كہا آپ اللہ كے رسول ہيں فرمايا ميں اس اللہ كا رسول ہوں كہ جب كبھی تجھ پر تنگ حالی آ جائے

عام سنة فدعوته أنبتها لك وإذا كنت بأرض قفر أو فلاة فضلت راحلتك فدعوته

اور تو اس سے دعا مانگے تو وہ تيرے لئے گھاس اگائے اور جب كسی جنگل ميں تيرا اونٹ كھو جائے اور تو اس سے دعا مانگے

ردها عليك قال قلت اعهد إلي قال لا تسبن أحدا قال فما سببت

وہ اسكو تيرے لئے واپس كر دے۔ بيان كرتا ہے كہ ميں نے عرض كی كہ آپ مجھے نصيحت كريں آپ نے فرمايا تو كسی كو گالی مت دے كہا اس نے كہ اس كے پيچھے

بعده حرا ولا عبدا ولا بعيرا ولا شاة ولا تحقرن من المعروف شيئا

كسی آزاد اور غلام اور اونٹ اور بكری كو كبھی گالی نہيں دی۔ اور كسی نيكی كو حقير مت سمجھ اور

أن تكلم أخاك وأنت منبسط إليه وجهك إن ذلك من المعروف وارفع

تو اپنے بھائی سے كشادہ روئی سے كلام كرے كہ يہ بھی نيكی ہے اور

إزارك إلى نصف الساق فإن أبيت فإلى الكعبين وإياك وإسبال الإزار فإ

اپنا ازار نصف ساق تك اونچا ركھا كر اگر تو يہ نہ مانے تو دونوں ٹخنوں تك كر لے اور ازار كے لٹكانے سے احتراز كر

نها من المخيلة وإن الله لا يحب المخيلة وإن امرؤ شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره

كہ يہ غرور سے ہوا كرتا ہے اور اللہ تعالیٰ غرور سے خوش نہيں اور اگر كوئی آدمی تجھے گالی دے اور تيرا عيب جو اسكو معلوم ہو اس سے تجھ پر عيب لگائے اور تو اگر

بما تعلم فيه فإنما وبال ذلك عليه رواه أبو داود والترمذي بالإسناد الصحيح قال

اسكو عيب مت كر كہ اس كام كا وبال اسی پر ہوگا۔ روايت كی يہ ابوداؤد اور ترمذی نے اسناد صحيح سے اور

الترمذي حديث حسن صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال بينما

ترمذی نے كہا حديث حسن صحيح ہے۔ اور روايت ہے ابو ہريرہ رضی اللہ عنہ سے كہا كہ

رجل يصلي مسبل إزاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ

ايك آدمی تہبند لٹكائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلعم نے اسكو فرمايا جا وضو كر

فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب فتوضأ فقال له رجل يا رسول الله

اس نے جا كر وضو كيا پھر آيا پس فرمايا جا پھر وضو كر ايك آدمی نے كہا يا رسول اللہ

ما لك أمرته أن يتوضأ ثم سكت عنه قال إنه كان يصلي وهو مسبل

كيا سبب كہ آپ نے اسكو وضو كرنے كا امر كيا پھر آپ خاموش ہو رہے آپ نے فرمايا وہ تہبند لٹكائے ہوئے نماز پڑھ



إزاره وإن الله لا يقبل صلوة رجل مسبل رواه أبو داود بإسناد صحيح على

پڑے رہتا تھا اور اللہ تم تہبند لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔ یہ روایت کی ہے ابوداؤد نے اسناد صحیح سے مسلم کی

شرط مسلم وعن قيس بن بشر التغلبي قال أخبرني أبي وكان جليسا

شرط پر ۔ اور روایت ہے قیس بن بشر تغلبی سے کہ میرا باپ ابوالدرداء کے پاس بیٹھا کرتا تھا

لأبي الدرداء قال كان بدمشق رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه

اس نے مجھے خبر دی ہے کہ دمشق میں تھا رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں سے ایک شخص تھا

وسلم يقال له ابن الحنظلية وكان رجلا متوحدا قلما يجالس الناس

اس کو کہا جاتا ابن الحنظلیہ اور وہ آدمی تنہا رہنے والا لوگوں سے بہت ہی کم مجالست کیا کرتا تھا

إنما هو صلوة فإذا فرغ فإنما هو تسبيح وتكبير حتى يأتي أهله قال فمر بنا

وہ نماز میں رہا کرتا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح و تکبیر میں مشغول رہا کرتا تا آنکہ گھر کے لوگوں میں آتا۔ ہم ابوالدرداء کے پاس بیٹھے تھے

ونحن عند أبي الدرداء فقال له أبو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك قال بعث

رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية فقدمت فجاء رجل منهم فجلس في المجلس الذي

يجلس فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لرجل إلى جنبه لو رأيتنا حين

التقينا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذها مني وأنا الغلام

الغفاري كيف ترى في قوله فقال ما أراه إلا قد بطل أجره فسمع بذلك

آخر فقال ما أرى بذلك بأسا فتنازعا حتى سمع رسول الله صلى الله عليه

وسلم فقال سبحان الله لا بأس أن يوجر ويحمد فرأيت أبا الدرداء سر

بذلك وجعل يرفع رأسه إليه ويقول أنت سمعت ذلك من رسول الله

صلى الله عليه وسلم فقال نعم فما زال يعيده عليه حتى انى لاقول ليبركن

صلعم سے سنی تھی اُسنے کہا ہاں پس وہ اسبات کو پھر پھر کہے جاتا تھا تاکہ میں نے خیال کیا کہ یہ اپنے زانو کے بل

على ركبتيه قال فمر بنا يوما اخر فقال له ابو الدرداء كلمة تنفعنا ولا

بیٹھ جائیگا۔ کہا راوی نے کہ وہی شخص پھر ایکدن ہمارے پاس سے گذرا ابو الدرداء نے اسکو کہا ہم تجھ سے ایسی بات چاہتے ہیں جو اسکو نفع دے اور

تضرك قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم المنفق على الخيل

تجھے کچھ ضرر نہو۔ اوسنے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ گھوڑے پر خرچ کرنے والے

كالباسط يده بالصدقة لا يقبضها ثم مر بنا يوما اخر فقال له ابو الدرداء

اس شخص کی مثل ہیں جو صدقہ کرنے میں اپنا ہاتھ ایسا کشادہ رکھتا ہے کہ کبھی بند نہیں کرتا۔ پھر وہ ایکدن ہمارے پاس کو گذرا پھر ابو الدرداء نے اسکو کہا

كلمة تنفعنا ولا تضرك قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل

ایسی بات کہ جو ہمکو نفع دے اور تجھے کچھ نقصان نہ کرے۔ اوسنے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا

خريم الاسدي لولا طول جمته واسبال ازاره فبلغ ذلك خريما فعجل

کہ خریم اسدی بہت خوب آدمی ہے اگر اسکے سر کے بال دراز نہ ہوتے اور اسکا تہبند لٹکا ہوا نہ ہوتا۔ یہ خبر خریم کو جب پہونچی اُسنے

فاخذ شفرة فقطع بها جمته الى اذنيه ورفع ازاره الى انصاف ساقيه

اسی وقت چھری لیکر سر کے بال کاٹ کر کانوں کے برابر کر لیے اور تہبند دونوں پنڈلیوں کے نصف تک اٹھا لیا

ثم مر بنا يوما اخر فقال له ابو الدرداء كلمة تنفعنا ولا تضرك فقال سمعت

پھر ایک دن وہ ہمارے پاس سے نکلا ابو الدرداء نے کہا کہ ایسی بات کہ جو ہمکو نفع کرے اور تجھی کچھ ضرر نہ دے اسنے کہا میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انكم قادمون على اخوانكم فاصلحوا

رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس آنیوالے ہو اپنے اونٹوں کے

رحالكم واصلحوا لباسكم حتى تكونوا كانكم شامة في الناس فان الله لا يحب

زین اور اپنے لباس ایسے سنبھالو کہ تم لوگوں میں ایسے دکھائی دو جیسا بدن میں خال دکھائی دیا کرتا ہے کہ اللہ

الفحش ولا التفحش رواه ابو داود باسناد حسن الا قيس بن بشر فاختلفوا

فحش اور تفحش کو دوست نہیں رکھتا روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد حسن سے مگر قیس بن بشر کی

في توثيقه وتضعيفه وقد روى له مسلم وعن ابي سعيد الخدري رضي

توثیق و تضعیف میں علماء نے اختلاف کیا حالانکہ مسلم نے اُس سے روایت کی ہے۔ اور ابو سعید خدری رض سے روایت ہے

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ازرة المؤمن الى نصف

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مومن کے تہبند باندھنے کی جگہ نصف

الساق ولا حرج او لا جناح فيما بينه وبين الكعبين ما كان اسفل من الكعبين

ساق تک ہے اور پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان رکھنے میں کچھ حرج و گناہ نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ

فهو في النار ومن جر ازاره بطرا لم ينظر الله اليه رواه ابو داود باسناد

آگ میں داخل ہونیکا سبب ہوگا اور جو شخص تکبر و غرور سے ازار کو لٹکا کر کھینچے اللہ تعالیٰ اسکی طرف نظر نہ کریگا روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد

صحيح وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله

صحیح سے ۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم وفي ازاري استرخاء فقال يا عبد الله ارفع ازارك فرفعته ثم

علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرا تہبند کچھ ڈھیلا تھا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اونچا تہبند اٹھالے ۔ میں نے اٹھالیا ۔

قال زد فزدت فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الى اين فقال

آپ نے فرمایا اور اٹھا میں نے اور اٹھالیا پس میں پھر ہمیشہ اسکی طرف نظر رکھا کرتا تھا۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا کہاں تک اس نے کہا

الى انصاف الساقين رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله

دونوں پنڈلی کے نصف تک ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عليه وسلم من جر ازاره خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيمة فقالت ام سلمة

کہ جو شخص غرور سے اپنا تہبند کھینچا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ کریگا ام سلمہ نے کہا کہ

كيف تصنع النساء بذيولهن قال يرخين شبرا قالت اذا تنكشف اقدامهن

عورتیں اپنے دامنوں کو کسطرح رکھا کریں فرمایا ایک بالشت لٹکایا کریں انہوں نے کہا اس صورت میں انکے قدم ننگے ہو جاوینگے

قال فيرخينه ذراعا لا يزدن رواه ابو داود والترمذي وقال حديث

آپ نے فرمایا ہاتھ بھر ڈھیلا چھوڑ دیں ۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحيح باب في استحباب ترك الترفع في اللباس تواضعا قد

حسن صحیح ہے باب لباس میں تواضع کی رو سے تکلف

سبق في باب فضل الجوع وخشونة العيش جمل تتعلق بهذا الباب

و ترفع چھوڑ دینے کے استحباب کے بیان میں ۔ اس باب کے مضمون کے موافق کئی جملہ باب فضل الجوع میں گذر چکے

وعن معاذ بن انس رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور معاذ بن انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قال من ترك اللباس تواضعا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيمة على

فرمایا کہ جو شخص تواضعاً للہ باوجود قدرت کے لباس فاخرہ ترک کر دے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو تمام خلقت کے

رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سر بر رو حاضر کرکے فرمائیگا کہ ایمان کے لباسوں میں سے جو لباس تو چاہتا ہے پسند کرکے پہن لے، روایت کی یہ ترمذی نے اور

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ التَّوَسُّطِ فِي اللِّبَاسِ وَلَا يَقْتَصِرُ

کہا حدیث حسن ہے باب لباس میں میانہ روی کے استحباب میں اور بلا حاجت اور

عَلٰى مَا يُزْرِيْ بِهِ لِغَيْرِ حَاجَةٍ وَلَا مَقْصُوْدٍ شَرْعِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

بدون غرض شرعی کے ایسے لباس پر جس سے عیب کیا جاسکے اقتصار نہ کیا جائے۔ روایت ہے عمرو بن شعیب رضہ سے کہ نقل

اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے اپنے دادا سے کہا انہنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

کہ اللہ تعالیٰ اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ بندہ پر اسکی نعمت کا اثر دکھائی دیا کرے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حَسَنٌ بَابٌ فِيْ تَحْرِيْمِ لِبَاسِ الْحَرِيْرِ عَلَى الرِّجَالِ وَتَحْرِيْمِ جُلُوْسِهِمْ

باب مردوں کو ریشم پہننے کے اور اسپر بیٹھنے

عَلَيْهِ وَاسْتِنَادِهِمْ اِلَيْهِ وَجَوَازِ لِبَاسِهٖ لِلنِّسَاءِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اور اس سے تکیہ لگانے کی حرمت کے بیان میں اور عورتوں کو ریشم پہننے کے جواز میں عمر بن خطاب رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم ریشم کا کپڑا نہ پہنو

فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ

بیشک جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنیگا وہ آخرت میں اسکو نہ پہنیگا۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ

سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرماتے تھے کہ ریشمی کپڑا وہ شخص پہنتا ہے جو بے نصیب ہے

لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ قَوْلُهٗ لَا

متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے جو آخرت میں بے نصیب ہے قولہ لا

خَلَاقَ اَيْ لَا نَصِيْبَ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

خلاق یعنے نصیبہ نہیں اور انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

صلعم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے آخرت کو نہ پہنیگا۔

ف: یعنے جب خدا تعالیٰ اپنے کسی بندے کو عطا کرے تو چاہیے کہ اپنی حال کے لائق لباس پہنے ... اور علما کو چاہیے کہ علم ظاہر کر دیا کریں تاکہ لوگ اس سے علم حاصل کریں اور مسائل سے مستفید ہوں ۱۲ شرح ملخصاً



متفق عليه وعن علي رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه

متفق علیہ ہے اور روایت ہے علی رض سے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم أخذ حريرا فجعله في يمينه وذهبا فجعله في شماله ثم قال إن هذين

وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ریشم کو داہنے ہاتھ میں لیا اور سونے کو بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا کہ یہ دونوں

حرام على ذكور أمتي رواه أبو داود بإسناد حسن وعن أبي موسى الأشعري

میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد حسن سے اور ابو موسی اشعری رض سے

رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حرم لباس الحرير

روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ریشم

والذهب على ذكور أمتي وأحل لإناثهم رواه الترمذي وقال حديث

اور سونے کا لباس میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا ہے اور عورتوں کیلئے حلال کیا گیا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحيح وعن حذيفة رضي الله عنه قال نهانا النبي صلى الله

حسن صحیح ہے اور حذیفہ رض سے روایت ہے کہا کہ منع کیا نبی صلے اللہ علیہ

عليه وسلم أن نشرب في آنية الذهب والفضة وأن نأكل فيها وعن لبس

وسلم نے ہم کو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے نہی فرمائی اور

الحرير والديباج وأن نجلس عليه رواه البخاري باب جواز لبس الحرير

ریشم اور دیبا کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ باب خارش والے کو ریشم کے

لمن به حكة عن أنس رضي الله عنه قال رخص رسول الله صلى الله

جواز کے بیان میں روایت ہے انس رض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم للزبير وعبد الرحمن بن عوف في لبس الحرير لحكة كانت بهما

علیہ وسلم نے زبیر اور عبد الرحمن بن عوف کو بسبب اسکے کہ انکو خارش ہو گئی تھی ریشم پہننے کی اجازت فرمائی

متفق عليه باب النهي عن افتراش جلود النمور والركوب عليها عن

متفق علیہ۔ باب چیتے کے چمڑے کا فرش بنانے اور اس پر سوار ہونے کی نہی کے بیان میں اور

معاوية رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تركبوا

معاویہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم

الخز ولا النمار حديث حسن رواه أبو داود وغيره بإسناد صحيح وعن

خز اور چیتوں پر سوار مت ہو اور فرمایا حدیث حسن ہے روایت کیا ابوداؤد وغیرہ نے اسناد صحیح سے اور

أبي المليح عن أبيه رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود

ابو المليح اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ نبی صلعم نے درندوں کے چمڑوں سے

السباع رواه أبو داود والترمذي والنسائي بأسانيد صحاح وفي رواية

منع فرمایا ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیح سے اور ترمذی کے

للترمذي نهى عن جلود السباع أن تفترش باب ما يقول إذا لبس ثوبا

ایک روایت میں ہے کہ درندوں کی کھالوں کے فرش بنا بچھانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ باب اس بیان میں کہ جب آدمی نیا کپڑا

جديدا أو نعلا أو نحوه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال كان

اور نیا جوتا یا کوئی اور شے پہنے تو کیا کہا کرے۔ ابو سعید خدری رضی سے روایت ہے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استجد ثوبا سماه باسمه عمامة أو قميصا

رسول اللہ صلعم جب نیا کپڑا پہنا کرتے تو اسکا نام مثلاً پگڑی یا کرتہ

أو رداء يقول اللهم لك الحمد أنت كسوتنيه أسألك خيره وخير ما

یا چادر وغیرہ لیکر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ تیرے لئے حمد ہے تو نے مجھے یہ پہنایا ہے میں تجھ سے اس کی خیر اور جس کام کیلئے

صنع له وأعوذ بك من شره وشر ما صنع له رواه أبو داود والترمذي

یہ بنایا گیا ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور اس کی برائی اور جس کام کیلئے یہ بنایا گیا ہے اسکی برائی سے تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

وقال حديث حسن باب استحباب الابتداء باليمين في اللباس هذا

اس نے کہا کہ حدیث حسن ہے۔ باب کپڑے پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرنے کے استحباب میں

الباب قد تقدم مقصوده وذكرنا الأحاديث الصحيحة فيه

اور اس باب کا مطلب پہلے گذر چکا ہے۔ اور وہاں ہم نے احادیث صحیحہ اس مضمون کی ذکر کر دی ہیں

الباب الخامس بعد المائة في كتاب آداب النوم والاضطجاع

باب ایک سو پانچواں سو جانے اور پہلو کے بل لیٹ جانے کے آداب کے بیان میں اور اس میں

وفيه أبواب باب في النوم والاضطجاع عن البراء بن عازب رضي

کئی باب ہیں۔ باب سونے اور لیٹنے کے بیان میں۔ روایت ہے براء بن عازب رضی سے

الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه

کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب بچھونے پر آتے

نام على شقه الأيمن ثم قال اللهم إني أسلمت نفسي إليك ووجهت

تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے پھر یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کیا۔ اور پھیرا اپنا منہ

وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً

اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام تیرے سپرد کیا اور میں نے اپنی پیٹھ تیری طرف لگائی خواہش کر کے تیرے واسطے اور تیرے عذاب سے ڈر کے تیرے لئے نہیں

إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَ

پناہ اور نہیں نجات تیرے عذاب سے مگر طرف رحمت تیری ہی کے میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل کی ہے اور

نَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ فِي كِتَابِ الْأَدَبِ

تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا ہے روایت کی یہ بخاری نے ان الفاظ سے کتاب الادب میں

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ جب تو اپنے خوابگاہ میں آوے

فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ وَذَكَرَ نَحْوَهُ

تو وضو کر جیسا نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر داہنے پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھا کر اور پہلی دعا کے مثل ذکر کی

وَفِيهِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اور اس میں یہ زیادہ ہے اور ان کلام کو اپنے سب کلام کے پیچھے پڑھا کر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

کہا کہ رسول اللہ صلعم رات کو گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے

فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَجِيءَ

جب صبح ہو جاتی تو دو رکعت خفیف پڑھ کر مؤذن کے اذان کہنے تک داہنے پہلو پر لیٹ جایا کرتے تھے تاکہ

الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

مؤذن آپ کو اطلاع کرتا متفق علیہ اور روایت ہے حذیفہ رض سے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ

صلعم جب رات کو خوابگاہ میں آجاتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر فرماتے اے اللہ تیرے

اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا

نام کے ساتھ یاد کر کے سوتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں اور جب جاگتے تو یہ کلمہ فرماتے سب حمد وثنا اللہ کو ہے جس نے ہم کو

بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ

بعد مارنے کے زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے یعیش بن طخفہ الغفاری

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي أَبِي بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ

رض سے کہا کہ میرے باپ نے ذکر کیا کہ میں مسجد میں اپنے پیٹ پر لیٹا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے

فحركني برجله فقال إن هذه ضجعة يبغضها الله قال فنظرت فإذا رسول

پاؤں سے ہلا کر کہا کہ اس صورت پر لیٹنے کو خدا تعالے برا جانتا ہے۔ جب میں نے نظر کی تو رسول

الله صلى الله عليه وسلم رواه أبو داود بإسناد صحيح وعن أبي هريرة رضي الله

اللہ صلعم ہی تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قعد مقعدا لم يذكر

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے کہ اس میں

الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا لا يذكر الله تعالى

اللہ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالی کی طرف سے اس پر نقصان و حسرت ہوگا اور جو شخص لیٹے خوابگاہ میں کہ نہ یاد کرے اللہ تعالی کو

فيه كانت عليه من الله ترة رواه أبو داود بإسناد حسن الترة بكسر التاء

اس میں ہوگا اس پر اللہ کی طرف سے افسوس اور نقصان۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے ترہ ساتھ کسرہ تاء

المثناة من فوق وهي النقص وقيل التبعة باب جواز الاستلقاء على

دو نقطہ اوپر والے کے اور وہ نقصان ہے اور کہا گیا پیچھا کرنا ہے باب ہے پشت پر لیٹ جانے

القفاء ووضع إحدى الرجلين على الأخرى إذا لم يخف انكشاف العورة

اور جب ننگا ہو جانیکا خوف نہ ہو تو ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھنے اور

وجواز القعود متربعا ومحتبيا عن عبد الله بن يزيد رضي الله عنه

تربع اور احتباء کی صورت پر بیٹھنے کے جواز کے بیان میں عبد اللہ بن یزید رضہ سے روایت ہے

أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم مستلقيا في المسجد واضعا إحدى

کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر

رجليه على الأخرى متفق عليه وعن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال كان النبي

پشت پر لیٹے ہوئے تھے متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر ابن سمرہ رضہ سے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم إذا صلى الفجر تربع في مجلسه حتى تطلع الشمس حسناء

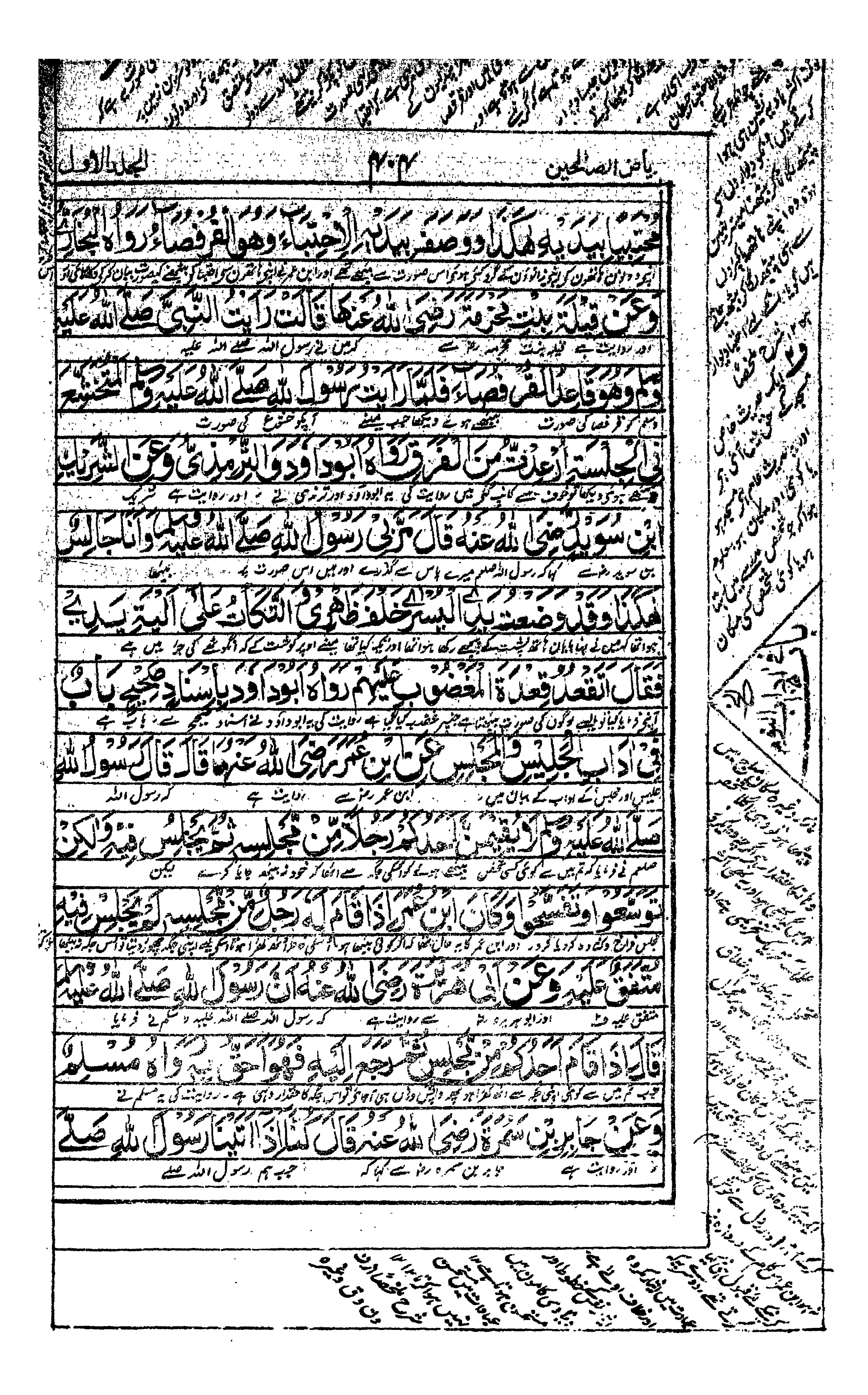
صلعم فجر کی نماز پڑھ کر اسی جگہ تربع کی صورت پر بیٹھے رہا کرتے تھے تاکہ سورج صاف نکل آتا

حديث صحيح رواه أبو داود وغيره بأسانيد صحيحة وعن ابن عمر رضي

حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداؤد وغیرہ نے اسانید صحیح سے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے

الله عنهما قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بفناء الكعبة

کہا کہ میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلعم کو کعبہ کے صحن کے درمیان



مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ هٰكَذَا وَوَصَفَ بِيَدَيْهِ الْاِحْتِبَاءَ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اپنے دونوں زانوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے گھیرے ہوئے اس صورت سے بیٹھے تھے اور ابن عمر نے اپنے ہاتھوں سے اختبا کی بیٹھنے کی صورت بیان کر کے دکھلائی اور

وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے قیلہ بنت مخرمہ رض سے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ

وسلم کو قرفصا کی صورت بیٹھے ہوئے دیکھا جب میں نے آپکو خشوع کی صورت

فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنِ الشَّرِيدِ

بیٹھے ہوئے دیکھا تو خوف سے کانپ گئی میں روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت ہے شرید

ابْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ

بن سوید رض سے کہا کہ رسول اللہ صلعم میرے پاس سے گذرے اور میں اس صورت پر بیٹھا

هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلٰى أَلْيَةِ يَدِي

ہوا تھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا اور تکیہ کیا تھا بیٹھنے اوپر گوشت کے کہ انگوٹھے کی جڑ میں ہے

فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ بَابٌ

آپ نے فرمایا کیا تو ایسے لوگوں کی صورت بیٹھتا ہے جن پر غضب کیا گیا ہے روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے باب ہے

فِي آدَابِ الْمَجْلِسِ وَالْجَلِيسِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

مجلس اور جلیس کے آداب کے بیان میں ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ

صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی شخص بیٹھے ہوئے کو اسکی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھ جایا کرے لیکن

تَوَسَّعُوا وَتَفَسَّحُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ

مجلس فراخ و کشادہ کر دیا کرو۔ اور ابن عمر کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی بیٹھا ہوا کسی واسطے کھڑا ہوتا اسکے لیے اپنی جگہ چھوڑ دیتا تو اس جگہ نہ بیٹھتا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متفق علیہ ہے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جب تم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو پھر واپس وہاں ہی آجاوے تو اس جگہ کا حقدار وہی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

اور روایت ہے جابر بن سمرہ رض سے کہا کہ جب ہم رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے تو جہاں کہیں بھی مجلس ختم ہوتی وہاں ہی بیٹھ جایا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حدیث حسن ہے اور ابو عبداللہ سلمان فارسی رض سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی آدمی جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا ہے اور حسب طاقت

مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ اَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ

پاکیزگی حاصل نہیں کرتا اور تیل نہیں لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوشبو لگا کر نہیں نکلتا

فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا

پس دو آدمیوں میں جدائی نہیں ڈالتا پھر جس قدر اس کے لئے مقدر ہے نماز پڑھتا ہے پھر جب امام خطبہ پڑھتا ہو خاموش بیٹھا رہتا ہے مگر

غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

اس کے گناہ اس جمعہ اور دوسرے جمعہ آئندہ کے درمیان کے بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اس کے باپ نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کسی آدمی

لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

کو حلال نہیں کہ دو آدمی میں ان کی اجازت کے سوا تفریق و جدائی کرے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ لَا يُجْلَسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا

حدیث حسن ہے۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دو آدمی کے درمیان بدون ان کے اذن کے

بِاِذْنِهِمَا وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی نہ بیٹھے اور حذیفہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ

وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو حلقہ کے درمیان میں بیٹھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے اور ترمذی نے

عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ حَلْقَةٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ

ابو مجلز رض سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حلقہ کے وسط میں آ بیٹھا تو حذیفہ رض نے کہا کہ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

محمد صلعم کی زبان پر لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کی ہے اللہ تعالے نے محمد صلعم کی زبان پر اس شخص پر

جلس وسط الحلقة قال الترمذي حديث حسن صحيح وعن ابي سعيد
جو حلقہ کے وسط میں بیٹھے ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے ابو سعید

بن الخدري رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
خدری رض سے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

خير المجالس أوسعها رواه ابو داود باسناد صحيح على شرط البخاري وعن
کہ سب مجلسوں میں سے بہتر وہ مجلس ہے جو بہت فراخ ہو روایت کی یہ ابو داود نے اسناد صحیح سے بخاری کی شرط پر اور

ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس
ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں

في مجلس فكثر فيه لغطه فقال قبل ان يقوم من مجلسه ذلك سبحانك
بیٹھ کر بیہودہ گوئی بہت کرے پھر اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے پاکی ہے تجھکو یا اللہ

اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك الا غفر له ما
اور تعریف ہے گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر تو بخشش مانگتا ہوں تیرے سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری کے

كان في مجلسه ذلك رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن ابي
اس مجلس میں جو کچھ اس سے ہوا ہے بخشا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو

برزة رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول باخرة
برزہ رض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی آخر عمر میں

اذا اراد ان يقوم من المجلس سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا
جب مجلس سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے سبحنک اللہم وبحمدک اشہد ان لا اله الا

انت استغفرك واتوب اليك فقال رجل يا رسول الله انك لتقول قولا
انت استغفرک اتوب الیک ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ آپ آگے یہ کلمہ نہیں کہا کرتے تھے

ما كنت تقوله فيما مضى قال ذلك كفارة لما يكون في المجلس رواه ابو داود
جواب کہتے ہوئے فرمایا کہ یہ کلمے کہنے اُن زلات کا کفارہ ہیں جو مجلس میں ہوتے ہوں روایت کی یہ ابو داود نے

ورواه الحاكم ابو عبد الله في المستدرك من رواية عائشة رضي الله عنها
اور ابو عبد اللہ حاکم نے مستدرک میں عائشہ رض سے روایت کی ہے

وقال صحيح الاسناد وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قلما كان رسول
اور کہا صحیح الاسناد ہے اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہا کم رسول



اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ

اللہ صلعم مجلس سے اٹھنے کے وقت ان دعاؤں کو کم ہی ترک کرتے تھے اے اللہ

اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ

اپنا خوف ہمکو اسقدر عطا کر کہ ہم میں اور تیری معصیت میں حائل ہو جو خوف اور عطا کر ہم کو اپنی عبادت اسقدر کہ اسکے

مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا

سبب سے تو ہمکو اپنی جنت میں پہونچا دے اور عطا کر ہمکو یقین اسقدر کہ اسکے سبب سے تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کرے

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا

اے اللہ بہرہ مند کر ہمکو ساتھ ہمارے شنوائیوں اور بینائیوں اور ہماری قوت کے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے اور کر بہرہ مندی کو ہمارا وارث

وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا

اور ہماری کینہ کشی اس شخص پر کر جسنے ہمپر ظلم کیا اور فتح دے ہمکو اس شخص پر جو ہمسے دشمنی رکھے اور ہمارے دین میں ہماری مصیبت مت کر

فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا

اور دنیا کو ہمارا بڑا مطلب نہ کر اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی نہایت کر اور ہمپر اس شخص کو غالب مت کر جو ہمپر

مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض

رحم نہ کرے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی قوم کسی ایسی مجلس سے برخاست نہیں ہوتی جس میں اللہ تعالی کا ذکر نہیں

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِّثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَّكَانَ لَهُمْ حَسْرَةً

مگر ایسے اٹھتے ہیں جیسے گدھے کے مردار پر سے اٹھے ہوں اور انکو حسرت اور پشیمانی ہوگی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا

روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے نہیں

جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ فِيْهِ اِلَّا

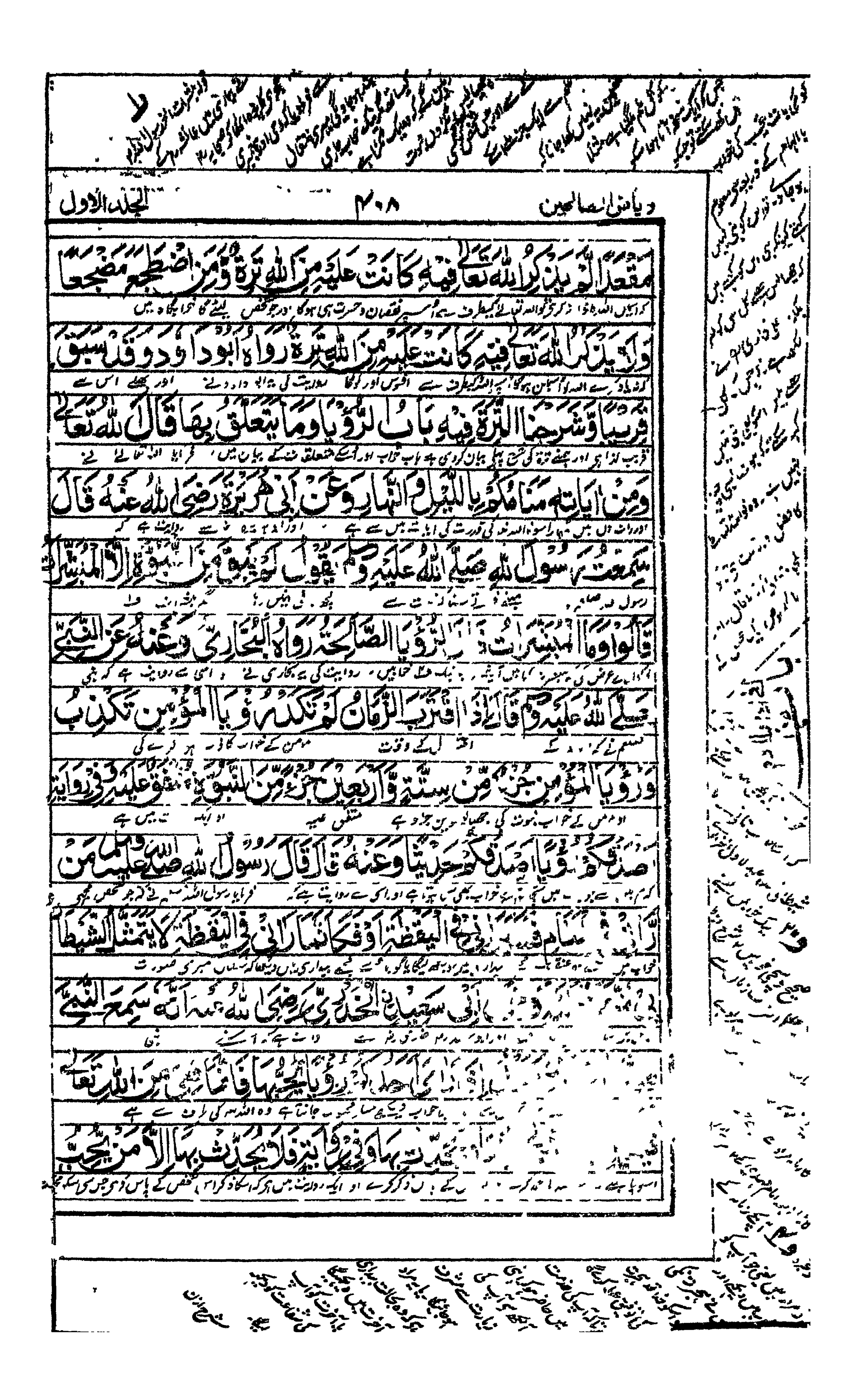
بیٹھتی کوئی قوم کسی ایسی مجلس میں جس میں انہوں نے اللہ تعالی کا ذکر نہ کیا ہو اور اپنے نبی صلعم پر صلوٰۃ اور درود نہ پڑھا ہو مگر

كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

نقصان و خسارہ ہی ہوگا اگر اللہ نے چاہا ہے انکو عذاب کرے اور اگر چاہے انکو بخشدے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ

حدیث حسن ہے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی جگہ میں بیٹھے



مقعدا لم يذكر الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة ومن اضطجع مضجعا
لا يذكر الله تعالى فيه كانت عليه من الله ترة رواه ابو داود وقد سبق
قريبا وشرحنا الترة فيه باب الرؤيا وما يتعلق بها قال الله تعالى
ومن اياته منامكم بالليل والنهار وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم يبق من النبوة الا المبشرات
قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة رواه البخاري وعنه عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب
ورؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة متفق عليه وفي رواية
اصدقكم رؤيا اصدقكم حديثا وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
رآني في المنام فسيراني في اليقظة او فكأنما رآني في اليقظة لا يتمثل الشيطان
بي متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه انه سمع النبي
صلى الله عليه وسلم يقول اذا رأى احدكم رؤيا يحبها فانما هي من الله تعالى
فليحمد الله عليها وليحدث بها وفي رواية فلا يحدث بها الا من يحب

وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا

اور جب ایسا خواب دیکھے جس کو وہ کروہ جانتا ہے تو وہ شیطان سے ہے اسکو لازم ہے کہ اسکی شرارت سے پناہ مانگے

وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ

اور کسی سے اسکا ذکر نہ کرے کہ وہ اسکو ضرر نہ کرے گا

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ وَفِي رِوَايَةٍ

کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے رویا صالحہ اور ایک روایت میں ہے رویا

الْحَسَنَةُ مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ

حسنہ اللہ کی طرف سے ہے اور خواب پریشان شیطان سے ہے پس جو شخص کوئی مکروہ شے خواب میں دیکھے تو چاہئے کہ بائیں طرف

شِمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ النَّفْثُ نَفْخٌ

تین بار پھونکے اور پناہ مانگے شیطان کی شرارت سے پناہ مانگے وہ اسکو ضرر نہ کرے گی متفق علیہ نفث ایسی پھونک ہے جس میں

لَطِيفٌ لَا رِيقَ مَعَهُ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

تھوک نہ نکلے اور جابر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ

کہ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو مکروہ جانتا ہو تو چاہئے کہ اپنے بائیں طرف تین بار تھوکے اور پناہ مانگے اللہ کی

الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي الْأَسْقَعِ

شیطان سے تین بار استعاذہ کرے اور جس کروٹ پر ہو اسکو بدل کر دوسری کروٹ پر ہو جاوے روایت کی مسلم نے اور ابی الاسقع

وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

واثلہ بن الاسقع رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ البتہ

مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُولَ

سب بہتانوں سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کا بیٹا بنے یا ایسا خواب بیان کرے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا یا کہے

عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

رسول اللہ صلعم پر وہ بات کہے جو آپ نے نہیں کہی روایت کی یہ بخاری نے

تمت

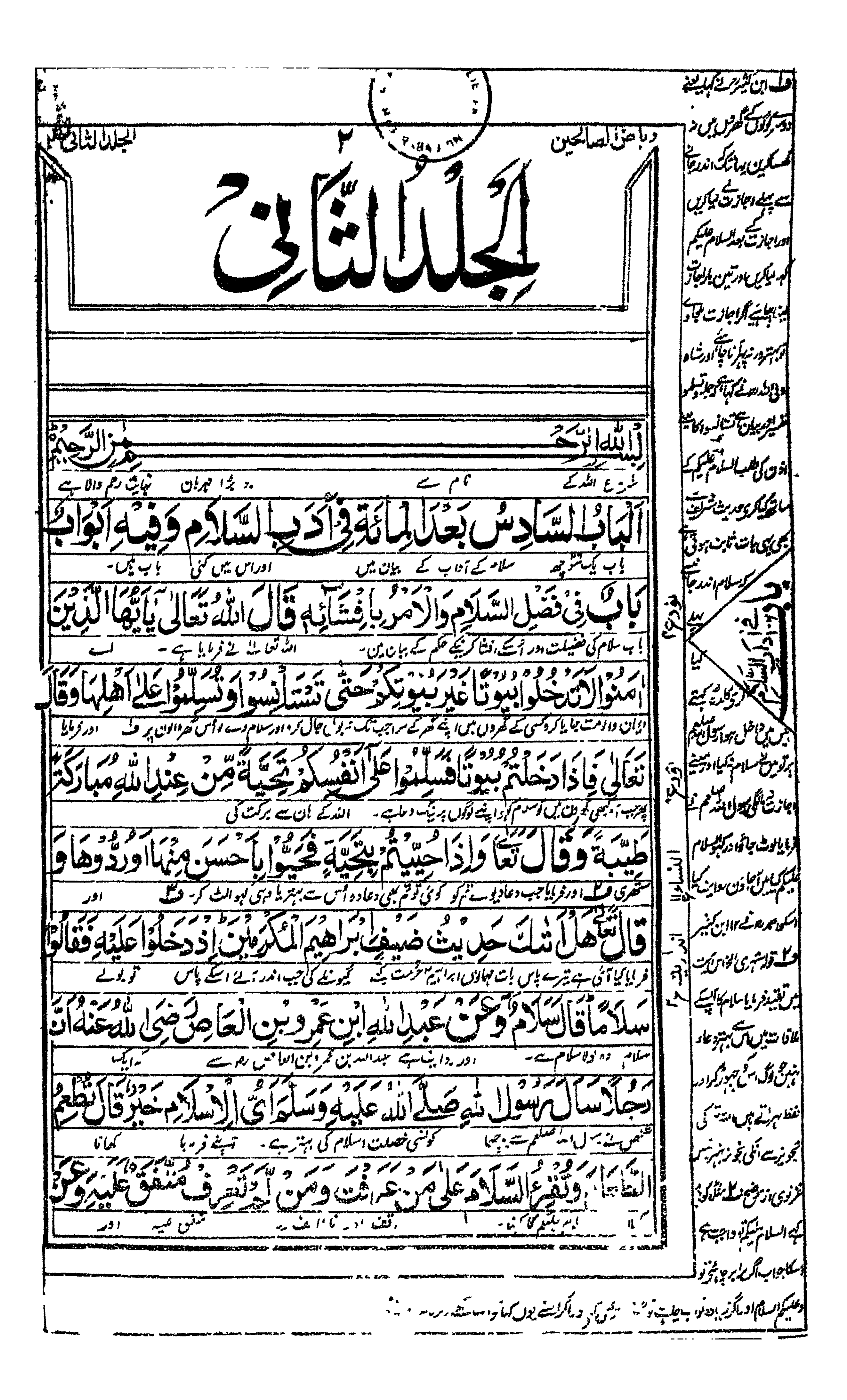
الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات کہ آج بتاریخ ۵ شعبان تمام ہوئی جلد اول ریاض الصالحین العابدین کی اور جلد ثانی زیر طبع ہے عنقریب ہدیہ ناظرین کی جاویگی انشاء اللہ تعالیٰ

فہرست جلد اول ریاحین العابدین ترجمہ ریاض الصالحین

جلد ثانی



قال رسول الله صلعم من احب ان يرتع في رياض الجنة فليكثر ذكر الله
الحمد لله الذي جعل حلق الذكر رياض الصالحين ووفقنا لطبع تاليف العالم الكامل
تكملة المتاخرين وتذكرة المتقدمين مولانا المولوي احمد الدين رحمه الله تعالى المسمى
برياحين العابدين
ترجمه
رياض الصالحين
للشيخ الامام العلامة فريد دهره ووحيد عصره ابي ذكريا يحيى النووي رحمه الله رحمة الابرار
بالاهتمام الاحسن والسعي الاكمل شيخ الهي بخش محمد جلال الدين تاجران كتب لاهور
في المطبع الاصحت پريس في بلدة لاهور



الجلد الثانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْبَابُ السَّادِسُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ اٰدَابِ السَّلَامِ وَفِیْهِ اَبْوَابٌ

باب ایک سو چھ سلام کے آداب کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

بَابٌ فِیْ فَضْلِ السَّلَامِ وَالْاَمْرِ بِاِفْشَائِهٖ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

باب سلام کی فضیلت اور اُس کے افشا کرنے کے حکم کے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے

اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا وَقَالَ

ایمان والو مت جایا کرو کسی کے گھروں میں اپنے گھر کے سوا جب تک نہ بول چال کرو اور سلام دے لو اُس گھر والوں پر ف اور فرمایا

تَعَالٰى فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً

پھر جب آؤ کبھی گھروں میں تو سلام کرو اپنے لوگوں پر نیک دعا ہے۔ اللہ کے ہاں سے برکت کی

طَيِّبَةً وَقَالَ تَعَالٰى وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا وَ

ستھری ف ۲ اور فرمایا جب دعا دیوے تم کو کوئی تو تم بھی دعا دو اُس سے بہتر یا وہی لوٹا کر دو۔ ف ۳ اور

قَالَ تَعَالٰى هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا

فرمایا کیا آئی ہے تیرے پاس بات مہمانوں ابراہیم کی عزت والے کی جب اندر آئے اسکے پاس تو بولے

سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

سلام وہ بولا سلام ہے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ ایک

رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ

شخص نے سوال کیا آپ صلعم سے پوچھا کونسی خصلت اسلام کی بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کھانا

الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

کھلا اور سلام کر جس کو پہچانے اور جس کو نہ پہچانے متفق علیہ اور

ف: قالوا السلام علیکم کہا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کہنا آدم علیہ السلام کی سنت اور طریقہ ہے جو کوئی یہ چھوڑ کر اور کچھ کہے ... کے ساتھ اشارہ کرے ... نالائقی اور ناخلف

أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله آدم

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے آدم

صلى الله عليه وسلم قال اذهب فسلم على أولئك نفر من الملائكة جلوس

صلعم کو پیدا کیا تو اسکو فرمایا کہ یہ فرشتوں کی جماعت جو بیٹھی ہوئی ہیں ان کو جا کر سلام کہہ

فاستمع ما يحيونك فإنها تحيتك وتحية ذريتك فقال السلام عليكم

اور جو کچھ وہ تجھ کو دعا کریں اسکو کان لگا کر سن کہ تیری اور تیری اولاد کی وہی دعا ہے۔ آدم علیہ نے انکو السلام علیکم کہا

فقالوا السلام عليك ورحمة الله فزادوه ورحمة الله متفق عليه وعن أبي

انہوں نے کہا السلام علیک اور رحمۃ اللہ انہوں نے رحمۃ اللہ زیادہ کیا متفق علیہ۔ اور ابو

عمارة البراء بن عازب قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبع بعيادة

عمارہ براء بن عازب بیان کرتا ہے کہ ہمکو رسول اللہ صلعم نے سات چیز کا امر کیا۔ بیمار کو

المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس ونصر الضعيف وعون المظلوم و

پوچھنے کا اور جنازوں کے پیچھے جانیکا اور چھینکنے والے کو جواب دینے کا اور ضعیف کی مدد کرنے کا اور مظلوم کی اعانت کرنے کا اور

إفشاء السلام وإبرار المقسم متفق عليه هذا لفظ إحدى روايات البخاري

سلام کے افشا کا اور قسم کے پورا کرنے کا۔ متفق علیہ اور یہ عبارت بخاری کی ایک روایت کی ہے۔

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا أولا أدلكم على شيء

جنت میں داخل نہ ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور ایماندار نہ ہوگے جبتک آپس میں محبت نہ کرو گے کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک چیز

إذا فعلتموه تحاببتم أفشوا السلام بينكم رواه مسلم وعن أبي يوسف

کہ جب تم اسکو کرو آپس میں محبت کرنے لگو وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام پھیلاؤ۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ابو یوسف

عبد الله بن سلام رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه و

عبد اللہ بن سلام رضہ بیان کرتا ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

سلم يقول يا أيها الناس أفشوا السلام وأطعموا الطعام وصلوا الأرحام

وسلم سے کہ فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو سلام کو افشا کیا کرو اور کھانا کھلایا کرو اور رشتہ والے قرابتوں سے ملاپ کرو

وصلوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذي وقال

اور جب لوگ رات کو سوئے ہوئے ہوں تم نماز پڑھا کرو تم جنت میں داخل ہوگے سلامتی سے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

ہے اسلئے کہ سنت ابو آدمی
خاندان اور پیشوا کی راہ
چھوڑ دی ہیں للظالمین
بدلا ف ۲ پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنے الخ
ہے اسواسطے محبت حاصل
ہوتی ہے کہ دنیا میں یہ
معمول ہے کہ آدمی اپنے
خیر خواہ کو دوست جانتا ہے
تو آپ بھی اس سے محبت کرتا
ہے پر چند عداوت اور
بھی محبت کا سبب ہے لیکن
تمام عالم کے مسلمانوں سے
نہیں ہو سکتی
سلام
آسان
ہے
کا ملنا ایمان پر موقوف ہے
اور ایمان محبت پر موقوف
ہے تو معلوم ہوا کہ جنت
محبت پر موقوف ہے حضرت
نے انہیں محبت حاصل کرنیکا
آسان طریقہ بتلایا یعنے
السلام علیکم کرنا سلام ہی
کے واسطے محبت حاصل آتی ہے
...
آپ سلامت اور معمول
...
تو آپ بھی اس سے محبت کرتا

[illegible]

حديث صحيح. وعن الطفيل بن أبي بن كعب رضي الله عنه أنه كان يأتي

حدیث صحیح ہے۔ اور طفیل بن ابی بن کعب رضہ سے روایت ہے کہ وہ آتا

عبد الله بن عمر فيغدو معه إلى السوق قال فإذا غدونا إلى السوق لم يمر

عبداللہ بن عمر رضہ کے پاس پھر اُسکے ساتھ صبح کو بازار میں جایا کرتا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ جب ہم بازار میں جاتے

عبد الله على سقاط ولا صاحب بيعة ولا مسكين ولا أحد إلا سلم عليه

تو عبداللہ نہ کسی زبون فروش پر گذرتا اور نہ کسی بیچنے والے پر اور نہ کسی مسکین پر اور نہ کسی پر مگر اسکو سلام علیک کہتا

قال الطفيل فجئت عبد الله بن عمر يوما فاستتبعني إلى السوق فقلت

طفیل بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا پس عبداللہ نے مجھے بھی اپنے ساتھ بازار کو لے جانا چاہا میں نے کہا

له ما تصنع بالسوق وأنت لا تقف على البيع ولا تسأل عن السلع ولا

کہ تم بازار میں کیا کروگے تم تو نہ کسی سودے پر ٹھیرتے ہو۔ اور نہ کسی اسباب کو پوچھتے ہو۔ اور نہ

تسوم بها ولا تجلس في مجالس السوق وأقول اجلس بنا ههنا نتحدث

سودا چکاتے ہو اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہو۔ پس یہاں ہمارے ساتھ بیٹھ جاکہ ہم باتیں کریں۔

فقال يا أبا بطن وكان الطفيل ذا بطن إنما نغدو من أجل السلام

اسنے مجھ سے کہا اے بڑے پیٹ والے (راوی نے کہا کہ طفیل بڑے پیٹ والا تھا) ہم تو سلام کے لئے جاتے ہیں۔

نسلم على من لقينا رواه مالك في الموطأ بإسناد صحيح. باب كيفية السلام

جو شخص ہمکو ملتا ہے ہم اُسکو سلام علیک کہتے ہیں اس روایت کی یہ مالک نے موطا میں اسناد صحیح سے۔ باب سلام کی کیفیت کے بیان میں

يستحب أن يقول المبتدئ بالسلام السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مستحب ہے کہ پہلے سلام کہنے والا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فيأتي بضمير الجمع وإن كان المسلم عليه واحدا ويقول المجيب وعليكم السلام

جمع کی ضمیر کے ساتھ کہے اگرچہ جسکو سلام کہا ہے۔ ایک ہی ہو۔ اور جواب دینے والا وعلیکم السلام

ورحمة الله وبركاته فيأتي بواو العطف في قوله وعليكم وعن عمران

ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلیکم واوِ عاطفہ سے کہے اور عمران

ابن الحصين رضي الله عنهما قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال

بن حصین رضہ بیان کرتا ہے کہ ایک مرد نے نبی صلعم کو آنکر

السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبي صلى الله عليه وسلم عشر

السلام علیکم کہا آپنے اُسکو جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا نبی صلعم نے فرمایا اس

ف

یعنی تاکہ ہم کو ثواب حاصل ہو کوئی دنیوی کام کو ہم بازار میں نہیں جاتے سبحان اللہ صحابہ رض کو ثواب حاصل کرنے کا کس قدر شوق تھا کہ بازار کو بھی ثواب حاصل کرنیکے نیت سے جاتے تھے اور ایک اس زمانہ کے لوگ ہیں جو مساجد کی طرف بھی نیت خیر سے نہیں جاتے

شتان بین المشرق والمغرب

تو ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے پاک لوگوں کی اقتدار کو لازم پکڑے اور اپنے ناقص رائے کو دین میں ہرگز دخل نہ دیوے جیسا کہ حدیث شریف میں مروی ہے علیکم باصحابی الخ یعنے لازم پکڑو میرے اصحابوں کی تابعداری کو ۱۲ عبدالاول الغزنوی

ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ

پھر دوسرا آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا آپنے اسکو جواب دیا۔ پس وہ بھی بیٹھ گیا۔ آپنے فرمایا بیس

ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ

پھر تیسرا آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپنے اسکو جواب دیا وہ بھی بیٹھ گیا۔ آپنے فرمایا

ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

تیس[1] روایت کی ابوداؤد اور ترمذی نے اور اس نے کہا۔ حدیث حسن ہے۔ اور عائشہ رض بیان کرتی ہیں

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ یہ جبرئیل ہے۔ تجھ کو

السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰكَذَا

سلام کہتا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ متفق علیہ

وَقَعَ فِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِ الصَّحِيْحَيْنِ وَبَرَكَاتُهٗ وَفِيْ بَعْضِهَا بِحَذْفِهَا وَزِيَادَةُ

صحیحین کی بعضی روایتوں میں اسی طرح وبرکاتہٗ اور بعضی میں نہیں آیا۔ اور ثقہ کی زیادت

الثِّقَةِ مَقْبُوْلَةٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مقبول ہوا کرتی ہے۔ اور انس رض بیان کرتا ہے۔ کہ نبی صلعم

كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ

جب کوئی کلام کرتے تو تین بار پھر پھر کہا کرتے تھے۔ تاکہ وہ کلام سمجھ میں آجائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے اور انکو

عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى مَا اِذَا كَانَ الْجَمْعُ

سلام کہتے تین بار سلام کہتے[2]۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور یہ امر اس پر محمول ہے۔ جب مسلم علیہم

كَثِيْرًا وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ قَالَ كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ

بہت لوگ ہوں۔ ف۳ اور مقداد رض سے لمبی حدیث میں مروی ہے وہ بیان کرتا ہے۔ کہ ہم نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهٗ مِنَ اللَّبَنِ فَيَجِيْءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ

صلعم کے لئے دودھ میں سے آپکا حصہ رکھ چھوڑتے تھے۔ آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کہتے کہ سوئے ہوئے کو

نَائِمًا وَّيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بیدار نہ کرے اور جاگتا ہوا سن لے۔ پس نبی صلعم تشریف لائے اور جیسا سلام کہا کرتے تھے ویسا ہی سلام کہا روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اسماء یزید کی بیٹی رض بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلعم

ف ۱ یعنی اسکے لئے دس نیکیاں یا بیس یا تیس لکھی گئیں اور علماء کا اجماع ہے کہ ابتدا بسلام سنت ہے اور جواب دینا واجب ہے فرض اور مبتدی اور مجیب کو ادائے سلام اسقدر آواز سے چاہیے کہ دوسرا سن لے اور اگر اس سے کم آواز سے کہی تو ادا نہ ہوگا اور جواب فوراً دینا چاہیے دیر نہ کرنی چاہیے اور کسی غائب کا سلام کسی کو بذریعہ خط یا کسی آدمی کے پہنچے تو اسکا جواب علی الفور ہی لازم ہوتا ہے شرح از طوقی ون

ف ۲ چونکہ آپکی یہ عادت دائمی نہ تھی ورنہ اصحاب میں مشہور سب کی عمل ہو جاتی اسلئے اسکی تاویل میں علماء نے کئی وجہ بیان کی ہیں اسکی سب سے بہتر وہ توجیہ ہے جو شارح نے بغیر ذکر کرنے دوسری توجیہات کے بیان کی ہے یعنی نبی صلعم جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو پہلے استیذان کا سلام کہتے اور جب اندر داخل ہوتے تو تحیت کا سلام کہتے پھر جب مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتے تو رخصت کا سلام کہتے اور یہ سب سلام مسنون ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسپر مواظبت کی ہے اور احادیث میں یہ تینوں سلام مذکور ہیں ۱۲ شرح

مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
ایک دن مسجد میں گذرے اور عورتوں کی ایک جماعت وہاں بیٹھی تھی آپ نے ہاتھ سے اشارہ سے سلام کہا روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهٰذَا مَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ اللَّفْظِ
اور کہا حدیث حسن ہے اور اسکی یہ مراد ہے کہ آپنے لفظ

وَالْإِشَارَةِ وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّ فِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ
اور اشارہ دونوں سے سلام کہا۔ اور ابوداؤد کی روایت اسی مطلب کی تائید کرتی ہے کہ آپنے ہمکو سلام کہا۔ ف اور روایت ہے ابی امامہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ
رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق بہت نزدیک لوگوں میں

بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
ساتھ اللہ کے وہ ہے جو پہلے کہے ان میں سے سلام روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ساتھ سند جید کے اور روایت کیا اسکو ترمذی نے

بِنَحْوِهِ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ ذُكِرَ بَعْدَهُ وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ رَضِيَ
اسی معنی سے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور ذکر کئے گئے ہیں وہ الفاظ ترمذی کی حدیث کے بعد اسکے باب آداب السلام میں۔ اور ابوجری ہجیمی بیان

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ
کرتا ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور آپکو علیک السلام کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتَى
آپنے فرمایا علیک السلام مت کہا کرو علیک السلام مُردوں کا سلام ہے۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ سَبَقَ لَفْظُهُ
روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور اُنہنے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث پہلے مفصل گذر چکی ہے۔

بِطُولِهِ

بَابٌ فِي آدَابِ السَّلَامِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
باب سلام کے آداب میں اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ سوار پیدل کو سلام کہا کرے اور پیدل بیٹھنے والے کو

وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَالصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ
اور تھوڑے بہتوں کو سلام کہا کریں متفق علیہ۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے چھوٹا بڑے کو سلام کہے ف

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
اور ابوامامہ صُدی بن عجلان باہلی رضی سے روایت ہے

ف ایک روایت میں عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے مت مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے اور سلام کرنا نصاریٰ کا اشارہ کرنا ہے ساتھ ہتھیلیوں کے ترمذی نے اسکو روایت کیا اور کہا اسکی سند ضعیف ہے علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ سند اسکی حسن ہے تو لفظ ان دونوں حدیثوں میں تعارض ہو مگر تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ صرف اشارہ کرنا بغیر کہنے سلام زبان کے ساتھ منع ہے اور اگر اشارہ کرے اور سلام بھی زبان سے کہے تو شاید یہ جائز ہوگا اور احتمال ہے کہ اشارہ آپنے ضرورت کے وقت کیا ہو کہ شاید بے وضو ہونگے یا مسافت دور ہوگی۔ [illegible]

ف سوار اسلیئے پیدل کو سلام کہے کہ خدا نے اسکو نعمت عطا کی ہے پس نعمت کے شکریہ میں تواضع کرے اور سب سے ادنیٰ درجہ والے کو پہلے سلام کہے اور تھوڑے بہتوں کو [illegible]

رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أولى الناس بالله من بدأهم بالسلام رواه

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سب لوگوں میں سے اللہ کے زیادہ نزدیک وہ شخص ہے کہ پہلے سلام کہے ف۱ روایت کی یہ

أبوداود بإسناد جيد ورواه الترمذي عن أبي أمامة رض قيل يا رسول الله

ابوداؤد نے اسناد جید سے اور ترمذی نے یہ حدیث ابوامامہ سے اس طرح روایت کی ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلعم دو آدمی

الرجلان يلتقيان أيهما يبدأ بالسلام قال أولاهما بالله تعالى قال الترمذي

جو ایک دوسرے سے ملتے ہیں ان دونوں میں سے پہلے کون سلام کہا کرے۔ آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کو بہت نزدیک ہو ترمذی نے کہا

حديث حسن باب استحباب إعادة السلام على من تكرر لقاؤه على

حدیث حسن ہے۔ باب اس شخص پر سلام کا اعادہ کرنے کے استحباب کے بیان میں جس کی ملاقات کو دیر نہوئی ہو۔

قرب بأن دخل ثم خرج ثم دخل في الحال أو حال بينهما شجرة أو نحوها

مثلاً اندر آیا پھر نکل گیا پھر فی الحال لوٹ کر اندر آیا۔ اور حائل ہو گیا انکے درمیان درخت ف۲ وغیرہ

عن أبي هريرة رضي الله عنه في حديث المسيء صلاته أنه جاء فصلى

ابوہریرہ رض سے اس حدیث میں جسمیں اس شخص کا ذکر ہے جو نماز بری طرح پڑھتا تھا کہ وہ آیا اور نماز پڑھی پھر

ثم جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم عليه فرد عليه السلام فقال ارجع

نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپکو سلام کہا آپ نے اسکے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ پھر جاکر

فصل فإنك لم تصل فرجع فصلى ثم جاء فسلم على النبي صلى الله عليه وسلم

نماز پڑھ کہ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ گیا اور نماز پڑھی پھر آکر نبی صلعم کو سلام کہا

حتى فعل ذلك ثلاث مرات متفق عليه وعنه عن رسول الله صلى الله

تاکہ یہ کام اسنے تین بار کیا۔ متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم قال إذا لقي أحدكم أخاه فليسلم عليه فإن حالت بينهما شجرة أو

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے تو چاہیئے کہ اسکو سلام کہے اگر ان کے درمیان درخت یا

جدار أو حجر ثم لقيه فليسلم عليه رواه أبوداود باب استحباب السلام إذا

یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے پھر اسکو ملے تو چاہیئے کہ اسکو سلام کہے روایت کی یہ ابوداؤد نے۔ باب جب آدمی اپنے گھر میں آئے

دخل بيته قال الله تعالى فإذا دخلتم بيوتا فسلموا على أنفسكم تحية

تو اسکو سلام کہنے کے استحباب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب تم گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے نفسوں پر سلام کہا کرو

من عند الله مباركة طيبة وعن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے مبارک طیب۔ اور انس رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ

ف۱ ابتدا کرے الخ یعنے جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے تو اسکے سلام کا منتظر نہ رہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنے ہو یا اعلے ہمہ کمال ایمان کا یہی شیوہ ہے ۱۲

ف۲ اگر حائل ہو الخ یعنے اسقدر مفارقت میں بھی سلام مستحب ہوتا ہے چہ جائے کہ زیادہ اور اسمیں کمال مبالغہ ہے بیچ استحباب سلام اور اسکے رعایت کے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی إذا دخلت علی أھلك فسلم تکن برکۃ علیك و

صلعم نے فرمایا اے بیٹا جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جایا کرے تو سلام کہا کر کہ تجھ پر اور

علی أھل بیتك رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح باب السلام

تیرے گھر والوں پر برکت ہوگی۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ باب لڑکوں کو

علی الصبیان عن أنس رضی اللہ عنہ أنہ مر علی صبیان فسلم علیھم و

سلام کہنے کے بیان میں انس رض کا ذکر ہے کہ وہ لڑکوں کے پاس سے گذرا اور ان کو سلام کہا اور

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ متفق علیہ باب سلام الرجل

بیان کیا کہ رسول اللہ صلعم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ف۱ متفق علیہ باب آدمی کی

علی زوجتہ والمرأۃ من محارمہ وعلی أجنبیۃ وأجنبیات لا یخاف الفتنۃ بھن

اپنی عورت اور اپنی محرم عورتوں اور اجنبی عورتوں کو سلام کہنے کے بیان میں جب اُن کو سلام کہنے میں فتنہ کا خوف نہ ہو

وسلامھن بھذا الشرط عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ قال کانت

اور عورتوں کا مردوں کو سلام کہنا اسی شرط سے جائز ہے۔ سہل بن سعد رض بیان کرتا ہے کہ

فینا امرأۃ وفی روایۃ کانت لنا عجوز تأخذ من أصول السلق فتطرحہ فی

ہم میں ایک عورت تھی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے ہاں ایک بڑھیا تھی کہ چقندر کی جڑیں

القدر وتکرکر حبات من شعیر فإذا صلینا الجمعۃ وانصرفنا نسلم علیھا

ہنڈیا میں ڈالتی اور جو کے دانے پیسا رکھتی۔ جب ہم نماز جمعہ کی پڑھکر آتے تو ہم اسکو سلام کہتے

فتقدمہ إلینا رواہ البخاری قولہ تکرکر أی تطحن وعن أم ھانئ فاختۃ

وہ کھانا ہمارے آگے کرتی روایت کی یہ بخاری نے اور ام ہانی فاختہ

بنت أبی طالب رضی اللہ عنھا قالت أتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم

بنت ابی طالب رض بیان کرتی ہے کہ میں فتح مکہ کے دن نبی صلعم کے پاس آئی

الفتح وھو یغتسل وفاطمۃ تسترہ بثوب فسلمت وذکرت الحدیث رواہ

اور آپ غسل کر رہے تھے۔ اور فاطمہ رض آپکو پردہ کر رہی تھی ساتھ کپڑے کے پس میں نے آپکو سلام کہا اور تمام حدیث کا ذکر کیا روایت کی

مسلم وعن أسماء بنت یزید رضی اللہ عنھا قالت مر علینا النبی صلی

مسلم نے [illegible] بنت یزید رض بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی

اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فسلم علینا رواہ أبو داود والترمذی وقال حدیث

[illegible] عورتوں میں [illegible] پس ہم کو سلام کہا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

ف۱ اس سے کمال تواضع اور انکسار اور حسن خلق [illegible] ثابت ہوا صلعم کا [illegible]

ف۲ پس سلام کیا اُن پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کو سلام کرنا اور اسکو جواب دینا [illegible] درست ہے جو کام شریعت کے موافق ہو اس میں کسی فتنہ کا اندیشہ نہیں اور صحابہ اجمعین [illegible] مطہرات کو سلام کرتے تھے اور وہ ان کے سلام کا جواب دیتی تھیں اور حضرت عمر نے حضرت عائشہ کو سلام [illegible]

حَسَنٌ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَلَفْظُ التِّرْمِذِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حسن ہے۔ اور یہ ابو داؤد کی عبارت ہے۔ اور ترمذی کی عبارت یہ ہے۔ ان رسول اللہ صلعم الخ

مَرَّ فِی الْمَسْجِدِ یَوْمًا وَعُصْبَۃٌ مِّنَ النِّسَآءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰی بِیَدِہٖ بِالتَّسْلِیْمِ بَابُ

ایک روز مسجد میں گذرے اور ایک جماعت عورتوں کی بیٹھی تھی۔ پس آپ نے ہاتھ کے اشارہ سے سلام کیا۔ باب

تَحْرِیْمِ ابْتِدَآئِنَا الْکُفَّارَ بِالسَّلَامِ وَکَیْفِیَّۃِ الرَّدِّ عَلَیْهِمْ وَاسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلٰی

کافروں کو پہلے سلام کہنے کی حرمت کے بیان میں۔ اور کافروں کے سلام کے جواب کی کیفیت میں اور

اَهْلِ مَجْلِسٍ فِیْهِمْ مُّسْلِمُوْنَ وَکُفَّارٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

جس مجلس میں مسلمان اور کفار جمع ہوں اُن کو سلام کہنے کے استحباب میں۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْیَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِیْتُمْ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کو سلام پہلے نہ کہا کرو۔ اور جب تم

اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰٓی اَضْیَقِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ

انہیں سے کسی کو رستہ میں ملو تو اُسکو تنگ رستہ کی طرف مضطر کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور انس رض سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَهْلُ الْکِتَابِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب اہل کتاب تم کو سلام کہیں

فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اُسَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ

تو اُن کے جواب میں وعلیکم کہا کرو۔ متفق علیہ۔ اور اسامہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْہِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ

علیہ وسلم ایک مجلس پر گذرے کہ اس میں مسلمان اور مشرک بت پرست

وَالْیَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ بَابُ اسْتِحْبَابِ

اور یہود ملے جلے تھے آپ نے اُنکو سلام کہا۔ متفق علیہ ہے۔ باب آدمی جب

السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَفَارَقَ جُلَسَآءَہٗ اَوْ جَلِیْسَہٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ

مجلس سے اُٹھے اور مجلس والوں سے جدا ہو اُنکو سلام علیکم کہکر جدا ہونے کے استحباب میں۔ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَهٰی اَحَدُکُمْ اِلَی

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی

الْمَجْلِسِ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَہٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ

مجلس میں پہنچے تو چاہیے کہ سلام کہے اگر بیٹھنا اُسکو مناسب ہو تو بیٹھ جائے۔ پھر جب اُٹھے تو چاہیے کہ سلام کہے

الاولی بالحق من الآخرة رواه ابو داود والترمذی وقال حدیث حسن

کہ پہلی بار سلام کہنا پچھلی بار سلام کہنے سے زیادہ تاکید امر نہیں روایت کی ہے ابوداود نے اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے

باب الاستیذان وآدابه قال الله تعالی یا ایها الذین امنوا لا تدخلوا

باب اذن لینے اور اسکے آداب کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو مت جایا کرو

بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها وقال تعالی واذا

کسی کے گھر میں اپنے گھروں کے سوا جب تک نہ بول چال کرو اور سلام دے لو اس گھر والوں پر اور فرمایا ہے اور جب

بلغ الاطفال منکم الحلم فلیستاذنوا کما استاذن الذین من قبلهم و

پہونچیں لڑکے تم میں سے عقل کی حد کو تو ویسی پروانگی لیں جیسے لیتے رہے ہیں ان سے اگلے اور

عن ابی موسی الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله

ابو موسیٰ اشعری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم الاستیذان ثلث فان اذن لک والا فارجع متفق علیه و

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذن مانگنا تین بار ہے اگر تجھے اذن دیا گیا ورنہ واپس لوٹ جا متفق علیہ

عن سهل بن سعد رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه

اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انما جعل الاستیذان لاجل البصر متفق علیه وعن ربعی بن

وسلم نے فرمایا ہے کہ اذن مانگنا آنکھ کے لئے مقرر کیا گیا ہے متفق علیہ ۳ اور ربعی بن

حراش قال حدثنا رجل من بنی عامر انه استاذن علی النبی صلی الله

حراش بیان کرتا ہے کہ ہمارے پاس ایک آدمی نے بنی عامر میں سے بات کی ہے کہ کہ اسنے نبی صلی اللہ

علیه وسلم وهو فی بیت فقال أالج فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور آپ اُسوقت گھر میں تھے اُسنے کہا میں اندر آجاؤں رسول اللہ صلعم نے

لخادمه اخرج الی هذا فعلمه الاستیذان فقل له قل السلام علیکم

اپنے خادم کو فرمایا کہ جا اور اسکو اذن مانگنا سکھلا اسکو تعلیم کر کہ کہہ السلام علیکم

أادخل فسمعه الرجل فقال السلام علیکم أادخل فاذن له النبی صلی الله

میں اندر آجاؤں اس آدمی نے سن لیا اور اُسنے کہا السلام علیکم میں اندر آجاؤں نبی صلعم نے اسکو اذن دیا

علیه وسلم فدخل رواه ابو داود باسناد صحیح وعن کلدة بن الحنبل رضی الله عنه

پس وہ اندر آگیا روایت کی یہ ترمذی نے اسناد صحیح سے اور کلدہ بن حنبل رضہ

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
بیان کرتا ہے کہ میں نبی صلعم کے ہاں ہو ں سلام کہے اندر چلا گیا آپ نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَاَدْخُلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
واپس چلا جا اور کہہ السلام علیکم میں اندر آجاؤں۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور کہا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ بَابُ بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ اِذَا قِيْلَ لِلْمُسْتَاْذِنِ مَنْ اَنْتَ اَنْ يَّقُوْلَ
حدیث حسن ہے۔ باب اس بیان میں ہے کہ اذن مانگنے والے کو جب کہا جائے کہ کون ہے تو سنت ہے

فُلَانٌ فَيُسَمِّيْ نَفْسَهٗ بِمَا يُعْرَفُ بِهٖ مِنِ اسْمٍ اَوْ كُنْيَةٍ وَّكَرَاهَةِ قَوْلِهٖ اَنَا وَنَحْوِهَا
کہ اپنا نام یا کنیت[1] جس سے وہ مشہور ہو بیان کرے اور میں اور مانند اس کے الفاظ نہ کہے کہ مکروہ ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الْمَشْهُوْرِ فِي الْاِسْرَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
انس رضہ سے معراج کی مشہور حدیث میں جو انس سے مروی ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ جِبْرِيْلُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيْلَ مَنْ
وسلم نے فرمایا کہ پھر مجھے جبرئیل پہلے آسمان کیطرف لے گیا۔ اور دروازہ کھولنے کی طلب کی۔ اسکو کہا گیا کون ہے۔

هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ
اُسنے کہا جبرئیل۔ کہا گیا تیرے ساتھ کون ہے اُسنے کہا محمدؐ پھر مجھے دوسرے

وَالثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ وَسَائِرِهِنَّ وَيُقَالُ فِيْ بَابِ كُلِّ سَمَاءٍ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُ
اور تیسرے اور چوتھے وغیرہ آسمان کی طرف چڑھا کرلے گیا۔ اور ہر آسمان کے دروازہ میں کہا جاتا تھا کون ہے وہ کہتا تھا

جِبْرِيْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِّنَ
جبرئیل ہوں[2]۔ متفق علیہ۔ اور ابوذر رضہ بیان کرتا ہے۔ کہ میں ایک دن رات کو

اللَّيَالِيْ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ فَجَعَلْتُ اَمْشِيْ فِيْ
نکلا اور رسول اللہ صلعم تنہا جا رہے تھے میں سائے

ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَبُوْ ذَرٍّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ
چاند کے سایہ میں چلنا پھرنا شروع کیا آپنے میری طرف التفات کیا اور مجھے دیکھ کر فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا ابوذر ہے متفق علیہ ۔ اور

اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ
ام ہانی رضہ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں نبی صلعم کے پاس آئی اور آپ غسل کرتے تھے

وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
اور فاطمہ رضہ آپکو پردہ کررہی تھیں آپنے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں۔ متفق علیہ اور جابر رضہ

---

[1] قولہ کنیت الخ عربی زبان میں کنیت اس نام کو کہتے ہیں جسکی ابتدا میں ابو کا لفظ یا ابن کا لفظ یا ام وغیرہ کا لفظ ہو اور لقب وہ نام ہے جو دلالت کرے کسی صفت پر جیسے کہ ابوبکرؓ کا لقب ہے صدیق اور عمرؓ کا لقب ہے فاروق ۱۲ عبدالاول الغزنوی

[2] قولہ جبرئیل ہوں الخ مصنف رحمہ اللہ تعالےٰ نے اس حدیث کو اس باب میں اسی لئے ذکر کیا کہ جبرئیل علیہ السلام سے جب دربان پوچھتے کہ تو کون ہے وہ جواب میں یوں نہیں کہتے تھے کہ میں ہوں بلکہ نام ذکر کرتے کہ جبرئیل ہوں تو معلوم ہوا کہ پروانگی مانگنے کے وقت جب پوچھا جائے کہ تو کون ہے تو جواب میں یوں نہ کہنا چاہیئے کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام لینا چاہیئے ۱۲ غزنوی ۱۲

الله عنه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فدققت الباب فقال من

بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلعم کے پاس آیا اور آکر دروازہ کھٹکھٹایا آپنے فرمایا کون ہے

هذا فقلت أنا فقال أنا أنا كأنه كرهها متفق عليه باب استحباب تشميت العاطس

یعنے کھٹکھٹانے والا کون ہے میں نے کہا میں آپنے فرمایا میں میں گویا آپنے اُس کلمہ کو مکروہ جانا متفق علیہ ہے باب عطسہ یعنے چھینکنے والا جب

إذا حمد الله تعالى وكراهة تشميته إذا لم يحمد الله تعالى وبيان آداب التشميت

الحمد للہ کہے تو اسکو جواب دینے کے استحباب کے بیان میں اور جب الحمد للہ نہ کہے تو اسکو جواب دینے کے کراہیت کے ذکر میں اور عطسہ کے جواب

والعطاس والتثاؤب وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى

اور چھینک لینے اور جمائی لینے کے بیان میں اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

الله عليه وسلم قال إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب فإذا عطس

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی چھینکنے کو دوست رکھتا ہے اور جمائی کو مکروہ رکھتا ہے جب کوئی تم میں سے چھینکے

أحدكم وحمد الله تعالى كان حقا على كل مسلم سمعه أن يقول له

اور اللہ تعالی کی حمد کرے تو ہر مسلمان پر جو اُسکو سنے لازم ہے کہ

يرحمك الله وأما التثاؤب فإنما هو من الشيطان فإذا تثاءب أحدكم

یرحمک اللہ کہے۔ لیکن جمائی شیطان سے ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے

فليرده ما استطاع فإن أحدكم إذا تثاءب ضحك منه الشيطان رواه

تو جہانتک ہوسکے اُسکو دفع کرے اور روکے اسلئے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے۔ تو شیطان اُس سے ہنستا ہے۔ روایت کی

البخاري وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا عطس أحدكم

یہ بخاری نے۔ و ۲ اور اُسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے چھینکے

فليقل الحمد لله وليقل له أخوه أو صاحبه يرحمك الله فإذا قال له يرحمك

تو چاہیئے کہ الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا پاس بیٹھنے والا اُسکے جواب میں یرحمک اللہ کہے اور جب جواب دینے والے نے یرحمک

الله فليقل يهديكم الله ويصلح بالكم رواه البخاري وعن أبي موسى

اللہ کہا تو چھینکنے والا اُسکو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابو موسے

رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا

رضہ روایت کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا تھا کہ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی

عطس أحدكم فحمد الله فشمتوه فإن لم يحمد الله فلا تشمتوه رواه مسلم

چھینکے پھر اللہ کی حمد کرے تو تم اسکو جواب دو۔ اور اگر وہ الحمد للہ کی حمد نہ کرے تو اسکو جواب مت دو روایت کی یہ مسلم نے

ف چھینکنے کو دوست رکھتا ہے اس لئے کہ چھینک باعث خفت دماغ اور ... صفائی کا سبب ہے پس چھینکنا ... اور حضور قلب کو معین و مددگار ہوتا ہے اسلئے خدا تعالی کو محبوب ہے۔ اور جمائی امتلا اور کدورت حواس اور ثقل بدن ہوتی ہے اسلئے غفلت اور سستی اور کند ذہنی اور بد فہمی ... کا باعث ہو اس لئے شیطان اُس سے خوش ہوتا ہے اور شیطان کیطرف نسبت کی گئی ہے پس معلوم ہوا کہ چھینکنے کو خدا تعالی کا دوست رکھنا اور جمائی سے ناخوش ہونا انکے ثمرہ اور نتیجہ کے سبب سے ہے ... کا ثمرہ عبادت میں نشاط و حضور قلب ہے اور دوسرے کا نتیجہ عبادت میں سستی و غفلت وغیرہ ہے۔ اور چھینکنے والے کا جواب

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور انس رضہ بیان کرتا ہے کہ نبی صلعم کے پاس دو مردوں نے چھینکا

وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ

آپنے ایک کو جواب دیا۔ اور دوسرے کو جواب نہ دیا۔ جسکو آپ نے جواب نہ دیا اُسنے کہا

فُلَانٌ فَشَمَّتَّهٗ وَعَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ فَقَالَ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ

فلانے نے چھینکا آپنے اُسکو جواب دیا۔ اور مینے چھینکا آپ نے مجھے جواب نہ دیا آپنے فرمایا اُسنے اللہ تعالیٰ کی حمد کی تھی اور تو

تَحْمَدِ اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

نے اللہ کی حمد نہیں کی۔ متفق علیہ۔ ف اور ابو ہریرہ رضہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلعم

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهٗ اَوْ ثَوْبَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَخَفَضَ

جب چھینکا کرتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا اپنے موتھہ پر رکھ لیا کرتے اور اپنی آواز کو نیچا کرتے یا

اَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ شَكَّ الرَّاوِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

پست کرتے آواز کو شک کیا راوی نے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی نے کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ

حسن صحیح ہے۔ ف اور ابو موسے رضہ بیان کرتا ہے کہ یہودی لوگ

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ

رسول اللہ صلعم کے پاس تکلف سے چھینکتے اس امید پر کہ رسول اللہ صلعم اُن کو یرحمکم اللہ کہیں

فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

رسول اللہ صلعم انکو یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہتے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حسن صحیح ہے۔ ف اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فِيْهِ فَاِنَّ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تم میں سے جمائی لے تو اپنے ہاتھ سے موتھہ کو بند کر لیا کرے

الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُصَافَحَةِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

کہ شیطان اُسکے موتھہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے باب ملاقات کے وقت مصافحہ کرنے

وَبَشَاشَةِ الْوَجْهِ وَتَقْبِيْلِ يَدِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَتَقْبِيْلِ وَلَدِهٖ شَفَقَةً وَّ

اور بشاشہ روئی کرنے اور مرد صالح کا ہاتھ چومنے اور اپنی اولاد کو شفقت سے چومنے اور

ف ۱ معلوم ہوا جواب کا مستحق وہی ہوتا ہے جو الحمد للہ کہے اور حمد نہ کہنے والا جواب کا مستحق نہیں ہوتا ۱۲ م مختصراً ف ۲ موتھہ پر ہاتھ یا کپڑا اسلیے رکھنا مناسب ہے کہ اکثر اس حالت میں دماغ سے مواد نکل آتا ہے کہ موجب تاذی اہل مجلس کا ہوتا ہے۔ اور آواز اس لئے پست کرنی مستحسن ہے کہ ناگہاں آواز بلند کرنے سے ہمنشینوں کو سخت اضطراب و قلق و دہشت لاحق ہوجانے کا خوف ہے ۱۲ م مختصراً ف ۳ اس سے معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کو یرحمکم اللہ نہ کہنا چاہیے بلکہ یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہنا چاہیے ۱۲

مُعَانَقَةِ الْقَادِمِ مِنْ سَفَرٍ وَّكَرَاهَةِ الْاِنْحِنَاءِ وَعَنْ اَبِي الْخَطَّابِ قَتَادَةَ

سفر سے آنیوالے سے معانقہ کرنیکے استحباب کے بیان میں اور ملاقات کیوقت جھکنے کی کراہت کے ذکر میں ابوالخطاب رضہ قتادہ

ابْنِ دِعَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ

بن دعامہ بیان کرتا ہے۔ کہ میں نے انس رضہ سے پوچھا

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ

کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں مصافحہ کرنے کا۔ رواج تھا اُسنے کہا ہاں تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انس رضہ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا جَاءَ اَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

بیان کرتا ہے کہ جب یمن کے لوگ آئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا

جَاءَكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

کہ تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں اور اول یہی لوگ مصافحہ کرنے کی رسم لائے ہیں۔ روایت کی یہ ابوداود نے اسناد صحیح سے

وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

اور براء رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے نہیں

مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا رَوَاهُ اَبُوْ

دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں مگر کہ بخشش کی جاتی ہے واسطے اُنکے پہلے جدا ہونے سے۔ روایت کی یہ ابوداود نے اور

دَاوٗدَ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْ صَدِيْقَهٗ

انس رضہ بیان کرتا ہے۔ کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے

اَيَنْحَنِيْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدِهٖ وَ

کیا اسکے لئے جھک بھی جایا کرے آپنے فرمایا نہ اُسنے کہا اسکے گلے لگے اور اُسکا بوسہ لے فرمایا نہ اُسنے کہا اُسکا ہاتھ پکڑے اور

يُصَافِحُهٗ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ صَفْوَانَ

مصافحہ کرے فرمایا ہاں۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور صفوان بن

بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا

عسال رضہ بیان کرتا ہے کہ ایک یہودی نے اپنے یار کو کہا کہ چل اس

النَّبِيِّ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

نبی کے پاس چلیں وہ دونو رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آئے۔ اور نو معجزے آپسے پوچھے ع

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَقَبَّلَا يَدَهٗ وَرِجْلَهٗ وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ رَوَاهُ

پس راوی نے ساری حدیث یہاں تک بیان کی کہ ان دونوں نے آپکے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا اور دونوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو نبی ہے روایت کی یہ

ف کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں الحدیث ملاقات کیوقت جھکنے سے مصافحہ کرنا کسی وقت ثابت نہیں اب جو لوگوں نے نکالا ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد یا جمعہ کی نماز کے بعد یا صبح یا عصر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہیں اسکی اصل کچھ نہیں ہے اور مقام مصافحہ کا وہی ہے کہ ابتداء ملاقات کے وقت کیا جائے ایک ہاتھ سے یا دونوں ہاتھ سے مولانا نے کہا ہے یہ مکروہ ہے کیونکہ اپنے مقام پر نہیں ہے اور مقام مصافحہ کا وہی ہے کہ ابتداء ملاقات کے وقت کیا جاوے ۱۲ ف اور جھکنا بھی جاوے الخ امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ کمر کا جھکانا مکروہ ہے کیونکہ صحیح حدیث میں ممانعت آئی ہے اور جو علماء اور صلحاء یہ کام کرتے ہیں اُن کا کچھ اعتبار نہیں اور علی قاری نے اس حدیث کی شرح میں کہا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ سر او کمر کے جھکانے سے اسلئے منع کیا کہ یہ رکوع سجدہ کیطرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے مقرر ہے ۱۲ غزنوی

ع یعنی نو معجزے حضرت موسیٰ کے ۱۲

ف۱ تو اس بوسہ دیا الخ ان روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص توحید الٰہی سے واقف ہو اور شرک کے

الترمذی وغیرہ باسانید صحیحۃ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ وذکر قصۃ

ترمذی نے اسانید صحیحہ سے اور ابن عمر رضی سے روایت ہے اور انہوں نے قصہ ذکر کیا

قال فیھا فدنونا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلنا یدہ رواہ ابوداود

انہوں نے اس قصہ میں بیان کیا کہ ہم نبی صلعم کے نزدیک ہوئے اور ہم نے آپکے ہاتھ کو بوسہ دیا ف۱ روایت کی یہ ابوداؤد نے

وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قدم زید بن حارثۃ رضی اللہ

اور عائشہ رض بیان کرتی ہیں کہ زید بن حارثہ رض

عنہ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع

مدینہ آیا اور رسول اللہ صلعم اس وقت میرے گھر میں تھے پس زید نے آکر دروازہ ہلایا۔

الباب فقام الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجر ثوبہ فاعتنقہ وقبلہ

نبی صلعم اسکی طرف کھڑے ہو گئے کہ آپ اپنے کپڑے کو کھینچتے تھے۔ پس آپنے اس سے معانقہ کیا اور اسکو چوم لیا

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وعن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال

روایت کی یہ ترمذی نے ف۲ اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو ذر رض بیان کرتا ہے۔

قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحقرن من المعروف شیئا و

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا کہ نیک کام میں سے تھوڑے سے کام کو حقیر مت جان اگرچہ

لو ان تلقی اخاک بوجہ طلق رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رض بیان کرتا ہے۔

قال قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی رضی اللہ عنہما فقال

کہ نبی صلعم نے حسن بن علی رض کا بوسہ لیا

الاقرع بن حابس ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت منھم احدا فنظر الیہ

اقرع بن حابس رض نے کہا میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ جو شخص

لا یرحم لا یرحم متفق علیہ

مہربانی و شفقت نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جاتا متفق علیہ

الباب السابع بعد المائۃ فی عیادۃ المریض وفیہ ابواب

باب ایک سو سات بیمار کو پوچھنے کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں۔

سب اقسام جانتا ہو تو اسکو جائز ہے کہ کسی بزرگ کے ہاتھ چوم لیوے اور اگر توحید اور شرک سے ناواقف ہو تو اسکے لئے درمختار میں لکھا ہے کہ اپنے ساتھی کا ہاتھ چومنا ملاقات کے بالاتفاق مکروہ ہے اور ایسی ہی زمین کا چومنا عالموں اور رئیسوں کے سامنے یہ حرام ہے اور جو کوئی ایسا کرے اور جو کوئی اس کام پر راضی ہو وہ دونوں گنہگار ہیں۔ اور یہ مشابہ ہے بت پرستی کے اور اگر عبادت اور تعظیم کی نیت سے ایسا کرے تو کافر ہو جاویگا اگر تحیت کی نیت سے کرے تو کافر نہ ہوگا لیکن کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا اور ملتقط میں ہے کہ تواضع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے حرام ہے ۱۲ عبداللہ ولی الغزنوی

ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ جب کوئی سفر سے آوے تو اس سے معانقہ کرنا اور

بَابٌ فِیْ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَتَشْیِیْعِ الْمَیِّتِ وَالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ وَحُضُوْرِ دَفْنِهٖ

باب ہے بیچ بیمار پرسی بیمار کے اور میت کے رخصت کرنے اور اسپر نماز پڑھنے اور اسکے دفن کرنے کو حاضر ہونے

وَالْمَکْثِ عِنْدَ قَبْرِهٖ بَعْدَ دَفْنِهٖ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور ٹھیرنے میں قبر کے پاس بعد دفن کے براء بن عازب رض

قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ

بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہمکو بیمار کے پوچھنے اور جنازہ کے پیچھے جانے

وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَاِفْشَاءِ

اور چھینکنے والے کو جواب دینے اور سچا کرنے قسم کھانے والے اور مظلوم کی مدد کرنے اور دعوت کرنیوالے کی دعوت قبول کرنے اور سلام

السَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

کے افشا کرنے کا امر کیا۔ متفق علیہ ہے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان پر مسلمان کے حق پانچ ہیں۔ سلام کا جواب دینا ۔ اور بیمار کو پوچھنا ہے

وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّاعِیْ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْهُ

اور جنازہ کے پیچھے جانا۔ اور بلانیوالے کی دعوت کو قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا متفق علیہ ۔ اور اسی سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالے قیامت کو فرماوے گا

یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا۔ اے میرے رب میں کیونکر تجھکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے

قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ عُدْتَّهٗ

خدا فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا بندہ بیمار ہو تھا تو نے اسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو

لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُکَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ

اسکے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا اے میرے رب میں تجھکو

اُطْعِمُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَکَ عَبْدِیْ فُلَانٌ

کیونکر کھانا کھلاتا اور تو تو سارے جہان کا پالنے والا مالک ہے۔ خدا تعالے فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ فلانے میرے بندے نے تجھ سے کھانا

فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّکَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ

مانگا تو نے اسکو نہ کھلایا تجھکو معلوم نہ تھا کہ تو اسکو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے۔

میں وارد ہے۔ وہ ... استحباب پر محمول ہو اور یہی مذہب ہے جمہور کا ۱۲ (من النیل)
عــه جبکہ بلاوے اسکو یعنے کھانا کھلانے کیلئے یعنے اگر کوئی مانع ہو مثل مزامیر وغیرہ کے اور دعوت فخر اور ریا کے لئے نہ ہو
لـه سچا کرنے قسم کھانے والیکا یعنی اگر کوئی شخص قسم کھائے کسی امر آئندہ پر اور تو اس کی قسم پورا کرنے پر قادر ہو اور اس کام میں گناہ نہ ہو۔ مثلاً قسم کھائے کہ میں تجھ سے جدا نہونگا جبتک تو فلانا کام کرے اور تو اس کام پر قادر ہو اور وہ کام گناہ بھی نہو تو تجھے چاہیئے کہ اس کام کو کرلے تاکہ اسکی قسم نہ ٹوٹے اور بعضے اسکے یہ معنے کرتے ہیں کہ اگر کوئی تجھکو قسم دلاوے اور کہے کہ تجھے خدا کی قسم ہے کہ یہ کام کر تو مستحب ہے کہ تو اللہ تعالے کے نام کی تعظیم کے واسطے وہ کام کرلے بشرطیکہ ممنوع شرعی نہو ... تیسیر ... ۱۲ (من النیل)

استسقيتك فلم تسقني قال يا رب كيف اسقيك وانت رب العلمين

بیشک تجھ سے پانی مانگا ہے تو نے مجھکو پانی نہ پلایا۔ بندہ کہیگا ای میرے رب میں تجھکو کیونکر پانی پلاتا اور تو تو سارے جہاں کا پالنے والا ہے

قال استسقاك عبدي فلان فلم تسقه اما علمت انك لو سقيته لوجدت

خدا تعالی فرمائیگا۔ کہ میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے نہ پلایا۔ نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اسکا ثواب میرے

ذلك عندي رواه مسلم وعن ابي موسى رضي الله عنه قال قال رسول

پاس پاتا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ ف اور ابو موسی رض سے روایت ہے کہا

الله صلى الله عليه وسلم عودوا المريض واطعموا الجائع وفكوا العاني

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ بیمار کو پوچھو۔ اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اور قیدی کو چھڑاؤ۔

رواه البخاري والعاني الاسير وعن ثوبان عن النبي صلى الله عليه و

روایت کی یہ بخاری نے۔ اور عانی قیدی۔ اور ثوبان رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و

سلم قال ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم يزل في خرفة الجنة حتى يرجع

سلم نے فرمایا ہے کہ جب مسلمان مسلمان بھائی کی عبادت کرتا ہے تو واپس پھرنے تک بہشت کے میووں کی چنوری میں ہوتا ہے

قيل يا رسول الله وما خرفة الجنة قال جناها رواه مسلم وعن علي

کہا گیا اے رسول اللہ خرفة الجنة کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اسکے میوہ جات چن چن کر کھانے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ ف اور علی

رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من

رض بیان کرتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے۔ کہ کوئی

مسلم يعود مسلما غدوة الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يمسي و

مسلمان مسلمان کی پہلے پہر عبادت نہیں کرتا مگر دعا کرتے ہیں۔ اسکے لئے ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ شام کرے۔ اور اگر

ان عاده عشية الا صلى عليه سبعون الف ملك حتى يصبح وكان له

پچھلے پہر عبادت کرتا ہے تو صبح ہونے تک اسکے لیے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں اور اسکے لیے بہشت میں میوہ چنا

خريف في الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن الخريف التمر المخروف

ہوا ہوتا ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ خریف میوہ چنا ہوا۔

اي المجتنى وعن انس رضي الله عنه قال كان غلام يهودي يخدم النبي

جسکو مجتنی کہتے ہیں۔ اور انس رض بیان کرتا ہے۔ کہ ایک لڑکا یہودی نبی

صلى الله عليه وسلم فمرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده

صلعم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ نبی صلعم اس کی عبادت کو تشریف لائے۔

ف اہل ایمان کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہے کہ ان کی احتیاج اور ضروریات کو اپنی ذات پاک کی طرف نسبت کیا حالانکہ وہ منزہ ذات سب احتیاجوں سے پاک ہے اس حدیث میں حقوق مسلمین اور احسان کی ترغیب ہے ۱۲ ف یعنی بیمار پرسی کی کوشش کرنیکے باعث جنت اور اسکے میوے کھانے کے لائق ہوجاتا ہے ۱۲ ام از ع

فقعد عند رأسه فقال له أسلم فنظر إلى أبيه وهو عنده فقال أطع

اور اسکے سر کے پاس بیٹھ گئے اور اسکو ارشاد فرمایا کہ تو مسلمان ہو جا اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور وہ اسکے پاس ہی تھا اسکے باپ نے کہا

أبا القاسم فأسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله

ابوالقاسم کی اطاعت کر وہ مسلمان ہو گیا پس رسول اللہ صلعم وہاں سے نکلے اور فرماتے تھے اس اللہ کی تعریف ہے

الذي أنقذه من النار رواه البخاري باب ما يدعى به للمريض عن

جسنے اسکو آگ سے نجات دی۔ روایت کی یہ بخاری نے ۔ باب ان دعاؤں کے بیان میں جو بیمار کے لئے کی جاتی ہیں۔

عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا اشتكى

عائشہ رضہ بیان کرتی ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی شئے کی شکایت کرتا

الإنسان الشيء منه أو كانت به قرحة أو جرح قال النبي صلى الله عليه وسلم

یا اسے پھوڑا ہوتا یا زخم ہوتا تو نبی صلعم اپنی انگلی سے اس طرح اشارہ کرتے ت

بإصبعه هكذا ووضع سفيان بن عيينة الراوي سبابته بالأرض ثم رفعها

اور سفیان بن عیینہ راوی نے اپنی انگل سبابہ زمین پر رکھی پھر اٹھالی اور

وقال بسم الله تربة أرضنا بريقة بعضنا ليشفى به سقيمنا بإذن ربنا

کہتے آپ بسم اللہ یہ مٹی ہماری زمین کی ملی ہوئی ہے ساتھ لعاب بعضہم ہمارے کے تاکہ ہمارے پروردگار کے اذن سے بیمار ہمارا شفا دیا جائے

متفق عليه وعنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعود بعض أهله

متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم اپنے بعض اہل کی عیادت کرتے۔

يمسح بيده اليمنى ويقول اللهم رب الناس أذهب الباس واشف

اور اپنا داہنا ہاتھ لگاتے اور کہتے اے اللہ لوگوں کے مالک سختی دور کر اور تندرستی عطا کر کہ تو ہی شافی ہے

أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه

نہیں کوئی تندرستی مگر تیری تندرستی ایسی تندرستی کہ بیماری نہ چھوڑے۔ متفق علیہ۔ اور

وعن أنس رضي الله عنه أنه قال لثابت رحمه الله ألا أرقيك برقية

انس رضہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ثابت کو کہا کیا میں تجھ کو رسول اللہ صلعم

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلى قال اللهم رب الناس مذهب الباس

کے منتر سے دم کروں اس نے کہا ہاں تب کہا اے اللہ لوگوں کے مالک اے سختی دور کرنے والے

اشف أنت الشافي لا شافي إلا أنت شفاء لا يغادر سقما رواه البخاري

تو شفا کر تو ہی شافی ہے نہیں کوئی شافی مگر تو ایسی تندرستی کر کہ بیماری کو نہ چھوڑے۔ روایت کی یہ بخاری نے

ف اشارہ کرتے الخ۔ انجاح میں ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس منتر کو پڑھتے وقت حضرت صلعم کلمے کی انگلی پر تھوکتے اور اسکو مٹی سے لگا کر بیمار کے بدن پر یا بیماری کے مقام پر ملتے اور یہ منتر پڑھتے ۱۲

اور آپ کہتے بسم اللہ الخ یعنی میں برکت حاصل کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے ۱۲

یہ مٹی ہماری زمین کی الخ تھوک کو مٹی کے ساتھ ... کی حکمت اللہ تعالی ہی جانے ... اس میں شاید تواضع کے سبب کیا ہو ۱۲

ف سبحان اللہ رسول اللہ صلعم کے ہر کلام مبارک میں کس قدر توحید کا بیان ہے ...

آدمی کا اعتقاد ... سوا اللہ کے کوئی شفا نہیں دے سکتا

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

اور سعد بن ابی وقاص رض بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ نے میری عیادت کی اور کہا

اشْفِ سَعْدًا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

یا اللہ سعد کو تندرست کر اے اللہ سعد کو تندرست کر اے اللہ سعد کو تندرست کر روایت کی یہ مسلم نے اور ابو

عَبْدِ اللّٰهِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

عبداللہ عثمان بن ابی العاص رض سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ صلعم کے پاس

سَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے درد کی شکایت کی جو اس کے جسم میں ہو رہا تھا۔ رسول اللہ صلعم نے اس کو فرمایا

ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ

تو اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ جہاں تیرے درد ہوتا ہے اور تین بار بسم اللہ اور سات

مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بار کہہ میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کی شرارت سے جو میں پاتا ہوں اور اس سے بچاؤ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔

مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ

کہ جو شخص ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت نہ آئی ہو اور اس کے پاس سات بار سوال کرے اللہ العظیم

رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ رَوَاهُ

رب العرش العظیم اللہ یشفیک۔ مگر اللہ اسکو اس مرض سے عافیت بخشتا ہے۔ روایت کی یہ

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ حَدِيثٌ صَحِيحٌ

ابوداود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور حاکم نے کہا حدیث صحیح ہے۔

عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى

بخاری کی شرط پر۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم ایک

أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَنْ يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ

اعرابی کی عیادت کو آئے اور جب کسی کی بیمار پرسی کرتے تو کہا کرتے تھے کچھ خوف نہیں

شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اللہ تعالیٰ نے چاہا تو پاک کرنے والی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابو سعید خدری رض سے روایت ہے



أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ

کہ جبرئیل نبی صلعم کے پاس آیا اور کہا اے محمدؐ تو بیمار ہے آپ نے فرمایا ہاں

قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ

اس نے کہا بسم اللہ الخ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں تجھے منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تجھے ایذا دے ہر نفس یا آنکھ حاسد کی شرارت سے

اللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

اللہ تجھے تندرست کرے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں تجھے منتر کرتا ہوں ف روایت کی یہ مسلم نے اور ابو سعید خدری رضہ

وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور ابو ہریرہ رضہ دونوں نے گواہی دی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ فَقَالَ لَا

سلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہے۔ اسکا رب اسکی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے لا

إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ لَا

الٰہ الا انا و انا اکبر اور جب بندہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الٰہ

إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الا انا وحدی لا شریک لی۔ اور جب بندہ لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ

الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا

الحمد کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الٰہ الا انا لی الملک ولی الحمد اور جب بندہ کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ و لا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ

حول ولا قوۃ الا باللہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا الٰہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی۔ اور رسول اللہ صلعم فرماتے تھے کہ جو شخص مرض الموت

مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

میں یہ کلمے کہے اسکو آگ نہ جلاوے گی۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حَسَنٌ

بَابُ اسْتِحْبَابِ سُؤَالِ أَهْلِ الْمَرِيضِ عَنْ حَالِهِ

باب جس گھر میں بیمار ہو اس گھر والوں سے بیمار کا حال پوچھنے کے استحباب کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابن عباس رضہ سے روایت ہے۔ کہ علی بن ابی طالب رضہ

خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ

رسول اللہ صلعم کے پاس سے نکلا۔ جس مرض میں آپ نے وفات پائی۔

ف یہ راوی کی غلطی ہے بلکہ صحیح روایت یہ ہے جس میں یوں ہے کہ بہشت میں بے حساب لوگ جاویں گے جو دوسروں سے منتر نہیں کراتے اور تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی تحقیق کی ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے حضرت صلعم کے پاس الخ تو دوسری حدیث میں جبرئیل کا منتر تھا۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ بے حساب جنت میں وہ جاویں گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ مخالفت نہیں ہے کیونکہ منتر کرنیوالے کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جسکے معنے معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو ایسا منتر برا ہے اسلئے کہ شاید اسمیں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں بلکہ سنت ہے۔ اور بعضوں نے کہا بغیر منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال میں لیکن یہ قول مختار نہیں ہے ۱۲

فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لوگوں نے کہا اے ابو الحسن رسول اللہ صلعم کیسے ہیں۔ علی رضہ نے کہا۔

أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بَابُ مَا يَقُولُهُ مَنْ أَيِسَ مِنْ حَيٰوتِهٖ

صبح کی شکر خدا کا ہے اچھے ہونے والے بیماری سے روایت کی یہ بخاری نے۔ باب اس بیان میں کہ جو بیمار اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے تو وہ کیا کہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

اور عائشہ رضہ بیان کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلعم مرض الموت میں

هُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَيَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلٰى

سب مجھ سے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ اس وقت میں نے سنا تھا کہ کہہ رہے تھے اے اللہ مجھے بخش اور میری پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلعم کو۔

بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ

نزع کی حالت میں میں نے دیکھا تھا۔ کہ آپ کے پاس ایک پیالہ پانی کا رکھا تھا اور آپ اس میں ہاتھ ڈالکر پھر اپنے مونہہ پر ملتے تھے

بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ رَوَاهُ

پھر فرماتے تھے اے اللہ تو موت کی سختیوں پر میری مدد کر روایت کی یہ ترمذی نے

التِّرْمِذِيُّ بَابُ اسْتِحْبَابِ وَصِيَّةِ أَهْلِ الْمَرِيضِ وَمَنْ يَخْدُمُهٗ بِالْإِحْسَانِ

باب اس بیان میں کہ مریض کے گھر والوں اور خدمت کرنیوالوں کو وصیت کرنی چاہیے کہ مریض سے احسان کریں۔

إِلَيْهِ وَاحْتِمَالِهٖ وَالصَّبْرِ عَلٰى مَا يَشُقُّ مِنْ أَمْرِهٖ وَكَذَا الْوَصِيَّةُ بِمَنْ قَرُبَ سَبَبُ

اور جو حرکت ناموافق اُس سے سرزد ہو اُس پر صبر اور برداشت کریں اور ایسا ہی حال ہے اُس شخص کا جس کی موت کا سبب

مَوْتِهٖ بِحَدٍّ أَوْ قِصَاصٍ وَنَحْوِهِمَا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قتل حد یا قصاص وغیرہ کے قریب ہو۔ عمران بن حصین رضہ بیان کرتا ہے۔

أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى

کہ ایک عورت قبیلہ جہینہ میں سے نبی صلعم کے پاس آئی۔ اور وہ زنا سے حاملہ تھی۔

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور کہا یا رسول اللہ صلعم مجھ پر حد واجب ہوگئی ہے۔ آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ

علیہ وسلم نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا کہ اس سے احسان کر اور جب وضع حمل کرے تو میرے پاس حاضر کر۔ اُسنے ایسا ہی کیا۔

ف شکر خدا کا اچھے ہو گئے ہیں یعنے شکر ہے آج اچھے ہیں یہ نہیں کہ قریب صحت ہیں یہ انہوں نے اپنے گمان کے مطابق فرمایا بطریق نیک فال۔ کہہ دیا ہے کہ جو کوئی بیمار کا حال پوچھے ایسا ہی جواب دیوے

ف پھیر فرماتے الخ

اس سے معلوم ہوا کہ سکرات کی شدت اور موت کی شدت اور موت کی سختی بری چیز نہیں ہے بلکہ اس سے درجے بلند ہوتے ہیں۔ اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه

فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ

نبی صلعم کے فرمانے سے اس عورت کو اسکے کپڑوں سے باندھا گیا پھر آپنے سنگسار کرنے کا امر فرمایا۔ وہ سنگسار کی گئی

ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ بَابُ جَوَازِ قَوْلِ الْمَرِيضِ أَنَا وَجِعٌ أَوْ شَدِيدُ الْوَجَعِ

پھر آپنے اسکا جنازہ پڑھا روایت کی اسکو مسلم نے۔ باب اس بیان میں کہ مریض کو جائز ہے کہ کہے میں بیمار ہوں یا سخت بیمار

أَوْ مَوْعُوكٌ أَوْ وَارَأْسَاهُ وَنَحْوُ ذٰلِكَ وَبَيَانِ أَنَّهُ لَا كَرَاهَةَ فِي ذٰلِكَ

ہوں یا مجھے تپ ہے یا وارأساہ اور اسکے مثل الفاظ۔ اور اس امر کے بیان میں کہ جب یہ الفاظ

إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّسَخُّطِ وَإِظْهَارِ الْجَزَعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

تسخط یا جزع کے اظہار کی صورت سے نہ ہوں تو ان میں کچھ کراہت نہیں۔ ابن مسعود رضہ

قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْتُ

بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپکو بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے آپکو ہاتھ لگاکر کہا

إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ أَجَلْ إِنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ

آپکو سخت تپ ہے آپنے فرمایا ہاں مجھے ایسی تپ ہے۔ جیسے تم میں سے دو مرد

مِنْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ

کو ہوتا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضہ سے کہا کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ بَلَغَ بِي

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے۔ بسبب سخت بیماری کے جو مجھکو تھی میں نے عرض کی کہ آپ دیکھتے ہیں

مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وہ بیماری جو مجھکو ہے اور میں مالدار ہوں اور ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں اور سارا حدیث ذکر کی۔ متفق علیہ

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَارَأْسَاهُ

اور قاسم بن محمد بیان کرتا ہے کہ عائشہ رضہ نے کہا وارأساہ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

نبی صلعم نے فرمایا بلکہ میں وارأساہ اور راوی نے تمام حدیث ذکر کی۔ روایت کی بخاری نے

بَابُ تَلْقِينِ الْمُحْتَضَرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

باب محتضر کو لا الہ الا اللہ تلقین کرنیکے بیان میں

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاذ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔

مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْحَاكِمُ

کہ جس شخص کی پچھلی کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور حاکم نے

وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے۔ اور ابو سعید خدری رض سے روایت ہے۔ کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ تلقین کرو۔ روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ مَا يَقُوْلُهٗ بَعْدَ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ

باب اس بیان میں کہ میت کی آنکھ بند کرنیکے بعد کیا کہنا چاہیئے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ام سلمہ رض بیان کرتی ہیں جب نزع کے وقت ابوسلمہ کی آنکھ کھلی رہ گئی تھی اسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ

سلم اُسکے پاس تشریف لائے۔ آپنے اُسکی آنکھ بند کی۔ پھر فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے

تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ

تو آنکھ اُسکی تابع ہو جاتی ہے پس اُسکے گھر والے رونے لگے آپنے فرمایا کہ تم اپنے نفسوں پر بجز خیر کے دوسری دعا مت کیا کرو۔

فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ

کہ جو کچھ تم کہتے ہو اُسپر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر آپنے فرمایا۔ اے اللہ ابوسلمہ کو بخش

وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا

اور اُسکا درجہ اُن لوگوں میں بلند کر جنکو ہدایت کی گئی ہے۔ اور اُسکے پچھلوں میں تو اُسکا خلیفہ ہو۔ اور ہمکو

وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اسکو اے رب العالمین بخش۔ اور اسکے لئے اُسکی قبر میں فراخی کر۔ اور اسکے لئے قبر میں روشنائی کر روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْمَيِّتِ وَمَا يَقُوْلُهٗ مَنْ مَّاتَ لَهٗ مَيِّتٌ

باب اس امر کے بیان میں کہ میت کے پاس کیا کہا جائے۔ اور جسکے گھر میں میت ہو جائے وہ کیا کہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا

کہ تم جب بیمار یا میت کے پاس جاؤ۔ تو اچھا کلمہ کہا کرو اسلئے کہ فرشتے جو کچھ تم کہتے ہو اُس پر آمین کہتے ہیں۔

ف۱ تلقین کرو اُنکو یعنی مرنے کے وقت لا الہ الا اللہ پکارکے کہو تاکہ مرنیوالا بھی سنکے کہی اور یوں نہ اُس سے کہنا چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ کہہ شاید بد حواسی سے انکار کر بیٹھے اور یہ اسلیئے کہ آخر کلام انکا لا الہ الا اللہ ہو حدیث میں آیا ہے جسکا یہ آخر کلام ہوگا وہ جنت میں جاویگا اور یہ تلقین مستحب ہے جب وہ ایک بار پڑھ لے تو چپ کر جاؤ ہاں اگر کچھ بات کرے تو پھر تلقین کرو کہ اخیر کلمہ اس کا کلمہ توحید ہو۔

ف۲ جب روح الخ یعنی روح کے نکلنے کے بعد بینائی نہیں رہتی پھر نہیں فائدہ آنکھیں کھلی رکھنے میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے کی آنکھ بند کر دینا چاہیئے

ف۳ یعنی فرشتے کہتے ہیں آمین یعنے جب آدمی مرگیا تو اُس وقت فرشتے موجود ہوتے ہیں تمہارے قول پر آمین کہتے ہیں تو اُسکے حق میں نیک بات بولو دعا کرو۔ معلوم ہوا کہ مرنیکی خبر بیان کرنا اور نماز کے واسطے خبر کرنا مستحب ہے اسکے بعد خوبیوں کا ذکر کرنا چاہیئے۔

تَقُولُونَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُو سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

کہ جب ابو سلمہ فوت ہوگئے میں نبی صلعم کے پاس آئی اور آپکو کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَ

یا رسول اللہ ابو سلمہ فوت ہوگیا آپنے فرمایا تو کہہ اے اللہ تو مجھے اور اسکو بخش اور

اَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِيَ اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ مُحَمَّدًا

اسکے بعد مجھے اس سے اچھا بدلہ دے ... اس سے اچھے ... محمد

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ اَوِ الْمَيِّتَ عَلَى

صلعم ... اسی طرح جب حاضر ہو تم بیمار کو یا میت کو

الشَّكِّ وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ الْمَيِّتَ بِلَا شَكٍّ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ

شک کے ساتھ اور روایت کیا ابو داود وغیرہ نے لفظ میت بغیر شک کے ... بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ اِنَّا لِلّٰهِ

اللہ صلعم کو فرماتے سنا ... کوئی بندہ نہیں کہ اسکو کوئی مصیبت پہونچے پھر وہ کہے تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں

وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ اْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا اَجَرَهُ

اور تحقیق ہم طرف اسی کے رجوع کرنے والے ہیں اے اللہ مجھے اجر دے میری مصیبت میں اور بدلہ دے مجھ کو بہتر اس سے مگر

اللّٰهُ تَعَالَى فِي مُصِيبَتِهِ وَاَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ

اللہ تعالی اسکو اس مصیبت میں اجر عطا کرتا ہے اور اس سے اسکو بہتر خلف عطا فرماتا ہے وہ کہتی ہے کہ جب ابو سلمہ فوت ہوا تو میں نے

كَمَا اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِي خَيْرًا مِنْهُ رَسُولَ

یہی الفاظ کہے جیسا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا اللہ تعالے نے اس سے بہتر رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

صلعم مجھے عطا فرمائے ... روایت کیا اسکو مسلم نے اور ابو موسی سے روایت ہے

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب بندہ کا فرزند فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالی

لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ

اپنے فرشتوں کو ... کہ تم نے میرے بندے کے فرزند کی روح قبض کر لی وہ کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے تم نے میرے بندے کا دل کا میوہ قبض کیا

فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ

تو کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے ... فرشتے کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا

ف کہ پہونچے اسکو مصیبت یعنے تھوڑی یا بہت اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت مسلمان کو ہو تو انا للہ کہنا مستحب ہے ایکبار چراغ گل ہوگیا حضرت صلعم نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اصحاب نے کہا یا رسول اللہ چراغ گل ہونا کون بڑی مصیبت ہے جو آپنے انا للہ فرمایا حضرت صلعم نے فرمایا کہ مسلمان کو جس کام سے تکلیف ہو وہ ... مصیبت ہے (جلالین)

ف قد یا جب ابو سلمہ فوت ہوا انکے پیچھے ابو سلمہ ام المومنین ام سلمہ کے خاوند تھے جو مسلمان عیال سمیت ہجرت کر کے مکہ سے مدینے میں گئے تھے ان سب میں پہلے ابو سلمہ تھے عیال سمیت ہجرت کر کے ساتھ مشرف ہوئے تھے ۱۲ ۱۲ غزنوی

فيقول الله تعالى ابنوا لعبدي بيتا في الجنة وسموه بيت الحمد رواه الترمذي

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کیواسطے بہشت میں گھر بناؤ اور حمد کا گھر اُسکا نام رکھو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور

وقال حديث حسن وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله

کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تعالى ما لعبدي المؤمن عندي جزاء

صلعم نے فرمایا ہے کہ بندہ مومن کے لئے میرے پاس بہشت کے سوا کوئی بدلا نہیں

اذا قبضت صفيه من اهل الدنيا ثم احتسبه الا الجنة رواه البخاري

جب میں نے دنیا کے لوگوں میں سے اُسکا پیارا لے لیا پھر اُسنے ثواب کی امید پر صبر کیا۔ روایت کی یہ بخاری نے

وعن اسامة بن زيد رضي الله عنه قال ارسلت احدى بنات

اور اسامہ بن زید رضہ بیان کرتا ہے۔ کہ رسول اللہ کی ایک بیٹی نے

النبي صلى الله عليه وسلم اليه تدعوه وتخبره ان صبيا لها او ابنا في

ایک آدمی کو بھیجکر آپکو بلایا۔ اور کہلا بھیجا کہ میرا لڑکا

الموت فقال للرسول ارجع اليها فاخبرها ان لله تعالى ما اخذ وله

نزع کی حالت میں ہے۔ آپنے اُس آدمی کو کہا کہ تو واپس جا اور اسکو کہدے کہ اللہ تعالیٰ کا ہے جو اُسنے لیا اور اُسی کا ہے

ما اعطى وكل شيء عنده باجل مسمى فمرها فلتصبر ولتحتسب وذكر

جو اُسنے دیا۔ اور ہر چیز اسکے نزدیک ایک وقت مقرر تک ہے۔ اور اسکو کہہ کہ صبر کر اور ثواب کی امید رکھ۔ اور

تمام الحديث متفق عليه

اور تمام حدیث ذکر کی۔ متفق علیہ

باب في جواز البكاء على الميت بغير ندب ولا نياحة اما النياحة

باب میت پر بدون ذکر کرنے اسکے اوصاف کے اور بدون نیاحہ کے رونے کے جواز کے بیان میں۔ اور نیاحہ

فحرام وسياتي فيها باب في كتاب النهي ان شاء الله تعالى واما البكاء

حرام ہے اور اُسکا ذکر کتاب النہی میں انشاء اللہ تعالےٰ آوے گا۔ اور رونے کی نہی میں

فجاءت فيه احاديث بالنهي عنه وان الميت يعذب ببكاء اهله عليه

بہت حدیثیں آئی ہیں اور اس مضمون میں کہ میت کے گھر والوں کے رونے سے میت کو عذاب کیا جاتا ہے۔

وهي متاولة محمولة على ما اوصى به والنهي انما هو عن البكاء الذي

یہ متاول ہیں۔ اور اسپر محمول ہیں کہ جب میت نے رونے کی وصیت کی ہو اور اُس رونے سے نہی ہے۔

فيه ندب أو نياحة والدليل على جواز البكاء بغير ندب ولا نياحة

جسمیں ندب اور نیاحۃ ہو اور بدون ندب اور نیاحۃ کے رونے کے جواز میں

أحاديث كثيرة منها عن ابن عمر رضي الله عنه أن رسول الله

بہت احادیث ہیں، ان میں سے یہ حدیث ابن عمرؓ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم عاد سعد بن عبادة ومعه عبد الرحمن بن عوف

صلعم نے سعد بن عبادہ کی عیادت کی اور عبد الرحمن بن عوف

وسعد بن أبي وقاص وعبد الله بن مسعود رضي الله عنهم فبكى

اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضہ آپکے ہمراہ تھے وہاں

رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رأى القوم بكاء رسول الله صلى الله

رسول اللہ صلعم روئے اور آپ کو روتے دیکھ کر

عليه وسلم بكوا فقال ألا تسمعون إن الله لا يعذب بدمع العين

اور لوگ بھی رونے لگے آپنے فرمایا کیا تم سنتے نہیں کہ اللہ نہ آنکھ کے آنسو بہانے

ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا أو يرحم وأشار إلى لسانه متفق عليه

اور دل کے غمگین ہونے پر عذاب نہیں کرتا۔ اور زبان کیطرف اشارہ کرکے فرمایا لیکن اسکے سبب عذاب آتا ہے یا رحم کرتا ہے متفق علیہ

وعن أسامة بن زيد رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه

اور اسامہ بن زید رضہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم رفع إليه ابن ابنته وهو في الموت ففاضت عينا رسول الله

وسلم کی بیٹی کا لڑکا حالت نزع میں آپکے پاس حاضر کیا گیا اسکو دیکھ کر رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم فقال له سعد ما هذا يا رسول الله قال هذه رحمة

صلعم کی دونوں آنکھوں سے پانی بہہ آیا سعد نے کہا یا رسول صلعم یہ کیا۔ آپنے فرمایا یہ اللہ تعالے کی رحمت ہے

جعلها الله تعالى في قلوب عباده وإنما يرحم الله من عباده الرحماء متفق

اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی ہے اور اللہ تعالے رحمت کرنیوالے بندوں پر رحمت کرتا ہے۔ متفق

عليه وعن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

علیہ اور انس رضہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

دخل على ابنه إبراهيم رضي الله عنه وهو يجود بنفسه فجعلت عينا

اپنے بیٹے ابراہیم کے پاس اسکی نزع کی حالت میں تشریف لائے آپ کی آنکھوں سے

یہ آپنے صحابہؓ سے پوچھا کیا مرگیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم علم غیب نہیں جانتے تھے اور اسی پر ناطق ہیں قرآن مجید کی بہت آیات اور اسی پر شاہد اور مصرح ہیں بہت احادیث صحیحہ اور فقہاء امت نے تصریح کی ہے اس شخص کی تکفیر پر جو انبیاء اور اولیاء کرام کے لئے علم غیب کا مدعی ہو عبدالاول الغزنوی

کرنیوالوں پر یعنی دوسرے بندوں پر رحم کا مطلب یہ تھا کہ رونا اور رنج کرنا خلاف شرع نہیں ہے بلکہ رقت قلب اعتدال مزاج کی نشانی ہے اور جس کسی کو ایسے موقع پر بھی رنج نہ ہو اس کا دل اعتدال سے باہر ہے اور وہ سخت دل ہے اور یہ کچھ تعریف کی بات نہیں ہے کہ فلاں بزرگ اپنے بیٹے کے مرنے پر ہنسنے لگے اور افضل

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

پانی جاری ہو گیا۔ عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا۔

وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى فَقَالَ

یا رسول اللہ صلعم آپ بھی اور یہ کام۔ آپنے فرمایا کہ اے ابن عوف یہ رحمت ہے پھر اسکے پیچھے دوسری بار آنسو بہایا پھر فرمایا

إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ

آنکھ آنسو بہاتی ہے۔ اور دل غمناک ہوتا ہے۔ اور ہم وہی الفاظ کہینگے جنسے ہمارا رب خوش ہوا اور

يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى بَعْضَهُ مُسْلِمٌ وَالْأَحَادِيْثُ

اے ابراہیم ہم تیرے فراق سے محزون ہیں۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور مسلم نے اس کا بعض روایت کیا ہے اور اس

فِي الْبَابِ كَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

باب میں حدیثیں بخاری میں بہت مشہور ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے

بَابُ الْكَفِّ عَمَّا يُرٰى فِي الْمَيِّتِ مِنْ مَكْرُوْهٍ

باب اس بیان میں کہ میت سے اگر کوئی چیز مکروہ و بری دیکھی جائے تو اسکا ذکر نہ کرنا چاہیے

عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَسْلَمَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ

ابو رافع اسلم رسول اللہ صلعم کے آزاد کئے ہوئے سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کو نہلادے اور اس کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ اسکے لئے

أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ بَابٌ فِي

چالیس بار مغفرت کرتا ہے روایت کی یہ حاکم نے اور کہا صحیح ہے مسلم کی شرط پر۔ باب

الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَتَشْيِيْعِهِ وَحُضُوْرِ دَفْنِهِ وَكَرَاهَةِ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ

میت پر نماز پڑھنے کے بیان میں اور اسکو وداع کرنے اور اسکے دفن پر حاضر ہونیکے ذکر میں اور جنازہ کے پیچھے عورتوں کے جانے کی

الْجَنَائِزَ وَقَدْ سَبَقَ فَضْلُ التَّشْيِيْعِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کراہت کے بیان میں۔ اور تحقیق گذر چکی بزرگی وداع کرنیکی۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص جنازہ پر حاضر ہو کر جنازہ کی نماز پڑھے۔

عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا

اسکے لئے ایک قیراط ہے اور جو شخص اسکے دفن ہونے تک اسکے ساتھ حاضر رہے اسکے لئے دو قیراط کے برابر ثواب ہے کہا گیا

١
اور تم روتے ہو یا رسول اللہ یعنے لوگ تو بسبب کم فہمی اور جہالت کے روتے ہیں آپ باوجود اس بڑے شان کے اور معرفت کے کیوں روتے ہیں۔ ١٢

٢ فرمایا حضرت صلعم نے اے عوف کے بیٹے تحقیق یہ رحمت ہے یعنے آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر کے مخالف اور حرام ہے ١٢ تحفۃ الاخیار)

ہیں اور اسکو جنازہ کے پیچھے جانے پر برانگیختہ کرتی ہیں ۔ دوسرا یہ کہ وہ شخص جو جنازہ کے پیچھے جاتا ہے وہ اس پیچھے جانیکو اپنا ایمان سمجھتا ہے اور ثواب جانتا ہے ۱۲ عاعز نووی

القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین متفق علیہ وعنہ أن

دو قیراط کس قدر ہوتے ہیں فرمایا دو بڑے پہاڑوں کے مثل ہیں۔ متفق علیہ اور انہی سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتبع جنازۃ مسلم إیمانا و

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے ایمان سے والے اور

احتسابا وکان معہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا فإنہ یرجع من الأجر

ثواب کی امید کرکے جاوے اور نماز پڑھے اور اسکے دفن سے فارغ ہونے تک اسکے ساتھ رہے وہ

بقیراطین کل قیراط مثل أحد ومن صلی علیہا ثم رجع قبل أن تدفن

دو قیراط ثواب لیکر واپس آتا ہے۔ ہر قیراط احد کی مثل ہے۔ اور جو شخص نماز پڑھکر دفن کرنے سے پہلے واپس چلا آیا

فإنہ یرجع بقیراط رواہ البخاری وعن أم عطیۃ رضی اللہ عنہا قالت

تو وہ ایک قیراط کا ثواب لیکر واپس آتا ہے روایت کی ہے بخاری نے اور ام عطیہ الخ بیان کرتی ہے

نہینا عن اتباع الجنائز ولم یعزم علینا متفق علیہ (معناہ) ولم

کہ جنازوں کے پیچھے جانے سے ہمکو منع کی گئی مگر اس باب میں تاکید نہیں کیا گیا۔ متفق علیہ یعنے

یشدد فی النہی کما یشدد فی المحرمات

جیسا محرمات کے روکنے میں تشدد کیا جاتا ہے ویسا تشدد نہیں کیا گیا۔

باب استحباب تکثیر المصلین علی الجنازۃ وجعل

باب جنازہ پر نماز پڑھنے والوں کی بہتاینت کرنی اور انکی

صفوفہم ثلثۃ فأکثر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول

صفیں تین یا تین سے زیادہ کرنیکے استحباب میں۔ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من میت یصلی علیہ أمۃ من المسلمین یبلغون

اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جس میت پر مسلمانوں کی جماعت جن کا شمار

مائۃ کلہم یشفعون لہ إلا شفعوا فیہ رواہ مسلم وعن ابن عباس

سو تک پہنچ جاوے نماز پڑھیں اور سب اسکے حق میں سفارش کریں تو انکی سفارش اسکے حق میں قبول کیجاتی ہے روایت کی ہے مسلم نے اور ابن عباس

رضی اللہ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما

سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ جو مسلمان آدمی مرجاوے

من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ أربعون رجلا لا یشرکون

اور چالیس آدمی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھیراتے ہوں اُس پر جنازہ کی نماز پڑھیں

برابر دو قیراط کا اگرچہ قیراط نہایت ہلکا وزن ہے یعنی دانق کا آدھا اور دانق ایک درہم کا چھٹا حصہ تو قیراط درہم کا بارہواں حصہ ہوا یعنی دو رتی کا تخمینا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ قیراط بہت بڑا ہے جو پہاڑ سے بھی وزن میں زائد ہے ۱۲

قولہ لم یشدد نہیں کیا گیا الخ نووی رحمۃ اللہ نے کہا یعنے رسول اللہ صلعم نے عورتوں کو جنازہ کے پیچھے جانے سے منع نہیں فرمایا مگر ممانعت تنزیہی تھی نہ تحریمی یعنی اولیٰ اور افضل عورتوں کیلئے یہی ہے کہ جنازہ کیساتھ نہ جاویں اور اگر جاویں تو جانا حرام نہیں مکروہ ہے شافعیہ

کا بھی یہی مذہب ہے قاضیؒ نے فرمایا کہ جمہور علماء کی نزدیک عورتوں کا نکلنا منع ہے اور علماء مدینہ و امام مالکؒ نے جائز کہا ہے مگر جوان عورت کیلئے وہ بھی مکروہ جانتے ہیں ۱۲ غنیۃ ۱۲

بِاللّٰہِ اِلَّا شَفَّعَہُمُ اللّٰہُ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْیَزَنِیِّ

اللہ تو انکی سفارش اُسکے حق میں ضرور قبول فرماتا ہے روایت کی یہ مسلم نے ۱۰ اور مرثد بن عبد اللہ یزنی سے روایت ہے

قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ ھُبَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِذَا صَلّٰی عَلَی الْجَنَازَۃِ فَتَقَالَّ

کہ مالک بن ہبیرہ رض جب جنازہ پر نماز پڑھتا اور لوگوں کو

النَّاسَ جَزَّاَھُمْ عَلَیْھَا ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

تھوڑے دیکھتا تو انکو تین حصہ کر دیتا پھر بیان کرتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص پر تین صفیں نماز پڑھیں بیشک اسکے لئے واجب کی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ

اور کہا حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا یُقْرَأُ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ

باب اس بیان میں کہ جنازہ کی نماز میں کیا پڑھنا چاہئے۔

یُکَبِّرُ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ یَتَعَوَّذُ بَعْدَ الْاُوْلٰی ثُمَّ یَقْرَأُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ ثُمَّ

نماز جنازہ میں چار تکبیر کہے۔ پہلی تکبیر کے بعد اعوذ پڑھے پھر الحمد پڑھے ف۲ پھر

یُکَبِّرُ الثَّانِیَۃَ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ صَلِّ

دوسری تکبیر کہے پھر نبی صلعم پر صلوٰۃ پڑھے یعنی اللھم صل

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَالْاَفْضَلُ اَنْ یُّتِمَّ بِقَوْلِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

علی محمد و علی آل محمد اور افضل یہ ہے کہ کما صلیت علی

اِبْرٰھِیْمَ اِلٰی قَوْلِہٖ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَفْعَلُہٗ کَثِیْرٌ مِّنَ الْعَوَامِّ

ابراھیم حمید مجید تک پڑھے اور عام لوگ

مِنْ قِرَاءَتِھِمْ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الْاٰیَۃَ فَاِنَّہٗ لَا

جو ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی الخ پڑھتے ہیں نہ پڑھنی چاہئے۔ اور

تَصِحُّ صَلٰوتُہٗ اِذَا اقْتَصَرَ عَلَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ الثَّالِثَۃَ وَیَدْعُوْ لِلْمَیِّتِ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ

اگر اسی پر اقتصار کرے تو اسکی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ پھر تیسری تکبیر کہے اور میت اور مسلمانوں کے لئے دعا کرے۔

بِمَا سَنَذْکُرُہٗ مِنَ الْاَحَادِیْثِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ یُکَبِّرُ الرَّابِعَۃَ وَیَدْعُوْا

جیسے ہم عنقریب ذکر کرینگے حدیثیں انشاء اللہ تعالیٰ پھر چوتھی تکبیر کہے اور دعا کرے

ہے کہ نبی صلعم کو پہلی
وحی سے ستر کی شفاعت
کی قبولیت معلوم ہوئی
جو آپنے اُس کے مطابق
لوگوں کو سُنا دیا۔ پھر
چالیس کی شفاعت قبول
ہونے کا حال معلوم کرکے
ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں
تین صفوں کی شفاعت
کی قبولیت کا حال اگرچہ
شمار میں تھوڑے آدمی
ہوں وحی سے معلوم
کرکے لوگوں کو سنادیا
اور احتمال ہے کہ جمہور
اصولیوں کے مذہب
کے
مطابق
عدد کا مفہوم معتبر
نہ ہو اور شارع کی غرض
شفاعت کی قبولیت کا
ذکر کرنا ہو یعنی ستر کی
اور چالیس کی اور تین صفوں
کی اگرچہ تھوڑے آدمیوں
کی ہوں خدا تعالیٰ کی درگاہ
میں شفاعت قبول ہے
واللہ اعلم ہذا خلاصۃ ما
قال النووی فی شرح المسلم
ف۲ پس پڑھے سورہ
فاتحہ یعنے بعد تکبیر اولیٰ
کے اور یہی مذہب ہے
شافعی اور احمد اور اسحٰق
کا اور یہی صحیح اور حق ہے۔

وَمِنْ اَحْسَنِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ وَالْمُخْتَارُ

اور یہ دعا افضل ہے اللهم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ واغفر لنا ولہ اور مختار یہ ہے

اَنَّهٗ يُطَوِّلُ الدُّعَآءَ فِي الرَّابِعَةِ خِلَافَ مَا يَعْتَادُهٗ اَكْثَرُ النَّاسِ لِحَدِيْثِ ابْنِ

کہ بخلاف اکثر لوگوں کی عادت کے چوتھی تکبیر کے بعد دعا بہت دراز کرے واسطے ابن

اَبِيْ اَوْفٰى الَّذِيْ سَنَذْكُرُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَّا الْاَدْعِيَةُ الْمَاْثُوْرَةُ بَعْدَ

ابی اوفی کے عہ حدیث کے جو ہم عنقریب ذکر کرینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور تیسری تکبیر کے

التَّكْبِيْرَةِ الثَّالِثَةِ فَمِنْهَا وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

بعد ادعیہ ماثورہ یہ ہیں جو اگلی حدیث میں مذکور ہیں۔ اور ابو عبد الرحمن عوف بن مالک رضہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی آپنے جو دعا پڑھی تھی اس میں سے مینے یاد کر لی آپنے

مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ

یہ دعا پڑھی۔ اے اللہ تو اسکے گناہ بخش اور اسپر رحمت کر اور اس کو مکروہات سے عافیت دے اور اسکے تقصیرات معاف کر اور اسکی مہمانی

نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا

اکرام سے کر اور اسکی قبر فراخ کر اور اسکو پانی اور برف اور اولے سے نہلا اور اسکو گناہوں سے ایسا پاک کر جیسا تو نے

كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَ

سفید کپڑا میل سے صاف کیا ہے۔ اور پہلے گھر سے بہتر اسکو گھر بنادے۔ اور

اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ

دنیا کے اہل سے بہتر اسکو اہل عطا کر اور دنیا کی عورت سے اسکو بہتر عورت عطا کر اور اسکو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر

عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ

اور آگ کے عذاب سے بچا دے۔ راوی کہتا ہے کہ یہ سنکر میرے دل میں آرزو ہوئی کہ کاش اس میت کی جگہ میں ہوتا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ قَتَادَةَ وَاَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ اور ابو قتادہ اور ابو ابراہیم اشہلی اپنے

اَبِيْهِ وَاَبُوْهُ صَحَابِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى

باپ سے اور اس کا باپ صحابی ہے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلعم نے

عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا

ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور یہ دعا پڑھی اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ اور چھوٹے اور بڑے اور مرد

قرینہ صارفہ کے مرجوح ہے۔ غزنوی

وأنثانا وشاهدنا وغائبنا اللهم من أحييته منا فأحيه على الإسلام

اور عورت اور حاضر اور غائب کو بخش۔ اے اللہ ہم میں سے جسکو تو زندہ رکھے اُسکو اسلام پر زندہ رکھ

ومن توفيته منا فتوفه على الإيمان اللهم لا تحرمنا أجره ولا تفتنا

اور جسکو تو ہم میں سے مارے اُسکو ایمان پر مار۔ اے اللہ اسکے اجر سے ہمکو محروم مت کر اور اسکے بعد ہمکو فتنہ میں

بعده واغفر لنا وله رواه الترمذي من رواية أبي هريرة والأشهلي و

مت ڈال اور ہمکو اور اُسکو بخش۔ روایت کی یہ ترمذی نے ابو ہریرہ اور اشہلی کی روایت سے اور

رواه أبو داود من رواية أبي هريرة وأبي قتادة قال الحاكم حديث أبي هريرة صحيح

ابو داود نے ابو ہریرہ اور ابو قتادہ کی روایت سے حاکم نے کہا ہے کہ ابو ہریرہ کی حدیث

على شرط البخاري ومسلم وقال الترمذي قال البخاري أصح روايات هذا الحديث

بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ترمذی کہتا ہے کہ بخاری نے کہا ہے کہ اس حدیث کی روایات اشہلی کی روایت سب سے زیادہ

رواية الأشهلي وأصح شيء في هذا الباب حديث عوف بن مالك وعن أبي

صحیح اور کہا ہے بخاری نے اس باب میں عوف بن مالک کی حدیث بہت صحیح ہے۔ اور ابو ہریرہ

هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

رضی بیان کرتا ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا

إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء رواه أبو داود وعن أبي هريرة

جب تم میت پر نماز پڑھا کرو تو اُسکے لئے دعا خالص کیا کرو۔ روایت کی یہ ابو داود نے اور ابو ہریرہ

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوة على الجنازة اللهم

رضی نبی صلعم سے جنازہ کی نماز میں یہ دعا روایت کرتا ہے۔ اے اللہ

أنت ربها وأنت خلقتها وأنت هديتها للإسلام وأنت قبضت

تو اُسکا مالک ہے اور تو نے اسکو پیدا کیا اور تو نے اُسکو اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے

روحها وأنت أعلم بسرها وعلانيتها وقد جئنا شفعاء له

اُسکی روح قبض کی اور تو اُسکی پوشیدہ اور ظاہر کو خوب جانتا ہے۔ تحقیق ہم اسکے لئے سفارشی آئے ہیں۔

فاغفر له رواه أبو داود وعن واثلة بن الأسقع رضي الله عنه قال

تو اُسکو بخشدے۔ روایت کی یہ ابو داود نے اور واثلہ بن الاسقع رضی سے روایت ہے

صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته

کہ پڑھائی رسول اللہ صلعم نے جنازہ کی نماز ہمکو ایک مسلمان مرد پر سنا میں نے اسکو

ف۔ تو اور ایمان پر الخ زندگانی کی حالت میں اسلام مانگا اور موت کی حالت میں ایمان اسلئے کہ یہاں اسلام سے مراد ظاہری اعمال ہیں جیسے نماز روزہ زکوٰۃ حج وغیرہ انکو کام آدمی زندگانی کی حالت میں کرسکتا ہے اور موت کی حالت میں یہ اعمال ظاہری نہیں کرسکتا اور ایمان سے مراد یہاں اعتقاد قلبی ہے کہ حالت موت میں اس کی سخت ضرورت ہے اور ایمان کا درجہ بھی بہت بڑا ہے اسلام سے۔ غرضیکہ دعا خالص کرو اس کے لئے دعا یعنے جس تکبیر کے بعد چاہو کیونکہ احادیث میں اس کی قید وارد نہیں ہوئی اور اخلاص کے ساتھ دعا کرنے کے یہ معنے ہیں کہ کسی کے دکھانے سنانے کا خیال نہ ہو اللہ ہی کی خوشنودی منظور ہو ۱۲



يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ

یہ دعا پڑھتے سنا تھا۔ اے اللہ فلان بن فلان تیرے ذمے میں ہے اور تیرے پڑوس میں ہے۔ تو اسکو قبر کے فتنے

الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ

اور آگ کے عذاب سے بچا تو وفا اور حمد کا مستحق ہے۔ اے اللہ تو اسکو مغفرت اور رحمت کر

اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى

بیشک تو بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے۔ اور عبد اللہ بن ابی اوفے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَهُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ فَقَامَ بَعْدَ

رضی سے مروی ہے کہ اُسنے اپنی بیٹی کے جنازہ پر چار تکبیریں کہے چوتھی تکبیر کے بعد اسقدر قیام کیا۔

الرَّابِعَةِ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَدْعُوْ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ

جسقدر دو تکبیر کے درمیان ہوا کرتا ہے۔ اسکے لیئے استغفار اور دعا کرتا رہا۔ پھر کہا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَبَّرَ اَرْبَعًا فَمَكَثَ سَاعَةً

اللہ صلعم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ چار تکبیر کہے۔ پھر ایک ساعت ٹھیر گیا۔

حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُكَبِّرُ خَمْسًا ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ

یہانتک کہ مینے ظن کیا کہ پانچویں تکبیر کہیگا۔ پھر اُسنے اپنے داہنی بائیں سلام کہا۔ جب فارغ ہوا

قُلْنَا لَهُ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَزِيْدُكُمْ عَلٰى مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہمنے اسکو کہا یہ کیا ہے۔ اُسنے کہا میں تمہارے پاس اُس سے زیادہ نہ کرونگا جسپر مینے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

علیہ وسلم کو دیکھا کرتے ہوئے یا اُسنے کہا اسی طرح رسول اللہ صلعم نے کیا تھا۔ روایت کی یہ حاکم نے اور کہا حدیث صحیح ہے ف

بَابُ الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب جنازہ جلدی لیکر چلنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔

اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ

کہ جنازہ کو جلدی کیا کرو۔ اگر نیک ہے۔ تو اسکو تم خیر کی طرف جلد لیجاتے ہو۔ اور اگر اسکے

سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

سواہے تو بری چیز کو تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔ متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔

فخير تقدمونها عليه وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال

پس بھلائی ہے پہنچاتے ہو تم جنازہ کو اس میں — اور ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے

كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول إذا وضعت الجنازة فاحتملها الرجال

کہ رسول اللہ صلعم فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور آدمی اسکو اپنی

على أعناقهم فإن كانت صالحة قالت قدموني وإن كانت غير صالحة قالت لأهلها

گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر نیک ہے تو کہتا ہے مجھے آگے لیچلو اور اگر صالح نہیں تو لوگوں کو کہتا ہے اے ہلاکت تم مجھے کہاں لیجاتے ہو

يا ويلها أين تذهبون بها يسمع صوتها كل شيء إلا الإنسان ولو سمع الإنسان لصعق رواه

انسان کے سوا سب چیزیں اسکی آواز سنتے ہیں اگر انسان سنے تو بیہوش ہو جاوے۔ روایت کی یہ بخاری نے

باب تعجيل قضاء الدين عن الميت والمبادرة إلى تجهيزه

باب اس بیان میں کہ میت کا قرض جلد ادا کرنا چاہیئے اور اسکی تجہیز میں مبادرت وجلدی کرنی مناسب ہے

إلا أن يموت فجاءة فيترك حتى يتيقن موته عن أبي هريرة

مگر اگر کوئی ناگہاں مرجائے تو اسکی موت یقین ہونے تک دیر کرنی ضرور ہے۔ ابوہریرہ

رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نفس المؤمن معلقة

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ مومن کی جان بسبب اُس کے

بدينه حتى يقضى عنه رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن

قرض کے معلق رہتی ہے یہانتک کہ قرض ادا کیا جائے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔

حصين بن وحوح رضي الله عنه أن طلحة بن البراء رضي الله عنه

اور حصین بن وحوح رضہ سے روایت ہے کہ طلحہ بن براء رضہ

مرض فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقال إني لا أرى طلحة

بیمار ہوا نبی علیہ السلام اُسکی عیادت کو تشریف لائے اسکو دیکھکر آپنے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں

إلا قد حدث فيه الموت فآذنوني به وعجلوا به فإنه لا ينبغي لجيفة

کہ اسمیں موت پیدا ہوگئی ہے مجھے اس کی خبر کرو۔ اور اسکے دفن کی جلدی کرو۔ مناسب نہیں کہ

مسلم أن تحبس بين ظهراني أهله رواه أبو داود +

کہ مسلمان کی لاش اُسکے گھر والوں میں پڑی رہے۔ روایت کی یہ ابوداود نے

باب في الموعظة عند القبر +

باب ہے قبر کے پاس وعظ کرنیکے بیان میں۔

ظاہر ہے کہ صلحاء مرتبہ پر گذرتی ہیں ۱۲ تو اعلیٰ رتبہ سے تعلق رکھتے مومن کی جان بہشت کے جانے سے رکتی ہے اسمیں اپنے قرضے کی ادائیگی مومن کو چاہیے کہ اپنی زندگانی میں قرضہ ادا کرنے میں کوشش کیا کرے اور اگر اسنے اپنی زندگی میں ادا نہ کیا تو اسکے وارثوں کو چاہیے کہ اسکے مال سے یا اپنے مال سے اسکا قرضہ ادا کریں ابتدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرض دار پر جنازہ نہیں پڑھتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فراخی اور کشادگی کی تو آپ خود اسکا قرضہ ادا کرکے اسپر جنازہ پڑھتے تھے تو جنازہ نہ پڑھنے کی بھی وجہ یہی تھی کہ آپ بندوں کو قرضہ ادا کرنیکی توجہ دلاتے تھے کہ قرضہ چھوڑ کر مرنا ایسی بری بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے محروم ہوجاتا ہے ۱۲

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا

علی رضہ بیان کرتے ہیں ۔ کہ ہم بقیع الغرقد میں ایک جنازہ پر تھے ۔

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ

کہ رسول اللہ صلعم تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم سب آپکے گرد بیٹھ گئے اور آپکے پاس عصا تھا آپنے سر نیچا کر کے

وَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ

عصا سے زمین کو کریدنا شروع کیا ۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے لئے ۔

مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا

دوزخ اور بہشت میں جگہ لکھی گئی ہے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم اپنی کتاب پر عمل بھروسہ نہ کریں

فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

آپنے فرمایا عمل کرتے جاؤ کہ ہر ایک آدمی جس کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسی کے اعمال اسپر آسان کیے جاتے ہیں اور تمام حدیث ذکر کی

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ دَفْنِهِ وَالْقُعُودِ عِنْدَ

باب میت کے لئے اسکے دفن کے بعد دعا کرنی اور ایک ساعت

قَبْرِهِ سَاعَةً لِلدُّعَاءِ لَهُ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْقِرَاءَةِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَقِيلَ

دعا کیلئے اسکی قبر کے پاس بیٹھ جانے اور استغفار کرنے اور قرآن پڑھنے کے بیان میں ۔ ابو عمرو اور کہا گیا ہے

أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقِيلَ أَبُو لَيْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

ابو عبد اللہ اور کہا گیا ہے ابو لیلی عثمان بن عفان رضہ بیان کرتا ہے کہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ

نبی صلعم جب میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوا کرتے تو اسپر ٹھیر جاتے اور فرمایا کرتے

اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

کہ تم اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور اسکے لئے ثابت رہنے کا سوال کرو کہ وہ اب سوال کیا جائیگا ۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا دَفَنْتُمُونِي فَأَقِيمُوا

اور عمرو بن عاص رضہ نے کہا جب مجھے دفن کرو ۔ تو میری قبر کے گرد

حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ

اسقدر ٹھیر جاؤ کہ اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم کیا جائے تاکہ تم سے انس حاصل کروں اور مجھے معلوم ہو جائے

مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطُولِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَ

کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب دیتا ہوں ۔ روایت کی یہ مسلم نے اور یہ حدیث پہلے مفصل گذر چکی ہے شافعی رحمہ فرماتے ہیں ۔



يستحب أن يقرأ عنده شيء من القرآن وإن ختموا القرآن كله كان حسنا
کہ مستحب ہے کہ میت کے پاس کچھ قرآن پڑھا جائے اور اگر تمام قرآن ختم کیا جائے تو بہتر ہوگا ف

باب الصدقة عن الميت والدعاء له

باب میت کی طرف سے صدقہ کرنے اور اُسکے لئے دعا کرنیکا بیان ہیں

قال الله تعالى والذين جاؤا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولإ
اللہ تعالے نے فرمایا ہے اور جو لوگ انکے پیچھے آئے کہتے ہیں اے ہمارے رب بخش ہمکو اور ہمارے

خواننا الذين سبقونا بالإيمان عن عائشة رضي الله عنها أن رجلا
بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ گذرے ہیں عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

قال للنبي صلى الله عليه وسلم إن أمي افتلتت نفسها وأراها لو تكلمت
رسول اللہ صلعم کو کہا کہ میری والدہ ناگہانی فوت ہوگئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اگر وہ کلام کرنے کی فرصت پاتی

تصدقت فهل لها أجر إن تصدقت عنها قال نعم متفق عليه وعن
تو ضرور صدقہ کرتی اگر میں اسکی طرف سے صدقہ کردوں تو اسکو اجر ملیگا آپنے فرمایا ہاں متفق علیہ ف اور

أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا مات
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب انسان

الإنسان انقطع عمله إلا من ثلث صدقة جارية أو علم ينتفع به
مرتا ہے تو اسکا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے ایک جبکہ صدقہ جاریہ پیچھے ہے یا جسکے علم سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے

أو ولد صالح يدعو له رواه مسلم
یا فرزند صالح کہ اسکے لئے دعا کرتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف

باب في ثناء الناس على الميت

باب اس بیان میں کہ لوگ میت کی ثنا کریں۔

عن أنس رضي الله عنه قال مروا بجنازة فأثنوا عليها خيرا فقال
انس رضہ سے روایت ہے کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گذرے لوگوں نے اسکی ثنا کی

النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا بأخرى فأثنوا عليها شرا فقال
نبی صلعم نے فرمایا واجب ہوگئی پھر ایک اور جنازہ لیکر گذرے لوگوں نے اسکی برائی کی آپنے فرمایا

النبي صلى الله عليه وسلم وجبت فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه
واجب ہوگئی عمر بن خطاب رضہ نے عرض کی

مَا وَجَبَتْ قَالَ هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ

کیا واجب ہوا آپنے فرمایا اسپر تمنے ثنا کی اسکے لیے بہشت واجب ہوگئی اور اسپر تم نے

عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

بری ثنا کی اسکے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو ف متفق علیہ اور

أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوالاسود سے روایت ہے کہا کہ میں مدینہ میں آیا۔ اور عمر بن خطاب رضہ کے پاس جا بیٹھا۔

فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ

وہاں ایک جنازہ گذرا اسپر نیک ثنا کی گئی۔ عمر رضہ نے کہا واجب ہوا پھر دوسرا جنازہ گذرا

بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ

جنازہ گذرا اسکی بھی نیکی کی ثنا کی گئی۔ عمر رضہ نے کہا واجب ہوا پھر تیسرا جنازہ گذرا اسکی

عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ

برائی بیان کی گئی۔ عمر رضہ نے کہا واجب ہوا۔ ابوالاسود کہتا ہے میں نے کہا

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا

اے امیرالمؤمنین کیا واجب ہوا عمر رضہ نے کہا میں نے ویسا ہی کہا ہے۔ جیسا کہ نبی صلعم نے فرمایا تھا۔ کہ جس

مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ

مسلمان پر چار آدمی نیکی کی گواہی دیں اسکو اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرتا ہے۔ ہمنے کہا اگر تین آدمی گواہی دیں فرمایا تین بھی

فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ہمنے کہا اگر دو آدمی گواہی دیں آپنے فرمایا اور دو بھی پھر ہمنے آپسے ایک آدمی کی گواہی کا حکم نہیں پوچھا۔ روایت کی یہ بخاری نے

بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ أَوْلَادٌ صِغَارٌ

باب اس شخص کی فضیلت کے بیان میں جس کی چھوٹی اولاد مرجائے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کوئی

مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ

ایسا مسلمان نہیں جسکے تین فرزند فوت ہوجاویں جو بلوغت کو نہیں پہونچے۔ مگر اللہ تعالیٰ اسکو اپنی رحمت سے

الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بہشت میں داخل کرتا ہے۔ متفق علیہ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

ف مومن گواہ ہیں الخ معلوم ہوا کہ اصحاب بلکہ امت کے دیندار خدا کے گواہ ہیں جس کو اچھا کہیں وہ اچھا اور جس کو برا کہیں وہ برا اور ... کی تعریف اور برا کہنے کا کچھ اعتبار نہیں ہوا اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اصحاب اور مجتہدین کا اجماع اور اتفاق حجت ہے ... اور بزار کی کتاب میں علی سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ مرجاتا ہے اور خدا اسکی برائی جانتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کریں تو خدا اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کی اور اسکے گناہ جو میں جانتا ہوں معاف کئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ مثل مشہور ٹھیک ہے کہ زبان خلق نقارہ خدا ۱۲ تحفہ
ف باختیار شاہ ۲ یعنے تین کی گواہی کا بھی یہی حکم ہے ۱۲ ۱۲



قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یموت لاحد من المسلمین

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے مسلمانوں میں سے کسی کے تین فرزند نہیں

ثلثة من الولد تمسه النار الا تحلة القسم متفق علیه وتحلة القسم

فوت ہو جاتے مگر کہ اسکو آگ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر سچی کرنے قسم کے - متفق علیہ اور سچی کرنے قسم سے

قول الله تعالی وان منکم الا واردها والورود هو العبور علی الصراط وهو

مراد یہ قول اللہ تعالی کا ہے - اور نہیں تم میں سے کوئی مگر گذرنیوالا ہے جہنم پر اور ورود سے مراد گذرنا ہے صراط پر

جسر ممدود علی ظهر جهنم عافانا الله منها وعن ابی سعید الخدری

اور وہ لمبا پل ہے - جہنم کے اوپر اللہ تعالی ہمکو بچائے اس سے اور ابو سعید خدری

رضی الله عنه قال جاءت امراة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت

رضی سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلعم کے پاس آئی اور عرض کی کہ یا رسول

یا رسول الله ذهب الرجال بحدیثك فاجعل لنا من نفسك یوما ناتیك

اللہ صلعم آپکی وعظ اور نصیحت کی باتیں مرد لیگئے آپ کچھ دن ہمارے لئے بھی مقرر کریں کہ ہم آپکی خدمت میں

فیه تعلمنا مما علمك الله قال اجتمعن یوم کذا وکذا فاجتمعن فاتاهن

حاضر ہوا کریں اور آپ اس علم میں سے جو اللہ نے آپکو تعلیم کیا ہمکو تعلیم کریں آپ نے فرمایا فلانے فلانے دن جمع ہوا کرو وہ عورتیں

النبی صلی الله علیه وسلم فعلمهن مما علمه الله تعالی ثم قال ما منکن من

تشریف لائے اور اس علم میں سے جو آپکو اللہ نے تعلیم کیا تھا ان کو تعلیم کیا پھر فرمایا تم میں سے جس

امراة تقدم ثلثة من الولد الا کانوا لها حجابا من النار فقالت امراة

عورت کے تین فرزند آگے جائیں تو اسکے لئے دوزخ کی آگ سے پردہ ہو جائیں گے - ایک عورت نے عرض کی

واثنین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم واثنین متفق علیه

کہ اگر دو مرے ہوں رسول اللہ صلعم نے فرمایا اور دو بھی - متفق علیہ

باب فی البکاء والحزن والخوف عند المرور بقبور

باب ظالموں کی قبروں پر گذرنے کے وقت رونے اور غم کرنے اور ڈرنے

الظالمین ومصارعهم واظهار الافتقار الی الله تعالی والتحذیر من

اور اللہ کے آگے اپنا احتیاج ظاہر کرنے اور غفلت سے

الغفلة عن ذلك عن ابن عمر رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه

تحذیر کرنیکے بیان میں ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سلم قال لأصحابه يعني لما وصلوا الحجر ديار ثمود لا تدخلوا على هؤلاء المعذبين

وسلم کے اصحاب جب مقام ف حجر یعنی ثمودیوں کے علاقہ میں پہنچے تو آپ نے انکو فرمایا کہ ان

إلا أن تكونوا باكين فإن لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم لا يصيبكم ما

معذبوں پر مت داخل ہو مگر اس حالت میں کہ تم روتے ہو۔ لے ہو۔ اگر تم روتیوالے نہ ہو تو ان پر داخل مت ہوا کرو۔ کہ تمکو بھی وہی

أصابهم متفق عليه وفي رواية قال لما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحجر

عذاب نہ پہنچے جو انکو پہنچا تھا۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجر میں

قال لا تدخلوا مساكن الذين ظلموا أنفسهم أن يصيبكم مثل ما أصابهم إلا

گذرے تو فرمایا کہ تم ظالموں کے مکانوں میں مت آؤ اس خوف سے کہ کہیں جو عذاب انپر آیا تھا۔ وہی تمپر بھی آجائے مگر

أن تكونوا باكين ثم قنع رأسه وأسرع السير حتى أجاز الوادي

یہ کام کہ تم روتیوالے ہو اور پھر آپ نے سر ڈھانک لیا اور جلدی سے چلے۔ تاکہ وادی سے گذر گئے

الباب الثامن بعد المائة في كتاب آداب السفر وفيه أبواب

باب ایک سو آٹھواں سفر کے آداب کے بیان میں اور اسمیں کئی باب ہیں۔

باب في استحباب الخروج يوم الخميس واستحبابه أول النهار

باب جمعرات کے دن سفر کو جانے کے پہلے پہر استحباب میں

عن كعب بن مالك رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج في غزوة تبوك

کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم غزوۂ تبوک کو جمعرات

يوم الخميس وكان يحب أن يخرج يوم الخميس متفق عليه وفي رواية في الصحيحين لقل

کے دن چلے تھے۔ اور جمعرات کے دن سفر کے جانے کو آپ محبوب جانتے تھے متفق علیہ۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے

ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج إلا في يوم الخميس وعن صخر بن

کہ رسول اللہ صلعم جمعرات کے دن کے سوا کم ہی سفر کو جاتے تھے۔ اور صخر بن

وداعة الغامدي الصحابي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه

وداعہ غامدی صحابی رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال اللهم بارك لأمتي في بكورها وكان إذا بعث سرية أو جيشا

وسلم نے فرمایا اے اللہ میری امت کے لئے ان کے دن کے پہلے پہر میں برکت کر۔ اور آپ جب کوئی سریہ یا لشکر بھیجا کرتے

بعثهم من أول النهار وكان صخر تاجرا وكان يبعث تجارته أول النهار

تو پہلے پہر انکو روانہ کرتے اور صخر سوداگر تھا۔ اپنی تجارت کا مال پہلے پہر بھیجا کرتا تھا۔

ف جب گذری ... پر الم قوم ثمود کے ملک ... ام مجھے اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ جس قوم پر عذاب ہوا ان ... قیامت تک خدا کی مار ... برستی رہتی ہے قوم ثمود ... میں حضرت صالح پیغمبر تھے ... جب ان لوگوں نے پیغمبر ... کو نہ مانا تو انپر عذاب آیا ... سب مرگئے۔ ان

... کا مقام شام اور حجاز کے درمیان ہے

ف پہلے پہر سے یہ مراد ہے کہ شروع دن میں کام کرے صبح کی نماز کے بعد یہ وقت برکت کا ہے جو کام اس وقت کریگا امید ہے کہ اسمیں برکت ہوگی ۱۲



فأثرى وكثر ماله رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن

پس دولتمند ہوگیا اور اسکا مال بڑھ گیا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔

باب استحباب طلب الرفقة وتأميرهم على أنفسهم واحدا يطيعونه

باب سفر میں رفیق طلب کرنے اور ایک کو اپنا امیر بنا لینے کے استحباب میں جسکی سب اطاعت کریں

عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو

ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر

أن الناس يعلمون ما في الوحدة ما أعلم ما سار راكب بليل وحده رواه البخاري

لوگ تنہا چلنے کے نقصان جیسے میں جانتا ہوں جان لیں تو کوئی سوار رات کو تنہا نہ چلا کرے۔ روایت کی یہ بخاری نے

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضي الله عنه قال قال رسول

اور روایت ہے عمرو بن شعیب رض سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلثة

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اکیلا سوار ایک شیطان ہے اور دو شیطان ہیں دو سوار اور تین سوار

ركب رواه الترمذي والنسائي بأسانيد صحيحة قال الترمذي حديث

سوار ہیں روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اسانید صحیح سے اور ترمذی نے کہا حدیث

حسن وعن أبي سعيد وأبي هريرة رضي الله عنهما قالا قال رسول الله

حسن ہے۔ اور ابوسعید اور ابوہریرہ رض دونوں سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم إذا خرج ثلثة في سفر فليؤمروا أحدهم حديث حسن

صلعم نے فرمایا کہ جب تین آدمی سفر کو جائیں تو انکو لازم ہے کہ ایک کو اپنا امیر بنا لیا کریں۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی یہ

رواه أبو داود بإسناد حسن وعن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي

ابوداؤد نے اسناد حسن سے۔ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم قال خير الصحابة أربعة وخير السرايا أربعمائة وخير

وسلم نے فرمایا ہے کہ بہتر ساتھیوں کے چار ہیں اور سریوں میں سے بہتر چار سو آدمی کا سریہ ہے اور لشکروں میں سے بہتر چار

الجيوش أربعة آلاف ولن يغلب اثنا عشر ألفا عن قلة رواه أبو داود

ہزار کا لشکر ہے اور بارہ ہزار قلت کے سبب مغلوب نہیں ہوتے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور

والترمذي وقال حديث حسن

کہا حدیث حسن ہے۔

بَابُ آدَابِ السَّيْرِ وَالنُّزُولِ وَالْمَبِيتِ وَالنَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَ
باب سیر کرنے اور اترنے اور رات گذارنے اور سفر میں سونے کے بیان میں اور

اسْتِحْبَابِ السُّرَى وَالرِّفْقِ بِالدَّوَابِّ وَمُرَاعَاةِ مَصْلَحَتِهَا وَأَمْرِ مَنْ قَصَّرَ فِي حَقِّهَا
رات کو چلنے اور چوپایوں سے نرمی کرنے اور انکی مصلحت کی رعایت کرنے اور جو شخص چوپاؤں کے حق میں قصور کرے

بِالْقِيَامِ بِحَقِّهَا وَجَوَازِ الْإِرْدَافِ عَلَى الدَّابَّةِ إِذَا كَانَتْ تُطِيقُ ذٰلِكَ عَنْ
اسکو انکے حق ادا کرنیکا امر کرنیکے استحباب میں اور جب چوپایہ قوی ہو تو دو آدمی کے آگے پیچھے اس پر سوار ہونیکے جواز کے بیان میں

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جب تم

سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ
فراخسالی میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین سے انکا حق دیتے جاؤ اور جب تم تنگ سالی میں سفر کرو تو اونٹوں کو

فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا
جلدی جلدی چلاؤ تاکہ تکان سے پہلے منزل پر پہنچ جائیں۔ اور جب پچھلی رات اترا کرو تو رستہ سے کنارہ ہو کر اترا کرو کہ وہ

طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعْنَى أَعْطُوا الْإِبِلَ
رستے چوپاؤں کے رستے اور ہوام کی جگہ ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے اعطوا الابل

حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ أَيْ ارْفُقُوا بِهَا فِي السَّيْرِ لِتَرْعَى فِي حَالِ سَيْرِهَا قَوْلُهُ نِقْيَهَا
حظہا من الارض کا معنے یہ ہے کہ نرمی کرو ساتھ اونٹوں کے سیر کرنے میں تو کہ چرا کریں سیر کی حالت میں۔ قول آپکا نقیہا

هُوَ بِكَسْرِ النُّونِ وَإِسْكَانِ الْقَافِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ مِنْ تَحْتُ وَهُوَ الْمُخُّ مَعْنَاهُ
ساتھ کسرہ نون اور سکون قاف اور ساتھ یا بدو نقطوں والیکے نیچے سے اور وہ مغز ہے یعنے

أَسْرِعُوا بِهَا حَتَّى تَصِلُوا الْمَقْصِدَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ مُخُّهَا مِنْ ضَنْكِ السَّيْرِ وَ
جلدی چلاؤ انکو کہ تم منزل کو پہنچ جاؤ۔ پہلے ختم ہو جانے مغز انکے سے بسبب سختی سیر کے اور

التَّعْرِيسُ النُّزُولُ فِي اللَّيْلِ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
تعریس رات کا اترنا ہے اور ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى
کہ رسول اللہ صلعم جب رات کو نزول فرماتے تو اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاتے

يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ رَوَاهُ
اور جب صبح سے کچھ اول فروکش ہوتے تو اپنا بازو کھڑا کرتے اور اپنی ہتھیلی پر سر رکھ لیتے۔ روایت کی یہ

ف ا
ی الزراق ۱۲ منہ
ی چلانے میں نرمی کرو کہ
ے چلتے چرتے جائیں ۱۲
۳ یعنے قحط ۱۲
۴ درحالیکہ باقی ہو
ونٹوں میں گودا انکا یعنی
ونٹوں کی ہڈیوں کی گودا نہ
و کھٹنے پاوے طاقت
ن کی بچانے پاوے
تم منزل پر پہنچ جاؤ
س حدیث میں حضرت
لی اللہ علیہ وسلم نے سفر
کی حکمتیں امت
کو
بتائیں
رات کو اکثر کیڑے
کوڑے سانپ وغیرہ
دھر سے گذرتے ہیں
کچھ کھانا وغیرہ کے طلب
کے لئے اس لئے راہ
سے بچ کر اترنیکا
ارشاد فرمایا قربان
آپکی شفقت کے ۱۲
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

مسلم قال العلماء انما نصب ذراعه لئلا يستغرق في النوم فتفوت صلوة
مسلم نے ۔ علماء کہتے ہیں کہ ہتھیلی پر بازو اسلیے رکھ لیا کرتے تھے تاکہ نیند میں استغراق نہ ہوجائے کہ صبح کی نماز فوت نہ ہو جائے

الصبح عن وقتها او عن اول وقتها وعن انس رضي الله عنه قال قال
یا اول وقت نہ پڑھی جائے ۔ اور انس رضی سے روایت ہے ۔

رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالدلجة فان الارض تطوى
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ۔ کہ تم کو لازم ہے ۔ کہ اول رات چلا کرو کہ رات کو زمین پیچیدہ کی جاتی ہے ۔

بالليل رواه ابوداود باسناد حسن الدلجة السير في الليل وعن
روایت کی یہ ابوداود نے ساتھ اسناد حسن کے ۔ دلجہ رات میں چلنا ہے اور ابو

ابي ثعلبة الخشني رضي الله عنه قال كان الناس اذا نزلوا منزلا تفرقوا
ثعلبہ خشنی رضی سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی منزل میں فروکش ہوتے تو پہاڑوں کے

في الشعاب والاودية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تفرقكم
دروں اور نالوں میں متفرق و منتشر ہوکر اتر پڑتے ۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پہاڑوں کے

في هذه الشعاب والاودية انما ذلكم من الشيطان فلم ينزلوا بعد ذلك
دروں اور نالوں میں تمہارا متفرق اور منتشر ہوجانا شیطان سے ہے ۔ سو اس سے بعد کسی منزل میں نہیں اترتے تھے ۔

منزلا الا انضم بعضهم الى بعض رواه ابوداود باسناد حسن وعن سهل
مگر اس طرح کہ ایک دوسرے سے متصل ہوکر اترتے ۔ روایت کی یہ ابوداود نے اسناد حسن سے ۔ اور سہل

ابن عمرو وقيل سهل بن الربيع بن عمرو الانصاري المعروف بابن الحنظلية
ابن عمرو اور کہا گیا ہے ۔ سہل بن ربیع بن عمرو انصاری عرف ابن الحنظلیہ سے

وهو من اهل بيعة الرضوان رضي الله عنه قال مر رسول الله صلى الله
جو بیعۃ الرضوان ف۱ والوں سے ہے ۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم ببعير قد لحق ظهره ببطنه فقال اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة
علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس سے گذرے کہ اسکی پشت پیٹ سے چمٹی ہوئی تھی ۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان چوپایوں بے زبانوں کے بارہ میں خدا تعالیٰ سے ڈرو ف۲

فاركبوها صالحة وكلوها صالحة رواه ابوداود باسناد صحيح وعن ابي
ان پر سواری کرو صلاحیت و درستی سے اور انکو کھاؤ صلاحیت و درستی سے ۔ روایت کی یہ ابوداود نے اسناد صحیح سے ۔ اور ابو

جعفر عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما قال اردفني رسول الله صلى الله عليه
جعفر عبد اللہ بن جعفر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

ف۱ قولہ بیعۃ الرضوان الخ چھٹے سال ہجری کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں پہونچکر مکہ میں عثمان رضی کو بھیجا پھر خبر جھوٹی اڑی کہ ان کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے پہل کی اور یہ بھی کہا کہ آدمی مکہ کے لشکر نے گرد آکے کہ اکیلے دوکیلے کو مارین وہ سب جیتے پکڑ لیے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لڑنیکا ایک کیکر کے نیچے بیٹھے اور کہا مجھ سے قول کرو کہ مرنے تک نہ تباہی نہ کروسے قول دیا اور راہی لوگوں کے حق میں یہ آیت اتری ہے لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے جس وقت بیعت کی انہوں نے ساتھ تیرے نیچے درخت کے ۱۲

ف۲ یعنی ان کے حقوق ادا کرکے اپنے حقوق ان سے لیا کرو ۱۲ ف۳ مگر شیطان سے کہ تم کو ایک دوسرے سے جدا کرے اور دشمن قابو پاکر حملہ کریں اور تم کو ایک ایک مار ڈالیں ۱۲

وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ وَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَ

وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور مجھ سے ایک بات مخفی کہی کہ میں وہ بات کسی کے پاس ذکر نہ کروں کا ف۱ اور

كَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفٌ أَوْ حَائِشُ

رسول اللہ صلعم کو بہت محبوب ہوا کرتا تھا کہ پردہ کرے واسطے حاجت اپنی کے کسی مکان بلند یا حائش

نَخْلٍ يَعْنِي حَائِطَ نَخْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا مُخْتَصَرًا وَزَادَ فِيهِ الْبَرْقَانِيُّ بِإِسْنَادِ

نخل کو ف۲ روایت کی یہ مسلم نے مختصراً اور برقانی نے مسلم کی اسی اسناد سے

مُسْلِمٍ هٰذَا بَعْدَ قَوْلِهِ حَائِشُ نَخْلٍ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا

قول حائش نخل کے بعد اسمیں یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک انصاری کے باغ میں آئے۔

فِيهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرْجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ

اس باغ میں ایک اونٹ تھا۔ جب اسنے رسول اللہ صلعم کو دیکھا تو آواز کی اور اُسکی آنکھیں جاری ہو گئیں۔

فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ سَرَاتَهُ أَيْ سَنَامَهُ وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ

نبی صلعم اسکے پاس تشریف لائے اور اسکے کوہان اور کانوں کے پیچھے ہاتھ لگایا وہ ٹھیر گیا

فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هٰذَا لِي

آپنے فرمایا یہ اونٹ کس کا ہے ایک جوان نے انصار میں سے کہا

يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا

یا رسول اللہ یہ اونٹ میرا ہے آپنے فرمایا تو اس چوپایہ کے حق میں جسکا اللہ نے تجھ کو مالک کیا ہے اللہ سے نہیں ڈرتا۔ اس لئے

فَإِنَّهُ يَشْكُو إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ كَرِوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ قَوْلُهُ

میرے پاس شکایت کی ہے کہ تو اسکو بھوکا رکھتا ہے ف۳ اور تھکا دیتا ہے۔ روایت کی یہ ابو داود نے مثل برقانی کے قول اسکا

ذِفْرَاهُ هُوَ بِكَسْرِ الذَّالِ الْمُعْجَمَةِ وَإِسْكَانِ الْفَاءِ وَهُوَ لَفْظٌ مُفْرَدٌ مُؤَنَّثٌ قَالَ

ذفراہ یہ ساتھ کسرہ ذال معجمہ اور سکون فا کے اور وہ لفظ ہے مفرد مؤنث

أَهْلُ اللُّغَةِ الذِّفْرَى الْمَوْضِعُ الَّذِي يَعْرَقُ مِنَ الْبَعِيرِ خَلْفَ الْأُذُنِ وَقَوْلُهُ

لغت والوں نے کہا ذفری وہ موضع ہے جس پر پسینا آتا ہے کان کے پیچھے اور قول آپکا

تُدْئِبُهُ أَيْ تُتْعِبُهُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا

تدئبہ یعنے تھکا دیتا ہے اسکو اور انس رضہ سے روایت ہے کہ جب ہم کسی منزل میں اُترا کرتے

لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحُلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ قَوْلُهُ لَا نُسَبِّحُ

تو اونٹوں کے پالان اتارنے سے پہلے نماز بھی نہ پڑھا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابو داود نے ساتھ اسناد کے جو مسلم کی شرط پر ہے قول اسکا لا نسبح

ف۱ شاید اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہوگا کہ یہ بات کسی سے ذکر نہ کرنی ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف۲ یعنی کھجوروں کے باغ ۱۲

ف۳ تو بھوکا رکھنا بھی ظلم ہے اور جیسے چارہ کم کھلا ہو اور کام بہت لیتے ہو۔ یہ ظلم ہے اور اگر چارہ بہت دیا جاوے اور کام بھی بہت لیا جاوے مگر اتنا جتنا وہ طاقت رکھے تو یہ ظلم نہیں۔ امام نووی نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضاء حاجت کے وقت ایسا پردہ کرنا کہ تمام بدن اسکا نظر نہ آوے سنت مؤکدہ ہے ۱۲ نووی

أَيْ لَا نُصَلِّي النَّافِلَةَ وَمَعْنَاهُ أَنَّا مَعَ حِرْصِنَا عَلَى الصَّلٰوةِ لَا نُقَدِّمُهَا

یعنی ہم نماز نفل نہ پڑھا کرتے تھے۔ باوجود اسکے کہ ہمکو نماز کی بڑی حرص تھی پھر بھی ہم

عَلٰى حَطِّ الرِّحَالِ وَإِرَاحَةِ الدَّوَآبِّ

پالان اتارنے اور چوپاؤں کو آرام دینے سے پہلے نہ کرتے تھے ۔۔ف۱

بَابٌ فِيْ إِعَانَةِ الرَّفِيْقِ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ تَقَدَّمَتْ

باب رفیق کی اعانت کرنیکے بیان میں۔ اس باب میں بہت حدیثیں ہیں جو پیچھے گذر چکی ہیں۔

كَحَدِيْثِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ وَحَدِيْثِ

مثل واللہ فی عون العبد الخ اور

كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَأَشْبَاهِهِمَا عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کل معروف صدقۃ الخ وغیرہما ابوسعید خدری رض سے روایت ہے

قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ

کہ ہم سفر میں تھے کہ ایک آدمی اپنے اونٹ پر آیا اور

يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ

دائیں بائیں آنکھ دوڑائی رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص کے پاس سواری

ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلٰى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ

زائد ہو وہ اسکو دیدیوے جسکے پاس سواری نہیں اور جسکے پاس زاد زیادہ ہو وہ اسکو دیدیوے

عَلٰى مَنْ لَا فَضْلَ لَهُ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَهُ حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ

جسکے پاس نہو آپنے سب اقسام مال کے اسی طرح ذکر فرمائے تاکہ ہمنے خیال کیا کہ زائد مال میں

لِأَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ

ہمارا کچھ حق نہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ف۲ اور جابر رض سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَّغْزُوَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَ

اللہ صلعم نے ایک غزوہ کا ارادہ کیا۔ پس فرمایا اے مہاجرو اور

نْصَارِ إِنَّ مِنْ إِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَّيْسَ لَهُمْ مَالٌ وَّلَا عَشِيْرَةٌ فَلْيَضُمَّ أَحَدُكُمْ

انصار کی جماعت تمہارے بھائیوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں کہ انکے پاس مال نہیں اور نہ انکی برادری ہے تمکو مناسب ہے کہ تم میں ہر ایک دو دو

إِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ أَوِ الثَّلٰثَةَ فَمَا لِأَحَدِنَا مِنْ ظَهْرٍ يَّحْمِلُهُ إِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ

اور تین تین اپنے ساتھ ملالے پس ہم میں سے کسی کے پاس سواری نہ تھی مگر یہ کہ ایک دوسرے کے بعد باری باری سوار ہوتے تھے ۔

ف۱ جو پڑھتے نماز نفل الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانوروں کے حال کی رعایت کرنا نفل عبادت پر مقدم ہے ۱۲ ۱۲

ف۲ یعنی دائیں بائیں دیکھتا تھا یعنی اپنی حاجت روائی کیلئے کچھ طلب کرتا تھا از زاد و راحلہ سے محتاج تھا یعنی اسکا اونٹ بسبب تکان کے سواری کے لائق نہ تھا اسلئے حضرت نے لوگوں کو درماندوں کی خبرگیری کرنے کی رغبت دلائی ۱۲ ظ ز ع



يعني أحدهم فضممت إلى اثنين أو ثلاثة وما لي إلا عقبة كعقبة أحدهم

یعنے ہمیں دو یا تین کو اپنے ساتھ ملا لیا اور مجھے بھی اونٹ پر باری سے سواری

من جملي رواه أبو داود وعنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخلف

ملتی تھی ۔ روایت کی یہ ابو داود نے ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں

في المسير فيزجي الضعيف ويردف ويدعو له رواه أبو داود بإسناد حسن

چلتے چلتے پیچھے رہ جایا کرتے پس ضعیف سواری کو ہانکتے اور کسی کو اپنے پیچھے چڑھا لیتے اور ضعیف کے لئے دعا کرتے ۔ روایت کی یہ ابو داود نے اسناد حسن سے

باب ما يقوله إذا ركب دابته للسفر

باب اس بیان میں کہ جب سفر کے لئے چوپایہ پر سوار ہو تو کیا کہا کرے ۔

قال الله تعالى وجعل لكم من الفلك والأنعام ما تركبون لتستووا على

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بنا دئے تمہارے لئے چوپائے اور کشتی جس پر سوار ہوتے ہو ۔ تا چڑھ بیٹھو ۔

ظهوره ثم تذكروا نعمة ربكم إذا استويتم عليه وتقولوا سبحان الذي

اسکی پیٹھ پر پھر یاد کرو اپنے رب کا احسان جب بیٹھ چکو اسپر اور کہو پاک ذات ہے وہ جس نے

سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى ربنا لمنقلبون وعن ابن عمر رضي

بس میں دیا ہمارے یہ اور ہم نہ تھے اسکے مقابل ہونیوالے اور ہمکو اپنے رب کیطرف پھرجانا ہے اور ابن عمر سے روایت ہے

الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا استوى على بعيره خارجا إلى سفر

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے وقت سفر کو اپنے اونٹ پر چڑھتے تو پہلے

كبر ثلاثا ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وإنا إلى

تین بار تکبیر کہتے پھر کہتے پاک ذات ہے وہ جسنے بس میں دیا ہمارے یہ اور ہم نہ تھے اسکے مقابل ہونیوالے اور ہم کو اپنے

ربنا لمنقلبون اللهم إنا نسألك في سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ما

رب کیطرف پھر جانا ہے اے اللہ ہم پوچھتے ہیں اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقوے اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو خوش

ترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده اللهم أنت الصاحب

ہو اے اللہ اس سفر ہمارا آسان کر اور اسکی مسافت ہمارے لپیٹ دے اے اللہ تو سفر میں

في السفر والخليفة في الأهل اللهم إني أعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة

رفیق اور گھر کے لوگوں پر تو ہی خلیفہ ہے اے اللہ میں تیرے ساتھ پناہ چاہتا ہوں سفر کی تکلیف اور شدت سے اور بری حالت دیکھنے

المنظر وسوء المنقلب في المال والأهل والولد وإذا رجع قالهن وزاد فيهن

سے اور مال اور گھر اور اولاد میں برا حال ہو جانے سے اور جب سفر سے واپس آتے تب بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ الفاظ زیادہ

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ مُقْرِنِيْنَ مُطِيْقِيْنَ

م پھرنیوالے ہیں سفر سے اپنے وطن کیطرف توبہ کرنیوالے ہیں بندگی کرنیوالے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنیوالے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے قول کا مقرنین یعنی طاقت رکھنے والے

وَالْوَعْثَاءُ بِفَتْحِ الْوَاوِ وَاِسْكَانِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْمَدِّ وَ

اور وعثا ساتھ فتح واو اور سکون عین مہملہ اور ثا تین نقطہ والے کے اور ساتھ مد کے

هِيَ الشِّدَّةُ وَالْكَآبَةُ بِالْمَدِّ وَهِيَ تَغَيُّرُ النَّفْسِ مِنْ حُزْنٍ وَّنَحْوِهٖ وَالْمُنْقَلَبُ الْمَرْجِعُ

سختی کو کہتے ہیں اور کآبہ ساتھ مد کے اور وہ بدلنا نفس کا ہے ساتھ غم اور مانند اسکے کے اور منقلب لوٹنے کی جگہ ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ

علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو سفر کی شدت اور پھرنے کے رنج سے اور زیادتی کے بعد نقصان لاحق ہونے سے

وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا هُوَ فِيْ صَحِيْحِ

اور مظلوم کی دعا سے اور اہل اور مال میں بری نظر سے تعوذ کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اسی طرح ہے یہ صحیح

مُسْلِمٍ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ بِالنُّوْنِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَآئِيُّ قَالَ

مسلم میں الحور بعد الکون ساتھ نون کے۔ اور اسی طرح روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے

التِّرْمِذِيُّ وَيُرْوٰى الْكَوْرِ بِالرَّآءِ وَكِلَاهُمَا لَهٗ وَجْهٌ قَالَ الْعُلَمَآءُ وَمَعْنَاهُ بِالنُّوْنِ وَ

ترمذی نے کہا اور بعض نے اسکو را کے ساتھ روایت کیا ہے، اور دونوں کی ایک وجہ ہے علما نے کہا۔ اور معنے اسکا ساتھ نون اور

الرَّآءِ جَمِيْعًا الرُّجُوْعُ مِنَ الْاِسْتِقَامَةِ اَوِ الزِّيَادَةِ اِلَى النَّقْصِ قَالُوْا وَرِوَايَةُ الرَّآءِ

را دونوں کے پھرنا ہے استقامت سے یا زیادت نقصان کی طرف اور انہوں نے کہا کہ روایت را کی

مَاْخُوْذَةٌ مِّنْ تَكْوِيْرِ الْعِمَامَةِ وَهُوَ لَفُّهَا وَجَمْعُهَا وَرِوَايَةُ النُّوْنِ مِنَ الْكَوْنِ مَصْدَرُ

ماخوذ ہے تکویر العمامہ سے اور وہ لپیٹنا ہے اسکا اور اکٹھا کرنا ہے اسکا اور روایت نون کی کون سے ہے جو مصدر ہے

كَانَ يَكُوْنُ كَوْنًا اِذَا وُجِدَ وَاسْتَقَرَّ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ شَهِدْتُ

کان یکون کونا کا جب پائی جاوے اور قرار پکڑے اور علی بن ربیعہ رضی سے روایت ہے کہ میں

عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ سواری کو جانور حاضر کیا گیا جب انہوں نے اپنا پاؤں

فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا

رکاب میں رکھا تو بسم اللہ کہا جب اس کی پشت پر سیدھے بیٹھے تو الحمد للہ الذی سخر لنا

ف۔ قولہ مظلوم کی دعا سے الخ مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگتے کہ وہ بہت جلد قبول ہوتی ہے، اور حقیقت میں پناہ مانگی ہے ظلم سے کہ ظلم نہ کروں ہیں تا مظلوم بددعا نہ کرے مجھ پر معاذ رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلعم نے عامل کر کے بھیجا تھا اپنی وصیت میں یہ بھی اسکو سمجھایا تھا کہ بچ تو بد دعا مظلوم کی سے اس واسطے کہ نہیں درمیان دعا مظلوم کے اور درمیان اللہ کے کوئی پردہ یعنی فوراً قبول ہوتی ہے سعدی بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید ۱۲ غزنوی

هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پھر الحمد للہ تین

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَا
بار کہا پھر اللہ اکبر تین بار کہا پھر سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفر

غْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيْلَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ
لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت کہکر خندہ کیا کسی نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے کس چیز سے

اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ
خندہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلعم کو میں نے دیکھا تھا کہ آپ نے ایسا ہی کیا تھا۔ جیسا میں نے کیا ہے پھر آپ نے خندہ کیا

ضَحِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ سُبْحَانَهٗ يَعْجَبُ
میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کس سبب سے ہنسے آپ نے فرمایا کہ جب بندہ اے رب میرے گناہ بخش کہتا ہے

مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے کہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی دوسرا گناہ نہیں بخشتا۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِيْ بَعْضِ النُّسَخِ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوٗدَ
ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور بعضے نسخوں میں حسن صحیح ہے۔ اور یہ ابو داؤد کی عبارت ہے۔

بَابُ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا وَشِبْهَهَا وَتَسْبِيْحِهٖ

باب اس بیان میں کہ مسافر جب گھاٹی وغیرہ بلند جگہ پر چڑھے تو تکبیر کہے۔ اور

اِذَا هَبَطَ الْاَوْدِيَةَ وَنَحْوَهَا وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُبَالَغَةِ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ وَ
جب میدان وغیرہ پستی میں اُترے۔ تو تسبیح کہے۔ اور تکبیر وغیرہ میں آواز بلند کرنے میں مبالغہ کرنے سے

نَحْوِهٖ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا
نہی کے بیان میں۔ جابر رض سے روایت ہے کہ جب ہم ۱ بلند جگہ پر چڑھا کرتے تو تکبیر کہا کرتے اور جب پستی میں اترتے

سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
تو تسبیح کہا کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوْشُهٗ اِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوْا وَاِذَا هَبَطُوْا سَبَّحُوْا رَوَاهُ
اور آپکے لشکر جب اونچی جگہ پر چڑھا کرتے تو تکبیر کہتے اور جب نیچے کو اترتے تو تسبیح کہا کرتے تھے۔ روایت کی یہ

اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ
ابو داؤد نے اسناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم جب

۱ حدیث میں کُنّا کا لفظ آیا ہے یعنی تھے ہم اکثر محدثین کے نزدیک جب صحابی کہے کُنّا تو وہ حدیث بھی مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے کیونکہ اس سے انکی مراد یہ ہوتی ہے کہ ہم یہ کام رسول اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کرتے تھے اور آپکا زمانہ وحی کے نزول کا زمانہ تھا تو وہ کام جسکا صحابی ذکر کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ عالم الغیب کو پسند نہ ہوتا تو اس کے ممانعت کے لئے وحی آتی اور شاید یہ مراد ہو کہ ہم یہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کرتے تھے اور آپ اُس پر انکار نہ فرماتے تھے تو یہ سنت تقریری ہوئی ۱۲ غزنوی

مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلَّمَا أَوْفَى عَلٰى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ

حج اور عمرہ سے واپس آتے۔ جب کسی گھاٹی پر چڑھتے تو تین بار تکبیر کہتے پھر کہتے نہیں کوئی معبود

إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

برحق سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں اسیکا ملک ہے۔ اسی کو حمد ہے وہ ہر شئے پر قدرت والا ہے۔

آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ

اللہ کیطرف پھر آنیوالے توبہ کرنیوالے بندگی کرنیوالے اپنے رب کو سجدہ کرنیوالے۔ اللہ کی حمد کرنیوالے اللہ نے اپنا وعدہ

وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

سچا کیا اور اسنے اپنے بندہ کی مدد کی اور اس اکیلے نے لشکروں کو ہزیمت دی متفق علیہ ۔ اور مسلم کی روایت میں ہے۔

إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ أَوِ السَّرَايَا أَوِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ قَوْلُهٗ أَوْفَى أَيِ ارْتَفَعَ

جب لشکروں سے یا سریوں سے یا حج سے یا عمرہ سے واپس آتے قول اسکا اوفٰی یعنے چڑھا اور

وَقَوْلُهٗ فَدْفَدٍ هُوَ بِفَتْحِ الْفَائَيْنِ بَيْنَهُمَا دَالٌ مُهْمَلَةٌ سَاكِنَةٌ وَآخِرُهٗ دَالٌ

قول اسکا فدفد ساتھ دو فا مفتوحہ کے درمیان انکے دال حطہ ساکنہ اور آخر اسکے اور دال ہے

أُخْرٰى وَهُوَ الْغَلِيظُ الْمُرْتَفِعُ مِنَ الْأَرْضِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور وہ سخت مکان ہے بلند زمین سے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى

کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے وصیت کریں فرمایا تجھے لازم ہے۔

اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَ

کہ اللہ سے ڈرتا رہے اور جب کسی بلندی پر چڑھے تو تکبیر کہے جب وہ واپس چلا گیا تو آپنے فرمایا اے اللہ اسکے لئے مسافت لپیٹ دے اور

هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى

اسپر سفر آسان کر دے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ ف ل اور ابو موسٰے

الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا

اشعری سے روایت ہے کہ ہم نبی صلعم کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ جب کسی

أَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میدان میں ہم پہنچتے تو تہلیل و تکبیر ایسی کہا کرتے کہ ہماری آوازیں بلند ہو جاتیں نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ

وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو اپنے نفسوں پر نرمی کرو۔ تم بہرے اور غائب کو نہیں بلاتے تم

ف ل نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور نقل کیا اسکو ابن حبان نے اور شرف ساتھ فتح شین اور راء کے کہتے ہیں مکان بلند کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسافر کسی بلند جگہ پر چڑھے تو تکبیر کہنا اسکو مستحب ہے اور یہ جو فرمایا لپیٹ اسکے لئے دوری یعنے سفر کو اسپر آسان کر کہ اسکی تکلیف اسپر ہلکی ہو جاوے اور اسکی مشقت کم اور احمد اور ابو یعلے نے انس رض کی حدیث سے نکالا کہ حضرت صلعم جب زمین سے کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو فرماتے اللہم لک الشرف علی کل شرف ولک الحمد علی کل حال یعنے یا الٰہی تو اونچا ہے ہر اونچان سے اور ہر حال تیری ہی واسطے تعریف ہے کہا ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اور اس حدیث میں زیاد نمیری ہے جو ضعیف ہے اور باقی اسکے راوی پختہ ہیں ۱۲ منزل الابرار

تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَّهُوَ مَعَكُمْ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِرْبَعُوْا بِفَتْحِ الْبَاءِ

سننے والے قریب کو بلاتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے بیشک وہ سننے والا قریب ہے۔ متفق علیہ اربعوا ساتھ فتح

الْمُوَحَّدَةِ اَيْ اُرْفُقُوْا بِاَنْفُسِكُمْ

با موحدہ کے ہے یعنے نرمی کرو اپنی جانوں پر

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي السَّفَرِ

باب سفر میں دعا مانگنے کے استحباب کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ

وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخص کی دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں ایک مظلوم کی دعا دوسرے

الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

مسافر کی دعا۔ تیسری باپ کی دعا اپنے فرزند پر۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَّلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ عَلٰى وَلَدِهٖ

حسن ہے۔ اور ابی داؤد کی روایت میں علی ولدہ کا لفظ نہیں ہے

بَابُ مَا يَدْعُوْبِهٖ اِذَا خَافَ نَاسًا اَوْ غَيْرَهُمْ

باب اس بیان میں کہ جب آدمیوں وغیرہ سے کسی طرح کا خوف ہو تو کیا دعا کیا کرے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ابوموسٰی رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کو جب

اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

کسی قوم سے خوف ہوا کرتا تھا تو دعا کرتے تھے۔ اے اللہ ہم تجھکو انکے مقابل کرتے ہیں اور انکی شرارتوں سے تیری ساتھ پناہ پکڑتے ہیں۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ساتھ اسناد صحیح کے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب اس بیان کہ جب منزل میں اترے تو کیا کہا کرے۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى

خولہ بنت حکیم رضہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے

ف فرمایا شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب شرح حدیث النزول میں کہ یہاں کہیں اللہ تعالی نے اپنی ذات کو قریب کے ساتھ موصوف کیا ہے تو وہ عام نہیں ہے سب مخلوق کیساتھ بمعیت علم کی طرح بلکہ قریب خاص ہے ساتھ بعض مخلوق کے مانند دعا کرنیوالے کی جو اس آیت میں مذکور ہے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان تو اللہ تعالی قریب ہوتا ہے دعا کرنیوالوں سے اور نیز قریب کرتا ہے نمازی سے رجیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اور قریب کرتا ہے عرفات والوں کی طرف اور یہ بھی حدیث شریف سے ثابت ہے، تو قرآن شریف اور حدیث مطہر میں کسی جگہ قرب عام نہیں آیا جو اس سے مراد علم اور قدرت لیا جاوے اور آیت نحن اقرب الیہ من حبل الورید میں اور ونحن اقرب الیہ منکم میں قرب سے مراد قرب ملائکہ ہے سلف کے مفسرین نے یہی معنی کیا ہے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص منزل میں اترے پھر کہے میں اللہ کے کلمات کاملہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔

شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ
اُسکی چیز کی شرارت سے جو اُسنے پیدا کی ہے۔ تو اُسکو اُس منزل سے کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہ کریگی روایت کی یہ مسلم نے۔ اور

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ
ابن عمر رضہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلعم کو جب سفر میں

فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللهُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ
رات آجاتی تو یہ کلمے کہا کرتے اے زمین تیرا اور میرا رب اللہ ہے میں اللہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔ تیری شرارت سے اور اس چیز کی

مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ اَعُوْذُ مِنْ شَرِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ
شرارت سے جو تجھ میں ہے۔ اور اس چیز کی شرارت سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور اُس چیز کی شرارت سے جو تجھ پر چلتی پھرتی ہے میں پناہ مانگتا ہوں

وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ رَوَاهُ
کالے سانپ کی شرارت سے اور سانپ اور بچھو اور زمین کے بسنے والوں اور والد اور مولود کی شرارت سے روایت کی یہ

اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْاَسْوَدُ الشَّخْصُ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَسَاكِنُ الْبَلَدِ هُمُ الْجِنُّ الَّذِيْنَ هُمْ
ابوداؤد نے اسود کے معنے شخص یعنی صورت جُثہ ہے ۔ کہا خطابی نے وساکن البلد جن ہیں جو

سُكَّانُ الْاَرْضِ قَالَ وَالْبَلَدُ مِنَ الْاَرْضِ مَا كَانَ مَاْوَى الْحَيَوَانِ اِنْ لَّمْ
زمین میں رہتے ہیں۔ اور کہا اور بلد وہ جگہ ہے جو حیوانات کی جگہ ہو اگرچہ

يَكُنْ فِيْهِ بِنَاءٌ وَّمَنَازِلُ قَالَ وَيَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ بِالْوَالِدِ اِبْلِيْسُ وَمَا وَلَدَ الشَّيَاطِيْنُ
اُسمیں عمارت اور مکانات نہ ہوں کہا۔ اور احتمال ہے کہ مراد والد سے ابلیس ہو اور مراد ما ولد سے شیاطین ہوں

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ الْمُسَافِرِ الرُّجُوْعَ اِلٰى اَهْلِهِ اِذَا قَضٰى

باب اس بیان میں کہ مسافر جب اپنا کام جسکے لیے سفر کیا تھا کرلے تو اُسکو مستحب ہے کہ جلدی اپنے گھر کی طرف

حَاجَتَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
واپس آوے۔ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَاِذَا
فرمایا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے تم کو کھانے اور پینے اور سونے سے روکتا ہے جب

قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ نَهْمَتُهُ مَقْصُوْدُهُ
سفر سے اپنا مطلب پورا کرلو تو گھر کو واپس آنے میں جلدی کیا کرو۔ متفق علیہ نہمتہ مقصود ہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقُدُوْمِ عَلَى اَهْلِهِ نَهَارًا وَّكَرَاهَتِهِ فِي اللَّيْلِ

باب مسافر کے سفر سے آتے ہوئے دقت گھر میں دن کو آنیکے استحباب میں اور ضرور ی حاجت کے سوا رات کو گھر میں آنے کی

لِغَيْرِ حَاجَةٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کراہت کے بیان میں۔ جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقَنَّ اَهْلَهُ لَيْلًا وَّفِي رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ

فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی بہت دیر گھر سے غائب رہا کرے تو رات کو اپنے گھر میں نہ آیا کرے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اللہ صلعم نے اس سے نہی فرمائی ہے کہ مرد رات کو اپنے گھر کے لوگوں میں آوے۔ متفق علیہ ف اور

اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ

انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم اپنے گھر میں رات کو نہ آتے تھے۔

لَيْلًا وَّكَانَ يَاْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلطُّرُوْقُ الْمَجِيْءُ فِي اللَّيْلِ

پہلے پہر یا پچھلے پہر آیا کرتے تھے۔ متفق علیہ طروق کے معنے رات کو آنا

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ اِذَا رَجَعَ وَاِذَا رَاٰى بَلْدَتَهُ فِيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ

باب اس بیان میں کہ جب آدمی واپس آوے اور جب اپنا شہر دیکھے تو کیا کہے اس مضمون میں ابن عمر کی حدیث

عُمَرَ السَّابِقُ فِي بَابِ تَكْبِيْرِ الْمُسَافِرِ اِذَا صَعِدَ الثَّنَايَا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

باب تکبیر المسافر اذا صعد الثنایا میں گذر چکی ہے۔ انس رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ

کہ ہم نبی صلعم کی رفاقت میں سفر سے واپس آئے کہ جب ہم مدینہ کی پشت پر پہونچے تو آپنے یہ کلمات کہنے شروع کئے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا

اللہ کی طاعت پھر آنیوالے توبہ کرنیوالے اپنے رب کی بندگی کرنیوالے اسی کی حمد کرنیوالے آپ یہ کلمے کہتے رہے تا کہ ہم

الْمَدِيْنَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مدینہ میں آ پہونچے۔ روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ اسْتِحْبَابِ ابْتِدَاءِ الْقَادِمِ بِالْمَسْجِدِ الَّذِيْ فِيْ جِوَارِهِ

باب اس بیان میں کہ مسافر جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جو اسکے گھر کے نزدیک ہو جاوے۔

وَصَلٰوتِهِ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اور دو رکعت نماز نفل ادا کرے کعب بن مالک رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

ف

پس نہ آئے اپنے گھر میں
رات کو دن کے آنے میں
بہت فائدے ہیں کہ عورت
اپنی پاکی نہ کرلے غسل کرے
کپڑے بدلے تاکہ خاوند کو
نفرت نہو اور خاوند
کبھی نہ ہو کہ صفائی کا خیال
کرے کہ عورت کو نفرت نہ
ہو اور دن میں عمدہ کھانا
... سامان ہو سکتا ہے
... رات کے
... آنے میں
... کچھ نہیں ہو سکتا
... اگر بہت سے گھر
... کو اطلاع ہو تو سے
... ہے تو پھر گھر میں
رات آنے کو کچھ مضائقہ
نہیں شریعت کے کاموں
میں ہزاروں فائدے
دینی اور دنیوی ہیں
رقت پہ ان کی خوبیاں
ظاہر ہوتی ہیں ۱۲

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو اول مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز مسجد میں پڑھتے متفق علیہ

بَابُ تَحْرِيمِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ وَحْدَهَا

باب اس بیان میں کہ عورت اکیلی کو سفر کرنا حرام ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا

کہ جو عورت اللہ اور دن پچھلے کے ساتھ ایمان رکھتی ہو اسکو حلال نہیں کہ بدون محرم کے اکیلی ایک دن رات کی مسافت

مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

سفر کرے متفق علیہ اور ابن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا

صلعم کو فرماتے سنا کہ مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے مگر یہ کہ اسکے ساتھ محرم ہو اور

تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ

عورت بدون ذی محرم کے سفر نہ کرے پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میری عورت

حَاجَّةً وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حج کو چلی گئی ہے اور میرا نام فلانے غزوہ میں لکھا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ جا اپنی عورت کے ساتھ حج کر متفق علیہ

الْبَابُ التَّاسِعُ وَالْمِائَتَيْنِ كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَفِيهِ أَبْوَابٌ

باب دو سو نواں کتاب فضائل کی اور اس میں کئی باب ہیں

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

باب قرآن پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں ابو امامہ سے روایت ہے

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ

کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ قرآن پڑھو کہ وہ قیامت کے دن

الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ

اپنے اصحاب کی شفاعت کرے گا روایت کیا اسکو مسلم نے اور نواس بن سمعان سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْقُرْآنِ

کہ سنا رسول اللہ صلعم سے فرماتے تھے کہ قیامت کے دن لایا جائے گا قرآن

وَأَهْلِهِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ

اور جو لوگ دنیا میں قرآن پر عمل کرتے تھے حاضر کئے جائیں گے سورۂ بقرہ اور آل عمران آگے آگے ہونگی اپنے پڑھنے والوں عمل کرنیوالوں کی

تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

طرف سے دونوں جھگڑا کرینگی روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عثمان بن عفان رضؓ سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ رَوَاهُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے ملا اور پڑھائے روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

بخاری نے۔ اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن کو سمجھ کر پڑھتا ہے وہ ملائکہ لکھنے والوں پرہیزگاروں کے ساتھ ہوگا۔ اور

الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر مشقت سے پڑھتا ہے۔ اُسکو دوگنا اجر ملے گا۔ متفق علیہ ۳

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابو موسے اشعری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو مومن قرآن پڑھتا ہے وہ اترج کی مثل خوشبو اور

طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا

خوش ذائقہ ہے۔ اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا وہ چھوارے کی مثل ہے کہ اس میں بو نہیں

وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا

اور اس کا مزہ میٹھا ہے۔ اور اُس منافق کی مثل جو قرآن پڑھا کرتا ہے وہ ریحان کی مثل ہے کہ اس کی بو

طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ

خوش اور ذائقہ تلخ ہے۔ اور منافق جو قرآن نہیں پڑھتا مثل اندرائن کے ہے جس کی

لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

بو کچھ نہیں اور ذائقہ سخت کڑوا ہے۔ متفق علیہ ۴ اور عمر بن الخطاب رضؓ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ رَوَاهُ

صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے سبب بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے ۵ اور دوسرے لوگوں کو اسکے سبب پست کرتا ہے روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا

مسلم نے ف اور ابن عمر رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نہیں حسد مگر

فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ

دو چیز میں ایک وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے اور وہ شخص قیام کرتا ہے ساتھ اسکے اوقات رات کی میں اور دن میں اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے

مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْآنَاءُ السَّاعَاتُ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

مال اور وہ خرچ کرتا ہے مال جس اوقات رات کی میں اور اوقات دن کے ہیں متفق علیہ۔ انا یعنے اوقات اور براء بن عازب رض سے

عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَرَسٌ مَرْبُوطَةٌ بِشَطَنَيْنِ

روایت ہے کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس گھوڑا دو رسّی سے بندھا ہوا تھا کہ ناگاہ ڈھانپ لیا

فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کو ابر نے چھپا لیا۔ اور وہ ابر نزدیک ہوتا جاتا تھا۔ اور گھوڑا اسکو دیکھ کر اچھلنے اور کودنے لگا جب صبح ہوئی تو اسنے رسول اللہ صلعم کی

وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الشَّطَنُ

خدمت مقدس میں آکر ذکر کیا۔ آپنے فرمایا یہ سکینہ تھا کہ قرآن کے لئے نازل ہوا تھا۔ متفق علیہ ف۱۔ شطن

بِفَتْحِ الشِّينِ الْمُعْجَمَةِ وَالطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ الْحَبْلُ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ساتھ فتح شین معجمہ اور طاء مہملہ کے یعنے رسّی اور ابن مسعود رض سے روایت ہے۔

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھے۔

فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ

اسکو ایک نیکی ہے اور نیکی دس گنے ہوگی میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے

وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنِ ابْنِ

اور لام ایک حرف ہے۔ اور میم ایک حرف ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابن

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ

عباس رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کے

فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

پیٹ میں قرآن میں سے کچھ نہیں وہ شخص ویران گھر کی مثل ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حسن صحیح ہے۔ ف۲ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ نبی صلے

ف۱ جن لوگوں نے قرآن کو پڑھا اور اُسپر عمل کیا ان کا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اُسپر عمل نہ کیا بے نصیب ہوئے ۱۲
ف۲ سکینہ کہتے ہیں خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اسکے سبب سے دل صاف ہوتا ہے اور نفس کی تاریکی دور ہوتی ہے اور حضور اور ذوق پیدا ہوتا ہے۔ اور کبھی اسکی صورت ابر وغیرہ کی ظاہر ہوتی ہے ۱۲ منظاہر حق
ف۳ اس لئے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ اُسپر ایمان رکھتا ہو وہ گھر ویران کی مانند ہے اور جسکو قرآن آتا ہو اور اُسپر ایمان بھی رکھتا ہو اُسکا باطن ایمان کے نور سے آباد ہے تھوڑا جانتا ہوگا۔ بہت آباد ہوگا۔ ۱۲ منظاہر ح



اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن والے کو کہا جائیگا کہ پڑھ اور چڑھ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا تو دنیا میں

فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا کیونکہ تیرا مرتبہ پچھلی آیت کے نزدیک ہے جو تو پڑھے۔ روایت کی ہے ابو داؤد اور ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ف

بَابُ الْأَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ وَالتَّحْذِيرِ مِنْ تَعْرِيضِهِ لِلنِّسْيَانِ

باب قرآن کے تعہد ذمہ داری و حفاظت کے امر میں اور قرآن فراموش کرنے سے ڈرانے کے بیان میں

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا

ابوموسیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ قرآن ہمیشہ

هَذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْإِبِلِ فِي

پڑھا کرو قسم ہے اُسکی جسکے قابو میں محمد صلعم کی جان ہے کہ البتہ قرآن زیادہ بھاگنے والا ہے اونٹوں سے ۔

عُقُلِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

اپنی رسیوں میں ف متفق علیہ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قرآن والا اونٹ باندھے ہوئے کی مثل ہے اگر اسکی خبرداری کرے گا

أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تھمکو تھام رکھیگا اور اگر اسکو کھولا تو چلا جائیگا ۔ متفق علیہ

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْسِينِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ وَطَلَبِ الْقِرَاءَةِ مِنْ

باب قرآن خوش آوازی سے پڑھنے اور خوش آوازی سے قرأت کی خواہش

حَسَنِ الصَّوْتِ وَالْاِسْتِمَاعِ لَهَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

کرنے سننے کے استحباب کے بیان میں ۔ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ میں نے

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ

رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے کسی چیز رضامندی سے نہیں سنی پیغمبر کی قرأت کے برابر

الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ مَعْنَى أَذِنَ اسْتَمَعَ وَهُوَ إِشَارَةٌ

جو خوش آوازی سے قرآن پڑھے پکارتے ہوئے متفق علیہ اذن کے معنے ہے سنا اور اس میں اشارہ ہے۔

إلى الرضى والقبول وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه أن رسول

رضامندی اور قبولیت کی طرف اور ابو موسیٰ اشعری رضہ سے روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال له لقد أوتيت مزمارا من مزامير آل داود متفق

اللہ صلعم نے اسکو کہا کہ تجھے داؤد کے مزامیر میں سے مزمار عطا کیا گیا ہے۔ متفق

عليه وفي رواية لمسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو رأيتني وأنا

علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اسکو فرمایا کہ اگر تو دیکھتا کہ جب میں

أستمع لقراءتك البارحة وعن البراء بن عازب رضي الله عنه قال سمعت

تیری قرأت کو رات گزشتہ سن رہا تھا ف اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے کہ میں سنتا تھا

رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في العشاء بالتين والزيتون فما سمعت

کو رسول اللہ صلعم نے عشا کی نماز میں سورۃ والتین والزیتون پڑھی تھی میں نے

أحدا أحسن صوتا منه متفق عليه وعن أبي لبابة بشير بن عبد المنذر

آپ سے زیادہ خوش آواز کوئی نہیں سنا۔ متفق علیہ۔ اور ابو لبابہ بشیر بن عبد المنذر

رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يتغن بالقرآن فليس

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہماری سنت پر

منا رواه أبو داود بإسناد جيد معنى يتغنى يحسن صوته بالقرآن وعن

نہیں۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد جید سے۔ ف۔ معنے یتغنی کا خوش آوازی سے قرآن پڑھے

ابن مسعود رضي الله عنه قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم اقرأ علي

روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہ مجھے نبی صلعم نے فرمایا کہ تو مجھے

القرآن فقلت يا رسول الله أقرأ عليك وعليك أنزل قال إني أحب

قرآن پڑھ کر سنا میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں آپکو پڑھ کر سناؤں اور حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے آپ نے فرمایا میں اس بات کو دوست رکھتا

أن أسمعه من غيري فقرأت عليه سورة النساء حتى جئت إلى هذه الآية

ہوں کہ غیر سے سنوں پس میں نے آپکو سورت نساء پڑھ کر سنائی تا کہ اس آیت تک پہونچا

فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيدا قال

فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہؤلاء شہیدا آپ نے فرمایا

حسبك الآن فالتفت إليه فإذا عيناه تذرفان متفق عليه

اب بس کر پس میں نے آپکی طرف دیکھا تو آپ کے دونوں آنکھیں جاری تھیں ان سے متفق علیہ

بَابُ فِی الْحَثِّ عَلٰی سُوَرٍ وَّاٰیَاتٍ مَّخْصُوْصَةٍ

باب سورتیں مخصوصہ اور آیات مخصوصہ پر ترغیب میں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَّافِعِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

ابوسعید رافع بن معلیٰ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِی الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

نے مجھے فرمایا کہ میں مسجد میں سے نکلنے سے پہلے تجھکو قرآن میں سے بڑی عظمت والی سورہ تعلیم کردونگا۔

فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّآ اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّکَ

آپنے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو مینے گذارش کی کہ یارسول اللہ آپنے فرمایا تھا کہ میں تجھ کو

اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ

قرآن کی بڑی سورہ تعلیم کرونگا، آپنے فرمایا الحمد للہ رب العلمین یہی سبع المثانی

وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْٓ اُوْتِیْتُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ

اور قرآن عظیم ہے جو مجھکو ملی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے ف اور ابوسعید خدری

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے قل ہو اللہ احد کے حق میں فرمایا تھا۔

الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

کہ مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے کہ یہ سورہ قرآن کی تہائی کے برابر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَصْحَابِہٖٓ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ فِیْ

صلعم نے اپنے یاروں کو فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک آدمی اس سے عاجز ہے کہ رات کو تہائی قرآن کی پڑھ لیا کرے۔

لَیْلَةٍ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَیْهِمْ وَقَالُوْٓا اَیُّنَا یُطِیْقُ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ قُلْ

یہ بات یاروں کو بہت سخت مشکل معلوم ہوئی اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کون ہے یارسول اللہ جو اسکی طاقت رکھتا ہو۔ آپنے فرمایا قل

هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا

ہو اللہ احد قرآن کی تہائی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور اُسی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

سَمِعَ رَجُلًا یَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یُّرَدِّدُهَا فَلَمَّآ اَصْبَحَ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

کسی کو قل ہو اللہ احد پھر پھر پڑھتے سنا جب صبح ہوئی تو اُس نے رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ وَکَاَنَّ الرَّجُلَ یَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلعم کی خدمت میں ذکر کیا گویا وہ مرد اس قدر پڑھنے کو تھوڑا خیال کرتا تھا۔ رسول اللہ

ف قرآن میں خدا تعالےٰ نے حضرت صلعم پر اپنا احسان جتایا کہ ہمنے تجھکو سبع المثانی اور قرآن عظیم دیا ہے سو حضرتؐ نے فرمایا کہ سبع المثانی اور قرآن عظیم سے مراد سورۂ فاتحہ ہے سبع المثانی اسواسطے کہ اسمیں سات آیتیں ہیں اور کسی نماز میں سورۂ فاتحہ دو بار سے کم نہیں پڑھی جاتی اور اس کا نزول بھی دو بار ہوا کہ مکہ میں بھی اور مدینہ میں بھی، اور قرآن عظیم فاتحہ کو اسلئے فرمایا کہ جو مطالب قرآن میں مفصل ہیں وے تمام اس سورہ میں مجمل موجود ہیں ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ
صلعم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میری جان ہے یہ سورہ قرآن کی تہائی کے برابر ہے روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
بخاری نے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ قَالَ فِي قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ إِنَّهَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ
نے قل ہو اللہ احد کے شان میں فرمایا ہے کہ بیشک یہ سورت قرآن کی تہائی کے برابر ہے روایت کی یہ مسلم نے اور انس رض

أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ هٰذِهِ
سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ میں سورہ قل ہو اللہ

السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
احد کو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت تجھے بہشت میں داخل کرے گی۔ روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ تَعْلِيقًا وَعَنْ عُقْبَةَ
اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور بخاری نے اپنی صحیح میں اس کو تعلیقاً روایت کیا ہے اور عقبہ

ابْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ
ابن عامر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا اُن آیتوں کو

أُنْزِلَتْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ
جو اس رات اتری ہیں ان کے برابر کسی نے کبھی نہیں دیکھیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ

بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
برب الناس روایت کی یہ مسلم نے اور ابوسعید خدری رضہ سے روایت ہے۔

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ
کہ رسول اللہ صلعم معوذتان کے نازل ہونے سے پہلے جن سے اور آدمی کی نظر لگنے سے تعوذ کیا کرتے تھے۔

حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
جب یہ نازل ہوئیں تو ان کو پکڑ لیا اور ان کے سوا جو تعوذ کے طریق تھے چھوڑ دیے۔ روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْقُرْآنِ سُورَةً ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں سے ایک سورت تیس آیت کی ہے کہ شفاعت کی اس نے

ف۱ تمام قرآن کا مطلب تین قسم ہے ایک قسم میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور صفات ہیں دوسری قسم میں قصص ہیں تیسری قسم میں حلال اور حرام کا حکم ہیں اس حساب سے قل ہو اللہ اس قرآن کی تہائی ہوئی کہ اس میں توحید اور صفات الٰہی کا بیان ہے ۱۲ ف۲ لبید بن عاصم یہودی نے حضرت صلعم پر جادو کیا تھا اور تال میں گیارہ گرہیں دی تھیں جب قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی گیارہ آیتیں اتریں تو گیا رہ گرہیں کھل گئیں حضرت صلعم کو صحت حاصل ہوئی۔ یہ جو فرمایا کہ اُن کے برابر کوئی آیت نہیں یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے واسطے یہ دونوں سورتیں بے نظیر ہیں ۱۲ ت

لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

واسطے ایک شخص کے یہاں تک کہ بخشش کی گئی واسطے اسکے اور وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے

وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ تَشْفَعُ وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ

اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابوداؤد کے روایت میں تشفع کا لفظ ہے۔ اور ابومسعود بدری رض سے

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ

روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورہ بقرہ کے آخر سے دو آیت پڑھ لیا کرے رات کو

سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ قِیْلَ كَفَتَاهُ الْمَكْرُوْهَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ

تو یہ دونوں اسکو اس رات کی بلیات کی حفاظت کیلئے کافی ہونگی متفق علیہ۔ بعض نے کہا کفایت کرینگے سختی اس رات کی سے

وَقِیْلَ كَفَتَاهُ مِنْ قِیَامِ اللَّیْلِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

اور بعض نے کہا کفایت کرینگے قیام اس رات کے سے اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم اپنے گھروں کو گورستان مت بناؤ کہ شیطان اس گھر سے نفرت کرتا ہے۔

الَّذِیْ تُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

جسمیں سورہ بقرہ پڑھی جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ابی بن کعب رض سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِنْ كِتَابِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے ابوالمنذر تو جانتا ہے کہ کتاب

اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ

اللہ کی تیرے پاس کونسی آیت بڑی عظمت والی ہے۔ میں نے عرض کی کہ اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم آپنے میرے سینہ میں ہاتھ مارکر فرمایا

لِیَهْنِكَ الْعِلْمُ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اے ابومنذر خوشگوار ہو تجھ کو علم۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے

قَالَ وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ

کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے رمضان کی زکوۃ کا داروغہ مقرر فرمایا پس ایک شخص میرے پاس آیا

فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

اور غلہ میں سے لپین بھرنی شروع کیں میں نے اسکو پکڑ لیا۔ اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ فَخَلَّیْتُ عَنْهُ

علیہ وسلم کے روبرو لیجاؤنگا۔ اسنے کہا میں محتاج ہوں۔ اور عیال کا نفقہ میرے ذمہ ہے اور مجھے سخت حاجت ہے۔ مینے اسکو چھوڑ دیا۔

ف یعنی تم مردوں کی طرح جیسے وہ قبرستانوں میں پڑے ہیں گھروں میں مت پڑے رہا کرو کہ کچھ ذکر الٰہی کرو نہ قرآن پڑھو نہ کوئی عبادت کرو بلکہ نماز و تلاوت کی قرات قرآن سے گھروں کو آباد رکھو کہ شیطان جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس سے بھاگتا ہے ۱۲ ف ۲ اے ابوالمنذر ابومنذر کنیت ہے ابی بن کعب کی قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے۔ حضرت صلعم نے انکی ذہن آزمائی کی پھر انکے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور برکت کی دعا کی آیت الکرسی اس واسطے سب آیتوں سے افضل ہے کہ اس میں صرف خدا کی ذات اور صفات کا بیان ہے ۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ

جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا فٹ کہ اے ابوہریرہ رات تیرے قیدی نے

الْبَارِحَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ

کیا کیا مینے عرض کی یارسول اللہ اسنے عیالداری اور افلاس کی شکایت کی مینے رحم کرکے اس کو چھوڑ دیا۔ فٹ

قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

آپنے فرمایا وہ تجھ سے جھوٹ بول گیا۔ اور عنقریب پھر آوے گا۔ میں رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ

اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جان گیا کہ وہ پھر آویگا میں منتظر تھا کہ وہ پھر آیا اور غلہ میں سے لپین بھرنی شروع کین مینے اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ میں

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا

تجھکو رسول اللہ صلعم کے روبرو لے جاؤنگا اسنے کہا مجھے چھوڑ دے میں محتاج ہون۔ اور عیال کا نفقہ میرے ذمہ ہے۔

أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں پھر نہ آونگا۔ مینے ترس کرکے اسکو چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی۔ تو رسول اللہ صلعم نے مجھے فرمایا

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَ

اے ابوہریرہ رات تیرے قیدی نے کیا کیا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ اُس نے

عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ

عیالداری اور افلاس کی شکایت کی مینے ترس کرکے اسکو چھوڑ دیا۔ آپنے فرمایا اسنے تیرے پاس جھوٹ کہا اور وہ پھر آویگا۔ میں اُس کی

الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

تیسری بار دیکھا منتظر تھا کہ وہ آیا اور غلہ سے لپین بھرنی شروع کین مینے اسکو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ فَقَالَ

صلعم کے روبرو لے جاؤنگا اور یہ تیسری بار ہے کہ تو کہتا ہے۔ میں پھر نہ آونگا۔ اور پھر آجاتا ہے۔ اسنے کہا

دَعْنِي فَإِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُنَّ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ

میں تجھے ایک کلام سکھاتا ہوں کہ اللہ تم اس سے تجھے نفع دیگا۔ مینے کہا کیا کلام ہے اُسنے کہا۔ جب تو اپنے بچھونے پر

إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ

سونے کے واسطے جگہ پکڑے تو آیۃ الکرسی عظیم تک پڑھا کر

فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ

کہ اسکے سبب سے اللہ تم کیطرف سے ایک نگہبان رہیگا۔ اور صبح ہونے تک شیطان تیرے نزدیک نہ آوے گا فٹ

فٹ یعنی وحی سے معلوم کرکے ۱۲

فٹ یعنے سبب عہد اسکے کہ پھر نہ آونگا فٹ یعنے جن اور انس کا شیطان تیرے نزدیک نہ آویگا کہ تجھے دینی یا دنیوی ایذا پہونچائے اور اللہ تم اس صورت کے سبب سے تجھکو بچاویگا سبحان اللہ کس قدر برکت ہے۔ اللہ تم کے کلام میں کہ ایک ہی بار پڑھنے سے شیطان نزدیک ہی نہیں آسکتا۔ مگر شیطان ہر وقت انسان کی دشمنی میں لگا رہتا ہے اور اکثر انسان غافل رہتے ہیں، تو شیطان آدمی کو پڑھنا نہیں دیتا اور پہلے ہی سلا دیتا ہے تو انسان کو چاہیے کہ شیطان کے ... کبھی نہ ۱۲ غزنوی

فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ

میں نے اس کو چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تیرے

أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ

قیدی نے کیا کیا آج رات میں نے عرض کی یارسول اللہ اس نے کہا کہ میں تجھے ایک کلام سکھاتا ہوں جس سے اللہ تجھے نفع کرے گا۔

بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ

اسلئے میں نے اس کو چھوڑ دیا آپنے فرمایا وہ کونسی کلام ہے میں کہا اس نے مجھے کہا جب تو اپنے بچھونے پر سونیکے لئے جا بیٹھے

فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ

تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر یہانتک کہ ختم کرے تو آیت اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کو اور کہا

قَالَ لِي لَا يَزَالُ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَنْ يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ

کہ اللہ کیطرف سے تجھ پر حافظ رہیگا اور صبح ہونے تک شیطان تیرے نزدیک نہ آئیگا نبی ﷺ نے فرمایا

قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ

یہ بات اس نے سچی کہی مگر وہ بہت جھوٹ بولنے والا ہے اے ابوہریرہ تجھے خبر بھی ہے کہ تین رات سے کس کیساتھ کلام کر رہا ہے

يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

میں نے کہا مجھے معلوم نہیں آپنے فرمایا یہ شیطان ہے روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابو الدرداء رض سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورہ

الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ رَوَاهُمَا

کہف کے اول سے دس آیتیں یاد کرلے دجال سے محفوظ رکھا جائیگا ف ۱ اور ایک روایت میں سورہ کہف کی آخری آیتیں ہیں روایت کی

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ

مسلم نے۔ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہا کہ اس وقت کہ جبریل ع

عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ

نبی صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبریل نے اوپر سے آواز سنی اور اپنا سر اٹھا کر دیکھا اور کہا

هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ وَلَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ

کہ آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھلا ہے آج کے سوا کبھی نہیں کھلا۔ پس ایک فرشتہ اس میں سے اترا

فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ

جبرائیل بولے کہ یہ فرشتہ زمین کیطرف اترا ہے اور آج کے سوا کبھی نہیں اترا۔ وہ آیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا اور کہا

ف ۱ بچایا جاویگا شرِ دجال سے ان آیتوں میں ان آیتوں کو یاد کرنا اور غور کرنا ضرور ہے اس لئے نیچری اور مرزائی لوگ مثل دجال کہ پیش خیمہ دجال لعین ہیں اُن کا اس زمانہ میں بڑا بازار ہے اور ان کے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرآنیہ اور غیبیات رحمانیہ کا انکار کرتے ہیں ۱۲ ۱۲

أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ

کہ تم خوش ہو ساتھ دو نوروں کے کہ تم کو دئے گئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی سورۂ الحمد اور سورۂ بقرہ کا

سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلنَّقِيضُ الصَّوْتُ

خاتمہ ان میں سے ایک حرف نہ پڑھیگا مگر تجھ کو اس کا ثواب دیا جائیگا روایت کی یہ مسلم نے ف نقیض آواز کو کہتے ہیں

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِمَاعِ عَلَى الْقِرَاءَةِ

باب قرآن مجتمع ہوکر پڑھنے کے استحباب میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ

سلم نے فرمایا کہ کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں نہیں جمع ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب تلاوت کریں اور اس کا درس کریں

بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ

مگر حالت یہ ہے کہ ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔ اور رحمت انکو ڈھانک لیتی ہے اور فرشتے انکے گرد احاطہ کرتے ہیں۔

وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اللہ انکو ان کو یاد کرتا ہے ان لوگوں میں جو اس کے پاس ہیں روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْوُضُوْءِ

باب ایکسو دس وضو کی فضیلت میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو جب تم اٹھو نماز کو تو دھولو

وُجُوهَكُمْ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلٰكِنْ

اپنے منہ ولے اللہ تعالیٰ کے اس قول تک اللہ تم نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشکل رکھے لیکن

يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور اپنا احسان پورا کیا چاہے تم پر کہ شاید تم احسان مانو۔ ابوہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ

رضہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا تھا

أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ

کہ میری امت قیامت کے دن پکاری جاوے گی روشن پیشانی سفید اعضاء وضو کے آثار سے پس جو تم سے جو

ف ۱ یعنی تیری دعا قبول کی جاویگی ۱۲ ف ۲ ایک فرشتہ اترا اور یہ راوی کی کلام ہے انکو نور اسلیے کہا کہ قیامت کے دن پڑھنے والے کے آگے آگے چلیں گی اور سورۂ بقرہ کا خاتمہ آمن الرسول سے سورت کے آخر تک مراد ہے اور مراد حرف سے وہ کلمہ ہے جو کلمات اس میں دعا کی طرح کے ہیں ایک حاجت کا مشتمل ہیں جیسے اهدنا الصراط المستقیم اور غفرانک اور دوسرے سے جو اس میں حمد و ثنا ہے پس جو دعا کا کلمہ پڑھیگا اس دعا کا مضمون اسے عطا ہوگا اور جو حمد و ثنا پڑھیگا اس کو ثواب دیا جاویگا

ف ۳ سکینت کے معنے ہیں تسکین اور خاطر جمعی کہ اس کے سبب سے دنیا کی خواہش اور ماسوا اللہ کا خوف دل سے نکل جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حضور اور نورانیت قلبی پیدا ہوتی ہے ۱۲ ف ۴ ساری آیت کا ترجمہ یہ ہے اور ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرو اپنے سر کو اور پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم کو جنابت ہو تو خوب طرح پاک ہو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا ایک شخص تم میں سے آیا ہے جائے ضرور سے یا لگے ہو عورتوں سے پھر نہ پاؤ پانی

مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى

اپنی پیشانی کی روشنی دراز کرنی چاہے پس چاہیئے کرے۔ متفق علیہ ہے اور اسی سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ سنا میں نے اپنے خلیل

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ رَوَاهُ

صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ مومن کا زیور جنت میں وہاں تک پہونچیگا جہاں تک وضو کا پانی پہونچے گا۔ روایت کی

مُسْلِمٌ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

یہ مسلم نے۔ اور عثمان بن عفان رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ حَتَّى

فرمایا ہے۔ کہ جو شخص وضو سنوار کرے تو اس کے گناہ اس کے ناخنوں

تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ دیکھے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا غُفِرَ لَهُ مَا

علیہ وسلم کو دیکھا میں نے کہ جیسے میں نے وضو کیا ہے ایسا ہی آپنے وضو کیا پھر فرمایا جو شخص ایسا وضو کرے اس کے

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَمَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ نَافِلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور نماز اور مسجد کیطرف چلکر جانیکا ثواب اسکے علاوہ ہے جو اسکو ملے گا۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ

فرمایا ہے کہ جب بندہ مسلمان یا فرمایا مومن وضو کا ارادہ کرتا ہے۔ پس دھوتا ہے اپنا منہ تو اسکے مونھہ کا ہر

خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ

گناہ نکل جاتا ہے جو اپنی آنکھوں کے ساتھ اسکی طرف دیکھا تھا پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے پچھلے قطرہ کیساتھ پس جب ہاتھ دھوتا ہے

خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ

تو جو گناہ اسکے ہاتھوں نے کئے ہیں پانی کے ساتھ یا فرمایا پانی کے پچھلے قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔

فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ

پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو جو گناہ پاؤں سے چل کر کئے ہیں۔ پانی کے ساتھ یا پانی کے پچھلے قطروں کے

قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

ساتھ نکل جاتے ہیں تاکہ بندہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول

ف غرہ کی جمع ہے یعنی سفیدی چہرہ اور تحجیل کے معنی پاؤں سفید ہوں یعنی نمازی کے محشر میں یا جنت کیطرف جب بلائے جاوینگے تو اس صفت پر ہونگے اور پیشانی کی روشنی دراز کرنی پیشانی سے کیا وسیع ٹھوڑی کے نیچے اور ایک کان سے دوسرے کان تک کہنی سمیت ہاتھ اور پاؤں ٹخنوں کے اوپر تک دھووے ١٢ مظاہر

ف ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں یہ مبالغۃ فرمایا ہے یعنی صغائر گناہوں سے پاکیزگی خوب طرح حاصل ہو جاتی ہے منہ از مرسی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبُرَۃَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَ

اللہ صلعم گورستان میں تشریف لائے۔ پس کہا سلام ہے تم پر اے جماعت قوم مؤمنوں کی اور

اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اَنَّا قَدْ رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا قَالُوْا اَوَلَسْنَا

بیشک ہم اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں اور میں آرزو رکھتا ہوں کہ دیکھوں اپنے بھائیوں کو صحابہ نے کہا کیا ہم آپ کے

اِخْوَانَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِیْنَ لَمْ یَاْتُوْا بَعْدُ

بھائی نہیں ہیں۔ فرمایا تم میرے یار ہو۔ اور بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے

قَالُوْا کَیْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ یَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ

صحابہ نے کہا کہ جو لوگ آپکی امت کے ابتک نہیں آئے آپ انکو کس طرح پہچانو گے آپنے فرمایا بھلا بتلاؤ تو

لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّہٗ خَیْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَۃٌ بَیْنَ ظَھْرَانَیْ خَیْلٍ دُھْمٍ بُھْمٍ اَلَا یَعْرِفُ

اگر کسی کے گھوڑے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں والے نہایت سیاہ رنگ گھوڑوں میں ملے جلے ہوں۔ کیا وہ اپنے گھوڑوں کو نہ

خَیْلَہٗ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّھُمْ یَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ

پہچانیگا صحابہ نے کہا ہاں یارسول اللہ پہچان لیگا۔ آپنے فرمایا قیامت کے دن میری امت کے لوگ وضو کے اثر سے سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں آوینگے

وَاَنَا فَرَطُھُمْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور میں حوض کوثر پر ان کا میر ساماں ہونگا۔ روایت کی ہے مسلم نے ف اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا

وسلم نے فرمایا ہے کیا میں تمکو نہ بتلاؤں وہ چیز جس سے اللہ گناہ دور کرتا ہے اور اسکے سبب درجے بلند کرتا ہے۔ اصحاب نے عرض کی

بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَۃُ الْخُطٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ

ہاں یارسول اللہ تبلایئے۔ فرمایا تکلیفوں میں وضو کامل کرنا اور مسجدوں کیطرف بہت قدم چلنا

وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور ایک نماز ادا کر کے دوسری کا انتظار کرنا یہی رباط ہے ف۲ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ نِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

اور ابو مالک اشعری رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِہٖ فِیْ بَابِ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ وضو نصف ایمان ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور باب الصبر میں یہ حدیث

الصَّبْرِ وَفِی الْبَابِ حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ السَّابِقُ فِیْ اٰخِرِ بَابِ الرَّجَآءِ

تمام گذر چکی ہے اور اسی مضمون میں ہے۔ عمرو بن عبسہ رضہ کی حدیث جو باب الرجا کے آخر میں گذر چکی ہے۔ اور

ف۱ یعنی تم میرے یار اور بھائی خاص رفیق و مصاحب ہو اور انکو مجھ سے صرف اسلام ہی کی بھائی چارگی ہوگا میر ساماں یعنی میں ان کیلئے پہلے جا کر مغفرت اور رفعت درجات کا انتظام کرنیوالا ہونگا ۱۲ منہ

ف۲ طرح وضو کامل کرنا یہ کہ وضو کے اعضا پر اچھی طرح پانی پہونچا دے اور تین بار دھووے اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا یہ کہ مسجد میں نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہے یا اگر نکلے تو دل وہیں لگا رہے۔ اور رباط کہتے ہیں اسرحد پر بیٹھ دین کے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے بیٹھے رہنا تا کہ وہ آگے نہ آنے پاویں اسکا بڑا ثواب آیا ہے فرمایا کہ نماز کے لئے منتظر بیٹھنا اصل رباط ہے کہ جیسے ان کفار کے مقابلہ میں بیٹھتے ہیں یہاں شیطان کے مقابلہ میں بیٹھنا ہے کہ دین کا بڑا دشمن ہے ۱۲ انوار ۔ ح ۔

وَهُوَ حَدِيثٌ عَظِيمٌ مُشْتَمِلٌ عَلَى جُمَلٍ مِنَ الْخَيْرَاتِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اور وہ حدیث عظیم ہے بہت نیکیوں پر مشتمل ہے اور عمر بن خطاب رضی سے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ

روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ نہیں ہے۔ کوئی تم میں کہ وضو نہایت کو پہونچا دے

أَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

یا فرمایا پورا کرے پھر کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ

اشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مگر اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھولے جاتے ہیں ف۱

يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ

جس دروازے سے چاہے۔ داخل ہو جاوے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ترمذی نے اللہم اجعلنی من

التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

التوابین واجعلنی من المتطہرین زیادہ کیا ہے

اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

باب ایکسو گیارہواں اذان کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا

اگر لوگ جانیں اس ثواب کو جو اذان دینے اور نماز باجماعت کی پہلی صف میں کھڑے ہونے میں ہے پھر نہ پاویں وہ ترجیح الا یہ کہ قرعہ ڈالیں

عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ

تو قرعہ ڈالنے کی نوبت آ جاوے تو بھی ہو اور اگر ظہر کی نماز کو اول وقت جانیکا ثواب جانیں تو ہر ایک اس کے حاصل کرنیکو جلدی جایا کرے اور اگر

يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْاِسْتِهَامُ

عشاء و صبح کی نماز میں جو ثواب ہے تو لوگ جماعت میں ضرور ان کے پڑھنے میں حاضر ہوا کریں اگرچہ سرین پر چلکر آنا ہو متفق علیہ استہام

الْاِقْتِرَاعُ وَالتَّهْجِيرُ التَّبْكِيرُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قرعہ ڈالنا ہے۔ اور تہجیر اول وقت نماز کو جانا ف۲ اور معاویہ رضی سے روایت ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ

کہا ہے رسول اللہ صلعم سے سنا ہو کہ فرماتے تھے اذان دینے والے قیامت کے دن دوسرے لوگوں سے دراز

ف۱ دروازے بہشت کے آٹھوں الخ یہاں سب بہشتوں کو ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبھی ہر ایک کو بہشت کہتے ہیں اس حساب سے بہشت بہشت بولتے ہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف۲ تہجیر کے معنی ایک مذکور ہوئے۔ دوسرے یہ کہ مطلق عبادت کی طرف جلدی کرنا۔ اور بعضوں نے تہجیر کے معنے جمعہ کے لئے دوپہر کو جانے کے لکھے ہیں اور سرین پر چلنے یعنے اگر پاؤں پر چلنے کی قوت نہ ہو تو سرین پر گھسٹتے ہوئے جیسا ضعیف لوگ کیا کرتے ہیں آیا کریں منقول از ع و ح۔

ف دراز گردن والے ہونگے یعنی بہت ثواب والے ہونگے یا موذن اس دن سرفراز ہونگے، اور آپ کہ بہت امید

أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي

گردنوں والے ہونگے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ ف اور عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی

صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ لَهُ إِنِّي

صعصعہ رضہ سے روایت ہے کہ ابو سعید خدری نے اسکو (یعنے مجھے) کہا کہ میں

أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ

تجھکو دیکھتا ہوں کہ بکریاں اور جنگل کا دوست رکھتا ہے۔ جب تو اپنی بکریوں میں ہو اکرے یا جنگل میں ہوا کرے پس تو نماز کی

لِلصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ

اذان کہے تو بلند آواز سے کہا کر کہ موذن کی آواز جن

وَّلَا إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ

اور انسان وغیرہ جو سنتے ہیں قیامت کے دن اسکے لئے گواہی دینگے۔ ابو سعید نے کہا سنی یہ بات رسول اللہ صلعم سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

سنی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے ف۲ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت دے کر

الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّأْذِيْنُ أَقْبَلَ

گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان ختم ہو چکتی ہے تو آجاتا ہے یہاں تک

حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ

کہ جب اقامت کہی جاتی ہے تو پیٹھ دیکر بھاگتا ہے، جب اقامت ہو چکتی ہے تو پھر آجاتا ہے تاکہ آدمی کے دل میں خطرے ڈالے

وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ

کہتا ہے فلانی چیز یاد کر وہ چیزیں یاد دلاتا ہے جو نماز سے پہلے یاد نہ تھیں۔ یہاں تک کہ ہو جاتا ہے آدمی

مَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ التَّثْوِيْبُ الْإِقَامَةُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو

کہ اسکو خبر نہیں ہوتی کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ متفق علیہ ف۳ تثویب تکبیر کہنے کو کہتے ہیں اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو

ابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ابن العاص رضہ سے کہ اس نے رسول اللہ صلعم کو سنا فرما رہے تھے۔

إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ

جب تم اذان سنو تو جیسا موذن کہتا ہے ویسا ہی تم بھی کہتے جایا کرو پھر مجھ پر درود بھیجو کہ جس شخص نے مجھ پر

ہونگے اسلئے جو کسی چیز کا امیدوار ہوتا ہے گردن اپنی دراز کرکے اس کی طرف دیکھتا ہے یعنی اور لوگ پسینہ میں ہونگے اور یہ راحت کے منتظر ہونگے یا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جناب میں مقرب و معزز ہونگے ۱۲ منہ از ع ر ح ف۲ مدی کے معنے نہایت یعنی آخر کے ہیں یعنی جہاں تک آواز کی پہنچ ہے وہاں تک سب چیزیں گواہی دے گی اس میں موذنوں کو آواز بلند کرنے کی ترغیب کی ہے ۱۲ منہ از ع ر ح ف۳ شیطان کے گوز مارنے کو بعضے حقیقت پر حمل کرتے ہیں اور بعضے مجازی معنی لیتے یعنی آواز کرتا ہے کہ سامع کے کان میں بھر جاتی ہے اور اذان سننے سے رکتی ہے اور دل میں وسوسے ڈالتا ہے تاکہ نماز میں دل حاضر نہ ہو ۱۲ منہ از ع ر ح منقحاً ۱۲

صلوٰۃً صلی اللہ علیہ بہا عشرًا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی

ایک بار درود بھیجا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار رحمت بھیجتا ہے - پھر تم میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو کہ وسیلہ جنت میں

الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجو ان اکون انا ہو فمن سال

ایک درجہ ہے کہ نہیں لائق مگر واسطے ایک بندے کے اللہ کے بندوں میں سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں جو شخص میرے لئے

لی الوسیلۃ حلت لہ الشفاعۃ رواہ مسلم وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ

وسیلہ مانگیگا اسکے لیے میری شفاعت واجب ہو جائیگی روایت کی یہ مسلم نے - اور ابو سعید رضہ سے روایت ہے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما یقول

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تم اذان سنا کرو تو جیسے الفاظ مؤذن کہتا ہے

المؤذن متفق علیہ وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من

اسکے ساتھ کہتے جاؤ ف۱ متفق علیہ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ

کہ جو شخص اذان سنکر کہے اے اللہ رب اس پکار پوری اور نماز قائمہ کے ف۲ مالک

ات محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ

محمد صلعم کو وسیلہ اور بزرگی عطا کر اور اسکو مقام محمود میں پہنچا جو تو نے اسکو وعدہ دیا ہے ف۳

حلت لہ شفاعتی یوم القیمۃ رواہ البخاری وعن سعد بن ابی وقاص

اسکے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوتی ہے - روایت کی یہ بخاری نے - اور سعد بن وقاص

رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین

رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

یسمع المؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا

اذان سنکر کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں - اور بیشک محمد

عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ

اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے میں راضی ہوں ساتھ اللہ کے از روئے رب ہونے کے اور ساتھ محمد صلعم کے از روئے رسول ہونے کے اور ساتھ

ذنبہ رواہ مسلم وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

بخشے جاتے ہیں روایت کی یہ مسلم نے - اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم

اللہ علیہ وسلم الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ رواہ ابو داود

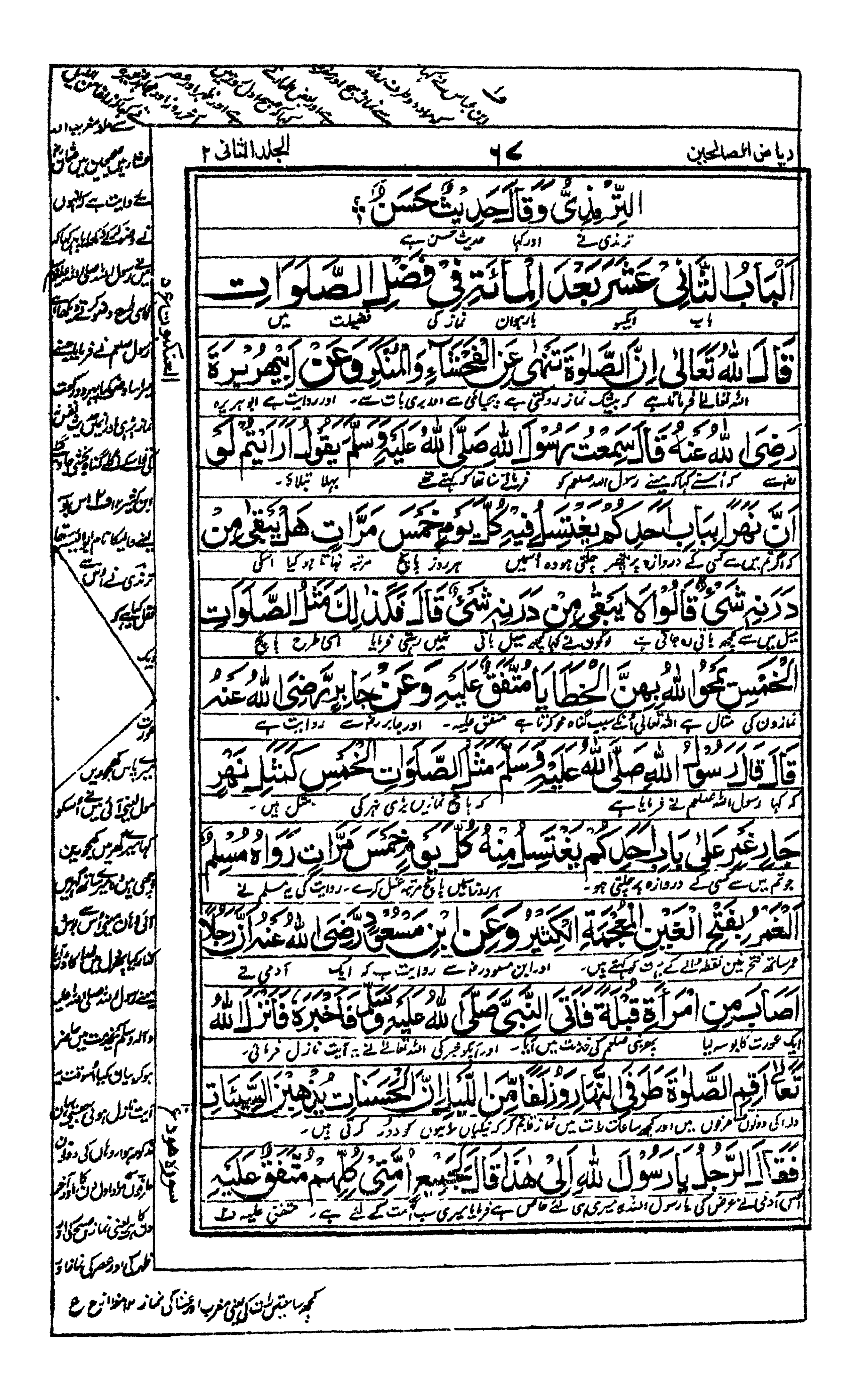
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا مانگنی رد نہیں کی جاتی روایت کی یہ ابو داود نے اور

ف۱ یعنی مؤذن کیساتھ ساتھ اذان کے الفاظ کہتے جاؤ ۱۲ منہ

ف۲ اور نماز قائم کے یعنی ہمیشہ کے کہ قیامت تک قائم رہیگی اور بعد لفظ والفضیلہ کے یہ جملہ جو پڑھتے ہیں - والدرجۃ الرفیعۃ یہ کسی روایت میں نہیں آیا ۱۲

ف۳ وعدہ دیا ہے یعنی عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ہے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور اسکے آگے یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتے ہیں حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ہے ۱۲ منہ

و بیہقی کی روایت



الترمذي وقال حديث حسن.

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب الثاني عشر بعد المائة في فضل الصلوات

باب ایکسو بارہواں نماز کی فضیلت میں

قال الله تعالى إن الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر. وعن أبي هريرة

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بیشک نماز روکتی ہے بےحیائی سے اور بری بات سے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ

رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أرأيتم لو

رضہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے تھے کہ کہتے تھے بھلا بتلاؤ

أن نهرا بباب أحدكم يغتسل فيه كل يوم خمس مرات هل يبقى من

کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر چلتی ہو وہ اسمیں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو کیا اسکی

درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فكذلك مثل الصلوات

میل میں سے کچھ باقی رہ جاتی ہے لوگوں نے کہا کچھ میل باقی نہیں رہتی فرمایا اسی طرح پانچ

الخمس يمحو الله بهن الخطايا. متفق عليه. وعن جابر رضي الله عنه

نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ انکے سبب گناہ محو کرتا ہے متفق علیہ۔ اور جابر رضہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الصلوات الخمس كمثل نهر

کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ پانچ نمازیں بڑی نہر کی مثل ہیں

جار غمر على باب أحدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات. رواه مسلم

جو تم میں سے کسی کے دروازہ پر چلتی ہو ہر روز اسمیں پانچ مرتبہ غسل کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے

الغمر بفتح الغين المعجمة الكثير. وعن ابن مسعود رضي الله عنه أن رجلا

غمر ساتھ فتح غین نقطہ والے کے بہت کو کہتے ہیں۔ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

أصاب من امرأة قبلة فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره فأنزل الله

ایک عورت کا بوسہ لیا پھر نبی صلعم کی خدمت میں آیا۔ اور آپکو خبر کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

تعالى أقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات

دن کی دونوں طرفوں میں اور کچھ ساعات رات میں نماز قائم کر کہ نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں۔

فقال الرجل يا رسول الله ألي هذا قال لجميع أمتي كلهم. متفق عليه

اس آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میری ہی لئے خاص ہے فرمایا میری سب امت کے لئے ہے۔ متفق علیہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ
کہ پانچ نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک انکے درمیان کے گناہوں کے کفارہ ہیں جب کبائر نہ کئے جائیں ف۱

الْكَبَائِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
روایت کی یہ مسلم نے۔ ف اور عثمان بن عفان رضہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلٰوةٌ مَكْتُوبَةٌ
اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا جس مسلمان کو نماز فریضہ کا وقت آجائے

فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ
پس وہ اسکے وضو اور خشوع اور رکوع اچھی طرح کرے تو وہ نماز اسکے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ جبتک

تُؤْتَ كَبِيرَةٌ وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
کبائر نہ کیے جائیں۔ اور یہ ہمیشہ ہی ہے ف۲ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ
باب ایکسو تیرھواں صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
ابی موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْبَرْدَيْنِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَعَنْ
کہ جو شخص دو نمازیں ٹھنڈی پڑھے جنت میں داخل ہوگا متفق علیہ دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہے

زُهَيْرٍ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
زہیر عمارہ بن رویبہ رضہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ
اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے نماز پڑھے ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا۔

غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ يُوسُفَ رَضِيَ
یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور جندب بن یوسف رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي
روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے۔

ف۱ اگر کہا جاوے کہ جب صغائر کو ہر روز نمازوں نے مٹا دیا تو جمعہ کس کو مٹائیگا جواب یہ ہے کہ دونوں مٹانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اگر ایک سے دھل گئے تو دوسرا مٹاتا ہے اگر دوسرے نے نہ مٹایا تو تیسرا یعنی رمضان جیسا دوسری روایت میں آیا یعنی اگر نمازوں سے بسبب قصور واقع ہونے کے ان میں کفارہ نہ ہوا تو جمعہ وغیرہ کفارہ ہو جائیگا۔ یعنی وہ مٹانے کی صلاحیت رکھنے کے سبب میں ہے ۱۲ مظاہر حق وغیرہ

ف۲ یعنی پہلے گناہ کے بسبب اس عبادت کے مٹ جاتے ہیں ۱۲

ف۳ یعنی جب کبائر سے بچا جائے تو یہ صغائر کا کفارہ ہو جاتا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ذِمَّةِ اللّٰهِ فَانْظُرْ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَیْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وہ اللہ کے ذمہ میں ہے اے ابن آدم نظر کر کہ اللہ تم اپنے ذمہ کی بابت تجھ سے کچھ مطالبہ نہ کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ

کہ کچھ فرشتے رات کو اور کچھ دن کو ایک دوسرے کے بعد یعنے باری باری آتے ہیں)

الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ

فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر جنہوں نے تم میں رات گذاری تھی آسمان کو جاتے ہیں اُنسے اللہ تو پوچھتا ہے حالانکہ وہ

اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ

خود انکا حال خوب جانتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے وہ کہتے ہیں ہم انکو نماز پڑھتے چھوڑ کر آئے ہیں اور جب ہم انکے پاس گئے تھے

وَهُمْ يُصَلُّوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ

تب بھی وہ نماز پڑھتے تھے متفق علیہ اور جریر بن عبد اللہ بجلی رضؓ سے ف۲ روایت کیا ہے کہ کہا ہم

النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ

نبی صلعم کے پاس تھے کہ آپنے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر کی پھر فرمایا تم عنقریب اپنے رب کو دیکھو گے

كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا

جیسا تم اس چاند کو بلا مزاحمت دیکھتے ہو۔ اگر تم کو طاقت ہو کہ سورج کے

عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ

طلوع اور غروب سے پہلے نماز پڑھنے میں مغلوب نہ ہو تو کر دو ف۳ متفق علیہ اور ایک

رِوَايَةٍ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

روایت میں ہے پس دیکھا آپنے چاند کو جو چودھویں تاریخ کا تھا۔ اور بریدہ رضؓ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی اُسکے عمل نیست و نابود ہوگئے روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الرَّابِعَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ فَضْلِ الْمَشْیِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

باب ایکسو چودھواں مسجدوں کی طرف چلکر جانے کی فضیلت میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح

ف۱ معلوم ہوتا ہے کہ ہر شب و روز اعمال نویس فرشتوں کی دو بار بدلی ہوتی ہے انکی بدلی کا حال دو وقت دربار الٰہی میں عرض ہوتا ہے سبحان اللہ اگر حاکم کا ہرکارہ کسی شخص پر متعین ہو تو اُس کے خوف سے کوئی کام خلاف مرضی حاکم کے نہیں کر سکتا اور یہاں احکم الحاکمین کے ہرکاروں کا آدمی کو کچھ خیال ہی نہیں یہ ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت اور رحمت میں گذرتی ہے ۱۲ ث

ف۲ یعنے بجیلہ میں کے ہے بجیلہ ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲ غزنوی

ف۳ یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھا کرو۔ ۱۲ ۱۲

إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلًا كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یا شام کو مسجد میں تو اگرے خدا تعالیٰ اسکے واسطے بہشت میں صبح شام مہمانی طیار کرے گا۔ ف متفق علیہ

وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَضَى

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں

إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ تَعَالَى لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالَى كَانَتْ

غسل یا وضو کرکے پاک ہوا پھر کسی مسجد میں گیا۔ فرض نماز پڑھنے کو

خُطُوَاتُهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

تو اُو دو ڈگ کا یہ حال ہوگا۔ کہ ایک ڈگ سے گناہ مٹے گا۔ دوسرے سے درجہ بلند ہوگا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور

أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَبْعَدَ

ابی بن کعب رضہ سے روایت ہے کہا کہ ایک آدمی انصار میں سے مسجد سے اسکا گھر ایسا دور تھا کہ اس سے زیادہ دور گھر

مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ وَكَانَتْ لَا تُخْطِئُهُ صَلَاةٌ فَقِيلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا

کسی کا گھر مجھے معلوم نہیں۔ اور اسکی کوئی نماز مسجد سے خطا ہوتی تھی اسکو کہا گیا کہ تو ایک گدہا سواری کے لئے خرید لے

لِتَرْكَبَهُ فِي الظَّلْمَاءِ وَفِي الرَّمْضَاءِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ

تاکہ اندھیرے اور گرمی میں اُسپر سوار ہو کر آیا کرے آپنے کہا میں اس بات سے خوش نہیں کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہو میں چاہتا ہوں

إِنِّي أُرِيدُ أَنْ يُكْتَبَ لِي مَمْشَايَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي

کہ مسجد کی طرف میرا چلنا اور لوٹ کر آنا لکھا جائے۔

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ رَوَاهُ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے یہ سب جمع کر دیئے ہیں۔ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ

مسلم نے۔ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہا کہ مسجد نبوی کے گرد کچھ گھر خالی ہوگئے۔

فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو بنو سلمہ قبیلے نے ارادہ کیا کہ مسجد کے نزدیک رہیں یہ بات نبی صلعم کو پہنچ گئی۔

فَقَالَ لَهُمْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ

آپنے انکو فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم چاہتے ہو کہ مسجد کے نزدیک آ بسنے کا ارادہ کرلئے ہوا ہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہمنے

اللّٰهِ قَدْ أَرَدْنَا فَقَالَ بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ

ارادہ کیا ہے آپنے فرمایا اے بنی سلمہ تم اپنی گھروں میں رہو تمہارے قدم مسجد کے آنے کی طرف لکھے جائیں گے اے بنی سلمہ تم اپنے گھروں میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں

ف یہ اشارہ ہے اسپر کہ گویا مسجد خانہ خدا ہے جسکی ضیافت کرتا ہے وہ زیارت کرنیوالوں اپنے کی اور محروم نہیں چھوڑتا مسجد میں جانے والوں کو ۱۲ ف بنو سلمہ قبیلہ ہے انصار میں سے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دور رہتے تھے جب گرد مسجد کے کچھ گھر خالی ہوگئے بسبب چلے جانے رہنے والوں اُنکے کے یا اور جگہ رہنے کے تو انہوں نے آرزو کی مسجد کے پاس رہنے کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو منع فرمایا کہ وہیں رہو جتنا دور ہوگے وہاں سے آنے میں قدم بہت رکھو گے وہ نامہ اعمال میں لکھے جاویںگے اور باعث زیادتی ثواب کے ہونگے ۱۲ (رحیق)

فقالوا ما يسرنا أنا كنا تحولنا رواه مسلم وروى البخاري معناه من رواية

انہوں نے کہا ہمیں مکان بدلنا خوش نہیں آتا، روایت کی یہ مسلم نے، اور بخاری نے یہ مضمون انس کی روایت سے

أنس وعن أبي موسى رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

نقل کیا ہے اور ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم إن أعظم الناس أجرا في الصلاة أبعدهم إليها ممشى فأبعدهم و

وسلم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں میں سے نماز کا ثواب اس شخص کو بڑا ہے جو دور سے چلکر آتا ہے پھر جو اس سے بھی دور سے آئے اور جو

الذي ينتظر الصلاة حتى يصليها مع الإمام أعظم أجرا من الذي يصليها

نماز کا منتظر رہے۔ تاکہ نماز امام کے ساتھ پڑھے زیادہ ثواب ہے اس شخص سے جو نماز پڑھ کے پھر سو رہے اور جماعت کا

ثم ينام متفق عليه وعن بريدة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه

انتظار نہ کرے۔ متفق علیہ ف۱ اور بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

وسلم قال بشر المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة

ہے کہ اندھیروں میں مسجد کی طرف چلکر جانیوالوں کو خوشخبری دو ساتھ نور پورے کے قیامت کے دن

رواه أبو داود والترمذي وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول

روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

الله صلى الله عليه وسلم قال ألا أدلكم على ما يمحو الله به الخطايا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ چیز جس سے اللہ گناہ دور کرتا ہے۔

ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله قال إسباغ الوضوء على المكاره

اور اس کے سبب درجے بلند کرتا ہے۔ اصحاب نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا تکلیفوں میں وضو کا کامل کرنا

وكثرة الخطا إلى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلكم الرباط

اور مسجدوں کی طرف بہت قدم چلنا اور ایک نماز ادا کرکے دوسری کا انتظار کرنا یہی رباط ہے۔ یہی رباط ہے۔

فذلكم الرباط رواه مسلم وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن

روایت کی یہ مسلم نے اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم الرجل يعتاد المساجد فاشهدوا له

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم دیکھو ایک شخص کو کہ مسجدوں کی خبر لیتا رہتا ہے تو تم اس کے

بالإيمان قال الله عز وجل إنما يعمر مساجد الله من آمن

مومن ہونے کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ کی مسجدوں کو وہی شخص آباد کرتا ہے

ف۱ یعنی جتنا گھر دور ہوگا اتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا۔ ف۲ اور اگر کوئی چھوٹی جماعت کیساتھ یا اس امام کے ساتھ نماز پڑھ لے جو امامت کا مستحق نہیں اور جماعت کثیر اور امام مستحق امامت کا انتظار کرے وہ بھی اسی قیاس پر ہے یعنی اتنا ہی اس کو بڑی جماعت کا یا اہل امام کا انتظار کرکے جو امامت کا مستحق ہو [illegible] ساتھ پورے نور کے یعنی دائیں بائیں کیطرف نور ہوگا [illegible] نورنا [illegible] ہوگا نور آگے مومنوں کے اور دائیں انکے کہیں گے اے رب ہمارے پورا کر ہمارے لیے نور ہمارا [illegible] یا مسجدوں کی طرف جانے آنے کی عادت رکھتا ہے۔ ف۳ خبر گیری کرتا ہے یعنی محافظت کرتا ہے اور مرمت کرتا ہے اور جھاڑو دیتا ہے اور اس میں نماز پڑھتا اور عبادت اور علوم دین کا درس کرتا ہے اس کے لئے گواہی دو کہ وہ مومن ہے۔

الْيَوْمِ الْآخِرِ الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

دن پچھلے کے ساتھ ایمان لایا ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رضؓ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر لوگ جانیں جو

الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهِ

عشا اور صبح کی نماز میں ثواب ہے۔ تو ضرور انکو پڑھنے میں حاضر ہوا کریں۔ اگرچہ سرین پر چلکر آنا ہو متفق علیہ اور پہلے طول کیساتھ گذر گئی

اَلْبَابُ الْخَامِسَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

باب ایکسو پندرہواں نماز کے انتظار میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابو ہریرہ سے رضؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ

کہ تم میں سے ہر ایک ہمیشہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔ جب تک اسکو نماز نے روک رکھا ہو۔ گھر کی طرف جانے سے

إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بجز نماز کے کسی نے بھی اسکو منع کیا ہو متفق علیہ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ

وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے تم میں سے ہر ایک کیلئے دعا کرتے ہیں جبتک ہے وہ اپنی نماز کی جگہ میں جہاں اسنے نماز پڑھی ہے

مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

جبتک محدث نہ ہو فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اسکو بخشدے اللہ اسپر رحمت کر۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انس

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَاءِ

رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے ایک رات عشا کی نماز پڑھنے میں

إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ بَعْدَ مَا صَلّٰى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا

آدھی رات جانے تک دیر کی پھر نماز پڑھکر لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اور لوگ نماز پڑھکر سو گئے

وَلَمْ تَزَالُوْا فِي صَلٰوةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور تم جب سے نماز کا انتظار کرتے ہو نماز ہی میں شمار کئے جاؤ گے۔ روایت کی بخاری نے

اَلْبَابُ السَّادِسَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

باب ایکسو سولہواں نماز با جماعت پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں۔



ف بعض روایتوں میں پچیس درجے کی زیادتی آئی ہے اور بعض میں ستائیس درجے کی ان کی تطبیق اس طرح کی گئی ہے کہ پہلے پچیس درجے کی وحی ہوئی ہوگی پھر از راہ فضل وانعام کے ستائیس فرمایا ہوگا اور یہ بھی ہے کہ یہ تفاوت احوال نمازیوں کے ہوا اور بعض نے اختلاف کو کئی تفضیلات اس جگہ کی تفصیل ہے جو مسجد میں ہو یا عام ہو است کو بعض جماعت مسجد والی سے مخصوص کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ عام ہے ۱۲ مظاہر حق مختصر

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ نماز

الجماعۃ افضل من صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ متفق علیہ

جماعت کی اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے (یعنی ثواب میں) متفق علیہ

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

صلوۃ الرجل فی جماعۃ تضعف علی صلوتہ فی بیتہ وفی سوقہ خمسا و

کہ آدمی کی نماز جماعت میں پڑھنی گھر اور بازار میں نماز پڑھنے سے ثواب میں پچیس

عشرین ضعفا وذلک انہ اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد

گناہ زیادہ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ جب اس نے وضو کیا پس خوب طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف گیا۔ نہیں

لا یخرجہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعت لہ بہا درجۃ وحط عنہ بہا

نکالا اسکو مگر نماز نے۔ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اسکے سبب اسکا ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ اور ایک گناہ دور کیا جاتا ہے

خطیئۃ فاذا صلی لم تزل الملائکۃ تصلی علیہ ما دام فی مصلاہ ما لم یحدث

پس جب اس نے نماز پڑھی۔ تو جبتک اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں رہتا ہے۔ فرشتے اسکے لئے دعا کرتے ہیں جبتک محدث نہیں ہوتا

تقول اللہم صل علیہ اللہم ارحمہ ولا یزال فی صلوۃ ما انتظر الصلوۃ متفق علیہ

کہتے ہیں فرشتے اے اللہ اسکو رحمت کر اور جبتک وہ نماز کا انتظار کریگا۔ اتنی دیر نماز ہی میں شمار کیا جاوے گا متفق علیہ۔ اور یہ لفظ

وھذا لفظ البخاری وعنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل اعمی فقال یا

بخاری کے ہیں۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم کے پاس ایک اندھا شخص آیا اور عرض کی یا

رسول اللہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول اللہ صلی اللہ

رسول اللہ مجھے کوئی مسجد کی طرف لانے والا نہیں۔ جو میری لکڑی پکڑ کر مسجد تک لاوے اس نے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما ولی دعاہ

علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اسکو رخصت دیں کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لیا کرے آپنے اسکو رخصت دی جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا گیا اسکو بلایا

فقال لہ ھل تسمع النداء بالصلوۃ قال نعم قال فاجب رواہ مسلم وعن

اور فرمایا کہ تو نماز کی اذان سنتا ہے اس نے کہا ہاں فرمایا۔ پس نماز میں حاضر ہوا کر۔ روایت کیا اسے مسلم نے اور

عبد اللہ وقیل عمرو بن قیس المعروف بابن ام مکتوم المؤذن رضی اللہ عنہ

عبداللہ سے اور کہا گیا عمرو بن قیس جو ابن ام مکتوم مؤذن کے نام سے مشہور ہے۔ روایت ہے

ف جب آپ کے پاس نابینائی کی شکایت کی تو آپنے اسکو گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت دی اس سے معلوم ہوا کہ اندھے کو ترک جماعت کی اجازت ہے اور جماعت میں حاضر ہونا افضل ہے اور ابن ام مکتوم کو اجازت اسلئے نہیں ملی کہ یہ ایک فضیلت مہاجرین تھا اولی پر عمل کرنا اسکے حال کے مناسب تھا ۱۲ مظاہر حق مختصراً

عہ جنابؐ نے فرمایا ۔ عہ ابن ام مکتوم ۱۲ منہ

أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَأَنَا ضَرِيرُ الْبَصَرِ

کہ اس نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں موذی جانور اور درندے بہت ہیں اور میں اندھا ہوں۔

فَهَلْ تَجِدُ لِي مِنْ رُخْصَةٍ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ

آپ میرے لئے رخصت پاتے ہو۔ آپ نے فرمایا تو حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح سنتا ہے

نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَمَعْنَى حَيَّ هَلًا تَعَالَ

اسنے کہا ہاں سنتا ہوں آپنے فرمایا حاضر ہوا کر اور رخصت نہ دی۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے۔ اور معنی حی ھلا کے آ تو نماز کیلئے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْتَطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ

قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں کہ لکڑیاں جمع کی جاویں پھر میں حکم کروں نماز کے لئے

فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ

اذان کہی جائے پھر میں ایک آدمی کو حکم کروں کہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں جاؤں ان لوگوں کی طرف سے پس ان کے گھر

عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ

انپر جلادوں۔ متفق علیہ۔ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا میں خوش کو

أَنْ يَلْقَى اللهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

جو شخص آدمی کو کہ قیامت کے دن پورا مسلمان ہو کر خدا سے ملاقات کرنی اچھی لگے چاہئیے کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کرے

حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَإِنَّهُنَّ مِنْ

جہاں کہ انکی اذان دیجاتی ہو کہ اللہ تعالی نے تمہارے نبی کیلئے ہدایت کے طریقے مقرر کئے ہیں اور پانچوں نمازیں جماعت سے پڑھنی ہدایت

سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ

کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھلو گے جیساکہ یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے۔

لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ

تو بیشک تم نے اپنے نبی صلعم کی سنت ترک کردی اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کردو گے تو گمراہ ہوجاؤ گے اور بیشک میں نے اپنے تئیں دیکھا ہے

عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى

کہ ان نمازوں سے بجز اس منافق کے جسکا نفاق معلوم تھا کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا۔ اور آدمی نماز کے لئے لایا جاتا تھا

بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ

دو آدمیوں کے سہارے سے تاکہ صف کے درمیان کھڑا کیا جاتا تھا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور اسکی ایک روایت میں ہے

ف یعنے جماعت میں نہ آنیکی اور ف یعنے نماز باجماعت مسجد میں پڑھے ف یعنے جو نماز میں حاضر نہیں ۱۲ ف اس سے نکلتا ہے کہ اذان سنکر جو جماعت میں نہ جاوے وہ گنہگار ہے ... پس جلادوں میں ان پر گھران کے کہا ... جماعت کا ترک کرنا کبیرہ گناہ ہے اور آنحضرت نے شروع سے اپنی وفات تک جماعت پر مواظبت فرمائی اور جماعت کے ترک کی اجازت نہ دی اسکو جو اذان سنے اگرچہ وہ اندھا ہو اور یہ سب حدیثوں میں وارد ہے اور ابن مسعود نے کہا جماعت سے پیچھے رہنا جو کہا منافق ہوتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کا ترک کبیرہ گناہ ہے

ف سے اور آنحضرت صلعم کے وقت میں ایک شخص کو لاتے اور وہ دو مردوں پر ٹیکا دئے ہوئے ہوتا [illegible] یعنی اگر جماعت پڑھ ہو [illegible] اور صحابہ کو بحالت سے ۱۲



قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم علمنا سنن الهدى وإن من سنن

کہ اُنہے کہا رسول اللہ صلعم نے ہمکو ہدایت کے طریقے تعلیم کئے ہیں اور

الهدى الصلوة في المسجد الذي يؤذن فيه وعن أبي الدرداء رضي

نماز اس مسجد میں پڑھنی جس میں اذان دیجائے ہدایت کے طریقوں میں سے ہے اور روایت ہے ابو الدرداء سے

الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من ثلثة في قرية

کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ اگر تین آدمی کسی گاؤں اور

ولا بدو لا تقام فيهم الصلوة إلا قد استحوذ عليهم الشيطان فعليكم

جنگل میں ہوں کہ ان میں نماز با جماعت نہ پڑھی جاتی ہو مگر ان پر شیطان غالب ہو جاتا ہے۔ تم

بالجماعة فإنما يأكل الذئب من الغنم القاصية رواه أبو داود بإسناد حسن

جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ بھیڑیا کھا جایا کرتا ہے دور رہنے والی بکری کو۔ روایت کی یہ ابو داود نے اسناد حسن سے

الباب السابع عشر بعد المائة في الحث على حضور الجماعة

باب ایکسو سترھواں جماعت کے لئے حاضر ہونے کی صبح اور عشاء کی

في الصبح والعشاء عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال سمعت رسول

ترغیب میں۔ عثمان بن عفان رضہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا تھا کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى العشاء في جماعة فكأنما قام نصف

اللہ صلعم فرماتے تھے۔ جو شخص عشا کی نماز جماعت سے پڑھے گویا اسنے نصف رات

الليل ومن صلى الصبح في جماعة فكأنما صلى الليل كله رواه مسلم وفي

قیام کیا۔ اور جو شخص صبح کی نماز جماعت سے پڑھے گویا اُسنے تمام رات نماز پڑھی۔ روایت کی یہ مسلم نے اور

رواية الترمذي عن عثمان بن عفان رضي الله عنه قال قال رسول الله

ترمذی کی روایت میں عثمان بن عفان رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم من شهد العشاء في جماعة كان له قيام نصف ليلة

صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عشا کی جماعت میں حاضر ہو اس کے لئے آدھی رات کے قیام کا ثواب ہے

ومن شهد العشاء والفجر في جماعة كان له كقيام ليلة قال الترمذي

اور جو شخص عشاء اور فجر کی جماعت میں حاضر ہو اسکے لیئے رات بھر کے قیام کا ثواب ہوتا ہے۔ اور ترمذی نے کہا

حديث حسن صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ جان جائیں اس ثواب کو جو عشاء اور صبح کی نماز میں ہے تو ضرور ان دونوں میں حاضر ہوا کریں اگرچہ سرین پر چل کر آنے سے میسر ہو

وَقَدْ سَبَقَ بِطُوْلِهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ

الخ پچھلے باب میں گذری ہے۔ اور انہی سے روایت کیا کہ رسول صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ منافقوں پر

أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا

عشاء اور فجر کی نماز سے زیادہ کوئی بھاری نہیں۔ اور اگر جان جائیں اس ثواب کو جو ان میں ہے۔

لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تو ضرور آنے لگیں اگرچہ سرین پر چل کر آنے سے میسر ہو متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْأَمْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى

باب ایکسو اٹھارہواں فرض نمازوں پر محافظت کرنے کے امر میں

الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَالنَّهْيِ الْأَكِيْدِ وَالْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ فِي تَرْكِهِنَّ

اور ان کے ترک کرنے میں وعید شدید اور نہی موکد کے بیان میں۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰى حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقَالَ تَعَالٰى

اللہ تعالے نے فرمایا ہے نمازوں پر محافظت کرو اور نماز وسطی پر اور فرمایا ہے

فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ

اگر یہ لوگ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ تو ان کو چھوڑ دو روایت ہے ابن مسعود رضی سے

اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ سب عملوں میں سے کونسا عمل اللہ کو بہت پیارا ہے۔

قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ

آپنے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی میں نے عرض کی کہ پھر کونسا عمل محبوب ہے آپنے فرمایا ماں باپ سے نیکی کرنی میں نے پھر گذارش کی کہ پھر کونسا آپنے فرمایا

الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

جہاد فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ کہا

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ

فرمایا رسول خدا صلعم نے بنیاد رکھی گئی ہے اسلام کی اوپر پانچ چیزوں کے گواہی دینا اس کی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ

کہ نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے اور تحقیق محمد صلعم بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں اور پڑھنا نماز کا اچھی طرح اور دینا زکوٰۃ کا

(۱) فجر اور عشاء سے کیونکہ یہ دونو وقت جو ہیں استراحت اور لذت نیند اور سستی کے ہیں پس اس لیے منافقون پر ... بہت بھاری ... پس اللہ اس میں اشارہ ہے اس پر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیے اس خصلت سے تا مشابہت انکے ساتھ نہ ہووے ۱۲ (عسلے)

وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اور کرنا حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے متفق علیہ ۔ روایت کی بخاری نے ۔ اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا ہوا ہے یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں اور

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا

محمد اللہ کا رسول ہے ۔ اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں ۔ جب انہوں نے یہ کام کیا تو مجھ سے

مِنِّيْ دِمَآءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اپنے خون اور مال بچالیے مگر ساتھ حق اسلام کے (یعنے قصاص وغیرہ) اور حساب اون کا اللہ پر ہے متفق علیہ

وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ۔ معاذ رضی اللہ سے کہا ۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیجا (یعنے عامل بنا کر یمن کو بھیجا)

اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ

تو فرمایا تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جاتا ہے ۔ پہلے انکو اس بات کیطرف دعوت کر کر گواہی دیں ۔

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ

اسکی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود، حق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اگر انہوں نے اس بات کو مان لیا ۔ تو انکو خبر کر ۔

اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ

کہ اللہ تعالے نے انپر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں ۔ اگر انہوں نے

اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً

تیری یہ بات مان لی تو ان کو خبر کر کہ اللہ تعالے نے انپر صدقہ فرض کیا ہے ۔

تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَآئِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ

کہ انکے مالداروں سے لیکر اون کے فقیروں کو دیا جاوے اگر انہوں نے تیری یہ بات بھی مان لی تو ان کے

وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ

عمدہ مالوں سے احتراز کر اور مظلوم کی بددعا سے خوف کر کہ اسکی دعا میں اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں ۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

متفق علیہ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ اُسنے کہا کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے ۔

نماز روزہ زکوٰۃ کیساتھ
مخاطب نہیں ہیں یعنی انکو
صرف یہی حکم ہے کہ ایمان
لاویں اور اسی امر کیلئے کرنا
پڑا انکو خطاب ہوگا نماز
روزہ وغیرہ انپر جب فرض
ہے کہ وہ مسلمان ہوں
اور دلیل اس کی یہ ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس حدیث میں یوں فرمایا
اگر وہ اسکو مان لیں تو انکو
یہ بتلا تو معلوم ہوا کہ
جب وہ شہادتیں ہی
کو نہ مانیں تو
اور
ارکان
انپر واجب نہیں
نیل الاوطار
انکے فقیروں کو کہا نووی
نے خطابی اور ابن بطال نے
اصحاب نے اس حدیث سے استدلال
کیا ہے کہ زکوٰۃ کا نقل کرنا جائز
نہیں ہے یعنے ایک ملک کی
زکوٰۃ دوسرے ملک کے فقیروں
کو نہ بھیجی جاوے اور یہ استدلال
قوی نہیں ہے کیونکہ فقرائھم
سے مسلمانوں کے فقیر مراد ہو سکتے ہیں
نووی وغیرہ نے کہا ہے کہ یعنے
اچھے مال انکے یعنی زکوٰۃ میں
عمدہ مال لینا منع ہے اور بیچ کا



رواه مسلم وعن بريدة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

روایت کی یہ مسلم نے اور بریدہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے

قال العهد الذي بيننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر رواه

فرمایا کہ جو عہد کہ ہمارے اور انکے درمیان ہے وہ نماز ہے جس شخص نے نماز ترک کی بیشک وہ کافر ہوگیا روایت کی یہ ترمذی

الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن شقيق بن عبد الله التابعي

نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور شقیق بن عبد اللہ رضؓ تابعی سے

المتفق على جلالته قال كان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم لا يرون

جکی بزرگی پر اتفاق ہے روایت ہے کہ محمد صلعم کے اصحاب عملوں میں سے

شيئا من الاعمال تركه كفر غير الصلوة رواه الترمذي في كتاب الايمان

نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے تھے روایت کی یہ ترمذی نے کتاب الایمان میں

باسناد صحيح وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

اسناد صحیح سے اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة من عمله صلوته

نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن بندہ کے عملوں میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا

فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص

اگر نماز ٹھیک ہوئی تو اسکو نجات اور مراد حاصل ہے اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ بے نصیب ہوا اور ٹوٹا کھایا اگر اس کے

من فريضته شيء قال الرب عز وجل انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل

فرضوں میں کچھ نقصان ہوا تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ دیکھو میرے بندہ کے کچھ نفل ہیں پس فرضوں کا نقصان

بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر اعماله على هذا

نفلوں سے پورا کیا جائے گا پھر باقی اعمال اسی طور پر ہوں گے روایت کی

رواه الترمذي وقال حديث حسن

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

الباب التاسع عشر بعد المائة في فضل الصف الاول

باب ایکسو انیسواں پہلی صف کی فضیلت میں اور پہلی صفوں کے

والامر باتمام الصفوف الاول وتسويتها والتراص فيها عن

پورا کرنے اور برابر کرنے اور باہم ملکر کھڑے ہونے کے بیان میں

جابر بن سمرة رضي الله عنه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلعم گھر سے تشریف لائے۔

فقال الا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها فقلنا يا رسول الله

اور فرمایا کہ تم ایسی صفیں نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے رب کے روبرو صفیں باندھتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ

وكيف تصف الملائكة عند ربها قال يتمون الصفوف الاول ويتراصون

فرشتے اپنے رب کے روبرو کس طرح صفیں باندھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں۔ اور لوگ ایک دوسرے سے مل کر

في الصف رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله

کھڑے ہوتے ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جانتے لوگ وہ ثواب جو اذان اور پہلی صف میں ہے۔ پھر

لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا متفق عليه وعنه قال قال

بغیر قرعہ ڈالنے کے موقع نہ ملتا تو قرعہ بھی ڈال ہی دیتے اور اسی سے روایت ہے کہا

رسول الله صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ مردوں کی صفوں میں پہلی صف بہتر ہے اور پچھلی صف بری ہے

وخير صفوف النساء آخرها وشرها اولها رواه مسلم وعن ابي سعيد

اور عورتوں کی صفوں میں سے پچھلی صف بہتر ہے اور اگلی پہلی صف بری ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ابو سعید

الخدري رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى في اصحابه

خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے یاروں کو دیکھا

تأخرا فقال لهم تقدموا فأتموا بي وليأتم بكم من بعدكم لا يزال قوم

کہ پیچھے رہتے ہیں آپ نے فرمایا آگے آؤ۔ اور مجھ سے اقتدا کرو اور جو تم سے پیچھے ہیں وہ تمہارا اقتدا کریں جو لوگ

يتأخرون حتى يؤخرهم الله رواه مسلم وعن ابي مسعود رضي الله عنه

پیچھے ہٹتے جاتے ہیں انکو خدا تعالیٰ بھی پیچھے کر دیتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو مسعود رض سے روایت ہے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا في الصلوة ويقول

کہ رسول اللہ صلعم نماز میں ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے

استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليليني منكم اولوا الاحلام والنهى

برابر ہو جاؤ اور مختلف مت ہو کہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے۔ تم میں سمجھدار لوگ میرے نزدیک کھڑے ہوا کریں۔

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

پھر جو ان سے متصل ہوں پھر جو اُن سے نزدیک ہوں۔ روایت کی ہے مسلم نے۔ اور انس رضہ سے روایت ہے۔

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم نماز کی صفوں کو برابر کرو کہ صف

الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ

برابر کرنی نماز کے پورا کرنے سے ہے۔ متفق علیہ۔ اور بخاری کی روایت میں ہے۔ کہ صف برابر کرنی ف۳

الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ وَعَنْهُ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

نماز کے قائم کرنے سے ہے ف۲ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ نماز کی اقامت کہی گئی پس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ

رسول اللہ صلعم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو قائم کرو اور ایک دوسرے سے مل جاؤ کہ میں

مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهٖ وَمُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ

تم کو اپنے پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ یہ عبارت بخاری کی ہے اور مسلم نے اس مضمون کو روایت کیا ہے۔ اور بخاری کی

وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ وَعَنْ

ایک روایت میں ہے اور ہم میں سے ہر ایک اپنے کندھے اور قدموں کو دوسرے اپنے پاس والے کے کندھے اور قدموں سے ملایا کرتا تھا۔ اور

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يَقُوْلُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کو سنا کہا کہ فرماتے تھے اپنی صفوں کو ضرور برابر کرو یا اللہ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔ متفق علیہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو ایسا برابر کیا کرتے

حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا

گویا اُن سے تیر سیدھا کیا جائے یہاں تک کہ آپ جان گئے کہ ہم صفوں کو برابر کرنا آپ سے سمجھ گئے ہیں پھر ایک روز آپ نکلے

فَقَامَ حَتّٰى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ

جب کھڑے ہو کر تکبیر کہنے کو ہوئے تو ایک آدمی آپکو نظر آیا کہ اس کی چھاتی آگے کو نکلی ہوئی تھی آپنے فرمایا اے اللہ کے بندو

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

تم اپنی صفوں کو برابر کرو یا اللہ تمہارے دلوں کو مخالف کر دے گا۔ اور براء بن عازب رضہ سے روایت ہے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ

رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلعم صف کی ایک طرف سے

نَاحِیَۃٍ اِلٰی نَاحِیَۃٍ یَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَمَنَاکِبَنَا وَیَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ

دوسری طرف درمیان پھر کر ہمارے سینے اور کندھے ہاتھ سے ٹٹولتے ۔ اور فرماتے مختلف مت ہو کہ تمہارے

قُلُوْبُکُمْ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ

دل مختلف ہو جائیں گے اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تم اور اسکے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے۔ مسلہ اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ تم صفوں کو سیدھا کرو۔ ف۱ اور مونڈھوں کو برابر کرو اور جو جگہ صف کے درمیان

الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِّلشَّیْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ

خالی ہو اسکو بند کرو اور بھائیوں کے آگے نرمی کرو ۔ اور شیطان کے لئے جگہ خالی مت چھوڑو ۔ اور جو صف کو

صَفًّا وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

ملائے اللہ تم اسکو ملا دے گا۔ ف۲ اور جو صف کو توڑیگا اسکو اللہ تم توڑ دے گا۔ ف۳ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے ف۴

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا

اور انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ملے ہوئے رکھو۔

صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَہَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ

صفوں کو اور صفوں کو نزدیک کرو ف۵ اور گردنوں کو برابر کرو۔ ف۶ پس قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں

اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّہَا الْحَذَفُ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

شیطان کو دیکھتا ہوں کہ صفوں کی شگافوں میں داخل ہوتا ہے گویا وہ بکری کا بچہ ہے۔ حدیث صحیح ہے روایت کی یہ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ اَلْحَذَفُ بِحَآءٍ مُہْمَلَۃٍ وَذَالٍ مُعْجَمَۃٍ

ابوداؤد نے مسلم کی شرط پر۔ حذف حاء مہملہ و ذال معجمہ دونوں کی

مَفْتُوْحَتَیْنِ ثُمَّ فَآءٍ وَہِیَ غَنَمٌ سُوْدٌ صِغَارٌ تَکُوْنُ بِالْیَمَنِ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

فتحوں سے پھر فا سے ایک چھوٹی قسم ہے بکری بھیڑ کی کہ ملک یمن میں ہوتی ہیں۔ اور اُسی سے روایت ہے کہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم پہلی صف کو پوری کرو پھر جو اُسکے نزدیک ہو پھر جو کچھ نقصان ہو

ف۱ یعنی برابر کرو اور یعنی سوا ایک شخص اپنے مونڈھے کو دوسرے کے مونڈھے کے مقابل کرے اس طرح کہ پھر ایک کی چھاتی اور مونڈھا دوسرے نمازی کے مونڈھے کے سامنے ہو اس صورت میں مونڈھے اور گردنیں اور پاؤں ایک سمت پر رہیں گے ۱۲ نیل ف۲ یعنی اپنے فضل و رحمت سے ۱۲ ف۳ یعنی اپنے قرب سے دور ڈالے گا ۱۲ ف۴ بھائیوں کے آگے نرمی کرو یعنی جب صف میں کوئی تم کو ہاتھ سے پکڑ کر برابر کریں تو اسکا کہا مانو برابر مت ۱۲ مرقات ملخصاً مع شرح ف۵ یعنی ان میں خوب ملکر کھڑے رہو ۱۲ ف۶ یعنی دو صفوں میں فرق اتنا ہو کہ ایک صف کھڑی ہو سکے ۱۲ ف۷ یعنی کوئی تم میں بلند جگہ پر کھڑا ہو اور کوئی نیچے مکان پر تمہارے اس کلام کا یہ کہ جب قدرت ہو تو سر سے ... رکھنا چاہئے اور رفتہ ... امام کا اتفاق ... کا اتفاق ... ۱۲ شرح

فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَعَنْ عَائِشَةَ

چاہئے کہ پچھلی صف میں ہو۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے اور عائشہ رضہ

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهُ

سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ بیشک اللہ اور اسکے فرشتے

يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَفِيهِ

رحمت بھیجتے ہیں صفوں کی داہنی طرف والوں پر روایت کی یہ ابوداؤد نے مسلم کی شرط پر اور اسمیں

رَجُلٌ مُخْتَلَفٌ فِي تَوْثِيقِهِ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا

ایک آدمی ہے جسکے ثقہ ہونے میں اختلاف ہے۔ اور روایت ہے براء بن عازب رضہ سے کہا کہ جب ہم

خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ

رسول اللہ صلعم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے تو اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ ہم آپکے داہنی طرف ہوں تاکہ ہماری طرف

عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ

آپ متوجہ کریں پس میں نے آپکو سنا تھا کہ کہتے تھے کہ اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا

عِبَادَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

یا جمع کرے گا۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ امام کو بیچ میں کرو اور بیچ کے شگافوں کو بند کرو۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے

اَلْبَابُ الْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ

باب دوسو اکیسواں فرضوں کے ساتھ سنن رواتب پڑھنے کی فضیلت

مَعَ الْفَرَائِضِ وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْمَلِهَا وَمَا بَيْنَهُمَا وَفِيهِ أَبْوَابٌ

اور ان کے اقل اور اکمل اور متوسط کے بیان میں اور اس میں کئی باب ہیں

بَابٌ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ رَمْلَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

باب روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ رملہ بنت ابو سفیان رضہ سے

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو سنا تھا کہ فرماتے تھے کہ نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہے

لِلّٰهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللهُ لَهُ

واسطے اللہ تعالیٰ کے ہر دن بارہ رکعت نفل سوائے فرض کے مگر کہ بناتا ہے اللہ اسکے لئے

ہے اسواسطے روایت میں دونوں طرفوں کے ۱۲ منہ شرح وط قولہ تقبل علینا بوجہہ یعنی نماز پڑھ کر بیٹھنے کیوقت یا سلام کیوقت ان کی طرف متوجہ کریں ۱۲ شرح ازن وغیرہ قولہ یعنی امام کے دونوں طرف برابر آدمی ہوں اگر کسی طرف کم و بیش ہو کریں یا یہ معنی ہے کہ تم میں جو بہتر اور اچھا اور پرہیزگار ہو اسکو امام مقرر کرو ۱۲ قولہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو کہتے ہیں ایک دو جو آپ نے ہیٹ کیا ہو اسکو سنت راتبہ یعنی دائمہ کہتے ہیں یعنی موکدہ راتب سے ماخوذ ہے اور راتب کے معنے ثبوت و دوام ہیں دوسری غیر راتبہ اور غیر موکدہ جو ہمیشہ نہ کی ہو بلکہ کبھی کبھی کی ہو اور نوافل اسلئے مشروع و مقرر کئے گئے ہیں تاکہ فرضوں میں جو نقصان عارض ہو جائے اس نقصان کا جبر کیا جائے اور نفل علاوہ نقصان کی تکمیل کے اسکو بہت اجر و ثواب ہوتا ہے ... سے ہو جائیں ۱۲ شرح ازن وط

ف ترمذی کی روایت میں بارہ کا شمار اس طرح کیا ہے کہ چار رکعت ظہر سے پہلے اور پیچھے دو اور دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَوْ إِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

گھر بہشت میں۔ یا فرمایا بنایا جاتا ہے اسکے لئے گھر بہشت میں۔ روایت کی مسلم نے ف اور روایت ہے ابن عمر رض سے

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعت ف۲ اور

وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

اس کے پیچھے بھی دو رکعت اور جمعہ کے پیچھے دو رکعت اور مغرب کے پیچھے دو رکعت اور عشا کے پیچھے دو رکعت

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

پڑھی ہیں۔ متفق علیہ۔ اور عبداللہ بن مغفل رض سے روایت ہے کہا کہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے تیسری بار فرمایا

قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُرَادُ بِالْأَذَانَيْنِ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ

جو چاہے۔ متفق علیہ۔ دو اذان سے مراد تغلیبا اذان اور اقامت ہے ف۳

بَابُ فِي تَاكِيدِ رَكْعَتَيْ سُنَّةِ الصُّبْحِ

باب صبح کی دو رکعت سنت کی تاکید کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ

عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم ظہر سے پہلے چار رکعت

أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهَا

اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت کو ترک نہیں کرتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انہیں سے روایت ہے

قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ

کہا کہ رسول اللہ صلعم جیسی دو رکعت سنت فجر کی محافظت کیا کرتے تھے۔

تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ویسی دوسری کسی نوافل کی محافظت نہیں کرتے تھے متفق علیہ۔ اور انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ

علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعت فجر کی بہتر ہے دنیا و مافیہا سے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے

لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ

بخاری اور مسلم کے مجھ کو پیاری ہیں سب دنیا سے۔ اور روایت ہے ابی عبد اللہ بلال بن رباح

دو فجر سے پہلے یہ سب سنتیں مؤکدہ ہیں اور فجر کی سنت سب سے زیادہ مؤکدہ ہیں حتی کہ حسن بصری اور بعض حنفیہ نے انکو واجب کہا ہے اور جن لوگوں نے ظہر کے بعد دو رکعت کو بھی واجب کہا ہے لیکن اس حدیث کے اگلے قول کو رد کیا ہے کہ واجب نہیں بلکہ سنت ہیں منہ ف۲ اس حدیث سے ظہر سے پہلے دو سنتیں ثابت ہوتی ہیں اور بخاری کی روایت [illegible] ہے [illegible] دو پڑھتے یا چار لیکن اگر چار پڑھے تو دو سلام پڑھے امام احمد نے ترمذی نے علی رض سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ایک سلام کبھی پڑھنا ابو ایوب کی حدیث میں مروی ہے اور افضل چار پڑھنا [illegible] اہل حدیث کا یہی مذہب قرار دیا ہے [illegible] غزنوی رح

ف۳ رسول اللہ صلعم نے اذان اور اقامت کے درمیان نفل پڑھنے کی ترغیب اس فرمائی ہے کہ [illegible]

[illegible]

رضي الله عنه مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه أتى رسول الله

رضی رسول اللہ صلعم کے مؤذن سے کہ وہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ليؤذنه بصلوة الغداة فشغلت عائشة بلالا

صلعم کو فجر کی نماز کے لیے خبر بلانے کو آیا حضرت عائشہ رض نے اسکو باتوں میں لگایا

بأمر سألته عنه حتى أصبح جدا فقام بلال فأذنه بالصلوة وتابع

کچھ کسی سے پوچھنے لگیں۔ یہانتک کہ صبح خوب روشن ہوگئی۔ بلال نے یہ دیکھ کر آپکو متواتر پکارنا شروع کیا

أذانه فلم يخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما خرج صلى بالناس

رسول اللہ صلعم نہ نکلے۔ پھر جب نکلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی

فأخبره أن عائشة شغلته بأمر سألته عنه حتى أصبح جدا وأنه أبطأ

تو بلال رض نے رسول اللہ صلعم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رض نے مجھے باتوں میں لگادیا یہانتک کہ فجر کی روشنی خوب ظاہر ہوگئی لیکن

عليه في الخروج فقال يعني النبي صلى الله عليه وسلم إني كنت ركعت ركعتي

آپنے نکلنے میں دیر کی۔ آپنے فرمایا میں فجر کی سنتیں پڑھ رہا تھا۔

الفجر فقال يا رسول الله إنك أصبحت جدا قال لو أصبحت أكثر مما

بلال نے کہا یا رسول اللہ آپنے صبح بہت ہی کردی آپنے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ دیر ہوتی

أصبحت لركعتهما وأحسنتهما وأجملتهما رواه أبوداود بإسناد حسن

تب بھی میں دورکعتوں کو اچھی طرح خوبصورتی سے پڑھتا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے

باب تخفيف ركعتي الفجر وبيان ما يقرأ فيهما وبيان

باب سنت فجر کی دورکعت کی تخفیف کے بیان میں اور اس بیان میں کہ ان دونوں میں کیا پڑھا جائے اور اُسکے وقت

وقتهما عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي

کے بیان میں۔ عائشہ رض سے روایت ہے۔ کہ نبی صلعم صبح کی

ركعتين خفيفتين بين النداء والإقامة من صلوة الصبح متفق عليه

اذان اور اقامت کے درمیان دورکعت خفیف پڑھا کرتے تھے متفق علیہ۔ ف

وفي رواية لهما يصلي ركعتي الفجر فيخففهما حتى أقول هل قرأ فيهما

اور دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ فجر کی دورکعت پڑھتے اور ان کو خفیف پڑھتے کہ میں گمان کرتی کہ آپنے

بأم القرآن وفي رواية لمسلم كان يصلي ركعتي الفجر إذا سمع الأذان

سورۂ فاتحہ کو بھی پڑھا ہے یا نہ۔ ف اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ تھے نماز پڑھتے فجر کی جب سنتے اذان

وَيُخَفِّفُهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ

اور ان کو تخفیف کرتے - ایک روایت میں ہے جب صبح ہوتی اور روایت ہے حفصہ رض سے کہ تحقیق رسول

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ

خدا صلعم تھے جب اذان دے لیتا تھا اذان دینے والا اور ظاہر ہو جاتی تھی صبح پڑھتے تھے

صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

دو رکعت ہلکی نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ تھے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَعَنِ ابْنِ

اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ صبح ہو جاتی تھی نہیں پڑھتے تھے مگر دو رکعت ہلکی - ف اور روایت ہے ابن

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ

عمر رض سے کہا کہ نبی صلعم رات کو دو رکعت

مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ

پڑھا کرتے تھے اور آخر رات کو ایک رکعت وتر پڑھتے اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھتے

وَكَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

گویا اذان آپکے کان میں ہے ف متفق علیہ - ف اور ابن عباس رض سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولٰى

کہ رسول اللہ صلعم فجر کی دو رکعت میں سے پہلی رکعت میں

مِنْهُمَا قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنْهُمَا

آمنا باللہ وما انزل الینا الخ جو سورت بقرہ میں ہے پڑھا کرتے تھے - اور پچھلی میں

آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ وَفِي رِوَايَةٍ وَفِي الْآخِرَةِ الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ

آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون پڑھا کرتے - اور ایک روایت میں ہے کہ پچھلی رکعت میں

تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُمَا مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

تعالوا الی کلمة سواء بیننا وبینکم الخ جو آل عمران میں ہے پڑھتے - روایت کی یہ مسلم نے - اور ابو ہریرہ رض سے مروی ہے

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

کہ رسول اللہ صلعم نے فجر کی دو رکعت میں قل یا ایہا الکافرون

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَقْتُ

اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے - روایت کی یہ مسلم نے اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ میں نے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ ایک مہینہ برابر دو رکعت میں جو فجر سے پہلے پڑھی جاتی ہیں قل یا ایہا الکافرون

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور قل ہو اللہ احد پڑھتے رہے - روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے -

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ

باب دو رکعت سنت فجر کے بعد دائیں پہلو پر لیٹ جانیکے استحباب میں

وَالْحَثِّ عَلَيْهِ سَوَاءٌ كَانَ لَهُ تَهَجُّدٌ بِاللَّيْلِ أَمْ لَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اور اس عمل پر ترغیب دینکے بیان میں چاہے رات میں نماز تہجد پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو - روایت ہے عائشہ رضہ سے

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ

کہا کرتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑھ چکتے دو رکعت فجر کے لیٹ جاتے اپنی

الْأَيْمَنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

داہنی کروٹ پر روایت کی یہ بخاری نے - اور اُسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ

عشا کی نماز سے فارغ ہو کر فجر تک گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے -

بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ

دو دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے - جب موذن فجر کی اذان کہکر چپ ہو جاتا اور

لَهُ الْفَجْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى

فجر ظاہر ہو جاتی اور موذن آپکے پاس آتا آپ کھڑے ہو کر دو رکعت ہلکی سی پڑھتے پھر دائیں

شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهَا يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ

پہلو پر لیٹ جاتے - یہاں تک کہ موذن اقامت کہنے کو آتا - روایت کی یہ مسلم نے اور قول عائشہ رضہ کا یسلم بین کل

رَكْعَتَيْنِ هٰكَذَا هُوَ فِي مُسْلِمٍ وَمَعْنَاهُ يُسَلِّمُ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ أَبِي

رکعتین ایسا ہی ہے صحیح مسلم میں اور معنے اس کا یہ ہے کہ سلام پھیرتے تھے پیچھے ہر دو رکعت کے اور ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى

ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے

أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِينِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ بِأَسَانِيدَ

کوئی فجر کی دو رکعت پڑھے تو چاہیئے کہ اپنی دائیں پہلو پر لیٹ جایا کرے - روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اسانید

ف شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث جسکو ترمذی صحیح کہتا ہے اکیلے عبدالواحد ابن زیاد کی روایت ہے اور اُسنے اسمیں [illegible] غلطی کی ہے یہ حدیث صحیح نہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ آپ اضطجاع کیا کرتے اور اس اضطجاع کا امر کرنا آپ سے ثابت نہیں ۱۲ شرح

صَحِيحَةٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

صحیح ہے۔ ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ سُنَّةِ الظُّهْرِ

باب ظہر کی سنت کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ پڑھیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ

وسلم کے ساتھ دو رکعت ظہر سے پہلے اور دو رکعت ظہر سے پیچھے پڑھی ہیں۔ متفق علیہ اور عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ

رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم ظہر سے پہلے چار رکعت سنت کو ترک نہیں کرتے تھے

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي

روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انہیں سے مروی ہے کہ نبی صلعم میرے گھر میں

بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي

ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے پھر جا کر لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت

رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَ

پڑھتے اور مغرب کی نماز لوگوں کو پڑھا میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھا کرتے اور

يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کے عشاء کی اور داخل ہوتے میرے گھر میں بس نماز پڑھتے دو رکعتیں۔ روایت کی یہ مسلم نے اور

أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر سے پیچھے چار رکعت پر محافظت کرے اللہ تعالےٰ اسکو دوزخ کی آگ پر حرام کر دیگا۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے۔ اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبد اللہ بن

بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا

سائبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم سورج کے زوال کے

ف

قولہا کان النبی صلعم الخ یعنی میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ ظاہر ہے جب گھر پڑھتے اور جب مسجد میں پڑھتے تو دو پڑھتے جیسے ابن عمرؓ کی روایت میں گزرا ہے یا یہ کہ کبھی چار کبھی دو پڑھتے ہونگے۔ عائشہؓ نے گھر میں چار پڑھتے دیکھا چار بیان کر دیں۔ ابن عمرؓ نے دو پڑھتے دیکھ کر دو کا ذکر سنا دیا۔ اور دونوں خبریں صحیح ہیں۔ کسی میں کسی طرح کی حرج نہیں اور بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ چار رکعت نماز مستقل نہیں جو آپ زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ انتہیٰ

مختصراً +

بعد ان تزول الشمس قبل الظهر وقال انها ساعة تفتح فيها ابواب
بعد ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس ساعت میں آسمان کے دروازے

السماء فاحب ان يصعد لي فيها عمل صالح رواه الترمذي وقال حديث
کھولے جاتے ہیں۔ میں دوست رکھتا ہوں کہ اس ساعت میں میرا عمل صالح آسمان کیطرف چڑھے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن وعن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم
حسن ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ نبی صلعم

كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاهن بعدها رواه الترمذي وقال حديث حسن
ظہر سے پہلے چار رکعت نہ پڑھتے تو ظہر کے پیچھے وہ چار پڑھ لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

باب سنة العصر

باب عصر کی سنت کے بیان میں

عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
روایت ہے علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی صلعم

يصلي قبل العصر اربع ركعات يفصل بينهن بالتسليم على الملائكة
عصر سے پہلے چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اور ان کے درمیان ملائکہ

المقربين ومن تبعهم من المسلمين والمؤمنين رواه الترمذي وقال
مقربین اور مسلمانوں مومنوں پر جو ان کے تابع ہیں۔ سلام کہنے کے ساتھ جدائی کرتے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حديث حسن وعن ابن عمر رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم
حسن ہے ۔ اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔

قال رحم الله امرأ صلى قبل العصر اربعا رواه ابوداود والترمذي وقال حديث
اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن وعن علي بن ابي طالب رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
حسن ہے۔ اور علی بن ابی طالب رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلعم

كان يصلي قبل العصر ركعتين رواه ابوداود باسناد صحيح
عصر کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے

باب سنة المغرب بعدها وقبلها

باب مغرب کی نماز سے پیچھے اور پہلے سنت پڑھنے کے بیان میں۔

اس حدیث میں تسلیم سے مراد تشہد ہے اسلئے کہ تشہد تسلیم پر مشتمل ہے جیساکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جبرئیل علیہ السلام و میکائیل وغیرہما پر تشہد میں سلام بھیجا کرتے تھے [illegible] کو ابن جوزی نے موضوع کہا اور بہت رد کیا ہے اور اسحاق جوزجانی بھی اس پر انکار کیا کرتا تھا یعنی فعل کا بجا ثبوت کو نہیں پہنچا البتہ حدیث رحم اللہ امرأ الخ جو آگے آتی ہے ابن حبان نے اس کی تصحیح کی ہے
۱۱ شرح

تقدم في هذه الأبواب حديث ابن عمر رضي الله عنهما وحديث عائشة

ان بابوں میں ابن عمر رضہ اور عائشہ رضہ کی

رضي الله عنها وهما حديثان صحيحان أن النبي صلى الله عليه وسلم كان

دو حدیثیں صحیح پہلے گذر چکی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

يصلي بعد المغرب ركعتين وعن عبد الله بن مغفل رضي الله عنه عن

مغرب کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اور عبد اللہ بن مغفل رضہ سے روایت ہے۔

النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوا قبل المغرب قال في الثالثة لمن شاء رواه

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ مغرب سے پہلے نماز پڑھا کرو۔ تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا۔ جو چاہے۔ روایت کی یہ

البخاري وعن أنس رضي الله عنه قال لقد رأيت كبار أصحاب النبي صلى الله

بخاری نے اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

عليه وسلم يبتدرون السواري عند المغرب رواه البخاري وعنه قال

بڑے اصحابوں کو میں نے دیکھا تھا کہ مغرب کے وقت ستونوں کی طرف دوڑ جاتے تھے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا

كنا نصلي على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد غروب

کہ رسول اللہ صلعم کے عہد میں ہم سورج کے غروب کے بعد

الشمس قبل المغرب فقيل أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاها

مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ اسکو کہا گیا کہ رسول اللہ صلعم کبھی پڑھا کرتے تھے۔

قال كان يرانا نصليهما فلم يأمرنا ولم ينهنا رواه مسلم وعنه قال

انس نے کہا کہ آپ ہمکو پڑھتے دیکھا کرتے تھے تو ہمکو امر فرماتے اور نہ منع کرتے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا

كنا بالمدينة فإذا أذن المؤذن لصلاة المغرب ابتدروا السواري

کہ ہم مدینہ میں تھے کہ جب مؤذن مغرب کی نماز کی اذان کہتا۔ تو لوگ ستونوں کی طرف دوڑ کر جاتے۔ اور دو رکعت نماز

فركعوا ركعتين حتى إن الرجل الغريب ليدخل المسجد فيحسب أن

پڑھتے یہاں تک کہ اگر مسافر آدمی اس وقت مسجد میں آجاتا تو نماز پڑھنے والوں کی

الصلاة قد صليت من كثرة من يصليهما رواه مسلم

کثرت دیکھ کر خیال کرتا کہ مغرب کی نماز پڑھی گئی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

باب سنة العشاء بعدها وقبلها ٢٢

باب عشاء کے پہلے اور پیچھے سنت پڑھنے کے بیان میں۔

ف ۱ جو چاہے اسلئے فرمایا کہ لوگ اسکو فرض یا سنت مؤکدہ نہ سمجھ لیں ۱۲ شرح ملخصاً ۲ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج کے غروب کے بعد مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنے مستحب ہیں اور سلف میں سے بعضے مستحب کہتے ہیں اور نخعی نے بدعت کہا ہے مستحب کہنے والوں کے لیے کہ یہ احادیث دلیل ہیں اور بدعت کہنے کی کوئی دلیل نہیں ابو بکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہم وغیرہم صحابہ اور امام مالک وغیرہ اس کے مستحب ہونے کے قائل نہیں ہیں اور امام احمد اور اسحاق متاخرین میں سے اور بعض تابعین اور صحابہ سے مستحب کہتے ہیں ۱۲ شرح ملخصاً

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رض السَّابِقُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ

اس باب میں ابن عمر رض کی حدیث صلیت مع النبی صلعم لیتین جو پہلے گزر چکی ہے۔

بَعْدَ الْعِشَاءِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور عبد اللہ بن مغفل کی حدیث بین کل اذانین صلوٰۃ ہے جو پیچھے گزر گئی ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي سُنَّةِ الْجُمُعَةِ

باب ایکسو اکیسواں جمعہ کی سنت کے بیان میں

فِيهِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رض السَّابِقُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس باب میں ابن عمر رض کی حدیث سابق ہے کہ اس نے نبی صلعم کے ساتھ

رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے پیچھے

أَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

چار رکعت پڑھا کرے روایت کی یہ مسلم نے ف اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

علیہ وسلم جمعہ کے بعد کچھ نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ واپس لوٹتے پس اپنے گھر میں آ کر دو رکعت پڑھتے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي اسْتِحْبَابِ جَعْلِ

باب ایکسو ۱۲۲ بائیسواں

النَّوَافِلِ فِي الْبَيْتِ سَوَاءٌ الرَّاتِبَةُ وَغَيْرُهَا وَالْأَمْرِ بِالتَّحَوُّلِ لِلنَّافِلَةِ

نوافل یعنی سنن رواتب وغیرہ گھر میں پڑھنے کے استحباب میں اور اس بیان میں کہ نفل پڑھنے کے وقت فرض کی جگہ چھوڑ کر

مِنْ مَوْضِعِ الْفَرِيضَةِ أَوِ الْفَصْلِ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

دوسری جگہ پڑھنی چاہیے یا فرض اور نفل میں کلام کر کے فصل کر دینا چاہیے۔ زید بن ثابت رض سے روایت ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ اے لوگو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو۔

الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

کہ آدمی کی نماز فریضہ کے سوا ہے وہ نماز افضل ہے جو گھر میں پڑھی جیسے۔ متفق علیہ۔ اور ابن عمر

ف ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کی نماز کے پیچھے سنت پڑھنی مستحب ہیں اور کم سے کم دو رکعت ہے اور اکثر چار رکعت ہے اور من کان منکم مصلیا سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہیں اور چار کا ارشاد فرمایا بسبب ان کی فضیلت کے یعنی چار افضل ہیں اور خود پڑھ کر بیان کر دیا کہ دو پڑھنی بھی جائز ہیں۔ اور آپ اکثر چار پڑھا کرتے تھے قولہ فلیصل بعدہا اربعا [illegible] ابو حنیفہ رح اور اسحق رح کہتے ہیں کہ چار رکعت بلا فصل پڑھنی چاہئیں اور بعضوں کے نزدیک دو رکعت پہلے پڑھے پھر چار پڑھے۔ اور کہتے ہیں کہ چار رکعت بلا فصل پڑھنی چاہئیں اور بعضوں کے نزدیک دو رکعت پہلے پڑھے پھر چار پڑھے۔ اور شافعی کے نزدیک جمعہ کے بعد نفل مستحب ہیں اور جس قدر بہت پڑھی جائیں افضل ہیں [illegible] شرح ملخصاً

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِكُمْ

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ تم کچھ نماز اپنے

فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

گھروں میں بھی پڑھا کرو۔ اور تم گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ متفق علیہ۔ ف اور جابر رضہ سے روایت ہے۔ کہا

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ فِي الْمَسْجِدِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز پڑھکر ادا کیا کرے

فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا

تو اپنی نماز میں سے کچھ حصہ گھر میں بھی ادا کیا کرے۔ اللہ تعالیٰ اسکے گھر میں نماز پڑھنے سے خیر و بھلائی کرنے والا ہے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ

متفق علیہ۔ اور عمر بن عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہا کہ نافع بن جبیر رح نے اس کو

اِلَى السَّائِبِ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ

سائب بن اخت نمر کے پاس بھیجا تاکہ اس سے پوچھے وہ چیز جو اس سے معاویہ نے نماز میں دیکھی تھی۔ پس سائب نے کہا

نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ

کہ ہاں اپنے جمعہ کی نماز معاویہ رضہ کے ساتھ مقصورہ میں پڑھی جب امام نے سلام پھیرا اپنے اپنی جگہ میں اٹھ کر

فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ

نماز پڑھی جب معاویہ گھر میں داخل ہوا تو مجھے آدمی بھیجکر بلوایا اور کہا کہ جو تو نے کیا ہے پھر نہ کر جب تو نے جمعہ کی نماز پڑھی ہی

فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

تو اسکے ساتھ اور نماز کو مت ملا یہانتک کہ تو بولے یا نکلے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے

سَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا نُوْصِلَ صَلٰوةً بِصَلٰوةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہمکو امر فرمایا ہے کہ ہم کسی نماز کو دوسری نماز کے ساتھ نہ ملاویں تاکہ ہم بولیں یا مسجد سے نکلیں۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَلٰوةِ

باب ایکسو تیئیسواں نماز وتر کی ترغیب میں

الْوِتْرِ وَبَيَانِ اَنَّهٗ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وَبَيَانِ وَقْتِهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور وتر کے سنت موکدہ ہونے اور اسکے وقت کے بیان میں ف روایت ہے علی رضہ سے

قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کہ وتر نماز فریضہ کے طرح واجب نہیں لیکن رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

علیہ وسلم نے سنت ٹھیرائی ہے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے نماز وتر کو محبوب رکھتا ہے اور قبول کرتا ہے ۔ اے قرآن والو نماز وتر پڑھا کرو روایت کی یہ

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَ

کہ رسول اللہ صلعم نے تمام رات میں وتر پڑھے ہیں پہلی رات بھی اور

مِنْ اَوْسَطِهِ وَمِنْ اٰخِرِهِ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ

رات کے وسط میں بھی اور رات کے اخیر میں بھی اور آپ کے وتر پڑھنے کا وقت سحر تک پہنچا ہے متفق علیہ ۔ اور ابن عمر

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ

رضہ سے روایت ہے ۔ کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ تم اپنی نماز جو رات کو پڑھتے ہو سب نماز کے پیچھے

بِاللَّيْلِ وِتْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

وتر پڑھا کرو ۔ متفق علیہ ف ۱ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ

صلعم نے فرمایا ہے کہ تم وتر نماز صبح ہونے سے پہلے پڑھا کرو ۔ روایت کی یہ مسلم نے ف ۲ اور عائشہ رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوتَهُ بِاللَّيْلِ وَهِيَ

روایت ہے کہ نبی صلعم رات کی نماز پڑھا کرتے تھے ۔ اور وہ

مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ اَيْقَظَهَا فَاَوْتَرَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ

آپ کے آگے عرض میں پڑی ہی سوئی جاتی تھی جب وتر باقی رہتے تو آپ اسکو جگاتے پس وہ بھی وتر پڑھتی ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ایک روایت میں ہے

لَهٗ فَاِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَالَ قُوْمِيْ فَاَوْتِرِيْ يَا عَائِشَةُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

کہ جب وتر باقی رہجاتے تو فرماتے اے عائشہ اٹھو وتر پڑھو ف ۳ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے ۔

عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

کہ رسول اللہ صلعم نے ۔ فرمایا ہے کہ تم جلدی کرو صبح سے ساتھ وتر کے روایت کی یہ ابو داؤد

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ف ۴ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو خوف ہو کہ آخر رات کو بیدار نہ ہوسکیگا تو وہ

ف ۱ یہ امر استحباب کے لئے ہے ۱۲ منہ ف ۲ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح ہو جانے کے بعد وتر کا وقت نہیں رہتا اور جمہور کا بھی یہی مذہب ہے اور بعض کے نزدیک فجر کی فرض پڑھنے سے پہلے وتر کا وقت ہے پھر نہیں ۱۲ شرح از ان ۲۰ ف ۳ اس سے نکلتا ہے کہ سوتے کو نماز کے وقت میں نماز کیلئے جگا دینا مستحب ہے اور اس مضمون میں اور حدیثیں بھی آئی ہیں اور عورت کے آگے ... آنے سے آدمی کی نماز فاسد نہیں ہوتی ۱۲ شرح مختصاً ف ۴ یعنے وتر صبح سے پہلے پہلے پڑھ لیا کرو حنفیوں کے نزدیک یہ امر وجوب کے لئے ہے اور اگر وتر رات کو رہجائیں تو ان کی قضا واجب ہے دن کو پڑھ لے ۱۲ منہ از ع -



أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ

وہ پہلی رات وتر کی نماز پڑھ لیا کرے اور جو آخر رات کو اٹھنے کی امید رکھے تو اسکو چاہیئے کہ آخر رات کو وتر پڑھا کرے کہ آخر رات کی نماز میں ملائکہ

وَذٰلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور یہ بہتر ہے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ الضُّحٰى

باب ایکسو چوبیسواں ضحی کی نماز کی فضیلت میں

وَبَيَانِ أَقَلِّهَا وَأَكْثَرِهَا وَأَوْسَطِهَا وَالْحَثِّ عَلَى الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

اور اس بیان میں کہ یہ نماز تھوڑی کس قدر ہے اور اکثر کس قدر ہے اور اسکی محافظت کی ترغیب میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ مجھے میرے پیارے صلعم نے

بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ

ہر مہینہ میں تین روزہ رکھنے اور دو رکعت نماز ضحی کی پڑھنی اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی ہے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْإِيْتَارُ قَبْلَ النَّوْمِ إِنَّمَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَا يَثِقُ بِالْاِسْتِيْقَاظِ

متفق علیہ۔ سونے سے پہلے وتر پڑھنے اس شخص کو مستحب ہیں جسکو پچھلی رات جاگنے پر اعتماد نہ ہو۔

آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنْ وَثِقَ فَآخِرُ اللَّيْلِ أَفْضَلُ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اگر پچھلی رات جاگنے پر اعتماد ہو تو وتر پچھلی رات پڑھنے افضل ہیں۔ اور ابوذر رضہ سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو

صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ

صدقہ و خیرات واجب ہے۔ سو ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے

وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ

و ہر تکبیر صدقہ ہے اور لوگوں کو نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہے۔ اور ان سبکے

وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عوض دو رکعت نماز پہر دن چڑھے پڑھنی کفایت کرتی ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى أَرْبَعًا وَيَزِيْدُ

کہا کہ رسول اللہ صلعم ضحی کی چار رکعت پڑھا کرتے تھے۔ اور

مَاشَاءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اور جتنی قدر اللہ چاہتا زیادہ کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ام ہانی فاختہ بنت ابوطالب کی بیٹی رضی سے روایت ہے

عَنْهَا قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ

کہا کہ میں فتح کے سال رسول اللہ صلعم کے پاس گئی آپ اس وقت

يَغْتَسِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نہا رہے تھے جب نہانے سے فارغ ہوئے تو آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ اور یہ نماز ضحٰی کی تھی متفق علیہ ف۱

وَهٰذَا مُخْتَصَرُ لَفْظِ إِحْدَى رِوَايَاتِ مُسْلِمٍ

اور یہ مختصر لفظ مسلم کی ایک روایت کے ہیں

بَابُ جَوَازِ صَلٰوةِ الضُّحٰى مِنِ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ إِلَى زَوَالِهَا

باب چاشت کی نماز سورج کے بلند ہونے سے زوال تک جائز ہے

وَالْأَفْضَلُ أَنْ تُصَلَّى عِنْدَ اشْتِدَادِ الْحَرِّ وَارْتِفَاعِ الضُّحٰى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

اور افضل یہ ہے کہ پڑھی جاوے گرمی کے سخت ہوتے اور دن کے بلند چڑھ آنے کے وقت۔ زید بن ارقم

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ أَمَا لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ الصَّلٰوةَ

رضی سے روایت ہے کہ اس نے کچھ لوگ ضحٰی کی نماز پڑھتے دیکھکر کہا خبردار۔ بیشک یہ لوگ جانتے ہیں کہ نماز

فِي غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ صَلٰوةَ

اس ساعت کے غیر میں افضل ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ

الْأَوَّابِينَ حِينَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ تَرْمَضُ بِفَتْحِ التَّاءِ وَ

صلوۃ الاوابین اس وقت ہے جب اونٹنی کے بچوں کے پاؤں گرمی سے جلنے لگیں۔ روایت کی یہ مسلم نے ف۲ ترمض ساتھ فتح تاء اور

الْمِيمِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ يَعْنِي شِدَّةَ الْحَرِّ وَالْفِصَالُ جَمْعُ فَصِيلٍ وَهُوَ الصَّغِيرُ مِنَ الْإِبِلِ

میم کے اور ساتھ ضاد معجمہ کے یعنی گرمی کی سختی اور فصال جمع فصیل کی ہے اور وہ اونٹ کا بچہ ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْحَثِّ عَلَى صَلٰوةِ

باب ایکسو پچیسواں دو رکعت

تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ وَكَرَاهَةِ الْجُلُوسِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي أَيِّ

تحیۃ المسجد کی ترغیب کے بیان میں اور جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں۔

وَقْتٍ دَخَلَ وَهُوَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بِنِيَّةِ التَّحِيَّةِ أَوْ صَلٰوةِ فَرِيضَةٍ

اور تحیۃ المسجد یہ ہے۔ کہ آدمی دو رکعت تحیہ کی نیت سے پڑھے یا نماز فریضہ

ف۱ ام ہانی کی حدیث میں آٹھ رکعت ہیں اور عائشہ کی حدیث میں چار آئی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ضحٰی کی رکعتوں کی تعداد معین نہیں ہے لیکن البتہ بارہ زیادہ نہیں آئی ۱۲

ف۲ یہ لوگ جانتے ہیں یعنی [illegible] نے از راہ انکار کہا کہ اول وقت چاشت پڑھتے تھے اور وقت مختار تک ہونے صبر نہ کیا یعنی باوجود اسکے کہ جانتے ہیں کہ یہ نماز اس وقت کے غیر میں افضل ہے پھر اس وقت میں کیوں پڑھتے ہیں اونٹوں کے بچوں کے پاؤں گرمی سے جلنے لگیں یعنی حاصل تقریباً ڈیڑھ پہر دن چڑھے ہوتا ہے اونٹوں کے بچوں کے پاؤں بسبب نرم ہونے کے شدت گرمی دوپہر کی سے پہلے ہی جلنے لگ جاتے ہیں صلوۃ الاوابین یعنی نماز اللہ کیطرف رجوع کرنے والوں کی ۱۲ شرح از مظہ وغیرہ

أَوْ سُنَّةً رَاتِبَةً أَوْ غَيْرَهَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

یا سنت مؤکدہ یا اسکے سوا پڑھے۔ ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو جبتک دو رکعت نماز نہ پڑھے تب تک نہ بیٹھے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر رضہ سے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کے پاس آیا اور آپ اُس وقت مسجد میں تھے آپنے فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ لے متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي اسْتِحْبَابِ

باب ایکسو چھبیسواں وضو کے بعد دو رکعت

رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

پڑھنے کے استحباب میں۔ روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ

اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا۔ بلال مجھے بتلاؤ وہ عمل جو تو نے اسلام میں کیا ہے جس پر تجھے بہت امید ہو

فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا

کیونکہ میں نے تیری جوتیوں کی آواز جنت میں اپنے آگے سنی ہے۔ بلال رضہ نے عرض کی کہ میرے نزدیک

أَرْجٰى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا

جس عمل پر مجھے بہت امید ہے یہ ہے کہ رات دن میں میں نے جب وضو کیا ہے

صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ

تو اسکے ساتھ جس قدر نماز میرے لیئے مقدر تھی ضرور پڑھی ہے۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ

الْبُخَارِيِّ اَلدَّفُّ بِالْفَاءِ صَوْتُ النَّعْلِ وَحَرَكَتُهُ عَلَى الْأَرْضِ

بخاری کا ہے۔ دف ساتھ فاء کے جوتی کی آواز اور حرکت اسکی کو کہتے ہیں زمین پر

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ يَوْمِ

باب ایکسو ستائیسواں جمعہ کی فضیلت اور اسکے

الْجُمُعَةِ وَوُجُوْبِهَا وَالْاِغْتِسَالِ لَهَا وَالطِّيْبِ وَالتَّبْكِيْرِ إِلَيْهَا وَالدُّعَاءِ

واجب ہونے اور اسکے لیئے غسل اور خوشبو لگانے اور جمعہ کی نماز کے لیے اول وقت جانے اور جمعہ کے دن میں دعا

يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ وَبَيَانِ سَاعَةِ

جمعہ کا دن اور رسول اللہ صلعم پر درود بھیجنے اور قبولیت کی ساعت

الْاِجَابَةِ وَاسْتِحْبَابِ اِكْثَارِ ذِكْرِ اللّٰهِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور جمعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کرنے کے استحباب کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

کہ جب جمعہ کی نماز ادا کی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور چاہو فضل اللہ کے سے

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ افضل دن جس پر آفتاب نکلا

يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا رَوَاهُ

جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم پیدا ہوئے اور اسی دن بہشت میں داخل کئے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے۔ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ

مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جس نے

فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ

اچھی طرح وضو کیا۔ پھر جمعہ کو آیا پھر خطبہ سنا اور چپکا بیٹھا رہا تو اسکے گناہ بخشے گئے۔ اس وقت سے پچھلے

الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جمعہ تک اور تین دن اور بھی زیادہ اور جو خطبہ کے وقت کنکر یاں ہلاتا رہا تو اسنے بیہودہ کام کیا۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ

اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ

اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَ

دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک، درمیان کے گناہوں کا اتارا ہیں جب کہ کبیرہ گناہوں سے

الْكَبَائِرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا سَمِعَا

بچا جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی دونوں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ

رسول اللہ صلعم کو منبر پر فرماتے سنا کہ ضرور باز رہیں گے لوگ

عن ودعهم الجمعات أو ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين

جمعہ چھوڑنے سے نہیں تو خدا انکے دلوں پر مہر کر دے گا۔ پھر بیشک وہ لوگ غافلوں میں ہو جائینگے۔ روایت کی یہ

رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

مسلم نے۔ وف اور ابن عمر رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال إذا جاء أحدكم الجمعة فليغتسل متفق عليه وعن أبي سعيد الخدري

فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز کو جائے تو غسل کر لیا کرے۔ متفق علیہ۔ اور ابو سعید خدری

رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غسل الجمعة واجب

رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جمعہ کو نہانا

على كل محتلم المراد بالمحتلم البالغ والمراد بالوجوب وجوب اختيار كقول

ہر بالغ آدمی پر واجب ہے متفق علیہ۔ مراد محتلم سے بالغ ہے۔ اور مراد وجوب سے وجوب اختیاری ہے۔ وف جیسا

الرجل لصاحبه حقك واجب علي والله أعلم وعن سمرة رضي الله عنه

کوئی کہے اپنے رفیق کو کہ تیرا حق مجھ پر واجب ہے واللہ اعلم وف اور سمرہ رض سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت

کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا پس سنت کا طریقہ پکڑا اور بہت اچھا ہے۔

ومن اغتسل فالغسل أفضل رواه أبو داود والترمذي وقال حديث

اور جو شخص غسل کرے تو غسل افضل ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث

حسن وعن سلمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

حسن ہے۔ اور سلمان رض سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم لا يغتسل رجل يوم الجمعة ويتطهر ما استطاع من طهر ويدهن

وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہاوے اور جس قدر طاقت ہو پاکی حاصل کرے۔ اور تیل

من دهنه أو يمس من طيب بيته ثم يخرج فلا يفرق بين اثنين ثم

لگاوے۔ اپنے گھر سے خوشبو لگاوے پھر مسجد کی طرف نکلے۔ اور دو آدمیوں میں جدائی نہ ڈالے پھر

يصلي ما كتب له ثم ينصت إذا تكلم الإمام إلا غفر له ما بينه وبين

نماز پڑھے جس قدر اس کے لیے مقدر ہو۔ وف پھر جب امام کلام کرے تو چپ رہے تو اسکے جو گناہ درمیان اس جمعہ اور جمعہ دوسرے

الجمعة الأخرى رواه البخاري وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله

کے ہوں بخشے جاتے ہیں۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا

صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مثل غسل جنابت کے غسل کیا پھر گیا وہ گویا اس نے

قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ

اونٹ قربانی کیا اور جو شخص اس سے پیچھے دوسری گھڑی میں گیا اس نے گویا گائے قربانی کی اور جو

فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ

تیسری گھڑی میں گیا اس نے گویا دنبہ قربانی کیا۔ اور جو چوتھی ساعت میں گیا اس نے گویا

فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا

مرغی اللہ کی راہ میں صدقہ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا۔ اسنے گویا انڈا صدقہ کیا۔ پس جب امام خطبہ

خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ غُسْلَ الْجَنَابَةِ

کو نکلا فرشتے آ حاضر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر سنتے ہیں۔ متفق علیہ۔ قولہ غسل الجنابۃ معنی یہ ہیں کہ ایسی صفت کو

اَيْ غُسْلًا كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ فِي الصِّفَةِ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ

غسل کرے جیسے جنابت کا غسل ہوتا ہے۔ وہ اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا

الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهَا سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَ

اور فرمایا کہ اس دن میں ایک ساعت ہے کہ نہیں موافق ہوتا اس سے بندہ مسلمان کہ نماز پڑھ رہا ہو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے

اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ

مگر اللہ تعالیٰ اسکو وہ سوال عطا کرتا ہے اور آپنے ہاتھ سے اس ساعت کے تھوڑی ہونے کا اشارہ کیا متفق علیہ اور روایت ہے ابو بردہ بن ابی

مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

موسی اشعری رضہ سے کہا اسنے کہ عبداللہ بن عمر رضہ نے مجھے کہا

عَنْهُمَا اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَاْنِ

کیا تو نے اپنے باپ کو جمعہ کی ساعت کی شان میں رسول اللہ صلعم سے

سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث کرتے سنا ہے۔ ابو بردہ رضہ کہتے ہیں میں نے کہا ہاں میں نے اس سے سنا کہ کہتا تھا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وسلم فرماتے تھے کہ وہ ساعت امام کے خطبہ پڑھنے کو بیٹھنے سے اسکے نماز سے فارغ ہونے تک ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور اوس بن اوس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ

اور جابئین کے اول شرح میں مذکور ہیں۔ اور ساعتین اس حدیث میں طلوع فجر سے مراد ہیں امام کے خطبہ کو کھڑے ہونے تک اور بعضے زوال سے امام کے خطبہ کو کھڑے ہونے تک کو کہتے ہیں اور ساعات سے مراد اوقات ہیں ساعات عرفی نہیں اور اسکے اول شرح میں مذکور ہیں ۱۲ شرح

نزدیک مستحب ہے واجب نہیں کہتے ہیں، اور جمہور کے نزدیک بعضے اسکو واجب ... میں علما کا اختلاف ... قبل جمعہ کے غسل ... سے مسجد کو گیا ۱۲ ... یعنی نماز کے

۳ اس ساعت کی تعیین میں علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ...

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے افضل دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر درود بہت بھیجا کرو۔

فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ ۲

کہ بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي اسْتِحْبَابِ

باب ایک سو اٹھائیسواں کسی نعمت ظاہر کے

سُجُوْدِ الشُّكْرِ عِنْدَ حُصُوْلِ نِعْمَةٍ ظَاهِرَةٍ أَوِ انْدِفَاعِ بَلِيَّةٍ ظَاهِرَةٍ عَنْ

حاصل ہونیکے وقت یا کسی ظاہر مصیبت کے دور ہونیکے وقت سجدہ شکر کا کرنیکے استحباب کے بیان میں

سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِّنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ

کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو چلے جب ہم عزورار کے قریب پہنچے تو آپ سواری سے اترے

رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيْلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ

اور دونوں ہاتھ اٹھا کر ایک ساعت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے اور بہت دیر سجدہ میں پڑے رہے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور

يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَعَلَهُ ثَلَاثًا قَالَ إِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ وَشَفَعْتُ

دونوں ہاتھ اٹھا کر ایک ساعت اللہ سے دعا مانگتے رہے پھر سجدہ میں گر پڑے یہ کام آپ نے تین بار کیا پھر فرمایا میں نے رب سے اپنی امت کیلئے

لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِيْ ثُلُثَ أُمَّتِيْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ

سوال کیا اور سفارش کی پس اس نے مجھے امت کی تہائی عطا کی میں نے اپنے رب کو شکر کا سجدہ کیا پھر میں نے اپنا سر اٹھا کر

فَسَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ

اپنی امت کیلئے رب سے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے امت کی تہائی عطا کی پھر میں نے اپنے رب کو سجدہ کیا میں نے پھر اپنا

رَأْسِيْ فَسَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخَرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ

سر اٹھایا اور اپنی امت کے لئے سوال کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے باقی تہائی بھی عطا فرمائی پس میں نے اپنے رب کو

شُكْرًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ✣ ✣

شکر کا سجدہ کیا۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب ایک سو انتیسواں قیام اللیل کی یعنی نماز کی فضیلت میں

ف ۱ امام احمد نے مسند میں ابو بکرہ رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشی کی خبر پہنچی تو شکر کا سجدہ کیا کرتے تھے اور ابن ماجہ نے انس رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کو ایک کام کی بشارت دی گئی آپ سجدہ میں گر پڑے ۱۲ اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ علی رض نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمدان کی مسلمان ہو جانے کی خبر لکھی تو آپ سجدہ میں گر پڑے پھر سر اٹھایا اور فرمایا ہمدان پر سلام ہو ہمدان پر سلام ہو اور کعب بن مالک کی جب توبہ قبول ہوئی تو اس نے سجدہ کیا ۱۲ اور یہ قصہ پہلے گزر چکا ہے اور علی رض نے جب خارجیوں کے مقتولوں میں ذو الثدیہ کو پایا تو آپ نے سجدہ کیا ۱۲ اور ابو بکر رض نے جب مسیلمہ کذاب کے قتل ہونے کی خبر سنی تو سجدہ کیا ۱۲ شرح

ف ۲ قیام اللیل یعنی تہجد کا بیان ہے ۱۲

سورۃ بنی اسرائیل ع۹ السجدۃ ع۲ الذاریات ع۱

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا

اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے اور کچھ رات سے جاگتا رہ اُسمیں یہ بڑھتی ہے تجھکو شاید کھڑا کرے تجھکو تیرا رب

مَّحْمُوْدًا ۱؎ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَتَجَافٰی جُنُوْبُہُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ

تعریف کے مقام میں ۱؎ اور فرمایا الگ رہتی ہیں اُن کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو

خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰی کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ

ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔ اور فرمایا وہ تھے رات کو تھوڑا

مَا یَہْجَعُوْنَ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

سوتے۔ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ فَقُلْتُ لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وسلم رات کو نماز میں اتنا کھڑے ہوتے کہ آپکے دونوں قدم سوج گئے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ایسا کیوں کرتے ہو

وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا

حالانکہ آپکے پہلے اور پچھلے گناہ سب بخشے گئے ہیں۔ آپنے فرمایا کیا میں بندہ شکر گذار نہ ہوں ف۱

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ نَحْوُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

متفق علیہ اور مغیرہ رضؓ سے بھی یہ مضمون مروی ہے۔ متفق علیہ اور روایت ہے علی رضؓ سے

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَقَہٗ وَفَاطِمَۃَ لَیْلًا فَقَالَ اَلَا تُصَلِّیَانِ مُتَّفَقٌ

کہ نبی صلعم اُنکے اور فاطمہ رضؓ کے پاس رات کو تشریف لائے اور فرمایا کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے۔ متفق

عَلَیْہِ طَرَقَہٗ اَتَاہُ لَیْلًا وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ

علیہ۔ طرقہ رات کو آئے۔ اور سالم بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

اللّٰہُ عَنْہُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰہِ لَوْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے اگر

کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ سَالِمٌ فَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یَنَامُ مِنَ

رات کو نماز بھی پڑھتا۔ سالم کہتا ہے۔ کہ اس سے پیچھے عبداللہ رات کو تھوڑا ہی

اللَّیْلِ اِلَّا قَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ

سویا کرتا تھا۔ متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے

عَنْہُمَا قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِّثْلَ

اُسنے کہا کہ فرمایا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے عبداللہ نہ ہو مانند

ف۱ کیا نہ ہوں میں اللہ تعالٰی کا شکرگذار بندہ جس نے جو میرے گناہ معاف کر دئے تو کیا میں شفقت عبادت کی چھوڑ دوں بلکہ اس مغفرت کی نعمت کے شکریہ میں مجھے عبادت کرنا چاہیئے

ف۲ ایسے عبداللہ مت ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ زیادہ محنت کرنے لگا تو اس سے نہ ہوسکا ایسا مت کہ تھوڑا تھوڑی عبادت کرے ... ہمیشہ ہے۔ اس طرح کہ ہمیشہ کرے چھوڑ نہ دے ۱؎ ع۵ مقام محمود وہ مقام ہے جس کی اگلے اور پچھلے سب تعریف کرینگے اور یہ ایک مرتبہ ہے قیامت میں جو خداوند کریم کی بارگاہ سے ہمارے پیغمبر کو عنایت ہوگا اسپر اگلے اور پچھلے سب رشک کرینگے۔ اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ مقام محمود شفاعت کا مقام ہے اگلے ہمارے پیغمبر اللہ

سے بس بلاواسطہ شفاعت کی جرأت کریں گے اور ہمارے پیغمبر لوگوں کی پریشانی پر رحم فرما کے شفاعت کیلئے اُٹھ کھڑے ہونگے ۱۲

فلانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

فلانے شخص کے ایسا تھا۔ قیام کرتا رات کو پس چھوڑ دیا قیام رات کا متفق علیہ۔ اور ابن مسعود

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى

رضہ سے روایت ہے کہ کہا نبی صلعم کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات بھر سویا رہا یہانتک

أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ مُتَّفَقٌ

کہ صبح ہو گئی۔ آپنے فرمایا کہ شیطان نے اسکے کانوں میں پیشاب کر دیا ہے۔ ف۱ متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے

قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ

فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اسکے سر کے پچھلی طرف تین گرہیں

عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهَ تَعَالَى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ

دیتا ہے ہر گرہ میں کہتا ہے۔ ابھی تجھ پر رات بڑی ہے سوتا رہ۔ اگر جاگ اٹھا اور اللہ کا ذکر کیا تو

فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا

ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر اسنے وضو کیا تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھی تو سب گرہیں کھل جاتی ہیں تو صبح کو خوش

طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَافِيَةُ الرَّأْسِ

دل اٹھتا ہے ورنہ صبح کو سست پلید نفس والا اٹھتا ہے۔ متفق علیہ ف۲ قافیۃ الراس کا معنے آخر سر کا

آخِرُهُ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور عبد اللہ بن سلام رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے

قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَ

فرمایا اے لوگو جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اسکو آپس میں اور کھانا کھلاؤ اور جب لوگ رات کو سوتے ہوں

النَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

تو تم نماز پڑھا کرو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

صحیح ہے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ

وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے بعد محرم کے روزے افضل ہیں اور نماز

ف۱ یہ شخص ہے کہ پیشاب کرتا ہے شیطان بیچ کان اسکے کے یہ بھی اپنی حقیقت پر محمول ہے ہم اسکی بحث تاویل نہیں کرتے کیونکہ شیطان کھاتا ہے پیتا ہے تو پیشاب بھی کرتا ہوگا ۱۲

ف۲ مراد گرہ لگانے سے گرہ سستی کی ہے یعنے شیطان اسکو کسالت و سستی میں گرفتار کر دیتا ہے بعض کہتے ہیں یہ گرہ حقیقتاً لگاتا ہے جیسا ساحر سحر کے وقت کسی پر گرہ لگایا کرتا ہے اور بعض کہتے ہیں یہ مجاز ہے اور مراد شیطان کا روکنا ہے ذکر اور نماز سے اس حدیث کے ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے کہ جو شخص ذکر اور نماز اور وضو تینوں کو جمع نہ کرے وہ خبیث النفس کاہل اٹھتا ہے ۱۲ شرح ملخصاً

بعد الفريضة صلوٰة الليل رواه مسلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما

فریضہ کے بعد رات کو نماز پڑھنی افضل ہے ف روایت کی یہ مسلم نے اور ابن عمر رض سے روایت ہے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوٰة الليل مثنى مثنى فاذا خفت

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تجھے صبح ہو جانے کا خوف ہو

الصبح فاوتر بواحدة متفق عليه وعنه قال كان النبي صلى الله عليه

تو ایک رکعت ملا کر وتر کرلے ۔ متفق علیہ ف اور انہی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و

وسلم يصلي بالليل مثنى مثنى ويوتر بركعة متفق عليه وعن انس رضي

سلم رات کو دو دو رکعت پڑھا کرتے تھے اور ایک رکعت ملا کر وتر کر لیتے ۔ متفق علیہ اور انس رض سے

الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر من الشهر

روایت ہے کہ کہا تھے رسول اللہ صلعم مہینے میں افطار کرتے

حتى نظن انه لا يصوم منه ويصوم حتى نظن انه لا يفطر منه شيئا

یہاں تک کہ گمان کیا جاتا کہ آپ اس مہینے میں روزہ نہ رکھینگے اور روزہ رکھتے یہاں تک کہ گمان کیا جاتا کہ آپ اس مہینے میں کسی دن روزہ نہ چھوڑینگے

وكان لا تشاء ان تراه من الليل مصليا الا رأيته ولا نائما الا رأيته

اور تھے کہ اگر تو آپکو رات میں نماز پڑھتے دیکھنا چاہے تو آپکو نماز پڑھتے ہی دیکھتا اور اگر تو آپکو سوتا ہوا دیکھنا چاہتا تو آپکو ایسا ہی دیکھ سکتا تھا

رواه البخاري وعن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

بخاری نے ۔ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم

كان يصلي احدى عشرة ركعة تعني في الليل يسجد السجدة من ذلك قدر

گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے ۔ یعنی رات میں انمیں سجدہ اسقدر کرتے جسقدر تم میں سے کوئی

ما يقرأ احدكم خمسين اية قبل ان يرفع رأسه ويركع ركعتين قبل

پچاس آیت پڑھے پہلے اس سے کہ سر اٹھائے ف اور فجر کی نماز سے پہلے

صلوٰة الفجر ثم يضطجع على شقه الايمن حتى ياتيه المنادي للصلوٰة

دو رکعت پڑھتے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے تاکہ نماز کے لئے بلانے والا آتا

رواه البخاري وعنها قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت کی یہ بخاری نے ۔ اور انہیں سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلعم

يزيد في رمضان ولا غيره على احدى عشرة ركعة يصلي اربعا فلا تسأل

رمضان وغیرہ مہینوں میں تہجد کے نماز گیارہ ف رکعت سے زیادہ نہ کیا کرتے تھے چار رکعت پڑھتے آن کی

ف یعنی تہجد ۱۲ منہ

ف یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہے ۔ اور ایک رکعت بھی نماز صحیح ہے اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ نماز وتر ایک رکعت نہیں اور اکیلی رکعت پڑھنی نماز ہی نہیں اور احادیث صحیحہ اس کے مخالف ہیں ۱۲ شرح ازن احقر ہرگز خلاف حدیث نہیں حدیث کے معانی الٹے کئے گئے ہیں جیسے ترجمہ احقر ترجمہ میں ظاہر ہے جس پر اسند حدیث متفق علیہ دال و بیان ان احادیث جملہ کہ ہی ۱۲ مصحح

عن حسنهن وطولهن ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم

خوبی اور درازی سے مت پوچھ پھر چار پڑھتے ان کی خوبی اور درازی سے مت پوچھو پھر

يصلي ثلاثا فقلت يا رسول الله اتنام قبل ان توتر فقال يا عائشة

تین رکعت پڑھتے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جایا کرتے ہیں فرمایا اے عائشہ رض

ان عيني تنامان ولا ينام قلبي متفق عليه وعنها ان النبي صلى الله

میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عليه وسلم كان ينام اول الليل ويقوم آخره فيصلي متفق عليه وعن

علیہ وسلم پہلی رات سو جایا کرتے تھے اور پچھلی رات اٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے متفق علیہ اور روایت ہے ابن

ابن مسعود رضي الله عنه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة

مسعود رض سے کہا میں نے ایک رات نبی صلعم کے ساتھ نماز پڑھی

فلم يزل قائما حتى هممت بامر سوء قيل ما هممت قال هممت ان اجلس و

آپ اسقدر کھڑے رہے کہ میں نے برا ارادہ کیا۔ اسکو کہا گیا کہ تو نے کیا ارادہ کیا تھا۔ اسنے کہا میں نے ارادہ کیا تھا کہ آپ کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔ متفق

ادعه متفق عليه وعن حذيفة رضي الله عنه قال صليت مع رسول الله

علیہ اور روایت ہے حذیفہ رض سے کہا میں نے ایک رات رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فافتتح البقرة فقلت يركع عند المائة ثم مضى

علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے سورہ البقرہ شروع کی میں نے خیال کیا کہ سو آیت پر رکوع کریں گے پھر آپ اسی طرح پڑھتے چلے گئے

فقلت يصلي بها في ركعة فمضى فقلت يركع بها ثم افتتح النساء

میں نے کہا کہ سورہ بقرہ کو ایک رکعت میں پڑھیں گے پس پڑھتے گئے میں نے کہا اس پر رکوع کریں گے پھر آپ نے سورت نساء شروع کر دی تو اسکو

فقرأها ثم افتتح آل عمران فقرأها يقرأ مترسلا اذا مر بآية فيها تسبيح

پڑھ کر پھر آل عمران شروع کر دی اسکو آہستہ آہستہ پڑھتے گئے جب کسی آیت تسبیح پر آتے

سبح واذا مر بسؤال سأل واذا مر بتعوذ تعوذ ثم ركع فجعل يقول سبحان

تو سوال کرتے اور جب تعوذ کی آیت پر آتے تعوذ کرتے پھر رکوع کیا پس سبحان

ربي العظيم فكان ركوعه نحوا من قيامه ثم قال سمع الله لمن حمده

ربی العظیم کہنا شروع کیا پس آپ کا رکوع قیام کی مثل تھا پھر سمع اللہ لمن حمدہ

ربنا لك الحمد ثم قام طويلا قريبا مما ركع ثم سجد فقال سبحان ربي

ربنا لک الحمد کہا پھر رکوع کے قریب دیر تک کھڑے رہے پھر آپ نے سجدہ کیا پس سبحان ربی

ف یعنی بہت اچھی خوب اور دراز پڑھتے ۱۲ ف سعد بن ہشام رض نے عائشہ رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد نو رکعت پڑھتے تھے ۱۲ اور عروہ نے عائشہ سے گیارہ رکعت روایت کی ہے اور خود عائشہ رض سے تیرہ رکعت مروی ہے اور بخاری میں عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سات یا نو رکعت پڑھا کرتے تھے

الأعلى فكان سجوده قريبًا من قيامه رواه مسلم وعن جابر رضي الله

الاعلی کہنا شروع کیا اور آپکا سجدہ قیام کے نزدیک تھا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے جابر رضؓ سے

عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الصلوة أفضل قال

کہا کہ رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا

طول القنوت رواه مسلم المراد بالقنوت القيام وعن عبد الله بن

وہ نماز قیام والی۔ یہ روایت کی یہ مسلم نے۔ قنوت سے مراد قیام ہے۔ اور عبد اللہ بن

عمرو بن العاص رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

عمرو بن عاص رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

أحب الصلوة إلى الله صلوة داود وأحب الصيام إلى الله صيام داود

کہ بہت پیاری نماز اللہ تعالی کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ اور بہت پیارے روزے اللہ تعالی کو داؤد کے روزے ہیں۔

وكان ينام نصف الليل ويقوم ثلثه وينام سدسه ويصوم يومًا ويفطر

تھے داؤد علیہ السلام آدھی رات سویا کرتے اور تہائی رات کی عبادت کرتے اور چھٹا حصہ سوتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار

يومًا متفق عليه وعن جابر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله

کرتے۔ متفق علیہ اور روایت ہے جابر رضؓ سے کہا کہ میں سنتا تھا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم يقول إن في الليل لساعة لا يوافقها رجل مسلم

صلعم فرماتے تھے کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ مرد مسلمان اس ساعت میں

يسأل الله تعالى خيرًا من أمر الدنيا والآخرة إلا أعطاه الله تعالى

ہر رات میں اللہ تعالی سے دنیا اور آخرت کی بھلائی نہیں مانگتا مگر اللہ تعالی اُس کو وہ سوال ضرور عطا کرتا ہے۔

إياه وذلك كل ليلة رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي

اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ

صلى الله عليه وسلم قال إذا قام أحدكم من الليل فليفتتح الصلوة

نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو چاہئے کہ

بركعتين خفيفتين رواه مسلم وعن عائشة رضي الله عنها قالت

پہلے دو رکعت خفیف پڑھا کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام من الليل افتتح صلوته

کہ رسول اللہ صلعم جب رات کو اٹھتے تو پہلے

بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ

دو رکعت خفیف پڑھکر نماز شروع کرتے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ جب کبھی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ وَجَعٍ أَوْ غَيْرِهِ صَلّٰى

رات کی نماز بسبب کسی درد وغیرہ عذر کے رسول اللہ صلعم سے فوت ہو جاتی

مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

تو آپ دن کو بارہ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ ف روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عمر بن خطاب رضہ سے روایت ہے کہا کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے وظیفہ سے سو جائے یا اس کا کچھ

مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ

وظیفہ جو رات کو کیا کرتا تھا۔ رہجاتے پھر فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو گویا اسنے وہ وظیفہ

اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

رات کو پڑھا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ

اللہ صلے اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اس مرد پر جو رات کو اٹھکر نماز پڑھے اور اپنی عورت کو بھی جگائے

فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَ

اگر عورت اٹھنے سے انکار کرے تو اسکے منہ پر پانی چھڑک دے۔ اور اللہ تعالیٰ رحمت کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھکر نماز پڑھے۔ اور

أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

خاوند کو بھی جگائے اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے ف

وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور ابو ہریرہ اور ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہا دونوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

وَسَلَّمَ إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا

سلم نے فرمایا کہ جب مرد اپنے گھر کے لوگوں کو رات جگاتا ہے پس وہ دونوں ملکر نماز پڑھتے ہیں تو وہ دونوں ان

فِي الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذّٰكِرَاتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْ عَائِشَةَ

لوگوں میں لکھے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کرتے ہیں۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں اونگھ جائے تا

ف۱ پڑھنا اول دن بارہ رکعتیں اس سے معلوم ہوا کہ اوراد اور نوافل کی احتیاط ضرور ہے کہا امام نودی نے اور معلوم ہوا کہ اوراد کی قضا ہیں ہے ف۲ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نیک عمل کی توفیق دی تو اسکو چاہیے کہ دوسروں کو بھی اس عمل کی ترغیب دیا کرے۔ اور بے تکلفی کی جگہ نوافل پر تکلف کرنا بھی جائز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبب انکی ہر ایک امت پر کمال عطوفت مہربانی تھی اسلیے ان کیلیے دعا کر کے انکو اس عمل کی ترغیب فرمائی ہے ف۳ مثل ازواج وغیرہ ف۴ یعنی اپنی زوجہ کو اٹھا کر

فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ

تو اسکو چاہیے سو جائے یہاں تک کہ اس سے نیند دور ہو جائے کہ جب تم میں سے کوئی اونگھتا ہوا نماز پڑھے ۔ تو شاید وہ

يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

بخشش مانگنے کی جگہ اپنے آپکو گالیاں دینی شروع کر دے ف٢ متفق علیہ ف٣ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ

کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی رات کو اٹھے

اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پس قرآن اسکی زبان پر بھاری ہو جاوے ف٤ پس جو زبان سے بولتا ہو وہ سمجھ نہ سکے تو اسکو چاہیے کہ لیٹ رہے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّلَاثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي اسْتِحْبَابِ قِيَامِ رَمَضَانَ

باب ایکسو تیسواں قیام رمضان یعنے نماز تراویح کے

وَهُوَ التَّرَاوِيْحُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مستحب ہونے کے بیان میں ف٥ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں از روئے ایمان کے اور ثواب طلب کر کے نماز تراویح پڑھے اسکے پہلے گناہ

ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

بخشے جاتے ہیں ۔ ف٦ متفق علیہ ف اور اسی راوی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّأْمُرَهُمْ فِيْهِ

اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی لوگوں کو ترغیب دیا کرتے تھے ۔ بدون اسکے کہ ان کو وجوب کا امر کریں

بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

فرمایا کرتے کہ جو شخص از روئے ایمان اور طلب ثواب کے نماز تراویح پڑھے اسکے پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں ۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ قِيَامِ لَيْلَةِ

باب ایکسو اکتیسواں لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت میں

الْقَدْرِ وَبَيَانِ أَرْجٰى لَيَالِيْهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ

اور اس بیان میں کہ لیلۃ القدر کی امید کونسی راتوں میں زیادہ ہے ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمنے اسکو لیلۃ

الْقَدْرِ إِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقَالَ تَعَالٰى إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ

القدر میں نازل کیا ہے آخر تک ۔ اور فرمایا ہے ہمنے اسکو رات مبارک میں نازل کیا ہے ۔

ف١ ہو لیکن لازم ہو کہ ضرور ... یاد الٰہی میں نماز نفل ... حدیث علم ... ف٢ یعنی بیجا کلمات ... بیجری کے ١٢ ... ف٣ یعنی بسبب ... یعنی نماز چھوڑ ١٢

... بھی وقت ہے ... فضیلت ... اور اس حدیث کو اسکے نوافل ... ملحق کیا ہے کہ الفوز ہمیشہ کے ... نیند کا یہی وقت ہوتا ہے ١٢ شرح اذان ف٤ یعنے بسبب نیند غلبہ کے زبان پر ... ١٢ ف٥ تراویح ترویحہ کی جمع ہے معنی ایکبار آرام ... چنانچہ اس نماز میں چار رکعت پڑھکر آرام لیا جاتا ہے اسی لیے اس کا نام نماز تراویح رکھا گیا ١٢ شرح اذان ١٢

ف٦ ... گناہ بخشے جاتے ہیں الخ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ علماء کا مشہور قول یہ ہے کہ اس بخشش سے مراد صغائر گناہوں کی بخشش ہے اور کبائر گناہوں کی بخشش مراد نہیں مگر اس قول میں قدرے ... اہل سنت کے نزدیک کبائر گناہوں کی بخشش بغیر توبہ ... کی بھی ہوتی ہے اور معتزلہ کہتے ایک کبائر کی بخشش بغیر توبہ کے نہیں ہوتی الخ نووی ف٧ از روئے ایمان کے معنی اس کی فضیلت کی حقیقت کا اعتقاد کر کے ١٢ شرح ف٨ یعنی نماز تراویح ١٢

الآيَاتِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الخ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ جو شخص ازراہ ایمان اور طلب ثواب کے لیلۃ القدر میں نماز پڑھے اُسکے پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ متفق علیہ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اور روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ نبی صلعم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کے یاروں میں سے بعضوں کو لیلۃ القدر رمضان کی پچھلی سات راتوں میں خواب میں دکھلائی گئی رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ

صلعم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب پچھلی سات راتوں میں موافق پڑ گئے ہیں۔ پس جو

مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

شب قدر تلاش کرنے والا ہو پچھلی سات راتوں میں اُس کی تلاش کرے متفق علیہ ف اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

کہا کہ رسول اللہ صلعم رمضان کی پچھلی دس رات میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔

وَيَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور فرماتے کہ رمضان کی پچھلی دس راتوں میں شب قدر تلاش کیا کرو۔ متفق علیہ

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ

اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهَا

کہ رمضان کے پچھلی دس رات میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو روایت کی یہ بخاری نے۔ اور انہی سے روایت ہے

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ

کہ جب رمضان کا پچھلا عشرہ آتا۔ تو رسول اللہ صلعم

مِنْ رَمَضَانَ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

رات کو زندہ کرتے تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو جگاتے اور عبادت میں کوشش کرتے اور تہ بند مضبوط باندھتے متفق علیہ

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي رَمَضَانَ

اور وہی بیان کرتی ہیں کہا کہ رسول اللہ صلعم رمضان میں بندگی کرنے میں وہ کوشش کیا کرتے تھے

ف شب قدر کو حضرت کے اصحاب نے خواب میں دیکھا ستائیسویں کسی نے چوبیسویں تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی رمضان کی پچھلی طاق راتوں میں شب قدر ضرور ہے جس کو شوق ہو تلاش کرے یعنی سب طاق راتوں میں بیدار رہے۔ اور عبادت کرے اُن میں آخر کوئی تو ہوگی ۱۲

ت ف یعنی عبادت سے ۱۲

ف۲ تہ بند مضبوط باندھتے یعنی عورتوں سے کنارہ کرنے یا عبادت میں کوشش کرنے ۱۲

ف۲ تو دس رات میں الخ اور روایتوں میں آیا ہے کہ پچھلے دہے کے طاق راتوں میں تلاش کرو یعنی اکیس اور تئیس اور پچیس اور ستائیس اور انتیس میں ۱۲ ۱۲ ۱۲

مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ وَفِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جو رمضان کے سوا دوسرے مہینوں میں نہیں کرتے تھے اور رمضان کے پچھلے عشرہ میں ایسی کوشش کرتے کہ اور دنوں میں نہیں کرتے تھے ۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ

اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم آپ فرمائیے اگر مجھے معلوم ہو جائے

لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ

کہ لیلۃ القدر کونسی رات ہے تو میں اُسمیں کیا دعا مانگوں آپ نے فرمایا مانگ ۔ اے اللہ تو بخشنے والا ہے تو بخشنے کو دوست رکھتا ہے

عَنِّي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مجھے بخش دے ۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ۔

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ وَ

باب ایک سو بتیسواں مسواک کرنے کی فضیلت میں اور فطرت کی

خِصَالِ الْفِطْرَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

خصلتوں کے بیان میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ

علیہ وسلم نے اگر بس اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو میں اُن کو واجب کرکے مسواک کا حکم دیتا

مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

متفق علیہ اور حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

رسول اللہ صلعم جب نیند سے اُٹھتے تو اپنا مونھہ مسواک کے ساتھ ملتے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلشَّوْصُ الدَّلْكُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ

متفق علیہ ۔ شوص کے معنے ملنے کے ہے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ ہم

لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ

رسول اللہ صلعم کے واسطے مسواک اور وضو کا پانی طیار کرکے رکھا کرتے تھے ۔ پس اللہ تو آپکو جتنی رات سے چاہتا جگا دیتا

فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے ۔ روایت کی یہ مسلم نے اور انس رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ۔ کہ میں نے تمہے مسواک کرنیکے باب میں بہت تاکید کی ہے ۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے ۔

ف۱ یعنی بندگی میں ۱۲ ف۲ فطرت یعنی انبیاء علیہم السلام کی سنت ۱۲ دین ف۳ یعنی پنجگانہ نماز میں ۱۲ ف۴ مسواک کرنا سنت ہے بالاتفاق خصوصاً نماز کے وقت اور امام شافعی رح کے نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہے مسواک سے بُو دفع ہوتی ہے وضو اور قرأت قرآن اور نیند اور سکوت اور بھوک کے وقت زیادہ تر مستحب ہے ۔ مسواک کروی کراہی کی چاہیے پیلو کی مسواک سب سے بہتر ہے چھوٹی انگلی برابر موٹی اور بالشت برابر لمبی ۱۲ ف۵ ملنے منہ اپنا کہا گیا نے اس حدیث میں دلیل ہے کہ نیند سے اٹھتے وقت مسواک کرنا مستحب ہے کیونکہ اس وقت منہ کا مزہ بدلا ہوتا ہے ۱۲ (نیل)

شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ

شریح بن ہانی رضہ سے کہا کہ میں نے عائشہ رضہ کو کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ رسول اللہ صلعم جب گھر تشریف لاتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے۔ اس نے کہا مسواک کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اور ابو موسے اشعری رضہ سے روایت ہے کہا کہ میں رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسوقت مسواک کا کنارہ آپکی زبان پر تھا۔ متفق علیہ۔ اور یہ مسلم کا لفظ ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ

اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا مسواک

مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِهِ بِأَسَانِيدَ

مونہہ کو پاک کرنیوالی رب کو خوش کرنے والی ہے۔ روایت کی یہ نسائی نے اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں صحیح

صَحِيحَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسنادوں سے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَتَقْلِيمُ

فرمایا کہ آدمی کی پیدائشی چیزیں پانچ ہیں ختنہ کرنا اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنا اور ناخن

الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْاِسْتِحْدَادُ حَلْقُ الْعَانَةِ

کاٹنا۔ اور بغلوں کے بال اکھاڑنا اور موچھیں کترنا متفق علیہ ف الاستحداد حلق کرنا عانہ کا

وَهُوَ حَلْقُ الشَّعْرِ الَّذِي حَوْلَ الْفَرْجِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ

اور وہ مونڈنا اون بالوں کا جو کہ زیر ناف ہوں۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں۔ خوب موچھیں کتروانا اور داڑہی چھوڑنا

وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ

اور مسواک کرنا اور پانی سے ناک صاف کرنا۔ اور ناخن کاٹنا اور انگلیوں کے جوڑوں کو دہونا اور بغل کے بال

الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّاوِي وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ

اکھاڑنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا۔ اور پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ راوی نے کہا میں دسویں چیز کو بھول گیا۔

ف

یعنی ہر ایک انسان جس میں دین ہے وہ ان پانچوں چیزوں کو ایسا پسند کرتا ہے گویا کہ پیدائشی بات ہے تعلیم کی اسمیں کچھ حاجت نہیں اسواسطے کہ اس میں پاکی و ستھرائی ہے آپنے کبھی پانچ ذکر فرمایا اور کبھی دس کا ذکر کیا جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا اور دس والی حدیث آگے آتی ہے ۱۲ ف مختصر دے تاکہ بیان جم نہ جائے ۱۲

إلا أن تكون المضمضة قال وكيع هو أحد رواته انتقاص الماء يعني

مگر یہ کہ کلی ہووے کہا وکیع نے اور وہ اس حدیث کا ایک راوی ہے انتقاص الماء یعنی

الاستنجاء رواه مسلم البراجم بالباء الموحدة والجيم وهي عقد الأصابع

استنجا کرنا روایت کیا اسکو مسلم نے براجم ساتھ باء موحدہ کے اور جیم کے اور وہ جوڑ ہیں انگلیوں کے

وإعفاء اللحية معناه لا يقص منها شيئا وعن ابن عمر رضي الله عنهما

اور اعفاء اللحیہ کا معنے یہ ہے کہ اپنی ڈاڑھی سے کچھ کم نہ کرے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے

أن النبي صلى الله عليه وسلم قال أحفوا الشوارب وأعفوا اللحى متفق عليه

کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ موچھوں کو کتراؤ اور داڑھی کے بال بڑھاؤ۔ متفق علیہ

الباب الثالث والثلاثون بعد المائة في تأكيد وجوب الزكوة وبيان فضلها وما يتعلق بها

باب ایکسو تینتیسواں زکوٰۃ کے وجوب کے تاکید میں

قال الله تعالى وأقيموا الصلوة و

اور فضیلت اور اسکے متعلقات کے بیان میں۔ اللہ تعالی نے فرمایا اور نماز قائم کرو۔

آتوا الزكوة وقال تعالى وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين

اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور فرمایا اُن کو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ کی عبادت کریں نری کرکر اسکے واسطے

حنفاء ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة وذلك دين القيمة وقال

بندگی ابراہیم کی راہ پر اور کھڑی کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور یہ راہ ہے مضبوط لوگوں کی اور فرمایا

تعالى خذ من أموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وعن ابن عمر

تو ان کے مالوں سے صدقہ لے کر تو ان کو اسکے ساتھ پاک کرے۔ اور ابن عمر

رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بني الإسلام على

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسلام کی بنا پانچ پر

خمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله وإقام

چیز پر ہے اسکی گواہی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہے

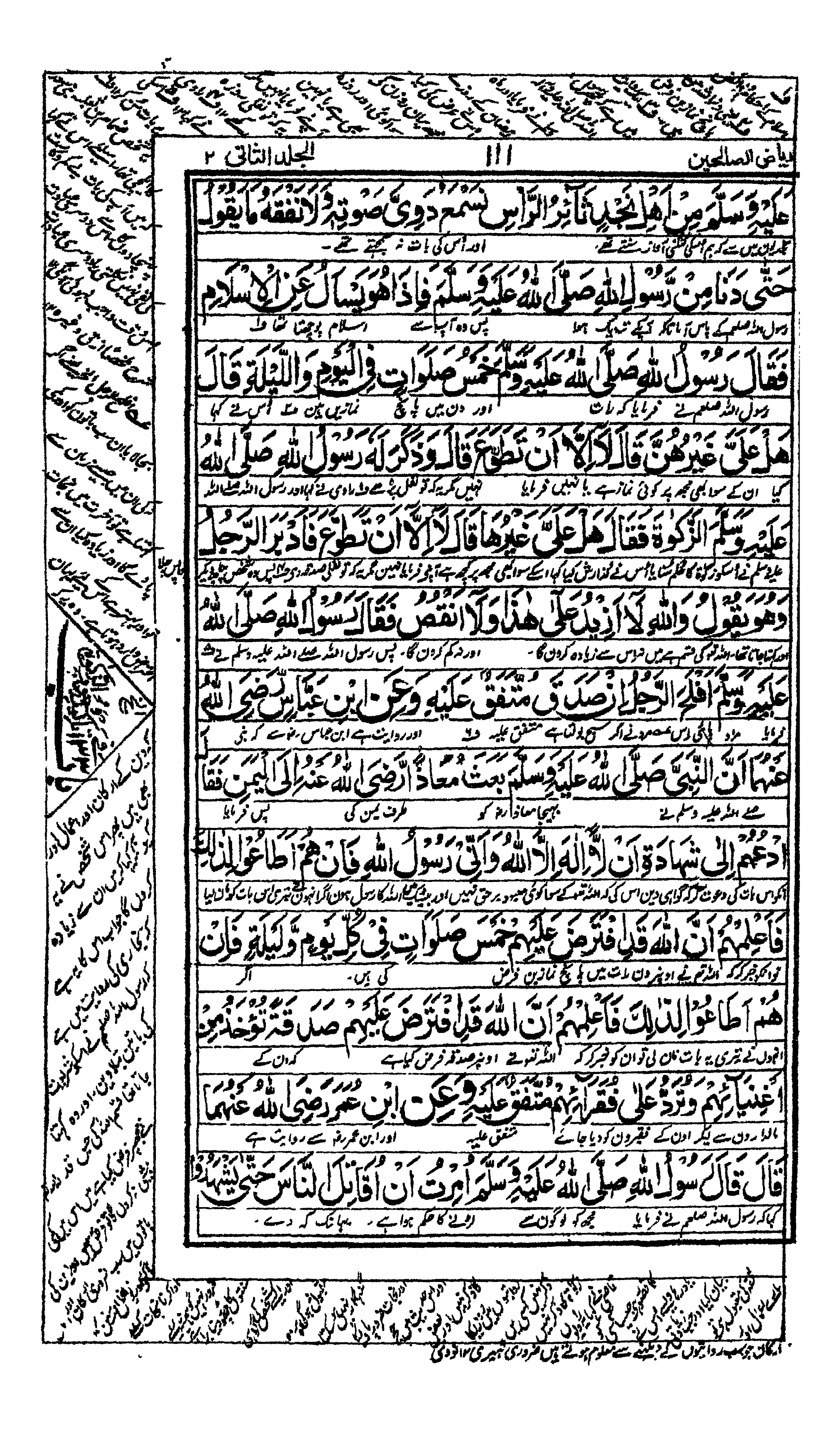
الصلوة وإيتاء الزكوة وحج البيت وصوم رمضان متفق عليه وعن

اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔ اور رمضان کے روزے رکھنے متفق علیہ اور روایت ہے

طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله

طلحہ بن عبید اللہ رضہ سے کہا کہ ایک آدمی پراگندہ بالوں والا

ف یعنی معلوم یاد نہیں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں چیز شاید کلی کرنا مراد ہو۔ ف۲ اور ان پانچ میں حصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عبادت قولی ہے اور یہ شہادت ہے یا غیر قولی ہے اور یہ یا ترک کی ہوگی اور یہ روزہ ہے یا فعلی اور یہ یا بدنی ہے جیسے نماز یا مالی ہے جیسے زکوٰۃ یا دونوں سے مرکب ہے جیسے حج ۱۲ شرح ملخصاً



عليه وسلم من أهل نجد ثائر الرأس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول

نجد والوں میں سے کہ ہم اسکی گنگنی آواز سنتے تھے اور اُس کی بات نہ سمجھتے تھے۔

حتى دنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا هو يسأل عن الإسلام

رسول اللہ صلعم کے پاس آ جا کر نزدیک ہوا پس وہ آپ سے اسلام پوچھتا تھا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات في اليوم والليلة قال

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں اُس نے کہا

هل علي غيرهن قال لا إلا أن تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله

کیا ان کے سوا بھی مجھ پر کوئی نماز ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل پڑھے راوی نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم الزكوة فقال هل علي غيرها قال لا إلا أن تطوع فأدبر الرجل

علیہ وسلم نے اسکو زکوٰۃ کا حکم سنایا اُس نے گذارش کیا کہ اسکے سوا بھی مجھ پر کچھ ہے آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفلی صدقہ دے پس وہ شخص پیٹھ پھیر کر

وهو يقول والله لا أزيد على هذا ولا أنقص فقال رسول الله صلى الله

اور کہتا جاتا تھا۔ اللہ کی قسم ہے میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم کروں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم أفلح الرجل إن صدق متفق عليه وعن ابن عباس رضي الله

فرمایا مراد پا گیا یہ مرد اگر سچ بولتا ہے متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ نبی

عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث معاذا رضي الله عنه إلى اليمن فقال

صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ رض کو طرف یمن کی پس فرمایا

ادعهم إلى شهادة أن لا إله إلا الله وأني رسول الله فإن هم أطاعوا لذلك

انکو اس بات کی دعوت کر کہ گواہی دیں اس کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں اگر انہوں نے تیری اس بات کو مان لیا

فأعلمهم أن الله قد افترض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة فإن

تو انکو خبر کر کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر

هم أطاعوا لذلك فأعلمهم أن الله قد افترض عليهم صدقة تؤخذ من

انہوں نے تیری یہ بات مان لی تو ان کو خبر کر کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے کہ ان کے

أغنيائهم وترد على فقرائهم متفق عليه وعن ابن عمر رضي الله عنهما

مالداروں سے لیکر ان کے فقیروں کو دیا جائے متفق علیہ اور ابن عمر رض سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا

کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ گواہی دیں۔

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَإِذَا

علاوہ اللہ کے نہیں اور محمد صلعم اللہ کا رسول ہے۔ اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب

فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

انہوں نے یہ کام کیا تو مجھ سے اپنے خون اور مال بچالیئے مگر ساتھ حق اسلام کے (یعنے قصاص وغیرہ) متفق علیہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ

وسلم کی وفات ہوئی، اور ابوبکر رضہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے لوگوں میں سے جسنے کافر ہونا تھا کافر ہوا اس وقت عمر رضہ نے ابوبکر رضہ کو

اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ

کہا کہ تم لوگوں سے کس طرح لڑائی کروگے حالانکہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے میں امر کیا گیا ہوں۔

أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي

کہ لوگوں سے لڑائی کروں یہانتک کہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پس جسنے یہ کلمہ کہا اس نے اپنا

مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ

مال اور جان مجھ سے بچایا مگر ساتھ اسلام کے حق کے اور اسکا حساب اللہ پر ہے۔ ابوبکر رضہ نے کہا مجھے اللہ کی قسم ہے کہ میں

مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا

اس شخص سے ضرور لڑونگا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ مجھے اللہ کی قسم ہے اگر اونٹ کی رسی

كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ قَالَ

جو رسول اللہ صلعم کو دیا کرتے تھے مجھے نہ دینگے۔ تو میں ضرور ان سے لڑونگا۔

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ

عمر رضہ نے کہا مجھے اللہ کی قسم ہے کہ کچھ نہ تھا مگر کہ میں جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضہ کا سینہ

أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ

لڑائی کرنے کو کھول دیا ہے پس میں سمجھ گیا کہ یہی بات جو ابوبکر رضہ کہتے ہیں حق ہے۔ متفق علیہ اور ابو ایوب رضہ سے روایت ہے کہ

عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ

ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم آپ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے بہشت میں داخل کرے

قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ

اور دوزخ سے مجھکو آگ سے ہٹا دے فرمایا اللہ کی عبادت کر اور کسی چیز کو اسکا شریک مت کر اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ ادا کر اور برادری کے لوگوں سے ملاپ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى

متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار نے نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ

اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ ایسا عمل بتلایئے جسکے کرنیسے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔

قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ

آپنے فرمایا تو اللہ تعا کی بندگی کر اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کر اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ مفروضہ ادا کر

وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى

اور رمضان کے روزے رکھ۔ اسنے کہا مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے میں اس سے زیادہ نکرونگا جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ

تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا جس شخص کا جی چاہتا ہے کہ بہشتیوں میں سے ایک آدمی کو

الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دیکھے تو چاہیئے کہ اسکو دیکھے متفق علیہ۔ اور روایت ہے جریر بن عبداللہ رضہ سے

قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ

کہا کہ بیعت کی نبی صلعم سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے

وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنے پر۔ متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ

رسول اللہ صلعم نے چاندی اور سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں جو اس کا حق ادا نہیں کرتا عہ

مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِيَ

مگر کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو آگ سے پگھلا کر اس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے۔ پھر دوزخ کی

عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا بَرَدَتْ

آگ میں وہ پتر دہکائے جاوینگے۔ پھر ان سے مالک کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغے جاوینگے۔ جب وہ پتر سرد ہو جاوینگے۔

اُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ

تو پھر دہکا کر دا غی جاوینگے۔ یہ عذاب اتنے بڑے دن میں ہوتا رہیگا جسکا لنباؤ پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ یہاں تک کہ جب بندوں کے درمیان

الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

فیصلہ ہو چکیگا پھر اسکو اسکی راہ دکھلائی جاوے گی۔ یا بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف کہا گیا یا رسول اللہ

ف ا یعنی جبکہ پتر ٹھنڈے ہو جاوینگے تو آگ میں پھر دہکا کر انسے ان کی کوکھیں اور ماتھے اور پیٹھیں داغیں گے اور یہ عذاب ان کو ہوا کریگا اتنے بڑے دن میں جس کا لنباؤ پچاس ہزار برس کا ہوگا کہا موضح القرآن میں پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا ہے جب قبروں سے نکلیں اور جب تک دوزخ بہشت ... پھر چکے

ف یعنے آگ سے پگھلا کر اس چاندی سونے کے پتر بنائے جاوینگے پھر دوزخ کی آگ میں وہ پتر دہکائے جاوینگے گویا آگ ہو جاوینگے ۱۲ ۱۲

عہ یعنی زکوٰۃ نہیں دیتا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فَاِلْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ

پھر اونٹ آپنے فرمایا اور نہیں کوئی اونٹوں والا کہ ان میں سے انکا حق ادا نہیں کرتا - اور انکے حقوق میں سے ہے - ف

وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا

پانی پلانے کے دن انکو دوہنا مگر قیامت کیدن اُسکو میدان فراخ یکساں میں مونہہ کے بل گرایا جاویگا - درحالیکہ وہ اونٹ جیسے دنیا میں تھے اس سے زیادہ موٹے اور تازہ

فَصِيْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ

ہوکر سب آئینگے کہ انمیں سے ایک بچہ بھی پیچھے نہ رہیگا اور اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندینگے - اور مونہہ سے کاٹینگے جب پہلا گذر جائیگا

عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ

تو پچھلا پھر اسپر پچھلے پاؤں لوٹایا جاویگا اُس دن میں جسکا مقدار پچاس ہزار برس کا ہے تا کہ بندوں کا فیصلہ ہوچکے گا -

فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ

پھر اسکو اسکا رہا دکھلائی جاوے گی یا دوزخ کی طرف یا بہشت کی طرف - کہا گیا یا رسول اللہ پھر گائے ف اور بکری

قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ

آپنے فرمایا اور نہیں کوئی گائے اور بکری والا کہ اُن میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا - مگر جب قیامت کا دن ہوگا -

بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَّا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا

تو میدان فراخ یکساں میں مالک کو مونہہ کے بل گرا کر ان سبکو حاضر کیا جاویگا کہ وہ انمیں سے کوئی پیچھے نہ رہیگا انمیں کوئی ایسا نہو گا جسکے سینگ ٹیڑھے ہوں یا نہ ہوں

عَضْبَاءُ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرٰهَا فِيْ

یا ٹوٹے ہوں سب سینگوں سے اسکو ماریں گے اور پاؤں سے اسکو روندیں گے جب اسپر پہلا گذر جائیگا تو پچھلا اسپر لوٹایا جائیگا - اُس دن میں

يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى

جسکا مقدار پچاس ہزار برس کا ہوگا یہانتک کہ بندوں میں فیصلہ ہوچکے گا - پس اسکو اسکی راہ دکھلائی جائے گی -

الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ

بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف - کہا گیا یا رسول اللہ آپ گھوڑوں کا حال فرمایئے آپنے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں - ایک

وِزْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ

وہ جو آدمی پر بوجھ اور گناہ ہے - اور دوسرا آدمی کے پردہ ہے - اور تیسرا آدمی کے لیے اجر ہے پس وہ گھوڑا کہ واسطے اسکے سبب گناہ کا ہے سو

رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ

کہ باندھا اسکو ریا و فخر کے لئے اور واسطے دشمنی کے اہل اسلام سے تو یہ گھوڑا اسپر بوجھ اور گناہ ہے - اور جو آدمی کے لئے پردہ ہے

فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا فِيْ رِقَابِهَا

وہ یہ ہے کہ اسنے گھوڑا فی سبیل اللہ باندھا پھر اللہ تعالے کا حق جو اسکی پشت اور گردن میں ہے - فراموش نہیں کیا - ف

ہمارے اونٹوں کے اون کو دودھ کر پلاتے حالانکہ یہ وہ حسب
ہتیں ہے اس حدیث میں
زکوٰۃ نہ دینے والے مالدار
کے عذاب کا مفصل حال
بیان ہے ہندستان میں نماز
روزے کا جا بجا کچھ چرچا ہے
لیکن افسوس زکوٰۃ دینے کی بات
بالکل چھوٹ گئی ہے برس
کے چالیسواں حصہ نکالتے
جان نکلی جاتی ہے حالانکہ
شادی غمی اور نام و نشان کے
کاموں میں ہزاروں روپے برباد
کرتے ہیں
ہو لیکن کچھ
آتا سکا
بھی
صحیح ہوتا ہے
ہمارا مسلمان کو لازم ہے کہ
ان باتوں پر خوب غور کرے
اور موت کو ہر دم حاضر جانکر
قیامت کی تختیاں بیان
کرکے اپنے مالک کا حکم بجا لاوے
اور اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے
اور شیطان وسوسے کو سنائے
کہ زکوٰۃ دینے سے مال کم ہو
جاویگا - اس واسطے
کہ خدا نے زکوٰۃ والے مال میں
برکت دینے کا وعدہ کیا ہے
سے زکوٰۃ مال بڑھکر
کہ فضل زیادہ ہو

فهي له ستر واما التي هي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله لاهل

گھوڑا اسکے لئے پردہ ہے ۔ اور جو آدمی کے لئے اجر ہے وہ یہ ہے کہ آدمی گھوڑا فی سبیل اللہ

الاسلام في مرج او روضة فما اكلت من ذلك المرج او الروضة من شيء الا

مسلمانوں کی تائید کیلئے چراگاہ یا باغ میں باندھے وہ گھوڑا چراگاہ یا باغ میں سے جو کچھ کھائیگا ۔

كتبت له عدد ما اكلت حسنات وكتبت له عدد ارواثها وابوالها

اُس شخص کے لئے اسکی کھائی ہوئی گھاس کے برابر حسنات لکھے جائینگے اور اسکی لید اور بول کے شمار کے برابر اُسکے لئے

حسنات ولا تقطع طولها فاستنت شرفا او شرفين الا كتب الله له

حسنات لکھے جائینگے اور اگر وہ گھوڑا رسی تڑا کر ایک میدان یا دو میدان میں چھلانگیں مارتا ہوا کودے تو اس کے

عدد آثارها وارواثها حسنات ولا مر بها صاحبها على نهر فشربت منه ولا

قدم اور لید کی شمار کے برابر اسکے لئے حسنات لکھے جائینگے ۔ اور اگر مالک اسکو نہر پر سے لیکر گذرے اور اُسکو پانی پلانیکا ارادہ نہ ہو مگر

يريد ان يسقيها الا كتب الله تعالى له عدد ما شربت حسنات قيل يا

وہ خود بخود پانی پی لے تو جتنے گھونٹ اُس نے پانی پیا ہوگا ۔ اسی قدر اسکے لئے حسنات لکھی جائینگی ۔ کہا گیا یا

رسول الله فالحمر قال ما انزل علي في الحمر الا هذه الاية الفاذة الجامعة

رسول اللہ پھر گدہوں کا کیا حکم ہے آپنے فرمایا گدہوں کے باب میں مجھ پر سوا اس آیت جامعہ کے کچھ نازل نہیں ہوا ۔

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره ط

کہ جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ دیکھ لیگا ۔ اور جسنے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی

متفق عليه وهذا لفظ مسلم

دیکھ لیگا ۔ متفق علیہ ۔ اور یہ لفظ مسلم کے ہیں

الباب الرابع والثلاثون بعد المائة في وجوب صوم رمضان

باب ایکسو چونتیسواں رمضان کے روزہ کے وجوب

وبيان فضيلته وما يتعلق به وفيه ابواب قال الله تعالى يا ايها

اور فضیلت اور متعلقات کے بیان میں ۔ اور اس میں کئی باب ہیں ۔ فرمایا اللہ تعالے نے اے

الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم

ایمان والو حکم ہوا ہے تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا تجسے اگلوں پر شاید تم

تتقون ۝ اياما معدودات فمن كان منكم مريضا او على سفر فعدة من

پرہیزگار ہو جاؤ ۔ گنتی دن ہیں گنتی کے پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا سفر میں تو گنتی چاہیئے

أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا

اور دنوں سے۔ اور جنکو طاقت ہے تو بدلا چاہیے ایک فقیر کا کھانا۔ ف پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی

فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

تو اسکو بہتر ہے۔ اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہے۔ ف اگر تم سمجھ رکھتے ہو ف مہینا رمضان کا وہ جو

أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ

اوتارا گیا ہے بیچ اوسکے قرآن مجید ہدایت واسطے لوگوں کے اور دلیلیں ہدایت کے سے اور معجزے پس جو کوئی

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ

حاضر ہو تم میں سے مہینے میں پس چاہیے کہ روزہ رکھے اوسکو اور جو بیمار ہو یا اوپر سفر کے پس گنتی ہے

أَيَّامٍ أُخَرَ الآيَةَ وَأَمَّا الأَحَادِيثُ فَقَدْ تَقَدَّمَتْ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَهُ

اور دنوں سے۔ آخر تک۔ اور حدیثیں اس مضمون کی اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا

وسلم نے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے آدمی کے عمل اوسی کے لیئے ہیں مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی

أَجْزِي بِهِ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا

اوسکا اجر دوں گا۔ اور روزے سپر ہیں جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو فحش نہ بولے اور نہ

يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ

بیہودہ گوئی میں شور و غوغا کرے اگر کوئی اوسکو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو اوسکو کہہ دیں کہ میں روزہ دار ہوں قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ

بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ

کہ روزہ دار کے مونھ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو

فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

دو خوشیاں ہیں ایک جب روزہ کھولتا ہے تو اوسکو بسبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کریگا تو اوسکو بسبب روزہ کے خوشی ہوگی

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَ

متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روایت کے لفظ ہیں اور اوسکی ایک روایت میں ہے کھانا پینا شہوت

شَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اوسکی جزا دونگا اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے

مسکین کو کھانا کھلانا لازم تھا پھر یہ حکم فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ کے نازل ہونے سے منسوخ ہوگیا اور شیخ فانی کے سوا سب کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا گیا۔ ف۳ قولہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن رمضان کے مہینے میں قرآن نازل ہوا۔ حدیث میں آیا ہے کہ سب کتب الٰہی رمضان میں نازل ہوئی ہیں امام احمد نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابراہیم کے صحیفے رمضان کی پہلی رات نازل ہوئے اور توریت چھٹی رات رمضان میں نازل ہوئی اور انجیل تیرہویں کو اور قرآن چوبیسویں کو اوتارا گیا اور جابر سے مروی ہے کہ زبور بارہویں کو اور انجیل اٹھارہویں کو نازل ہوئی اور قرآن رمضان میں آسمان میں بیت العزت میں مجموعۃً اوتارا گیا

وَفِی رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ لَہُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آدمی کے سب نیک عمل اوسکے لیے دس گنے سے

اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ

سات سَو گنے تک بڑہائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اوسکی جزا دونگا۔ اپنی

یَدَعُ شَھْوَتَہٗ وَطَعَامَہٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ

شہوت اور کھانا میرے لیے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی روزہ کہولنے کے وقت ہے۔ اور دوسری

عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْہِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَعَنْہُ

رب کی ملاقات کرنے کے وقت ہوگی اور اسکے مونہہ کی بو اللہ تعالے کے نزدیک کستوری کی بو سے زیادہ خوشبو ہے۔ اور اوسی سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا دے گا۔

نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ھٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصَّلٰوۃِ

بہشت کے سب دروازون سے بلایا جاوے گا۔ اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے۔ جو شخص نمازیون سے ہوگا۔

دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجِھَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِھَادِ وَ

نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جو مجاہدون سے ہوگا۔ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا۔

مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ

جو شخص روزے دارون سے ہوگا۔ باب الریان سے بلایا جائیگا اور

الصَّدَقَۃِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَۃِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِاَبِیْ اَنْتَ

صدقہ دینے والون سے ہوگا صدقہ کے دروازے سے بلایا جائیگا ابوبکر رضہ نے کہا

وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا مِنْ ضَرُوْرَۃٍ

اے رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ جو شخص اون دروازون سے بلایا جائے اوسپر کچھ ضرورت نہیں

فَھَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّھَا فَقَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْھُمْ

کوئی ایسا بھی ہوگا جو اون سب دروازون سے بلایا جائیگا آپنے فرمایا ہان اور میں امید رکہتا ہوں کہ تو اون میں سے ہو۔

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

متفق علیہ۔ اور روایت ہے سہل بن سعد رضہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ و

سَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ

سلم سے فرمایا کہ بہشت میں ایک دروازہ ہے اوسکو ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اوس دروازہ سے روزہ دار لوگ بہشت میں داخل ہونگے

ف۱ فرمایا تھا اجزی بہ میں ہی اوسکا بدلا دونگا یعنے اوسکا بدلا فرشتوں سے نہ دلاؤن گا خود دونگا اور دوسرے کو خدا نے اپنی طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت میں جیسے نماز زکوۃ حج میں ریا ہو نمود اری کو دخل ہے لیکن روزے میں دخل نہیں کہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اوسکو کوئی نہیں جان سکتا اور دوسرا سبب یہ کہ عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں مگر روزے میں بھوکہ پیاس نہیں جسکو روکیں دو خوشی ہیں روزہ کہولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ گیا۔ اور خدا سے ملکر روزے کا ثواب پا دیگا تو خوش ہوگا

ف۲ جوڑا دیگا یعنے دو اشرفی یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے بڑی فضیلت ابی بکر صدیق کی اور اون کا بہشتی ہونا نکلتا ہے ۱۲

ف۳ یعنے جو سب دروازون سے بلائے جاویں گے

الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا

اون کے سوا کوئی دوسرا اُس بہشت میں داخل نہ ہوگا کہا جائیگا روزہ دار کہاں ہیں روزہ دار اُٹھ کھڑے ہونگے۔

يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ مُتَّفَقٌ

اونکے سوا کوئی دوسرا اُس دروازہ سے بہشت میں نہ جائیگا۔ جب داخل ہوجائینگے تو وہ دروازہ بند کیا جائیگا پھر اُس سے کوئی داخل نہوگا متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

علیہ۔ اور ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ

صلعم نے کوئی بندہ نہیں کہ فی سبیل اللہ ف۱ روزہ رکھے مگر اللہ تعہ اُس دن کی برکت سے

بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اوسکو دوزخ کی آگ سے ستر سال کی مسافت دور کرتا ہے۔ ف۲ متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ

روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص ایمان ف۳ اور ثواب کی امید کرکے رمضان کے روزے رکھے

احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اوسکے پہلے گناہ بخشے جائینگے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

اور دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین قید کئے جاتے ہیں۔ ف۴ متفق علیہ اور

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا

اوسی سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ رمضان کے ہلال کو دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کے ہلال کو

لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ

دیکھکر افطار کرو اگر تم پر ابر وغیرہ سے ہلال چھپایا جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ متفق علیہ

هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا

یہ بخاری کی عبارت ہے اور مسلم کی روایت میں ہے اگر تم پر ابر ہوجائے تو تیس دن روزے رکھو

بَابٌ فِي الْجُودِ وَفِعْلِ الْمَعْرُوفِ وَالْإِكْثَارِ مِنَ الْخَيْرِ فِي شَهْرِ

باب رمضان میں بخشش کرنے اور نیک کام کرنے اور نیکی بہت کرنے

ف۱ یعنی جہاد میں ۱۲ ف۲ یعنی جو شخص غزوہ کی مشقت اور روزہ کی مشقت یعنی دونوں مشقتوں کو برداشت کرے اسکو خدا تعالیٰ یہ بخشش کرتا ہے ۱۲ شرح مختصا ف۳ اعتقاد حقیقت شریعت سے ۱۲ ف۴ شیاطین قید کئے جاتے یعنے بسبب اسکے روزہ رکھنے کے باعث قوت حیوانی جو غضب اور شہوت کی جڑ ہے … ضعیف ہوجاتی ہے اس لیے روزہ داروں پر اُنکے وسوسے کچھ تاثیر نہیں کرتے یا تاثیر کم کرتے ہیں جو گناہوں تک نہ پہنچ سکیں ۱۲ شرح از مظ۔ از ع

رَمَضَانَ وَالزِّيَادَةِ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

خصوصًا پچھلے عشرہ میں نیکی بہت کرنیکے بیان میں ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَ

رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور

كَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ

رمضان میں جب جبریل عم آپ سے ملاقات کرتا تو بہت سخاوت کیا کرتے اور جبریل رمضان میں ہر رات آپ کی

رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

ملاقات کیا کرتا اور آپ سے قرآن کا دور کرتا۔ جب جبرائیل آپ کی ملاقات کرتا۔

يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ

تو آپ ہوا تیز سے بھی زیادہ مال کی سخاوت کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔ ۱؎ اور عائشہ رضہ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم جب رمضان کا

الْأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پچھلا عشرہ آتا تو رات کو زندہ کرتے ۲؎ اور اپنے گھر والوں کو جگاتے اور تہبند مضبوط کرتے۔ ۳؎ متفق علیہ

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَقَدُّمِ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ بَعْدَ نِصْفِ شَعْبَانَ

باب شعبان کے نصف کے بعد رمضان سے پہلے روزہ رکھنے سے نہی کے بیان میں

إِلَّا لِمَنْ وَصَلَهُ بِمَا قَبْلَهُ أَوْ وَافَقَ عَادَةً لَهُ بِأَنْ كَانَ عَادَتُهُ صَوْمَ

مگر اس شخص کو کہ روزہ کو ماقبل سے متصل کردے یا اوسکی عادت کے موافق ہوجائے۔ مثلاً اوسکی عادت تھی

الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَوَافَقَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

کہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتا تھا یہ دن ان ایام میں آگئے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ

صلعم نے کہ تم میں سے کوئی ایک دن

أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ

یا دو دن کا روزہ رمضان سے پہلے نہ رکھے مگر وہ شخص کہ اوسکی عادت اوس دن کے روزہ کی تھی وہ شخص اوس دن کا روزہ رکھ لیا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کرے متفق علیہ۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

ف ۱؎ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کرنا ہر وقت بہتر ہے اور رمضان میں اور صلحاء کے اجتماع کے وقت بہت ہی اچھا ہے اور صلحا اور فضلاء کی زیارت و مجالست کرنی اچھا کام ہے مگر جب اوس کو اس کی زیارت سے کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے اور رمضان میں قرآن کی تلاوت بہت کرنی چاہیئے اور قرآن وغیرہ علوم شرعی کی مدارست رمضان میں مستحب اور قرآن پڑھنا تسبیح کہنی وغیرہ اذکار کرنے سے افضل ہے۔ ۱۲ شرح اذکار ف ۲؎ یعنی شب بیداری کرتے ف ۳؎ یعنی عبادت میں بہت کوشش کرتے یا عورتوں سے کنارہ کرتے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا

صلعم نے رمضان سے پہلے روزہ مت رکھو۔ چاند کو دیکھ کر رکھا کرو اور دیکھ کر

لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلٰثِينَ يَوْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

چھوڑا کرو اگر چاند میں اور تم میں ابر حائل ہو جائے تو تیس دن پورے کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ الْغَيَايَةُ بِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَبِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ الغیایۃ ساتھ غین نقطہ والے اور یاء دو نقطہ والی کے

مِنْ تَحْتُ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ السَّحَابَةُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

جو مکرر ہے اور وہ بادل ہے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا

رسول اللہ صلعم نے کہ جب شعبان آدھا باقی ہو تو روزہ مت رکھو ف۱

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَمَّارِ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو الیقظان عمار بن یاسر

بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ

رضہ سے روایت ہے کہا کہ جو شخص اوس دن روزہ رکھے جس دن کے چاند کے چڑھنے میں شک ہوا اسنے ابو القاسم ف۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

صلعم کی نافرمانی کی۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب اس بیان میں کہ ہلال کے دیکھنے کے وقت کیا کہا جائے

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طلحہ بن عبید اللہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم

كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَ

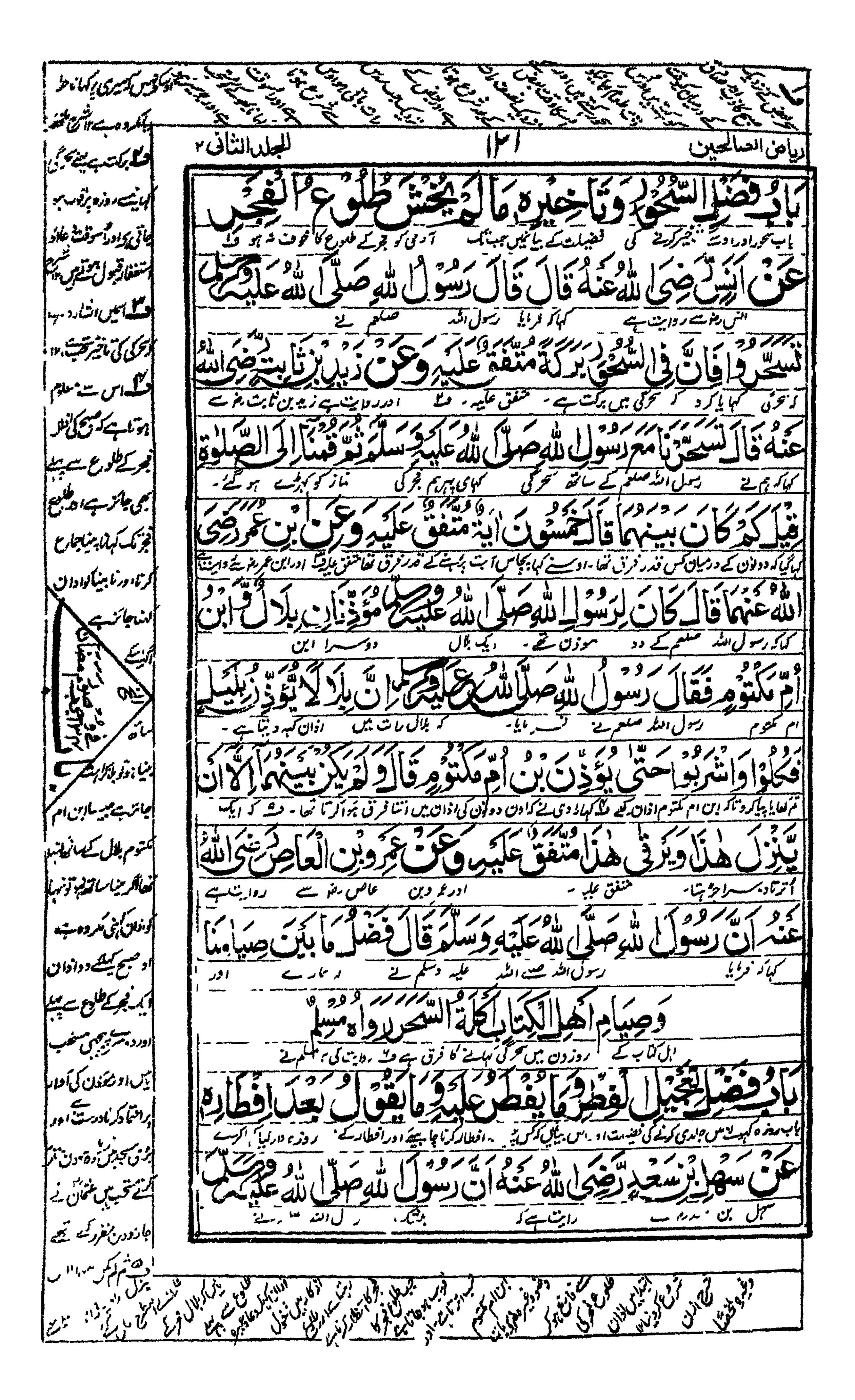
جب پہلی رات کا چاند دیکھتے تو کہا کرتے اے اللہ اسکو ہم پر امن اور ایمان اور

السَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ هِلَالُ رُشْدٍ وَخَيْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال میرا اور تیرا مالک اللہ ہے یہ چاند ہو بہتری کا اور بھلائی کا روایت کی یہ ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔



باب فضل السحور وتأخيره ما لم يخش طلوع الفجر

باب سحور اور دیر کرنے کی فضیلت کے بیان میں جب تک آدمی کو فجر کے طلوع کا خوف نہ ہو

عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے
تسحروا فإن في السحور بركة متفق عليه وعن زيد بن ثابت رضي الله
کہ سحری کھایا کرو کہ سحری میں برکت ہے متفق علیہ اور روایت ہے زید بن ثابت رضی سے
عنه قال تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قمنا إلى الصلوة
کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلعم کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز کو کھڑے ہو گئے
قيل كم كان بينهما قال خمسون آية متفق عليه وعن ابن عمر رضي
کہا گیا کہ دونوں کے درمیان کس قدر فرق تھا۔ اوس نے کہا پچاس آیت پڑھنے کے قدر فرق تھا متفق علیہ اور ابن عمر رضی سے روایت
الله عنهما قال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنان بلال وابن
کہا کہ رسول اللہ صلعم کے دو موذن تھے۔ ایک بلال دوسرا ابن
أم مكتوم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن بلالا يؤذن بليل
ام مکتوم رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ بلال رات میں اذان کہہ دیتا ہے۔
فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم قال ولم يكن بينهما إلا أن
تم کھایا پیا کرو تا کہ ابن ام مکتوم اذان کہے کہا راوی نے کہ ان دونوں کی اذان میں اتنا فرق نہ ہوا کرتا تھا۔ مگر یہ کہ ایک
ينزل هذا ويرقى هذا متفق عليه وعن عمرو بن العاص رضي الله
اترتا دوسرا چڑھتا۔ متفق علیہ۔ اور عمرو بن عاص رضی سے روایت ہے
عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصل ما بين صيامنا
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمارے اور
وصيام أهل الكتاب أكلة السحر رواه مسلم
اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ روایت کی مسلم نے

باب فضل تعجيل الفطر وما يفطر عليه وما يقوله بعد إفطاره

باب روزہ کھولنے میں جلدی کرنے کی فضیلت اور اس بیان کہ کس چیز سے افطار کرنا چاہیے اور افطار کے روزہ دار کیا کہے

عن سهل بن سعد رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
سہل بن سعد رضی سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلعم نے

قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ

نے فرمایا ہے کہ لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرنے رہینگے متفق علیہ ف۱ اور روایت ہے ابی عطیہ رضہ سے

قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ

کہا داخل میں اور مسروق عائشہ رضہ کے گھر آئے مسروق نے عائشہ رضہ کو کہا

رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْا عَنِ الْخَيْرِ

کہ دو آدمی رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں سے ہیں۔ دونوں نیکی کرنے میں قصور نہیں کرتے

اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ فَقَالَتْ

انہیں سے ایک مغرب کی نماز پڑھتے ہیں اور روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب اور افطار میں دیر کرتا ہے عائشہ رضہ نے کہا

مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مغرب اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے۔ اوسنے کہا عبد اللہ بن مسعود رضہ

فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ

عائشہ رضہ نے کہا رسول اللہ صلعم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے قولہ

لَا يَأْلُوْا اَیْ لَا يُقَصِّرُ فِی الْخَيْرِ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

لا یالوا کے معنے یہ ہے کہ قصور نہیں کرتا نیکی کرنے میں۔ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ

رسول اللہ صلعم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ بندوں میں سے مجھے وہ بندہ بہت پیارا ہے۔

اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ

جو روزے کو سب سے جلدی افطار کرے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے - ف۲ اور عمر بن

الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

خطاب رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جب

اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ

یہاں سے رات چڑھ آوے اور یہاں سے دن پیٹھ دیجاوے اور سورج غروب ہو جاوے تو بیشک روزہ دار نے روزہ

الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى رَضِیَ اللّٰهُ

افطار کر دیا ف۳ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو ابراہیم عبد اللہ بن ابی اوفی رضہ سے

عَنْهُ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتْ

کہا ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ سفر میں چلے جاتے تھے - اور آپ روزہ دار تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا

ف۱ کہ اس لیے کہ تعجیل افطار میں اظہار عجز پایا جاتا ہے اور اللہ تعالی کے آگے اظہار عجز بہت ہی خوب ہے غروب سورج کے بعد افطار میں جلدی کرنی بہت خوب ہے شرح وغیرہ

ف۲ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی محبت اور بمقتضی [illegible] جو [illegible] تاخیر افطار کے وجوب کے قائل ہیں اون کی مخالفت کرنے کے سبب اللہ تعالی کو سب بندوں سے زیادہ محبوب ہیں ۱۲ شرح از ط ملخصاً ۱۲

ف۳ یعنی روزہ کے افطار کا وقت آگیا ۱۲

الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ

تو آپ نے لوگوں میں سے ایک کو فرمایا کہ اے فلانے اتر اور ہمارے لیے ستو پانی میں ملا۔ اوسنے کہا یا رسول اللہ

اللّٰهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ

اگر آپ شام کر لیں تو بہتر ہے آپ نے فرمایا اوتر کر ہمارے لیے ستو پانی میں ملا اوسنے عرض کی ابھی دن ہے آپ نے فرمایا کہ اوتر کر ستو ہمکو پانی میں ملا دے

فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا

اوسنے اوتر کر ان کیلئے ستو پانی میں ملائے پس رسول اللہ صلعم نے نوش فرمائے پھر آپ نے فرمایا جب

رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ

تم دیکھو کہ یہاں سے رات چلی آتی ہے، تو روزہ دار کے افطار کرنے کا وقت آگیا۔ اور آپ نے ہاتھ سے مشرق کی طرف

الْمَشْرِقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ اجْدَحْ بِجِيمٍ ثُمَّ دَالٍ ثُمَّ حَاءٍ مُهْمَلَتَيْنِ أَيِ

اشارہ کیا۔ متفق علیہ۔ اور قول اس کا اجدح ساتھ جیم پھر دال و حاء مہملتین کے یعنے

اخْلِطِ السَّوِيقَ بِالْمَاءِ وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ

ملا ستو کو ساتھ پانی کے۔ اور سلمان بن عامر ضبی صحابی رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو چاہیے

عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

کہ چھوہارے سے کرے اگر چھوہارا نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے

وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ

صلعم نماز سے پہلے خرما تازہ پر افطار کیا کرتے تھے۔ اگر تازہ نہ ہوتے

رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ رَوَاهُ أَبُو

تو خشک خرما پر کرتے اگر یہ بھی نہ ہوتے تو چند چلو پانی کے ہی پی لیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداود اور

دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ بِحِفْظِ لِسَانِهِ وَجَوَارِحِهِ عَنِ الْمُخَالَفَاتِ

باب اس امر کے بیان میں کہ روزہ دار کو اپنی زبان اور اعضا کو مخالفات سے روکنا چاہیے۔

افضل ہے اور وہ مرد جسکو آپ نے اترکر ستو بھگونے کو فرمایا تھا بلال آپ کا موذن تھا اور شرح ابن ... مخفیا ہے اور کہا مولف رحمہ نے باب کے ترجمہ میں کہا تھا کہ اس باب میں افطار کے بعد روزہ دار کیا کہا کرے اور اس امر میں کوئی حدیث اس باب میں ذکر نہیں کی ہم تھوڑا سا اسکا بیان کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تو فرمایا کرتے ذہب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ تعالی یعنے پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا اگر اللہ نے چاہا روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور حاکم نے مستدرک میں اور دعا کی وقت افطار قبول ہوتی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللہم لک صمنا و علی رزقک افطرنا فتقبل منا انک انت السمیع العلیم

وَالْمُشَاتَمَةِ وَنَحْوِهَا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

اور گالی گلوچ وغیرہ بیہودہ گوئی سے روکنا چاہیے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہوا کرے تو فحش نہ بولے۔ اور شور نہ کرے

فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ

اگر کوئی اوسکو گالی دے یا اوس سے کوئی لڑائی کرے تو اوسکو دو بار کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں متفق علیہ۔ اور اوسی سے روایت ہے

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ

کہا نبی صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص جھوٹھ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے۔

فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تو اوسکے کھانا پینا چھوڑ دینے کی اللہ کو کچھ حاجت نہیں ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے

بَابٌ فِي مَسَائِلَ مِنَ الصَّوْمِ

باب روزہ کے مسائل کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلعم نے فرمایا

إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ

کہ جب تم میں سے کوئی بھولکر کھا پی لے تو اوسکو چاہیئے کہ اپنا روزہ پورا کرے کہ اوسکو اللہ نے کھلا پلا دیا ہے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

متفق علیہ۔ اور روایت ہے۔ لقیط بن صبرہ رضہ سے کہا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ

اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ

آپ مجھے وضو کی خبر بتائیے آپنے فرمایا کہ تو وضو کامل کر اور انگلیوں میں خلال کر اور ناک میں

فِي الْاسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

پانی ڈالنے میں مبالغہ کر مگر یہ کہ تو روزہ دار ہو۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے۔ عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ

صلعم کو صبح ہو جایا کرتی تھی اور آپ اپنے اہلیہ سے جنبی ہوتے تھے پھر آپ نہا کے روزہ رکھ لیتے۔

ف لیس بھی اللہ تم کچھ حاجت یعنی روزہ رکھنے سے یہ غرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جو یہ وہی تباہی اعمال کرتا رہا تو کھانے پینے کے چھوڑ دینے سے وہ غرض حاصل نہ ہوئی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہوا لیکن بے لطف ہوا ۱۲ ع

ف یعنی روزہ میں مبالغہ نہ کرنا چاہیئے ۱۲

ف یعنی کھلا پلا دیا ہے یعنے خدا نے اسکی قوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ کیا کریم ہے بھولے چوکے کو نہیں پکڑتا ۱۲ م

ف نہیں نہاتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو جنب ہو جاوے اور صبح کے بعد نہاوے روزہ اسکا صحیح ہے خواہ فرض ہو خواہ نفل نہ اسپر قضا ہے نہ کوئی اور بدلا ۱۲

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتَا كَانَ رَسُولُ
متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض اور ام سلمہ رض سے دونوں نے کہا کہ رسول صلے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ ثُمَّ يَصُومُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اللہ علیہ وسلم صبح کرتے جنابت کی حالت میں بدون احتلام کے پھر روزہ رکھ لیا کرتے تھے ف۱ متفق علیہ

بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَشَعْبَانَ وَالْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

باب محرم اور شعبان اور تینوں حرام کے روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے

أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ
کہ رمضان کے روزوں کے پیچھے محرم کے روزے افضل ہیں۔ اور نماز

الْفَرِيضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ
فریضہ کے بعد رات کی نماز افضل ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور عائشہ رض سے روایت ہے کہا

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ
کہ نبی صلعم شعبان میں سب مہینوں سے زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔ تحقیق آپ

كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا مُتَّفَقٌ
سارا شعبان روزے رکھتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ شعبان میں روزے رکھتے مگر تھوڑے ف۲ متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ مُجِيبَةَ الْبَاهِلِيَّةِ عَنْ أَبِيهَا أَوْ عَمِّهَا أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
علیہ ف۳۔ اور مجیبہ باہلیہ اپنے باپ یا چچا سے روایت کرتی ہے کہ اوسکا باپ یا چچا رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَتَاهُ بَعْدَ سَنَةٍ وَقَدْ تَغَيَّرَتْ حَالُهُ وَهَيْئَتُهُ فَقَالَ
علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ پھر واپس چلا گیا۔ برس کے بعد پھر آیا حال آنکہ اوسکا حال اور صورت متغیر ہو گئی تھی۔ اوسنے کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَعْرِفُنِي قَالَ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الْبَاهِلِيُّ الَّذِي جِئْتُكَ
یا رسول اللہ آپ مجھے پہچانتے نہیں آپ نے فرمایا تو کون ہے۔ اوسنے کہا میں وہ باہلی ہوں جو پچھلے سال

عَامَ الْأَوَّلِ قَالَ فَمَا غَيَّرَكَ وَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْهَيْئَةِ قَالَ مَا أَكَلْتُ طَعَامًا
آپکے پاس آیا تھا۔ آپنے فرمایا تو خوش شکل تھا۔ تغیر کیوں ہو گیا۔ اوسنے کہا میں جس دن سے آپ سے رخصت ہوا ہوں

مُنْذُ فَارَقْتُكَ إِلَّا بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ عَذَّبْتَ
کھانا نہیں کھایا۔ مگر رات کو آپنے فرمایا تونے اپنے نفس کو

ف۱ یعنی جماع سے جنبی ہوتے اور اسی حالت میں آپکو صبح ہو جاتی پھر نہاتے اور روزہ بھی رکھ لیتے ۱۲ ف۲ یعنی تھوڑے۔ ف۳ یعنی شعبان کے تھوڑے دن روزوں سے خالی ہوتے تھے۔ ف۴ دوسری روایت پہلی کی تفسیر ہے یعنی سارے شعبان سے اکثر مراد ہے پہلی حدیث میں آیا ہے کہ محرم کے روزے سب سے افضل ہیں۔ اور پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم شعبان میں بہت روزے رکھا کرتے تھے محرم میں بہت کیوں نہیں رکھتے تھے جواب یہ ہے کہ شاید محرم کے روزہ کی فضیلت آپ کو آخر زندگی میں معلوم ہوئی ہوگی پھر فرصت نہ ملی ہوگی کہ محرم کے روزے رکھیں یا محرم میں آپ کو کچھ عذر پیش آ جاتے ہونگے جس سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں مثل سفر اور مرض وغیرہ ہما کے ۱۲ شرح

نَفْسَكَ ثُمَّ قَالَ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ وَيَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ زِدْنِي فَإِنَّ لِي قُوَّةً

کیسوں دکھ دیا پھر فرمایا تو رمضان کے مہینہ میں روزے رکھا کر اور ہر مہینہ میں ایکدن روزہ رکھ لیا کر اونسے کہا آپ مجھے زیادہ کی اجازت فرمایئے کہ مجھ میں

قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ قَالَ زِدْنِي قَالَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ زِدْنِي قَالَ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ

فرمایا دو دن روزہ رکھ لیا کر اونسے کہا مجھے زیادہ کی اجازت فرمایئے فرمایا تین دن روزہ رکھ لیا کر اونسے کہا مجھے زیادہ کی اجازت فرمایئے آپ نے فرمایا مہینے

وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ صُمْ مِنَ الْحُرُمِ وَاتْرُكْ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ

اور چھوڑ دیا کر مہینوں حرام میں روزہ رکھا اور چھوڑ دیا کر مہینوں حرام میں روزہ رکھ اور چھوڑ دیا کر اور اپنے تین اونگلی سے تین

الْحُرُمِ فَضَمَّهَا ثُمَّ أَرْسَلَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَشَهْرُ الصَّبْرِ رَمَضَانُ

مہینہ حرام کا اشارہ کیا پھر اونکو ملالیا پھر کھول دیا۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے۔ شہر الصبر رمضان کو کہتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ وَغَيْرِهِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

باب ذی الحجہ کے پہلے دس دن کے روزوں کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے

مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِي أَيَّامَ

کہ دنوں میں سے کسی دن میں عمل صالح اللہ تعالیٰ کو ان دنوں میں عمل کرنے سے یعنے عشرہ

الْعَشْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ

ذی الحجہ میں زیادہ محبوب نہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جہاد فی سبیل اللہ بھی ان دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب نہیں فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی

اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

مال لیکر جہاد کو گیا پھر ان میں سے کسی شئ کو واپس نہ لایا۔ روایت کی یہ بخاری نے

بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَتَاسُوعَاءَ

باب عرفہ کے دن اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو قتادہ رضہ سے کہا کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سلم کو پوچھا گیا آپ نے فرمایا سال گذشتہ اور آیندہ کے گناہوں کا کفارہ کرتا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ

اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم نے محرم کی دسویں کو خود بھی روزہ رکھا

یعنے محرم کی دسویں اور تاسوعا یعنے محرم کی نویں دن ہیں ۱۲ یعنی اس دن روزہ رکھنے والے کو دو سال کے صغائر کا کفارہ ہو جاتا ہے اگر صغائر نہ ہوں تو کبائر کی تخفیف کی امید ہے اگر کبائر سے اس کو اللہ نے محفوظ رکھا ہو تو درجات بلند کئے جائینگے شرح اذان

عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ
دن عاشورا کے روزہ رکھنے کا حکم لوگوں کو بھی فرمایا۔ متفق علیہ۔ اور ابو قتادہ رض سے روایت ہے

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِیَامِ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ یُکَفِّرُ
کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنا رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا۔ آپنے فرمایا

السَّنَۃَ الْمَاضِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ
یہ سال گذشتہ کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے روایت کی یہ مسلم نے اور ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِیْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
رسول اللہ صلعم نے کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو محرم کی نویں تاریخ کو ضرور روزہ رکھوں گا روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّۃِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ ۴

باب شوال کے چھ روزہ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ابو ایوب رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر شوال سے چھ روز ۱ اوسکے پیچھے رکھے تو صیام الدہر کے مثل ہوگا۔ روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ

باب پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ
روایت ہے ابو قتادہ رض سے کہ پیر کے دن روزہ رکھنے کا رسول اللہ صلعم سے سوال کیا گیا

عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ ذٰلِکَ یَوْمٌ وُلِدْتُّ فِیْہِ وَیَوْمٌ بُعِثْتُ فِیْہِ اَوْ اُنْزِلَ
آپنے فرمایا اس دن میں میری ولادت ہوئی۔ اور اسی دن میں مبعوث ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی نازل

عَلَیَّ فِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
کی گئی روایت کی یہ مسلم نے۔ ۲ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَاُحِبُّ اَنْ یُّعْرَضَ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے پیر اور جمعرات کو اعمال عرض کئے جاتے ہیں میں دوست رکھتا ہوں کہ میرا

عَمَلِیْ وَاَنَا صَآئِمٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ بِغَیْرِ ذِکْرِ
عمل عرض کیا جاوے اور میں روزہ دار ہوں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو مسلم نے بغیر ذکر

ف ۱ یعنی ایسا ہوگا جیسا کہ ہمیشہ روزہ رکھے ۱۲
ف ۲ یعنے یہ ایسا دن ہے جس میں یہ برکات موجود ہوئی ہیں پھر روزہ رکھنے کے لئے اس دن سے افضل اور کونسا دن ہوگا ۱۰ اور اسی دن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور پیر اور جمعرات کو بندوں کے عمل اللہ تعالیٰ کے سامنے عرض کئے جاتے ہیں شرح لمخضا ازق وط وغیرہما ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

الصَّوْمِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ذکر صوم کے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو قصد کرکے روزہ رکھا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حدیث حسن ہے

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَالْاَفْضَلُ

باب ہر مہینہ میں تین روزہ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

صَوْمُهَا فِيْ اَيَّامِ الْبِيْضِ وَهِيَ الثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالْخَامِسَ عَشَرَ
اور ایام بیض میں وہ روزے افضل ہیں۔ اور ایام بیض تیرہویں چودھویں پندرھویں کو کہتے ہیں۔
وَقِيْلَ الثَّانِيَ عَشَرَ وَالثَّالِثَ عَشَرَ وَالرَّابِعَ عَشَرَ وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ هُوَ الْاَوَّلُ
اور کہا گیا ہے کہ بارہویں تیرہویں چودھویں کو کہتے ہیں مگر صحیح اور مشہور قول پہلا ہی ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ مجھے میرے پیارے رسول اللہ صلعم نے
بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ
تین کام کی وصیت کی ہے۔ ایک تو ہر مہینہ میں تین دن کے روزہ رکھنے دوسرا دو رکعت ضحی کی نماز پڑھنی تیسرا سونے سے پہلے وتر
اَنَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ
پڑھنے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے۔ ابو الدرداء رضہ سے کہا کہ مجھے میرے پیارے رسول اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ اَدَعَهُنَّ مَا عِشْتُ اَوْصَانِيْ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ
صلعم نے تین چیز کی وصیت کی ہے۔ میں جبتک زندہ ہوں۔ انکو کبھی نہ چھوڑونگا۔ آپنے مجھے ہر مہینہ میں تین
اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَبِاَنْ لَّا اَنَامَ حَتّٰى اُوْتِرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ
دن کے روزہ رکھنے اور ضحی کی دو رکعت پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عبداللہ بن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ
علیہ وسلم نے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہیں۔ متفق علیہ۔ اور

ف
عبداللہ نہایت عابد مرد تھے اونہوں نے نکاح کیا مگر شب و روز عبادت میں مشغول رہتے جورو کی خبر نہ لیتے ایک روز عمرو بن عاص عبداللہ کے باپ گھر میں آئے تو بہو کو دیکھا کہ پرانے میلے کپڑے پہنے ہوئے ہے اسکا سبب پوچھا اس عورت نے کہا میرا خاوند میری خبر نہیں لیتا شب و روز عبادت میں مشغول رہتا ہے تو ان کے باپ عبداللہ سے شکایت کی حضرت صلعم سے حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور توسط خدا کو پسند ہے نہ اتنی افراط بہتر کہ اور حقوق ضائع ہوں نہ اتنی تفریط اچھی کہ جانوروں کی طرح جماع اور خواب و خور میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے۔ ۱۲

مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ
معاذہ عدویہ رضؓ سے روایت ہے کہ اونسنے عائشہ رضؓ سے پوچھا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَقَالَتْ نَعَمْ
کہ رسول اللہ صلعم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ عائشہ رضؓ نے کہا ہاں رکھا کرتے تھے۔

فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ الشَّهْرِ يَصُوْمُ
وہ کہتی ہیں میں نے پھر کہا مہینہ میں سے کونسے دن روزہ رکھتے تھے۔ عائشہ رضؓ نے کہا کہ اس بات کا کچھ خیال نہیں کرتے تھے کہ مہینہ میں سے کون دن روزہ رکھیں

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
روایت کی یہ مسلم نے۔ ف۱ اور ابو ذر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ
نے کہ جب تو مہینہ میں تین روزے رکھے تو تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھا کر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ
روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور کہا حدیث حسن ہے اور روایت ہے قتادہ بن ملحان رضؓ سے

عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو ایام بیض

ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
یعنی تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداود نے اور ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ
رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم ایام

الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ
بیض میں روزہ نہ چھوڑتے تھے نہ حضر میں اور نہ سفر میں۔ روایت کی یہ نسائی نے اسناد حسن سے

بَابُ فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا وَفَضْلِ الصَّائِمِ الَّذِيْ يُوْكَلُ

باب روزہ دار کو روزہ افطار کرانے والی کی فضیلت میں اور اس روزہ دار کی فضیلت جسکے پاس کہایا جائے۔

عِنْدَهٗ وَدُعَاءِ الْاٰكِلِ لِلْمَاْكُوْلِ عِنْدَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ
ور کھانیوالے کی دعا اوس شخص کے واسطے جسکے پاس کھایا جائے۔ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ
کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اوسکو

ف۱ یعنے کوئی دن مقرر نہ تھا کبھی مہینہ کی ابتدا میں کبھی درمیان کبھی آخر کی تاریخوں میں روزہ رکھا کرتے تھے ۱۲ شرح ازق

أجره غير أنه لا ينقص من أجر الصائم شيء رواه الترمذي وقال حديث

روزہ دار کے برابر اجر ہوگا اور روزہ دار کے اجر میں سے ایک ذرہ کم نہ ہوگا۔ روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور کہا حدیث

حسن صحيح وعن أم عمارة الأنصارية رضي الله عنها أن النبي صلى الله

حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ام عمارہ انصاریہ رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ

عليه وسلم دخل عليها فقدمت إليه طعاما فقال كلي فقالت إني صائمة

وسلم اوسکے ہاں تشریف لائے اوسنے آپکے آگے کھانا حاضر کیا آپنے اسکو فرمایا کہ تو بھی کھا اوسنے عرض کی کہ میں روزہ دار ہوں

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الصائم تصلي عليه الملائكة إذا

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جائے تو اون کے کھانا کیسے فارغ ہونے تک ملائکہ

أكل عنده حتى يفرغوا وربما قال حتى يشبعوا رواه الترمذي وقال

روزہ دار کے لئے دعا کرتے ہیں اور اکثر فرمایا کرتے اونکے سیر ہونے تک۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا

حديث حسن وعن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث حسن ہے۔ اور روایت ہے انس رضہ سے کہ نبی صلعم

جاء إلى سعد بن عبادة رضي الله عنه فجاء بخبز وزيت فأكل ثم قال

سعد بن عبادہ رضہ کے ان تشریف لائے اوس نے روٹی اور زیت حاضر کیا آپنے کھایا پھر

النبي صلى الله عليه وسلم أفطر عندكم الصائمون وأكل طعامكم الأبرار

نبی صلعم نے یہ دعا کی کہ تمہارے پاس روزہ دار روزہ افطار کیا کریں اور تمہاری دعوت پرہیزگار لوگ کھایا کریں۔

وصلت عليكم الملائكة رواه أبو داود بإسناد حسن صحيح

اور فرشتے تمہارے لیئے دعا کیا کریں۔ روایت کی یہ ابو داود نے ساتھ سند حسن صحیح کے

الباب الخامس والثلاثون بعد المائة في كتاب الاعتكاف

باب ایکسو پینتیسواں اعتکاف کے بیان میں

عن ابن عمر رضي الله عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلعم

يعتكف العشر الأواخر من رمضان متفق عليه وعن عائشة رضي الله

رمضان کا پچھلا عشرہ اعتکاف کیا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

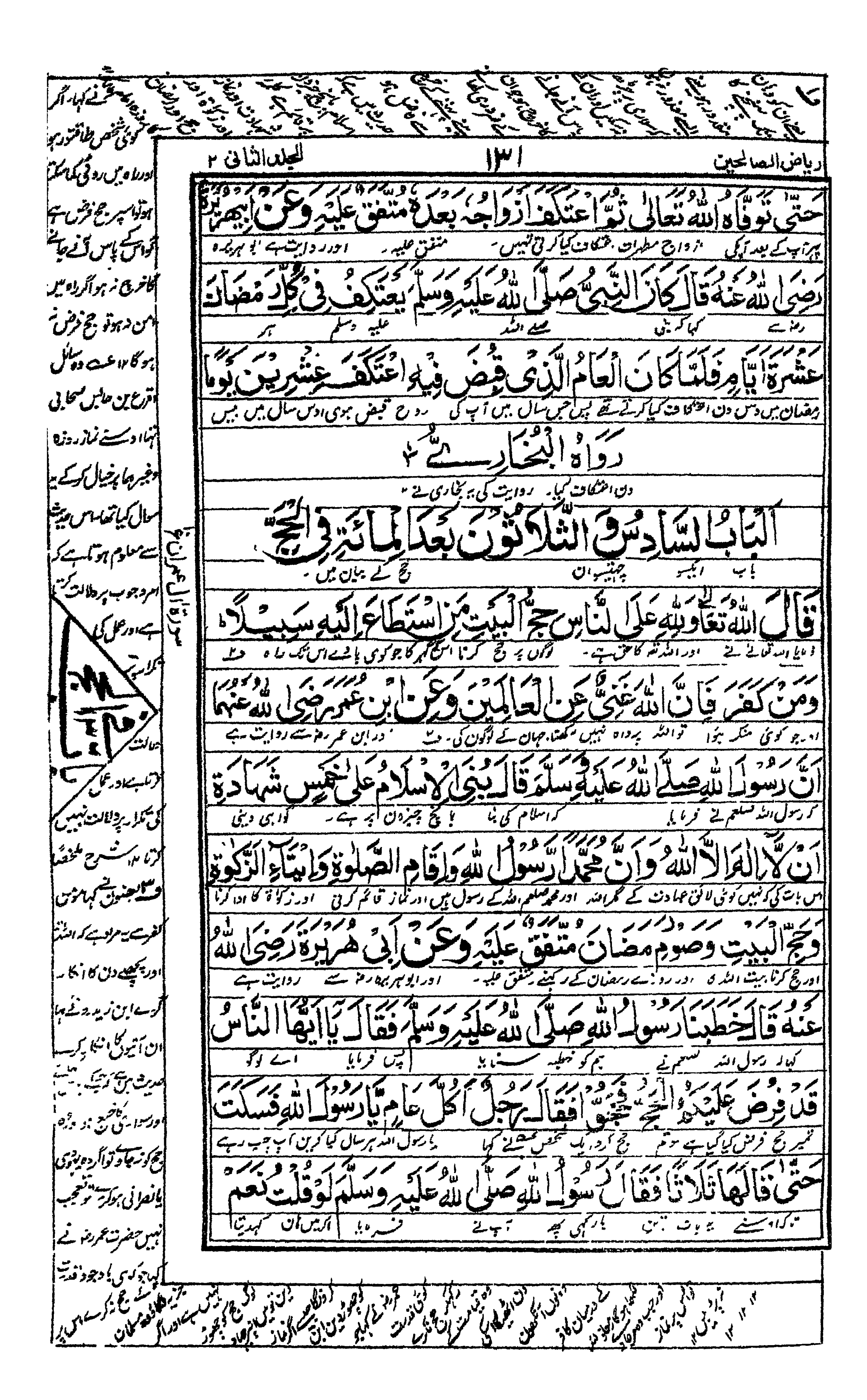
عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان

کہ نبی صلعم فوت ہونے تک رمضان کے پچھلے دس دن اعتکاف کرتے رہے۔

---

(۱) اعتکاف شریعت میں مسجد میں ... کی عبادت کی نیت سے ٹھیرنے کو کہتے ہیں اقل مدت ایک دن زیادہ کی حد نہیں مگر دس دن مستحب ہے امام محمد کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہے امام ابو یوسف کے نزدیک دن ہے اور اعتکاف اوس مسجد میں چاہیئے جس میں نمازیں با جماعت پڑھی جائیں۔ اور بعض کے نزدیک مسجد جامع میں ہی چاہیئے۔ اور حذیفہ صحابی رضہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ سے مختص کرتے ہیں اون کے نزدیک دوسری مسجدوں میں جائز نہیں اور اعتکاف کی حالت میں ... اور کتابت و علم ... اور عمدہ امور مباحہ ... مسجد میں کرنی جائز ہیں اور عورت گھر میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر کی ہوئی ہو اوس میں اعتکاف کرنے بعض کے نزدیک جائز ہے اکثر کہتے ہیں کہ مسجد کے ... جگہ جائز ...

[illegible]



حتى توفاه الله تعالى ثم اعتكف أزواجه بعده متفق عليه وعن أبي هريرة

پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ

رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في كل رمضان

رضی سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر

عشرة أيام فلما كان العام الذي قبض فيه اعتكف عشرين يوما

رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پس جس سال میں آپ کی روح قبض ہوئی اس سال میں بیس

رواه البخاري

دن اعتکاف کیا۔ روایت کی یہ بخاری نے

الباب السادس والثلاثون بعد المائتين في الحج

باب ایک سو چھتیسواں حج کے بیان میں۔

قال الله تعالى ولله على الناس حج البيت من استطاع إليه سبيلا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی پاوے اس تک راہ

ومن كفر فإن الله غني عن العالمين وعن ابن عمر رضي الله عنهما

اور جو کوئی منکر ہوا تو اللہ پرواہ نہیں رکھتا جہان کے لوگوں کی۔ اور ابن عمر رض سے روایت ہے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بني الإسلام على خمس شهادة

کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینی

أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة

اس بات کی کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ اور محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنی اور زکوٰۃ کا ادا کرنا

وحج البيت وصوم رمضان متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله

اور حج کرنا بیت اللہ کا اور روزے رمضان کے رکھنے متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا أيها الناس

کہا رسول اللہ صلعم نے ہم کو خطبہ سنایا پس فرمایا اے لوگو

قد فرض عليكم الحج فحجوا فقال رجل أكل عام يا رسول الله فسكت

تم پر حج فرض کیا گیا ہے سو تم حج کرو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہر سال کیا کریں آپ چپ رہے

حتى قالها ثلاثا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قلت نعم

تاکہ اس نے یہ بات تین بار کہی پھر آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہدیتا

لوجبت ولما استطعتم ثم قال ذروني ما تركتم فإنما هلك من كان
تو ہر سال ہی فرض ہو جاتا ۔ پھر فرمایا تم مجھے چھوڑ دو جبتک میں تمکو چھوڑ دوں کہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیا سے بہت

قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على أنبيائهم فإذا أمرتكم بشيء فأتوا
سوال کرنے اور بہت اختلاف کرنیسے ہی ہلاک ہوئے ہیں جب تمکو کوئی امر کروں تو اوسکو

منه ما استطعتم وإذا نهيتكم عن شيء فدعوه رواه مسلم وعنه
اپنی طاقت کے موافق کرو اور جب میں تمکو کسی چیز سے منع کروں تو اوسکو چھوڑ دو روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور انہی سے روایت ہے

قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم أي الأعمال أفضل قال إيمان بالله
کہا کہ نبی صلعم سے سوال کیا گیا کہ عملوں میں سے کونسا عمل افضل ہے ۔ آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی کے ساتھ ایمان لانا

ورسوله قيل ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور
اور ساتھ رسول اسکے کے کہا گیا پھر کونسا آپنے فرمایا اللہ تعالی کے رستہ میں جہاد کرنا کہا گیا پھر کونسا فرمایا حج مقبول

متفق عليه المبرور هو المقبول وقيل الذي لا يرتكب صاحبه فيه معصية
متفق علیہ ۔ مبرور سے مراد مقبول ہے اور بعض نے کہا وہ حج ہے کہ حاجی اس میں گناہ نہ کرے

وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حج فلم يرفث
اور انہی سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ جو شخص حج کرے پس نہ

ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه متفق عليه وعنه أن رسول الله
صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھر لوٹتا ہے مثل اوس دن کے کہ اوسکی ماں نے اسکو جنا تھا ۔ متفق علیہ ۔ اور انہی سے روایت ہے کہ

صلى الله عليه وسلم قال العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور
فرمایا رسول صلعم نے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک اون دونوں کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے ۔ اور حج مقبول کی

ليس له جزاء إلا الجنة متفق عليه وعن عائشة رضي الله عنها قالت
جزا بہشت کے سوا اور کچھ نہیں ۔ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ بیشک

قلت يا رسول الله نرى الجهاد أفضل العمل أفلا نجاهد فقال لكن أفضل
کہا یا رسول اللہ ہم جہاد کو بہتر عمل جانتے ہیں ۔ کیا ہم جہاد نکیا کریں آپنے فرمایا کہ تمہارے لئے افضل

الجهاد حج مبرور رواه البخاري وعنها أن رسول الله صلى
جہاد حج مقبول ہے ۔ روایت کی یہ بخاری نے ۔ اور انہی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم قال ما من يوم أكثر من أن يعتق الله فيه عبدا من النار
اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن نہیں جس میں اللہ تعالی بندہ کو آگ سے آزاد

ف۱ یعنے یہود و نصاری کی ۔ ف۲ یعنے دین کی مخالفت ہونا ۔ ف۳ افضل اعمال میں احادیث مختلف آئی ہیں کسی حدیث میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی میں کسی عمل کو افضل فرمایا ہے اور کسی میں کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ یہ اختلاف حسب حیثیات اور مقامات اور احوال سائلین کے بیان فرمایا ہے ۔ اور حج مقبول کی یہ نشانی ہے کہ وہ اس شخص کو نیک اعمال کی رغبت پہلے سے زیادہ ہو جائے ۔ ف۴ یعنی کسی کو گالی وغیرہ نہ دے اور نہ کسی سے جھگڑا کرے ۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

کرتا ہے۔ ف روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا فرمایا اس حج کی برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے۔ ف۲ متفق علیہ

وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى

اور اسی سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے فرض نے۔

عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ

جو حج میں اوسکے بندوں پر ہے پایا ہے میرے باپ کو بوڑھا بڑا کہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا کیا میں اوسکی طرف سے حج کروں ف۳ آپ نے فرمایا ہاں

نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

متفق علیہ۔ ف۴ اور لقیط بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ لقیط بن عامر رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ

علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے نہ حج اور عمرہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اور نہ چلنے اور سوار ہونیکی وسیں قوت

قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تو آپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور سائب بن یزید رضہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں مجھے رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ

علیہ وسلم کے ساتھ حج کروا یا گیا۔ اور میں سات برس کا تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے ابن

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ

عباس رضہ سے کہ رسول اللہ صلعم روحا میں ف۵ ایک قافلہ سے ملے آپنے فرمایا

مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ قَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ فَرَفَعَتِ امْرَأَةٌ

کون لوگ ہیں اونہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں پھر انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو آپ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس ایک عورت نے

صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ

ایک لڑکا اونچا اٹھا کر کہا کہ اسکے لئے حج ہے ف۶ فرمایا ہاں ہے اور تیرے لئے بھی ثواب ہے ف۷ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے انس سے

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پالان پر حج کیا اور وہ

ف۱ یعنی عرفہ کے دن سب دنوں سے زیادہ آزاد کرتا ہے ۱۲ ف۲ یعنی تو ثواب میں حج کے برابر ہے یا اوس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے یہ نہیں کہ حج کے قائم مقام ہوتا ہے اور حج کی ضرورت نہیں رہتی ۱۲ شرح از ان ف۳ یعنی نائب ہو کر ۱۲ ف۴ یہ سوال و جواب حجۃ الوداع میں ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اجنبی عورت کی کلام ضرورت کے وقت سننی جائز ہے۔ اور جو شخص بسبب بڑھاپے اور لولے ہونے اور موت کے حج نہ کر سکے اوسکا نائب اوسکی طرف سے حج کرے تو درست ہے اور مرد کی نائب عورت بھی ہو سکتی ہے وغیرہ ۱۲ شرح ازان وغیرہ ف۵ کجاوہ میں سے ف۶ یعنی اسکو ثواب ہوگا ۱۲ ف۷ یعنے اسکو اٹھا کر یہ تکالیف جو تو کریگی اسکا ثواب تجھے ملیگا ۱۲ ف۵ روحا ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ سے چھتیس کوس

حج کر

پنے فرمایا

۱۲ منظ

زاملته رواه البخاری وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال کانت عکاظ

آپ کی بار برداری کا اونٹ تھا روایت کی یہ بخاری نے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عکاظ

ومجنة وذو المجاز اسواقا فی الجاهلیة فتأثموا ان یتجروا فی المواسم فنزلت

اور مجنہ اور ذوالمجاز بازار تھے پس صحابہ نے حج کے دنوں میں تجارت کو گناہ خیال کیا۔ اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج رواه البخاری

یعنی تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم اپنے رب سے حج کے دنوں میں رزق طلب کرو۔ روایت کی یہ بخاری نے ۳

الباب السابع والثلاثون بعد المائة فی الجهاد

باب ایک سو سینتیسواں جہاد کے بیان میں۔

قال الله تعالى وقاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة واعلموا ان سورۂ توبہ ع ۵

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور لڑو مشرکوں سے ہر حال جیسے وہ لڑتے ہیں تم سے ہر حال اور جانو کہ اللہ

الله مع المتقين وقال تعالى كتب عليكم القتال وهو كره لكم وعسى سورۂ بقرہ ع ۲۶

ساتھ ہے ڈرنے والوں کے۔ اور فرمایا حکم ہوا تم پر لڑائی کا اور وہ بری لگتی ہے تمکو۔ اور

ان تكرهوا شيئا وهو خير لكم وعسى ان تحبوا شيئا وهو شر لكم

شاید تم کو بری لگے ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمکو اور شاید تمکو خوش لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تم کو

والله يعلم وانتم لا تعلمون وقال تعالى انفروا خفافا وثقالا وجاهدوا سورۂ توبہ ع ۶

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور فرمایا ہے تم نکلو ہلکے اور بھارے اور اپنے

باموالكم وانفسكم في سبيل الله وقال تعالى ان الله اشترى من سورۂ توبہ ع ۱۴

مالوں اور جانوں سے جہاد کرو۔ اور فرمایا اللہ نے خرید لی

المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله

مسلمانوں سے انکی جان اور مال اس قیمت پر کہ انکے لیے بہشت ہے لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں

فيقتلون ويقتلون وعدا عليه حقا في التوراة والانجيل والقرآن و

پھر مارتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ ہو چکا اوسکے ذمے پر سچا توراۃ اور انجیل اور قرآن میں اور

من اوفى بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به وذلك

کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ۔ سو خوشیاں کرو اس معاملہ پر جو تم نے کیا ہے اوس سے۔ اور یہی ہے

هو الفوز العظيم وقال تعالى لا يستوي القاعدون من المؤمنين سورۂ نساء ع ۱۳

بڑی مراد ملنی اور فرمایا برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان

ف ا یعنی آپ اپنے اونٹ پر جس پر زین کی جگہ پلان تھا سوار ہو کر حج کیا ۱۲ ف ۲ یعنے ان جگہوں میں لوگ میلے کے طور بازار لگایا کرتے تھے ۱۲ ف ۳ عکاظ عین مہملہ مضموم اور ظاء معجمہ کے ساتھ مکہ کے نزدیک ایک جگہ ہے کہ جاہلیت میں وہاں کئی دن بازار لگایا کرتے تھے۔ اور مجنہ میمہ مفتوح زائدہ یا مکسور مکہ سے کئی میل پر ایک جگہ ہے کہ عرب کے لوگ وہاں بازار لگایا کرتے تھے اور ذوالمجاز عرفات کے پاس ایک موضع ہے کہ جاہلیت میں وہاں بھی بازار لگتا تھا ۱۲ شرح از تم ۱۲

غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ
جنکو بدن کا نقصان نہیں ہے اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے

اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ
اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنیوالوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب میں بہت درجوں میں اور سب کو وعدہ دیا

اللَّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ
اللہ نے خوبی کا اور زیادہ کیا اللہ نے لڑنیوالوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب میں بہت درجوں میں

مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا وَقَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
اپنے ہاں کی اور بخشش میں اور مہربانی میں اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان ۱۱ ق اور فرمایا اے ایمان

آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
والو میں بتاؤں تمکو ایک سوداگری کہ بچائے تم کو ایک دکھ کی مار سے ۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر

وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
اور لڑو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے یہہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ
بخشے تمہارے گناہ اور داخل کرے تم کو باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں اور ستھرے گھر ان میں ۔

طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ
بسنے کی باغوں میں یہہ ہے بڑی مراد ملنی اور ایک اور چیز دے جسکو تم چاہتے ہو ۔ مدد اللہ کی طرف سے اور فتح

اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْآيَاتُ فِي الْكِتَابِ كَثِيرَةٌ مَشْهُورَةٌ وَأَمَّا
شتاب ۔ اور خوشی سنا ایمان والوں کو ۔ اور قرآن میں اس مضمون کی آیتیں بہت اور مشہور ہیں ۔ اور

الْأَحَادِيثُ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى فَمِنْ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
جہاد کی فضیلت میں حدیثیں شمار سے زیادہ ہیں ۔ انہیں سے یہہ ہیں جو آگے آتے ہیں ۔ ابو ہریرہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ
رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا کہ عملوں سے کونسا عمل افضل ہے

قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ
آپنے فرمایا اللہ اور اوسکے رسول کے اوپر ایمان لانا ۔ کہا گیا پھر کونسا فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کہا گیا

ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
پھر کونسا فرمایا حج مقبول ۔ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہا انہوں نے

کرتا ہے لیکن میں معذور ہوں ۔ تو میرا کیا حکم ہے یہ سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غشی ہوئی اور پھر آپنے یہ لفظ پڑھا غیر اولی الضرر یعنے جو لوگ معذور نہ ہوں اور جہاد سے بیٹھے رہیں وہ جہاد کرنیوالوں کے برابر نہیں ہو سکتے اور معذور لوگوں کو تو وہی ثواب ملے گا جو جہاد کرنیوالوں کو ملتا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ جہاد کرنے والے کو بیٹھ رہنے والے پر جو معذور نہ ہو ایک درجہ کی فضیلت ہے لیکن یہ درجہ اتنا بڑا ہے کہ پھر اوس میں کئی درجے ہیں تو درحقیقت کئی درجہ کی فضیلت ہوی جسکا بیان دوبارہ فرمایا ۱۱ عثمان بن مظعون نے کہا یا رسول اللہ کونسی سوداگری ایسی ہے جو اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے وہ بتلا تو میں اس کو اختیار کروں اوسوقت یہ آیت اتری

قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ

کہ میںنے کہا یارسول اللہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی میںنے عرض کی پھر

اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کونسا فرمایا ماں باپ سے نیکی کرنی میںنے کہا پھر کونسا آپنے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ متفق علیہ

وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ

اور روایت ہے ابوذر رضہ سے کہا اونہوں نے کہ میںنے کہا یارسول اللہ کونسا عمل افضل ہے۔

قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

فرمایا اللہ تعالیٰ کیساتھ ایمان لانا اور اوسکی راہ میں جہاد کرنا۔ متفق علیہ - اور انس رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ

کہاکہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پہلی پہر یا

رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ

پچھلے پہر اللہ کی راہ میں چلنا ف۲ دنیا سے اور اوس چیز سے جو دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے ف۲ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابوسعید خدری

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ

رضہ سے اسنے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس اس نے کہا کونسا

النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ

آدمی افضل ہے آپنے فرمایا وہ مومن جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور مال کیساتھ جہاد کرے اوس شخص نے کہا پھر

مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ

کون افضل ہے آپنے فرمایا وہ شخص جو کسی پہاڑ کے درے میں یا کسی جنگل میں ان جنگلوں میں سے گوشہ نشین ہوکر

يَعْبُدُ اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ

اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنی نفس کی شرارت سے چھوڑدے متفق علیہ۔ اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کہا فرمایا کہ رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ کے رستہ میں ایکدن گھوڑا باندھنا ف۳

خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا

دنیا وما علیہا سے بہتر ہے اور تم میں سے ایک کے کوڑے کی جگہ جنت میں دنیا سے

وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا

اور جو چیز دنیا پر ہے سب سے بہتر ہے اور ایک پچھلا پہر کہ بندہ اللہ کے راہ میں چلے یا پہلا پہر دنیا

ف۱ یعنے جہاد کے لئے ۱۲

ف۲ یعنے پہلے پہر یا پچھلے پہر اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کے لئے چلنے کا ثواب اس سے بہتر اور زیادہ ہے کہ آدمی دنیا کی سب نعمتوں کا مالک ہوجائے اور تنعم حاصل کرے یا انہوں کا امور آخرت میں خرچ کرے یعنی دنیا کی سب نعمتوں کو آخرت کیلئے خرچ کرنیکا ثواب اس غدوہ یا روحہ کے ثواب سے کم ہے شرح ملخصًا

ف۳ یعنی چوکی داری کرنی ۱۲ ۱۲ ۱۲

وما عليها متفق عليه وعن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال سمعت
وما علیہا سے بہتر ہے۔ متفق علیہ اور روایت ہے سلمان فارسی رضہ سے کہا

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رباط يوم وليلة خير من صيام شهر
کہ سنا میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے تھے کہ ایک دن یا رات اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنی بہتر ہے مہینے کے

وقيامه وإن مات جرى عليه عمله الذي كان يعمل وأجرى عليه رزقه
روزے رکھنے اور اوسکی شب بیداری کرنے سے اور اگر وہ چوکیدار مرجاوے تو جو عمل کرتا تھا اوسکا ثواب اوسکے لئے جاری رہتا ہے اور

وأمن الفتان رواه مسلم وعن فضالة بن عبيد رضي الله عنه أن
اور فتنہ میں ڈالنے والے سے امن میں رہتا ہے۔ ملا روایت کی یہ مسلم نے۔ اور فضالہ بن عبید رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل ميت يختم على عمله إلا المرابط في سبيل
اللہ صلعم نے کہ ہر میت کا عمل موت سے ختم کیا جاتا ہے ملا مگر چوکیداری کرنے والا

الله فإنه ينمى له عمله إلى يوم القيامة ويأمن من فتنة القبر رواه أبو داود
اللہ کی راہ میں ملا کہ اوسکا عمل اوسکے لئے قیامت تک بڑھایا جاتا ہے۔ اور قبر کے فتنہ سے امن میں رہتا ہے روایت کی یہ ابو داؤد

والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن عثمان رضي الله عنه قال
اور ترمذی نے۔ اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ملا اور عثمان رضہ سے روایت ہے کہا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رباط يوم في سبيل الله خير
کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا کہ اللہ کی راہ میں ملا ایک دن چوکیداری کرنا دوسرے کاموں میں

من ألف يوم فيما سواه من المنازل رواه الترمذي وقال حديث حسن
ہزار دن چوکیداری کرنے سے بہتر ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
صحیح ہے۔ ملا اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و

وسلم تضمن الله لمن خرج في سبيله لا يخرجه إلا جهاد في سبيلي وإيمان
سلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ذمہ دار ہے اوس شخص کا جو اوسکی راہ میں نکلے، اوسکو میری راہ میں جہاد کرنے اور میرے ساتھ ایمان لانے

بي وتصديق برسلي فهو علي ضامن أن أدخله الجنة أو أرجعه إلى
اور میرے رسولوں کی تصدیق کی سوا اور کسی چیز نے نہ نکالا ہو مجھ پر اوسکی ضمانت ہے کہ میں اسکو بہشت میں داخل کردوں ملا یا اوسکو ثواب

مسكنه الذي خرج منه بما نال من أجر أو غنيمة والذي نفس محمد بيده ما من كلم
اور غنیمت کے ساتھ اوسکے گھر پہونچاؤں۔ مجھے اوس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے جو زخم۔

ملا یعنی جہاد میں ۱۲ ملا یعنے عمل زندگی میں کیا تھا اوسکا ثواب اوسکو پہنچتا رہتا ہے اور بند نہیں ہوتا ملا یعنی بہشت کا طعام و شراب ۱۲ ملا یعنی عذاب قبر یا دجال یا شیطان سے ۱۲ ملا یعنی موت کے بعد اوسکے عمل کا ثواب اوسکو نہیں پہنچتا ۱۲ ملا یعنی جہاد میں ۱۲ ملا اوسکا ثواب اس لیئے بڑھایا جاتا ہے کہ اوس نے جان ایسے کام میں دی ہے کہ اوسکا نفع مسلمانوں کو ہمیشہ پہنچتا ہے یعنی اوس نے احیاء دین کے لیئے دشمنان دین کی لڑائی میں جان دی ہے ۱۲ مظاہر ع ملا یعنے جہاد میں ملا مجاہد معرکہ میں لڑنیوالا لڑائی کی حالت میں اس سے مستثنے ہے ۱۲ ۱۲ شرح و مظاہر ع ملا یعنے اگر شہید ہو
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ كُلِمَ لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَّ
کہ اللہ کی راہ میں لگے گا قیامت کے دن اسی صورت میں آویگا جس صورت میں کہ زخم کھانے کے روز تھا رنگ اوسکا رنگ خون کا ہوگا

رِيْحُهٗ رِيْحُ مِسْكٍ وَّالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا
اور بو مشک کی ہوگی مجھے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میری جان ہے اگر مسلمانوں پر مشکل نہوتی تو میں

قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَّلٰكِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ
کسی سریہ سے پیچھے نہ رہتا۔ لیکن میں گنجائش نہیں رکھتا کہ انکو سوار کردوں

وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَّيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ
اور نہ وہ گنجائش رکھتے ہیں اور مجھ سے پیچھے رہنا انکو مشکل ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جسکے ہاتھ میری جان

لَوَدِدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ مَعَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اَغْزُوَ
ہے۔ میں اسکو دوست رکھتا ہوں کہ انکو ہمراہ لیکر اللہ کی راہ میں لڑائی کروں پس قتل ہو جاؤں پھر لڑائی کروں پس قتل ہو جاؤں پھر لڑوں کر جاؤں

فَاُقْتَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهٗ اَلْكَلْمُ الْجُرْحُ وَعَنْهُ قَالَ
پھر زندہ ہو کر قتل ہو جاؤں روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت کیا بخاری نے بعض اسکے کو اور کلم زخم کو کہتے ہیں اور انہی سے روایت ہے کہا فرمایا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَّكْلُوْمٍ يُّكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ
رسول اللہ صلعم نے کوئی مجروح ایسا نہیں جو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جائے مگر وہ قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَكَلْمُهٗ يَدْمٰى اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ
آویگا اس حال میں کہ اوسکے زخم سے خون بہتا ہوگا رنگ خون کا ہوگا اور اوسکی بو مشک کی سی ہوگی متفق علیہ اور معاذ

مُعَاذٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جو مسلمان مرد اللہ کی راہ میں

مِنْ رَّجُلٍ مُّسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ
بقدر فواق اونٹنی کی لڑائی کرے اوسکے لیئے جنت واجب ہوئی۔ اور جو اللہ کی راہ میں زخمی کیا گیا

اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا
یا مصیبت و رنج پہنچا یا گیا۔ وہ زخمی قیامت کے دن آویگا اکثر اوس چیز کی کہ جاتا تھا دنیا میں اوسکا رنگ

الزَّعْفَرَانُ رِيْحُهَا كَالْمِسْكِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ
زعفران کا ہوگا۔ اور بو مشک کی ہوگی۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث صحیح ہے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ

ف۱ یعنی خون ٹپکتا ہوگا ۱۲ ف۲ کہ خود سواری کا انتظام کرلیں ۱۲ ف۳ یعنی قتل ہو کر زندہ ہو جاؤں ۱۲ ف۴ زخم سے خون اسلیئے جاری ہوگا کہ اون کی بزرگی سب پر ظاہر ہو کہ ان لوگوں نے اللہ تعالی کے واسطے جان دی اور زخم کھائے ۱۲ ف۵ یعنے اتبدار ۱۲ ف۶ یعنی دشمن کے ہتھیا... سے ف۷ یعنی جیسا کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں ۱۲ ف۸ فواق یہ ہے کہ دوہیاں دودھ دوہنے اونٹنی کے فرق ہو ... یعنی ایکبار اونٹنی کا دودھ دوہ لیا بعد ازاں تھوڑی دیر میں پھر دوہا اس دیر کا نام کر دوہیاں دودھ دوہنے کے ہوتی ہے فواق ہے اور یہاں مراد زمان قلیل ہے ۱۲ منظ از رع ۱۲ ۱۲

عليه وسلم بشعب فيه عيينة من ماء عذبة فاعجبته فقال لو اعتزلت
علیہ وسلم کے یاروں میں سے ایک پہاڑ کی درے میں گذرا کہ ایک چھوٹا سا چشمہ میٹھے پانی کا وہاں تھا اوسکو وہ چشمہ خوش لگا اوسنے دل میں کہا

الناس فاقمت في هذا الشعب ولن افعل حتى استاذن رسول الله
لوگوں سے الگ ہوکر اس درے میں اقامت کروں اور میں یہہ کام نکروں گا تاکہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
صلعم سے اذن طلب کروں پس اوسنے رسول اللہ صلعم کے پاس اسکا ذکر کیا آپنے فرمایا

لا تفعل فان مقام احدكم في سبيل الله افضل من صلوته في بيته
کہ نکرا اسلیئے کہ ٹھہرنا ایک تمہارے کا اللہ کی راہ میں ف۱ اپنے گھر میں

سبعين عاما الا تحبون ان يغفر الله لكم ويدخلكم الجنة اغزوا في
ستر برس ف۲ نماز پڑھنے سے بہتر ہے کیا تم اس بات کو دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تم کو بخشے اور جنت میں داخل کرے

سبيل الله من قاتل في سبيل الله فواق ناقة وجبت له الجنة رواه
اللہ کی راہ میں دین کے دشمنوں سے لڑو جو اللہ کی راہ میں اوٹنی کے فواق کی قدر لڑائی کریگا اوسکے لیئے جنت واجب ہوگی روایت کی

الترمذي وقال حديث حسن والفواق ما بين الحلبتين وعنه قال
ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۔ف۲ فواق اس فاصلہ کو کہتے ہیں جو دو دوہنے کے درمیان ہوتا ہے اور انہی سے روایت ہے کہا اوس نے

قيل يا رسول الله ما يعدل الجهاد في سبيل الله قال لا تستطيعونه
کہ کہا گیا اے رسول اللہ کے کونسا عمل ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے آپنے فرمایا تم اوسکی طاقت نہیں رکھتے

فاعادوا عليه مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا تستطيعونه ثم قال
لوگوں نے دو یا تین بار آپ سے یہی بات لوٹا کر پوچھی ہر بار آپ یہی جواب دیتے رہے کہ تمکو اوسکی طاقت نہیں پھر فرمایا

مثل المجاهد في سبيل الله كمثل القائم الصائم القانت بآيات الله
فی سبیل اللہ جہاد کرنیوالا اوس شخص کے مثل ہے جو ہمیشہ نماز میں کھڑا رہے اور ہمیشہ روزے رکھے اور اللہ تعالی کی آیات پر عمل کرے

لا يفتر من صلوة وصيام حتى يرجع المجاهد في سبيل الله متفق عليه
روزہ اور نماز میں مجاہد فی سبیل اللہ کے واپس آنے تک کبھی سستی نکرے ۔ متفق علیہ اور

هذا لفظ مسلم وفي رواية البخاري ان رجلا قال يا رسول الله دلني
یہ مسلم کے لفظ ہیں ۔ اور بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے

على عمل يعدل الجهاد قال لا اجده ثم قال هل تستطيع اذا خرج المجاهد
ایسا عمل بتائے جو جہاد کے برابر ہو آپنے فرمایا ایسا عمل کوئی نہیں پھر فرمایا تو اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کو جائے

ف۱ یعنی جہاد میں ۱۲ ف۲ ستر برس سے مراد کثرت ہے تحدید نہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کرنا گوشہ گزینی سے افضل ہے بشرطیکہ جہاد کی حاجت ہو ورنہ خلوت بہتر ہے غرض یہ ہے کہ کبھی خلوت افضل ہوتی ہے اور کبھی صحبت ۱۲ شرح ملخصًا ۱۲

أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ فَقَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ

اوسوقت تو اپنی مسجد میں نماز میں کھڑا ہو جاوے اور نماز میں کسی وقت سستی نکرے اور تو روزے رکہو اور کبھی افطار نہ کرے اوسنے کہا اوسکی کسکو طاقت

ذٰلِكَ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ

کہ عمل کرسکے ف۲ اور اوسی سے روایت ہے کہ نقل کی اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سب لوگون کی زندگانی سے اوس

النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا

مرد کی زندگانی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گہوڑے کی باگ تھامے ہوئے - دوڑتا پہرتا ہے اوس کی پیٹھ پر جب کہ

سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَى مَتْنِهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ

شور یا گبہراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے اور موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پہرتا ہے یا اوس مرد کی زندگانی بہتر ہے

فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ

جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں نالون میں سے رہتا ہے -

يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ

نماز کو قایم رکہتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک نہیں ہوتا لوگوں کے حق میں

النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

مگر بھلائی میں روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

نے کہ بہشت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالٰی نے فی سبیل اللہ جہاد کرنیوالون کے لئے طیار کیے ہین -

مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي

دو درجون کا ایسا فرق ہے جیسا آسمان اور زمین مین روایت کی یہ بخاری نے - اور ابو سعید

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ

خدری رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جو شخص

بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا

اللہ تعالٰے کے رب ہونے کو اور اسلام کو اپنا دین بنانے کو اور محمد صلعم کے رسول ہونیکو پسند کرے اوسکے لئے بہشت واجب ہوا -

أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرٰى

ابو سعید رضہ کو یہہ بات خوش لگی عرض کی یا رسول اللہ یہ بات پھر فرمائیے آپنے اوسکو دوبارہ سنایا پھر فرمایا اور ایک چیز اور ہے

يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ

کہ اوسکے سبب اللہ تعالٰی بہشت میں بندہ کو سو درجے بلند کرتا ہے کہ درمیان دو درجون کے اون میں سے ایسا فرق ہوگا جیسا آسمان

ف۱ یعنے اوس کے واپس آنے تک ۱۲ ف۲ یعنے کسی کو اتنی طاقت نہین ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف۳ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاد سب اعمال سے افضل ہے ۱۲ شرح

وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي

اور زمین میں ہے ابوسعید نے کہا یا رسول الله وہ کیا ہے آپنے فرمایا الله کی راہ میں لڑائی کرنا

سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

الله کی راہ میں جہاد کرنا۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری رضہ سے

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

کہا کہ میں نے اپنے باپ کو سنا تھا کہ وہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا کہہ رہا تھا کہ رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَامَ

الله صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشت کے دروازے تلواروں کی چھاؤں تلے ہیں

رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ایک شخص خستہ حال سا کھڑا ہوا اور کہا اے ابو موسیٰ تُنے سنے رسول الله صلے الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا تھا ابو موسیٰ نے کہا ہاں بس وہ شخص اپنے یاروں کے پاس لوٹ گیا اور انکو کہا میں تم کو سلام کرتا ہوں ف۱

ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ

پھر اوسنے اپنی تلوار کا میان توڑ کر پھینک دیا اور تلوار ہاتھ میں لیکر دشمن کیطرف چلا پس اُس تلوار سے دشمن کو مارتا رہا یہاں تک ف۲

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي عَبْسٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

روایت کی یہ مسلم نے ابی عبس عبد الرحمن بن جبیر رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فَتَمَسَّهُ النَّارُ رَوَاهُ

کہ رسول الله صلعم نے فرمایا ف۳ جس بندے کے قدم جہاد میں غبار آلود ہوئے تو وہ نہیں ہے کہ پھر اسکو بھی آگ لگے روایت کی یہ

الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بخاری نے۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول الله صلعم نے فرمایا ہے کہ

لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ

جو شخص الله کے خوف سے رویا دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ یہانتک کہ دودھ پستان میں پھر لوٹ کر آجائے اور نہ جمع ہوگا

عَلَى عَبْدٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

کسی بندہ پر الله کی راہ میں غبار اور دوزخ کا دھواں۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہا کہ میں نے سنا رسول الله صلے

ف۱ یعنے رخصت کا سلام ۱۲

ف۲ یہ خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑنیوالوں اور شہیدوں کو بشارت ہے کہ دین کے غلبہ کے لیے راہ خدا میں اپنی جان قربان کرتے ہیں وہ [illegible]
ضرور بہشت پاویں ہونہ

ف۳ یعنی جہاد میں

ف۴ حتی یعود اللبن اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی دودھ دوبارہ تھنوں میں آجانا محال ہے ایسا ہی اوس کا دوزخ میں جانا محال ہے۔ مظاہر

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ

اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ دو آنکھیں ہیں کہ اونکو آگ نہ لگے گی ایک وہ آنکھ کہ خدا کے خوف سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو

بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ

راہ خدا میں رات کو نگہبانی کرے۔ ف روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور زید بن خالد

زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جسنے راہ خدا میں جہاد کرنے والے کو لڑائی کا سامان درست کر دیا۔

فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

بیشک اوسنے جہاد کیا ۲ اور جو شخص مجاہد کے پیچھے اوسکے گھر کے لوگوں میں اسکا خلیفہ ہوا ۳ بیشک اسنے بھی جہاد کیا۔ متفق علیہ۔ اور ابو

أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ

امامہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ سب صدقوں سے افضل صدقہ کرنا

الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنِيحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ طَرُوقَةُ

خیمہ کا سایہ کا ہے ۴ اللہ کی راہ میں یا اللہ کی راہ میں خادم دینا ۵ یا عاریتہً دینا یا ایسی اونٹنی کا دینا جس پر جفت

فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَنَسٍ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور انس رضہ سے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَ

روایت ہے کہ ایک جوان اسلمی نے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں شامل ہونے کا ہے

لَيْسَ مَعِي مَا أَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ

مگر میرے پاس جہاد کا سامان کچھہ نہیں آپنے فرمایا کہ تو فلانے شخص کے پاس جا کہ اوسنے جہاد کا سامان طیار کیا تھا مگر وہ بیمار ہو گیا اور جوان

فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي

اوسکے پاس جا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ جہاد کا سامان

الَّذِي كُنْتَ تَجَهَّزْتَ بِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ

جو تو نے طیار کیا ہے وہ مجھے دیدے اوسنے اپنی عورت سے کہا کہ سب سامان جو تو نے طیار کیا ہے اوسکو دیدے

بِهِ وَلَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ

اور کوئی چیز رکھ نہ لینا مجھے اللہ کی قسم ہے کہ تو اس میں سے کوئی چیز نہ رکھیو کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت کرے گا۔

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

ف یعنی اگر تو نے اس میں سے کوئی چیز بھی رکھلی تو اوس میں ہرگز برکت نہ ہوگی ۱۲

ف ۱ یعنے رات مجاہدوں کی نگہبانی کرتے ہے کفار سے ۱۲ ف ۲ یعنے ثواب میں شریک ہے ۱۲ ف ۳ یعنے اون کی خبر گیری کرتا رہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف ۴ یعنے مجاہدوں کو دینا یا حاجی یا اون کے مثل کو دینا ۱۲

ف ۵ یعنے کسی کے ملک کر دینا ۱۲

ف ۶ یعنی ایسی کہ اس عمر کو پہنچی ہو کہ نر اوس پر جست کرتا ہو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لئے دیوے ۱۲

ف یعنے اگر تو نے اس میں سے کوئی چیز بھی رکھلی تو اس میں ہرگز برکت نہ ہوگی ۱۲ ۱۲ ۱۲

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِىْ لِحْيَانَ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا

اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان پر جو ہذیل میں سے تھے ایک لشکر بھیجا فرمایا کہ دو مردوں میں سے ایک غزوہ کو جاوے۔

وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ

اور اجر میں دونو شریک ہونگے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کے ہے ہر دو میں سے ایک غزوہ کو جاوے پھر

ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِىْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَيْرٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ

فرمایا بیٹھنے والا جو نسا تم میں سے۔ جو خلیفہ ہو نکلنے والے کا گھر اوسکے کی اور مال اوسکے ساتھ دیانتداری کے لئے۔ مانند نصف

اَجْرِ الْخَارِجِ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اجر نکلنے والے کے ہے۔ اور روایت ہے براء رضہ سے کہا کہ نبی صلعم کے پاس

رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ فَقَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ

ایک مرد آیا کہ لوہے میں چھپا ہوا تھا ف۱ اوسنے کہا یا رسول اللہ میں لڑائی کروں یا اسلام قبول کروں آپنے فرمایا اسلام قبول کر پھر

قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ

لڑائی کر وہ مسلمان ہوا پھر اوسنے لڑائی کی پس مارا گیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اسنے عمل تھوڑا کیا۔

كَثِيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِىِّ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور اجر بہت دیا گیا ف۲ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں۔ اور انس رضہ سے روایت ہے

اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ

کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی ایسا آدمی نہیں کہ بہشت میں داخل ہو پھر دنیا کی طرف واپس آنا چاہیئے۔

اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا

اس حال میں کہ جو چیز زمین پر ہے اوسکو مل جاوے ف۳ مگر شہید کہ وہ آرزو کرتا ہے۔ کہ دنیا میں دوبارہ پلٹ آوے۔

فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ

پس دس بار مارا جاوے بسبب اوس عزت کے اور فضیلت کے جو اوسنے دیکھی ہے ف۴

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ

متفق علیہ۔ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ شَىْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ

کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ شہید کی ہر شئے بخشی جاتی ہے۔ مگر قرض روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَلْقَتْلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَىْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ

مسلم نے۔ اور اسکی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جانا ہر شئے کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ مگر قرض ف۵

ف۱ یعنی لوہے کے ہتھیار مثل خود وغیرہ کی اسنے پہنی ہوئی تھی ۱۲ ف۲ اس مرد کا نام اصرم عمرو بن ثابت تھا ۱۲ اور اسکا حال عجائبات سے ہے کہ بہشت میں داخل ہوا حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ بھی نہیں کیا ۱۲ شرح ملک ف۳ یعنے جو بہشت میں داخل ہوا اسکو آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ اسکو ہفت اقلیم کی سلطنت ملے ۱۲ ف۴ اس حدیث میں شہادت کی عمدگی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطالب حاصل ہوئے سوائے اسکے اوسکو کچھ آرزو باقی نہیں کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے ف۵ یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے اس حدیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں سستی نکرے علما نے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق العباد ہیں یعنے شہید سے خدا کے گناہ سب معاف ہو جاتے ہیں مگر بندوں کے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے ۱۲ ۱۲۰ ۱۲ ۱۲

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ

اور ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ

فِيهِمْ فَذَكَرَ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ

فرمایا بیچ صحابہ کے پس ذکر کیا واسطے اون کے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان اللہ تم کے ساتھ سب عملون سے افضل ہیں ایک آدمی نے

رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي

کہڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمایئے اگر میں فی سبیل اللہ مارا جاؤن تو میرے گناہون کا

خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي

کفارہ ہوجائے گا۔ آپنے فرمایا ہان اگر تو اللہ تم کی راہ میں۔

سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

مارا گیا درحالیکہ تو صبر کرنے والا خالص نیت[1] کرنے والا اچھائی سامنے رکہنے والا پشت نہ دینے والا ہو۔ پہر آپ نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ

تونے کس طرح کہا اوس نے عرض کی آپ فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤن تو میرے گناہوں کا

عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ

کفارہ ہوجاوے گا۔ آپنے فرمایا ہان درحالیکہ تو صبر کرنے والا۔

مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي

خدا تم کی خوشنودی طلب کرنیوالا اچھائی سامنے رکہنے والا پشت نہ دینے والا ہو مگر قرض کہ جبرئیل ع نے مجھے یہی

ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيْنَ أَنَا يَا

کہاہے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور جابر رضہ سے روایت ہے کہا ایک مرد نے کہا یا

رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ

رسول اللہ اگر میں مارا جاؤن تو میں کہاں ہونگا فرمایا جنت میں۔ اوسکے ہاتھ میں کچھ چھوہارے تھے۔ اوسنے پھینک دیئے پہر ایسا لڑا

حَتّٰى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ

کہ مارا گیا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ

صلعم اور آپ کے اصحاب مشرکون سے پہلے بدر میں پہنچ گئے۔ اور مشرک بھی آگئے

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقَدِّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى

رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی پہلے کسی چیز کیطرف نہ جاوے۔

---

[1] قوله محتسب یعنی نیت خالص اللہ تم کرنیوالا ہو اگر عصبیت یا غنیمت نام وغیرہ کیلئے لڑائی کریگا تو اسکو ثواب نہ ملیگا اور قرض سے مسلمانون کے حقوق مراد ہیں جو آدمی کے ذمہ ہوں یہ اوس صورت میں ہے کہ باوجود قدرت کے لوگون کے حقوق ادا کرنے میں تساہل کرے اور اگر ادا کی قدرت نہو۔ تو بشرط صحت توبہ اور صدق نیت کی اللہ تعالی کی عنایت سے امید ہے کہ حقدارکو اس سے خوش کردے جیسا کہ حدیث مشہور میں آیا ہے اور استثنا میں تحریص تاخیر کرنے اس حدیث سے جائز معلوم ہوتی ہے اور قرضدار آدمی کو لازم ہے کہ عبادت نافلہ بہت کیا کرے تاکہ حقدارون کے عوض میں محسوب ہوجاوے ۱۲ شرح ملخصاً

[2] یعنی اپنے یارون کو ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف۱ یعنی یہ کلمہ تم نے کیوں کہا ۱۲ ف۲ اور عرض کی ۱۲ ف۳ ستر آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے ساتھ

أكون أنا دونه فدنا المشركون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کسی چیز کیطرف نہ جائے۔ پس مشرک نزدیک آ گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو فرمایا اٹھو

قوموا إلى جنة عرضها السماوات والأرض قال يقول عمير بن الحمام الأنصاري

جنت کیطرف جسکا چوڑاؤ آسمانوں اور زمین کے مثل ہے جلدی کھڑے ہو جاؤ کہا راوی نے کہ عمیر بن حمام انصاری نے کہا

رضي الله عنه يا رسول الله جنة عرضها السموات والأرض قال نعم قال بخ بخ

اے رسول اللہ طرف اوس جنت کے جسکا عرض آسمان و زمین کا عرض ہے یعنے اسقدر وسیع ہے فرمایا ہاں اوسنے کہا واہ واہ

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يحملك على قولك بخ بخ قال لا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا تجھے کس چیز نے برانگیختہ کیا واہ واہ کہنے پر اوسنے کہا

والله يا رسول الله إلا رجاء أن أكون من أهلها قال فإنك من أهلها

یا رسول اللہ مجھے اللہ کی قسم ہے میں نے یہہ کلمہ نہیں کہا مگر اس امید پر کہ میں بہشت والوں سے ہوں آپنے فرمایا بیشک تو جنت والوں سے ہے پس اوسنے

فأخرج تمرات من قرنه فجعل يأكل منهن ثم قال لئن أنا حييت حتى آكل

اپنی ترکش میں سے کچھ کھجوریں نکال کر کھانی شروع کیں پھر کہا اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا

تمراتي هذه إنها لحياة طويلة فرمى بما كان معه من التمر ثم قاتلهم حتى قتل

تو یہ زندگی بہت دراز ہے۔ یہہ کہکر جو کھجوریں اوسکے پاس تھیں پھینک دیں اور مشرکوں سے لڑا کر مارا گیا

رواه مسلم. القرن بفتح القاف والراء هو جعبة النشاب. وعنه قال جاء

روایت کی یہ مسلم نے۔ القرن ساتھ فتحہ قاف اور را کے ہے اور وہ ترکش ہے تیروں کا۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ کچھ

أناس إلى النبي صلى الله عليه وسلم أن ابعث معنا رجالا يعلمونا القرآن

لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ف۱ کہ آپ ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیجو جو قرآن اور

والسنة فبعث إليهم سبعين رجلا من الأنصار يقال لهم القراء فيهم

سنت ہمکو تعلیم کریں آپنے ستر آدمی انصاریوں سے ف۳ جنکو قرار کہا جاتا تھا ارسال فرمائے اون میں

خالي حرام يقرءون القرآن ويتدارسونه بالليل يتعلمون وكانوا بالنهار

میرا ماموں حرام بھی تھا یہ لوگ رات کو قرآن پڑھتے اور باہم درس کرتے اور سیکھتے تھے اور دن کو

يجيئون بالماء فيضعونه في المسجد ويحتطبون فيبيعونه ويشترون

پانی مسجد میں لاکر رکھا کرتے اور لکڑی لاکر بیچتے اور اون کی قیمت سے

الطعام لأهل الصفة والفقراء فبعثهم النبي صلى الله عليه وسلم فعرضوا لهم

اہل صفہ اور فقیروں کو کھانا خرید کر کھایا کرتے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو بھیجا پس سامنے ہوئے اونکے بنی سلیم

راہ میں

کر دیئے بیر معونہ پر عامر بن طفیل نے بنی سلیم کیساتھ ملکر اونکو قتل کر دیا اور نبی صلے اللہ علیہ السلام اور مسلمانوں کو ایسے رنج کبھی نہیں پہنچی تھی

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی وغیرہ اشیاء جو نمازیوں کو اون کی ضرورت ہوتی ہے مسجد میں رکھنی جائز و موجب ثواب ہیں اور رسول اللہ کے سنت ہے

کھجوریں خوشے مساکین کے کھانیکو لوگ مسجد میں لاکر لٹکا دیا کرتے تھے اور غرباء و فقراء کو مسجد میں رہنا اور سونا درست ہے اور قرآن کی تلاوت اور علم دین کی تدریس کیلئے مسجد میں جمع ہونا جائز ہے اور عباد و زہاد کو انکے کھانے پینے وغیرہ ضروریات میں مشغول ہونا توکل کے خلاف نہیں ہے حالا ...

فقتلوهم قبل ان يبلغوا المكان فقالوا اللهم بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك

اور اوس جگہ پہنچنے سے پہلے اونکو قتل کرڈالا انہوں نے کہا اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے نبی کو خبر پہنچا دے کہ ہمنے تجھ سے ملاقات کی

فرضينا عنك ورضيت عنا واتى رجل حراما خال انس رضي الله عنه من

ہم لوگ تجھسے خوش ہوئے اور تو ہمسے خوش ہوگیا۔ اور ایک آدمی نے حرام انس کے ماموں کو

خلفه فطعنه برمح حتى انفذه فقال حرام فزت ورب الكعبة فقال

پیچھے سے نیزہ مارکر دوسری طرف سے نکالدیا حرام نے کہا کعبہ کے رب کی قسم ہے۔ میں مراد کو پہنچا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوانكم قد قتلوا وانهم قالوا اللهم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بھائی مارے گئے اور انہوں نے کہا اے اللہ تو

بلغ عنا نبينا انا قد لقيناك فرضينا عنك ورضيت عنا متفق عليه و

جلدی طرف سے ہمارے نبی صلعم کو یہ خبر پہنچادے کہ ہم تجھسے ملے ہم تجھ سے خوش ہوئے اور تو ہمسے خوش ہوگیا۔ متفق علیہ اور

هذا لفظ مسلم وعنه قال غاب عمي انس بن النضر رضي الله عنه عن

یہ مسلم کی عبارت ہے۔ اور انس رض سے روایت ہے کہ میرا چچا انس بن نضر رض بدر کی لڑائی

قتال بدر فقال يا رسول الله غبت عن اول قتال قاتلت المشركين

سے غائب رہا اونے رسول اللہ صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں پہلی لڑائی سے جو اپنے مشرکون سے کی غائب

لئن الله اشهدني قتال المشركين ليرين الله ما اصنع فلما كان يوم

رہا مجھے قسم ہے کہ اگر اللہ تم نے مشرکون کی لڑائی میں مجھے حاضر کیا تو خدا اللہ لوگون کو دیکھلائیگا میں کیسی لڑائی کرونگا پھر جب احد کے دن

احد انكشف المسلمون فقال اللهم اني اعتذر اليك مما صنع هؤلاء يعني

مسلمانون کو ہزیمت ہوگئی پس کہا انس بن نضر نے یا اللہ جو کام اونہوں نے کیا ہے یعنی اوس کام کا تجھسے عذر کرتا ہوں اور جو انہوں نے یعنے

اصحابه وابرا اليك مما صنع هؤلاء يعني المشركين ثم تقدم فاستقبله سعد بن

مشرکون نے کیا ہے اوس سے میں اپنی برات ظاہر کرتا ہوں پھر انس بن نضر آگے بڑھا تو سعد بن معاذ رض اوسکے سامنے آئے پس کہا اے

معاذ رضي الله عنه فقال يا سعد بن معاذ الجنة ورب النضر اني اجد ريحها من دون

سعد بن معاذ رض قسم ہے نضر کے رب کی بیشک مجھے احد کی طرف سے بہشت کی بو آتی ہے۔

احد قال سعد رضي الله عنه فما استطعت يا رسول الله ما صنع قال انس رضي

سعد رض نے کہا۔ یا رسول اللہ جیسے اوس نے لڑائی کی ہے مجھے اوس کی طاقت نہین۔ انس رض کہتا ہے۔

الله عنه فوجدنا به بضعا وسبعين ضربة بالسيف وطعنة برمح او

کہ ہمنے اوس کے بدن پر کچھ اوپر اسی زخم تلوار یا نیزہ یا

رميةٍ بسهمٍ ووجدناه قد قُتل ومثّل به المشركون فما عرفه إلّا أختُه

تیر کے دیکھا اور وہ قتل ہو گیا تھا اور مشرکوں نے اسکو مثلہ کیا تھا پس ہم میں سے کسی نے اسکو شناخت نہ کیا مگر اوس کی ہمشیرہ نے

ببنانه قال أنس كنّا نرى أو نظنّ أنّ هذه الآية نزلت في شأنه وفي

اوس کی انگلیوں سے شناخت کر لیا انس کہتا ہے ہم دیکھتے یا خیال کرتے تھے کہ یہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ کی اور اسکی

أشباهه من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه إلى آخرها متفق

مثل مومنوں کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

عليه وقد سبق في آخر باب المجاهدة وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه

اور پہلے ہی آخر باب المجاہدہ میں گذرا اور سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم رأيت الليلة رجلين أتياني فصعدا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو دو مرد میرے پاس آئے۔ ف مجھے

بي الشجرة فأدخلاني دارًا هي أحسن وأفضل لم أر قطّ أحسن منها قالا

ایک درخت پر چڑھا کر لیگئے پس اون دونوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کیا کہ وہ گھر بہت ہی خوبصورت اور افضل تھا کہ میں نے کبھی اوس سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھا

أمّا هذه الدار فدار الشهداء رواه البخاري وهو بعض من حديث طويل

کہ شہیدوں کا گھر ہے روایت کی یہ بخاری نے اور یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے

فيه أنواعٌ من العلم سيأتي في باب تحريم الكذب إن شاء الله تعالى و

جسمیں کئی قسم کے علم ہیں۔ جو عنقریب باب تحریم الکذب میں آوے گی انشاء اللہ تعالے ف اور

عن أنس رضي الله عنه أنّ أمّ الرّبيع بنت البراء وهي أمّ حارثة بن سراقة

روایت ہے انس رضہ سے کہ ام الربیع بنت البراء یہ حارثہ بن سراقہ کی ماں ہے

أتت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فقالت يا رسول الله ألا تحدّثني عن حارثة

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے حارثہ کی بات نہیں سناتے

وكان قُتل يوم بدرٍ فإن كان في الجنّة صبرتُ وإن كان غير ذلك

اور وہ بدر کے دن مارا گیا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہو تو میں صبر کروں اور اگر اسکا غیر ہو۔ و۳

اجتهدتُ عليه في البكاء فقال يا أمّ حارثة إنّها جنانٌ في الجنّة وإنّ ابنكِ

تو میں اوسپر رونے میں کوشش کروں آپنے فرمایا اے ام حارثہ جنت میں بہت درجے ہیں اور تیرا بیٹا

أصاب الفردوس الأعلى رواه البخاري وعن جابر بن عبد الله رضي الله

فردوس اعلی میں پہنچ گیا ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضہ سے

ف یعنی خواب میں ۱۲

ف یعنی باب الکیذب جون جھوٹ کے تحریم کے بیان میں ۱۲

و۳ یعنی جنت میں نہ ہو

عنهما قال جيء بأبي إلى النبي صلى الله عليه وسلم قد مثل به فوضع بين يديه

کہاکہ میرا باپ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر کیا گیا اور اوسکو مثلہ کیا گیا تھا آپکے سامنے رکھا گیا

فذهبت أكشف عن وجهه فنهاني قومي فقال النبي صلى الله عليه وسلم

میں نے اوسکا منہ کھولنا شروع کیا لوگوں نے مجھے روک دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما زالت الملائكة تظله بأجنحتها متفق عليه وعن سهل بن حنيف رضي الله

کہ ملائکہ اپنے پروں سے اسپر سایہ کرتے رہے ہیں۔ متفق علیہ ہے اور سہل بن حنیف رض سے روایت ہے۔

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من سأل الله تعالى الشهادة بصدق

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے شہادت صدق دل سے

بلغه الله منازل الشهداء وإن مات على فراشه رواه مسلم وعن

مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو شہیدوں کے مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر ہی فوت ہو روایت کی یہ مسلم نے ۳

أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من طلب الشهادة

اور انس رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صدق دل سے

صادقا أعطيها ولو لم تصبه رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه

شہادت طلب کرے اوسکو عطا کی جاتی ہے۔ اگرچہ شہادت اوسکو نہ پہنچی، روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يجد الشهيد من مس القتل إلا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید کو مارا جانا سے ایسا دکھ ہوتا ہے۔

كما يجد أحدكم من مس القرصة رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح

جیسا تم کو چٹکی لینے سے ہوتا ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وعن عبد الله بن أبي أوفى رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه

اور عبداللہ بن ابی اوفی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم في بعض أيامه التي لقي فيها العدو انتظر حتى مالت الشمس ثم قام

وسلم نے دشمن سے مقابلہ کے بعض دنوں میں انتظار کیا۔ یہانتک کہ سورج مائل ہوگیا۔ اوسوقت آپ کھڑے

في الناس فقال يا أيها الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا الله العافية

ہوئے اور فرمایا اے لوگو دشمن سے مقابلہ کی آرزو مت کرو۔ اور خدا تعالیٰ سے عافیت مانگا کرو اور

فإذا لقيتموهم فاصبروا واعلموا أن الجنة تحت ظلال السيوف ثم قال اللهم

جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا اللہم

مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

قرآن کے نازل کرنیوالے اور بادل کے چلانیوالے اور لشکروں کے ہزیمت دینے والے ان کو ہزیمت دے اور ہماری مدد کر

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

متفق علیہ۔ اور سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دو دعا رد نہیں کیجاتی یا کم پھیجاتی ہے ایک اذان کے وقت دوسرے

وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ

لڑائی کیوقت جب ایک دوسرے کو چمٹ جاتے ہیں اور روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور انس

أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللّٰهُمَّ

رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب لڑائی کرتے تو یہ دعا کرتے تھے اے اللہ تو

أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ہی معتمد علیہ میرا اور مددگار میرا ساتھ قوت تیری کے حیلہ کرتا ہوں اور ساتھ قوت تیری کے حملہ کرتا ہوں۔ اور ساتھ مدد تیری کے لڑتا ہوں میں

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

اور روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور روایت ہے ابوموسیٰ رض سے کہ نبی صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَ

اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہیں تجھکو مقابل کفار کے اور پناہ مانگتے ہیں ہم

نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

ساتھ تیرے برائی اونکی سے روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے ابن عمر رض سے

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑے بندھی ہے پیچ پیشانیوں اونکی کی بھلائی

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

روز قیامت تک۔ متفق علیہ۔ اور عروہ بارقی رض سے روایت ہے کہ نبی صلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی بندھی ہوئی ہے یعنی ثواب اور غنیمت

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

وا یعنے تجھ ہی پر بھروسا ہے مجھے ہر امر میں ۱۲

ف۲ مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گھوڑوں میں برکت ہے اس لیے کہ بسبب اون کے حاصل ہوتا ہے جہاد کہ اس میں خیر دنیا و آخرت کی ہے ۱۲ ابوادریس از مظ

عے واسطے جمع کرنے کو کفار کے ۱۲ مع دشمنان دین پر ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَاحْتِسَابًا وَتَصْدِيْقًا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کے راہ میں ایمان سے اور ثواب کے امید پر اور اوسکے وعدہ کی

بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تصدیق کرکے گھوڑا باندھے اوسکی سیری اور سیرابی اور لید اور بول قیامت کیدن تولیجاویگی میزان اعمال اوسکی میں روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور روایت ہے ابو مسعود انصاری رض سے کہ کہا لایا ایک شخص

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا تعالیٰ کے ہے۔ وا پس فرمایا پیغمبر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ رَوَاهُ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلے اس اونٹنی کے دن قیامت کے سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئیں روایت کی یہ مسلم

مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ حَمَّادٍ وَيُقَالُ اَبُوْ سُعَادٍ وَيُقَالُ اَبُوْ اَسَدٍ وَيُقَالُ اَبُوْ عَامِرٍ وَ

نے۔ اور ابو حماد اور کہا گیا ابو سعاد اور کہا گیا ابو اسد اور کہا گیا ابو عامر اور

يُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَيُقَالُ اَبُو الْاَسْوَدِ وَيُقَالُ اَبُوْ عَبْسٍ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ

کہا گیا ہے ابو عمرو اور کہا گیا ابو الاسود اور کہا گیا ابو عبس عقبہ بن عامر جہنی رض سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَ

روایت ہے۔ کہ سنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ ممبر پر کھڑے فرماتے تھے اور

اَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ

تم اون کے لئے قوت اور گھوڑوں کے باندھنے سے جہانتک ہوسکے تیاری کرتے رہا کرو خبردار قوت تیراندازی ہے خبردار

الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

قوت تیراندازی ہے خبردار قوت تیراندازی ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اوسی سے روایت ہے کہ سنے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا

سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ رَوَاهُ

کہ عنقریب تمپر ملک فتح ہونگے اور تم کو خدا کفایت کریگا پس نہ سستی کرے ایک تمہارا کھیلنے سے ساتھ تیروں اپنے کے روایت

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلِمَ

کی یہ مسلم نے۔ ۴۲ اور اوسی سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص

الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ فَقَدْ عَصٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

تیراندازی جانتا ہے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں یا اوسنے بے فرمانی کی روایت کی یہ مسلم نے اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ میں نے

چیزیں بھی داخل اوسکے اعمال میں ہونگے تو ثواب ملنے میں اور تو اون کا بھی اوسکے میزان اعمال میں تولا جاویگا ۱۲ منظاہر حق

ابو داؤد میں ہے ف۲ یعنی تیاری جہاد کیلئے ف۳ یعنی کفار سے جہاد کرنیکے لئے ہمیشہ ہتھیاروں کے استعمال میں مشق کرتے رہا کرو اور قواعد اور گولا اندازی اور گھوڑدوڑ وغیرہ میں خوب مہارت پیدا کرو کہ وقت پر کام آوے ۱۲ اختر خانساں

ف۴ یعنی اکثر لڑائی اہل روم کے ساتھ تیراندازی کی ہے پس چاہیے کہ عادت کرو تم ساتھ تیراندازی کے اور سیکھو اوسکو تا قادر ہو اوپر جنگ اوسکے کی ادھر نگاہ رکھے تم کو خدا تعالیٰ لڑائی اون کی سے یا یہ مراد ہے کہ ترک نہ کرو تیراندازی کو دوست رکھو اوسپر بعد فتح کے بھی اور مغرور نہ ہو ساتھ اسکے کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اس کی نہ رہی اسلیے کہ احتیاج تیراندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ بیچ قتال روم کے

[illegible]

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يدخل بالسهم الواحد ثلثة نفر الجنة

رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالی تیر کے سبب تین آدمی کو جنت میں داخل کرے گا۔

صانعه يحتسب في صنعته الخير والرامي به ومنبله وارموا واركبوا وان

اوسکے بنانیوالے کو جو اسکے بنانے میں بھلائی کی امید رکھے اور اسکے چلانیوالے کو اور اوس شخص کو جو تیرانداز کو تیر چلانیکو دیتا ہے۔ اور تم تیر

ترموا احب الي من ان تركبوا ومن ترك الرمي بعد ما علمه رغبة عنه

تمہارے تیراندازی مجھے تمہاری سواری کرنیسے زیادہ محبوب ہے اور جو سیکھ کرنیکے رغبتی سے تیراندازی چھوڑ دے تو اوسنے نعمت چھوڑ

فانها نعمة تركها او قال كفرها رواه ابوداود وعن سلمة بن الاكوع رضي الله

دی یا فرمایا اوسنے نعمت کی ناشکری کی۔ روایت کی یہ ابوداود نے۔ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع رضہ سے

عنه قال مر النبي صلى الله عليه وسلم على نفر ينتضلون فقال ارموا بني اسمعيل

کہا کہ نبی علیہ السلام ایک جماعت پر جو تیراندازی کرتی تھی گذرے۔ آپنے انکو فرمایا اے اسماعیل ؑ کی اولاد تیراندازی کیا کرو۔

فان اباكم كان راميا رواه البخاري وعن عمرو بن عبسة رضي الله عنه

کہ تمہارا باپ تیرانداز تھا۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور عمرو بن عبسہ رضہ سے روایت ہے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رمى بسهم في سبيل

کہا کہ میںنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص اللہ تعالی کی

الله فهو له عدل محررة رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن

راہ میں ایک تیر چلائے اوسکے لئے غلام آزاد کرنیکے برابر ثواب ہوتاہے روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صحيح وعن ابي يحيى خريم بن فاتك رضي الله عنه قال قال رسول الله

صحیح ہے اور ابو یحیی خریم بن فاتک رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم من انفق نفقة في سبيل الله كتب له سبعمائة ضعف

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرے اوسکے لئے سات سَو لکھا جاتاہے ف۱

رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن ابي سعيد رضي الله عنه قال

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من عبد يصوم في سبيل الله الا

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ نہیں کہ فی سبیل (یعنی جہاد میں) روزہ رکھے مگر

باعد الله بذلك اليوم وجهه من النار سبعين خريفا متفق عليه وعن

اللہ تعالی اس دن کی برکت سے اوسکو دوزخ کی آگ سے ستر سال کی مسافت دور کرتاہے ف۲ متفق علیہ اھ

ف۱ یعنے ایک چیز مثل روپیہ پیسہ واشرفی وغیرہ کے اگر خرچ کرے تو سات سو لکھی جاتی ہے ۱۲
ف۲ یعنی جو شخص غزوہ کی مشقت اور روزہ کی مشقت یعنے دونوں مشقتوں کو برداشت کرے اوس کو خدا تعالی یہہ بخشش کرتاہے ۱۲ شرح مخفضاعت جو اللہ تعالی نے اسکو دی تھی ۱۲

أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صام يوما في

روایت ہے ابو امامہ رضہ سے نقل کی اونسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک

سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والأرض

ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالے اوسکے اور دوزخکے درمیان خندق کرتاہے جیسا آسمان اور زمین کے درمیان ہے وہ

رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن أبي هريرة رضي الله عنه

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات ولم يغز ولم يحدث

کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مرا اور جہاد نہ کیا اور اوسکے دل میں

نفسه بالغزو مات على شعبة من النفاق رواه مسلم وعن جابر رضي

جہاد کا خیال بھی نہ گذرا تو وہ ایک قسم نفاق پر مرا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور جابر رضہ سے روایت ہے

الله عنه قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزاة فقال إن بالمدينة

کہا اوسنے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپنے فرمایا کہ مدینہ میں

لرجالا ما سرتم مسيرا ولا قطعتم واديا إلا كانوا معكم حبسهم المرض

کچھ آدمی ہیں کہ سیر کرنی اور قطع منازل میں تمہارے ساتھ ہیں وہ اون کو بیماری نے ساتھ آنیسے روک لیا ہے۔

وفي رواية حبسهم العذر وفي رواية إلا شركوكم في الأجر رواه البخاري

اور ایک روایت میں ہے بند کیا انکو عذر نے اور ایک روایت میں ہے کہ اجر میں تمہارے شریک ہیں۔ روایت کی یہ بخاری نے

من رواية أنس ورواه مسلم من رواية جابر واللفظ له وعن أبي موسى

انس کی روایت سے اور روایت کی یہ مسلم نے جابر کی روایت سے۔ اور لفظ مسلم کے ہیں۔ اور روایت ہے ابوموسیٰ رضہ سے

رضي الله عنه أن أعرابيا أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله الرجل

کہ ایک گنوار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ ایک مرد

يقاتل للمغنم والرجل يقاتل ليذكر والرجل يقاتل ليرى مكانه وفي

غنیمت کیواسطے لڑائی کرتاہے اور ایک اسلئے لڑتا ہے کہ لوگوں میں اوسکا نام ہو اور ایک اسلئے لڑتا ہے کہ اوسکا مرتبہ دیکھا جائے وہ اور ایک

رواية يقاتل شجاعة ويقاتل حمية وفي رواية يقاتل غضبا فمن في

روایت میں ہے کہ شجاعت کے اظہار کو لڑائی کرتاہے اور حمیت کو لڑتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ غصہ کے سبب لڑتا ہے ان میں سے کون

سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاتل لتكون كلمة

سبیل اللہ کس کی لڑائی ہے۔ فرمایا جو اسلئے لڑتا ہے کہ اللہ کا کلمہ

یعنے جہاد میں ۱۲ [illegible]
یعنے دوزخ کے اور اس
شخص کے درمیان اسقدر
دوری ڈالدیتا ہے ۱۲
[illegible] اوسکے دلمیں جہاد کا
خیال بھی نہ گذرا یعنے
جہاد کا قصد بھی کیا اور
یہ بھی نہ کہا کاش میں
مجاہدین میں ہوتا تو وہ منافقین
متخلفوں کے مثل ہوا
اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جو عبادت کی نیت کرے
اور بدون ادا
کیے
[illegible]
[illegible] اسقدر
مذمت برائی نہیں آتی
جیسے اوس شخص کو آتی ہے
جو بدون نیت کے مرجائے ۱۲
شرح مختصرا [illegible]
یعنی سیر کرنے اور قطع منازل
کے ثواب میں تمہارے ساتھ
ہی ہیں ۱۲ [illegible] یعنے
شجاعت میں ۱۲ ۱۲

الله هي العليا فهو في سبيل الله متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو بن

غالب اونچا ہو جائے، وہ کی لڑائی فی سبیل اللہ ہے۔ متفق علیہ۔ ف۱ اور عبد اللہ بن عمرو بن

العاص رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من غازية

العاص رضہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی

او سرية تغزو فتغنم وتسلم الا كانوا قد تعجلوا ثلثي اجورهم وما من غازية

یا لشکر جو جہاد کرے پس غنیمت پاوے اور صحیح سالم آوے مگر تحقیق جلدی لے لی دو تہائی مزدوری اپنی اور نہیں کوئی جماعت جہاد کرنے والی

او سرية تخفق وتصاب الا تم لهم اجورهم رواه مسلم وعن ابي امامة

یا لشکر جہاد کرے مگر غنیمت نہ لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب ان کا روایت کی یہ مسلم نے۔ ف۳ اور روایت ہے ابو امامہ

رضي الله عنه ان رجلا قال يا رسول الله ائذن لي في السياحة فقال

سے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا حضرت آپ مجھے سیاحت کی اجازت فرما دیجئے۔

له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سياحة امتي الجهاد في سبيل الله عز و

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو فرمایا کہ میری امت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے

جل رواه ابو داود باسناد جيد وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله

روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد جید سے۔ ف۴ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے۔

عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قفلة كغزوة رواه ابو داود باسناد

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی کر کے واپس گھر کو آنا اجر میں مثل غزوہ کے جانے کے ہے ف۵ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد

جيد القفلة الرجوع والمراد الرجوع من الغزو بعد فراغه معناه انه يثاب

جید سے۔ قفلہ پھر آنا ہے اور مراد واپس آنا ہے غزوہ سے بعد فراغت کے مطلب یہ ہے کہ وہ ثواب دیا جاتا ہے۔

في رجوعه بعد فراغه من الغزو وعن السائب بن يزيد رضي الله عنه

واپسی میں بعد فراغت اسکے کے غزوہ سے اور روایت ہے سائب بن یزید رضہ سے

قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم من غزوة تبوك تلقاه الناس فلقيته

کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ کے استقبال کو گئے میں بھی

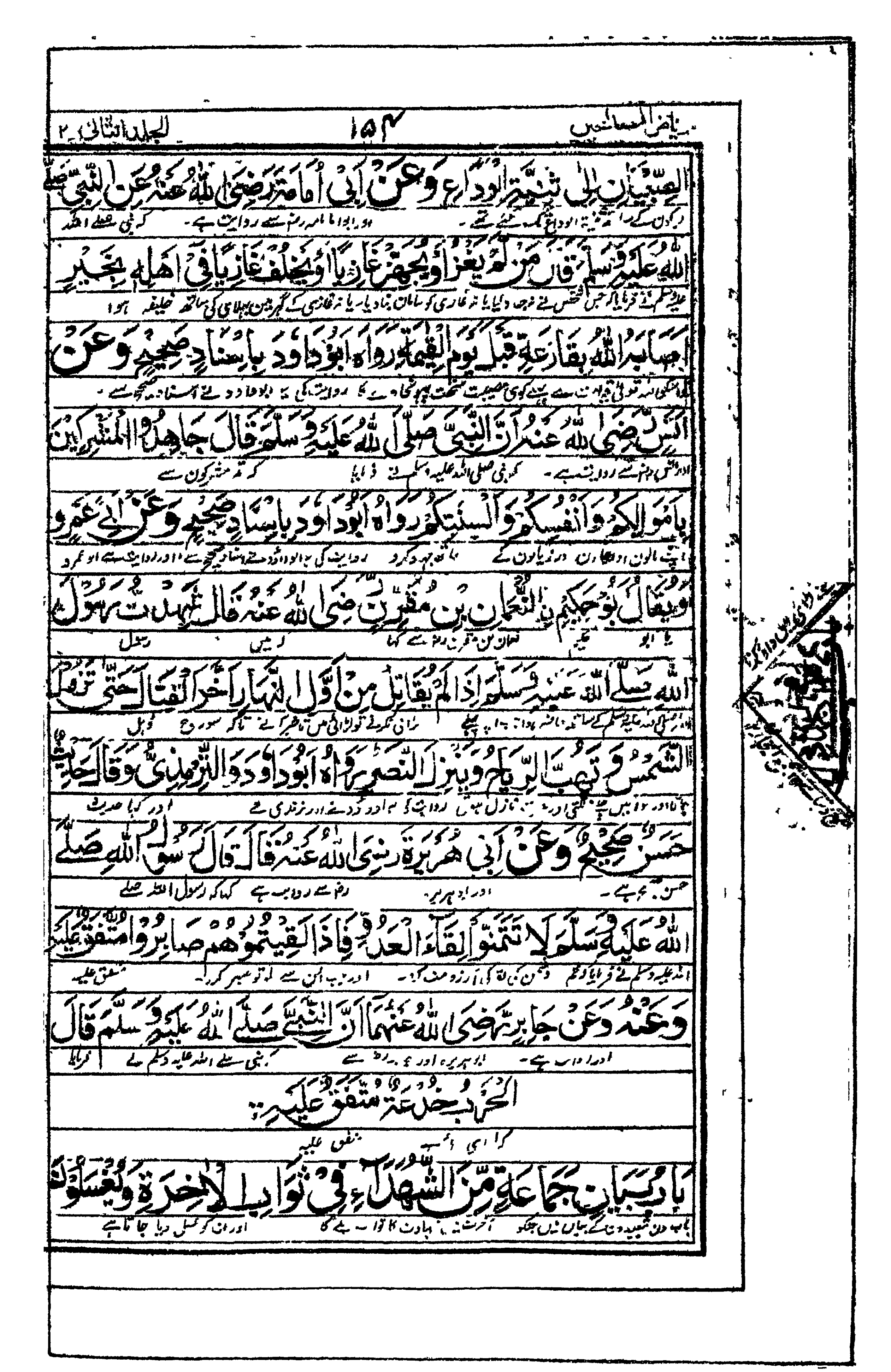
مع الصبيان على ثنية الوداع رواه ابو داود باسناد صحيح بهذا اللفظ

لڑکوں کے ساتھ ثنیۃ الوداع پر آپ سے جا ملا۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے انہی لفظوں سے

ورواه البخاري قال ذهبنا نتلقى رسول الله صلى الله عليه وسلم مع

اور بخاری نے روایت کی ہے کہ کہا راوی نے کہ ہم رسول اللہ صلعم کی ملاقات کرنے کو گئے

ف۱ یعنی دین اسلام ۱۲ ف۲ اس حدیث کا مضمون پہلے باب میں بھی گذرا ہے ۱۲ ف۳ نے دو تہائی مزدوری اپنی لے لی کہ غنیمت اور سلامت ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اگر وہ قیامت کے دن پاوے گا۔ اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت آیا اور غنیمت نہ لایا۔ ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کے یہ معنی ہیں کہ جس نے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب اس کا پورا باقی ہے کہ آخرت میں پاوے گا اور پس از مظ ف۴ سیاحت یہ ہے کہ آدمی لوگوں کی صحبت و مخالطت چھوڑ کر تنہا جنگلوں میں رہنا اختیار کرے ۱۲ مجمع البحار ف۵ یعنی جیسا غزوہ کے جانے میں ثواب ہے ویسا ہی واپس گھر لوٹ کر آنے میں بھی ثواب ہے ۱۲ شرح ف۶ اس سفر سے واپس ہونے کے استقبال کا استحباب نکلتا ہے ۱۲ مسند [illegible]



الصبيان إلى ثنية الوداع. وعن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من لم يغز أو يجهز غازيا أو يخلف غازيا في أهله بخير أصابه الله بقارعة قبل يوم القيامة. رواه أبو داود بإسناد صحيح. وعن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: جاهدوا المشركين بأموالكم وأنفسكم وألسنتكم. رواه أبو داود بإسناد صحيح. وعن أبي عمرو ويقال أبو حكيم النعمان بن مقرن رضي الله عنه قال: شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لم يقاتل من أول النهار أخر القتال حتى تزول الشمس وتهب الرياح وينزل النصر. رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح. وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تتمنوا لقاء العدو فإذا لقيتموهم فاصبروا. متفق عليه. وعنه وعن جابر رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال:

الحرب خدعة. متفق عليه.

باب بيان جماعة من الشهداء في ثواب الآخرة ويغسلون

وَيُصَلّٰى عَلَيْهِمْ بِخِلَافِ الْقَتِيْلِ فِيْ حَرْبِ الْكُفَّارِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور ان پر جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے بخلاف اس کے جو کافروں کی لڑائی میں مارا گیا ہو ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید پانچ ہیں جو طاعون میں مرجائے اور جو اسہال سے مرجائے

وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ

اور جو پانی میں ڈوب کر مرجائے اور جو کسی مکان وغیرہ کے نیچے دبکر مرجائے اور اللہ کے رستہ میں شہید ہوجائے متفق علیہ اور انہی سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشُّهَدَاءَ فِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو خطاب کرکے فرمایا کہ تم لوگ شہید کس کس کو شمار کرتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ

مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِيْ اِذًا لَقَلِيْلٌ قَالُوْا فَمَنْ

شہید وہ ہے جو اللہ کی راہ میں مارا جائے ۔ آپ نے فرمایا اس صورت میں میری امت میں شہید بہت تھوڑے ہونگے ۔ انہوں نے عرض کیا

هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

یا رسول اللہ پھر شہید کون کون ہے ۔ آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے ۔ اور جو اللہ کی راہ میں مرجائے

فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ

وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مرجائے ۔ وہ بھی شہید ہے ۔ اور جو

فَهُوَ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو

اسہال کے مرض میں مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو ڈوب کر مرجائے وہ بھی شہید ہے روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور عبد اللہ بن عمرو

بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ

ابن العاص رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي الْاَعْوَرِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ

اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جاوے وہ شہید ہے ۔ متفق علیہ ہے اور روایت ہے ابوالاعور سعید بن زید بن عمرو

بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَحَدِ الْعَشَرَةِ الْمَشْهُوْدِ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ سَمِعْتُ

ابن نفیل رضہ سے احد عشرہ مبشرہ سے ہے کہا کہ سنا میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ

رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے

دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ

خون کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے

ف بلا اختیار مرا
ف یعنے اپنی جان کی
ف یعنے کفار کی لڑائی
میں مارا جائے ۱۲
ف یعنی تقدیراً ۱۲
ف اس لئے کہ ظاہر
ہے کہ جو
شخص
... اپنی
مال لینے کا
قصد کرے اگر مالک مال
اسکو قتل کرے تو جائز
ہے خواہ مال بہت
ہو یا تھوڑا ہو ۱۲ شرح
اذان ۱۲

أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ

اہل کی حفاظت کرتا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ روایت کیا ہے ابوداؤد نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور روایت ہے

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابوہریرہ رضہ سے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي قَالَ فَلَا تُعْطِهِ

اور کہا یا رسول اللہ آپ مجھے خبر دیجئے اگر کوئی میرا مال لینے کا ارادہ کرے آپنے فرمایا تو اوسکو اپنا مال

مَالَكَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي قَالَ قَاتِلْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي قَالَ فَأَنْتَ

مت دیجو اوسنے کہا اگر وہ مجھ سے لڑائی کرے آپنے فرمایا تو بھی اوس سے لڑائی کر اوسنے کہا اگر اوسنے مجھے قتل کردیا آپنے فرمایا تو

شَهِيدٌ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

شہید ہوگا اوسنے کہا اگر میں اوسکو قتل کردوں آپنے فرمایا وہ دوزخ کی آگ میں داخل ہوگا۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْعِتْقِ

باب ایکسو اڑتیسواں غلام آزاد کرنے کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ

فرمایا اللہ تعالے نے سو نہ جھک سکا گھاٹی پر اور تو نے کیا بوجھا کیا ہے وہ گھاٹی چھوڑانا گردن کا۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص

أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ

غلام مسلمان آزاد کرے اللہ تعالےٰ اوس غلام کے ہر عضو کے عوض آزاد کر یگا اوسکا عضو آگ سے آزاد کرتا ہے تاآنکہ اوس کا فرج

بِفَرْجِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

اوسکی فرج کی عوض آزاد کیا جاتا ہے متفق علیہ۔ اور ابوذر رضہ سے روایت ہے اسنے کہا کہ مینے کہا یا رسول اللہ

أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قُلْتُ أَيُّ

اعمال میں سے کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان اور اسکے رستے میں جہاد کرنا مینے عرض کی کونسی

الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

گردن افضل ہے آپنے فرمایا جو مالکوں کو بہت پیارا اور بہت مول والا ہو۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي فَضْلِ الْإِحْسَانِ

باب ایکسو انتالیسواں غلام سے احسان کرنے کے

ف۱ یعنی ان کی گالی دی ۱۲ ف۲ یعنی جس کی ان کو طاقت نہو ۱۲ ف۳

الی المملوک قال الله تعالی واعبدوا الله ولا تشرکوا به شیئا وبذی القربی

فضیلت کے بیان میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور بندگی کرو اللہ کی اور کسی شئے کو اسکا شریک مت کرو اور والدین سے احسان کرو۔

والیتمی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب

اور ذوالقربےٰ اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسی قرابت والے اور پڑوسی اجنبی اور برابر کے رفیق

وابن السبیل وما ملکت ایمانکم وعن المعرور بن سوید قال رایت اباذر

اور مسافر اور مملوک اور غلام کے ساتھ احسان کرو۔ اور روایت ہے معرور بن سوید سے کہا کہ دیکھنے ابوذر کو دیکھا

وعلیه حلة وعلی غلامه مثلها فسالته عن ذلک فذکر انه ساب رجلا

کہ اوس پر ایک حلہ تھا۔ اور ویسا ہی اوسکے غلام پر تھا۔ میں نے اسکا سبب پوچھا اوسنے بیان کیا کہ اوسنے

علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعیره بامه فقال رسول الله صلی

رسول اللہ صلعم کے عہد میں ایک آدمی کو گالیاں دیں اوس کو اوس کی ماں کے عیب لگایا پس رسول اللہ صلے

الله علیه وسلم یا اباذر اعیرته بامه انک امرؤ فیک جاهلیة هم اخوانکم

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر تو نے اوسکی ماں کو عیب لگایا بیشک تو ایسا آدمی ہے کہ تجھ میں جاہلیت کی عادت ہے یہ تمہارے بھائی

وخولکم جعلهم الله تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه

اور خدمتگار ہیں اللہ تعالیٰ نے اونکو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا ہے جسکا بھائی اوسکے تابع ہو اوسے اوسکو چاہئے اپنے ساتھ کا کھلائے

مما یاکل ولیلبسه مما یلبس ولا تکلفوهم ما یغلبهم فان کلفتموهم

کھلایا کرے اور جیسے آپ کپڑے پہنے ویسے اوسکو پہنایا کرے اور انکو ایسے کام کی تکلیف مت دیا کرو جو اونپر بھاری ہو اگر تم انکو ایسے کام کی تکلیف دو

فاعینوهم علیه متفق علیه وعن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی

تو اوس کام میں انکی مدد کرو۔ متفق علیہ۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی صلے

الله علیه وسلم قال اذا اتی احدکم خادمه بطعامه فان لم یجلسه معه

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس اوسکا خادم کھانا لاوے تو اوسکو بھی کھانا کھلاوے اسلئے اپنے ساتھ بٹھلا لیوے اگر ساتھ

فلیناوله لقمة او لقمتین او اکلة او اکلتین فانه ولی حره

نہ بٹھلاوے تو اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے دیدیا کرے اس واسطے کہ وہ اپنے خدمتگار کھانا پکانے

وعلاجه رواه البخاری الاکلة بضم الهمزة وهی اللقمة

اور اوسکی گرمی سے ملا رہتا ہے روایت کی یہ بخاری نے۔ الاکلہ ساتھ ضمہ ہمزہ کے ہے۔ اور وہ لقمہ ہے۔

الباب الاربعون بعد المائة فی فضل المملوک الذی یؤدی

باب ایکسو چالیسواں اوس غلام کی فضیلت کے بیان میں

ایک آدمی کو گالی دی وہ آدمی جسکو اسنے گالی دی بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موذن تھا اور ممالیک حبش سے تھا ذخیرہ تیں آنکے برابر رکھتا اور مشکل کام میں اون کو مدد دینا مستحب ہے اور نسبت سے فخر کرنا بہت برا ہے۔ خدا تعالے نے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم فرما کر اوسکو دور کر دیا ہے شریعت میں تقوی فضیلت ہے اور تنہا اباے فخر بدون تقوے کے معتبر نہیں ۱۲ شرح ملخصا والتفصیل فی الفتح ف۴ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدمتگار کو کھانا پکانا ہو تو اسے کو کچھ تھوڑا کھانا ضرور دینا چاہئے اگرچہ اسکا کھانا مقرر نہو یعنی مروت سے بعید ہے کہ وہ کھانا پکاوے اور پکانے کی گرمی اٹھاوے اور اس کھانے سے کچھ بھی نہ پاوے لیکن ساتھ کھلانا واجب نہیں اگر کھلا سکو تو بہتر ہے اپنا غرور کھو دے ف۵ یعنی تابع ۱۲

حق الله تعالى وحق مواليه عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله

جو اللہ کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کرے - ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال إن العبد إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک غلام جب اپنے مالک کی خیرخواہی کرے اور اللہ تعالی کی بندگی اچھی طرح ادا کرے

فله أجره مرتين متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال

تو اوسکو دوہرا ثواب ہوگا - متفق علیہ - اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے - کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم للعبد المملوك المصلح أجران والذي نفس

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بندہ مملوک مصلح کو دو اجر ہیں - قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میں

أبي هريرة بيده لولا الجهاد في سبيل الله والحج وبر أمي لأحببت أن أموت

ابوہریرہ کی جان ہے اگر جہاد فی سبیل اللہ اور حج اور اپنی ماں سے نیکی کرنا نہ ہوتی تو میں ضرور اس بات کو دوست رکھتا

وأنا مملوك متفق عليه وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال قال

کہ مملوکیت کی حالت میں مجھے موت آوے - متفق علیہ - اور ابو موسیٰ اشعری رضی سے روایت ہے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم المملوك الذي يحسن عبادة ربه ويؤدي

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو غلام اپنے رب کی عبادت خوب طرح کرے - اور اپنے

إلى سيده الذي عليه من الحق والنصيحة والطاعة له أجران رواه البخاري

مالک کا حق اور خیرخواہی اور فرمانبرداری جو اوسپر واجب ہے ادا کرے اوسکو دو اجر ہیں - روایت کی یہ بخاری نے

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لهم أجران رجل

اور اوسی سے روایت ہے - کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہیں جنکو دوہرا ثواب ہے ایک مرد

من أهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد والعبد المملوك إذا أدى حق الله

جو اہل کتاب میں سے جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا - دوسرا وہ مملوک جسنے خدا کا حق اور اپنے

وحق مواليه ورجل كانت له أمة فأدبها فأحسن تأديبها وعلمها

مالکوں کا حق ادا کیا - تیسرا وہ مرد جسکے پاس ایک لونڈی تھی - اور جسنے اوسکو نشست برخاست وغیرہ کا ادب سکھلایا پس اچھی طرح ادب

فأحسن تعليمها ثم أعتقها فتزوجها فله أجران متفق عليه

سکھلایا اور اوسکو شریعت کے احکام کی تعلیم کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد ازاں اوسی سے نکاح کر لیا تو اوسکو دو ثواب ہیں - متفق علیہ

الباب الحادي والأربعون بعد المائة في فضل العبادة

باب ایکسو اکتالیسواں ہر طرح میں عبادت کرنے کی فضیلت کے بیان میں -

---

یعنی خدمت گذاری اور دیگر احکام کو بجا لاوے غلام کو اوس کے حق میں اچھا ہے اور اوسکی خیرخواہی

وغیرہ جو غلام بسبب غلامی کے ادا نہیں کر سکتا ۱۲ منہ

یعنی ایک ثواب تعلیم و آزاد کرنیکا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا ۱۲ منہ اور یہاں ایک اشکال ہے یعنی مناسب تھا کہ اسکی چار اجر فرمائے جاتے ایک تادیب کا دوسرا تعلیم کا تیسرا آزاد کرنیکا چوتھا نکاح کر لینے کا پھر دو اجر کیوں فرمائے - جواب یہ ہے کہ یہاں دو اجر اعتاق اور تزوج پر فرمائے ہیں کیونکہ تادیب اور تعلیم میں اجنبی اور اولاد وغیرہ سب برابر ہیں کچھ لونڈیوں سے مختص نہیں بلکہ سب کی تادیب اور تعلیم اجر کے موجب ہیں اس حدیث میں عتیقہ کے نکاح کرنے اور دنیا کے کاموں میں غلو کرنے کی ترغیب ہے اور جو شخص باوجود اسکے کہ شرافت والی عورتوں کے نکاح کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو اصح یہ ہے کہ

قصد کر کے آزاد شدہ لونڈی سے نکاح کر لے تو اسکو ثواب ذیل کی امید ہے - شرح ملخصا از کرمانی وغیرہ

فِي الْهَرْجِ وَهُوَ الْاِخْتِلَاطُ وَالْفِتَنُ وَنَحْوُهَا عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ

اور ہرج کسی امر میں حد سے گزرنا، شوروغل اور فتنوں وغیرہ کو کہتے ہیں۔ معقل بن یسار رضی اللہ سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہرج میں عبادت کرنی میری طرف ہجرت کرکے آنے کی مثل ہے

اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ فَضْلِ السَّمَاحَةِ

باب ایک سو بیالیسواں بیع و شراء

فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالْاَخْذِ وَالْعَطَاءِ وَحُسْنِ الْقَضَاءِ وَالتَّقَاضِيْ وَاِرْجَاحِ

اور لینے اور دینے میں ادا کرنے اور تقاضا کرنے اور

الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّطْفِيْفِ وَفَضْلِ اِنْظَارِ الْمُوْسِرِ الْمُعْسِرَ وَالْوَضْعِ

ناپ اور میزان کے جھکانے میں سخاوت ومسامحت کرنے کی فضیلت کے بیان میں اور ناپ تول میں کمی کرنے سے نہی کرنے کے بیان میں اور فراخ دست کا تنگدست کو مہلت دینے

عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ وَ

چھوڑ دینے کی فضیلت کے ذکر میں فرمایا اللہ تعالی نے اور جو کچھ کرو بھلائی سے اللہ تو جانتا ہے۔ اور

يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ

فرمایا اے قوم پورا کرو ناپ اور تول انصاف سے اور مت گھٹا دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور

وَقَالَ تَعَالٰى وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ

فرمایا خرابی ہے گھٹانے والوں کی جو جب ناپ لیں لوگوں سے پورا بھر لیں

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ○ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ

اور جب ناپ دیں ان کو یا تول دیں تو گھٹا کر دیں۔ کیا خیال نہیں رکھتے وہ لوگ کہ وہ اٹھنے والے ہیں

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ایک دن بڑے کے جس دن کھڑے ہوں لوگ سب سامنے رب کے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ سے

عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ

کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تقاضا کرتا ہوا پس سختی کی آپ سے پس

بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

ارادہ کیا اصحاب نے ... آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو ... حق والے کی

ف۱ ہرج کشت وخون وغیرہ تکالیف یعنے کشت وخون جب جہان میں رائج ہو اور زمانے میں فساد پھیلا ہوا ہو تو اس وقت کی عبادت کا ثواب حضرت کی ذاتی ہجرت کے ثواب کے برابر ہے۔ اس واسطے کہ ایسے سخت وقت میں دین پر ثابت رہنا نہایت مشکل کام ہے ایسے وقت میں بندگی رہنے والا گویا مہاجر کی مثل ہے کہ لوگوں کو چھوڑ کر اپنے رب کی یاد پر ثابت قدم ہو گیا ۱۲ ت وشرح ملخصا ۱۲ ۱۲

ف۲ یعنے اس کے ایذا کا قصد کیا ۱۲ ۱۲ ۱۲

مقالا ثم قال اعطوه سنا مثل سنه قالوا یا رسول الله لا نجد الا امثل من

گفتگو کیا کرتی ہے ۔ پھر فرمایا اسکو اسکے ہم عمر کے مثل دیدو ۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نہیں پاتے مگر اسکے اونٹ سے

سنه قال اعطوه فان خیرکم احسنکم قضاء متفق علیه وعن جابر

افضل آپنے فرمایا اسکو وہی دیدو کہ تم میں افضل وہ شخص ہے جو قرض بہت خوب طرح سے ادا کرے متفق علیہ اور جابر

رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رحم الله رجلا

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ اللہ رحم کرے اوس شخص پر

سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی رواه البخاری وعن ابی قتادة

جو بیچنے اور خریدنے اور مطالبہ کرنے کے وقت نرمی کرتا ہے ۔ روایت کی یہ بخاری نے ۔ اور ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے ۔

رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سره

کہ سنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جسکو بھلا معلوم ہو ۔

ان ینجیه الله من کرب یوم القیمة فلینفس عن معسر او یضع عنه رواه

کہ خدا اسکو قیامت کے سختیوں سے نجات دے تو چاہیے کہ محتاج قرضدار کو مہلت دے قرض مانگنے میں جلدی نہ کرے یا قرض اوس کو چھوڑ دے روایت کی

مسلم وعن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ مسلم نے ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال کان رجل یداین الناس وکان یقول لفتاه اذا اتیت معسرا فتجاوز

فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا ۔ اور اپنے غلام اگاہی کرنیوالے کو کہا کرتا کہ جب تو تنگدست نادار کے پاس مطالبہ کو جاوے تو درگذر کر

عنه لعل الله ان یتجاوز عنا فلقی الله فتجاوز عنه متفق علیه وعن

امید ہے کہ اللہ تعالے ہم سے درگذر کرے پس وہ شخص اللہ کو ملا پس اللہ تعالے نے اس سے درگذر کی متفق علیہ اور

ابی مسعود البدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

ابو مسعود بدری رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد له من الخیر شیء الا انه کان

کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص حساب کیا گیا ۔ اسکی نیکی کوئی نہ ملی مگر یہ کہ وہ

یخالط الناس وکان موسرا وکان یامر غلمانه ان یتجاوزوا عن المعسر قال

دولتمند تھا اور لوگوں لین دین کا معاملہ کیا کرتا تھا ۔ اور اپنے غلاموں کو کہا کرتا تھا کہ تنگدست نادار سے درگذر کیا کریں ۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ

الله تعالی نحن احق بذلک منه تجاوزوا عنه رواه مسلم وعن حذیفة رضی

ہم اس شخص سے اس کام کے زیادہ مستحق ہیں اس سے درگذر کرو ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور روایت ہے حذیفہ رضہ سے

کہا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ ... سعراء کوفی لوگ حیوان کا قرض لینا دینا مطلقاً نا جائز کہتے ہیں ۔ اور یہ احادیث انکو رد کرتے ہیں ۔ اور ان کا دعوی انکے ممنوع ہونیکا بے دلیل مقبول نہیں ہو سکتا اور حیوان میں سلم کرنی جائز ہے اور قرض ادا کرنیوالے کو مستحب ہے کہ دینے کے وقت اصل قرض سے کچھ زیادہ دیا کرے اور یہ کل قرض جر نفعا فهو ربوا میں سے نہیں اس لیے کہ منہی عنہ وہ زیادتی ہے جو عقد کے وقت شرط کیجاوے ۱۲ شرح ازن ملخصاً

ف ۵ سب یا تھوڑا ۱۲

ف ۶ مسلم میں روایت ہے کہ ابو قتادہ رضہ نے ایک اپنے قرضدار سے قرض کا مطالبہ کیا وہ چھپ گیا پھر جب ملا تو کہنے لگا میں تنگدست نادار ہوں ابو قتادہ نے اسکو اللہ تعالے کی قسم دیکر کہا تو ٹھیک نادار ہے اوس نے قسم کھا کر کہا کہ ہاں اوس وقت ابو قتادہ رضہ نے یہ حدیث سنائی کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو فرماتے سنا تھا ۱۲ شرح ملخصاً ف یعنی ملائکہ کو فرمایا ۱۲ ف یعنے اسکو چھوڑ دو ۱۲ ۱۲ ۱۲

الله عنه قال أتى الله بعبد من عباده آتاه الله مالا فقال له ماذا عملت في

کہا کہ ایک بندہ اللہ کے بندوں سے جسکو خدا تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا اللہ تعالیٰ کے روبرو حاضر کیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے اوسکو فرمایا کہ تو نے

الدنيا قال ولا يكتمون الله حديثا قال يا رب آتيتني مالك فكنت أبايع

دنیا میں کیا عمل کیا تھا اور اللہ سے کوئی بات نہ چھپا سکینگے وہ کہیگا اے میرے رب تو نے مجھے مال عطا کیا تھا میں لوگوں سے لین دین کا

الناس وكان من خلقي الجواز فكنت أتيسر على الموسر وأنظر المعسر فقال الله تعالى

معاملہ کیا کرتا تھا اور درگذر کرنا میری خو تھی میں مالدار سے آسانی کیا کرتا تھا۔ اور تنگدست نادار کو مہلت دیا کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا

أنا أحق بذا منك تجاوزوا عن عبدي فقال عقبة بن عامر وأبو مسعود

میں تجھ سے زیادہ اس کام کا سزاوار ہوں۔ (حکم ہوگا) کہ میرے بندے سے درگذر کر دو۔ عقبہ بن عامر اور ابو مسعود

الأنصاري رضي الله عنه هكذا سمعناه من في رسول الله صلى الله عليه

انصاری رض نے کہا ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مونہہ مبارک سے اسی طرح سنا ہے

وسلم رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

روایت کی مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم من أنظر معسرا أو وضع عنه أظله الله يوم القيامة تحت ظل

نے فرمایا کہ جو شخص تنگدست نادار کو مہلت دے یا اسکو چھوڑ دے (یعنی اپنا حق) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکو اپنے عرش کے

عرشه يوم لا ظل إلا ظله رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن

سایہ کے نیچے جگہ دے گا جس دن اوسکے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور

جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه بعيرا

جابر رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے اونٹ مول لیا۔

فوزن له فأرجح متفق عليه وعن أبي صفوان سويد بن قيس رضي

اور میرے لیئے تول کر دیا (یعنی اوسکا مول) اور جھکتا تولا۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو صفوان سوید بن قیس رض سے۔

الله عنه قال جلبت أنا ومخرمة العبدي بزا من هجر فجاءنا النبي صلى

کہا کہ میں اور مخرمہ عبدی ہجر سے (کسی مقام کا نام ہے۔) کپڑا لائے۔ نبی صلے اللہ

الله عليه وسلم فساومنا سراويل وعندي وزان يزن بالأجر فقال النبي صلى

علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پاجامہ ہمسے چکایا اور میرے پاس ایک شخص تولنے والا تھا کہ مزدوری لیکر تولا کرتا تھا نبی صلے اللہ

الله عليه وسلم للوزان زن وأرجح رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن صحيح

علیہ وسلم نے اوسکو فرمایا کہ تول اور جھکتا تول روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے فقط

ف ۱
یعنی قبر میں یا قیامت کو حاضر کیا جائیگا تو شبہ

ف ۲
یعنی اوسکو چھوڑ دے ۱۲

ف ۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پاجامہ کے مول میں کوئی چیز وزنی اونکو دلائی اور تولنے والے کو فرمایا کہ جھکتا تول دے ہجر ایک جگہ کا نام ہے۔ مدینہ کے قریب ہاں یہ دونو شخص کپڑا لائے اور مکہ میں لاکر فروخت کیا آپ نے اون کے پاس پاجامہ خریدا پاجامہ خرید نا آپ کا ثابت ہے پہننا ثابت نہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ناپنے اور تولنے پر مزدوری لینی جائز ہے اور ناپنے تولنے کی اجرت مشتری پر ہے اگر مول میں کوئی چیز وزنی دے اور اگر مبیع وزنی ہو تو اوس کی اجرت بائع پر ہوگی ۱۲ شیخ از معظ وغیرہ ۱۲



الباب الثالث والاربعون بعد المائة في العلم

باب ایکسو تینتالیسواں علم کے بیان میں

قال الله تعالى وقل رب زدني علما وقال تعالى هل يستوي الذين

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کہہ اے رب مجھ کو بڑھتی دے بوجھ اور فرمایا کیا علم والے

يعلمون والذين لا يعلمون وقال تعالى يرفع الله الذين امنوا منكم

اور بے علم برابر ہیں (یعنے برابر نہیں) ف اور فرمایا اور جو لوگ تم میں سے ایمان لائے

والذين اوتوا العلم درجات وقال تعالى انما يخشى الله من عباده العلماء

اور جن کو علم دیا گیا ہے اللہ تم ان کے درجے بلند کرے گا اور فرمایا اللہ تم سے ڈرتے وہی ہیں اوسکے بندے جن کو سمجھ ہے

وعن معاوية رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور معاویہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين متفق عليه وعن ابن مسعود رضي

کہ جس شخص سے اللہ تعالیٰ نیکی کیا چاہتا ہے اوسکو دین میں بوجھ دیتا ہے متفق علیہ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا في اثنين

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسد کرنا لائق نہیں مگر دو شخص پر

رجل اتاه الله مالا فسلطه على هلكته في الحق ورجل اتاه الله الحكمة

ایک وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مال دیا ہے اور اسکو حق کی راہ میں خرچ کرنیکی توفیق دی ہے اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو علم دیا ہے

فهو يقضي بها ويعلمها متفق عليه والمراد بالحسد الغبطة وهو ان يتمنى

وہ اوسکے موافق لوگوں میں حکم کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہو متفق علیہ حسد سے مراد آرزو ہے مطلب یہ ہے کہ اوس کی مانند کے

مثله وعن ابي موسى رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

آرزو کرے۔ اور ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل غيث اصاب ارضا

وسلم نے فرمایا کہ اوس چیز کی مثال جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیکر بھیجا ہے علم اور ہدایت سے مینہ کی مثال ہے جو پہنچا زمین پر

فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الكلاء والعشب الكثير

سو اوس میں سے تھوڑی بہتر زمین تھی وہ پانی کو سوکھ گئی اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور

وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا منها وسقوا

اوس زمین میں سے کچھ کڑی سخت تھی اوس نے پانی کو سمیٹ رکھا سو فائدہ دیا اوس سے آدمیوں کو خدا نے پیا اور

وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِّنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَّا تُمْسِكُ مَآءً وَّلَا تُنْبِتُ

اور کھیتوں کو سینچا اور کچھ دوسرے ٹکڑے زمین کو پانی پہنچا سو وہ تو چٹیل میدان ہے کہ نہ پانی کو روکے اور نہ چارا

كَلَاءً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَ

جمائے سو یہ مثال ہے اوس کی جو خدا کے دین کو سمجھا اور خدا نے اوسکو میری پیغمبری سے نفع دیا سو وہ سیکھا اور غیروں کو سکھایا

عَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ مُتَّفَقٌ

اور مثال ہے اوس کی جس نے ادہر کو خطرہ نہ اٹھایا اور خدا کی ہدایت کو جس کے واسطے میں بھیجا گیا ہوں نہ لیا متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ

علی رضہ کو فرمایا کہ واللہ اگر تجھ سے ایک آدمی کو اللہ تعالے ہدایت کرے تو تیرے لئے

لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ

یہ کام سرخ اونٹوں سے بہتر ہے متفق علیہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْٓ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے لوگوں کو پہونچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے باتیں

اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

نقل کرو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور جو شخص مجھ پر جانکر جھوٹ باندھے او سے چاہیئے کہ اپنی جگہ دوزخ کی آگ میں طیار کرے روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ جو شخص علم کی تلاش میں کسی راہ میں چلے خدا تعالے اوسکے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص ہدایت کی طرف بلاوے کہ

كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اوسکو اوسکی متابعت کرنیوالے کے مثل اجر ملتا ہے اور انکے اجر سے کچھ کم نہیں ہوتا۔ روایت کی یہ مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ انْقَطَعَ

اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اوسکا عمل

ف یعنی علم دین پر کچھ دہیان نکیا جا
ف یعنی لوگوں کو شریعت محمدی سکھلانا واجب ہے اگر چہ بنیاد ہو تو قرآن کی ایک آیت ہی تعلیم کرے ابتدائے اسلام میں بنی اسرائیل کی کتابوں کے دیکھنے سے حضرت صلعم نے منع کیا تھا اس واسطے کہ اون کی روایات پر اعتماد نہیں مبادا نو مسلموں کے اعتقاد بگڑ جاویں پھر جب دلوں میں اسلام کا عقیدہ مضبوط ہو گیا اور دین حق پر یقین کامل ہو چکا تو بنی اسرائیل کی روایات نقل کرنے کی اجازت دی گویا یہ حق بات کی اور تائید ہوئی لیکن یہ بات ضرور ہے کہ جو روایات بنی اسرائیل کے عقائد اسلام کے مخالف ہوں ان کو نہ مانا جانا چاہیے
ف۳ ضرور چاہیئے کہ اپنی جگہ دوزخ الخ اس میں نہایت منع اور زجر ہے یعنی بات بنانا آنحضرت صلعم پر حرام اور کبیرہ گناہ ہے تمام اتفاق علما کے اور حدیث العلی متواتر ہے ۔۔۔ صحابی نے سکھلاوی ہیں کہ
النبی ۔۔۔ بیاسٹھ ۔۔۔

عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له رواه

کٹ جاتا ہے اور موقوف ہو جاتا ہے مگر تین طرح کے عمل موت کے بعد بھی ان کا ثواب موقوف نہیں ہوتا ایک تو خیرات جو صدقہ جاریہ ہو دوسرا علم جس سے فائدہ جاری رہے

مسلم وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الدنيا ملعونة

مسلم نے اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار دنیا ملعون ہے

وملعون ما فيها الا ذكر الله تعالى وما والاه وعالما او متعلما رواه الترمذي

اور جو چیز دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ شخص جو چیز اللہ سے نزدیک کرے اور عالم اور متعلم روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حديث حسن قوله وما والاه اى طاعة الله وعن انس رضي الله عنه

اور کہا حدیث حسن ہے قولہ وما والاہ یعنے طاعت اللہ کی اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم دین کی طلب میں اپنے گھر سے نکلے تو وہ اللہ کی راہ میں ہے یہاں تک کہ

حتى يرجع رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن ابي سعيد الخدري

گھر سے نکلا ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابو سعید خدری

رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لن يشبع مؤمن من

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بھلائی سے (یعنی علم سے) سیر نہیں ہوتا

خير حتى يكون منتهاه الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن

یہاں تک کہ اس کا انجام بہشت میں داخل ہونا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث یہ حسن ہے اور

ابي امامة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضل العالم

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالم کی فضیلت

على العابد كفضلي على ادناكم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله

عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت ہے تم میں سے ادنیٰ پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ

وملئكته واهل السموات والارض حتى النملة في جحرها وحتى الحوت

اور اسکے فرشتے اور آسمان اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں

ليصلون على معلمي الناس الخير رواه الترمذي وقال حديث حسن و

لوگوں کو بھلائی (یعنے علم دین) سکھانے والوں کیلئے دعا کرتے ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور

عن ابي الدرداء رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

يقول من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا الى الجنة وان

فرماتے سنے کہ جو شخص چلے ایک راہ میں کہ طلب کرتا ہو اس میں علم یعنی علم دین، اللہ تعالیٰ اسکے لیے بہشت کیطرف راہ آسان کر دیتا ہے۔ اور

الملئكة لتضع اجنحتها رضى لطالب العلم وان العالم ليستغفر له من فى السموات

فرشتے علم دین کا طلب کرنیوالے کے خوشی کیلئے بازو بچھاتے ہیں ف اور جو چیزیں آسمان اور زمین میں ہیں، تاکہ مچھلیاں پانی

ومن فى الارض حتى الحيتان فى الماء وفضل العالم على العابد كفضل

میں عالم کے لئے بخشش مانگتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے

القمر على سائر الكواكب ان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا

چاند کی فضیلت ہے دوسرے تاروں پر اور علماء پیغمبروں کے وارث ہیں۔ اور پیغمبروں نے دینار

دينارا ولا درهما انما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر رواه ابو داود

اور درہم ورثہ نہیں چھوڑا۔ اونہوں نے تو علم ہی ورثہ چھوڑا ہے پس جسنے علم حاصل کیا اوسنے حصہ کامل حاصل کیا۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور

والترمذى وعن ابن مسعود رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله

ترمذی نے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ کہا سنے رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى

علیہ وسلم فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ تازہ کرے اس شخص کو کہ اسنے جو کچھ ہمسے سنا جیسا سنا ہو ویسا ہی اوسنے لوگوں کو پہنچایا کہ اکثر پہنچائے گئے

من سامع رواه الترمذى وقال حديث حسن صحيح وعن ابى هريرة رضى

بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہیں سننے والے سے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سئل عن علم فكتمه الجم يوم

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پوچھا گیا بات علم کی پھر چھپایا اس کو دی جاوے اوس کو قیامت کے

القيمة بلجام من نار رواه ابو داود والترمذى وقال حديث حسن وعنه

دن آگ کی لگام دیجاوے گی ف روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور اوسی سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعلم علما مما يبتغى به وجه

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وہ علم جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی

الله عز وجل لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة

طلب کی جاتی ہے دنیا کی متاع حاصل کرنیکے لئے سیکھے قیامت کے دن وہ شخص

يوم القيمة يعنى ريحها رواه ابو داود باسناد صحيح وعن عبد الله بن عمرو بن

بہشت کی بو بھی نہ پاویگا روایت کی یہ ابو داؤد نے استاد صحیح سے اور عبد اللہ بن عمرو بن

ف

یعنی تواضع اور عزت کرتے ہیں ۱۲ ف یعنی مسائل کو نہ بتایا ۱۲ ف یہ اس علم کے حق میں ہے جس کی تعلیم ضروری ہے جیسا کوئی کسی عالم کو کہے کہ مجھے اسلام کی تعلیم کرو یا نماز کے وقت پر کہے کہ مجھے نماز سکھلا یا کوئی حلال حرام کا فتوے پوچھے تو اس کو لازم ہے کہ جواب دے۔ اور اوس کی تعلیم کرے اور نوافل میں یہ حال نہیں ۱۲ ملخصاً از سید ف امام احمد رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ وہ اور ہمارا امیر کے نزدیک دنیا کو حاصل کرنا بہتر ہے اس سے کہ تو اوسکو دین کے ذریعہ سے حاصل کرے ۱۲ اشعۃ

العاص رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله لا

العاص رض سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس طور سے

يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء

نہ اٹھالیگا کہ اسکو لوگوں سے کھینچ لے گا بلکہ علم کو علما کے اٹھانے سے اٹھالے گا۔ ف۱ یہاں تک

حتى إذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤساء جهالا فسئلوا فأفتوا بغير علم

کہ کوئی عالم دنیا میں نہ چھوڑیگا لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالینگے پس ان سے مسائل پوچھے جاینگے وہ بغیر علم کے فتوے دینگے پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور

فضلوا وأضلوا متفق عليه

لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے ف۲ متفق علیہ۔

الباب الرابع والأربعون بعد المائة في كتاب حمد الله وشكره

باب ایکسو چوالیسواں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے بیان میں

قال الله تعالى فاذكروني أذكركم واشكروا لي ولا تكفرون وقال تعالى

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں گا تم کو اور احسان مانو میرا اور ناشکری نکرو اور فرمایا اگر

لئن شكرتم لأزيدنكم وقال قل الحمد لله وقال تعالى وآخر دعواهم

تم شکر کروگے پس تم کو بڑھاؤنگا۔ اور فرمایا ہے۔ تو الحمد للہ کہہ اور فرمایا ہے اور تمام ان کی دعا اسپر

أن الحمد لله رب العالمين وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي

کہ سب خوبی اللہ کو ہے صاحب سارے جہان کا اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم أتي ليلة أسري به بقدحين من خمر ولبن فنظر إليهما

صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات دو پیالے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا دی گئی آپنے دونوں کیطرف نظر کی

فأخذ اللبن فقال جبريل عليه السلام الحمد لله الذي هداك للفطرة

پس دودھ لے لیا جبریل علیہ السلام نے کہا ف۳ حمد ہے اوس خدا کو جسنے تجھ کو فطرت (یعنے اسلام) کی راہ دکھاوی

لو أخذت الخمر غوت أمتك رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله

اگر تو شراب لیتا تو تیری امت گمراہ ہوجاتی روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم كل أمر ذي بال لا يبدأ فيه بالحمد لله فهو أقطع حديث

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کام ذی شان الحمد للہ کے ساتھ شروع نہ کیا جاوے۔ تو وہ ٹوٹا ہوا ہے۔ ف۴ حدیث

حسن رواه أبو داود وغيره وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه

حسن ہے روایت کی یہ ابو داؤد وغیرہ نے اور ابو موسی اشعری رض سے روایت ہے۔

ف۱ یعنی آخری زمانہ میں بتدریج علما کم ہوتے جاینگے اور انکے گھٹنے سے علم بھی کم ہوجائیگا ۱۲

ف۲ علمائے علم کے اٹھ جانیکے یہ معنی کیے ہیں کہ علم پر عمل نکیا جائیگا اور علما علم پر عمل کرنیوالے مرجائینگے اور پچھلے علم کو دنیا کمانے کا ذریعہ سمجھا کرینگے ۱۲ شرح ملخصًا

ف۳ قال جبریل الخ یعنی جبریل کو خدا تعالیٰ نے پہلے بتلا رکھا تھا کہ خمر لیگا تو ایسطرح ہوگا اور دودھ لیگا تو اسطرح ہوگا اور فطرت کے معنے یہاں اسلام و استقامت کے ہیں ۱۲ شرح ملخصًا

ف۴ یعنی ناقص اور بے برکت ہے ۱۲ ۱۲

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرتا ہے فرزند بندے کا تو اللہ تعالے

لِمَلٰئِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُولُونَ

فرشتوں کو فرماتا ہے تم نے میرے بندے کی فرزند کی روح قبض کر لی وہ کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے اللہ تم نے قبض کیا شگفتے میوہ دل اوسکے کو ایں

نَعَمْ فَيَقُولُ فَمَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى ابْنُوا

کہاں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندے نے اوسوقت کیا کہا وہ کہتے ہیں اوسنے تیری حمد کی اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہا پھر اللہ تعالی فرماتا ہے بناؤ

لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ

بہشت میں ایک گھر بناؤ اور بیت الحمد یعنی اوسکا نام رکھو یعنی حمد کا گھر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

حَسَنٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا وَيَشْرَبَ الشَّرْبَةَ

کہ اللہ تعالے بندے سے خوش ہوتا ہے کہ ایک لقمہ کھا کر اوسپر اوس کی حمد کرے اور ایک گھونٹ پی کر

فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اوسپر اوس کی حمد کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي كِتَابِ

باب ایکسو پینتالیسواں

اَلصَّلٰوةِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ وَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و درود بھیجنے کے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق اللہ اور

مَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اوسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر اے ایمان والو رحمت بھیجو اوس پر اور سلام بھیجو سلام کہکر

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اوسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اوس کی عوض میں اوس پر دس رحمت بھیجتا ہے روایت کی یہ مسلم نے اور

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوْلَى

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن

ف‌ا صلاۃ کے معنی ہیں دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت صلعم پر بندوں کی طرف سے طلب کرنا رحمت کا ہے اللہ تعالی سے اون کے لیے کہ وہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا و آخرت کو اور حضرت صلعم پر درود و سلام بھیجنے کا خدا تعالی نے حکم فرمایا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور مسلم [illegible] عمر میں ایک بار حضرت صلعم پر درود بھیجنا مومنوں پر فرض ہے اور زیادہ مستحب و مسنون ہے اور غیر پر بدون حضرت کے ابتداءً صلاۃ و سلام بھیجنا خلاف اولی یا مکروہ تنزیہی ہے اور بعضوں نے حرام یا مکروہ تحریمی کہا ہے اور اگر حضرت کا نام سنے تو درود بھیجنا واجب ہو جاتا ہے ۱۲ منہ انرح وع



الناس بي يوم القيمة اكثرهم علي صلوة رواه الترمذي وقال حديث
وہ شخص سب سے زیادہ میرے نزدیک ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھنے والا ہو اور روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

حسن وعن اوس بن اوس رضي الله قال قال رسول الله صلى الله عليه
اور اوس بن اوس رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم ان من افضل ايامكم يوم الجمعة فاكثروا علي من الصلوة فيه فان
کہ تمہارے سب دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے۔ اوس دن میں مجھ پر درود بہت پڑھا کرو۔ کہ تمہارا

صلوتكم معروضة علي قالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلوتنا عليك
درود مجھ پر عرض کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا درود آپ پر کس طرح عرض کیا جاتا ہے۔

وقد ارمت قال يقول بليت قال ان الله حرم على الارض اجساد
حالانکہ آپ کا جسم مبارک بوسیدہ ہوگیا ہوگا ... فرمایا اللہ تعالی نے زمین پر انبیاء کے جسم

الانبياء رواه ابوداود باسناد صحيح وعن ابي هريرة رضي الله عنه
حرام کئے ہیں۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده فلم يصل
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاک آلودہ ہو اوس شخص کی ناک جسکے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود

علي رواه الترمذي وقال حديث حسن وعنه قال قال رسول الله
نہ بھیجے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم لا تجعلوا قبري عيدا وصلوا علي فان صلوتكم تبلغني
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو عید مت ٹھہراؤ اور مجھ پر درود بھیجو کہ بیشک تمہارا درود مجھ پر پہنچتا ہے۔

حيث كنتم رواه ابوداود باسناد صحيح وعنه ان رسول الله صلى الله
جہاں تم ہو۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال ما من احد يسلم علي الا رد الله علي روحي حتى ارد عليه السلام
نے فرمایا کہ مجھ پر کوئی سلام نہیں بھیجتا مگر یہ ہے کہ اللہ تعالی میری روح کو واپس بھیجتا ہے تا کہ میں اوسکے سلام کا جواب دوں روایت کی یہ

رواه ابوداود باسناد صحيح وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى
ابو داؤد نے اسناد صحیح سے اور علی رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم البخيل من ذكرت عنده فلم يصل علي رواه الترمذي و
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے جسکے پاس میں ذکر کیا جاؤں اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے روایت کی یہ ترمذی نے اور

قَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے فضالہ بن عبید رضؓ سے کہ

سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ تَعَالَى

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو نماز میں دعا مانگتا سنا کہ اللہ تعالیٰ کی تمجید نہیں کرتا تھا اور

وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے

عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ

جلدی کی۔ پھر اسکو بلایا پس اوسکو یا کسی دوسرے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو پہلے اپنے رب کی تمجید کرے

سُبْحَانَهُ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ رَوَاهُ

اور اس کی ثناء مدح کرے پھر نبی صلعم پر درود بھیجے پھر بعد میں جو چاہے دعا مانگے روایت کی یہ

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ كَعْبِ بْنِ

ابوداود اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے ابو محمد کعب بن

عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا

عجرہ رضؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے تھے ہم نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا

یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم جان گئے دیکھئے آپنے التحیات میں سکھا دیا ہے کہ السلام علیک ایہا النبی الخ آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں آپنے فرمایا کہ اس طرح

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

اے اللہ محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر رحمت بھیج جیسے تونے ابراہیم اور ابراہیم کے آل پر رحمت بھیجی ہے

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

تحقیق تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ یا الٰہی محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر برکت بھیج جیسے تونے ابراہیمؑ پر

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ

اور ابراہیم کی آل پر برکت بھیجی ہے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابو مسعود بدری رضؓ سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ

کہا کہ ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا

بشیر بن سعد نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو امر کیا ہے کہ ہم آپ پر درود بھیجیں۔

ف

اس امر سے دلیل لی ہے
اس شخص نے جو تشہد کے بعد درود
کے وجوب کا قائل ہے اور یہی
مذہب ہے حضرت عمرؓ اور ابن
عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور جابر بن
زیدؓ اور شعبیؒ اور محمد بن
کعب قرظی رحؒ اور ابو
جعفر باقر اور ہادی اور
قاسم اور شافعیؒ اور
احمد بن حنبلؒ اور
اسحاق رحؒ اور ابن
مواز کا اور قاضی ابوبکر
بن عربی نے
اسکو
پسند
کیا اور جمہور نے
اس امر کو حمل کیا ہے
استحباب پر اور وہ کہتے
ہیں کہ صلوٰۃ حضرتؐ
پر تشہد کے بعد واجب
نہیں ہے انہیں میں سے ہیں
مالک اور ابوحنیفہؒ اور اس
کے اصحاب اور ثوری
اور اوزاعی اور اہل بیت
میں سے ناصر اور اور لوگ ہیں
۲ آل کے معنی اہل و عیال
کے ہیں اور اسکے معنے
تابعدار کے بھی آئے
ہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲



رسول الله فكيف نصلي عليك قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم

یا رسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

حتى تمنينا انه لم يسأله ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا اللهم

یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کہ وہ آپ سے سوال ہی نہ کرتا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو اے اللہ

صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد و

محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر رحمت بھیج جیسے تو نے ابراہیمؑ پر رحمت بھیجی ہے اور محمدؐ پر اور

على آل محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد والسلام كما قد

محمدؐ کی آل پر برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیمؑ پر برکت کی ہے۔ بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اور سلام جیسا کہ تم کو سکھلایا گیا ہے۔ (یعنی التحیات

علمتم رواه مسلم وعن ابي حميد الساعدي رضي الله عنه قال قالوا

میں) روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو حمید ساعدی رضؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا

يا رسول الله كيف نصلي عليك قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ازواجه

یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں آپ نے فرمایا کہا کرو۔ اے اللہ محمدؐ پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر

وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى ازواجه وذريته

اور آپ کی ذریت پر (یعنی اولاد) درود بھیج جیسا تو نے ابراہیمؑ پر درود بھیجا ہے۔ اور محمدؐ پر اور ان کی ازواج مطہرات پر اور ذریت پر برکت کر

كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد متفق عليه الباب

جیسا تو نے ابراہیمؑ پر برکت کی ہے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ متفق علیہ باب

السادس والاربعون بعد المائة في فضل الاذكار

ایکسو چھیالیسواں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنیکی فضیلت میں

وفيه ابواب باب في فضل الذكر والحث عليه قال الله تعالى و

اور اسمیں کئی باب ہیں۔ باب ذکر کی فضیلت اور اس پر ترغیب دینے کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور

لذكر الله اكبر وقال تعالى فاذكروني اذكركم وقال تعالى واذكر

اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت بڑا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا۔ اور فرمایا اور یاد کرتا رہ اپنے رب کو

ربك في نفسك تضرعا وخيفة ودون الجهر من القول بالغدو والآصال

دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکار سے کم آواز بولنے میں صبح اور شام کے وقتوں میں

ولا تكن من الغافلين وقال تعالى واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون

اور مت رہ بے خبر اور فرمایا ہے اور اللہ تم کو بہت یاد کرو تاکہ تم کو نجات حاصل ہو۔

ف

اس سے مراد فجر کے نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک اور نماز عصر کی نماز کے بعد آفتاب ڈوبنے تک یہ دونوں وقت اللہ تعالیٰ کی یاد کیلئے بہت عمدہ ہیں ان وقتوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں اور فرشتوں کی بدلی ہوتی ہے یہ خطاب گو پیغمبر سے ہے مگر آپ کی ساری امت کو ہے یہ جو فرمایا پکار کر بات کرنے سے کم آواز میں اس سے یہ مطلب ہے کہ بیچ کی آواز سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے نہ بالکل پست کہ خود بھی نہ سنے نہ اس قدر پکار کر کہ آس پاس کے سب لوگ سنیں ابن عباسؓ نے کہا اتنی آواز سے کہ خود سنے اس آیت سے صاف یہ نکلتا ہے کہ بہت چلا کر ذکر الٰہی کرنا اور ضربیں اور نعرے لگانا اچھا نہیں اور آنحضرت نے بھی صحابہ کو اس سے منع فرمایا ۱۲ ۲۱۲

وقال تعالى إن المسلمين والمسلمات إلى قوله تعالى والذاكرين الله

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں الی قولہ اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنیوالے

كثيرا والذاكرات أعد الله لهم مغفرة وأجرا عظيما وقال تعالى يا أيها

مرد اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنیوالی عورتیں اللہ تعالیٰ نے انکے لئے مغفرت اور بڑا اجر طیار کیا ہے اور فرمایا اے ایمان

الذين آمنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة وأصيلا والآيات

والو یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد اور پاکی بولو اوسکی صبح شام اور آیتیں

في الباب كثيرة معلومة وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

اس باب میں بہت ہیں اور معلوم ہیں۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمہ زبان پر ہلکے ہیں۔ میزان میں بھاری ہونگے اور

حبيبتان إلى الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم متفق عليه

اور رحمٰن کو پیارے ہیں وے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم متفق علیہ

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأن أقول سبحان الله و

اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور

الحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر أحب إلي مما طلعت عليه الشمس رواه

الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا مجھے محبوب تر ہے اوس چیز سے جس پر سورج نکلتا ہے یعنی دنیا کی سب چیزوں سے مجھے یہ کلمات بہت

مسلم وعنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال لا إله

پیارے ہیں روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اوسی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص لا الہ

إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر

في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة و

دن میں سو مرتبہ کہے اوسکے لئے دس غلام آزاد کرنیکے ثواب کے برابر ثواب ہوگا۔ اور اوسکے لئے سو نیکی لکھی جاسے گی اور

محيت عنه مائة سيئة وكانت له حرزا من الشيطان يومه ذلك حتى

اوسکی سو برائی مٹائی جاتی ہے اور اوس دن شام تک شیطان سے اوس کی حفاظت ہوتی ہے

يمسي ولم يأت أحد بأفضل مما جاء به إلا رجل عمل أكثر منه وقال

اور جو کام اوسنے کیا ہے اس سے افضل کسی نے نہیں کیا مگر جس نے اس سے زیادہ کیا ہو یعنے جسنے سو سے زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہو۔ اور فرمایا

مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ

جو سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو بار کہا کرے اوسکے گناہ دور کیئے جاتے ہیں　اگرچہ سمندر کی

زَبَدِ الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

جھاگ کے مثل ہوں (یعنی اگرچہ بہت ہی ہوں) متفق علیہ۔ اور ابو ایوب انصاری رضہ سے　روایت ہے۔

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ

کہ نقل کی اونسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے۔ جو شخص لا الہ الا اللہ　الخ

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ

قدیر تک دس بار کہے مثل اوس شخص کے ہوتا ہے جسنے

اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ

چار غلام حضرت اسمٰعیل ع کی اولاد میں سے آزاد کیے۔　متفق علیہ۔　اور روایت ہے ابوذر رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اَحَبَّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے　فرمایا کہ میں تجھ کو　وہ کلام　نہ بتلاؤں

الْكَلَامِ اِلَی اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ

جو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہی ہے　اللہ کو جو کلام بہت پیارا ہے سبحان اللہ وبحمدہ روایت کی یہ مسلم نے۔　اور ابو مالک اشعری

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ

رضہ سے روایت ہے　کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔　وضو کرنا نصف

الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ

ایمان ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے　اور سبحان اللہ والحمد للہ　ع۵

تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ

آسمان اور زمین کے مابین کو بھر دیتے ہیں۔　روایت کی یہ مسلم نے　اور روایت ہے سعد بن ابی　وقاص

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

رضہ سے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔　اور کہا

عَلِّمْنِیْ كَلَامًا اَقُوْلُهٗ قَالَ قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهُ اللّٰهُ

آپ مجھ کو کوئی کلام سکھلایئے جو میں پڑھا کروں آپنے فرمایا لا الہ الا اللہ　وحدہ لا شریک　للہ اللہ

اَكْبَرُ كَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا

اکبر کبیرا　والحمد للہ　کثیرا　وسبحان اللہ　رب العالمین　ولا حول　ولا

ع۵
ا... یہ کہ شک ہے کہ حضرت نے لفظ تملاٰن کا تثنیہ فرمایا ہے یا تملاٰ مفرد اور معنے اس جملہ کے یہ ہیں کہ اگر انکے ثواب کا جسم فرض کیا جاوے تو اتنا ہوتا ہے کہ بھر دے اس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے ۱۲ عسـ
طیبی نے کہا ہے سبحان اللہ وبحمدہ کا پڑھنا برابر ہے سو بار متفرق پڑھے یا اکٹھے اول روز میں پڑھے یا آخر روز میں مگر اول دن میں یعنے پہلے پہر اکٹھا پڑھنا افضل ہے
... سے پاک ہونا آدھا ایمان ہے اس لیے کہ ایمان سے بڑے اور چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وضو سے چھوٹے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پس اس اعتبار سے طہارت نصف مرتبہ آدھے ایمان کے ہے ... العصمت ... از ... اکمال ۱۲ ۱۲

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ قَالَ فَهٰٓؤُلَآءِ لِرَبِّيْ فَمَا لِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ

قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم اوسنے کہا یہ میرے رب کے لئے ہے میرے لیے کیا ہے آپنے فرمایا اللہم

اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ

اغفرلی وارحمنی واہدنی وارزقنی پڑھا کرو روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ثوبان رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ

کہ کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جسوقت پھرتے نماز اپنی سے

اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا

تین بار استغفار کرتے، اور پھر یہ کلمات اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا

الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قِيْلَ لِلْاَوْزَاعِيِّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ كَيْفَ

الجلال والاکرام کہتے اوزاعی کو جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہے۔ کہا گیا کہ استغفار

الْاِسْتِغْفَارُ قَالَ يَقُوْلُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

کسطرح کہنا چاہئے اوسنے کہا کہے استغفر اللہ استغفر اللہ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مغیرہ بن شعبہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اوسکا شریک کوئی نہیں۔

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ

اوسکی بادشاہت ہے اور اوسکو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ جو تونے عطا کی ہے اوسکا روکنے والا کوئی نہیں۔

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اور جو تونے روکدی اوسکا دینے والا کوئی نہیں اور دولتمند کو اس کی دولتمندی تیری عذاب سے کچھ نفع نہیں کرتی متفق علیہ اور مروی ہے

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ حِيْنَ

عبد اللہ بن زبیر رضہ سے ہر نماز کے بعد جب سلام

يُسَلِّمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

پھیرتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اسکا کوئی شریک نہیں واسطے اوسکے بادشاہی ہے اور واسطے اوسکے حمد ہے اور وہ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ

ہر شی پر قدرت والا ہے۔ گناہوں سے رکنا اور بندگی پر قوت اللہ کی مدد کے سوا نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

ف

جد کے معنے کوشش وسعی کرنے کے ہیں یعنی کوشش کرنیوالے کو اوسکے کوشش کچھ نفع نہیں کرتی تیری رحمت ہی اوسکو نفع کرتی ہے ۱۲ یعنی اے اللہ تو ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کے ۱۲ ۱۲

لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

اسی کی ہیں نعمتیں اور اسی کیلئے ہے بزرگی اور اسیکے لیے ہے تعریف خوب، کوئی معبود نہیں مگر اللہ ہم خالص کرنیوالے ہیں اسکی عبادت کی

الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اگرچہ مکروہ رکھیں کافر۔ کہا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذَهَبَ أَهْلُ

کہ فقراء مہاجرین رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ

الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ

المالدار لوگ بلند درجے اور دائمی نعمتیں (یعنی بہشت) لے گئے جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں ویسے ہی وے بھی نماز پڑھتے ہیں اور

كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِّنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ

جیسے ہم روزے رکھتے ہیں ویسے ہی وے بھی روزے رکھتے ہیں اور انکو مال کے سبب زیادتی ہے وہی لوگ حج کرتے ہیں اور عمرہ بجا لاتے ہیں اور

وَيَتَصَدَّقُوْنَ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ

جہاد کرتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی شئی نہ بتلاؤں کہ اس سے تم پہلوں کا درجہ حاصل کر لو۔

تَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا

اور پچھلوں سے سابق ہو جاؤ۔ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو مگر جو شخص وہی کام کرے

صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ

جو تم نے کیا ہے انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ آپ بتلائیے آپ نے فرمایا ہر نماز کے پیچھے تینتیس ۳۳ تینتیس بار تسبیح اور تحمید اور تکبیر

كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ الرَّاوِيْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَمَّا سُئِلَ

کہا کرو۔ کہا ابو صالح نے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہے جب ان کلمات کے

عَنْ كَيْفِيَّةِ ذِكْرِهِنَّ قَالَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ

ذکر کی کیفیت سے پوچھے گئے اور سنے کہا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنی چاہیئے تا کہ

مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ فَرَجَعَ

سب تینتیس بار ہو جائیں متفق علیہ اور مسلم نے زیادہ کیا ہے۔ کہ فقراء

فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ إِخْوَانُنَا

مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پھر آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مالداروں نے سنا بھی۔

ف

تینتیس بار پڑھنے کے تین احتمال ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ تینوں ملکر تینتیس ہوں یعنی سبحان اللہ گیارہ بار الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار دوسرا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو چنانچہ مشایخ کا عمل بھی اسی پر ہے اور یہ افضل ہے اور بعضے روایت میں صریح [illegible] بھی اسی طرح آیا ہے تیسرا یہ کہ تینوں ملاکر تینتیس ہو جاینگے یعنی انہوں نے بڑا ثواب حاصل کیا اور بہشت کی نعمتوں کے لائق ہو گئے ۱۲ م

هِلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کام ہم کرتے ہیں سن لیا اور وے بھی ویسا ہی کرنے لگ گئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ الدُّثُورُ جَمْعُ دَثْرٍ بِفَتْحِ الدَّالِ وَإِسْكَانِ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ ف دثور جمع ہے دثر کی ساتھ فتح دال اور سکون

الثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَهُوَ الْمَالُ الْكَثِيرُ وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ثائے مثلثہ کے یعنے بہت مال اور اوسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ

وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ اور الحمد للہ اور

ثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

اللہ اکبر کہے اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ

شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کے کہنے سے سو پورا کرے اوسکے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اگرچہ دریا کے جھاگ کے مانند ہوں (یعنے بہت) روایت کی یہ مسلم نے۔ ف اور کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے۔

عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے الفاظ ہیں نماز کے پیچھے کہنے کی کہ اونکے کہنے والا نا امید نہیں ہوتا (یعنی ثواب سے)

أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

پیچھے ہر نماز فریضہ کے تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار

تَحْمِيدَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہنا روایت کی یہ مسلم نے ف اور سعد بن ابی وقاص

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ دُبُرَ كُلِّ

رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز فریضہ کے پیچھے

صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ

ان کلمات کے ساتھ پناہ مانگا کرتے تھے۔ الٰہی میں نامردی اور بخیلی سے

الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

تیری پناہ مانگتا ہوں اور پناہ مانگتا ہوں کہ نکمی عمر کی طرف رد کیا جاؤں (یعنے بڑھاپے کیطرف) اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے

۳ نمازوں کے بعد کے اوقات دعا اور ذکر کے لئے افضل ہیں اور نہیں دعا کی قبول ہونے کی زیادہ امید ہے ۱۲ شرح ازرق ۴ نماز کے پیچھے ایسے کلمات پڑھنے کی تعداد مختلف آئی حضرت کبھی کسی طرح کبھی کسی طرح پڑھا کرتے تھے جس طرح آدمی پڑھے سنت ادا ہو جائے گی شرح و مظاہر ح ۱۲ ۴ ایسے وظائف کا شمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انگلیوں پر کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ انگلیوں پر شمار کرو کہ یہ پوچھی جائینگی اور صحابہ سے کھجور کی گٹھلیوں پر بھی پڑھنا ثابت ہے مگر انگلیوں پر پڑھنا افضل ہے اور گٹھلیوں وغیرہ پر پڑھنا جائز ہے مظاہر ح ۱۲ ۵ نکمی عمر یعنی پیری اسلیے پناہ مانگی کہ اس وقت آدمی کے ہاتھ پاؤں کچھ نہیں ہوتے اور عقل ٹھکانے نہیں رہتی ہے تو گویا آدمی دیوار کے مثل ہوتا ہے ۱۲ ۵ قولہ الجبن یعنی نامردی جو بالنفس کے ساتھ ہوتا ہے یا مال کے ساتھ

الدُّنْيَا وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ

فتنہ سے اور تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنہ سے روایت کی یہ بخاری نے اور معاذ رضہ سے

عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ يَا مُعَاذُ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ

وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ

قسم اللہ کی میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں پھر فرمایا میں تجھے وصیت کے طور پر کہتا ہوں اے معاذ کہ پیچھے ہر نماز فرض کے کہ

تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

اے اللہ میری مدد کر اپنے ذکر پر اور شکر کرنے پر اور اچھی کرنے عبادت پر روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد

بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحیح سے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ

فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو چار چیز سے اللہ کے ساتھ پناہ مانگا کرے اور کہا کرے اے اللہ میں دوزخ کے عذاب سے

بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ

اور قبر کے عذاب سے اور جینے اور مرنے کے فتنہ اور

مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

مسیح دجال کے فتنہ کی شرارت سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں روایت کی یہ مسلم نے اور علی رضہ سے روایت ہے کہا کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ مَا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کو کھڑے ہوتے تو تشہد

يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا

اور سلام کے درمیان میں یہ دعا پڑھتے اے اللہ تو بخش جو پہلے آگے کیا ہے اور جو پیچھے کیا ہے اور جو

أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ

پوشیدہ کیا ہے اور جو ظاہر کیا ہے اور جو اسراف کیا ہے اور وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے جس کو

وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

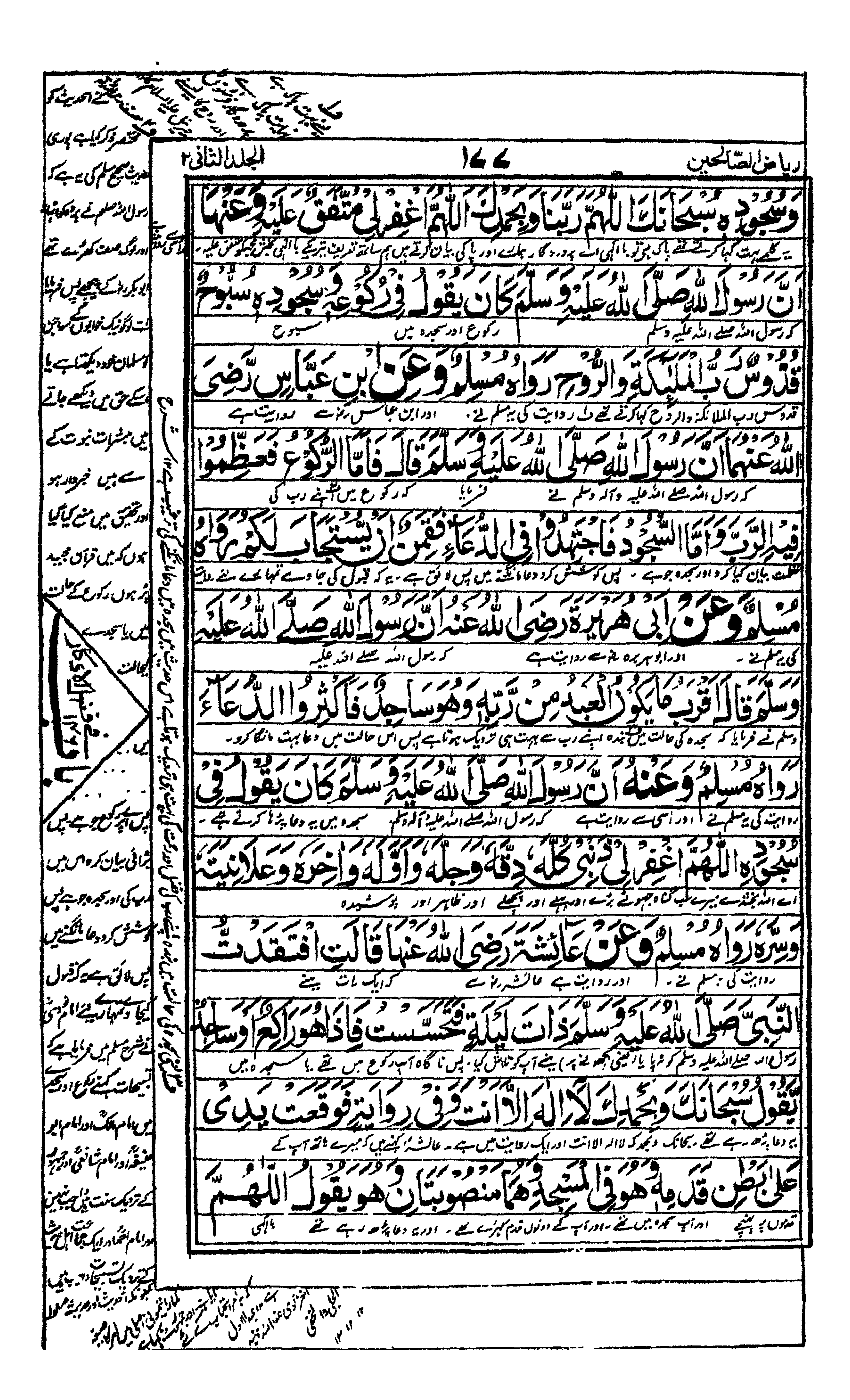
چاہے عبادت میں [illegible] اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے [illegible] کوئی معبود نہیں سوا تیرے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں

ف

دجال کو مسیح اس لیئے
کہا گیا ہے کہ ایک آنکھ اس
کی مسیح ہوگی اور زندگی
کا فتنہ بیماری اور مال اور
اولاد کا نقصان اکثر
مال کی جو خدا سے غافل
کرے یا کفر
[illegible]
اور گمراہی اور
موت کا فتنہ اس وقت
کی شدت اور وحشت
یا معاذ اللہ خاتمہ برا ہونا
شرح اثرت وغیرہ



وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي متفق عليه وعنها

بہت کہا کرتے تھے پاک ہے تو یا الٰہی اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تعریف تیری کے یا الٰہی بخش مجھ کو متفق علیہ

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في ركوعه وسجوده سبوح

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں سبوح

قدوس رب الملائكة والروح رواه مسلم وعن ابن عباس رضي

قدوس رب الملائکۃ والروح کہا کرتے تھے روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے

الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاما الركوع فعظموا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رکوع میں پس اپنے رب کی

فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم رواه

عظمت بیان کیا کرو اور سجدہ جو ہے ۔ پس کوشش کرو دعا مانگنے میں پس لائق ہے یہ کہ قبول کی جاوے تمہارے واسطے روایت

مسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه

کی یہ مسلم نے ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثروا الدعاء

وسلم نے فرمایا کہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت ہی نزدیک ہوتا ہے پس اس حالت میں دعا بہت مانگا کرو۔

رواه مسلم وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في

روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے ۔

سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله واوله واخره وعلانيته

اے اللہ بخش دے میرے سب گناہ چھوٹے بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور پوشیدہ

وسره رواه مسلم وعن عائشة رضي الله عنها قالت افتقدت

روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ ایک رات میں نے

النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فتحسست فاذا هو راكع او ساجد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا (یعنی بچھونے پر) پس آپ کو تلاش کیا ۔ پس ناگاہ آپ رکوع میں تھے یا سجدہ میں

يقول سبحانك وبحمدك لا اله الا انت وفي رواية فوقعت يدي

یہ دعا پڑھ رہے تھے ۔ سبحانک وبحمدک لا الٰہ الا انت اور ایک روایت میں ہے ۔ عائشہ کہتی ہیں کہ میرے ہاتھ آپ کے

على بطن قدميه وهو في المسجد وهما منصوبتان وهو يقول اللهم

قدموں پر پہنچے اور آپ سجدہ میں تھے ۔ اور آپ کے دونوں قدم کھڑے تھے ۔ اور یہ دعا پڑھ رہے تھے یا الٰہی

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ
میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کیساتھ تیرے غضب سے اور تیری عافیت کیساتھ تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ساتھ تجھ سے

لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ
میں تیری تعریف نہیں سکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات پر تعریف کی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور روایت ہے۔

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
سعد بن ابی وقاص سے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّكْسِبَ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَ
حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک تم میں سے عاجز ہے اس سے کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے ۔ حضرت ص کے

سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهٖ كَیْفَ یَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ
پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کیونکر ہو سکے کہ کوئی ہم میں ہزار نیکیاں حاصل کرے۔ آپ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ پڑھے ف

فَیُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِیْئَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ
تو اوس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاویں یعنی اگر وہ نیک ہے ۔ یا ہزار گناہ اوس سے گرائے جاویں لعنہ روایت کی یہ مسلم نے کہا

الْحُمَیْدِیُّ كَذَا هُوَ فِیْ كِتَابِ مُسْلِمٍ اَوْ یُحَطُّ قَالَ الْبَرْقَانِیُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ
حمیدی نے اسی طرح ہے یہ صحیح مسلم میں او یحط برقانی نے کہا روایت کیا اس کو شعبہ اور ابو

عَوَانَةَ وَیَحْیَی الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسَی الَّذِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مِنْ جِهَتِهٖ فَقَالُوْا وَ
عوانہ و یحیی قطان نے اس موسے جن کی سند سے مسلم نے روایت کیا ہے تو ان سب راویوں نے کہا ہے۔

یُحَطُّ بِغَیْرِ اَلِفٍ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
ویحط بغیر الف کے اور ابو ذر رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی كُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِیْحَةٍ
فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کی ہڈی ہڈی پر ہر صبح کو صدقہ خیرات واجب ہے ہر بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے۔

صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ تَكْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ
اور ہر بار الحمد کہنا صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے

وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَّنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَّیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ
اور لوگوں کو نیک بات بتانا صدقہ ہے اور خلاف شرع کام سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے عوض دو رکعت

رَكْعَتَانِ یَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ جُوَیْرِیَةَ
نماز ضحیٰ کی پڑھ لیں ۔ کفایت کرتی ہے ف روایت کی یہ مسلم نے اور ام المومنین جویریہ

ف ۱ سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں اسواسطے ہوئیں کہ خدا نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دہ چند ہزار ہوتا ہے

ف ۲ یعنی صحیح سالم رکھنا ہر ذرہ خدا کی نادر نعمت ہے تو آدمی پر اس کی شکر گزاری بھی ضرور ہے کچھ غریبا کہ خیرات کرنا صرف مال ہی خرچ کرنے میں منحصر نہیں بلکہ ذکر الٰہی کا بھی ثواب خیرات کے برابر ہے اور ضحیٰ کی دو رکعت اس شکر گذاری میں کفایت کرتی ہیں ۱۲ ت ع ف یعنی اون افعال سے کہ تیرے نزدیک مجھ پر یا میری امت پر لازم کریں ۱۲ سے یعنے تیری رحمت کے ساتھ تیری قہر سے اعنی یعنے اگر وہ کہنے کی ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

بنت الحارث رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من

بنت حارث رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اون کے

عندها بكرة حين صلى الصبح وهي في مسجدها ثم رجع بعد أن

پاس سے وقت صبح کے اوسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ یعنے جویریہ رضہ اپنی نماز کی جگہ میں

أضحى وهي جالسة فقال ما زلت على الحال التي فارقتك عليها قالت

بیٹھی ہوئی تھی ۔ پھر آپ چاشت کے بعد واپس لوٹ آئے اور وہ وہاں ہی بیٹھی ہوئی تھیں آپ نے اسکو کہا کہ تو اوسی حال پر بیٹھی ہے جب سے میں تجھسے جدا ہوا

نعم فقال النبي صلى الله عليه وسلم لقد قلت بعدك أربع كلمات ثلث

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیرے پاس سے نکلنے کے بعد چار کلمے تین بار کہے ہیں وہ ایسے ہیں

مرات لو وزنت بما قلت منذ اليوم لوزنتهن سبحان الله وبحمده

کہ اگر وہ تولے جاویں اوس چیز سے جو تونے اس دن کی ابتدا سے کہی ہے تو البتہ او پر غالب آویں سو وہ چار کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہ

عدد خلقه ورضى نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته رواه مسلم وفي

بقدر گنتی اوسکی مخلوقات کے اور اوسکی ذات کی مرضی کے موافق اور اوسکے عرش کے بوجھ کے موافق اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر روایت کی یہ مسلم نے اور

رواية له سبحان الله عدد خلقه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله زنة عرشه

اوسکی ایک روایت میں یہ کلمات آتے ہیں سبحان اللہ بقدر گنتی اوسکی مخلوقات کے اور سبحان اللہ اوسکی ذات کی مرضی کے موافق اور سبحان اللہ اوسکے عرش کے بوجھ کے موافق اور سبحان

سبحان الله مداد كلماته وفي رواية الترمذي ألا أعلمك كلمات تقولينها

اللہ اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ فرمایا میں تجھ کو کچھ کلمے نہ سکھلادوں کہ تو اونکو پڑھا کرے

سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه

سبحان اللہ بقدر گنتی اوسکی مخلوقات کے سبحان اللہ بقدر گنتی اوس کی مخلوقات کے سبحان اللہ بقدر گنتی اوس کی مخلوقات کے

سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه

سبحان اللہ اوسکے ذات کی مرضی کے موافق سبحان اللہ اوسکے ذات کی مرضی کے موافق سبحان اللہ اوسکی ذات کی مرضی کے موافق

سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة

سبحان اللہ اوسکے عرش کے بوجھ کے موافق سبحان اللہ اوسکے عرش کے بوجھ کے موافق سبحان اللہ اوسکے عرش کے بوجھ کے

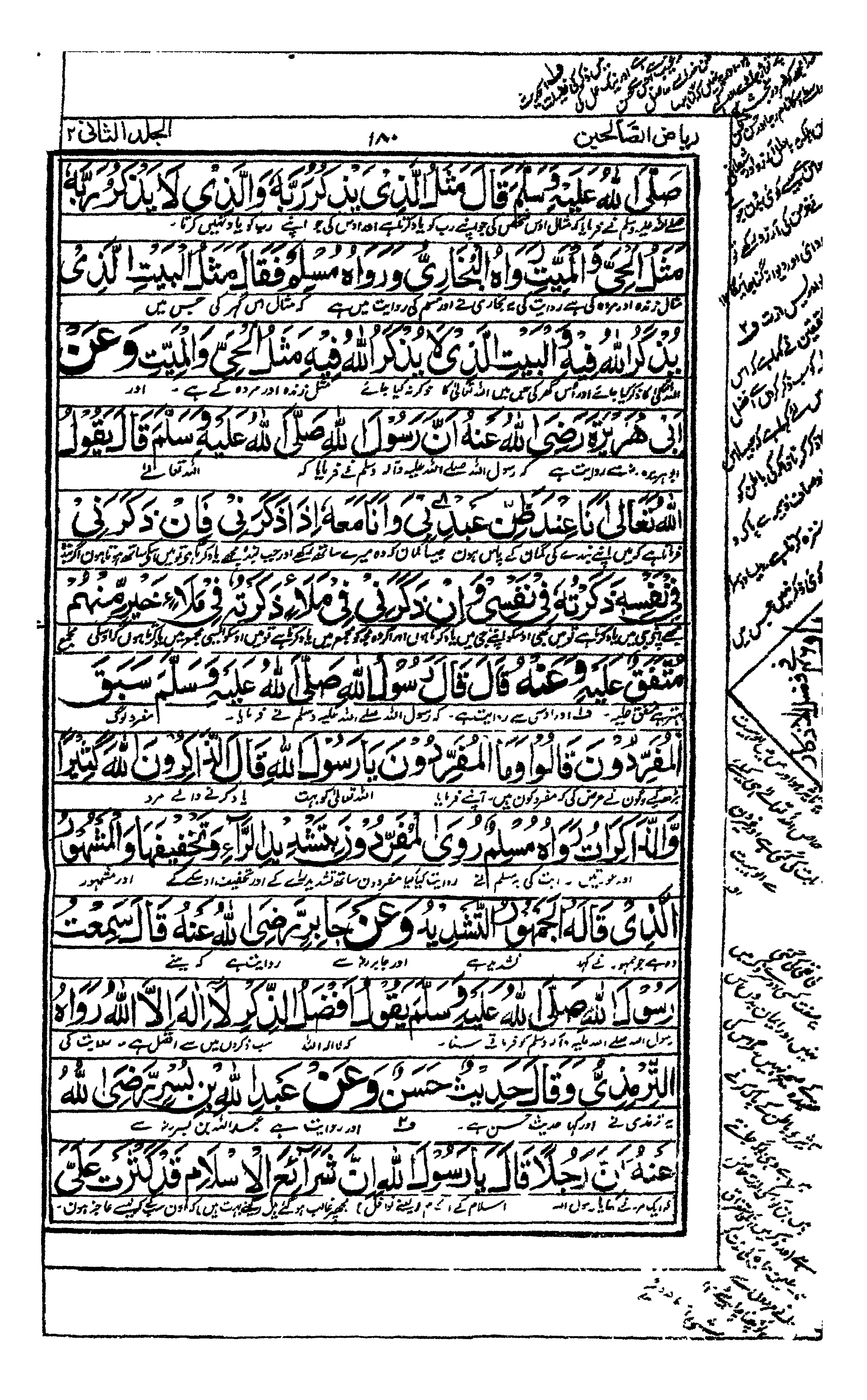
عرشه سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته سبحان الله

موافق سبحان اللہ اوس کے کلمات کی سیاہی کے برابر سبحان اللہ اوس کے کلمات کی سیاہی کے برابر سبحان اللہ اوس کے

مداد كلماته وعن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه عن النبي

کلمات کی سیاہی کے برابر اور ابو موسی اشعری رضہ سے روایت ہے کہ نبی

ف۱ یعنی صبح سے ابتک کہ چاشت کا وقت آگیا ہے تو اسی طرح بیٹھی ہوئی ذکر میں مشغول ہے ۱۲ ف۲ اگر تولے جاویں الخ اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک دعا کا ثواب مختلف ہے اور جس دعا کا مضمون زیادہ حاوی اور جامع ہو اسمیں زیادہ ثواب ہے ۱۲ ف۳ تو البتہ غالب آویں ان پر یعنے میرے پاس سے جانیکے بعد چار لفظیں تین بار کہیں جنکا ثواب اس تمام تیرے وظیفے سے زیادہ ہے اس حدیث میں اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے میں ہلکے اور ثواب میں بھاری ہے ۱۲ ف۵ یعنے ان کا ثواب تیرے ذکر کے ثواب سے زیادہ ہو ۱۲ ف۴ اور موافق مقدار سیاہی کلموں اسکے کے یعنے بے انتہا اسلیئے کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں اگر جتنے درخت زمین میں ہیں قلم ہوں اور سمندر ہو اسکی سیاہی اسکے پیچھے سات سمندر اور تو بھی خدا کے کلمے تمام نہ ہوں ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲



صلى الله عليه وسلم قال مثل الذي يذكر ربه والذي لا يذكر ربه

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مثال اوس شخص کی جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اوس کی جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا۔

مثل الحي والميت رواه البخاري ورواه مسلم فقال مثل البيت الذي

مثال زندہ اور مردہ کی ہے روایت کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ مثال اس گھر کی جس میں

يذكر الله فيه والبيت الذي لا يذكر الله فيه مثل الحي والميت وعن

اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور اوس گھر کی جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے مثل زندہ اور مردہ کے ہے۔ اور

أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

الله تعالى أنا عند ظن عبدي بي وأنا معه إذا ذكرني فإن ذكرني

فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کی گمان کے پاس ہوں جیسا گمان کہ وہ میرے ساتھ رکھے اور جب بندہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں اگر بندہ

في نفسه ذكرته في نفسي وإن ذكرني في ملإ ذكرته في ملإ خير منهم

مجھے اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اوسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھکو مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اوسکو ایسی مجمع میں یاد کرتا ہوں کہ اوس مجمع

متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبق

سے بہتر ہے متفق علیہ۔ ف اور اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مفرد لوگ

المفردون قالوا وما المفردون يا رسول الله قال الذاكرون الله كثيرا

بڑھ گئے لوگوں نے عرض کی کہ مفرد کون ہیں۔ آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے مرد

والذاكرات رواه مسلم روي المفردون بتشديد الراء وتخفيفها والمشهور

اور عورتیں۔ روایت کی یہ مسلم نے روایت کیا گیا مفردون ساتھ تشدید راء کے اور تخفیف اوسکے اور مشہور

الذي قاله الجمهور التشديد وعن جابر رضي الله عنه قال سمعت

وہ ہے جو جمہور نے کہا تشدید ہے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أفضل الذكر لا إله إلا الله رواه

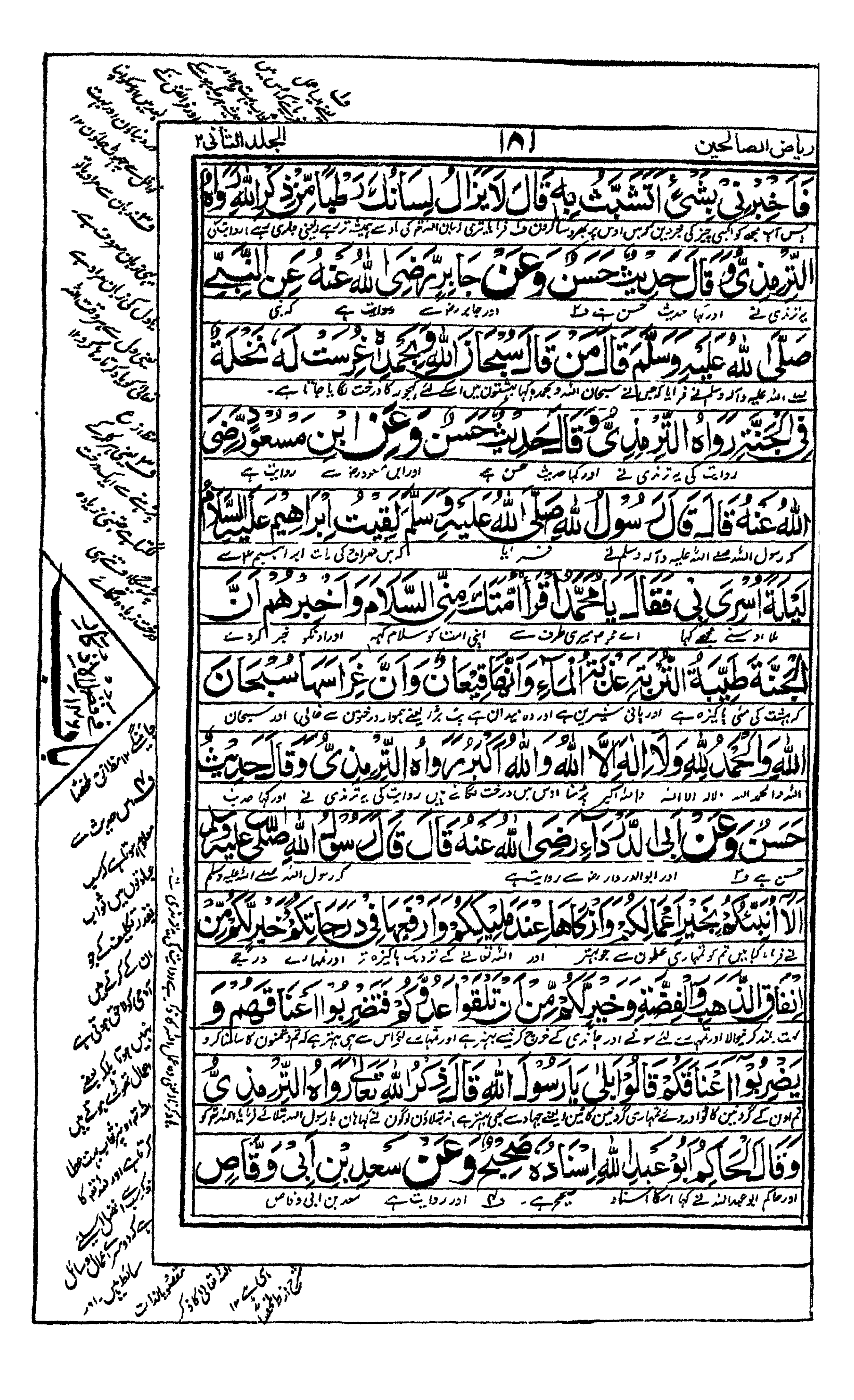
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا۔ کہ لا الہ الا اللہ سب ذکروں میں سے افضل ہے۔ روایت کی

الترمذي وقال حديث حسن وعن عبد الله بن بسر رضي الله

یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ ف اور روایت ہے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے

عنه أن رجلا قال يا رسول الله إن شرائع الإسلام قد كثرت علي

کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اسلام کے احکام و یعنی نوافل مجھپر غالب ہو گئے یعنی بہت ہیں کہ اون سبکے کرنے سے عاجز ہوں۔



فأخبرني بشيء أتشبث به قال لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله رواه

پس آپ مجھ کو ایسی چیز کی خبر دیں کہ میں اس پر بھروسا کروں فرمایا تیری زبان اللہ کی یاد سے ہمیشہ تر رہے (یعنی جاری رہے) روایت کی

الترمذي وقال حديث حسن وعن جابر رضي الله عنه عن النبي

یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور جابر رضی سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال من قال سبحان الله وبحمده غرست له نخلة

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا بہشتوں میں اسکے لئے کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔

في الجنة رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن ابن مسعود رضي

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور ابن مسعود رضی سے روایت ہے

الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقيت إبراهيم عليه السلام

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ابراہیم ع سے

ليلة أسري بي فقال يا محمد أقرئ أمتك مني السلام وأخبرهم أن

ملا اور انہوں نے مجھے کہا اے محمد میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہیو اور انکو خبر کردے

الجنة طيبة التربة عذبة الماء وأنها قيعان وأن غراسها سبحان

کہ بہشت کی مٹی پاکیزہ ہے اور پانی شیریں ہے اور وہ میدان ہے چٹ پڑا (یعنی ہموار درختوں سے خالی) اور سبحان

الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر رواه الترمذي وقال حديث

اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں اس میں درخت لگانے ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن وعن أبي الدرداء رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حسن ہے اور ابو الدرداء رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ألا أنبئكم بخير أعمالكم وأزكاها عند مليككم وأرفعها في درجاتكم وخير لكم من

نے فرمایا کیا میں تم کو تمہارے عملوں سے جو بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پاکیزہ تر اور تمہارے درجے

إنفاق الذهب والفضة وخير لكم من أن تلقوا عدوكم فتضربوا أعناقهم و

بہت بلند کرنیوالا اور تمہارے لئے سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہے اور تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمنوں کا سامنا کرو

يضربوا أعناقكم قالوا بلى يا رسول الله قال ذكر الله تعالى رواه الترمذي

تم اون کے گردنیں کاٹو اور وے تمہاری گردنیں کاٹیں یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے نہ بتلاؤں لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ بتلائیے فرمایا اللہ تعالیٰ کو

وقال الحاكم أبو عبد الله إسناده صحيح وعن سعد بن أبي وقاص

اور حاکم ابو عبداللہ نے کہا اسکا اسناد صحیح ہے۔ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ

رضی سے کہ وہ گئے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس آئے تھے اور اس کے

يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا

آگے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں یہ شک راوی کا ہے کہ اون پر تسبیح پڑھتی تھی سو رسول اللہ نے اسکو فرمایا میں تجھ کو ایسی تسبیح نہ بتلاؤں کہ اس

أَوْ أَفْضَلُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

بلکہ بہت بہتر ہو وہ یہ تسبیح ہے. سبحان اللہ یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو قدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی آسمان میں اور پاکی ہو اللہ تعالیٰ کو برابر گنتی

مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ

اوس چیز کے جو اوس نے زمین میں پیدا کی ہے اور پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو برابر گنتی اوس چیز کے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور پاکی ہو اللہ تعالیٰ کو موافق گنتی

مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

اوس چیز کے جس کا وہ پیدا کرنیوالا ہے اور اللہ اکبر اسی کے مانند اور الحمد للہ ایسے ہی مانند اور لا الٰہ الا اللہ

مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

اسی کے مانند اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی کے مانند روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حسن ہے. اور ابو موسیٰ رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلٰى

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا کیا میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلا دوں میں نے کہا ہاں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یا رسول اللہ بتایئے آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے متفق علیہ

بَابُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَائِمًا وَقَاعِدًا وَمُضْطَجِعًا وَمُحْدِثًا

باب اللہ تعالیٰ کے یاد کرنیکے بیان میں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے ہوئے اور بے وضو

وَجُنُبًا وَحَائِضًا إِلَّا الْقُرْآنَ فَلَا يَحِلُّ لِجُنُبٍ وَلَا حَائِضٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور جنبی اور حائض کو مگر قرآن کو جنبی اور حائض کو پڑھنا جائز نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي

بیشک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے اختلاف میں نشانیاں دانا وں کے لئے

الْأَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُوْدًا وَعَلٰى جُنُوْبِهِمْ

ہیں جو یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے

وایکعورت کے پاس بیٹھی ہتیں. یہ کہ وہ عورت پیغمبر کی بیوی حضرت صفیہ تھی یا اور کوئی تھی اور اس حدیث سے استدلال کرسکتے ہیں کہ تسبیح بنا کر ذکر کرنا مستحب ہے بسبب تقریر پیغمبر ثابت و جائز ہے لیکن حضرت کے وقت یہ تسبیح جو اب متعارف ہے نہ تھی بلکہ گٹھلیوں یا سنگریزوں پر پڑھتے تھے اور گرہیں دیتے تھے مگر اس تسبیح متعارف کا جواز بھی آپ کے ثابت ہے اور منع کرنے سے مفہوم ہوتا ہے اور پروئے ہوئے دانوں میں کچھ فرق نہیں اور اسکو بدعت کہنے والے کے قول پر اعتماد نہیں مشائخ سے منقول ہے کہ شیطان کیلئے کوڑا ہے منقول ہے کہ کسی شخص کے ہاتھ میں تسبیح تھی کسی نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے کہا میں اس چیز کو کیونکر چھوڑوں جسکے سبب اللہ تعالیٰ کیطرف پہنچا ہوں ۱۲ شرح

ازمقام بدعت سے یعنی تسبیح کا شمار اون کو کرتے نہ تھے

الآية وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله

آیت کے آخیر تک - اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم يذكر الله على كل أحيانه رواه مسلم وعن ابن عباس رضي

علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے ۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ ف اور ابن عباس رضہ سے

الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو أن أحدكم إذا أتى أهله

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے اپنی عورت کے پاس جائے

فقال بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا

پس کہے شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے الٰہی بچائے رکھ ہم کو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو

فقضي بينهما ولد لم يضره متفق عليه ۲۲

سو البتہ اگر جورو خاوند کے درمیان اُس صحبت میں کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیگا ۔ متفق علیہ ف

باب ما يقول عند نومه واستيقاظه

باب اُس کلام کے بیان میں جو سونے کے وقت اور جاگنے کے وقت کہا کرے

عن حذيفة وأبي ذر رضي الله عنهما قالا كان رسول الله صلى

حذیفہ اور ابو ذر رضہ سے روایت ہے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه قال باسمك اللهم أحيى وأموت

اللہ علیہ و آلہ وسلم جب بچھونے پر آتے تو کہا کرتے تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں اور سوتا ہوں)

وإذا استيقظ قال الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور رواه البخاري

اور جب جاگتے تو کہا کرتے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے ہم کو جلایا یعنی جگایا بعد اس کے ہمیں سلا دیا تھا اور اسکی طرف پھر کر جانا ہے روایت کی یہ بخاری نے

باب فضل حلق الذكر والندب إلى ملازمتها والنهي عن مفارقتها لغير عذر

باب ذکر کے حلقوں کی فضیلت میں اور اُن کی ملازمت کے استحباب میں اور بلا عذر اُن سے جدائی کرنے سے نہی کے بیان میں

قال الله تعالى واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور تھام رکھ آپکو اون کے ساتھ جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام طالب ہیں

يريدون وجهه ولا تعد عيناك عنهم وعن أبي هريرة

اوسکے موتھ کے اور نہ دوڑیں تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر اور ابو ہریرہ

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لله تعالى

رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ اللہ تعالیٰ کے

مَلٰئِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا

فرشتے ہیں کہ گھومتے پھرتے ہیں راہوں میں ڈھونڈتے ف۱ ہیں خدا کے یاد کرنیوالوں کو پھر جب پاتے ہیں اس گروہ کو

يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلٰى حَاجَتِكُمْ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ

جو خدا کو یاد کرتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں جلد آؤ اپنے مطلب کو ف۲ پس ڈھانپ لیتے ہیں انکو اپنے پروں سے چھپا لیتے ہیں۔

إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالَ

پہلے آسمان تک پس اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انکا حال انسے زیادہ جانتا ہے۔ کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں۔ فرمایا

يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ فَيَقُولُ هَلْ

ملائکہ کہتے ہیں وے سبحان اللہ کہتے ہیں ف۳ اور اللہ اکبر کہتے ہیں ف۴ اور الحمد للہ کہتے ہیں ف۵ اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں ف۶ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہیں

رَأَوْنِي فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ يَقُولُونَ

پس اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں اللہ کی قسم انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا اللہ فرماتا ہے اگر وے لوگ مجھے دیکھ لیں تو انکا کیا حال ہو فرمایا

لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَشَدَّ لَكَ تَحْمِيدًا

فرشتے کہتے ہیں اگر وے تجھ کو دیکھ لیں تو تیری بہت ہی عبادت کریں اور نہایت ہی تیری بڑائی بیان کریں۔ اور بہت ہی تیری

وَأَكْثَرَ تَسْبِيحًا فَيَقُولُ فَمَاذَا يَسْأَلُونَ قَالَ يَقُولُونَ يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ

پاکی بولیں حضرت ؐ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وے مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ وے بہشت مانگتے ہیں۔ حضرتؐ

قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ

نے فرمایا پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر کیا اسے انہوں نے دیکھا ہے کہتے ہیں کہ نہیں قسم تیری ذات کی

يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا

فرمایا پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے اگر اسکو دیکھ لیں تو انکا کیا حال ہو فرمایا فرشتے کہتے ہیں اگر وے اسکو دیکھ پاویں تو اسکے بڑے

حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ قَالُوا

لالچی بنجاویں اور اسکی بہت ہی طلب کریں۔ اور نہایت ہی اس کی خواہش کریں خدا تعالیٰ فرماتا ہے پھر کس سے پناہ مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے

يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰهِ

ہیں کہ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسکو دیکھا ہے فرمایا پھر فرشتے کہتے ہیں۔ قسم اللہ تعالیٰ کی ہے

مَا رَأَوْهَا فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ

نہیں انہوں نے اسکو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اسکو دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وے دوزخ کو دیکھیں

مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ

تو اس سے بہت ہی بھاگیں اور اس سے بہت ہی ڈریں حضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے

ف۱ ڈھونڈتے ہیں ذکر کرنے والوں کو یعنے تاکہ ملیں ان سے اور سنیں ذکر ان کا ۱۲

ف۲ طرف مطلب اپنی کی یعنے سننے ذکر اور ملنے ذکر کرنے والوں کے ۱۲

ف۳ یعنے ہر عیب و نقصان سے تجھ کو پاک بتلاتے ہیں

ف۴ یعنی تجھ کو سب سے بڑا جانتے ہیں ۱۲

ف۵ یعنی تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں ۱۲ ف۶ یعنی تیرے سوا کسیکو لائق بندگی کے نہیں جانتے ۱۲ ف۷ یعنی بدوں تیری مدد کے اپنا کسی بات میں دخل نہیں جانتے تیری بڑائی بیان کرتے ہیں ۱۲

غفرت لهم قال يقول ملك من الملائكة فيهم فلان ليس منهم إنما

اُن کو بخشدیا حضرتؐ نے فرمایا کہ ان میں ایک فرشتہ کہتا ہے کہ انہیں فلاں آدمی ایسا ہے جو ان میں سے نہیں بیٹھے ذکر کرنیوالوں میں سے نہیں وہ

جاء لحاجة قال هم الجلساء لا يشقى بهم جليسهم متفق عليه وفي رواية

صرف کسی اپنے کام کو آیا تھا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ کا بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا متفق علیہ اور ایک مسلم کی

لمسلم عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن لله

ایک روایت میں ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہ نقل کی انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے

ملائكة سيارة فضلا يتتبعون مجالس الذكر فإذا وجدوا مجلسا فيه ذكر قعدوا

فرشتے ہیں بہت پھرنے والے زیادہ جو ذکر کی محفلوں کو ڈھونڈتے ہیں جب اُن کو ایسی محفل ملجاتی ہے کہ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہو

معهم وحف بعضهم بعضا بأجنحتهم حتى يملؤوا ما بينهم وبين السماء

وہاں انکے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں یہانتک کہ بھر جاتے ہیں فرشتے درمیان ذکر کرنیوالوں کے اور

الدنيا فإذا تفرقوا عرجوا وصعدوا إلى السماء فيسألهم الله عز وجل

درمیان آسمان دنیا کے پس جب وہ لوگ یعنے ذکر کرنیوالے متفرق ہو جاتے ہیں تو فرشتے آسمان کیطرف چڑھ جاتے ہیں پس اللہ ان سے پوچھتا

وهو أعلم من أين جئتم فيقولون جئنا من عند عباد لك في الأرض

ہے حالانکہ وہ انکے حال کو خوب جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمین میں ہیں

يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسألونك قال وماذا

تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری بڑائی کرتے ہیں یعنے اللہ اکبر کہتے اور لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور تیری تعریفیں کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں اللہ

يسألوني قالوا يسألونك جنتك قال وهل رأوا جنتي قالوا لا أي رب

فرماتا ہے کہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں کہ تجھ سے بہشت مانگتے ہیں اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں اے رب نہیں

قال فكيف لو رأوا جنتي قالوا ويستجيرونك قال ومم يستجيروني قالوا

پھر اللہ فرماتا ہے اگر وے لوگ میری بہشت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں اور تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ فرماتا ہے کہ کس چیز سے

من نارك يا رب قال وهل رأوا ناري قالوا لا قال فكيف لو رأوا

فرشتے کہتے ہیں تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے اگر میری

ناري قالوا ويستغفرونك فيقول قد غفرت لهم فأعطيتهم ما سألوا

آگ کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں تجھ سے بخشش مانگتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے میں نے انکو بخشدیا اور عطا کی انکو وہ

وأجرتهم مما استجاروا قال يقولون يا رب فيهم فلان عبد

چیز انہوں نے مانگی یعنے بہشت اور بچالیا انکو اس چیز سے جس سے انہوں نے پناہ مانگی حضرتؐ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے رب ان میں فلاں بندہ

ف ۱
یعنے انکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذاکر نہ تھا

ف ۲
اس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت بڑائی ثابت ہوئی اور ... اولیا کی اور جو لوگ رات دن خدا کے ذکر میں رہتے ہیں انکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ نیکوں کی صحبت آخرت میں کام آویگی ۱۲

ف ۳
یعنے اعمال لکھنے والوں وغیرہ کے سوا کہ اُن کا مقصد ذکر کے حلقوں کے سوا کچھ نہیں ۱۲

ف ۴
یعنے ذکر چھوڑکر اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں ۱۲

پناہ مانگتے ہیں



خطاء إنما مر فجلس معهم فيقول وله غفرت هم القوم لا يشقى بهم

بڑا گناہ گار ہے وہ تو اس رستے سے گزرا انکو دیکھ کر انکے درمیان بیٹھ گیا اللہ فرماتا ہے میں نے اسکو بھی بخشدیا ایسے لوگ ہیں کہ ان کی برکت سے

جليسهم وعنه وعن أبي سعيد رضي الله عنهما قالا قال رسول

ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت و محروم نہیں ہوتا اور اسی راوی اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا وہ دونوں نے کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم لا يقعد قوم يذكرون الله تعالى إلا حفتهم

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ بیٹھتے ہیں خدا کے ذکر کرنے اور یاد کرنے کو تو ان کو فرشتے چاروں طرف سے

الملائكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة وذكرهم الله فيمن

گھیر لیتے ہیں، اور خدا کی رحمت ان کو چھپا لیتی ہے۔ اور ان پر آرام اور اطمینان اترتا ہے اور خدا تعالے ان کا ذکر کرتا ہے

عنده رواه مسلم وعن أبي واقد الحارث بن عوف رضي الله

ان میں جو اسکے پاس ہیں اسے روایت کی ہے مسلم نے اور ابو واقد حارث بن عوف رضی اللہ عنہ سے

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو جالس في المسجد و

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ

الناس معه إذ أقبل ثلاثة نفر فأقبل اثنان إلى رسول الله صلى

آپ کے ساتھ تھے کہ تین آدمی آئے ان میں سے دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف

الله عليه وسلم وذهب واحد فوقفا على رسول الله صلى الله عليه وسلم

متوجہ ہوئے اور ایک چلا گیا پس وہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے

فأما أحدهما فرأى فرجة في الحلقة فجلس فيها وأما الآخر فجلس خلفهم

ایک ان میں سے حلقہ میں جگہ خالی دیکھ کر بیٹھ گیا۔ اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا

وأما الثالث فأدبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

اور تیسرا الٹا پھیر کر چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا

ألا أخبركم عن النفر الثلاثة أما أحدهم فأوى إلى الله فآواه الله و

کیا میں تم کو تین شخصوں کی خبر نہ بتلاؤں ایک نے تو خدا کی طرف رجوع کی تو خدا نے اسکو جگہ دی

أما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه وأما الآخر فأعرض فأعرض الله عنه

دوسرا تو شرمایا تو خدا بھی اس سے شرمایا۔ اور تیسرے نے منہ پھیر لیا اللہ تعالے نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا

متفق عليه وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال خرج معاوية

روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا امیر معاویہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ

رضی اللہ عنہ ایک حلقہ کو مسجد میں تھا نکلے ف۱ معاویہ نے کہا تم کو کس چیز نے بٹھلایا ہے انہوں نے کہا ہم بیٹھے ہیں تاکہ

اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ قَالُوا مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا

اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں انہوں نے کہا اللہ کی قسم تم کو اس کام کے سوا کسی اور چیز نے تو نہیں بٹھلایا انہوں نے کہا ہمکو اسکے سوا کسی اور چیز نے نہیں بٹھلایا

اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنْ مَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ

تحقیق میں نے نہیں قسم دی تم کو واسطے تہمت رکھنے کے تمپر ف۲ اور کوئی شخص آنحضرت ﷺ سے حدیث کم نقل کرنے میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّي وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

میرے جیسا نہ تھا۔ ف۳ اور تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَ

اپنے اصحاب کے ایک حلقہ پر آئے ان کو کہا کہ تم کو کس چیز نے بٹھلایا ہے انہوں نے کہا ہم بیٹھے ہیں تاکہ اللہ کو یاد کریں اور

نَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا

اسپر اسکی حمد کریں کہ اس نے ہمکو اسلام کی ہدایت کی اور اسکے ساتھ ہمپر احسان کیا آپ نے فرمایا اللہ کی قسم تم کو اس امر کے سوا کسی دوسری

ذَاكَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ

چیز نے تو نہیں بٹھایا انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہے ہمکو اس امر کے سوا کسی دوسری چیز نے نہیں بٹھایا آپ نے فرمایا خبردار ہو تحقیق میں نے نہیں قسم

وَلٰكِنَّهُ اَتَانِي جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلٰئِكَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

لیکن میرے پاس جبرائیل آیا اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے ف۴ روایت کی یہ مسلم نے

بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ ٤

باب صبح اور شام کے وقت ذکر کرنے کے بیان میں۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيْفَةً وَدُوْنَ الْجَهْرِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یاد کر تو اپنے رب کو دل میں گڑگڑاتا اور ڈرتا اور پکارنے سے کم آواز

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ. قَالَ اَهْلُ

بولنے میں صبح اور شام کے وقتوں میں اور مت رہ بے خبر لغت والوں نے کہا

اللُّغَةِ الْاٰصَالُ جَمْعُ اَصِيْلٍ وَهُوَ مَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَقَالَ تَعَالٰى

آصال جمع اصیل کی ہے۔ اور وہ عصر اور مغرب کے درمیان وقت کو کہتے ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَقَالَ تَعَالٰى

نے اور پاکی بول خوبیاں اپنے رب کی پہلے سورج نکلنے اور پہلے ڈوبنے سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے

ف۱ یعنے کچھ لوگ مسجد میں حلقہ کے طور پر بیٹھے تھے معاویہ وہاں آئے ۱۲ ف۲ یعنے تم کو جھوٹا جانکر قسم نہیں دی بلکہ مقصد میرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کاموں کی اتباع ہے آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا چنانچہ اس حدیث میں مذکور ہے ف۳ یعنے میں حدیث کی روایت بہت ہی کم کیا کرتا تھا اس لیے کہ مبادا روایت میں کمی بیشی ہو جائے اس کہنے سے مطلب اپنے نہ ہونے پر دلالت کرنا تھا اس لئے کہ بہت روایت کرنے میں نسیان کا احتمال ہے۔ یعنے میں ایسا نہ تھا ۱۲ ف۴ یعنے تعجب کرتا ہے ف یعنے دیکھو باوجود نفس شیطان کے مانع ہونے کے یہ کیسے بندے میرے ذکر میں مشغول ہیں اس لیئے یہ لوگ تم سے بڑھ کر ہونے کے مستحق ہیں کہ تم کو مانع کوئی نہیں ۱۲



فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ

وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ

وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ وَقَالَ تَعَالٰى

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ وَعَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ

حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ رَوَاهُ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ اللّٰهُمَّ بِكَ

أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ وَإِذَا

أَمْسٰى قَالَ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ

رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن وعنه أن أبا بكر

روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور انہی سے روایت ہے کہ ابو بکر

الصديق رضي الله عنه قال يا رسول الله مرني بكلمات أقولهن

صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ حکم کریں ایسے کلموں کا کہ میں جب صبح اور شام

إذا أصبحت وإذا أمسيت قال قل اللهم فاطر السموات والأرض

کروں تو کہے پڑھا کروں آپ نے فرمایا کہ اللھم الخ یعنی اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے

عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه أشهد أن لا إله إلا أنت

جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

أعوذ بك من شر نفسي وشر الشيطان وشركه قال قلها إذا أصبحت

میں اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور اسکے شرک کروانے سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں فرمایا جب صبح

وإذا أمسيت وإذا أخذت مضجعك رواه أبو داود والترمذي و

کرے اور جب شام کرے اور جب تو سونے کی جگہ میں جائے تو یہ کلمے پڑھا کر۔ روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے

قال حديث حسن صحيح وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال كان

اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أمسى قال أمسينا وأمسى الملك لله

صلے اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے تھے تو کہا کرتے تھے امسینا الخ یعنے شام کی ہم نے اور شام کی

والحمد لله ولا إله إلا الله وحده لا شريك له قال الراوي أراه قال

ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔ کہا راوی

فيهن له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير رب أسألك خير ما

نے گمان کرتا ہوں میں کہ ان کلموں میں یہ بھی کہا اسی کا ملک ہے اور اسی کو حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ اے میرے رب میں تجھ سے

في هذه الليلة وخير ما بعدها وأعوذ بك من شر ما في هذه الليلة وشر ما بعدها

اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جو اس رات میں ہے اور جو اسکے بعد ہے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس چیز کی سے جو اس رات میں ہے اور جو اسکے بعد ہے

رب أعوذ بك من الكسل وسوء الكبر رب أعوذ بك من عذاب في النار وعذاب في القبر

اے میرے رب میں سستی اور بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب میں تیرے ساتھ عذاب سے جو دوزخ میں ہے اور عذاب سے کہ قبر میں ہے اور جب

وإذا أصبح قال ذلك أيضا أصبحنا وأصبح الملك لله رواه مسلم

صبح کرتے تب بھی یہ کلمے پڑھتے اور امسینا اور امسی الملک کی جگہ اصبحنا و اصبح الملک الخ پڑھتے روایت کی یہ مسلم نے

ف اور لفظ لیلہ کی عوض الیوم پڑھے اور شر ما بعدہ پڑھے ۱۲

اور فرمایا قل اعوذ برب الناس ملک الناس اله الناس من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس اور اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رض کو دونو چیزوں سے پناہ لینے کو فرمایا تو یہ بہت ہی مبارک اور جامع دعا ہے ۱۲ عبداللہ السلفی الغزنوی

سوء الکبر کا ساتہ فتح با موحدہ کے یعنے میں پناہ مانگتا ہوں عمر کی درازگی اور اس کی آفات سے اور اس دیوانگی سے جو بہ سبب عمر کی درازگی کے لاحق ہوتی ہے اور با موحدہ کی سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے اور اسکے معنے تکبر اور غرور اور نخوت ہوا اور پہلی روایت صحیح ہے ف اس حدیث سے قبر کے عذاب کا ثبوت ہوا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ بِضَمِّ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اور روایت ہے عبداللہ بن خبیب ساتھ ضمہ خاء معجمہ کے رضی اللہ عنہ سے

قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ

کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو شام کے وقت اور صبح کے وقت قل ہو اللہ احد

الْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِي وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ

اور معوذتین قل تین مرتبہ پڑھا کر ہر شئے سے تجھے کفایت

شَيْءٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَعَنْ

کریگے تنا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ

فرمایا کہ جو بندہ ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو بسم اللہ الذی آخر تک یعنے شروع کرتا ہوں ساتھ نام اس اللہ

الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ

تعالیٰ کے جو ضرر نہیں کرتی اسکے نام کے ساتھ کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہی ہے سننے والا جاننے والا

الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

تین بار ہے اسکو کوئی چیز ضرر نہ کرے گی۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُهُ عِنْدَ النَّوْمِ

باب اس کلام کے بیان میں جو آدمی سونے کے وقت کہا کرے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ

فرمایا اللہ تعالےٰ نے آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور دن کا بدلتا رہنا

النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ

اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کو وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور

قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور فکر کرتے ہیں بیچ پیدائش آسمانوں اور زمین کے

الْاٰيَاتِ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

آخر تک حذیفہ اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

آل عمران ع

ف ا اور لیلۃ القدر کی جگہ لفظ الیوم کا اور بجائے ضمیر مونث کے مذکر کی ضمیر مرفوع یعنے ہا کی جگہ ہ پڑھتے ۱۲

ف یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۱۲

ف۳ یعنے دفع کریگے ہر آفت و بلا کو ۱۲

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ أَحْيَى

صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت بچھونے پر آتے تو کہا کرتے یا اللہ تیرے نام کے ساتھ میں جیتا ہوں

وَأَمُوتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اور مرتا ہوں ف۱ روایت کی یہ بخاری نے ف۲ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَلِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا

اللہ علیہ وسلم نے اسکو اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ جب تم دونو اپنے بچھونے پر جگہ پکڑو

أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَسَبِّحَا ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَاحْمَدَا

یا تم دونو اپنی خوابگاہیں پکڑو تو تینتیس بار اللہ اکبر کہا کرو اور تینتیس بار سبحان اللہ کہا کرو اور

ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَفِي رِوَايَةٍ التَّسْبِيحُ أَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ وَفِي رِوَايَةٍ التَّكْبِيرُ

تینتیس بار الحمد للہ کہا کرو۔ اور ایک روایت میں سبحان اللہ چونتیس بار آیا ہے۔ اور ایک روایت میں

أَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

اللہ اکبر چونتیس بار آیا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر آوے

فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ

یعنی سوتے کیواسطے تو جھاڑے ف۳ اپنے بچھونے کو اپنی لنگی کی اندر کی طرف سے اسواسطے کہ اسکو معلوم نہیں کہ اسکے پیچھے اس پر کیا پڑا ہے پھر

يَقُولُ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِاسْمِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي

یہ دعا پڑھے یعنی باسمک ربی سے آخر تک دعا کے یہ معنے ساتھ نام تیرے کے اے پروردگار میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے نام سے میں اسکو اٹھاؤنگا اگر تو نے میری جان

فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تو رحم کر اسپر یعنی بخشدے اسکو) اور اگر تو نے جان کو چھوڑا (یعنی زندہ رکھا) تو اسکو بچا ہر گناہ سے اور بلاؤں سے جس سے تو نیکو لوگوں کو بچاتا ہے متفق علیہ اور

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب

إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ

خوابگاہ میں جاتے تو اپنے دونو ہاتھوں میں دم کرتے اور پڑھتے معوذات ف۵ اور دونو ہاتھ مبارک اپنے بدن

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

مبارک پر پھیرتے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور دونو کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر رات

ف۱ یعنے جاگتا ہوں اور سوتا ہوں ۱۲ ف۲ مصنف نے اس روایت کو مختصر ذکر کیا ہے مشکوٰۃ والے نے جو بخاری اور مسلم کی روایت ذکر کی اس میں یہ بھی ہے کہ جس وقت آتے بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھ اپنا نیچے رخسارے اپنے کے پھر کہتے اللھم باسمک اموت و احیی اور جس وقت جاگتے کہتے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ۱۲ عبد الاول الغزنوی

ف۳ سنت یہ ہے کہ سوتے وقت اول بستر جھاڑ لے تاکہ کیڑا اور گرد وغبار دور ہو پھر وہ دعا پڑھے جو آگے ذکر ہے اور قبلہ کیطرف منہ کرکے سوئے بستر جھاڑ لینا خصوصاً تہ بند سے اس میں نہایت حکمت کی بات ہے ۱۲ ف۴ یعنے نیند میں اگر مر گیا ۱۲ ف۵ یعنے سورہ فلق اور قل اعوذ برب الناس اور قل ہو اللہ احد ۱۲

إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ

جب اپنے بچھونے پر جاتے تو اپنے دونوں ہاتھ جمع کرتے پھر ارادہ کرتے پھونک مارنے کا پھر ان میں قل ہو

اللّٰهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا

اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر اپنے بدن مبارک پر

مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ

جہاں تک ہو سکتا دونوں ہاتھ کو پھیرنا شروع کرتے اپنے سر پر اور اپنے منہ پر اور اگلی جانب بدن پر پھیرتے تھے

يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ النَّفْثُ نَفْخٌ لَطِيفٌ

کرتے یعنی پڑھنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھ کا تین بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اہل لغت نے کہا نفث خفیف سی پھونک ہے۔

بِلَا رِيقٍ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ

بغیر تھوک کے۔ اور روایت ہے براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ مجھ کو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنے بچھونے پر آوے تو وضو کر جیسا کہ نماز کے لیے

لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ

وضو کرتا ہے۔ پھر اپنے داہنی کروٹ پر لیٹ جا۔ پھر یہ دعا پڑھ۔ اے اللہ میں نے اپنا نفس تیرے سپرد کیا

وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ

اور میں نے اپنا منہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا کام تیرے سپرد کیا اور پھیلی اپنی پیٹھ تیری طرف لگائی۔

رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ

تیری ثواب کی خواہش کرنے کے واسطے اور تیرے عذاب سے ڈرنے کے لیے نہیں پناہ اور نہیں نجات تیرے عذاب سے مگر طرف رحمت تیری کی میں ایمان

الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ

لایا کہ یہ جو تو نے نازل کی اور میں ایمان لایا تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا ہے فرمایا پس اگر تو مر گیا تو مریگا فطرت پر یعنی اسلام پر۔

وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

اور ان کلمات کو آخر کلام کر۔ روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا

صلے اللہ علیہ وسلم جب بچھونے پر تشریف لیجاتے تو کہتے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے ہمکو کھانا کھلایا۔ اور پانی

وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پلایا اور ہم کو کفایت کی اور ہم کو جگہ دی بہت لوگ ایسے ہیں جنکا کفایت کرنے والا اور جگہ دینے والا کوئی نہیں روایت کی یہ مسلم نے

ف: یہ ترتیب ہے ثم نفث فیہما کا لفظ ہے ان لفظوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلے ہاتھوں پر دم کر لیتے اسکے بعد سورتیں پڑھتے تو بعض نے اسکو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور کہا کہ ... اسلیے ... کرتے ... کی مخالفت دم سے ... کیونکہ پڑھ کر دم کیجیے ... بعض نے اسکے وہی معنے کیے ہیں کہ جیسے ترجمہ میں لکھے ہیں کہ جب ارادہ کرتے دم کرنے کا ۱۲ یعنی بعد اسکے ہاتھ اور جگہ پھیرتے تھے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وعن حذيفة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب

اذا اراد ان يرقد وضع يده اليمنى تحت خده ثم يقول اللهم قني

سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسارے کے نیچے رکھتے پھر یہ کہتے - اے اللہ تو بچا لینا مجھ کو

عذابك يوم تبعث عبادك رواه الترمذي وقال حديث حسن و

عذاب سے جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائیگا یہ حدیث ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے - اور

رواه ابوداود من رواية حفصة رضي الله عنها وفيه انه كان يقوله ثلث

ابو داؤد نے یہ حدیث حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور اسمیں ہے کہ یہ کلمے تین بار کہا کرتے تھے۔

الباب السابع والاربعون بعد المائة في الدعوات

باب ایک سو سینتالیسواں دعاؤں کے بیان میں

المؤمن ۶۰ — قال الله تعالى وقال ربكم ادعوني استجب لكم وقال تعالى ادعوا

فرمایا اللہ تعالے نے اور کہتا ہے تمہارا رب مجھ کو پکارو کہ میں پہونچوں تمہاری پکار کو - اور فرمایا پکارو

الاعراف — ربكم تضرعا وخفية انه لا يحب المعتدين وقال تعالى واذا سالك

اپنے رب کو گڑگڑاتے اور چپکے اسکو خوش نہیں آتے حد سے بڑھنے والے - اور فرمایا اور جب تجھ سے پوچھیں

البقرة ۱۸۶ — عبادي عني فاني قريب اجيب دعوة الداع اذا دعان الاية وقال

بندے میرے مجھ کو تو میں نزدیک ہوں اور پہونچتا ہوں پکارنے کی پکار کو جس وقت مجھ کو پکارتا ہے - اور فرمایا

النمل ۶۲ — تعالى امن يجيب المضطر اذا دعاه ويكشف السوء الاية وعن النعمان

بھلا کون ہے پہونچتا ہے پھنسے کی پکار کو جب اسکو پکارتا ہے اور اٹھا دیتا ہے - برائی - اور نعمان

ابن بشير رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء هو

ابن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا ہی

العبادة رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن

عبادت ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ ف اور روایت ہے۔

عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

يستحب الجوامع من الدعاء ويدع ما سوى ذلك رواه ابوداود باسناد

دعا جامع کو یعنی جو مضمون کو دوست رکھا کرتے تھے - اور ایسی دعا کے سوا کو چھوڑ دیا کرتے تھے ۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد

ف یعنی حقیقی عبادت اور اصلی بندگی دعا ہی ہے کہ اسمیں عجز اور تذلل اور انکسار پایا جاتا ہے اور عبادت یہی ہے جسمیں عجز اور انکسار ہو اور خشوع و خضوع۔

ف دعا جامع وہ ہے کہ لفظ اسکے تھوڑے ہوں اور معنے بہت شامل ہوں امور دنیا و آخرت کو جیسے یہ دعا ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اور جو اس کے الخ یعنی جو دعا کہ جامع نہ ہو خاص مطلب اُس میں مذکور ہو وہ حضرت نے ترک کی تھی مانند ارزقني زوجة حسنة یعنے دے مجھ کو بیوی اچھی وغیرہ وغیرہ اور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تھے خاص مطلب کی دعا مانگنے نہ والا کبھی کبھی خاص مطلب کی بھی مانگنا ثابت ہوا ہے ابو داؤد نے بھی انہ حفظ

جيد. وعن أنس رضي الله عنه قال: كان أكثر دعاء النبي صلى الله

جید ہے۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی

عليه وسلم: اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

یہی اللہم الخ اے اللہ دے تو ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی۔ اور ہم کو آگ کے عذاب سے نجات دے

متفق عليه. زاد مسلم في روايته قال: وكان أنس رضي الله عنه إذا أراد

متفق علیہ۔ مسلم نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے۔ کہا راوی نے اور انس رضی اللہ عنہ جب ایک

أن يدعو بدعوة دعا بها، وإذا أراد أن يدعو بدعاء دعا بها فيه. وعن

بار دعا مانگنے کا ارادہ کرتا تھا تو اسکے ساتھ دعا مانگتا تھا اور جب کوئی خاص دعا مانگنی چاہتا تو بھی اسکی ساتھ وہ مانگتا تھا اور

ابن مسعود رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول: اللهم

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے اللہم الخ اے اللہ

إني أسألك الهدى والتقى والعفاف والغنى. رواه مسلم. وعن طارق

میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ اور نفس کو حرام اور مکروہ سے باز رکھنا اور بے پرواہی لوگوں کی اور ظاہر کی مانگتا ہوں روایت کی یہ مسلم نے

بن أشيم رضي الله عنه قال: كان الرجل إذا أسلم علمه النبي صلى الله

اور طارق ابن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوا کرتا تھا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکو پہلے

عليه وسلم الصلاة ثم أمره أن يدعو بهؤلاء الكلمات: اللهم اغفر

نماز سکھلایا کرتے تھے پھر اسکو حکم کیا کرتے تھے کہ ان کلموں سے دعا مانگا کرے۔ اے اللہ تو مجھے بخش

لي وارحمني واهدني وعافني وارزقني. رواه مسلم. وفي رواية له

اور مجھ پر رحم کر اور مجھے سیدھی راہ دکھا اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی کی ایک روایت

عن طارق أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وأتاه رجل فقال

طارق سے ہے کہ اُنے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اُس حالت میں کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا تھا۔ اور

يا رسول الله كيف أقول حين أسأل ربي؟ قال: قل: اللهم اغفر لي وارحمني

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے کہا کہ یا حضرت جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کسطرح کہا کروں آپنے فرمایا کہا کر اے اللہ مجھے

وعافني وارزقني، فإن هؤلاء تجمع لك دنياك وآخرتك

بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق دے کیونکہ یہ کلمے تیرے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی جمع کرتے ہیں

وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال: قال رسول الله

اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ



صلى الله عليه وسلم اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك

علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو تو اپنی طاعت کی طرف پھیر دے

رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه و

روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

سلم قال تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء

فرمایا کہ اللہ کے ساتھ پناہ پکڑو بلا کی مشقت سے ۔ اور بدبختی کے پہونچنے سے اور بری تقدیر سے

وشماتة الاعداء متفق عليه وفي رواية قال سفين اشك اني زدت

اور دشمنوں کے خوش ہونے سے متفق علیہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سفیان نے کہا کہ مجھے شک ہے کہ ان میں سے ایک

واحدة منها وعنه رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله

کو میں نے زیادہ کیا ہوگا ۔ اور اسی سے روایت ہے رضی اللہ عنہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم يقول اللهم اصلح لي ديني الذي هو عصمة امري واصلح

علیہ وسلم کہا کرتے تھے یا الہی تو میرے لیے میرے دین کو درست کر دے وہ میرے کام کا بچاؤ ہے اور میری دنیا

لي دنياي التي فيها معاشي واصلح لي اخرتي التي فيها معادي و

میرے لئے درست کر کہ اسمیں میری زندگانی ہے اور میری آخرت میرے لیے درست کر کہ اسمیں میرا رجوع کرنا ہے اور زندگی کو میرے

اجعل الحيوة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر رواه

لئے ہر نیکی کے زیادہ ہونے کا سبب کر یعنے بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے آرام کا سبب کر روایت

مسلم وعن علي رضي الله عنه قال قال لي رسول الله صلى الله عليه

مسلم نے کی ۔ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو

سلم قل اللهم اهدني وسددني وفي رواية اللهم اني اسألك الهدى

پڑھا کر یا الہی مجھے ہدایت کر یعنے راہ سیدھی دکھا اور مجھے سیدھا کر دے اور ایک روایت میں یہ ہے یا الہی میں تجھ سے ہدایت

والسداد رواه مسلم وعن انس رضي الله عنه قال كان رسول الله

اور سداد مانگتا ہوں یعنے راستی روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من العجز والكسل والجبن

علیہ وسلم یوں دعا پڑھا کرتے تھے یا الہی میں پناہ پکڑتا ہوں تیرے ساتھ عاجزی اور سستی کرنے اور نامردی

والهرم والبخل واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة

اور بڑھاپے اور بخیلی سے اور عذاب قبر سے اور جینے اور مرنے کے

الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِي رِوَايَةٍ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

فتنہ سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں اور ایک روایت میں ہے اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری ساتھ پناہ پکڑتا ہوں روایت کی یہ مسلم

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

سوال کیا کہ آپ مجھے ایسی دعا تبلایئے جو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا یہ پڑھا کر یا الٰہی بیشک میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے

ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ

اور سوا تیرے کوئی دوسرا گناہ نہیں بخشتا تو اپنے پاس سے مجھے مغفرت کر اور

وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَفِي بَيْتِي

مجھ پر رحمت کر بیشک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے اور وہ دعا اپنی گھر میں

وَرُوِيَ ظُلْمًا كَثِيرًا بِالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُجْمَعَ

اور بعض روایت میں کثیرا ساتھ ثا مثلثہ اور با موحدہ کے آیا ہے۔ بس چاہیئے کہ دونو کو

بَيْنَهُمَا فَيُقَالُ كَثِيرًا كَبِيرًا وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

جمع کرے اور پڑھے ظلما کثیرا کبیرا۔ اور ابو موسے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي

صلے اللہ علیہ وسلم ان کلمات سے دعا کیا کرتے تھے۔ یا الٰہی تو میری خطا اور جہالت اور اسراف جو

وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي

میرے کام میں ہو بخشدے اور وہ گناہ جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا الٰہی بخشدے مجھے میرا قصد سے کرنا

وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ

اور ہنسی سے کرنا اور نادانستہ کرنا اور جانکر کرنا اور یہ سب میرے پاس ہیں یا الٰہی مجھے بخشدے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیے

وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ

اور وہ گناہ جو مجھ سے پھر آئندہ کو ہونگے اور وہ گناہ جو چھپکر کئے اور وہ گناہ کہ میں نے آشکارا کیئے اور وہ گناہ کہ تو انکو خوب جانتا ہے مجھ سے

وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور نہیں کوئی معبود مگر تو اور تو ہر چیز پر قادر ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے

فِی دُعَآئِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ

اللّهم الخ یا الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں برائی اس کام کی سے جو میں نے کیا اور برائی اس کام کی سے جو میں نے نہیں کیا۔

مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ

میں سے یہ دعا بھی تھی۔ یا الٰہی تیری نعمت کے جاتے رہنے اور تیری عافیت کے بدل جانے اور

وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ

تیرے عذاب کے ناگہاں آجانے اور تیرے سب غصوں سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔ روایت کی یہ مسلم نے اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ یا الٰہی میں

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ عاجز ہونے سے اور اچھے کاموں میں سستی کرنے سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا

اور قبر کے عذاب سے۔ یا الٰہی دے میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری اور تو اسکو پاک کر تو بہتر ان شخصوں کا ہے کہ اسکو پاک کرتے ہیں تو اسکا کارساز

وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا

اور مالک ہے۔ یا الٰہی میں پناہ پکڑتا ہوں تیرے ساتھ اس علم سے جو نہ نفع دے اور اس دل سے جو نہ ڈرے

یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(یا تسکین نہ پائے ساتھ ذکر الٰہی کے) اور اس نفس سے کہ سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ

فرمایا کرتے تھے۔ یا الٰہی تیرے واسطے میں نے فرمانبرداری کی اور تیرے ساتھ میں ایمان لایا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیری

اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ

طرف میں نے رجوع کیا اور میں تیری مدد سے کافروں کے ساتھ لڑتا جھگڑتا ہوں اور تیری طرف اپنا مقدمہ لاتا ہوں تو مجھے بخش دے وہ گناہ جو میں نے پہلے کئے

وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

اور جو پیچھے کئے اور جو پوشیدہ کئے اور جو ظاہر کئے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔

لا إله إلا أنت زاد بعض الرواة ولا حول ولا قوة إلا بالله متفق عليه

تیرے سوا [illegible] بعض راویوں نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں یعنی حول الخ یعنی اور برائی سے اور نیکی پر قوت اللہ کی مدد کے سوا نہیں حاصل کی

وعن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يدعو

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لفظوں سے دعا

بهؤلاء الكلمات اللهم إني أعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار

مانگا کرتے تھے یا الٰہی میں آگ کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے

ومن شر الغنى والفقر رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن

اور مالداری اور محتاجی کی برائی سے تیرے ساتھ پناہ [illegible] روایت کیا اس کو ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صحيح وهذا لفظ أبي داود وعن زياد بن علاقة عن عمه وهو

صحیح ہے۔ اور یہ ابو داود کے الفاظ ہیں۔ اور روایت ہے زیاد بن علاقہ سے کہ قطبہ کی اس نے اپنے چچا

قطبة بن مالك رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے

يقول اللهم إني أعوذ بك من منكرات الأخلاق والأعمال والأهواء

تھے کہ یا الٰہی میں برے اخلاق اور برے اعمال اور بری خواہشوں سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں

رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن شكل بن حميد رضي

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت ہے شکل بن حمید رضی

الله عنه قال قلت يا رسول الله علمني دعاء قال قل اللهم إني أعوذ بك

اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا تعلیم کیجئے آپ نے فرمایا تو یہ دعا پڑھا کر اللھم الخ یعنی یا الٰہی میں پناہ

من شر سمعي ومن شر بصري ومن شر لساني ومن شر قلبي

پکڑتا ہوں تیرے ساتھ اپنی شنوائی کی برائی سے اور اپنی بینائی کی برائی سے اور اپنی زبان کی برائی سے اور

ومن شر منيي رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن و

اپنے دل کی برائی سے اور [illegible] روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور

عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے اللھم الخ

اللهم إني أعوذ بك من البرص والجنون والجذام وسيئ الأسقام

یعنی یا الٰہی میں پناہ [illegible] برص اور جنون اور جذام اور بری بیماریوں سے ف

ف یعنے اس سے کلام بد نہ سنا کروں ١٢ ف٢ یعنے اس سے بری چیز نہ دیکھوں ف٣ یعنے بری کلام اور لغو اس سے نکلے ف٤ یعنے برے عقیدے اور حسد اور کینہ وغیرہ دل میں نہ آویں اور بری کلام پر مصمم ارادہ نہ کروں ١٢ ف٥ یعنے زنا میں صرف نہ ہو اور شہوت کی نظر سے کسی کو نہ دیکھوں ١٢ ف٦ برص اور جذام وغیرہ بیماریاں متعدی نہیں ہوتے یعنے کسی سے کسی کو نہیں لگتی لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بسبب بدن لگانے مریض برص یا جذامی وغیرہ کے اس کو یہ بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ یعنے دوسرے شخص کے بدن میں بھی مادہ فاسد ہوجاتا ہے بسبب کثرت مخالطت کے جیسا کہ مثل [illegible] وغیرہ ہوجاتے ہیں



رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ

علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ یا الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ بھوک سے کہ وہ

بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ رَوَاهُ

بری ہمخواب ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ خیانت سے کہ وہ بری خصلت اندر کی ہے روایت کی یہ ابو

أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ

داؤد نے اسناد صحیح سے۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکے پاس ایک غلام مکاتب آیا اور کہا

إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ

کہ میں بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری اعانت کریں فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمے نہ بتلاؤں جو رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ أُحُدٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائے تھے۔ اگر تیرے ذمہ احد پہاڑ کی مثل قرض ہو وہ بھی اللہ تجھ سے ادا کردے

عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ

کہا کر اللہم الخ اے اللہ تو اپنے حرام سے اپنے حلال کے ساتھ مجھے کفایت کر اور اپنے فضل اور رحمت سے اپنے غیر سے

سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ

بے پرواہ کردے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور روایت ہے عمران بن حصین

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ أَبَاهُ حُصَيْنًا كَلِمَتَيْنِ

رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے باپ حصین کو دو کلمے

يَدْعُو بِهِمَا اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي رَوَاهُ

سکھلائے کہ ان کے ساتھ دعا مانگا کرے وہ دعا یہ ہے۔ یا الٰہی تو میرے دل میں میری ہدایت ڈال دے اور مجھے میرے نفس کی

التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے اور روایت ہے ابوالفضل عباس ابن

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا

عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہا اُس نے کہ میں نے کہا یارسول اللہ مجھے ایسی چیز تعلیم فرمایئے

أَسْأَلُهُ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا

کہ میں اُس چیز کو خدا سے سوال کروں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو [illegible] پھر میں کچھ دن ٹھہر کر پھر آیا اور کہا یا

رسول الله علمني شيئا أسأله الله تعالى قال لي يا عباس يا عم رسول الله سلوا

رسول اللہ آپ مجھے ایسی چیز تعلیم فرمایئے کہ اس چیز کو اللہ تعالیٰ سے مانگا کروں آپ نے مجھے فرمایا اے عباس اے چچا رسول اللہ کے

الله العافية في الدنيا والآخرة رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح

اللہ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگا کرو۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے

وعن شهر بن حوشب قال قلت لأم سلمة رضي الله عنها يا أم المؤمنين

اور روایت ہے شہر بن حوشب سے کہا کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ یا ام المؤمنین

ما كان أكثر دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان عندك قالت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تیرے پاس ہوا کرتے تھے تو اکثر دعا آپ کی کونسی ہوا کرتی تھی۔ اُنھوں نے بیان کیا کہ اکثر

كان أكثر دعائه يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك رواه الترمذي

دعا آپ کی یہ ہوا کرتی تھی۔ اے دلوں کے پھیرنے والے ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر روایت کی یہ ترمذی نے

وقال حديث حسن وعن أبي الدرداء رضي الله عنه قال قال رسول

اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

الله صلى الله عليه وسلم كان من دعاء داود صلى الله عليه وسلم اللهم

علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا اکثر یہ ہوا کرتی تھی اے اللہ

إني أسألك حبك وحب من يحبك والعمل الذي يبلغني حبك

میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور تجھ سے محبت رکھنے والے کی محبت اور اس عمل کی محبت مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے

اللهم اجعل حبك أحب إلي من نفسي وأهلي ومن الماء البارد رواه

یا الٰہی تو اپنی محبت میرے دل میں میری جان اور مال اور اہل اور سرد پانی سے زیادہ محبوب کر دے روایت کی یہ ترمذی

الترمذي وقال حديث حسن وعن أنس رضي الله عنه قال قال

نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

رسول الله صلى الله عليه وسلم ألظوا بياذا الجلال والإكرام رواه الترمذي

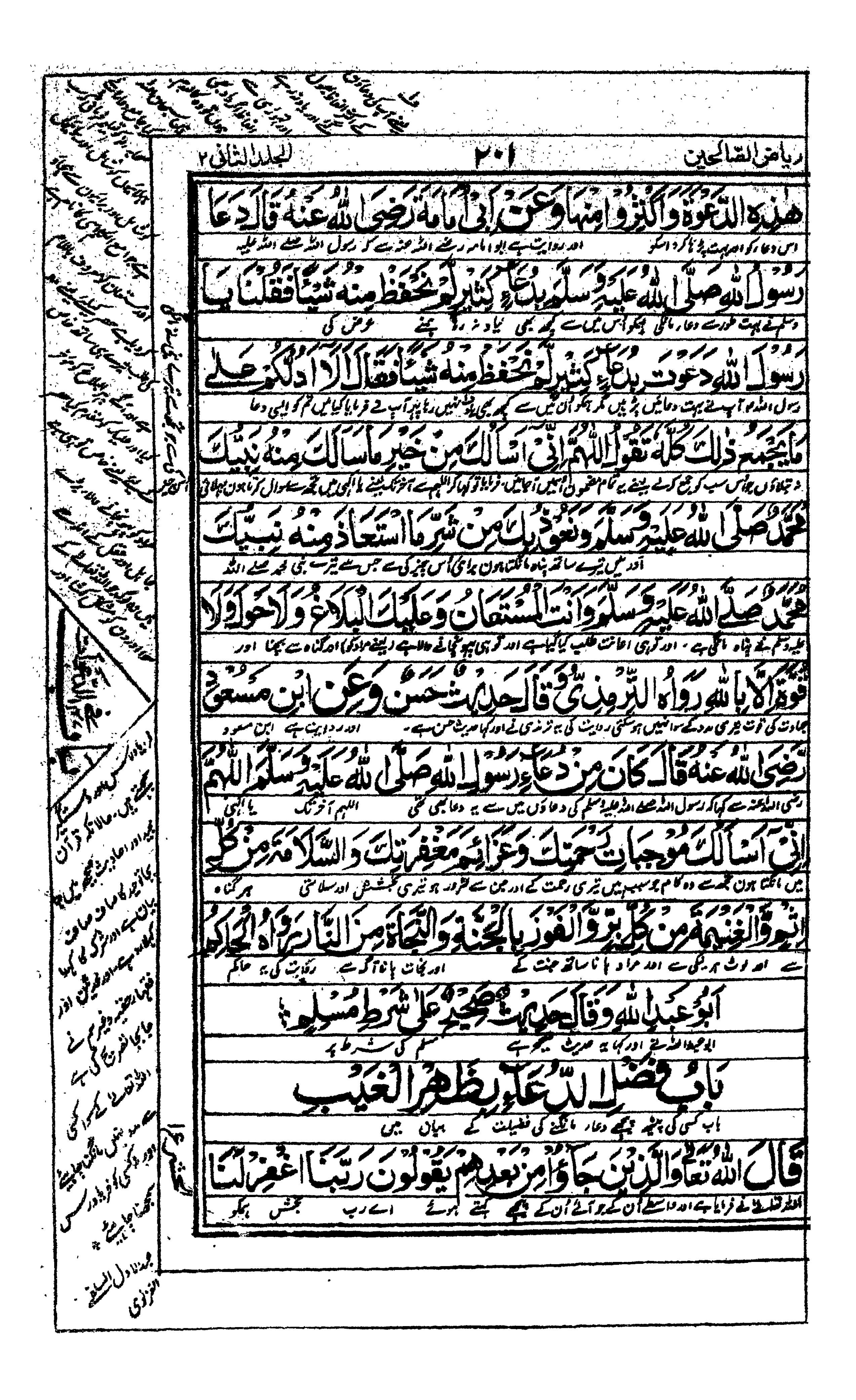
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یاذا الجلال والاکرام کو لازم پکڑو اور بہت پڑھا کرو روایت کی یہ ترمذی نے

ورواه النسائي من رواية ربيعة بن عامر الصحابي قال الحاكم حديث

اور نسائی نے اس حدیث کو ربیعہ بن عامر صحابی سے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسکو حدیث

صحيح الإسناد ألظوا بكسر اللام وتشديد الظاء المعجمة معناه الزموا

صحیح الاسناد کہا ہے۔ الظوا ساتھ کسرہ لام اور تشدید ظاء معجمہ کے ہے یعنے لازم پکڑو



هذه الدعوة واكثروا منها وعن ابى امامة رضى الله عنه قال دعا

اس دعا کو اور بہت پڑھا کرو اسکو اور روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم بدعاء كثير لم نحفظ منه شيئا فقلنا يا

وسلم نے بہت طور سے دعا مانگی ہمکو اس میں سے کچھ بھی یاد نہ رہا پھر ہم نے عرض کی

رسول الله دعوت بدعاء كثير لم نحفظ منه شيئا فقال الا ادلكم على

رسول اللہ آپ نے بہت دعائیں پڑھیں مگر ہمکو اُن میں سے کچھ بھی یاد نہیں رہا پھر آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی دعا

ما يجمع ذلك كله تقول اللهم انى اسألك من خير ما سألك منه نبيك

نہ بتلاؤں جو اُس سب کو جمع کرے یعنے یہ تمام مضمون اسمیں آجائیں فرمایا تو کہا کر اللہم سے آخر تک یعنے یا الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بھلائی

محمد صلى الله عليه وسلم ونعوذ بك من شر ما استعاذ منه نبيك

اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں برائی اُس چیز کی سے جس سے تیرے نبی محمد صلے اللہ

محمد صلى الله عليه وسلم وانت المستعان وعليك البلاغ ولا حول ولا

علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اور تو ہی اعانت طلب کیا گیا ہے اور تو ہی پہونچانے والا ہے (یعنے مراد کو) اور گناہ سے بچنا اور

قوة الا بالله رواه الترمذی وقال حديث حسن وعن ابن مسعود

عبادت کی قوت تیری مدد کے سوا نہیں ہوسکتی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور روایت ہے ابن مسعود

رضى الله عنه قال كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی اللہم آخر تک یا الٰہی

انى اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والسلامة من كل

میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ کام جو سبب ہیں تیری رحمت کے اور جن سے مقرر ہو تیری بخشش اور سلامتی ہر گناہ

اثم والغنيمة من كل بر والفوز بالجنة والنجاة من النار رواه الحاكم

سے اور لوٹ ہر نیکی سے اور مراد پانا ساتھ جنت کے اور نجات پانا آگ سے روایت کی یہ حاکم

ابو عبد الله وقال حديث صحيح على شرط مسلم

ابو عبد اللہ نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے مسلم کی شرط پر

باب فضل الدعاء بظهر الغيب

باب کسی کی پیٹھ پیچھے دعا مانگنے کی فضیلت کے بیان میں

قال الله تعالى والذين جاؤا من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور واسطے ان کے جو آئے اُن کے پیچھے کہتے ہوئے اے رب بخش ہمکو

وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَقَالَ تَعَالَى وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ

اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے آگے پہنچے ایمان میں۔ اور فرمایا اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے

وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ تَعَالَى إِخْبَارًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللّٰهُ

اور ایمان دار مردوں اور عورتوں کے لئے۔ اور ابراہیم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دیکر۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن کھڑا ہووے حساب

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو

سَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ

فرماتے سنا کہ کوئی بندہ مومن اپنے بھائی کیلئے پیٹھ پیچھے دعا نہیں مانگتا۔ مگر فرشتہ کہتا ہے کہ

وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تجھ کو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَقُولُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ

فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ کے پیچھے قبول کی جاتی ہے۔ اسکے سر کے پاس فرشتہ

مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

معین ہوتا ہے جب اپنے بھائی مسلمان کیلئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو کہتا ہے فرشتہ جو موکل ہوتا ہے اسپر قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے

بَابٌ فِي مَسَائِلَ مِنَ الدُّعَاءِ

باب دعا کے بعضے مسائل کے بیان میں

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ

فرمایا کہ جس شخص سے کوئی احسان کیا جاوے اُسنے احسان کرنیوالے کو جزاک اللہ خیرا کہدیا تو اُسنے

أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ جَابِرٍ

اسکی ثنا میں مبالغہ کر دیا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔ اور جابر رضی اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ

عنہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنی جان پر بددعا مت کرو۔

ف۱ یعنے دوست سے مرض کرنا ہے جناب الٰہی میں کہ دعا اسکی قبول کر نیکا حق بھائی اُسکے کیلئے دعا کرنے والے کو خطاب کہتا ہے کہ تجھ کو بھی ہو مانند اسکی ... تیرے بھائی کیلئے ... اُسکے عوض دینے سے اپنے عجز کا اعتراف کر کے جو عوض دینا اللہ کے سپرد کر دیا کہ اسکو اللہ تعالیٰ پورا عوض عطا کرے۔

ولا تدعوا على أولادكم ولا تدعوا على أموالكم لا توافقوا من الله ساعة

اور اپنی اولاد پر اور اپنے مالوں پر بد دعا نہ کیا کرو تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اُس ساعت کو

يسأل فيها عطاء فيستجيب لكم رواه مسلم وعن أبي هريرة رضي الله

کہ مانگی جاوے اُس میں بخشش پس قبول کرے واسطے تمہارے روایت کی یہ مسلم نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أقرب ما يكون العبد من

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب سے

ربه وهو ساجد فأكثروا الدعاء رواه مسلم وعنه أن رسول الله

بہت ہی نزدیک ہوتا ہے تم اُس حالت میں دعا بہت کیا کرو روایت کی یہ مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہ تم میں سے ہر ایک

صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لأحدكم ما لم يعجل يقول قد دعوت

تمہارے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک جلدی نہ کرے کہ کہنے لگے تحقیق میں نے اپنے رب سے دعا مانگی

ربي فلم يستجب متفق عليه وفي رواية لمسلم لا يزال يستجاب للعبد ما

خدا تعالیٰ نے قبول نہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے بندہ کی دعا ہمیشہ قبول کی جاتی ہے جب تک

لم يدع بإثم أو قطيعة رحم ما لم يستعجل قيل يا رسول الله ما الاستعجال

کہ گناہ کی یا توڑنے ناتے کی دعا نہیں کرتا جب تک جلدی نہ کرے کہا گیا یا رسول اللہ جلدی کس طرح ہوتی ہے۔

قال يقول قد دعوت وقد دعوت فلم أر يستجيب لي فيستحسر عند ذلك

فرمایا کہ کہتا ہے میں نے دعا مانگی اور تحقیق پھر میں نے دعا مانگی پس میں نے اکثر بار نہ دیکھا کہ میری دعا قبول ہوتی پھر تھک جاتا ہے

ويدع الدعاء وعن أبي أمامة رضي الله عنه قال قيل لرسول الله

اور دعا مانگنی چھوڑ دیتا ہے اور روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

صلى الله عليه وسلم أي الدعاء أسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات

پوچھا گیا کہ کون سے وقت دعا بہت قبول ہوتی ہے فرمایا درمیان رات میں کہ جانب اخیر میں ہے یعنی سحر کے وقت اور فرض

المكتوبات رواه الترمذي وقال حديث حسن وعن عبادة بن الصامت

نمازوں کے پیچھے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے

رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على الأرض مسلم

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر کوئی مسلمان

يدعو الله تعالى بدعوة إلا آتاه الله إياها أو صرف عنه من السوء

اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا نہیں مانگتا مگر اللہ تعالیٰ اسکو وہ چیز عطا کرتا ہے یا ویسی ہی کوئی برائی اس سے دور کرتا ہے۔



مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرُ قَالَ

جبتک گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اسوقت ہم بہت کچھ حاصل کر لیں گے

اللّٰهُ أَكْثَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ

فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عطا کرنے والا ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے

مِنْ رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ وَزَادَ فِيهِ أَوْ يَدَّخِرُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلَهَا وَعَنِ ابْنِ

ابو سعید کی روایت سے ذکر کی ہے اور اسمیں زیادہ کیا ہے یا ویسا ہی اسکے لیئے اجر ذخیرہ کرتا ہے ۔ اور ابن عباس

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ

رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شدت رنج و مصیبت و غم کے وقت

عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

کہا کرتے تھے ۔ لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم یعنے کوئی معبود سوا اللہ بزرگ بردبار کے نہیں ۔ اللہ بڑے عرش کے مالک کے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالےٰ کے سوا جو آسمانوں اور زمین اور عرش عزت والے کا مالک ہے کوئی معبود نہیں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ وَفَضْلِهِمْ

باب ایک سو اڑتالیسواں اولیاء کی کرامات اور اُن کی فضیلت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٥

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سن رکھو جو لوگ اللہ کی طرف ہیں نہ ڈر ہے اُن پر نہ وہ غم کھاویں گے

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے ان کو خوشخبری دنیا کے جیتے اور آخرت میں

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وَقَالَ تَعَالٰى وَهُزِّي

بدلتی نہیں اللہ کی باتیں یہی ہے بڑی مراد ملنی ۔ اور فرمایا اور ہلا

إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِي وَاشْرَبِي الْآيَة

اپنی طرف سے کھجور کی جڑ اُس سے گریں گی تجھ پر پکی کھجوریں اب کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

اور فرمایا جس وقت آتا اسکے پاس زکریا حجرے میں پاتا اُس پاس کچھ کھانا

قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ

بولا اے مریم کہاں سے آیا تجھ کو کہنے لگی یہ اللہ کے پاس سے اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے ۔

يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ تَعَالَى وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا

چاہے بیحساب اور فرمایا اور جب تم نے کنارہ پکڑا ان سے اور جنکو وہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا

اللهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ

اب جا بیٹھو اس کھوہ میں پھیلا دے تم پر رب تمہارا کچھ اپنی مہر سے اور بنا دے تم کو تمہارے کام کا

مِرْفَقًا وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَ

آرام اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے بچ کر جاتی ہے انکے داہنے کو اور

إِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ الْآيَةَ وَعَنْ أَبِي

جب غروب ہوتی ہے کترا کر جاتی ہے اُن سے بائیں کو اور وہ میدان میں ہیں اسکے اور روایت ہے ابو

مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ

محمد عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ اصحاب صفہ

كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ

فقیر لوگ تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار فرمایا جس شخص کے گھر دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے کو لیجائے

فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ بِسَادِسٍ أَوْ كَمَا

اور جس شخص کے یہاں چار کا کھانا ہے وہ پانچویں یا چھٹے کو لے جائے یا جیسا فرمایا اور ابو بکر صدیق

قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

رضی اللہ عنہ تین شخصوں کو لائے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دس آدمی کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ

اپنے ساتھ لیگئے۔ اور ابو بکر رضہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کا کھانا کھایا پھر وہاں ہی ٹھیرے رہے تا کہ عشا کی

حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتِ امْرَأَتُهُ

نماز پڑھی پس آئے ابو بکر صدیق رضہ گھر میں بعد گذرنے رات کے اس قدر کہ چاہا اللہ تعالےٰ نے تو کہا حضرت ابو بکر صدیق رضہ سے انکی بیوی نے

مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتّٰى تَجِيءَ وَقَدْ

تجھے اپنے مہمانوں سے کس چیز نے روک رکھا ابو بکر رضہ نے کہا کیا تو نے ان کو کھانا نہیں کھلایا کہا ابو بکر رضہ کی بیوی نے انہوں نے انکار کیا یہانتک کہ تو آوے

عَرَضُوا عَلَيْهِمْ قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ

اور ہم کھانا پیش کر چکے عبدالرحمن نے کہا میں چھپ گیا۔ انہوں نے مجھے پکارا کہ اے بے وقوف پس مجھے برا

وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لَا هَنِيئًا قَالَ وَاللهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَايْمُ اللهِ مَا

بھلا کہا اور انکو کہا کھاؤ۔ نہ خوشگوار ہو تم کو ابو بکر رضہ نے کہا اللہ کی قسم میں کبھی نہ کھاؤں گا کہا اسنے (یعنے عبدالرحمن نے) اللہ کی قسم

كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ

ہم ایک لقمہ نہ اوٹھاتے تھے۔ مگر اُسکے نیچے سے اُس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا تا آنکہ سب نے پیٹ بہر کر کہا لیا اور کھانا پہلے سے بھی

مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ

زیادہ ہو گیا ابو بکر رضا نے دیکھ کر اپنی بیوی کو کہا اے بہن بنی فراس کی

مَا هٰذَا قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ

کیا ہے یہ امر عجیب (یعنی بڑھنا طعام کا) کہا ابو بکر رض کی بیوی نے قسم اپنی ٹھنڈک آنکھ کی تحقیق یہ کھانا اب سہ چند زیادہ ہے۔ اس سے کہ

مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا

ابو بکر رضنے بھی اس سے کہایا اور کہا وہ (یعنی قسم کہانی کہ نہ کہاؤنگا) شیطان سے تھی پھر ایک لقمہ کہایا

لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا

اور کھانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اوٹھا کر لیگئے۔ تو صبح تک کھانا آپکے پاس رہا اور ہمارے اور قوم کے

وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ

درمیان عہد تہا یعنے صلح کا اور مدت گذر چکی تھی، پس جدا ہوئے ہم بارہ آدمی اور

رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ وَ

ہر ایک کے ساتھ کتنی کتنی آدمی تھے۔ اور اللہ ہی کو معلوم ہے کہ ہر ایک کیساتھ کس قدر آدمی تھے سب نے اُس کہانے میں سے کہایا اور

فِي رِوَايَةٍ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَطْعَمُهُ فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ فَحَلَفَ

ایک روایت میں ہے کہ ابو بکر رضنے قسم کہائی کہ نہ کہائیگا اور اسکی عورت نے بھی قسم کہائی کہ نہ کہائیگی پس مہمان یا

الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ

مہمانوں نے بھی قسم کہائی کہ جب تک وہ یعنے ابو بکر رضا نہ کہائیگا ہے ہی تم کہائیں گے۔ پس ابو بکر رضا نے کہا یہ (یعنے قسم کہانی)

هٰذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً

شیطان کی حرکت سے ہے۔ اس نے کہانا منگوایا اور اسنے اور مہمانوں نے ملکر کہانا شروع کیا جو لقمہ اوٹھاتے تھے۔ ہمارے وہ

إِلَّا رَبَتْ مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا فَقَالَتْ

لقمہ کہانے سے پہلے اُس سے زیادہ نیچے سے پیدا ہو جاتا تہا ابو بکر رضنے کہا ای بہن بنی فراس کی یہ کیا سبب ہے اُس نے کہا

وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا

ٹھنڈک آنکھوں میری کی ہے بیشک یہ پہلے سے اب زیادہ ہے پس سب نے کہایا اور ابو بکر رضنے وہ کہانا

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بھیجا راوی نے ذکر کیا کہ حضرت م نے بھی اس میں سے کہایا اور ایک روایت میں ہے کہ ابو بکر رضنے

ف
صحیح روایت سے ثابت ہے کہ مخلوق کے ساتھ قسم کہانا شرک ہے تو اس حدیث میں مضاف محذوف نکالنا چاہیئے یعنے قسم ہے رب ٹھنڈک آنکھوں میری کی
... شیطان کے بہکانے سے تھی ... اللہم اغفر ...

قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبدالرحمن کو کہا کہ تو اپنے مہمانوں کو لے چل ف اور میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں

وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيْءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَاهُمْ

تو میرے آنے سے پہلے اُن کے کھانا کھلانے سے فارغ ہو جاؤ۔ عبدالرحمن ان کو لے گیا۔ اور جو کچھ گھر میں انکے پاس موجود

بِمَا عِنْدَهُ فَقَالَ اطْعَمُوا فَقَالُوا أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اطْعَمُوا قَالُوا

تھا حاضر کیا اور کہا کہ کھاؤ انہوں نے کہا گھر کا مالک کہاں ہے اُسنے کہا تم کھاؤ۔ انہوں نے کہا

مَا نَحْنُ بِآكِلِيْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا قَالَ اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ

ہم گھر کے مالک کے آنے تک نہ کھائینگے۔ اس نے کہا تم ہم سے اپنی مہمانی قبول کر لو کہ اگر تم نہ کھاؤ گے۔ تو وہ

وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ مِنْهُ فَأَبَوْا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ

آ کر ہم سے رنجیدہ ہوگا۔ انہوں نے کھانے سے انکار کیا میں جان گیا کہ ابو بکر مجھ پر غضبناک ہوگا جب ابو بکرؓ آیا تو میں خوف سے کنارہ

فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ ثُمَّ قَالَ يَا

ہوا اُسنے کہا یعنے گھر والوں کو کہ تم نے کیا کیا انہوں نے اسکو سب حال بتا دیا ابو بکرؓ نے مجھے پکارا میں چپ رہا۔ اُس نے

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَئِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ

پھر پکارا میں پھر بھی چپ رہا اُسنے کہا اے بے وقوف میں تجھے قسم دیکر کہتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سنتا ہے تو

صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ سَلْ أَضْيَافَكَ فَقَالُوا صَدَقَ أَتَانَا

چلا آ یعنے آ کر کہا تو اپنے مہمانوں سے پوچھ انہوں نے کہا یہ سچ کہتا ہے۔

بِهِ فَقَالَ إِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللّٰهِ

اُس نے کہا تم میرا انتظار کرتے رہے ہو مجھے قسم ہے میں آج رات کو کچھ نہ کھاؤنگا انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہے۔

لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ فَقَالَ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ هَاتِ

جبتک تو نہ کھائیگا ہم بھی نہ کھائینگے۔ اُسنے کہا تم جیسے مہمانی کا کہ انا کیوں نہیں قبول کرتے ابو بکرؓ نے کہا تو

طَعَامَكَ فَجَاءَ بِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الْأُولٰى مِنَ الشَّيْطَانِ فَأَكَلَ

کھانا لا وہ لایا (یعنے عبدالرحمن) اور اپنا ہاتھ رکھکر کہا بسم اللہ پہلے یعنے قسم جو پہلے کھائی تھی وہ شیطان سے تھی اسنے بھی کھایا

وَأَكَلُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَوْلُهُ غُنْثَرُ بِغَيْنٍ مُعْجَمَةٍ مَضْمُومَةٍ ثُمَّ نُونٍ سَاكِنَةٍ

اور انہوں نے یعنے مہمانوں نے بھی کھایا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے قولہ غنثر ساتھ غین معجمہ مضمومہ کے پھر نون ساکن کے

ثُمَّ ثَاءٍ مُثَلَّثَةٍ هُوَ الْغَبِيُّ الْجَاهِلُ قَوْلُهُ فَجَدَّعَ أَيْ شَتَمَهُ وَالْجَدْعُ الْقَطْعُ

پھر ثاء مثلثہ کے وہ ہے بیوقوف جاہل قول فجدع یعنے گالی دی اور جدع کاٹنے کو کہتے ہیں۔

قوله يحد على وهو بكسر الحاء اي يغضب وعن ابي هريرة رضي الله

قول اسکا یحد علی ساتھ کسرہ جیم کے ہے یعنے غصے ہوگا۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد كان فيما قبلكم من

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھے پہلے لوگوں میں الہام کیے گئے

الامم ناس محدثون فان يك في امتي احد فانه عمر رواه البخاري

لوگ بھلا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ہو تو بے شک وہ عمر ہے ف روایت کی یہ بخاری نے

ورواه مسلم من رواية عائشة وفي روايتهما قال ابن وهب محدثون

اور مسلم نے عائشہ رضہ سے روایت کیا ہے۔ ف اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کہا ابن وہب نے محدثون

اي ملهمون وعن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال شكا اهل الكوفة

یعنے بات کی گئے۔ اور روایت ہے جابر بن سمرہ رضہ سے کہا کہ کوفہ کے لوگوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ کے پاس

سعدا يعني ابن ابي وقاص الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فعزله

سعد بن ابی وقاص رضہ اپنے حاکم کی شکایت کی عمر رضہ نے اسکو معزول

واستعمل عليهم عمارا فشكوا حتى ذكروا انه لا يحسن يصلي فارسل اليه

کرکے عمار رضہ کو انکا حاکم مقرر کردیا لوگوں نے اسکی یعنے سعد کی شکایت کرکے کہا کہ وہ نماز بھی اچھی نہیں پڑھتا عمر رضہ نے اسکے پاس آدمی بھیجا

فقال يا ابا اسحاق ان هؤلاء يزعمون انك لا تحسن تصلي فقال اما

اور کہا کہ اے ابو اسحاق یہ لوگ کہتے ہیں کہ تو نماز اچھی طرح نہیں پڑھتا اسنے کہا اللہ کی قسم ہے

انا والله فاني كنت اصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم لا

کہ میں انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے نماز پڑھاتا تھا اس میں سے کوئی چیز ترک نہیں

اخرم عنها اصلي صلوتي العشي فاركد في الاوليين واخف في الاخريين

کرتا ہوں میں ظہر اور عصر کی نماز میں پہلے دو رکعت دراز اور پچھلی دو رکعت کو خفیف کرتا ہوں

قال ذلك الظن بك يا ابا اسحاق وارسل معه رجلا او رجالا الى الكوفة

عمر رضہ نے کہا اے ابو اسحاق میرا بھی تجھ پر یہی گمان ہے اور اسکے ساتھ یعنے عمار کے ساتھ ایک مرد یا کئی مرد اسکا حال دریافت کرنے

يسأل عنه اهل الكوفة فلم يدع مسجدا الا سأل عنه ويثنون معروفا

کو کوفہ والوں سے کوفہ کو بھیجے۔ انہوں نے کوفہ کی ہر مسجد میں سے اسکا حال دریافت کیا سب لوگ اسکی نیکی کی ثنا کرتے تھے۔

حتى دخل مسجدا لبني عبس فقام رجل منهم يقال له اسامة بن ابي قتادة

تاکہ بنی عبس کی مسجد میں پہنچے انکے میں سے ایک مرد نے جس کا نام اسامہ بن ابی قتادہ

ف بے شک حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں سے افضل ہے تو جب اگلی امتوں میں ... الہام ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ... ہوا ... اس حدیث سے ... فضیلت فاروق اعظم کی ثابت ہوتی ... نفتوح کے یعنے علم کے گویا اسکے ساتھ قدرت کی جاتی ہے اور اسکو جوی ... پس وہ لوگوں میں بیان کرتا ہے کذا فی النہایہ ۱۲ منظاہر حق ۱۲ ۱۲

يُكْنَى اَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ اَمَّا اِذْ اَنْشَدْتَنَا فَاِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيْرُ بِالسَّرِيَّةِ

اور کنیت ابوسعدہ تھی کہا کہ جب تو نے ہمکو قسم دیکر پوچھا ہے تو ہم پورا پورا بیان کرتے ہیں کہ سعد لشکر کے ساتھ نہیں جاتا اور

وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَاَدْعُوَنَّ بِثَلٰثٍ

تقسیم برابر نہیں کرتا اور مقدمات میں عدالت نہیں کرتا۔ سعد نے کہا کہ اللہ کی قسم ہے میں تین دعا کرتا ہوں

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هٰذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَّسُمْعَةً فَاَطِلْ عُمْرَهُ وَاَطِلْ

اے اللہ اگر یہ تیرا بندہ جھوٹا ہے۔ اور دکھلانے اور سنانے کو یہ باتیں کرتا ہے (اپنے شہرت کے لئے) تو اس کی عمر اور محتاجی

فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ لِلْفِتَنِ وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْخٌ كَبِيْرٌ مَفْتُوْنٌ

دراز کر اور اسکو فتنوں میں مبتلا کر اور اس سے پیچھے جب اسکو پوچھا جایا کرتا تو آپ کہتا تھا بڑا بوڑھا مفتون ہے۔

اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّاوِيْ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

مجھے سعد کی بددعا لگی ہے کہا عبد الملک بن عمیر نے جو جابر بن سمرہ سے راوی ہے۔

فَاَنَا رَاَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ

کہ میں نے اسکو اسی واقعہ کے بعد دیکھا کہ بسبب بڑھاپے کے اسکے دونوں ابرو آنکھوں پر گر گئے تھے اور رستے میں

لِلْجَوَارِيْ فِي الطُّرُقِ فَيَغْمِزُهُنَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ

چھوکریوں سے تعرض کرتا انگلیوں سے انکے ساتھ چھیڑ چھاڑ رکھا کرتا تھا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور عروہ بن زبیر سے روایت ہے

سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَاصَمَتْهُ اَرْوَى بِنْتُ

کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مسمات اروی بیٹی اوس نے

اَوْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهُ اَخَذَ شَيْئًا مِّنْ اَرْضِهَا فَقَالَ

مروان بن حکم کے دربار میں جھگڑا کیا اور دعوے کیا کہ سعید نے لے لی ہے یعنے از راہ ظلم کے کچھ زمین اسکی سے پس کہا

سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ

سعید نے یعنے بطریق استبعاد اور استغراب کے کہ بھلا میں لوں گا زمین اسکی سے کچھ بعد اسکے کہ سنا میں نے پیغمبر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تو نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ

کہا سعید نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ لیوے ایک بالشت کسی کی زمین سے

الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُكَ

از راہ ظلم کے کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس بالشت بھر زمین کو طوق اس کا سات زمینوں تک پس کہا مروان نے کہ نہیں طلب کرتا میں تجھ سے

فا۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن۔ اور مخالفت کی تاویل ہیئات یا شکل سے خلاف ظاہر ہے اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لینا یہ بھی بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے کے لیے ساتوں اقلیموں کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اسکے جب زمین کے سات طبقے ہوں کیونکہ ایک بالشت بھر کے بھی سات طبقہ ہونگے تو تابع ہونگے اسکے اور طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اسکو تکلیف دیجاویگی اسکے اوٹھانے کی اور گردن میں طوق کیطرح پہنائی جائیگی اور اس کی گردن لمبی کردیجائے گی واللہ اعلم ۱۲ ۱۲ ۱۲



بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم إن كانت كاذبة فأعم بصرها

گواہ لیتے دلیل بعد اسکے یا اس حدیث کی روایت میں گواہ نہیں مانگتا پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہو یہ عورت جھوٹی تو اندھا کر

واقتلها في أرضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها وبينما هي تمشي

اور مار اسکو اسکی زمین میں کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہاں تک کہ جاتی رہی بینائی اس کی اور ایک دن وہ عورت چلتی تھی

في أرضها إذ وقعت في حفرة فماتت متفق عليه وفي رواية لمسلم

اس زمین اپنی میں ناگاہ گری وہ بیچ ایک گڑھے کے پس مرگئی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید

عن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر بمعناه وأنه رآها عمياء تلتمس الجدر

بن عبد اللہ بن عمر سے یہی مضمون مروی ہے۔ اور ان سے (یعنے محمد بن زید سے) اس عورت کو اندھی ہوئی دیکھا کہ دیواروں کو ٹٹولتی ہوئی

تقول أصابتني دعوة سعيد وأنها مرت على بئر في الدار التي خاصمته

چلتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھکو سعید کی بد دعا لگی ہے اور وہ ایک دن ایک کنوئیں پر بیچ گھر کے گذری جو اسی زمین میں تھا جسکی بابت اسنے سعید سے

فيها فوقعت فيها وكانت قبرها وعن جابر بن عبد الله رضي الله

جھگڑا کیا تھا پس وہ اسمیں گری اور وہی کنواں اسکی قبر ہوگیا ف اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ

عنهما قال لما حضرت أحد دعاني أبي من الليل فقال ما أراني إلا

عنہما سے کہا کہ جب جنگ احد پیش آئی تو میرے باپ نے مجھ کو کچھ رات گئے بلایا اور کہا کہ میں اپنے تئیں ان لوگوں میں

مقتولا في أول من يقتل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وإني لا

گمان کرتا ہوں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے سب سے پہلے قتل کئے جائیں گے اور میں رسول اللہ

أترك بعدي أعز علي منك غير نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم وإن

صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کے سوا تجھ سے زیادہ عزیز اپنے پیچھے کسی کو نہیں چھوڑتا ف اور میرے

علي دينا فاقض واستوص بأخواتك خيرا فأصبحنا فكان أول قتيل

ذمہ کچھ قرض ہے تو اسکو ادا کرنا اور تو اپنی بہنوں کے حق میں میری وصیت قبول کرکے انسے بھلائی کریو پس جب صبح ہوئی تو وہ پہلے میرا باپ

ودفنت معه آخر في قبره ثم لم تطب نفسي أن أتركه مع آخر فاستخرجته

اور میں نے اسکو ایک اور شخص کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا پھر میرے جی نے نہ چاہا کہ اسکو دوسرے کیساتھ ایک قبر میں چھوڑوں پس میں نے اسکو

بعد ستة أشهر فإذا هو كيوم وضعته غير أذنه فجعلته في قبر

چھ مہینے کے بعد نکالا تو وہ ایسا ہی تھا جیسا میں نے اسکو رکھا تھا مگر اسکے کان (یعنے کان ثابت نہ تھے) پس میں نے اسکو علیحدہ قبر میں دفن

على حدة رواه البخاري وعن أنس رضي الله عنه أن رجلين من

کردیا روایت کی یہ بخاری نے ف اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

یاروں میں سے دو شخص اندھیری رات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے

سَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا

پاس سے نکلے اور اُنکے ساتھ دو چراغوں کی مثل اُن دونوں کے آگے آگے تھے جب وہ دونو جدے جدے ہو گئے

صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ طُرُقٍ

تو ہرایک کے ساتھ ایک چراغ ہولیا تاکہ وہ اپنے گھر میں آگیا روایت کی یہ بخاری نے کئی طریق سے

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ الرَّجُلَيْنِ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اور ایک روایت کہ وہ دونو مرد اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما تھے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دس آدمی جاسوس

وَسَلَّمَ عَشَرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ

بھیجے اور عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر



رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدْأَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا

فرمایا وے لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مکان ہداۃ میں (جو مکہ سے دوسری منزل پر ہے) پہنچے ہذیل میں سے

لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ

بنی لحیان کو اُن کی خبر ہوگئی اُن میں سے تخمینا سو آدمی تیر انداز ان کی

رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَأُوا إِلَى

تلاش میں متفرق ہوکر نکلے اور اُن کے سراغ کے پیچھے ہوئے جب عاصم اور اسکے یاروں کو انکا حال معلوم ہوا تو ایک جگہ ٹہر گئے

مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا انْزِلُوا وَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَ

اور اُن لوگوں نے ان کو احاطہ کر لیا اور کہنے لگے کہ تم نکل آؤ اور اپنا اختیار ہمکو دیدو اور تم سے ہمارا

الْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَّا

عہد و پیمان ہے کہ تم میں سے کسی کو قتل نہ کرینگے عاصم نے کہا اے قوم میں

أَنَا فَلَا أَنْزِلُ عَلَى ذِمَّةِ كَافِرٍ اللّٰهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کافر کے عہد پر نہ اتروں گا۔ یا الٰہی تو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حال سے مطلع کر

فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ

پس انہوں نے اُن کو تیر مارے اور عاصم کو قتل کر دیا اور تین آدمی یعنے خبیب اور زید بن دثنہ

مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا

اور ایک مرد اور اُن کے عہد و پیمان پر نکل آئے جب اُنکے قابو میں آگئے تو انہوں نے اپنی کمانوں کی زہ

أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ هٰذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللهِ لَا

کھول دی اور ان کو باندھ لیا اُس تیسرے مرد نے کہا یہ پہلی عہد شکنی ہے اللہ کی قسم ہے میں تمہارے ساتھ نہ

أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهٰؤُلَاءِ أُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ

ہونگا تحقیق واسطے میرے ساتھ ان لوگوں کے یعنے مقتولوں کے اقتدا اچھی ہے یعنے شہادت میں انہوں نے اسکو کھینچا اور پکڑا مگر اسنے انکی

فَقَتَلُوهُ وَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ

صحبت سے انکار کیا۔ انہوں نے اسکو قتل کر دیا اور خبیب اور زید بن دثنہ کو پکڑ کر لیگئے اور جنگ بدر کے بعد مکہ والوں کے پاس انکو فروخت کر دیا اور

بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ خُبَيْبًا

حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف کے بیٹوں نے خبیب کو خرید لیا۔

وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ

اور خبیب نے جنگ بدر میں حارث کو قتل کیا تھا پس خبیب ان کے پاس کچھ مدت

أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا عَلَى قَتْلِهِ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسَى

قید رہا اور وے سب اُسکے قتل کرنے پر متفق ہو گئے خبیب نے ایک دن حارث کی لڑکیوں میں سے کسی سے موئے زہار کے مونڈنے

يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ

کو استرہ لیا۔ اُس عورت کا ایک چھوٹا سا لڑکا ماں کی غفلت کی حالت میں خبیب کے پاس چلا گیا خبیب نے اُسکو اپنی ران پر

مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَزِعَتْ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ

بٹھا لیا اور اُسترہ خبیب کے ہاتھ میں تھا جب اُس عورت کو معلوم ہوا تو بہت مضطرب ہوئی خبیب نے اُس کا اضطراب معلوم کر کے کہا

أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا

کیا تو خوف کرتی ہے کہ میں اسکو قتل کر دونگا میں یہ کام نہ کروں گا وہ عورت کہتی ہے کہ مجھے اللہ کی قسم ہے میں نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی

خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ فَوَاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ

نہیں دیکھا واللہ میں نے ایک دن اُسکے ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا کہ کھا رہا تھا۔ اور وہ

لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ

زنجیر میں بند تھا۔ اور مکہ میں اُن دنوں کوئی میوہ بھی نہ تھا وہی بیان کرتی ہے کہ وہ رزق تھا کہ اللہ نے خبیب کو عطا کیا

خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ دَعُونِي

تھا جب وے لوگ اسکو حرم سے حل کی طرف نکالکر لے گئے تو اُس نے ان کو کہا کہ مجھے چھوڑ دو

أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَحْسَبُوا أَنَّ

مین دو رکعت نماز پڑھ لون انہون نے اُسکو چھوڑ دیا اُسنے دو رکعت پڑھی کہا خبیب نے کہ اللہ کی قسم ہے اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ تم گمان کروگے

مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا

کہ موت سے ڈرتا ہوں نماز زیادہ پڑھتا ہے تو بیشک میں نماز زیادہ پڑھتا پھر یہ دعا کی اے اللہ یہ جدا الٰہی تو انکو شمار کر لینے انکے عدد کو اور نہ چھوڑ

وَقَالَ فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ فِي اللّٰهِ مَصْرَعِي

اور کہی انہون نے یہ دو شعر جنکا ترجمہ یہ ہے جب میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جاؤن تو مجھے کچھ خیال نہیں کہ کس کروٹ پر اللہ کے راہ میں میرا قتل ہو۔

وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ وَإِنْ يَشَأْ يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ وَكَانَ

اور یہ اللہ کی ذات میں ہے یعنے اللہ کی رضامندی کو اور اگر وہ چاہے تو میرے اعضا منقطعہ کے ٹکڑو ن پر برکت کرے خبیب نے

خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلٰوةَ وَأَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ہر مسلمان کیلئے جو قید ہوکر قتل کیا جائے نماز مقرر کردی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جس دن اُن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلٰى عَاصِمِ

لوگون کو مصیبت پہنچی تھی اُسی دن اپنے یارون کو ان کے حال سے خبر کردی تھی اور جب قریش کو عاصم بن ثابت کے قتل ہونے کی

ابْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوْا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ

خبر ہوئی تو انہون نے کچھ آدمی بھیجے کہ اسکو مثلہ کرکے اسکا عضو معروف لاویں مثل سر کی کاٹ لاویں کیونکہ عاصم نے ان کے

رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ

سردارون میں سے کسی کو قتل کیا تھا پس اللہ تعالےٰ نے عاصم کی حفاظت کی اور ایک جماعت شہد کی مکھیون کی ابر کی مانند اسکی لاش کے

مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ لِهٰذَا مَوْضِعٌ

انہون نے عاصم کی حمایت کی اس سبب سے انکو عاصم کا کوئی عضو کاٹنے کی قدرت نہ ملی ف۲ روایت کی یہ بخاری نے ہداة ایک موضع ہے

وَالظُّلَّةُ السَّحَابُ وَالدَّبْرُ النَّحْلُ وَقَوْلُهُ اُقْتُلْهُمْ بِدَدًا بِكَسْرِ الْبَاءِ وَفَتْحِهَا

اور ظلہ بادل ہے اور دبر شہد کی مکھی ہے اور قول اسکا اقتلہم بددا بکسر باء اور فتح اس کی کے

فَمَنْ كَسَرَ قَالَ هُوَ جَمْعُ بِدَّةٍ بِكَسْرِ الْبَاءِ وَهِيَ النَّصِيبُ وَمَعْنَاهُ اُقْتُلْهُمْ

تو کسرہ کی صورت میں جمع ہے بدة کا ساتھ کسرہ باء کے اور وہ حصہ ہے اور معنے اس کا یہ ہے کہ قتل کر ان کو

حِصَصًا مُنْقَسِمَةً لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ نَصِيبٌ وَمَنْ فَتَحَ قَالَ مَعْنَاهُ مُتَفَرِّقِينَ

متفرق جدا جدا ہر ایک کے لئے ان میں سے ایک حصہ ہو قتل کا اور فتح کی صورت میں معنے یہ ہے کہ وہ متفرق ہوں

فِي الْقَتْلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ مِنَ التَّبْدِيدِ وَفِي الْبَابِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ

قتل ہونے میں ایک دوسرے کے بعد تبدید سے ہے اور اس مضمون میں بہت صحیح حدیثیں ہیں۔

ف۱ یعنے ان جاسوسوں سے یہ معاملہ گذرا ہے ۱۲

ف۲ کہتے ہیں جب کفار عاجز ہوئے اسکے کسی عضو کے کاٹنے سے تو انہون نے آپس مین کہا کہ رات کیوقت شاید شہد کی مکھی نہ ہو جب رات ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے پانی کا سیل بھیجدیا اُس نے اسکو وہان سے اٹھا لیا اور ان کو کچھ ہاتھ نہ آیا اور بعض نے کہا زمین نے اس کو نگل لیا اور اسمین یہ حکمت کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مارے جانے سے نہیں بچایا اور عضو کے کاٹے جانے سے بچایا شاید یہی حکمت ہو کہ مارے جانے سے شہادت کیساتھ مشرف ہو اور عضو کے کاٹے جانے پر کوئی ایسا بڑا فائدہ مترتب نہیں ہوتا تھا ۱۲ عبد الاول الغزنوی عفا اللہ عنہ ذنبہ الجلی والخفی ۱۲ ۱۲

صَحِيحَةٌ سَبَقَتْ فِي مَوَاضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْهَا حَدِيثُ الْغُلَامِ الَّذِي

جو اس کتاب میں اپنی اپنی جگہ میں گذر چکی ہیں منجملہ اُن کے اُس لڑکے کی حدیث ہے جو

كَانَ يَأْتِي الرَّاهِبَ وَالسَّاحِرَ وَمِنْهَا حَدِيثُ جُرَيْجٍ وَحَدِيثُ أَصْحَابِ

راہب اور ساحر کے پاس جایا کرتا تھا جو تیسرے باب میں گذری ہے اور حدیث جریج کی جو بتیسویں باب میں آئی ہے۔ اور اصحاب الغار

الْغَارِ الَّذِينَ أُطْبِقَتْ عَلَيْهِمُ الصَّخْرَةُ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي سَمِعَ صَوْتًا

کی حدیث جن پر پتھر گر کر غار کا دروازہ بند ہو گیا تھا پہلے باب میں گذری ہے اور اُس شخص کی حدیث جس نے ابر میں سے

فِي السَّحَابِ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ وَغَيْرُ ذٰلِكَ وَالدَّلَائِلُ فِي

آواز سُنی تھی۔ کہ کوئی کہتا تھا کہ فلانے شخص کے باغ کو سینچ ساٹھویں باب میں لکھی گئی ہے۔ اور اسکے سوا اس باب میں

الْبَابِ كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

دلائل بہت ہیں وباللہ التوفیق اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا

کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو کسی شے کی بابت کبھی کہتے نہیں سنا کہ کہتا ہوں میں اسکو ایسا ظن کرتا ہوں مگر

كَانَ كَمَا يَظُنُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

جیسا وہ ظن کیا کرتا تھا وہ شے ویسی ہی ہوا کرتی تھی روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كِتَابِ الْأُمُورِ

باب ایک سو انچاسواں اُن اُمور کے متعلق جن سے

الْمَنْهِيِّ عَنْهَا بَابُ تَحْرِيمِ الْغِيبَةِ وَالْأَمْرِ بِحِفْظِ اللِّسَانِ

نہی کی گئی ہے باب غیبت کے حرام ہونے اور زبان کی حفاظت کرنے کے امر کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ

اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ اور بدگو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہے تم میں سے کسی کو کہ کھا دے گوشت

أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ وَقَالَ

اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آئی تم کو اُس سے اور ڈرتے رہو اللہ تعالے سے بیشک اللہ معاف کرنیوالا ہے۔ مہربان اور فرمایا ہے

تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

اور نہ پیچھے پڑ جس بات کی خبر نہیں تجھ کو بیشک کان اور آنکھ اور دل ان

أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا وَقَالَ تَعَالٰى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ

سب کی اُس سے پوچھ ہے ۲ اور فرمایا نہیں بولتا ایک بات جو نہیں اُس پاس

الحجرات ع ۲

بنی اسرائیل ع ۴

ق ع ۲

۱ مسلمان بھائی کی عزت اسکے گوشت کیطرح ہے جیسے غیبت کرکے اسکی عزت میں خرابی ڈالی تو گویا اسکا گوشت کھایا یا حول ولا توۃ ہر شخص اس سے نفرت کرے گا ۱۲

۲ کہ آدمی نے کان سے کیا سُنا اور آنکھ سے کیا دیکھا اور دل میں کیا خیال کیا اور یہ سب آدمی پر گواہی دینگے ۔ حق تعالے ان کو زبان دے گا ۱۲ ۱۲ ۱۲

رقیب عتید اعلم انہ ینبغی لکل مکلف ان یحفظ لسانہ عن جمیع

ایک ماہ دیکھنا تیار۔ تو جان لے کہ ہر عاقل بالغ پر لازم ہے کہ اپنی زبان کو ہر طرح کے کلام سے بچانا

الکلام الا کلاما ظہرت فیہ المصلحۃ ومتی استوی الکلام وترکہ

رہا کرے مگر جس کلام میں مصلحت ظاہر ہو اور جب بولنا اور نہ بولنا مصلحت میں

فی المصلحۃ فالسنۃ الامساک عنہ لانہ قد ینجر الکلام المباح الی حرام

برابر ہوں تو اس صورت میں نہ بولنا سنت ہے اسلیئے کہ کبھی مباح کلام حرام اور مکروہ تک

او مکروہ وذلک کثیر فی العادۃ والسلامۃ لا یعدلہا شیء وعن

پہنچا دیتی ہے اور یہ عادت میں بہت ہے اور سلامت کے برابر کوئی چیز نہیں اور ابو ہریرہ

ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور پچھلے

یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت متفق علیہ وہذا

دن پر ایمان لایا ہے اسکو چاہیے کہ نیک بات کہا کرے یا چپ رہا کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ حدیث

الحدیث صریح فی انہ ینبغی ان لا یتکلم الا اذا کان الکلام خیرا و

اس مضمون میں صریح ہے کہ آدمی نیک کلام کے سوا نہ بولا کرے اور نیک کلام وہ ہے

ہو الذی ظہرت مصلحتہ ومتی شک فی ظہور المصلحۃ فلا یتکلم وعن

جسکی بھلائی ظاہر ہو اور جب بھلائی کے ظاہر ہونے میں شک ہو تو ایسی بات منہ سے نہ نکالے اور روایت ہے ابو موسے

ابی موسی رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ ای المسلمین افضل قال من سلم

رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا مسلمان افضل ہے فرمایا وہ افضل ہے جسکی

المسلمون من لسانہ ویدہ متفق علیہ وعن سہل بن سعد رضی

زبان اور ہاتھ سے مسلمان لوگ سلامت رہیں روایت کی بخاری اور مسلم نے اور سہل بن سعد رضی

اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یضمن لی ما بین

اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے لیے ضمانت کرے کہ اور مجھ سے عہد کرے

لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ متفق علیہ وعن ابی

اس چیز کی محافظت کا جو اسکے دونوں کلوں کے درمیان ہے اور اس چیز کی محافظت کا جو اسکے دونوں پاؤں کے درمیان ہے میں اسکے لیے

ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان العبد لیتکلم

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بندہ کلمہ

ف۱ چپ رہے یعنے بیفائدہ باتوں میں اپنی اوقات ضائع کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہی باتیں کہنی چاہئیں جن میں دین کا فائدہ ہو اور دنیا کا ان کا کہنا اور سننا دونوں منع ہیں ۱۲

ف۲ یعنے نہ اسکی بات سے کسی کو رنج پہنچے نہ ہاتھ سے ۱۲

ف۳ یعنے زبان اور دانت کو زبان کو بیفائدہ اور برے کلام سے بچاوے اور دانتوں کو کھانے پینے حرام سے حفاظت کرے ۱۲

ف۴ یعنے شرمگاہ کو زنا سے بچائے ۱۲

ف۵ یہ ضمانت حقیقت میں اللہ تعالی کی طرف سے ہے کیونکہ جیسا اللہ تعالی رزق کا ضامن ہے ویسا ہی جزائے اعمال کا بھی اس نے وعدہ کیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گویا نیابۃً فرماتے ہیں کہ میں ضامن ہوں منہ ازع ور ح



بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا إِلَى النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

بولتا ہے اس میں غور نہیں کرتا کہ اچھا ہے یا برا ہے اس کے سبب آگ میں اتنا اتر جاتا ہے کہ اس کی مسافت مشرق اور مغرب کی مسافت سے بھی بہت

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمَعْنَى يَتَبَيَّنُ يُفَكِّرُ أَنَّهَا خَيْرٌ أَمْ لَا وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

دور ہے روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے اور معنے یتبین کا یہ ہے کہ غور کرے کہ یہ بات اچھی ہے یا نہیں ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ تَعَالَى لَا يُلْقِي

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل میں اس کو کوئی بڑی چیز نہیں

لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ

سمجھتا حالانکہ اسی بات کے سبب سے خدا اس کے درجے بلند کرتا ہے اور تحقیق بندہ اللہ تعالے کے غضبناک ہونے کا کلمہ

تَعَالَى لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي

بولتا ہے اسکے بولنے میں کچھ مضائقہ اور پرواہ نہیں جانتا اسکے سبب سے دوزخ میں جا گرتا ہے روایت کی یہ بخاری نے اور ابو

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

عبدالرحمن بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ تَعَالَى

نے فرمایا کہ مرد بولتا ہے ایک بات اللہ تعالے کی خوشنودی کی

مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ

ظن نہیں کیا جاتا کہ وہ بات اس نہایت کو پہنچے گی اللہ تعالے اسکے سبب اپنی خوشنودی لکھ لیتا ہے اس دن تک کہ اس سے ملاقات کریگا

وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا

اور مرد اللہ تعالے کے غضبناک ہونے کا کلمہ منہ سے بولتا ہے ۔ کہ ظن نہ کیا جاتا کہ وہ کلمہ ایسا برا ہوگا کہ برائی میں اس درجہ کو

بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا

پہنچ گا جو پہنچے گی اللہ تعالی اس آدمی کو اس کلمہ کے سبب اپنا غضبناک ہونا لکھ لیتا ہے اس دن تک کہ اس سے ملاقات کریگا روایت کی یہ مالک نے موطا میں

وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ

اور ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے اور روایت ہے سفیان بن عبداللہ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ

رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے ہیں عرض کی میں نے یا رسول اللہ آپ مجھے بتلا دیجئے ایسا کام جسکو میں مضبوط کرکے پکڑوں آپ نے فرمایا

قُلْ رَبِّيَ اللهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ

تو کہہ میرا مالک اللہ ہے پھر اسپر مضبوط قائم رہ عرض کی یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جس سے آپ مجھ پر بہت ڈرتے ہیں

فأخذ بلسان نفسه ثم قال هذا رواه الترمذي وقال حديث حسن

آپ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا کہ یہ ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صحيح وعن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و

صحیح ہے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

سلم لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فإن كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة

کہ تم اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے کے سوا کلام بہت مت کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا کلام بہت کرنا دل کی

للقلب وإن أبعد الناس من الله تعالى القلب القاسي رواه الترمذي

کراہی کا سبب ہے اور کرنے دل والا سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے روایت کی یہ ترمذی نے

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

من وقاه الله شر ما بين لحييه وشر ما بين رجليه دخل الجنة رواه

جس شخص کو اللہ شرارت اس چیز کی سے جو اس کے دونوں کلوں کی درمیان ہے یعنی زبان اور شرارت اس چیز کی سے جو درمیان دونوں پاؤں اسکی کے ہے بہشت میں

الترمذي وقال حديث حسن وعن عقبة بن عامر رضي الله عنه

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے

قال قلت يا رسول الله ما النجاة قال أمسك عليك لسانك

کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ نجات کا سبب کیا ہے۔ (یعنے دنیا اور آخرت میں) فرمایا اپنی زبان کو بند رکھ

وليسعك بيتك وابك على خطيئتك رواه الترمذي وقال حديث

اور گنجائش دے تجھ کو تیرا گھر اور تو اپنے گناہوں پر رویا کر روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حسن صحيح وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى

حسن صحیح ہے۔ اور روایت ہے ابو سعید خدری رضہ سے اسنے نقل کی نبی صلے

الله عليه وسلم قال إذا أصبح ابن آدم فإن الأعضاء كلها تكفر اللسان

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ جب آدمی صبح کرتا ہے تو سب اعضا زبان کے آگے عاجزی کرتے ہیں۔

تقول اتق الله فينا فإنما نحن بك فإن استقمت استقمنا وإن اعوججت

کہتے ہیں تو ہمارے حق میں اللہ تعالیٰ سے ڈر ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہے تو ہم سیدھے رہینگے اور اگر تو ٹیڑھی ہو گئی تو ہم سب ٹیڑھے

اعوججنا رواه الترمذي معنى تكفر اللسان أي تذل وتخضع وعن

ہونگے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور معنے تکفر اللسان کا یہ ہے ذلیل ہوتے ہیں اور عاجزی کرتے ہیں۔



معاذ رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله أخبرني بعمل يدخلني

الجنة ويباعدني من النار قال لقد سألت عن عظيم وإنه ليسير

على من يسره الله تعالى تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة و

تؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت إن استطعت إليه سبيلا

ثم قال ألا أدلك على أبواب الخير الصوم جنة والصدقة تطفئ

الخطيئة كما يطفئ الماء النار وصلوة الرجل في جوف الليل ثم تلا

تتجافى جنوبهم عن المضاجع حتى بلغ يعملون ثم قال ألا أخبرك برأس

الأمر وعموده وذروة سنامه قلت بلى يا رسول الله قال رأس الأمر

الإسلام وعموده الصلوة وذروة سنامه الجهاد ثم قال ألا أخبرك

بملاك ذلك كله قلت بلى يا رسول الله فأخذ بلسانه فقال كف عليك

هذا قلت يا رسول الله وإنا لمؤاخذون بما نتكلم به قال ثكلتك أمك

وهل يكب الناس في النار على وجوههم إلا حصائد ألسنتهم رواه الترمذي

وقال حديث حسن صحيح وقد سبق شرحه في باب وعن أبي هريرة

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ

کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے -

قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ

انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا غیبت تیرا ذکر کرنا ہے اپنے بھائی مسلمانوں کا اس صفت سے کہ وہ اسکے ذکر کرنے کو ناخوش رکھے کسی نے

فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ

بھائی میں وہ وصف جو میں ذکر کرتا ہوں پائی جاتی ہو فرمایا اگر کچھ تو کہتا ہے اوسمیں ہو تو اسکی تو نے غیبت کی اور اگر جو کچھ تو کہتا ہے - اوس میں نہو

مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

تو اوسپر تونے بہتان اور افترا کیا اور روایت کی یہ مسلم نے - اور ابو بکرہ رض سے روایت ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں منا کے مقام قربانی کے دن اپنے خطبہ میں فرمایا کہ

اِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ

تمہارے خون اور مال اور عزتیں تمپر حرام ہیں مثل حرام ہونے اس دن کے اس مہینہ میں

هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

اس شہر میں خبردار رہیئے پہنچا دیا - متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے

عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا

کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ کفایت ہے تجھ کو صفیہ سے ایسا ایسا (یعنے اونکے عیبوں سے)

قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ

کہا بعض راویوں نے کہ عائشہ رض کی مراد اوس سے یہ تھی کہ صفیہ کوتاہ قد ہے آپنے فرمایا تونے ایسا کلمہ کہا کہ اگر دریا میں ملایا جاوے

الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهٗ اِنْسَانًا فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اِنْسَانًا

تو اوس سے ملجاوے تو اوسپر غالب آجاوے حضرت عائشہ نے کہا میں نے آپکے پاس، ایک انسان کی حکایت یعنی نقل کی آپنے فرمایا میں اس بات کو نہیں چاہتا کہ نقل کروں

وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

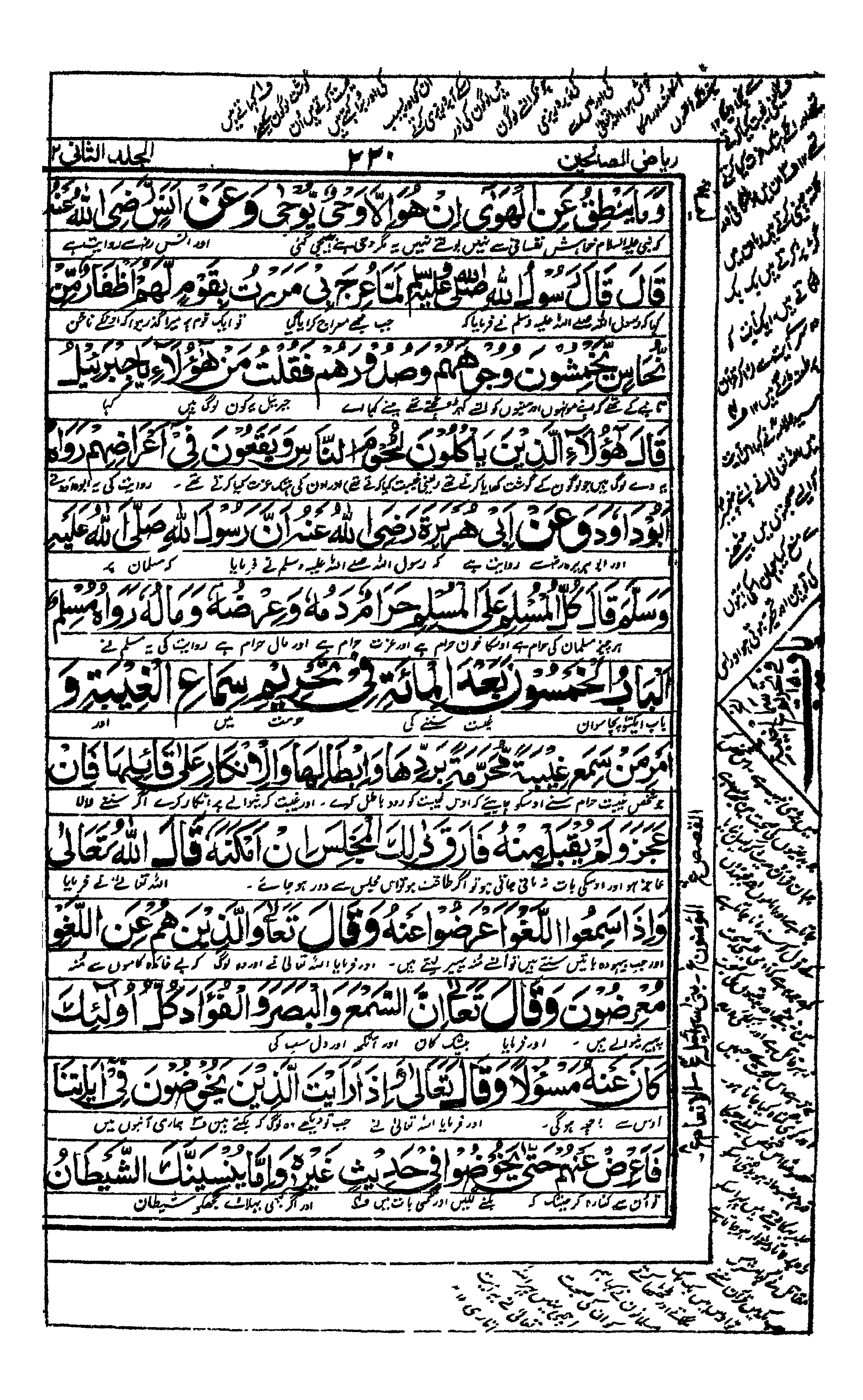
اور میرے لیئے ایسا اور ایسا ہو (یعنے مال) روایت کی یہ ابو داود نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن

صَحِيْحٌ وَمَعْنٰى مَزَجَتْهُ خَالَطَتْهُ مُخَالَطَةً يَتَغَيَّرُ بِهَا طَعْمُهٗ اَوْ رِيْحُهٗ لِشِدَّةِ

صحیح ہے اور مزجتہ کے معنے یہ ہیں کہ اوس سے ایسا مل جاوے کہ اوسکے مزہ اور بو کو بسبب اپنے بدبو کی سخت

نَتْنِهَا وَقُبْحِهَا وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ اَبْلَغِ الزَّوَاجِرِ عَنِ الْغِيْبَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور برائی کے شدت سے بدل ڈالے اور یہ حدیث غیبت سے روکنے والی باتوں میں سے بہت ہی ابلغ ہے - اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے -



وما ينطق عن الهوى إن هو إلا وحي يوحى وعن أنس رضي الله عنه

کہ نبی علیہ السلام خواہش نفسانی سے نہیں بولتے نہیں یہ مگر وحی بھیجی گئی اور انس رضہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما عرج بي مررت بقوم لهم أظفار من

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کرایا گیا تو ایک قوم پر میرا گذر ہوا کہ انکے ناخن

نحاس يخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء يا جبريل

تانبے کے تھے کہ اپنے مونہوں اور سینوں کو نوچتے کھرچتے تھے پس میں نے کہا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں

قال هؤلاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في أعراضهم رواه

کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھایا کرتے تھے (یعنی غیبت کیا کرتے تھے) اور ان کی بے عزتی کیا کرتے تھے۔ روایت کی یہ ابوداود نے

أبو داود وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه

اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر

وسلم قال كل المسلم على المسلم حرام دمه وعرضه وماله رواه مسلم

ہر چیز مسلمان کی حرام ہے اوسکا خون حرام ہے اور عزت حرام ہے اور مال حرام ہے روایت کی یہ مسلم نے

الباب الخمسون بعد المائة في تحريم سماع الغيبة و

باب ایک سو پچاسواں غیبت سننے کی حرمت میں اور

أمر من سمع غيبة محرمة بردها وإبطالها والإنكار على قائلها فإن

جو شخص غیبت حرام سنے اوسکو چاہیے کہ اوس غیبت کو رد و باطل کرے۔ اور غیبت کرنیوالے پر انکار کرے اگر سننے والا

عجز أو لم يقبل منه فارق ذلك المجلس إن أمكنه قال الله تعالى

عاجز ہو اور اوسکی بات نہ مانی جاتی ہو تو اگر طاقت ہو تو اوس مجلس سے دور ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وإذا سمعوا اللغو أعرضوا عنه وقال تعالى والذين هم عن اللغو

اور جب بیہودہ باتیں سنتے ہیں تو اونسے مونہہ پھیر لیتے ہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور وہ لوگ کہ بے فائدہ کاموں سے مونہہ

معرضون وقال تعالى إن السمع والبصر والفؤاد كل أولئك

پھیرنیوالے ہیں۔ اور فرمایا بیشک کان اور آنکھیں اور دل سب کی

كان عنه مسؤولا وقال تعالى وإذا رأيت الذين يخوضون في آياتنا

اوس سے پوچھ ہوگی۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب تو دیکھے وہ لوگ کہ بکتے ہیں ہماری آیتوں میں

فأعرض عنهم حتى يخوضوا في حديث غيره وإما ينسينك الشيطان

تو ان سے کنارہ کر جب تک کہ بکنے لگیں اور کسی بات میں اور اگر کبھی بھلادے تجھکو شیطان

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ

تو نہ بیٹھ بعد نصیحت کے بے انصاف قوم کے ساتھ اور ابوالدرداء رضی سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کی آبرو سے جواب دے ف۱ اللہ تعالےٰ

اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

قیامت کے دن اوسکے مونہ سے دوزخ کی آگ کو دور کرے گا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ف۲

وَعَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ الْمَشْهُوْرِ

اور عتبان بن مالک رضہ سے حدیث طویل مشہور میں روایت ہے۔

تَقَدَّمَ فِيْ بَابِ الرَّجَآءِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ

کہ اوسنے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے

فَقَالَ اَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ فَقَالَ رَجُلٌ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ

اور فرمایا مالک بن دخشم کہاں ہے ایک مرد نے کہا وہ منافق ہے اللہ تعالیٰ اور رسول سے

وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ اَلَا تَرَاهُ قَدْ

محبت نہیں رکھتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ بات مت کہو کیا تو جانتا نہیں کہ اوسنے

قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ

لا الٰہ الا اللہ کہا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے لا الٰہ الا اللہ

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعِتْبَانُ

کہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے آگ پر حرام کیا ہے متفق علیہ اور عتبان ساتھ کسرہ

بِكَسْرِ الْعَيْنِ عَلَى الْمَشْهُوْرِ وَحُكِيَ ضَمُّهَا وَبَعْدَهَا تَآءٌ مُثَنَّاةٌ مِّنْ فَوْقُ ثُمَّ

عین کے مشہور ہے اور روایت لیا گیا ضمہ اسکا اور بعد اسکے تا دو نقطوں والی کے اوپر سے پھر بار

بَآءٌ مُّوَحَّدَةٌ وَالدُّخْشُمُ بِضَمِّ الدَّالِ وَاِسْكَانِ الْخَآءِ وَضَمِّ الشِّيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ

موحدہ ہے اور دخشم ساتھ ضمہ دال اور سکون خار اور ضمہ شین دو نقطون والے کے

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ فِيْ قِصَّةِ

اور کعب بن مالک رضہ سے حدیث طویل میں اوسکی توبہ کے

تَوْبَتِهٖ وَقَدْ سَبَقَ فِيْ بَابِ التَّوْبَةِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ

ذکر میں جو باب التوبہ میں گذری ہے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم متوامر

ف۱ یعنے کوئی مسلمان بھائی کی غیبت وعیب جوئی کرتا ہو یہ سنکر اُس کو جواب دے اور اوس کی بات کو رد کرے ۱۲

ف۲ مسلمان بھائی کی آبرو سے جواب دینا اسطرح ہے کہ غیبت کرنے والا اگر جھوٹ بولتا ہے تو کہے کاذب ہے تو سچ نہیں بولتا اور اسکے مثل اگر وہ سچ کہتا ہو تو کہے تو بُرا کہتا ہے تو غیبت نکر تو اپنے بھائی مردہ کا گوشت مت کھا اور اسکے مانند اور اپنے بھائی کی خوبیاں کرنے لگ جائے ۱۲ منہ

جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ

تبوک میں لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اوس وقت آپ نے فرمایا کعب بن مالک نے کیا کیا (یعنی کیوں نہیں آیا) ایک مرد نے کہا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ

یا حضرت صلعم اوسکو اوسکی دو چادروں اور دونو کناروں کی طرف نظر کرنے نے روک لیا ہے آنے نہیں دیا معاذ بن جبل نے کہا

بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ

تو نے برا کہا واللہ یا حضرت صلعم ہم کو اوس کا حال بجز خیر کے معلوم نہیں رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عِطْفَاهُ جَانِبَاهُ وَهُوَ إِشَارَةٌ إِلَى إِعْجَابِهِ بِنَفْسِهِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے متفق علیہ عطفاہ کے معنے دونو طرف اوسکے یہ اشارہ ہے اسکا خوش ہونا ساتھ اپنے نفس کے

بَابُ مَا يُبَاحُ مِنَ الْغِيبَةِ

باب اوس غیبت کے بیان میں جو مباح و جائز ہے۔

اِعْلَمْ أَنَّ الْغِيبَةَ تُبَاحُ لِغَرَضٍ صَحِيحٍ شَرْعِيٍّ لَا يُمْكِنُ الْوُصُولُ إِلَيْهِ

تو جان لے کہ غیبت کسی طرح سے جو شرعاً صحیح ہو اور بدون غیبت کے کرنے حاصل نہ ہو سکے مباح و جائز ہے

إِلَّا بِهَا وَهُوَ بِسِتَّةِ أَسْبَابٍ الْأَوَّلُ التَّظَلُّمُ فَيَجُوزُ لِلْمَظْلُومِ أَنْ يَتَظَلَّمَ

اور اوس کے چھ سبب ہیں۔ پہلا سبب تظلم و فریاد کرنا ہے۔ مظلوم کو جائز ہے کہ ظالم کی طرف سے

إِلَى السُّلْطَانِ وَالْقَاضِي وَغَيْرِهِمَا مِمَّنْ لَهُ وِلَايَةٌ وَقُدْرَةٌ عَلَى إِنْصَافِهِ

بادشاہ اور قاضی وغیرہ کے پاس جن کو اوسکے انصاف کی قدرت ہو بیان کرے۔

مِنْ ظَالِمِهِ فَيَقُولُ ظَلَمَنِي فُلَانٌ بِكَذَا الثَّانِي الْاِسْتِعَانَةُ عَلَى تَغْيِيرِ

کہ فلاں شخص نے مجھ پر ایسا ایسا ظلم کیا ہے۔ دوسرا سبب گناہ کے تغیر

الْمُنْكَرِ وَرَدِّ الْعَاصِي إِلَى الصَّوَابِ فَيَقُولُ لِمَنْ يَرْجُو قُدْرَتَهُ عَلَى إِزَالَةِ

اور گنہگار کو نیکی کیطرف لانے پر استعانت ہے پس جس شخص کو گناہ کے زائل کرنے کی قدرت ہو۔ اوس کے پاس بیان کردے

الْمُنْكَرِ فُلَانٌ يَعْمَلُ كَذَا فَازْجُرْهُ عَنْهُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ وَيَكُونُ مَقْصُودُهُ

کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے تو اوسکو اس کام سے روک دے اور اس کہنے سے اوس کا مطلب

التَّوَصُّلَ إِلَى إِزَالَةِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ يَقْصِدْ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا الثَّالِثُ

صرف گناہ کا ازالہ ہو۔ اگر یہ مطلب نہ ہوگا۔ تو اس کا ذکر کرنا حرام ہوگا۔ تیسرا سبب

الْاِسْتِفْتَاءُ فَيَقُولُ لِلْمُفْتِي ظَلَمَنِي أَبِي أَوْ أَخِي أَوْ زَوْجِي أَوْ فُلَانٌ بِكَذَا

فتوے پوچھنا ہے مفتی کے پاس بیان کرے کہ میرے باپ یا بھائی یا خاوند یا فلاں شخص نے مجھ پر ایسا ایسا ظلم کیا ہے۔

فهل له ذلك وما طريقي في الخلاص منه وتحصيل حقي ودفع الظلم

کیا اوسکو یہ کام جائز تھا اور اب اس ظلم سے خلاصی کا طریقہ میرے لیے کیا ہے اور اپنے حق کے حاصل کرنے اور ظلم کے دفع کی

ونحو ذلك فهذا جائز للحاجة ولكن الاحوط والافضل ان يقول

کیا تدبیر ہے یہ کام حاجت کے لیے جائز ہے۔ لیکن احوط اور افضل یہ ہے کہ اس طرح بیان کرے

ما تقول في رجل او شخص او زوج كان من امره كذا فانه يحصل به الغرض

کہ تو کیا حکم دیتا ہے ایسے آدمی یا شخص یا خاوند کے حق میں کہ اوسکا حال ایسا ہے کہ اس سے بلا تعیین غرض ہو جائے گی

من غير تعيين ومع ذلك فالتعيين جائز كما سنذكره في حديث هند

اور باوجود اسکے معین کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہند کی

ان شاء الله تعالى الرابع تحذير المسلمين من الشر ونصيحتهم وذلك من

حدیث میں ذکر کرینگے۔ چوتھا سبب مسلمانوں کو برائی سے بچانا اور اون کی خیر خواہی کرنا ہے اور یہ کئی وجہ سے

وجوه منها جرح المجروحين من الرواة والشهود وذلك جائز باجماع

ہوسکتا ہے اون وجوہ سے ایک وجہ راویوں اور گواہوں کی جرح کرنی ہے جو حقیقت میں مجروح ہوں اور یہ کام مسلمانوں کی

المسلمين بل واجب للحاجة ومنها المشاورة في مصاهرة انسان او

اجماع سے جائز بلکہ حاجت کے وقت واجب ہو جاتا ہے اور اون وجوہ میں سے ہے کسی آدمی سے مصاہرت یا

مشاركته او ايداعه او معاملته بغير ذلك ومجاورته ويجب على

شراکت یا ودیعت یا اوس سے اوسکے سوا معاملہ کرنے اور مجاورت یعنی ہمسایہ بنانے کی بابت مشورہ کرنا۔ مشورہ دینے والے پر

المشاور ان لا يخفي حاله بل يذكر المساوي التي فيه بنية النصيحة

واجب ہے کہ اوسکا حال مخفی نہ رکھے بلکہ خیر خواہی کی نیت سے جو عیب اوس میں جانتا ہو سب بیان کر دیا کرے۔

ومنها اذا رأى متفقها يتردد الى مبتدع او فاسق يأخذ منه العلم و

اور اون وجوہ میں سے یہ ہے کہ جب کسی طالب العلم کو دیکھے کہ کسی بدعتی یا فاسق کے پاس علم سیکھنے کو جاتا ہے۔

خاف ان يتضرر المتفقه بذلك فعليه نصيحته ببيان حاله بشرط

اور اس علم پڑھنے والے کو ضرر کا خوف ہو تو اوسکو نصیحت کی نیت سے اوس بدعتی کا حال بیان کرے مگر اس میں

ان يقصد النصيحة وهذا مما يغلط فيه وقد يحمل المتكلم بذلك

غلطی کھا نیکا احتمال ہے اس لیے کہ کبھی بسبب حسد کے اوس کا حال برا بیان

الحسد ويلبس الشيطان عليه ذلك ويخيل اليه انه نصيحة فليتفطن

کر دیتا ہے اور شیطان اوسپر اوسکا حال مشتبہ کر دیتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ نصیحت ہے حالانکہ وہ حسد کیوجہ سے کرتا ہے پس آدمی کو چاہیے کہ سوچ سمجھ کر

لذلك ومنها ان يكون له ولاية لا يقوم بها على وجهها اما بان
جاہیئے۔ اور اُن وجوہ میں سے یہ بھی ہے کہ اوس شخص کو حکومت ہے کہ اوسکا انتظام پورا پورا نہیں کرتا یا اس سبب سے

لا يكون صالحا لها واما بان يكون فاسقا او مغفلا ونحو ذلك فيجب
کہ اوس کی لیاقت نہیں رکھتا یا فاسق یا غافل وغیرہ ہو پس واجب ہے کہ اوس کا حال

ذكر ذلك لمن له عليه ولاية عامة ليزيله او يولي من يصلح او يعلم
سنایا جائے اوس شخص کو کہ اوسپر حکومت عام رکھتا ہے تاکہ زائل کرے اسکو یا جو شخص اوسکی لیاقت رکھتا ہو اوسکو متولی کرے یا اوسکے حال کو

ذلك منه ليعامله بمقتضى حاله ولا يغتر به وان يسعى في ان يحثه
معلوم کرے تاکہ اوسکے حال کے موافق اوس سے معاملہ کرے اور اوسکے فریب میں نہ آجے اور اوسکو استقامت کی

على الاستقامة او يستبدل به والخامس ان يكون مجاهرا بفسقه
ترغیب دے یا اوسکو بدل دے اور پانچواں سبب یہ ہے کہ آدمی

او بدعته كالمجاهر بشرب الخمر ومصادرة الناس واخذ المكس وجباية
فسق و بدعت ظاہر کرنے والا ہو جیسا خمر خوری اور لوگوں پر ناحق جرمانہ کرنے یا ظلماً محصول لینے اور ظلم سے

الاموال ظلما وتولي الامور الباطلة فيجوز ذكره بما يجاهر به ويحرم
لوگوں کے مال لینے اور باطل و ناجائز کاموں کی ذمہ داری کرنے میں مجاہر ہو پس جو کام وہ ظاہر کرتا ہو اوسی کام کا ذکر کرنا جائز ہے اور دوسرے

ذكره بغيره من العيوب الا ان يكون لجوازه سبب اخر مما ذكرنا
عیوب کا ذکر کرنا حرام ہے مگر یہ کہ اوسکی جواز کیلیے جو اسباب ہمنے بیان کیے ہیں اون میں سے کوئی سبب پایا جاتا ہو (اوسوقت دوسرا عیب بھی ذکر کرنا جائز ہوگا۔

والسادس التعريف اذا كان الانسان معروفا بلقب كالاعمش
اور چھٹا سبب تعریف ہے جب آدمی کسی لقب سے مشہور ہو مثل اعمش ف اور

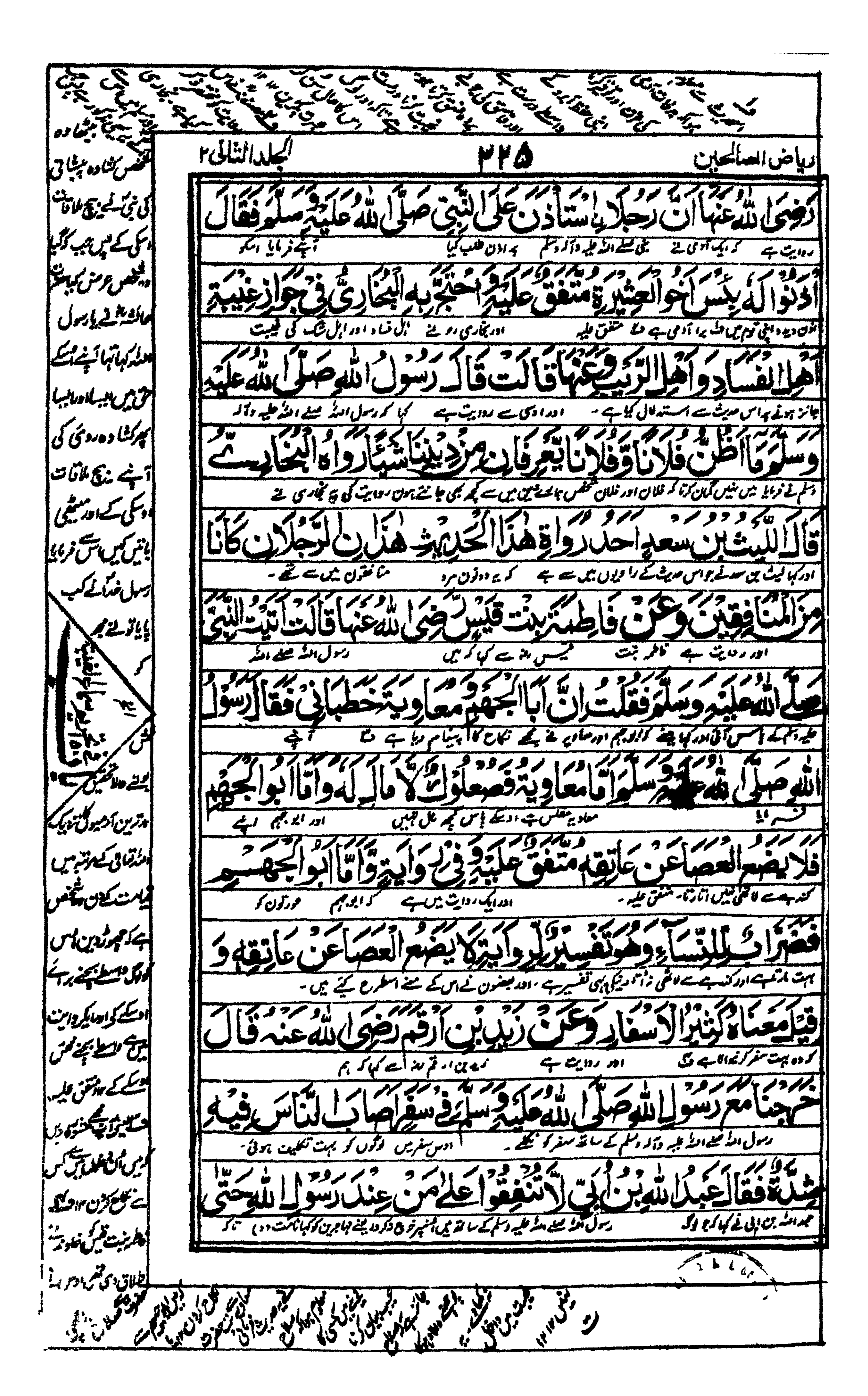
والاعرج والاعور والاصم والاعمى والاحول وغيرهم جاز تعريفهم
اعرج اور اعور اور اصم اور اعمے اور احول وغیرہا کے مشہور و معروف ہو تو اوس کی تعریف ان القاب سے کرنی

بذلك ويحرم اطلاقه على جهة التنقيص ولو امكن تعريفه بغير
جائز ہے اور تنقیص کی نیت سے ایسے القاب بولنے حرام ہیں اور اگر ان القاب کے سوا اوس کی تعریف ہو سکے

ذلك كان اولى فهذه ستة اسباب ذكرها العلماء واكثرها مجمع
تو بہتر ہے کہ ان القاب کو چھوڑ کر دوسرے طور سے تعریف کیا کرے پس یہ چھ سبب ہیں کہ علماء نے بیان کئے ہیں اور انمیں سے اکثر پر اجماع ہے

عليه ودلائلها من الاحاديث الصحيحة المشهورة فمن ذلك عن عائشة
اور اونکے دلائل احادیث صحیح مشہورہ ہیں منجملہ اونکے احادیث آئیندہ ہیں عائشہ رض سے

ف اعمش اس کو کہتے ہیں جنکی آنکھوں سے بیماری کے سبب آنسو بہا کریں، یہ کتب حدیث میں ایک مشہور راوی ہیں انکا نام سلیمان ہے اور لقب ان کا اعمش ہے اور اعرج لنگڑے کو کہتے ہیں۔ اور اعور کانے کو اور اصم بہرے کو اور اعمی اندھے کو اور احول کنج آنکھ والے کو یعنی جس کی آنکھیں ٹیڑھی ہوں ۱۲ اسے لینے اوسکے فسق وغیرہ کو زائل کرے ۱۲ ۱۲
عبدالاول السلفی الغزنوی



رضي الله عنها أن رجلا استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال
روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اذن طلب کیا آپ نے فرمایا اسکو

ائذنوا له بئس أخو العشيرة متفق عليه احتج به البخاري في جواز غيبة
اذن دیدو اپنی قوم میں وہ برا آدمی ہے متفق علیہ اور بخاری نے اہل فساد اور اہل شک کی غیبت

أهل الفساد وأهل الريب وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه
جائز ہونے پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ اور اوسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم ما أظن فلانا وفلانا يعرفان من ديننا شيئا رواه البخاري
وسلم نے فرمایا میں نہیں گمان کرتا کہ فلان اور فلان شخص جانتے ہیں ہمارے دین میں سے کچھ بھی جانتے ہوں روایت کی یہ بخاری نے

قال الليث بن سعد أحد رواة هذا الحديث هذان الرجلان كانا
اور کہا لیث بن سعد نے جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہے کہ یہ دونوں مرد منافقوں میں سے تھے۔

من المنافقين وعن فاطمة بنت قيس رضي الله عنها قالت أتيت النبي
اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم فقلت إن أبا الجهم ومعاوية خطباني فقال رسول
علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا میں نے کہ ابو جہم اور معاویہ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا ہے پس آپ نے

الله صلى الله عليه وسلم أما معاوية فصعلوك لا مال له وأما أبو الجهم
فرمایا معاویہ مفلس ہے اوسکے پاس کچھ مال نہیں اور ابو جہم اپنے

فلا يضع العصا عن عاتقه متفق عليه وفي رواية وأما أبو الجهم
کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا۔ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ابو جہم عورتوں کو

فضراب للنساء وهو تفسير لرواية لا يضع العصا عن عاتقه و
بہت مارتا ہے اور کندھے سے لاٹھی نہ اتارنے کی یہی تفسیر ہے۔ اور بعضوں نے اس کے معنے اسطرح کیے ہیں۔

قيل معناه كثير الأسفار وعن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال
کہ وہ بہت سفر کرنے والا ہے اور روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم

خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر أصاب الناس فيه
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کو نکلے اوس سفر میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی۔

شدة فقال عبد الله بن أبي لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى
عبد اللہ بن ابی نے کہا کہ جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں انپر خرچ نہ کرو تاکہ

يَنْفَضُّوا وَقَالَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ فَاَتَيْتُ

نے لوگو پراگندہ ہو جائیں اور کہا کہ اگر ہم مدینہ کو واپس گئے تو قسم ہے کہ عزت والا ذلیل کو نکال دے گا پھر میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو　اس بات کی خبر کر دی　اپنے عبد اللہ بن

اُبَيٍّ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهٗ مَا فَعَلَ فَقَالُوْا كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ابی کو بلا بھیجا او سنے قسم کھائی کہ میں نے یہ کام نہیں کیا لوگوں نے کہا زید بن ارقم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جھوٹ کہدیا

سَلَّمَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْهُ شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقِيْ اِذَا جَاءَكَ

لوگوں کے اس کہنے سے میرے جی کو رنج ہوا تا کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق کے لئے　قرآن میں اذا جاءک

الْمُنَافِقُوْنَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا

المنافقون نازل فرمائی پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو بلایا کہ ان کے لئے　استغفار کریں　انہوں نے آنے سے

رُءُوْسَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدُ امْرَاَةُ اَبِيْ

سر پھیرا　متفق علیہ　اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابو سفیان کی　عورت

سُفْيَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَّلَيْسَ

مسماۃ ہند نے　نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا　کہ ابو سفیان مرد بخیل ہے　اس قدر

يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَ خُذِيْ

خرچ نہیں دیتا جو مجھے اور میری اولاد کو کفایت کرے. مگر یہ کہ میں بلا انکے اطلاع کے لے لوں آپنے　فرمایا

مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ جس قدر تجھے　اور تیری اولاد کو کفایت کرے لے لیا کر　متفق علیہ

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ النَّمِيْمَةِ

باب　اکیاون　نمیمہ کے　حرمت کے بیان میں

وَهِيَ نَقْلُ الْكَلَامِ بَيْنَ النَّاسِ عَلٰى جِهَةِ الْاِفْسَادِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَمَّازٍ

اور نمیمہ لوگوں میں فساد ڈالنے کی نیت سے ایک دوسرے کے کلام نقل کرنے کو کہتے ہیں.　اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عیب کرنیوالا

مَشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ وَقَالَ تَعَالٰى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ

کے چلنے والا ساتھ چغلی کے　اور　فرمایا نہیں بولتا کوئی بات　مگر اوس کے پاس　نگہبان طیار رہے

وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے　روایت ہے.　کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے　فرمایا

سورۃ القلم ع ۱ - سورۃ ق ع ۲

ف یعنی مہاجرین کو کہا مست دو ۱۲ منہ. عزت والے اپنا نفس مراد لیا اور ذلیل سے ذات شریف رسول اللہ صلعم کی منہ. اپنے انکار کیا اور رنج دیا ۱۲ منہ. ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا حق دوسرے پر ہو تو وہ شخص اس دوسرے کے مال سے اپنا حق بغیر اجازت اس دوسرے کے لے سکتا ہے مگر دوسری روایت میں آیا ہے لا تخن من خانک یعنی جس نے تیری خیانت کی ہے تو اس کی خیانت نکر تو اس حدیث کے نہی کو علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تنزیہ اور احتیاط پر حمل کیا ہے اور ہند والی حدیث کو جواز پر یعنی اگر اپنا حق اسکے مال سے لیلیوے تو جائز ہے اور مال اسکے پر حلال ہے اور اگر بغیر اجازت اسکے اپنا مال نہ لیوے تو زیادہ تقوی اور پرہیزگاری ہے ۱۲ عبد الاول الغزنوی السلفی تغمدہ اللہ بغفرانہ.

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

کہ چغل خور بہشت میں نہ جاوے گا۔ متفق علیہ ہے اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے پس آپنے فرمایا کہ ان قبروں والوں کو عذاب کیا جاتا ہے اور یہ

يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ بَلٰى اِنَّهُ كَبِيْرٌ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ

بڑے امر میں عذاب نہیں کیے جاتے۔ ہاں بیشک وہ بڑا ہے اے پر ایک انہیں سے چغلی کیا کرتا تھا۔

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ اِحْدٰى رِوَايَاتِ

اور دوسرا اپنے بول سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔ متفق علیہ۔ اور یہ عبارت بخاری کی ایک روایت

الْبُخَارِيِّ قَالَ الْعُلَمَآءُ مَعْنٰى وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَيْ كَبِيْرٍ فِيْ زَعْمِهِمَا

کی ہے۔ علماء نے اسکے معنے اسطرح کیے ہیں کہ وہ دونوں ایسے امر میں عذاب کیے جاتے ہیں کہ اون کے زعم میں بڑا نہ تھا

وَقِيْلَ كَبِيْرٌ تَرْكُهٗ عَلَيْهِمَا وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ

اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوس کام کو ترک کرنا ان پر بڑا بھاری معلوم دیتا تھا۔ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيْمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں تبلاتا ہوں تم کو کہ بہتان کیا چیز ہے۔ وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے لوگوں میں

النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلْعَضْهُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الضَّادِ

فساد ڈالے روایت کی یہ مسلم نے عضہ ساتھ فتح عین مہملہ اور سکون ضاد

الْمُعْجَمَةِ وَبِالْهَاءِ عَلٰى وَزْنِ الْوَجْهِ وَرُوِيَ الْعِضَةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ

معجمہ کے ہے اور ساتھ ہا کے ہے۔ موافق وزن وجہ کے اور روایت کیا گیا ہے عضہ ساتھ کسرہ عین اور فتح

الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ عَلٰى وَزْنِ الْعِدَةِ وَهِيَ الْكَذِبُ وَالْبُهْتَانُ وَعَلَى الرِّوَايَةِ

ضاد معجمہ کے موافق وزن عدۃ کے اور اس کا معنے جھوٹ اور بہتان کے ہے۔ اور پہلی روایت میں

الْاُوْلٰى الْعَضْهُ مَصْدَرٌ يُقَالُ عَضَهَهٗ عَضْهًا اَيْ رَمَاهُ بِالْعَضْهِ

عضہ مصدر ہے عرب کہتے ہیں عضہہ عضہا یعنے اوسکے ذمہ جھوٹ لگا دیا

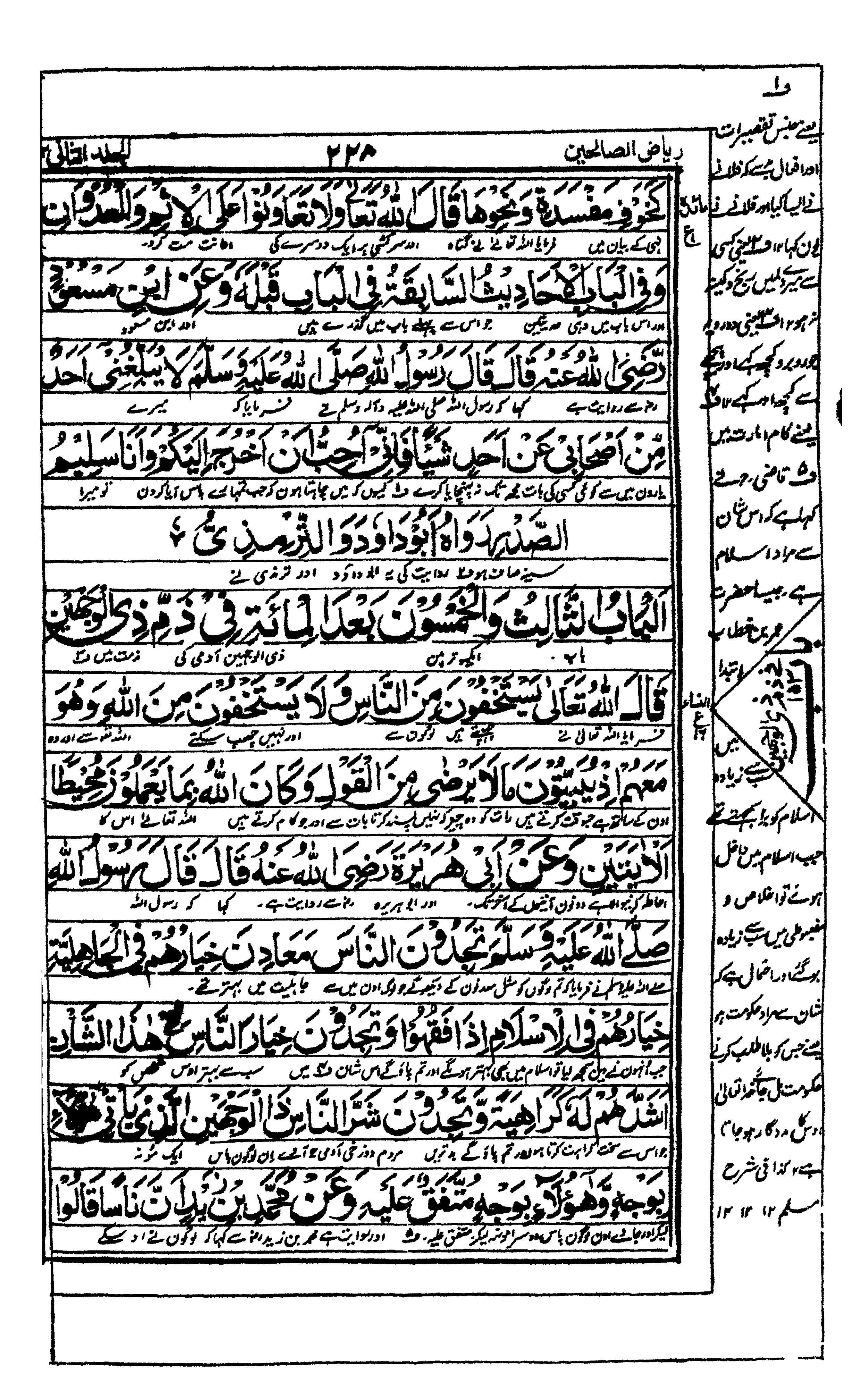
اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ نَقْلِ

باب ایکسو باون منع نقل

الْحَدِيْثِ وَكَلَامِ النَّاسِ اِلٰى وُلَاةِ الْاُمُوْرِ اِذَا لَمْ يَدْعُ اِلَيْهِ حَاجَةٌ

و فساد وغیرہ کے نہ ہو اوس وقت جب حاجت لوگوں کے کلام حاکموں کے پاس نقل کرنے کی۔

وا
یعنے جو فساد کرنے
کے واسطے لوگوں
کی
بات
ادہر کہے وہ
بہشت سے محروم ہے
کہ شیطان کی خواہش نے
اختیار کی ۱۲ ف



نحوه مفسدة ونحوها قال الله تعالى ولا تعاونوا على الإثم والعدوان المائدة ع
نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے گناہ اور سرکشی پر ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔

وفي الباب الأحاديث السابقة في الباب قبله وعن ابن مسعود
اور اس باب میں وہی حدیثیں جو اس سے پہلے باب میں گذرے ہیں اور ابن مسعود

رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبلغني أحد
رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے

من أصحابي عن أحد شيئا فإني أحب أن أخرج إليكم وأنا سليم
یاروں میں سے کوئی کسی کی بات مجھ تک نہ پہنچایا کرے ف کیوں کہ میں چاہتا ہوں کہ جب تمہارے پاس آیا کروں تو میرا

الصدر رواه أبو داود والترمذي
سینہ صاف ہو ف روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے

الباب الثالث والخمسون بعد المائة في ذم ذي الوجهين
باب ایک سو ترپن ذی الوجہین آدمی کی مذمت میں ف

قال الله تعالى يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله وهو النساء ع ۱۶
فرمایا اللہ تعالیٰ نے چھپتے ہیں لوگوں سے اور نہیں چھپ سکتے اللہ تعالیٰ سے اور وہ

معهم إذ يبيتون ما لا يرضى من القول وكان الله بما يعملون محيطا
اون کے ساتھ ہے جب گفت کرتے ہیں رات کو وہ چیز کہ نہیں پسند کرتا بات سے اور جو کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا

الآيتين وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله
احاطہ کرنیوالا ہے دونوں آیتوں کے آخر تک۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم تجدون الناس معادن خيارهم في الجاهلية
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کو مثل معدنوں کے دیکھو گے جو لوگ اون میں سے جاہلیت میں بہتر تھے۔

خيارهم في الإسلام إذا فقهوا وتجدون خيار الناس في هذا الشأن
جب انہوں نے دین سمجھ لیا تو اسلام میں بھی بہتر ہو گئے اور تم پاؤ گے اس شان ف میں سب سے بہتر اوس شخص کو

أشدهم له كراهية وتجدون شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي
جو اس سے سخت کراہت کرتا ہو اور تم پاؤ گے بدترین مردم دو رخی آدمی کو آئے ان لوگوں پاس ایک مونہ

هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه متفق عليه وعن محمد بن زيد أن ناسا قالوا
لیکر اور جائے اون لوگوں پاس دوسرا مونہہ لیکر متفق علیہ۔ ف اور روایت ہے محمد بن زید رضہ سے کہا کہ لوگوں نے اد سکے

ف ۱ یعنے بعض تقصیرات اور افعال میرے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یوں کہا اف یعنی کسی سے میرے دل میں رنج و کینہ نہ ہو ۲ اف یعنی دو رو یا دو رویہ ہو کہ جب کہے اور سے کہے اور سے کہے ۳ اف یعنے کام امارت میں ف قاضی رحمہ نے کہا ہے کہ اس شان سے مراد اسلام ہے جیسا حضرت عمر بن خطاب ابتدا میں سب سے زیادہ اسلام کو برا سمجھتے تھے جب اسلام میں داخل ہوئے تو اخلاص و مضبوطی میں سب سے زیادہ ہو گئے اور احتمال ہے کہ شان سے مراد حکومت ہو یعنے جس کو بلا طلب کرنے حکومت مل جائے تو اللہ تعالیٰ اوس کا مددگار رہو جاتا ہے کذا فی شرح مسلم ۱۲ ۱۲ ۱۲

لِجِدٍّ هٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ

دادا عبد اللہ بن عمر رضہ کو کہا کہ ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں ان کے رو برو

بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى

باتیں کرتے ہیں بخلاف ان باتوں کے کہ جب اون کے پاس سے چلے جاتے ہیں ف عبد اللہ بن عمر رضہ نے کہا ہم

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسکو نفاق شمار کیا کرتے تھے ۔ روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الْكَذِبِ

باب ایک سو چون جھوٹ بولنے کے حرام ہونے کے بیان میں ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ وَقَالَ تَعَالٰى مَا يَلْفِظُ مِنْ

فرمایا اللہ تعالے نے تو مت پیچھے چل اوس چیز کے کہ تجھ کو اسکا علم نہیں اور فرمایا نہیں بولتا

قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کوئی بات مگر اوسکے پاس نگہبان طیار ہے ۔ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہے اور

الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ

نیکی بہشت میں پہونچاتی ہے ۔ اور البتہ مرد سچ بولتا ہے ۔ یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا ف

صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَ

لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہونچاتی ہے اور

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

مرد جھوٹ بولا کرتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے ۔ متفق علیہ ۔ اور عبد اللہ

ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ابن عمرو بن عاص رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ

چار چیزیں ہیں کہ جس میں یہ چاروں ہوں گی وہ منافق ہے ۔ اور جس میں ایک خصلت ہوگی اون چاروں میں سے

كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ

تو اسمیں ایک ہی نفاق کی خو ہے یہانتک کہ اسکو چھوڑ دے ایک تو یہ کہ جب امانت رکھے تو اوسمیں خیانت کرے دوسری یہ کہ جب بات کہے ۔

ف ۱ یعنے اُن کے روبرو کچھ کہتے ہیں اور پیچھے اوسکے خلاف باتیں کرتے ہیں ۱۲ ف ۲ کہ لکھا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق یعنے سچوں کی فہرست میں اسکا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اسکے سچ کا اثر ہوتا ہے ۱۲

كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ سَبَقَ بَيَانُهُ مَعَ

تو جھوٹ بولے تیسرے یہ کہ جب قول اور اقرار کرے تو اسکے خلاف کرے چوتھے یہ کہ جب لڑے اور جھگڑا کرے تو ناحق پر چلے اور بیان اسکا پہلے متفق علیہ اوس

حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ فِي بَابِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

کے ساتھ حدیث ابو ہریرہ اوس کی مانند کے باب الوفاء بالعہد میں گذر چکا ہے۔ اور ابن عباس

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ

رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بے دیکھے اپنی طرف سے بنا کر خواب بیان کرے

لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى

اوسپر یہ حکم ہوگا کہ دو جَو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہ کبھی نہ کر سکے گا اور جو شخص کان لگائے کسی قوم کی بات سننے کے

حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ

واسطے اور وہ لوگ اوسکے سننے کو برا جانتے ہوں تو اوسکے دونوں کانوں میں سیسہ پگھلا ہوا قیامت کیدن ڈالا جائیگا اور جس شخص نے تصویر

صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

بنائی یعنے جاندار کی نقل اسکو عذاب کیا جائیگا اور اس کی تکلیف دیا جائیگا کہ اوسمیں جان ڈالے اور جان ڈالنا اوس سے کبھی نہ ہو سکیگا روایت کی بخاری نے

تَحَلَّمَ أَيْ قَالَ إِنَّهُ حَلَمَ فِي نَوْمِهِ وَرَأَى كَذَا وَكَذَا وَهُوَ كَاذِبٌ وَالْآنُكُ

تحلم یعنے یہ کہا کہ تحقیق مجھ کو خواب نظر آئی اور سوتے خواب میں فلاں فلاں بات دیکھی درحالیکہ وہ جھوٹا ہو۔ آنک

بِالْمَدِّ وَضَمِّ النُّونِ وَتَخْفِيفِ الْكَافِ وَهُوَ الرَّصَاصُ الْمُذَابُ وَعَنْ

ساتھ مد اور ضمہ نون کے اور تخفیف کاف کے قلعی پگھلی ہوئی کو کہتے ہیں۔ اور

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَى الْفِرَى

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب جھوٹوں سے بڑا جھوٹ یہ ہے

أَنْ يُرِيَ الرَّجُلُ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَعْنَاهُ يَقُولُ رَأَيْتُ

کہ آدمی اپنے دونوں آنکھوں کو وہ دکھلاوے جو انہوں نے نہیں دیکھا روایت کی یہ بخاری نے اور معنے یہ ہے کہ کہے سوتے خواب میں

فِيمَا لَمْ يَرَهُ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ

دیکھی وہ چیز کہ اوسنے نہیں دیکھی۔ اور روایت ہے سمرہ بن جندب رضہ سے کہ رسول اللہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ

صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے یاروں کو فرمایا کرتے تھے۔ کیا تم میں سے کسی نے

مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ

کوئی خواب دیکھا ہے پس جسکو اللہ تعالی چاہتا کہ اپنا خواب حضرت صلعم کے پاس بیان کرے وہ اپنا خواب کرتا ایک روز آپنے فرمایا کہ آج

منافق دو قسم ہیں ایک یہ کہ دل میں کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار اور دوسرے کیفیت جو منافق کے سی طرح کے تھے وہ منافق ایک دل میں کفر نہیں بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد ... امور میں گرفتار ہو اس حدیث میں دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے خلاف تو یہ تھا کہ آدمی ان بد کاموں سے بچتا پھر جب ان کاموں میں گرفتار رہا تو اسلام کا للعت ... وہیں کچھ ... نفی ہے ... اس واسطے اوس کو منافق فرمایا

... یعنی عذاب اوسپر جبھی ہر وقت نہ ہوگا ... آنکھوں کو دکھلاوے آخر یعنے وہ خواب بیان کرے جو انہوں نے نہ دیکھا ہو یہ بڑا جھوٹ تھا اسلئے ہے کہ اوسنے اللہ تعالے ہی خواب دکھلانے کو فرشتہ بھیجتا ہے کذا فی النہایہ

غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ إِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا

رات کو میرے پاس دو آنیوالے آئے (یعنے خواب میں) اور انہوں نے مجھے کہا چلیئے۔ میں اونکے ساتھ چلا

وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا هُوَ آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ

تو ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے کہ وہ لیٹا ہوا تہا اور دوسرا آدمی

يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هٰهُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ

ایک پتھر لیئے کھڑا ہوا اوسکے سر کو کچلتا ہے پس جب مارتا ہے تو پتھر ڈہلک آتا ہے ادہر کو اور وہ اس پتھر کے پیچھے جاتا ہے

فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ

جب وہ پتھر کو پکڑ لاتا ہے تو اوسکے واپس آنے تک اوس کا سر پھر ویسا ہی ثابت ہو جاتا ہے جیسا پہلے تہا وہ پھر اوسکے ساتھ ویسا ہی

بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ قَالَا

کرتا ہے جیسا پہلی بار کیا تھا ف۱ رسول اللہ نے فرمایا یعنے اون دونوں کو کہا سبحان اللہ یہ کیا ہے ف۲ اون دونوں نے کہا

لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ

چلے چلو ف۳ سو ہم وہاں سے چلے تا کہ ایک آدمی کے پاس آئے کہ پشت پر چت لیٹا ہوا تہا۔ اور دوسرا آدمی

قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ فَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ

لوہے کا آنکڑا لیئے اوسپر کھڑا ہے اور اس کی موں٘ہ کی ایک طرف آتا ہے اور اوسکے کھینچے

شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ

اور آنکھ اور ناک میں ڈالکر چیرتا ہے پہر دوسری طرف کو پہرتا ہے۔

الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ

اور اس دوسری طرف بھی اسی طرح کرتا ہے۔ جو پہلی طرف میں کیا تہا۔ وہ اس طرف سے فارغ نہیں ہوتا

الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذٰلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ

کہ پہلی طرف ویسے ہی صحیح و ثابت ہو جاتی ہے جیسے پہلے تھی وہ پھر

مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَانِ قَالَا لِي

پہلی طرف سے وہی حال کرتا ہے جو پہلی بار کیا تہا آپنے فرمایا یعنے کہا سبحان اللہ یہ کون ہیں۔ اون دونوں نے مجھے کہا

انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ فَإِذَا فِيهِ

چلے چلو ہم ایک جگہ پر آئے کہ تنور کے مثل تھی۔ کہا راوی نے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپنے فرمایا کرتا کہ اس میں

لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَإِذَا هُمْ

شور اور آوازیں ہیں۔ ہمنے اوس میں نظر کی تو اس میں مرد اور عورتیں ننگی ہیں اور اونکے

ف۱ یعنے پہر پتھر مارکر اوسکا سر کچلتا ہے ۱۲

ف۲ یعنے مجھے بتلاؤ کہ یہ کون شخص ہے اور یہہ کام اس سے کیوں ہو رہا ہے ۱۲

ف۳ یعنے ابھی مت پوچھ اور عجائب دیکھنے ہیں اس کی تعبیر پھر بتلائے گی ۱۲ ۱۲ ۱۲

يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قُلْتُ مَا

نیچے سے آگ کا شعلہ آتا ہے جب وہ شعلہ اون کو گھتا ہے تو وے چیخیں مارتے ہیں۔ میں نے کہا یہ

هٰؤُلَاءِ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

کون ہیں اون دونوں نے مجھے کہا چلے چلو سو ہم نے چلے تا کہ ایک نہر پر آئے اور کہا راوی نے میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا

أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ

کہ وہ نہر خون کے مانند سرخ تھی اور نہر میں ایک آدمی تیراک تیر تا ہے۔ اور نہر کے کنارہ پر ایک آدمی نے

قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ

اپنے پاس بہت پتھر جمع کر رکھے ہیں۔ اور تیراک کچھ قدر تیرتا ہے۔ پھر اوس شخص کے پاس آتا ہے۔

الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ فَيَسْبَحُ

جس نے اپنے پاس پتھر جمع کر رکھے ہیں پس یہ اوس کے پاس آکر اپنا منہ کھول دیتا ہے اور وہ شخص کنارہ والا اسکے منہ میں پتھر ڈالدیتا ہے وہ

ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَانِ

پھر جب لوٹ کر اوسکے پاس آتا ہے تو پھر منہ کھول دیتا ہے اور وہ اوسکے منہ میں پتھر ڈالدیتا ہے میں نے ان دونوں کو کہا یہ کیا ہے انہوں نے کہا

قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ أَوْ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ

کہ چلے چلو پس ہم گئے ایک بدشکل کے پاس آئے یا وہ مرد بہت کریہ اس شخص سے کہ دیکھے تو

رَجُلًا مَرْآةً فَإِذَا هُوَ عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا قَالَا

از روئے شکل کے پس ناگاہ اوسکے نزدیک آگ ہے وہ اس آگ کو جلاتا ہے اور اوسکے گرد پھرتا ہے میں نے اونکو کہا یہ کون ہے اون دونوں نے کہا

لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ

چلے چلو۔ سو ہم چلے پس ایک باغ سرسبز میں آئے کہ اوس میں بھاری شگوفے ہر قسم کے

الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهُ

موجود تھے اور باغ کے درمیان ایک آدمی ایسا بلند قامت تھا کہ بسبب درازی کے اوسکا سر دکھائی نہ

طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ

دیتا تھا۔ اور اوس آدمی کے گرد لڑکے لڑکیاں بہت تھیں کہ ویسے وے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

قُلْتُ مَا هٰذَا وَمَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا إِلٰى

میں نے کہا یہ کیا ہے اور یہ کون لوگ ہیں اون دونوں نے مجھے کہا چلے چلو پس ہم چلے اور ایک

دَوْحَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ قَطُّ دَوْحَةً أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَا لِي ارْقَ

بڑے درخت کے پاس آئے کہ میں نے اوس سے بڑا اور خوبصورت درخت کبھی نہ دیکھا تھا انھوں نے مجھے کہا کہ اس درخت پر چڑھ

فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا

جب ہم اوپر چڑھ گئے تو ایک شہر میں پہنچے جو بنایا گیا ہے ساتھ سونے کی اینٹوں کے اور ساتھ چاندی کی اینٹوں کے پس آئے

بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ

شہر کے دروازہ پر اور دروازہ کھلوایا پس دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا جب ہم اوس میں داخل ہوئے۔ تو ہم کو کچھ مرد ملے کہ اون کی پیدائش میں سے

خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَا

کچھ حصہ تو نہایت ہی خوبصورت تھا اوس سے کہ جسکو تو دیکھنے والا ہے اور کچھ حصہ نہایت ہی بدشکل اور بدصورت ہے جسکو تو دیکھنے والا ہے ان دونوں نے وہ

لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ فَإِذَا هُوَ نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ

انکو کہا کہ اس نہر میں گر جاؤ وہ نہر تھی عرض میں بہتی گویا اوسکا پانی

الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ

سفیدی میں خالص دودھ کے مانند تھا لوگ گئے اور اوسمیں گر پڑے پھر جب لوٹ کر ہمارے پاس آئے تو وہ بدصورتی

ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ

اون سے زائل ہوگئی تھی اور بہت ہی خوش شکل ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اون دونوں نے مجھے کہا کہ یہ جنت

عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ

عدن ہے اور یہ تیرا گھر ہے پس میری آنکھ بلند ہوگئی دیکھا تو ایک حویلی ابر سفید کے مانند

الْبَيْضَاءِ قَالَا لِي هَذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللهُ فِيكُمَا فَذَرَانِي

نظر آئی اون دونوں نے کہا یہ تیرا گھر ہے میں نے اون کو کہا خدا تعالےٰ تم کو برکت دے تم مجھے چھوڑ دو

فَأَدْخُلَهُ قَالَا أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ قُلْتُ لَهُمَا فَإِنِّي رَأَيْتُ مُنْذُ

کہ میں اسمیں داخل ہو جاؤں انہوں نے کہا ابھی نہیں لیکن تو اس میں داخل ہونے والا ہے۔ میں نے ان کو کہا کہ آج رات کو

اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ قَالَا لِي أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ أَمَّا الرَّجُلُ

میں نے بہت عجائب دیکھے ہیں جو میں نے دیکھے ہیں یہ کیا ہیں انہوں نے کہا کہ ہم تجھ کو ان کی خبر بتا دینگے لیکن وہ پہلا

الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ

مرد جسکے پاس تو آیا تھا اور اوسکا سر پتھر سے توڑا جاتا تھا وہ وہ شخص ہے جسنے

الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَوٰةِ الْمَكْتُوبَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ

قرآن پڑھا پھر چھوڑ دیا اور نماز فریضہ سے سو جایا کرتا پڑھتا نہ تھا اور وہ مرد جس پر تم گذرے جس کے

عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ

جبڑے چیرے جاتے تھے۔ اور ناک اور آنکھ پیچھے کی طرف توڑ کر نکالی جاتی تھی۔

فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ وَأَمَّا الرِّجَالُ

سو یہ وہ آدمی ہے جو گھر سے نکل کر لوگوں میں ایسا جھوٹ بولتا ہے سارے جہان میں مشہور ہو جاتا ہے اور مرد

وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ هُمْ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي وَ

اور عورتیں ننگی جو تنور جیسے مکان میں تھے سو وہ مرد اور عورتیں ہیں جو زنا کرتی ہیں

أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَوا

اور وہ آدمی جو نہر میں تیرتا ہے اور اُسکے مونہہ میں پتھر ڈالے جاتے ہیں سو بیاج

وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا

کہانیوالا ہے اور آدمی بدشکل جس کے پاس آگ تھی۔ اور وہ آگ کو جلاتا تھا اور اوسکے گرد پھرتا تھا

فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ

وہ دوزخ کا داروغہ ہے اور وہ آدمی دراز قامت جو باغ میں تھا وہ

إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ

ابراہیم ہیں اور جو لڑکے اوسکے گرد ہیں وہ تھے جو فطرت پر مرے ہیں اور

فِي رِوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ

برقانی کی روایت میں وہ ہیں جو فطرت پر پیدا ہوئے تھے مسلمانوں میں سے کسی نے عرض کی کہ یا رسول

اللهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ

اللہ اور مشرکوں کی اولاد (یعنے اونکا کیا حال) فرمایا اور مشرکوں کی

الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ

اولاد بھی (یعنے اون کے سپرد ہوتی ہے) اور جن لوگوں کی پیدایش کا کچھ حصہ خوش شکل اور کچھ بدشکل تہا

فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

سو وے لوگ ہیں جنہوں نے نیک عمل اور برے ملے جلے کیے ہیں خدا تعالی نے اونسے درگذر کیا روایت کی یہ بخاری نے

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ

اور اوس کی ایک روایت میں ہے کہ (یعنے آپنے فرمایا) میں نے آج رات کو دیکھا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھے زمین پاک کیطرف لیگئے

ثُمَّ ذَكَرَهُ وَقَالَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ

پھر اس حدیث کو ذکر کیا اور فرمایا پہر ہم ایک گڑہے پر جو مثل تنور کے تہا۔ اوسکا منہ تنگ اور اندر

وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا

کشادہ ہے نیچے اوسکے نیچے آگ جل رہی ہے پس جس وقت کہ اوپر اٹھتی آگ، اوپر کو اٹھتے آدمی یہانتک کہ قریب تہا کہ نکل پڑیں۔

وإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة وفيها حتى أتينا على

پھر جب بجھتی تھی تو اوسکے اندر ہوجاتے تھے اوسا میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں اور اُس روایت میں ہے کہ ہم

نهر من دم ولم يشك فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط

ایک خون کی نہر پر پہنچے اوسمیں ایک مرد کھڑا ہے اور نہر کے کنارے پر

النهر رجل وبين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا

ایک مرد ہے اوسکے دونوں ہاتھوں میں پتھر ہیں سو وہ مرد سامنے چلا جو نہر میں تھا۔ سو جب

أراد أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما

کہ اوسنے نکلنا چاہا کنارے والے مرد نے اوسکے مونہہ میں پتھر مار کر ہٹادیا جہاں کہ وہ تھا سو جب وہ

جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان وفيها فصعدا بي الشجرة

نکلنے لگتا تھا اوسکے مونہہ میں پتھر مارتا تھا اور وہ اپنے مکان پر پلٹ جاتا تھا۔ اور اُس روایت میں ہے کہ وہ دونوں مجھے ایک درخت پر چڑھا لیگئے

فأدخلاني دارا لم أر قط أحسن منها فيها رجال شيوخ وشباب وفيها

اور ایک گھر میں مجھے داخل کیا کہ مینے کبھی اوس سے بہتر اور خوبصورت گھر نہیں دیکھا اوسمیں مرد ہیں بڈھے اور جوان اور اُس روایت میں ہے۔

الذي رأيته يشق شدقه فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه

کہ وہ شخص جو تمنے دیکھا تھا اوسکا گلپھڑا چیرا جاتا تھا سو وہ بہت جھوٹ بولنے والا ہے کہ جھوٹی باتیں بناکر لوگوں سے کہتا تھا لوگ اوس سے سیکھ کر

حتى تبلغ الآفاق فيصنع به إلى يوم القيامة وفيها الذي رأيته يشدخ رأسه

اور اون سے نقل کرتے تھے یہاں تک کہ سارے جہان میں جھوٹ مشہور ہو جاتا تھا اوسپر یہ عذاب قیامت تک ہوا کریگا۔ اور اُس روایت میں ہے کہ جو شخص تمنے دیکھا

فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل فلم يعمل به بالنهار فيفعل

سو وہ مرد ہے جسکو خدا نے قرآن سکھلایا سو وہ قرآن سے غافل ہوکر رات کو سو رہا یعنے تہجد میں قرآن نہ پڑھا اور دن کو اوسپر عمل نہ کیا۔ یہ عذاب

به إلى يوم القيامة والدار الأولى التي دخلت دار عامة المؤمنين وأما

اوسکو قیامت تک ہوا کریگا اور پہلا گھر جس میں تو داخل ہوا تھا وہ عام ایمان داروں کا مقام ہے۔

هذه الدار فدار الشهداء وأنا جبريل وهذا ميكائيل فارفع رأسك

اور یہ گھر تو شہیدوں کا گھر ہے۔ اور میں جبرئیل ہوں اور یہ میکائیل ہے تو اپنا

فرفعت رأسي فإذا فوقي مثل السحابة قالا ذاك منزلك قلت

سر اٹھا سو مینے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بدلی سی ہے انہوں نے کہا یہ تیرا مقام ہے

لهما دعاني أدخل منزلي قالا إنه قد بقي لك عمر لم تستكمله

مینے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کہ میں اپنے مکان میں جاؤں انہوں نے کہا کہ ابھی تیری عمر باقی ہے کہ تو نے ابھی اوسکو پورا نہیں کیا۔

ف۱ قوله قرآن سکھلایا الخ۔ اوسکے معنے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ اس سے مراد رات کے نفل یعنی تہجد مراد ہیں تو اس معنی پر حافظوں کیلئے تہجد کا پڑھنا بہت ضروری ہوگا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد فرض نماز ہے اور قرآن مجید کے سیکھنے کا ذکر اس لئے کیا کہ علما کو تعمیل احکام الٰہی کی زیادتی کی تاکید ہے اور یہ دوسرا قول بہت ٹھیک معلوم ہوتا ہے ۱۲ غزنوی

فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَهَا أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ قَوْلُهُ يَثْلَغُ رَأْسَهُ هُوَ بِا

سو جب عمر کو پورا کر چکے گا تو اپنے مکان میں آوے گا روایت کی یہ بخاری نے ف قولہ یثلغ راسہ یہ ساتھ ثاء

لثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يَشْدَخُهُ وَيَشُقُّهُ قَوْلُهُ يَتَدَهْدَهُ أَيْ يَتَدَحْرَجُ

مثلثہ اور غین معجمہ کے ہے یعنے کُچلا اور پھاڑا جاتا ہے سر اس کا قول اسکا یتدھدہ یعنے لڑھکتا ہے

الْكَلُّوبُ بِفَتْحِ الْكَافِ وَضَمِّ اللَّامِ الْمُشَدَّدَةِ وَهُوَ مَعْرُوفٌ قَوْلُهُ فَيُشَرْشِرُ

کلوب ساتھ فتح کاف اور ضمہ لام مشددہ کے ہے اور وہ مشہور ہے (یعنی آنکڑا) قول اسکا فیشرشر

أَيْ يُقَطِّعُ قَوْلُهُ ضَوْضَوْا هُوَ بِضَادَيْنِ مُعْجَمَتَيْنِ أَيْ صَاحُوا قَوْلُهُ فَيَفْغَرُ

یعنی کاٹا جاتا ہے قول اس کا ضوضوا یہ ساتھ دو ضادوں معجمتین کے یعنی چیخیں مارتے تھے۔ قول اسکا فیفغر

هُوَ بِالْفَاءِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يَفْتَحُ قَوْلُهُ الْمَرْآةِ هُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ الْمَنْظَرُ قَوْلُهُ

یہ ساتھ فا اور غین معجمہ کے ہے یعنی کھولتا ہے قول اسکا مرآۃ یہ ساتھ فتح میم کے ہے۔ جگہ دیکھنے کی

يَحُشُّهَا هُوَ بِفَتْحِ الْيَاءِ وَضَمِّ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالشِّينِ الْمُعْجَمَةِ أَيْ يُوقِدُهَا

قول اس کا یحشہا یہ ساتھ فتح یا اور ضمہ حائے حطہ اور شین معجمہ کے ہے یعنے جلاتا ہے اسکو

قَوْلُهُ رَوْضَةٌ مُعْتَمَّةٌ هُوَ بِضَمِّ الْمِيمِ وَإِسْكَانِ الْعَيْنِ وَفَتْحِ التَّاءِ وَتَشْدِيدِ

قول اسکا روضۃ معتمۃ یہ ساتھ ضمہ میم اور سکون عین اور فتح تار اور تشدید

الْمِيمِ أَيْ وَافِيَةِ النَّبَاتِ طَوِيلَتِهِ قَوْلُهُ دَوْحَةٌ هِيَ بِفَتْحِ الدَّالِ وَإِسْكَانِ

میم کے ہے یعنی کامل اور لمبی سبزی والا قول اس کا دوحۃ یہ ساتھ فتح دال اور سکون

الْوَاوِ وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْكَبِيرَةُ قَوْلُهُ الْمَحْضُ هُوَ بِفَتْحِ الْمِيمِ وَ

واو اور حائے حطہ کے ہے اور یہ بڑی درخت کو کہتے ہیں قول اس کا محض یہ ساتھ فتح میم اور

إِسْكَانِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبِالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ اللَّبَنُ قَوْلُهُ فَسَمَا بَصَرِي

سکون حائے حطہ اور ضاد معجمہ کے ہے یعنے دودھ قول اُس کا فسما بصری

أَيْ ارْتَفَعَ وَصُعُدًا بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعَيْنِ أَيْ مُرْتَفِعًا وَالرَّبَابَةُ بِفَتْحِ الرَّاءِ

یعنی بلند ہوا اور صعداً ساتھ ضمہ صاد اور عین کے ہے یعنی اونچا اور ربابہ ساتھ فتح لار

وَبِالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ الْمُكَرَّرَةِ وَهِيَ السَّحَابَةُ

اور بائے موحدہ مکررہ کے ہے اور وہ بادل ہے۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيمَا يَجُوزُ مِنَ الْكَذِبِ

باب ایکسو پچپن اُس کذب کے بیان میں جو جائز ہے۔

ف
اس حدیث میں ہوشیار
اور قرآن سے غفلت
کرنی اور سود خواری کی
سزا کا بیان ہے حفظ
قرآن کا حق ہے کہ
اسکو اوسیکی تلاوت
کیا کرے خصوصًا
رات کو تہجد میں اور
اُسکے احکام پر عمل
کرے، اور
معلوم
ہوا کہ
مسلمانوں کی
...کے بعد حضرت
ابراہیم کی سپرد ہوتے
ہیں اور ثابت ہوا
کہ حضرت کے سوا
شہیدوں کا رتبہ دوسرے
مسلمانوں سے نہایت
افضل ہے ۱۲
ت

اِعْلَمْ اَنَّ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ اَصْلُهٗ مُحَرَّمًا فَيَجُوْزُ فِيْ بَعْضِ الْاَحْوَالِ

تو جان لے کہ جھوٹھ اگرچہ اسکا اصل حرام ہے مگر بعضے وقت کئی شرطوں سے جو بینے وہ شرطیں

بِشُرُوْطٍ قَدْ اَوْضَحْتُهَا فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ وَمُخْتَصَرُ ذٰلِكَ اَنَّ الْكَلَامَ وَسِيْلَةٌ

کتاب الاذکار میں واضح و روشن کرکے بیان کی ہیں جائز ہوجاتا ہے۔ اور اوسکا بیان مختصر یہ ہے کہ کلام

اِلَى الْمَقَاصِدِ فَكُلُّ مَقْصُوْدٍ مَحْمُوْدٍ يُمْكِنُ تَحْصِيْلُهٗ بِغَيْرِ الْكَذِبِ يَحْرُمُ الْكَذِبُ فِيْهِ

مطالب کے حاصل کرنیکا ذریعہ ہے۔ پس جس مطلب محمود کی تحصیل سوا جھوٹھ کے ممکن ہو وہاں جھوٹھ بولنا حرام ہے۔ اور اگر

وَاِنْ لَّمْ يُمْكِنْ تَحْصِيْلُهٗ اِلَّا بِالْكَذِبِ جَازَ الْكَذِبُ ثُمَّ اِنْ كَانَ تَحْصِيْلُ ذٰلِكَ

جھوٹھ کے سوا حاصل نہ ہوسکتا ہو تو وہاں جھوٹھ بولنا جائز ہے۔ پہر اگر اس مطلب کو حاصل کرنا

الْمَقْصُوْدِ مُبَاحًا كَانَ الْكَذِبُ مُبَاحًا وَاِنْ كَانَ وَاجِبًا كَانَ الْكَذِبُ وَاجِبًا فَاِذَا

مباح ہے تو وہاں جھوٹھ بھی مباح ہے اور اگر واجب ہے تو کذب بھی واجب ہوگا۔ پس جب کوئی مسلمان

اخْتَفٰى مُسْلِمٌ مِّنْ ظَالِمٍ يُّرِيْدُ قَتْلَهٗ اَوْ اَخْذَ مَالِهٖ اَوْ اَخْفٰى مَالَهٗ وَسُئِلَ اِنْسَانٌ عَنْهُ

ظالم سے جو اوسکو قتل کرنیکا یا اسکے مال چھیننے کا ارادہ کرتا ہو چھپ جاوے یا اپنا مال چھپاوے اور کوئی آدمی اوس سے پوچھا جاوے تو اوس کے

وَجَبَ الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهٖ وَكَذَا لَوْ كَانَ عِنْدَهٗ وَدِيْعَةٌ وَّاَرَادَ الظَّالِمُ اَخْذَهَا وَجَبَ

اخفا میں جھوٹھ بولنا واجب ہے۔ اور ایسا ہی ہے اگر اوسکے پاس ودیعت ہو اور ظالم اوسکے لینے کا ارادہ کرے۔

الْكَذِبُ بِاِخْفَائِهَا وَالْاَحْوَطُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اَنْ يُّوَرِّيَ وَمَعْنَى التَّوْرِيَةِ اَنْ يَّقْصِدَ

تو اوس ودیعت کے چھپانے میں کذب واجب ہے تاکہ مومن کا مال تاحق نہ جاتا رہے اور ان سب صورتوں میں احتیاط یہ ہے کہ توریہ کرے اور توریہ

بِعِبَارَتِهٖ مَقْصُوْدًا صَحِيْحًا لَيْسَ هُوَ كَاذِبًا بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهِ وَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فِيْ ظَاهِرِ

یہ ہے کہ متکلم اپنی عبارت سے مطلب صحیح جو بہ نسبت اوسکے کاذب نہ ہو ارادہ کرلے

اللَّفْظِ وَبِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا يَفْهَمُهُ الْمُخَاطَبُ وَلَوْ تَرَكَ التَّوْرِيَةَ وَاَطْلَقَ عِبَارَةَ

اگرچہ ظاہر لفظی معنے کی نسبت اور مخاطب کے سمجھ کی نسبت وہ کاذب ہی ہوا ور اگر متکلم توریہ کو چھوڑ دے اور کذب کی عبارت ہی

الْكَذِبِ فَلَيْسَ بِحَرَامٍ فِيْ هٰذَا الْحَالِ وَاسْتَدَلَّ الْعُلَمَاءُ بِجَوَازِ الْكَذِبِ

بولے تو ان صورتوں میں حرام نہیں اور علما نے اس حال میں جھوٹھ بولنے کی جواز پر

فِيْ هٰذَا الْحَالِ بِحَدِيْثِ اُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ

ام کلثوم رض کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ اس لیئے ام کلثوم رض نے رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں ملاپ کرادیوے

ف۱ قولہ کتاب الاذکار میں الخ کتاب الاذکار مصنف کی ایک عجیب کتاب ہے جس میں ادعیہ ماثورہ کی روایتیں ذکر کیں ہیں اس کتاب کی بابت علماء رحمہم اللہ تعالی کا یہ قول مشہور ہے بع الدار واشتر الاذکار یعنے اپنی حویلی بیچ ڈال اور کتاب الاذکار خرید لے ۱۲ غزنوی



فَيَنْمِي خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ قَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ

اپنی طرف سے نیک بات جوڑ کر ملاپ کرا دے یا نیک بات کہے متفق علیہ اور مسلم کی روایت میں زیادہ ہے کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلٰثٍ

بیان کرتی ہے کہ میں نے آپ کو لوگوں کی باتوں میں سے کسی شے میں رخصت دیتے نہیں سنا۔ مگر تین میں

يَعْنِي الْحَرْبَ وَالْإِصْلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

یعنے لڑائی میں اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرانے میں اور مرد جو اپنی عورت سے باتیں کرتا ہے اور عورت جو اپنے مرد سے باتیں کرتی ہے وا

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي الْحَثِّ عَلَى

باب ایکسو چھپن اس امر کی ترغیب میں

التَّثَبُّتِ فِيمَا يَقُولُهُ وَيَحْكِيهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

کہ آدمی جو بات زبان سے کہو اور حکایت کرے تو تحقیق اور ثبوت کو پہنچا کر کہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تابع نہ ہو اس چیز کے جسکا تجھکو علم

عِلْمٌ وَقَالَ تَعَالَى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ وَعَنْ أَبِي

نہیں۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بات نہیں بولتا مگر اسکے پاس نگہبان ہے طیار ۔ اور ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا

ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کو اتنا جھوٹ کفایت کرتا ہے۔

أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کہ جو سنے اوسکو ذکر کرے روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور سمرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرف سے حدیث کی روایت کرے اور

هُوَ يَرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ

وہ جانتا ہو کہ وہ جھوٹی حدیث ہے تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور اسماء رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ

روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ میری ایک سوت ہے۔ کیا ہے مجھ پر گناہ

تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اگر میں اپنے خاوند کی طرف سے اظہار کروں غیر اوس چیز کا جو مجھے دیتا ہے وا ۔ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و

سَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُتَشَبِّعُ هُوَ

سلم نے فرمایا کہ اوس چیز کو ظاہر کرنیوالا جو اسکو نہیں دی گئی جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے متفق علیہ ۔ متشبع وہ ہے۔

الَّذِي يُظْهِرُ الشِّبَعَ وَلَيْسَ بِشَبْعَانَ وَمَعْنَاهُ هُنَا أَنْ يُظْهِرَ أَنَّهُ حَصَلَ

جو اپنا رجا ظاہر کرے اور حقیقت میں رجا ہوا نہیں ہے اور معنی اس کا یہان یہ ہے کہ ظاہر کرے کہ اسکو کسی قسم کی

لَهُ فَضِيلَةٌ وَلَيْسَتْ حَاصِلَةً وَلَابِسُ ثَوْبَيْ زُورٍ أَيْ ذِي زُورٍ وَهُوَ

فضیلت حاصل ہوئی ہے اور حقیقت میں حاصل نہیں ہے۔ اور لابس ثوبی زور کا یعنی ذی زور اور اس سے

الَّذِي يُزَوِّرُ عَلَى النَّاسِ بِأَنْ يَتَزَيَّا بِزِيِّ أَهْلِ الزُّهْدِ أَوِ الْعِلْمِ أَوِ الثَّرْوَةِ

وہی شخص مراد ہے جو لوگون پر جھوٹ ظاہر کرے بایںطور کہ زاہدوں یا عالموں یا مال والوں کے ساتھ مشابہت کرے

لِيَغْتَرَّ بِهِ النَّاسُ وَلَيْسَ هُوَ بِتِلْكَ الصِّفَةِ وَقِيلَ غَيْرُ ذَلِكَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

کہ لوگ اس سے دھوکہ کھاویں اور وہ اس مرتبہ میں نہیں ہے اور بعض نے اور معنے بیان کیا ہے واللہ اعلم

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي غِلَظِ تَحْرِيمِ

باب ایکسو ستاون جھوٹی گواہی کے حرام ہونے کی

شَهَادَةِ الزُّورِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ وَقَالَ تَعَالَى وَلَا تَقْفُ

گواہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے اور بچو جھوٹی بات سے اور فرمایا اللہ تعالے نے

مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ وَقَالَ تَعَالَى مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ

کہ جس چیز کا تجھے علم نہ ہو اوسکے تابع نہ ہو۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے کوئی بات نہیں بولتا مگر

رَقِيبٌ عَتِيدٌ وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ وَقَالَ تَعَالَى

اوس کے پاس نگہبان طیار ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق پروردگار تیرا البتہ گھات میں ہے اور فرمایا

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اللہ تعالے نے اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہان میں تم کو بتلاتا ہون کبیرہ گناہون میں سے جو بہت بڑے ہین۔

قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ

ہمنے کہا ہان یا رسول اللہ صلعم بتلایئے حضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور

كَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ فَمَا زَالَ

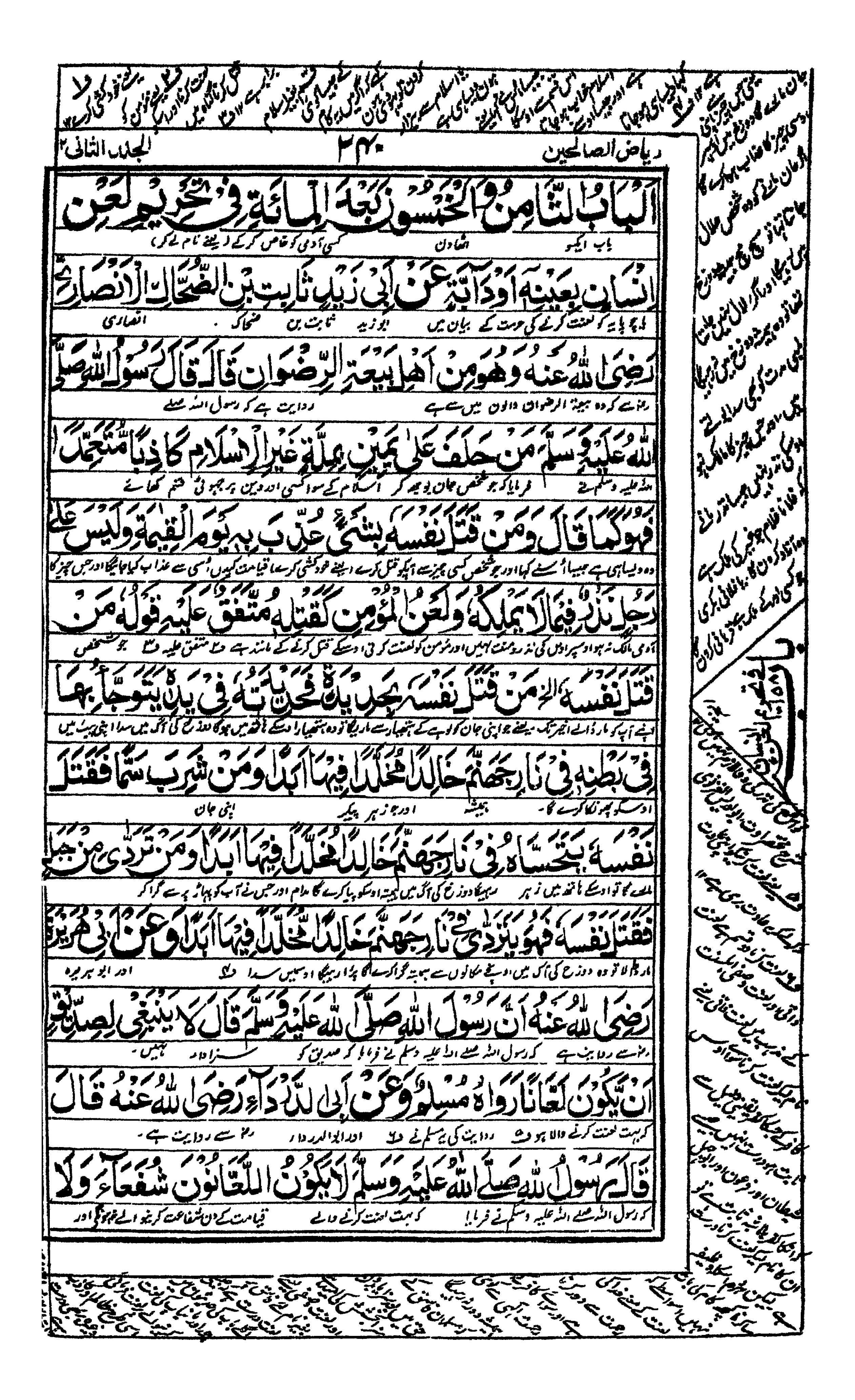
اور حضرت صلعم تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اٹھ بیٹھے اور فرمایا خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی پس حضرت صلعم اسکو

يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہمیشہ کہتے رہے یہانتک کہ ہمنے ظن کیا کہ کاشکے آپ چپ ہو جاویں۔ متفق علیہ۔

ف ۱ دو کپڑون سے مراد چادر اور تہبند ہیں اور جھوٹے کپڑے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہے کہ عاریت یا امانت کے کپڑے پہنے اور دکھاوے کہ گویا اوسکے ہی ہیں یا وہ شخص مراد ہے کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنے اور واقع میں ایسا نہ ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ عرب میں ایک شخص تھا کہ دو کپڑے نفیس اپنا شرف اور عزت ظاہر کرنے کو پہنتا اور جھوٹی گواہی دیتا اور ایسے کپڑے پہنتا تھا کہ اوس کی گواہی کو جھوٹا نہ جانیں اوس سے تشبیہ دی ہے ۱۲

ف ۲ یعنے کہا اور آرزو کی دل میں ۱۲ ۱۲



الباب الثامن والخمسون بعد المائة في تحريم لعن

باب ایکسو اٹھاون کسی آدمی کو خاص کر کے (یعنے نام لے کر)

إنسان بعينه أو دابة عن أبي زيد ثابت بن الضحاك الأنصاري

یا چوپایہ کو لعنت کرنے کی حرمت کے بیان میں ابو زید ثابت بن ضحاک انصاری

رضي الله عنه وهو من أهل بيعة الرضوان قال قال رسول الله صلى

رضی اللہ عنہ کہ وہ بیعۃ الرضوان والوں میں سے ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم من حلف على يمين بملة غير الإسلام كاذبا متعمدا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جان بوجھ کر اسلام کے سوا کسی اور دین پر جھوٹی قسم کھائے

فهو كما قال ومن قتل نفسه بشيء عذب به يوم القيمة وليس على

وہ ویسا ہی ہے جیسا اُسنے کہا اور جو شخص کسی چیز سے اپنے کو قتل کرے (یعنے خودکشی کرے) قیامت کے دن اُسی سے عذاب کیا جائیگا اور جس چیز کا

رجل نذر فيما لا يملكه ولعن المؤمن كقتله متفق عليه قوله من

آدمی مالک نہ ہو اوسپر اوس کی نذر درست نہیں اور مومن کو لعنت کرنی اوسکے قتل کرنے کے مانند ہے متفق علیہ جو شخص

قتل نفسه الخ من قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يتوجأ بها

اپنے آپ کو مار ڈالے لوہے کے ہتھیار سے ماریگا تو وہ ہتھیار اوسکے ہاتھ میں ہوگا دوزخ کی آگ میں سدا اپنے پیٹ میں

في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا ومن شرب سما فقتل

اوسکو بھونکا کرے گا ہمیشہ اور جو زہر پیکر اپنی جان

نفسه فهو يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا ومن تردى من جبل

تلف کرے گا تو اوسکے ہاتھ میں زہر ہوگا دوزخ کی آگ میں ہمیشہ اوسکو پیا کرے گا مدام اور جس نے آپ کو پہاڑ پر سے گرا کر

فقتل نفسه فهو يتردى في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا وعن أبي هريرة

مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ میں اونچے مکانوں سے ہمیشہ گرا کرے گا پڑا رہیگا اوسمیں سدا اور ابو ہریرہ

رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لصديق

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدیق کو سزاوار نہیں

أن يكون لعانا رواه مسلم وعن أبي الدرداء رضي الله عنه قال

کہ بہت لعنت کرنے والا ہو روایت کی یہ مسلم نے اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكون اللعانون شفعاء ولا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت لعنت کرنے والے قیامت کے دن شفاعت کرنیوالے نہ ہونگے اور

شهداء يوم القيمة رواه مسلم وعن سمرة بن جندب رضي الله عنه

گواہی دینے والے ہونگے ۔ روایت کی یہ مسلم نے ف۱ اور سمرہ بن جندب رضہ سے روایت ہے ۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضبه

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت اور اوسکے غضب اور

ولا بالنار رواه ابوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن

آگ کے ساتھ ایک دوسرے کو لعنت مت کرو۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے حدیث حسن اور صحیح ہے ف۲ اور

ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ليس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي رواه

کہ مومن طعنہ مارنیوالا اور بہت لعنت کرنیوالا اور فحش بولنے والا اور بدزبان نہیں ہوتا روایت کی

الترمذي وقال حديث حسن وعن ابي الدرداء رضي الله عنه قال

یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۔ ف۳ اور ابوالدرداء رضہ سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا لعن شيئا صعدت

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت

اللعنة الى السماء فتغلق ابواب السماء دونها ثم تهبط الى الارض

آسمان کی طرف جاتی ہے آسمان کے دروازے بند کئے جاتے ہیں پھر زمین کی طرف اترتی ہے

فتغلق ابوابها دونها ثم تاخذ يمينا وشمالا فاذا لم تجد مساغا

اوسکے دروازے بھی بند کئے جاتے ہیں پھر دائیں بائیں پھرتی ہے جب اوسکو کوئی جگہ نہیں ملتی

رجعت الى الذي لعن فان كان اهلا لذلك والا رجعت الى قائلها

تو اس شخص کی طرف پھرتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی اگر وہ اسکے لائق ہے تو اسپر پڑتی ہے، ورنہ لوٹ کر لعنت کرنیوالے کی طرف آتی ہے

رواه ابوداود وعن عمران بن الحصين رضي الله عنهما قال بينما

روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت ہے عمران بن حصین رضہ سے کہا کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره وامراة من الانصار

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے اور ایک عورت انصار میں سے

على ناقة فضجرت فلعنتها فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

اونٹنی پر سوار تھی پس اونٹنی اڑ گئی اور بلبلائی اور اوس عورت نے اسکو لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو سن لیا اور فرمایا

ف۱ یعنے جب مومن ایک دوسرے کی سفارش کرینگے اور دوسری امتوں پر گواہی دینگے تو لعنت کی عادت والے اس درجہ سے محروم رہینگے ۱۲ شرح

ف۲ یعنی یہ نہ کہا کرو کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت یا اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔ یا دوزخ میں جائے۔ اور ان کے مانند کلمات مت کہا کرو ۱۲ منہ

ف۳ فاحش اس کو کہتے ہیں جو لوگوں کی مذمت اور غیبت وغیرہ سے بے خوفی کرے ۱۲ کذا فی النہایۃ ۱۲

خذوا ما عليها ودعوها فإنها ملعونة قال عمران فكأني أراها الآن

کہ اس اونٹنی پر جو اسباب ہے اوتار لو اور اوسکو چھوڑ دو کہ ملعونت کی گئی ہے کہا عمران نے گویا میں اوسکو اب لوگوں میں

تمشي في الناس ما يعرض لها أحد رواه مسلم وعن أبي برزة نضلة

چلتی پھرتی دیکھ رہا ہوں کہ کوئی اوس سے تعرض نہیں کرتا۔ روایت کی یہ مسلم نے ف اور ابو برزہ نضلہ

ابن عبيد الأسلمي رضي الله عنه قال بينما جارية على ناقة عليها بعض

بن عبید اسلمی سے روایت ہے۔ کہ ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی کہ اوسپر لوگوں کا

متاع القوم إذ بصرت بالنبي صلى الله عليه وسلم وتضايق بهم الجبل

کچھ اسباب بھی لدا ہوا تھا کہ اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور پہاڑ نے لوگوں کو تنگ کیا ہوا تھا ف

فقالت حل اللهم العنها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تصاحبنا

اوس لڑکی نے اونٹنی کو زجر کرکے کہا اے اللہ اسکو لعنت کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس

ناقة عليها لعنة رواه مسلم قوله حل بفتح الحاء المهملة وإسكان

اونٹنی پر لعنت ہے وہ ہمارے ساتھ نہ رہے۔ روایت کی یہ مسلم نے قولہ حل الخ حاء کا فتحہ اور لام کا

اللام وهي كلمة لزجر الإبل واعلم أن هذا الحديث قد يستشكل

سکون ہے اور یہ ایک کلمہ ہے واسطے جھڑکنے اونٹ کے اور جان لے کہ اس حدیث کے معنے

معناه ولا إشكال فيه بل المراد النهي أن تصاحبهم تلك الناقة وليس

مشکل ہیں اور حقیقت میں کچھ مشکل نہیں بلکہ مراد منع ہے اس بات سے کہ ساتھ جاوے اونکے یہ اونٹنی اور نہیں

فيه نهي عن بيعها وذبحها وركوبها في غير صحبة النبي صلى الله عليه

اس حدیث میں منع بیچنے اوسکے سے اور ذبح کرنے اور سواری اوس کی سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی کے

وسلم بل كل ذلك وما سواه من التصرفات جائز لا منع منه إلا

سوا بلکہ یہ سب نفع اور سوا اسکے اور کسی قسم کا فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ صرف

من مصاحبة النبي صلى الله عليه وسلم بها لأن هذه التصرفات

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھنا منع ہے۔ اور کسی قسم کا فائدہ لینا منع نہیں اسلئے کہ اصل میں یہ سب تصرفات جائز تھے۔

كلها جائزة فمنع بعض منها فبقي الباقي على ما كان والله أعلم

پھر بعض اونمیں منع کئے گئے پس باقی تصرفات اپنے اصل پر باقی رہے واللہ تعالےٰ اعلم

الباب التاسع والخمسون بعد المائة في جواز لعن

باب ایکسو اونسٹھ گنہگاروں

ف یہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے مالک کی تادیب کو کیا اوسیلئے الفاظ بولنے کی اسکو سزا لگائی تھی۔ ورنہ اونٹنی نہ ملعون تھی اور نہ لعنت کے ... اس ... سے ... معلوم ہوا کہ مجرم کو مالی سزا دینی جائز ہے امام جسقدر مناسب سمجھے لگا دیا کرے شرح ملخصا

۵۲ یعنے بسبب پہاڑ کے رستہ تنگ تھا



أَصْحَابِ الْمَعَاصِي غَيْرِ الْمُعَيَّنِينَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ

غیر معینوں پر لعنت کرنے جوانکے بیان میں — فرمایا اللہ تعالیٰ نے — خبردار ظالموں پر

وَقَالَ تَعَالٰى فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ وَقَدْ

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرمایا پھر انہیں ایک آواز کرنے والا پکارنے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ اور

ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ

بخاری میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے خدا تعالیٰ

الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ آكِلَ الرِّبٰوا وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ

اس عورت پر جو دوسری عورت کے بال میں بال کو جوڑے اور اس عورت پر جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑائے اور آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ الْمُصَوِّرِينَ وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ أَيْ حُدُودَهَا

تصویر بنانیوالوں پر لعنت کرے۔ اور آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے اوس شخص پر جو زمین کے حد اور نشان مٹاوے

وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ

اور آپنے فرمایا خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا چراتا ہے اور آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے اوس شخص پر

لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَأَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحْدَثَ

جو والدین پر لعنت کرے اور اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کے واسطے ذبح کرے اور آپنے فرمایا جو شخص مدینہ

فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

یعنی مدینہ میں بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو اوسمیں جگہ دے اوسپر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور لوگوں کی سب کی لعنت ہے

وَأَنَّهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

اور آپنے فرمایا اللہ رعل اور ذکوان اور عصیہ کو لعنت کر کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی بے فرمانی کی ہے۔

وَهٰذِهِ ثَلَاثُ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ وَأَنَّهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا

اور یہ تینوں عربوں میں سے قبیلے ہیں اور آپنے فرمایا اللہ یہود کو لعنت کرے کہ انہوں نے

قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَأَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ

اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ اور آپنے لعنت کی اُن مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں

وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَجَمِيعُ هٰذِهِ الْأَلْفَاظِ فِي الصَّحِيحِ

اور اُن عورتوں کو جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں اور یہ سب الفاظ صحیح حدیثوں میں ہیں۔

بَعْضُهَا فِي صَحِيحَيِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَبَعْضُهَا فِي أَحَدِهِمَا وَإِنَّمَا قَصَدْتُ

بعضے بخاری اور مسلم دونوں میں موجود ہیں اور بعضے ان دونوں میں سے ایک میں ہیں اور میں نے اختصار کے

ہم تینوں صورتوں میں جانور تو حلال ہے اور کرنے والے پر بموجب اس حدیث کے لعنت ہے۔ اس واسطے کہ وہ ذبح خدا کے واسطے نہیں ۱۲

الاختصار بالاشارة اليها وسأذكر معظمها في ابوابها من هذا الكتاب

باراده سے ان کی طرف اشارہ کردیا ہے اور ان میں سے اکثر کو میں اس کتاب کے بابوں میں

ان شاء الله تعالى

انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کروں گا

الباب الستون بعد المائتين في تحريم سب المؤمن بغير حق

باب دو سو ساٹھواں مومن کو بغیر حق گالیاں دینے کی حرمت کے بیان میں

قال الله تعالى والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بغیر اسکے کہ انہوں نے برا کیا ہو

فقد احتملوا بهتانا واثما مبينا وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال

تو بیشک انہوں نے اٹھایا بہتان اور گناہ ظاہر اور ابن مسعود سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اسکو مار ڈالنا کفر ہے

متفق عليه وعن ابي ذر رضي الله عنه انه سمع رسول الله صلى الله

متفق علیہ ہے اور ابو ذر رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم يقول لا يرمي رجل رجلا بالفسوق او الكفر الا ارتدت عليه

علیہ وسلم کو فرماتے تھا کہ کوئی شخص کسی شخص کو فسق یا کفر کی تہمت نہیں کرتا مگر یہ کہ اسکا صاحب ویسا

ان لم يكن صاحبه كذلك رواه البخاري وعن ابي هريرة رضي الله

نہ ہو تو وہ کلمہ کہنے والے پر ہی لوٹ کر آتا ہے روایت کی یہ بخاری نے اور ابو ہریرہ رضہ سے

عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المتسابان ما قالا فعلى

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص ایک دوسرے کو برا کہنے والے گناہ انکا

البادي منهما حتى يتعدى المظلوم رواه مسلم وعنه قال اتي

پہلے کہنے والے پر ہے جب تک تجاوز نہ کرے مظلوم روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے

النبي صلى الله عليه وسلم برجل قد شرب قال اضربوه قال ابو هريرة فمنا

کہ نبی صلعم کے پاس ایک آدمی کو جس نے شراب پی تھی حاضر کیا گیا حضرت نے فرمایا اسکو مارو ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ پھر ہم میں سے

الضارب بيده والضارب بنعله والضارب بثوبه فلما انصرف قال

اسکو ہاتھ سے مارتے تھے اور بعضے جوتی سے مارتے تھے اور بعضے کپڑے سے مارتے تھے جب وہ شخص واپس لوٹ گیا لوگوں میں سے

ف ۱ یہ حدیث اکثر کے نزدیک تغلیظ و تشدید پر محمول ہے اور کفر سے اسلام کامل کی نفی مراد ہے اور شارحین نے اس حدیث کی بہت توجیہیں کی ہیں جو چاہے شرح میں دیکھ لے منہ ۱۲

ف ۲ ویسا نہ ہو یعنی فاسق یا کافر نہ ہو یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق اور غیر کافر کو کافر کہا اور وہ کافر نہیں ہے تو آپ کافر ہوا ۱۲ منہ

ف ۳ یعنی دوسرا شخص کو برا کہتا ہے اسکا گناہ بھی اول پر ہے کہ ظلم کیا ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ

کسی نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسپر شیطان کی مدد مت کرو روایت کی ا

الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ

بخاری نے ۔ اور اُسی سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص

قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اپنے مملوک کو زنا کی تہمت لگائے قیامت کے دن اُسپر حد قائم کیجاویگی مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہی ہو تو قیامت کی حد سے بچ جاویگا متفق علیہ

بَابُ تَحْرِيمِ سَبِّ الْأَمْوَاتِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَمَصْلَحَةٍ شَرْعِيَّةٍ

باب مردوں کو ناحق اور بدون مصلحت شرعی کے برا کہنے کی تحریم کے بیان میں

وَهِيَ التَّحْذِيرُ مِنَ الْاِقْتِدَاءِ بِهِ فِي بِدْعَتِهِ وَفِسْقِهِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فِيهِ

اور مصلحت شرعی یہ ہے کہ وہ شخص مبتدع و فاسق ہو اسکی بدعت اور فسق وغیرہ میں اسکی پیروی کرنے سے لوگوں کو بچانے کیلئے اُسکو برا کہا جائے

الْآيَاتُ وَالْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

مضمون میں آیتیں اور حدیثیں ہیں جو پہلے باب میں گذر چکی ہیں اور عائشہ رضی سے

عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مردوں کو برا مت کہا کرو

فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ بیشک انہوں نے جو کچھ عمل نیک یا بد کیا تھا اسکو پہونچ گئے روایت کی یہ بخاری نے

الْبَابُ الْحَادِي وَالسِّتُّونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْإِيذَاءِ

باب ایک سو اکسٹھواں لوگوں کو ایذا دینے سے نہی کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو لوگ ایذا دیتے ہیں مسلمان مردوں اور عورتوں کو بن کئے

فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

کام کے تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان

الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ

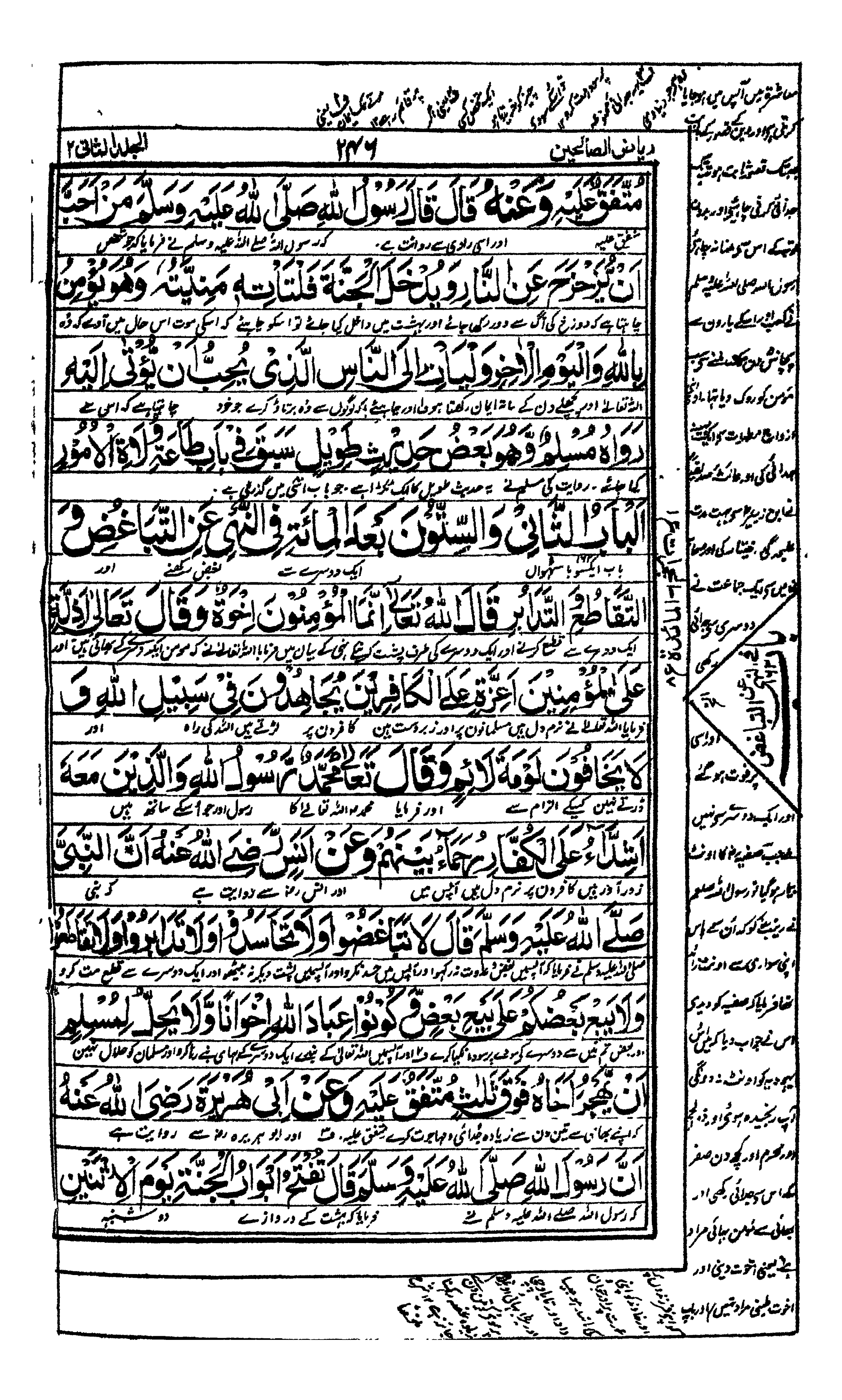
وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان لوگ سلامت رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اس کام کو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

ف ۱ شیطان کی مدد مت کرو یعنی اس طرح کی دعا کر اس لیے کہ جب اوسکو اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا تو اسپر شیطان غالب آویگا اسلیے کہ جب یہ سنیگا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوجاویگا اور گناہوں میں مستغرق ہوگا پس یہ دعا اسکے ہلاک ہونے میں گویا شیطان کی مدد ہوجائے گی ۱۲ ملخصًا ۱۲

ف ۲ اس میں اس مسئلہ کی طرف اشارہ ہے کہ غلام کے قاذف کو دنیا میں حد نہیں لگائی جاتی لیکن تعزیر جائز ہے شرح اذکار ملخصًا ۳

یعنی عوام کو بدعت وغیرہ سے بچانا ف ۳ یعنے اس کی سزا کو اب تمہارے برا کہنے کا کچھ فائدہ نہیں ۱۲

ابواب الآداب



متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب

متفق علیہ اور اسی راوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

أن يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتأته منيته وهو يؤمن

چاہتا ہے کہ دوزخ کی آگ سے دور رکھا جائے اور بہشت میں داخل کیا جائے تو اسکو چاہیئے کہ اسکی موت اس حال میں آوے کہ وہ

بالله واليوم الآخر وليأت إلى الناس الذي يحب أن يؤتى إليه

اللہ تعالے اور پچھلے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہووے اور چاہیئے کہ لوگوں سے وہ برتاؤ کرے جو خود چاہتا ہے کہ اسی سے

رواه مسلم وهو بعض حديث طويل سبق في باب طاعة ولاة الأمور

کیا جائے۔ روایت کی مسلم نے یہ حدیث طویل کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو باب اتنی میں گذر چکی ہے۔

الباب الثاني والستون بعد المائتين في النهي عن التباغض و

باب ایکسو باسٹھواں ایک دوسرے سے بغض رکھنے اور

التقاطع والتدابر قال الله تعالى إنما المؤمنون إخوة وقال تعالى أذلة

ایک دوسرے سے قطع کرنے اور ایک دوسرے کی طرف پشت کرنے کی نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے کہ مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور

على المؤمنين أعزة على الكافرين يجاهدون في سبيل الله و

فرمایا اللہ تعالے نے نرم دل ہیں مسلمانوں پر اور زبردست ہیں کافروں پر لڑتے ہیں اللہ کی راہ اور

لا يخافون لومة لائم وقال تعالى محمد رسول الله والذين معه

ڈرتے نہیں کسیکے الزام سے اور فرمایا محمد ہو اللہ تعالے کا رسول اور جو اسکے ساتھ ہیں

أشداء على الكفار رحماء بينهم وعن أنس رضي الله عنه أن النبي

زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں اور انس رضا سے روایت ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا ولا تقاطعوا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں بغض عداوت نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو اور آپس میں پشت دیکر نہ بیٹھو اور ایک دوسرے سے قطع مت کرو

ولا يبع بعضكم على بيع بعض وكونوا عباد الله إخوانا ولا يحل لمسلم

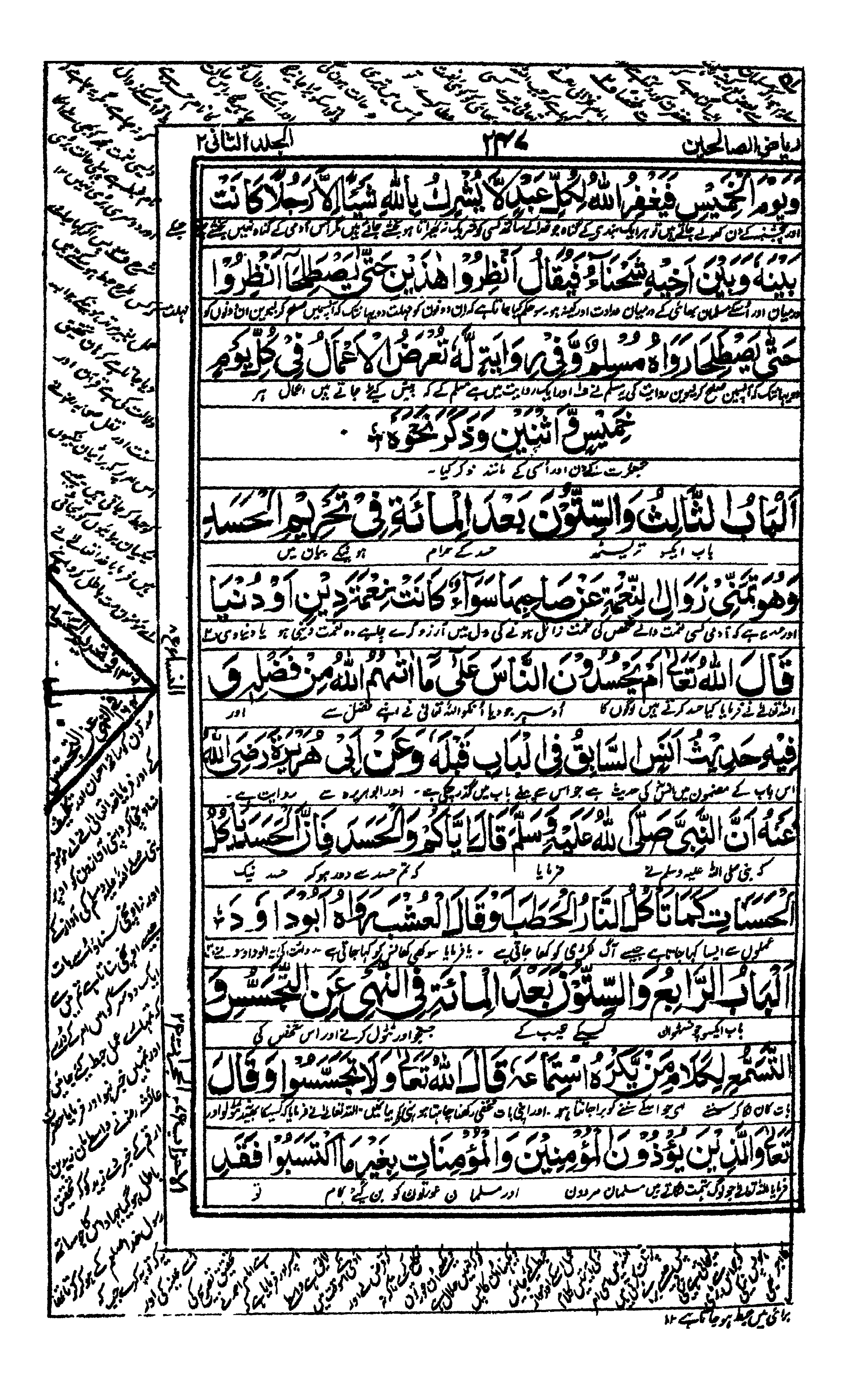
اور بعض تم میں سے دوسرے کے سودے پر سودا نہ کیا کرے اور اے اللہ تعالے کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بنے رہا کرو اور مسلمان کو حلال نہیں

أن يهجر أخاه فوق ثلاث متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه

کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی و جاہوت کرے متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضا سے روایت ہے

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تفتح أبواب الجنة يوم الاثنين

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت کے دروازے دوشنبہ



ويوم الخميس فيغفر الله لكل عبد لا يشرك بالله شيئا إلا رجلا كانت

اور پنجشنبہ کے دن کھولے جاتے ہیں تو ہر ایک بندے کے گناہ جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراتا ہو بخشے جاتے ہیں مگر اس آدمی کے گناہ نہیں بخشے جاتے

بينه وبين أخيه شحناء فيقال أنظروا هذين حتى يصطلحا أنظروا

درمیان اور اسکے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت اور کینہ ہو۔ سو حکم کیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیویں ان دونوں کو

حتى يصطلحا رواه مسلم وفي رواية له تعرض الأعمال في كل يوم

مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیویں روایت کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے مسلم کے کہ پیش کیے جاتے ہیں اعمال ہر

خميس واثنين وذكر نحوه

جمعرات سوموار کے دن اور اسی کے مانند ذکر کیا۔

الباب الثالث والستون بعد المائة في تحريم الحسد

باب ایک سو تریسٹھ حسد کے حرام ہو چکنے کے بیان میں

وهو تمني زوال النعمة عن صاحبها سواء كانت نعمة دين أو دنيا

اور حسد یہ ہے کہ آدمی کسی نعمت والے شخص کی نعمت زائل ہونے کی دل میں آرزو کرے چاہے وہ نعمت دینی ہو یا دنیاوی ہو

قال الله تعالى أم يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله و

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا حسد کرتے ہیں لوگوں کا اوپر جو دیا انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور

فيه حديث أنس السابق في الباب قبله وعن أبي هريرة رضي الله

اس باب کے مضمون میں انس کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گزر چکی ہے۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے

عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إياكم والحسد فإن الحسد يأكل

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حسد سے دور ہو کر حسد نیک

الحسنات كما تأكل النار الحطب أو قال العشب رواه أبو داود

عملوں سے ایسا کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ یا فرمایا سوکھی گھاس کو کھا جاتی ہے۔ روایت کیا یہ ابوداود نے

الباب الرابع والستون بعد المائة في النهي عن التجسس و

باب ایک سو چونسٹھواں جستجو اور ٹٹول کرنے اور اس شخص کی چھپے عیب کے

التسمع لكلام من يكره استماعه قال الله تعالى ولا تجسسوا وقال

بات کان لگا کر سننے میں جو اسکے سننے کو برا جانتا ہو۔ اور اپنی بات مخفی رکھنا چاہتا ہو اور نہیں جاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کسی کا بھید مت ٹٹولو اور

تعالى والذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لوگ تہمت لگاتے ہیں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بن کیے کام تو

احتملوا بهتانا وإثما مبينا وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول

تو اٹھایا انہوں نے بوجھ تہمت کا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث ولا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو بدگمانی سے اسواسطے کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور کسی کی بات کان

تحسسوا ولا تجسسوا ولا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا

لگا کر مت سنا کرو اور کسیکے عیب کی جستجو نکیا کرو اور دنیا کی کسی چیز کیطرف رغبت نکرو ف۱ اور آپسمیں حسد نکرو اور آپسمیں کینہ اور عداوت نہ رکھو اور ایک دو

وكونوا عباد الله إخوانا كما أمركم الله المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا

کیطرف پشت نکرو ف۲ اور اللہ تعالی کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اسپر ظلم کرے اور نہ

يخذله ولا يحقره التقوى ههنا ويشير إلى صدره

اس کی مدد ترک کرے اور نہ اسکو حقیر جانے۔ پرہیزگاری اس جگہ ہے پرہیزگاری اس جگہ ہے اور حضرت نے اپنے سینہ مبارک کیطرف اشارت

بحسب امرئ من الشر أن يحقر أخاه المسلم كل المسلم على المسلم حرام

کی آدمی مسلمان کو اسی قدر بدی کفایت کرتی ہے کہ بھائی مسلمان کی حقارت کرے ف۳ مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کا

دمه وعرضه وماله إن الله لا ينظر إلى أجسادكم ولا إلى صوركم و

خون اور اس کی آبرو اوسکا مال اللہ تعالی تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور

أعمالكم ولكن ينظر إلى قلوبكم وفي رواية لا تهاجروا ولا تباغضوا

عملوں کو دیکھتا ہے لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے ایک دوسرے سے جدائی نکرو اور آپسمیں کینہ عداوت نرکھو

ولا تجسسوا ولا تحسسوا ولا تناجشوا وكونوا عباد الله إخوانا و

اور ایک دوسرے کی عیب جوئی نکرو اور ایک دوسرے کیطرف کان نہ لگاؤ اور دم دیکر قیمت مت بڑھاؤ اور اللہ تعالی کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو اور

في رواية لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا

ایک روایت میں ہے ایک دوسرے سے قطع نکرو اور ایک دوسرے کیطرف پشت نکرو ف۴ اور نہ بغض رکھو آپسمیں اور حسد نکرو آپسمیں اور ہو

عباد الله إخوانا وفي رواية لا تهاجروا ولا يبع بعضكم على بيع

بندے اللہ تعالی کے بھائی۔ اور ایک روایت میں ہے اور آپسمیں جدائی نکرو اور خرید فروخت نکرے بعض تمہارا اوپر خرید فروخت

بعض رواه مسلم بكل هذه الروايات وروى البخاري أكثرها وعن

دوسرے کے یہ سب روایتیں مسلم کی ہیں اور بخاری میں بھی انہیں سے اکثر آئے ہیں اور روایت ہے

معاوية رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ سنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

ف۱ یا دنیا کی چیزون میں یہ خواہش نکرو کہ تم اکیلون ہی کو ہو دوسرے کو نہ ملے ۱۲

ف۲ یعنی حقارت سے ۱۲

ف۳ یعنی یہی بات برائے ... میں کافی ہے اور برائی کی حاجت نہیں ۱۲

ف۴ یعنے ترک ملاقات نکرو ۱۲

يقول إنك إن اتبعت عورات المسلمين أفسدتهم أو كدت أن تفسدهم

اگر تو مسلمانوں کی عیب جوئی کے پیچھے پڑیگا۔ تو انکو تو نے فساد میں ڈالدیا۔ یا فرمایا قریب ہے کہ تو انکو فساد میں ڈالے

حديث صحيح رواه أبو داود بإسناد صحيح وعن ابن مسعود رضي الله

حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداود نے اسناد صحیح سے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے

عنه أنه أتي فقيل له هذا فلان تقطر لحيته خمرا فقال إنا قد نهينا عن

کہ انکے پاس کوئی شخص، حاضر کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ فلاں شخص ہے کہ اس کی ڈاڑھی سے خمر کے قطرے ٹپکتے ہیں ابن مسعود رضہ نے کہا ہم کو روکا گیا

التجسس ولكن إن يظهر لنا شيء نأخذ به حديث صحيح رواه أبو

عیبوں کی جستجو کرنیسے منع کیا گیا ہے لیکن اگر ہم پر عیب ظاہر ہوگیا تو اسکے سبب ہم پکڑینگے حدیث صحیح ہے روایت کی یہ ابوداود نے

داود بإسناد صحيح على شرط البخاري ومسلم

اسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر

الباب الخامس والستون بعد المائة في النهي عن ظن السوء بالمسلمين من غير ضرورة

باب ایکسو پینسٹھ مسلمانوں پر بلا ضرورت بدظن کرنیسے نہی کے بیان میں

قال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا اجتنبوا كثيرا من الظن إن بعض الظن إثم وعن أبي هريرة

فرمایا اللہ تعالے نے اے ایمان والو بچتے رہو بہت ہمتیں کرنیسے مقرر بعضے تہمت گناہ ہے اور ابو ہریرہ

رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إياكم

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد گمانی سے

والظن فإن الظن أكذب الحديث متفق عليه

بچو کہ بد گمانی بڑی جھوٹی بات ہے متفق علیہ

الباب السادس والستون بعد المائة في تحريم احتقار المسلمين

باب ایکسو چھیاسٹھ مسلمانوں کی حقارت کرنے کی تحریم کے بیان میں

قال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا يسخر قوم من قوم عسى أن يكونوا خيرا منهم ولا نساء من نساء عسى أن يكن خيرا منهن

فرمایا اللہ تعالے نے کہ اے ایمان والو ٹھٹھا نہ کرے ایک قوم دوسری سے شاید کہ وہ انسے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے شاید وہ بہتر ہوں ان سے

ف فساد میں ڈالدیا اس لئے کہ جب تک آدمی کا گناہ مخفی رہتا ہے تو بسبب شرم کے اسکو ڈر رہتا ہے کہ کہیں میرا گناہ ظاہر ہو جائے اور اس حالت میں اسکی توبہ کی امید ہے کہ حیا ایمان کی شاخ ہے اور جب گناہ میں مشہور ہوگیا تو وہ دلیر ہو جاتا ہے اور دلیری کے سبب پھر توبہ کی طرف کم ہی راغب ہوتا ہے الا ماشاء اللہ تعالی اس لئے گنہگار کو فضیحت کرنے سے شرع شریف میں نہی آئی ہے ۱۲ شرح ملخصا

وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ
اور عیب نہ دو ایک دوسرے کو اور نہ نام ڈالو چڑ ایک دوسرے کی برا نام ہے گنہگاری پیچھے

الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ وَقَالَ تَعَالٰى وَيْلٌ
ایمان کے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ہیں بے انصاف اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے خرابی ہے

لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ہر طعنہ دینے عیب چننے کی اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کو برائی اسی قدر کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے روایت کی یہ مسلم نے

وَقَدْ سَبَقَ قَرِيبًا بِطُولِهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
اور یہ حدیث دراز مع ترجمہ پیچھے قریب ہی گذر چکی ہے۔ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ جس کے دل میں ایک ذرہ کی

ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَ
مقدار کبر بڑائی ہو ایک آدمی نے عرض کی کہ تحقیق ہر شخص دوست رکھتا ہے یہ کہ ہو کپڑا اسکا اچھا اور

نَعْلُهُ حَسَنَةً فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ
پاپوش اس کی اچھے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے۔ جمال کو دوست رکھتا ہے کبر سچ کو رد کرنے اور لوگوں کو

النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعْنَى بَطَرُ الْحَقِّ دَفْعُهُ وَغَمْطُهُمْ احْتِقَارُهُمْ وَقَدْ سَبَقَ
حقیر اور ذلیل جاننے ہے روایت کی یہ مسلم نے یعنی بطر الحق کا رد کرنا حق کا وغمطہم کا معنے لوگوں کو ذلیل جاننا اور آگے

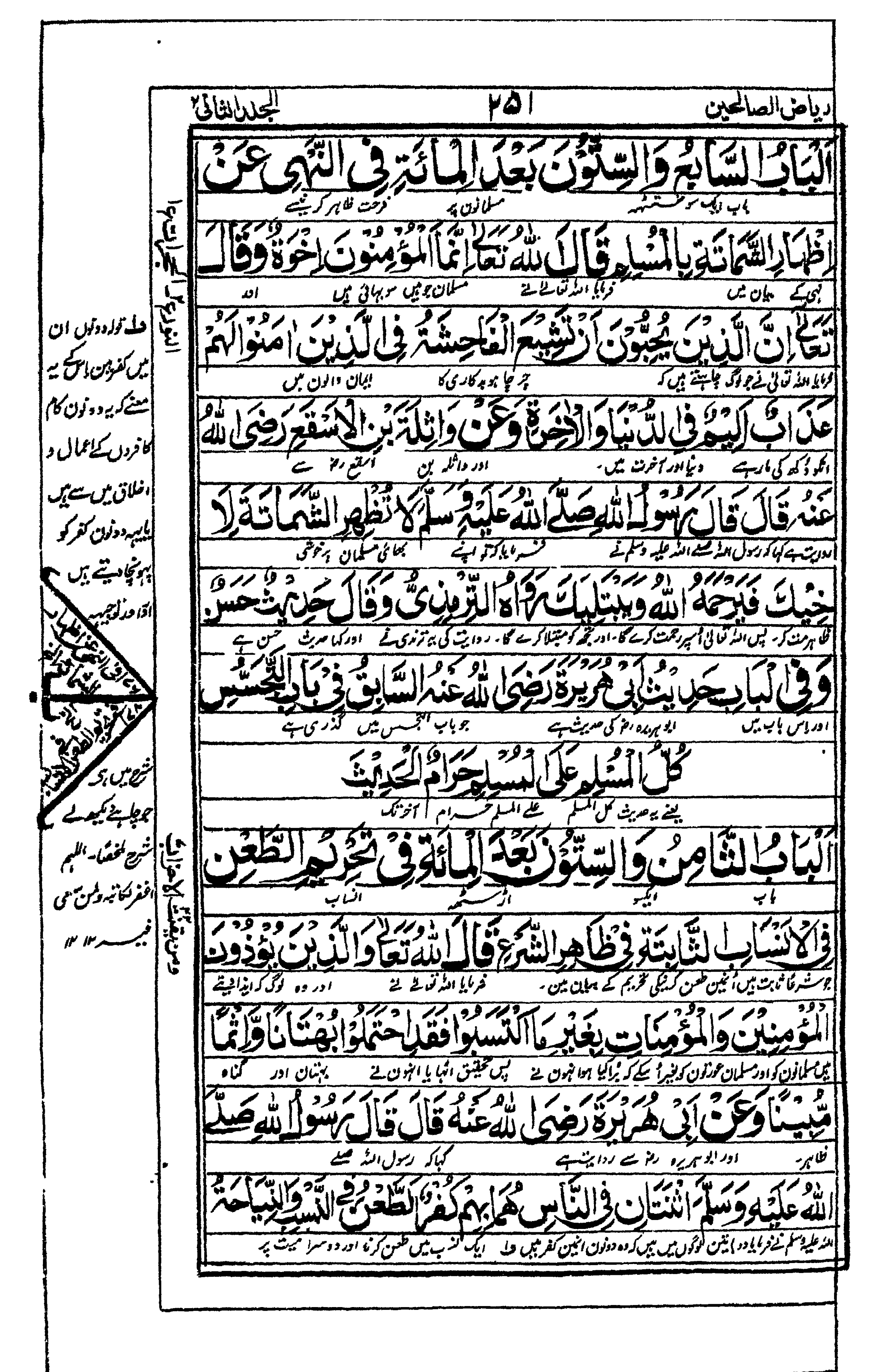
بَيَانُهُ بِأَوْضَحَ مِنْ هٰذَا فِي بَابِ الْكِبْرِ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
اس کا بیان بہت واضح اس سے باب الکبر میں گذر چکا اور جندب بن عبد اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ وَ
رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلّٰى عَلَيَّ
کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہ بخشیگا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا یہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے۔

أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
کہ میں فلاں شخص کو نہ بخشونگا بیشک اسکو بخشدیا اور تیرے عمل حبط و محو کر دیے روایت کی یہ مسلم نے ف

ف
یعنی یوں کہا کہ قسم خدا کی کہ فلانے شخص کو خدا ہرگز نہ بخشیگا مُنسنے گو یا خدا پر حکومت کی اسواسطے اسکے نیک عمل کو خدا برباد کرڈالتا ہے اور جسپر اُسنے قسم کھائی اسکو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے سعادت اور شقاوت اور خاتمے کا حال سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کو نہیں معلوم کیسا ہی سخت کافر ہو اور کیسا ہی گنہگار مسلمان ہو بالیقین اسکو دوزخی جانتا یا کہنا درست نہیں اسواسطے کہ شاید اُس کا خاتمہ بخیر ہو اور مرنے کے قریب توبہ کرے
ف ابو ادریس



الباب السابع والستون بعد المائة في النهي عن

باب ایک سو سٹھ مسلمانوں پر فرحت ظاہر کرنیسے

إظهار الشماتة بالمسلم قال الله تعالى إنما المؤمنون إخوة وقال

نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں اور

تعالى إن الذين يحبون أن تشيع الفاحشة في الذين آمنوا لهم

فرمایا اللہ تعالی نے جو لوگ چاہتے ہیں کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں

عذاب أليم في الدنيا والآخرة وعن واثلة بن الأسقع رضي الله

انکو دکھ کی مار ہے دنیا اور آخرت میں۔ اور واثلہ بن اسقع رض سے

عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظهر الشماتة لا

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی مسلمان پر خوشی

خيك فيرحمه الله ويبتليك رواه الترمذي وقال حديث حسن.

ظاہر مت کر۔ پس اللہ تعالی اسپر رحمت کرے گا۔ اور تجھ کو مبتلا کرے گا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

وفي الباب حديث أبي هريرة رضي الله عنه السابق في باب التجسس

اور اس باب میں ابوہریرہ رض کی حدیث ہے جو باب التجسس میں گذری ہے

كل المسلم على المسلم حرام الحديث

یعنے یہ حدیث کل المسلم علی المسلم حرام آخر تک

الباب الثامن والستون بعد المائة في تحريم الطعن

باب ایکسو اڑسٹھ انساب

في الأنساب الثابتة في ظاهر الشرع قال الله تعالى والذين يؤذون

جو شرعا ثابت ہیں انہیں طعن کرنیکی تحریم کے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالے نے اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے

المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتانا وإثما

ہیں مسلمانوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اسکے کہ برا کیا ہو انہوں نے پس تحقیق اٹھایا انہوں نے بہتان اور گناہ

مبينا وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى

ظاہر۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم اثنتان في الناس هما بهم كفر الطعن في النسب والنياحة

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتیں لوگوں میں ہیں کہ وہ دونوں انہیں کفر ہیں ایک نسب میں طعن کرنا اور دوسرا میت پر

ف تو وہ دونوں ان میں کفر یعنی اصل کے یہ معنے کہ یہ دونوں کام کافروں کے اعمال و اخلاق میں سے ہیں یا یہ دونوں کفر کو پہونچا دیتے ہیں

شرح میں ہی جو چاہے دیکھ لے شرح المشکوٰۃ۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ۱۲ ۱۲

عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

رونا نوحہ کرنا روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب ایکسو انہتر غش اور فریب سے نہی کے

الْغِشِّ وَالْخِدَاعِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

بیان میں ر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو اور

الْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا وَعَنْ

مسلمان عورتوں کو بغیر اسکے کہ برا کیا ہو انہوں نے پس تحقیق اوٹھایا انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہر اور

اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ

ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو ہمسے دغا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں روایت کی یہ مسلم نے اور مسلم کی

رِوَايَةٍ لَّهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک طعام کے ڈھیر پر گذرے اور آپنے اُس میں ہاتھ

يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ

ڈالا تو آپ کی انگلیوں کو تری لگ گئی آپنے فرمایا اے طعام والے یہ کیا ہے اسنے کہا

اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ

یا رسول اللہ اسپر مینہ برس گیا ہے آپنے فرمایا اُسکو تونے طعام کے اوپر کیوں نہ کر دیا تا کہ لوگ

النَّاسُ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

دیکھ لیتے جو ہم سے دغا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ اور اسی ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا تَنَاجَشُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

چیز کے خریدنے میں آپس میں دھوکا دینے کو مول نہ بڑھاؤ متفق علیہ - اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ

اللہ علیہ وسلم نے سودے میں دم بازی سے منع کیا ہے وٹ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ ایک شخص نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ وہ سودے میں دھوکا دیا جاتا ہے آپنے فرمایا

مسلمانوں میں سے نہیں ۱۲

ف اس حدیث کو بعضوں نے مستحل پر حمل کیا ہے یعنی اگر مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانا نیکو حلال سمجھکر اٹھاوے تو وہ مسلمان نہیں دوسرے جملہ کا مضمون یہ ہے کہ ایک حضرت بازار میں تشریف لیگئے ایک گیہوں کے ڈھیر میں ہاتھ ڈالا تو اندر سے گیلا پایا اس کا سبب پوچھا تو اسنے کہا کہ برسات کا پانی پڑ گیا ہے حضرت نے فرمایا کہ بھیگے ہوئے گیہوں اوپر کیوں نہ رکھے کہ سب لوگ دیکھتے پھر حضرت نے فرمایا کہ جو دغا بازی کرے دھوکا دے وہ مسلمان نہیں ۱۲ شرح

وٹ یعنی کوئی دوسرا کسی چیز کو خریدتا ہو تو اُسکو دم دینے کو آپ بھی اس چیز کا خریدار بن جاوے اور اس چیز کے مول بڑھاوے ایسی دم بازی سے منع کیا ہے ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ الْخِلَابَةُ بِخَاءٍ

کہ تو جس شخص سے سودا کیا کرے کہہ دیا کر کہ کچھ فریب نہیں (یعنی دین میں) متفق علیہ ف۱ اور الخلابۃ ساتھ خار

مُعْجَمَةٍ مَكْسُوْرَةٍ وَبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ وَهِيَ الْخَدِيْعَةُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

معجمہ مکسورہ کے اور ساتھ بار موحدہ کے اور یہ فریب ہے اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ اَوْ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کے جورو یا

مَمْلُوْكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَخَبَّبَ بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ ثُمَّ بَاءٍ مُوَحَّدَةٍ

غلام کو فریب دیکر خراب کرے وہ ہم میں سے نہیں روایت کی اسکو ابوداؤد نے اور خبب ساتھ خار معجمہ اور باء موحدہ

مُكَرَّرَةٍ اَيْ اَفْسَدَهٗ وَخَدَعَهٗ

مکررہ کے معنی یہ ہیں کہ خراب کرے اور فریب دیوے اس کو

اَلْبَابُ السَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الْغَدْرِ

باب ایک سو ستر غدر اور بیوفائی کی تحریم کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وَقَالَ تَعَالٰى وَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو پورا کرو قرار اور فرمایا

اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

پورا کرو قرار کو بیشک قرار کی پوچھ ہے اور عبداللہ بن عمرو بن العاص

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار باتیں ہیں جس شخص میں وہ چاروں ہوویں

كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ

وہ منافق خالص ہے۔ نفاق العمل۔ اور جس شخص میں انمیں سے ایک خصلت ہوگی اس میں ایک خصلت

النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ

نفاق کی ہے یہاں تک کہ اسکو چھوڑ دے۔ جب اس پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے توڑ دے

وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَاَنَسٍ

اور جب جھگڑے برا کہے متفق علیہ ف۲ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ اور ابن عمر رضہ و انس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ

رضہ سے کہا انہوں نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر غدر کرنے والے کے لیے ہوگا قیامت کے دن جھنڈا

ف۱ یہ شخص حبان ح کی زبر اور ب موحدہ سے منقذ کا بیٹا انصاری تھا احد میں حاضر تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض غزوں میں ساتھ تھے سر میں چوٹ لگی تھی کہ اس کی زبان اور عقل میں فتور آگیا تھا اور دارقطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھا اس کی عمر ایک سو تیس۱۳۰ برس کی ہوئی تھی شرح اس قول کے مضمون میں شارحین نے اختلاف کیا ہے چنانچہ شروح میں مذکور ہے اور تورپشتی نے لکھا ہے کہ حضرت صلعم نے اسکو حکم کیا کہ سودے کے وقت یہ بات کہہ دیا کر تاکہ دوسرا شخص آگاہ ہو جاوے اور فریب نہ دیوے اور اس وقت لوگ دیندار و خیرخواہ خلائق تھے۔ مسلمان بھائیوں کے لیے وہ چیز دوست رکھتے تھے جو اپنے لیے محبوب ہوتی تھی خصوصاً آگاہ کر دینے کے وقت پس اس کہنے سے وہ خیرخواہی اس کی ملحوظ رکھی جاتی تھی طیبی نے اسی تقریر کو پسند کیا ہے ۱۲ مظ ف۲ اس حدیث کا مضمون باب پچیس میں گذرا ہے اور بعینہ باب ستاسی میں بھی گذری ہے ۱۲ منہ

[illegible]

الْقِيٰمَةِ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

دن جھنڈا ہوگا۔ کہا جائیگا یہ فلانے کا غدر ہے ف۱

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

متفق علیہ اور ابو سعید خدری

الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن

غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ

ہر ایک عذر کرنیوالے کیلئے جھنڈا ہوگا اُسکے سُرین کے پاس اُسکے غدر کے اندازہ کے موافق اونچا کھڑا کیا جائیگا خبردار ہو کہ کوئی عذر کرنے والا

غَدْرًا مِّنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

عذر کرنے میں عام لوگوں کے امیر سے بڑا نہیں ف۲ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرمایا اللہ تعالی نے تین شخص سے قیامت کیدن میں جھگڑنیوالا ہوں ایک وہ شخص

بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا

جو میرے نام کیساتھ اسنے عہد کیا پھر اُسنے توڑ دیا اور دوسرا وہ جسنے آزاد کو فروخت کرکے اُسکا مول کھایا اور تیسرا وہ جسنے مزدور کام پر لگایا

فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور اُس سے کام پورا کروا اور اُس کی اجرت اُسکو نہ دی۔ روایت کی یہ بخاری نے۔

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب ایکسو اکہتروان عطا وغیرہ کے بعد یعنے کسی کو کچھ

الْمَنِّ بَعْدَ الْعَطِيَّةِ وَنَحْوِهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا (البقرۃ)

وغیرہ احسان جتانے کی نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالے نے اے ایمان والو

تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى وَقَالَ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ (ایضاً)

ضائع مت کرو اپنی خیرات احسان رکھکر اور ستاکر اور فرمایا جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَا اَذًى وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ

اللہ تعالے کی راہ میں پھر پیچھے خرچ کرکے نہ احسان رکھتے ہیں نہ ستاتے ہیں اور ابو ذر رضہ سے

ف۱ فلانے کا غدر ہے یعنے فلانے کی بیوفائی کا جھنڈا ہے۔ غادر اسکو کہتے ہیں جو عہد کرکے وفا نکرے ۱۲ شرح

ف۲ یعنے عام کا امیر جو غدر کرے غدر کرنے میں کوئی اس سے بڑا نہ ہوگا کہ اس کا ضرر بہت خلقت کو پہونچتا ہے ۱۲

ف۳ قولہ اعطی بی الخ یعنے کسی سے قول و قسم کی خدا تعالی کو درمیان دیکر یا کسی سے قرض لیا خدا تعالی کو ضامن دیکر ۱۲

ف۴ قولہ اسکا مول کھایا الخ یہ قید واسطے زیادتی تنبیہ کے ہے اگر نکھاویگا تو بھی گنہگار اور داخل اس وعید میں ہے ۱۲ ابو ادریس

اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ

روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جنسے خدا کلام نکرے گا قیامت کے

الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ قَالَ فَقَرَأَهَا

دن اور اُن کی طرف بنظر رحمت نہ دیکھیگا اور اُن کو گناہوں سے پاک نکرے گا اور انکو عذاب دردناک ہے ابوذر نے کہا

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِرَارٍ قَالَ أَبُوْذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو تین بار پڑھا۔ ابوذر نے کہا برباد ہوگئے وے لوگ اور انکو ٹوٹا پڑا کون ہیں

مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ

وے لوگ یارسول اللہ حضرت نے فرمایا ایک ازار کا لٹکانیوالا اور دوسرا خیرات کر کے جتلانیوالا احسان جتا دے تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ يَعْنِي الْمُسْبِلَ إِزَارَهُ وَثَوْبَهُ

روایت کی یہ مسلم نے اور اُس کی ایک روایت میں ہے لٹکانے والا اپنی ازار کو (یعنی جو شخص ازار اور کپڑا

أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ لِلْخُيَلَاءِ

ٹخنوں سے نیچے غرور سے لٹکائے)

اَلْبَابُ الثَّانِيْ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب ایکسو بہترواں فخر اور سرکشی اور غرور اور تکبر

الْاِفْتِخَارِ وَالْبَغْيِ قَالَ اللهُ تَعَالٰى فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى

کرنیسے نہی کے بیان میں فرمایا اللہ تعالی نے سو مت بولو اپنی ستھرائیاں وہ بہتر جانتے اُسسے جو بچ چلا

وَقَالَ تَعَالٰى إِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي

اور فرمایا الاہنا تو اُنپر جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر اور دہوم اٹھاتے ہیں۔

الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ

ملک میں ناحق اُن لوگوں کو ہے ایک دکھ کی مار اور عیاض بن حمار

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى

رضہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے میری طرف اس

أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى

بات کی وحی کی ہے کہ تواضع اور فروتنی کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نکرے اور نہ کوئی کسی پر فخر و بڑائی کرے

أَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ الْبَغْيُ التَّعَدِّيْ وَالْاِسْتِطَالَةُ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

روایت کی یہ مسلم نے۔ لغت والوں نے کہا ہے بغی کے معنے تعدی ۲ اور دست درازی کے ہے۔ اور ابوہریرہ رضہ سے

ف ۱ یعنی جس کا پائجامہ یا ازار ٹخنے سے نیچے رہے ۱۲

ف ۲ اس میں دلیل ہے کہ فخر بطریق تکبر وستم کے حرام ہے ۱۲ منظ انح

اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کہے کہ لوگ ہلاک

النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اَلرِّوَايَةُ الْمَشْهُوْرَةُ اَهْلَكُهُمْ بِضَمِّ الْكَافِ وَ

وبرباد ہوئے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک وبرباد ہونیوالا ہے ف روایت کی یہ مسلم نے۔ روایت مشہور میں اہلکہم ساتھ ضمہ کاف کے ہے اور

رُوِيَ بِنَصْبِهَا وَذٰلِكَ النَّهْيُ لِمَنْ قَالَ ذٰلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا لِلنَّاسِ

منصوب بھی مروی ہے اور یہ نہی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے آپکو اچھا سمجھے اور لوگوں کو حقیر وذلیل تصور کرے

وَارْتِفَاعًا عَلَيْهِمْ فَهٰذَا هُوَ الْحَرَامُ وَاَمَّا مَنْ قَالَهُ لِمَا يَرٰى فِي النَّاسِ مِنْ

اور آپکو لوگوں پر رفعت وتعلی دیکر ایسے الفاظ کہے کہ اس صورت یہ الفاظ بولنے حرام ہیں اور جو شخص لوگوں کے

نَقْصٍ فِيْ اَمْرِ دِيْنِهِمْ وَقَالَهُ تَحَزُّنًا عَلَيْهِمْ وَعَلَى الدِّيْنِ فَلَا بَاْسَ هٰكَذَا

دین میں نقصان دیکھ کر اُن کے دین پر غمناک ہوکر کہے تو اس میں کچھ خوف نہیں علماء نے

فَسَّرَهُ الْعُلَمَاءُ وَفَصَّلُوْهُ وَمِمَّنْ قَالَهُ الْاَئِمَّةُ الْاَعْلَامُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَالْخَطَّابِيُّ

اس کی تفسیر وتفصیل ایسی ہی کی ہے اور ائمہ اعلام میں سے جنہوں نے یہ تقریر وتفسیر کی ہے انہیں سے امام مالکؒ اور خطابی اور

وَالْحُمَيْدِيُّ وَاٰخَرُوْنَ وَقَدْ اَوْضَحْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ

حمیدی رو وغیرہ ہم ہیں یعنے اسکو کتاب الاذکار میں خوب واضح کرکے بیان کیا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ

باب ایکسو تہتروان مسلمانوں سے تین دن سے زیادہ

الْهِجْرَانِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا لِبِدْعَةٍ فِي الْمَهْجُوْرِ اَوْ

ایک دوسرے سے جدائی کرنے کی حرمت کے بیان میں مگر جب مہجور مبتدع یا فاسق وفسق کا مددگار وغیرہ ہو

تَظَاهُرٍ بِفِسْقٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

کہ ان صورتوں میں زیادہ جدائی بھی جائز ہے فرمایا اللہ تعالٰے نے مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

سو ملا دو اپنے دو بھائیوں کو اور فرمایا اور مدد نکرو گناہ پر اور زیادتی پر

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ

کہ تم ایکدوسرے سے قطع مت کرو۔ اور ایکدوسرے کیطرف پشت مت کرو اور آپسمیں بغض وکینہ مت رکھو اور آپس میں ایکدوسرے پر حسد مت کرو

ف اس حدیث کے یہ مطلب ہیں ایک تو یہ کہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی رحمت سے ناامید کرادے کہے کہ لوگ اپنے گناہوں سے برباد ہوگئے ضرور دوزخ میں پڑینگے بخشے نہ جاوینگے تو حقیقت میں یہہ شخص خود برباد ہوگیا سو ایسے لوگوں کو رحمت سے ناامید کیا اور بندگی چھڑائی دوسرا یہ کہ لوگوں کے عیب اور برائیاں نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوئے تو یہ آپ برباد ہوا کہ لوگوں کی غیبت کی اور اپنے آپکو سب سے بہتر سمجھا امام مالکؒ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے گناہ اور سستی دیکھ کر افسوس سے یوں کہے کہ ہائے لوگ بگڑ گئے برباد ہوئے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اگر بپائے غرور کے کہے اور آپکو بہتر اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہیں حدیث کے موافق ۱۲ ت

إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ

بھائی بنکر رہو اور مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی کرے متفق علیہ اور ابو ایوب

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ

رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کو حلال و درست نہیں کہ اپنے بھائی

أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا

مسلمان سے تین رات سے زیادہ جدائی کرے کہ دونوں ملاقات کیوقت ایک دوسرے سے منھ پھیر لیں وہ بھی یہ بھی اور ان دونوں میں سے بہتر

الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

وہ شخص ہے جو سلام علیک پہلے کہے متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیر اور جمعرات کو بندوں کے اعمال خدا تعالےٰ کے روبرو پیش کیے جاتے ہیں۔

فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

پس اللہ تعالیٰ ہر ایک آدمی کو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شیئے کو شریک نہیں ٹھہراتا بخشتا ہے مگر آدمی کو اسکے اور اسکے بھائی کے درمیان

أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقُولُ اتْرُكُوا هٰذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ

کینہ ہو سو فرماتا ہے ان دونوں کو چھوڑ دو تاکہ صلح کر لیں ان کی بخشش کی جائیگی جب صلح کر لیں گے ف روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے جابر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ

رضہ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ شیطان

قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ

اس سے بے آس ہو گیا ہے کہ جزیرہ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی بندگی کریں لیکن انکیں فساد ڈالنے اور انکے دلوں کو خراب کرنے میں لگا ہے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ التَّحْرِيشُ الْإِفْسَادُ وَتَغْيِيرُ قُلُوبِهِمْ وَتَقَاطُعُهُمْ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

روایت کی یہ مسلم نے ف۲ تحریش فساد ڈالنا اور بدل ڈالنا لوگوں کے دلوں کو اور لوگوں کے آپس میں قطع ڈالنا اور ابو ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ

رضہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے

فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَنْ هَجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ عَلَى

زیادہ جدائی کرے جو شخص اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ جدائی کرے اور اسی حال پر مر جائے تو وہ دوزخ کی آگ میں داخل ہوگا روایت کی یہ ابو داود

شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَعَنْ أَبِي خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ

کو بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور ابو خراش حدرد بن ابی حدرد اسلمی

ف۱ یہ حدیث باب ایکسو باسٹھ میں تھوڑے سے فرق سے گذر چکی ہے ۱۲

ف۲ شیطان کی عبادت سے بتوں کی عبادت مراد ہے کہ شیطان اس کا امر کرتا ہے، اور نمازیوں سے مومن مراد ہیں۔ اور مسیلمہ وغیرہ کے اصحاب اگرچہ مرتد ہوگئے تھے مگر بت پرستی ان سے صادر نہیں ہوئی ۱۲ شرح ملخصًا

الصحابي رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من

صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص

هجر أخاه سنة فهو كسفك دمه رواه أبو داود بإسناد صحيح وعن أبي

اپنے بھائی سے ایک سال بھر جدائی کرے تو یہ کام اُس کی خونریزی کے مثل ہے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور ابوہریرہ رضی

هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لمؤمن أن

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو حلال نہیں

يهجر مؤمنا فوق ثلث فإن مرت به ثلث فليلقه فليسلم عليه فإن رد

کہ تین دن سے زیادہ مومن سے جدائی کرے اگر تین دن گذر گئے پھر اُس سے اُس کی ملاقات ہوئی تو اُسکو السلام علیکم کہے اگر اُسنے وعلیکم السلام

عليه السلام فقد اشتركا في الأجر وإن لم يرد عليه فقد باء بالإثم وخرج

کہکر جواب دیا تو ثواب میں دونوں شریک ہوگئے اگر اُسنے سلام کا جواب نہ دیا تو وہ گنہگار ہوا اور سلام

المسلم من الهجرة رواه أبو داود بإسناد حسن قال أبو داود إذا كانت

کہنے والا ہجرت سے نکل گیا روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد حسن سے ابوداؤد نے کہا جب ہجرت

الهجرة لله تعالى فليس من هذا في شيء

اللہ کے لیے ہو تو اُس کا یہ حکم نہیں۔

الباب الرابع والسبعون بعد المائة في النهي عن

باب ایک سو چوہتر جلد دو آدمی کو

تناجي اثنين دون الثالث بغير إذنه إلا لحاجة وهو أن يتحدثا

بدون تیسرے کے اذن کے رازگوئی کرنیکے نہی کے بیان میں مگر حاجت کیلئے اور وہ رازگوئی یہ ہے کہ دو آدمی

سرا بحيث لا يسمعهما وفي معناه إذا تحدثا بلسان لا يفهمه قال

مخفی بات کریں اس طرح سے کہ اُن کی بات تیسرا نہ سنے اور اُس کی مانند ہے جب ایسی زبان میں بات کریں کہ وہ اُسکو نہ سمجھتا ہو فرمایا

الله تعالى إنما النجوى من الشيطان وعن ابن عمر رضي الله عنهما أن

اللہ تعالی نے یہ جو ہے کانا پھوسی سو شیطان کا کام ہے اور ابن عمر رض سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا كانوا ثلثة فلا يتناجى اثنان

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تین آدمی ایک جگہ میں ہوں تو دو آدمی

دون الثالث متفق عليه رواه أبو داود وزاد قال أبو صالح

بدون تیسرے کے کان میں بات نہ کریں متفق علیہ ہے اور ابوداؤد کی روایت میں زیادہ ہے کہ ابو صالح نے کہا۔

قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَرْبَعَةً قَالَ لَا يَضُرُّكَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا

یعنے ابن عمر رض کو کہا اگر چار ہوں کہا اس صورت میں تجھ کو کچھ ضرر نہیں ف۱ روایت کیا ابن عمر رض کی حدیث کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ دَارِ

مالک رح نے موطا میں ف۲ روایت ہے عبد اللہ بن دینار رض سے کہا کہ میں اور ابن عمر رض خالد بن عقبہ رض کے گھر کے

خَالِدِ بْنِ عُقْبَةَ الَّتِي فِي السُّوْقِ فَجَاءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يُنَاجِيَهُ وَلَيْسَ مَعَ ابْنِ

پاس تھے جو بازار میں ہے ایک آدمی آیا اور اس سے چپکے سے بات کرنیکا ارادہ کیا اور ابن عمر کے ساتھ

عُمَرَ أَحَدٌ غَيْرِي فَدَعَا ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا آخَرَ حَتّٰى كُنَّا أَرْبَعَةً فَقَالَ لِي وَ

میرے سوا کوئی نہ تھا ابن عمر رض نے ایک اور آدمی کو بلا لیا تاکہ ہم چار ہو گئے پھر مجھے اور

لِلرَّجُلِ الثَّالِثِ الَّذِي دَعَاهُ اسْتَأْخِرَا شَيْئًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

تیسرے آدمی کو جو بلایا تھا کہا کہ تم دونوں کچھ پیچھے ہو جاؤ کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ دو آدمی تیسرے کے سوا چپکی بات نہ کریں۔ اور ابن مسعود

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا

رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین ہوا کرو تو

يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

دو آدمی ملکر چپکے بات نہ کیا کریں یہاں تک کہ تم لوگوں میں مختلط و مل جاؤ کیونکہ یہ کام اس تیسرے کو رنج میں ڈالتا ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ

باب ایکسو پچھتر وان غلام اور

تَعْذِيْبِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ وَالدَّابَّةِ وَالْوَلَدِ بِغَيْرِ سَبَبٍ شَرْعِيٍّ أَوْ زَائِدٍ

عورت اور چارپایہ اور فرزند کو بلا سبب شرعی کے عذاب کرنیسے یا ادب کے اندازہ سے

عَلٰى قَدْرِ الْأَدَبِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبٰى

زیادہ دکھ دینے سے نہی کے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالی نے اور ماں باپ سے نیکی اور قرابت والے سے

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ

اور یتیموں سے اور فقیروں سے اور ہمسائے قریب سے اور ہمسائے اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے اور

وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا وَعَنْ

راہ کے مسافر سے اور اپنے ہاتھ کے مال سے اللہ تعالی کو خوش نہیں آتا جو کوئی ہو اترانا بڑائی کرتا۔ اور

ف۱ یعنی اس صورت میں اگر دو آدمی چپکے کان میں بات کر لیں تو مضائقہ نہیں یعنے اس صورت میں آدمی کے دل میں رنج نہیں آتا ۱۲

ف۲ یعنے ان لفظوں سے جو بیان ہوتے ہیں ۱۲

اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ۱۲ ۱۲ ۱۲

ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت
ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک عورت بلی کے مقدمہ میں

امرأۃ فی ھرۃ سجنتھا حتی ماتت فدخلت فیھا النار لا ھی اطعمتھا
عذاب کی گئی اُسنے بلی کو قید کیا یہانتک کہ مرگئی پس وہ عورت اِس سبب سے آگ میں داخل ہوئی نہ اس کو کھلایا اور نہ پلایا

وسقتھا اذ ھی حبستھا ولا ھی ترکتھا تاکل من خشاش الارض متفق علیہ
جب اُسنے اسکو قید کیا اور نہ اُسکو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھائے متفق علیہ قول اسکا

قولہ خشاش الارض بفتح الخاء المعجمۃ وبالشین المعجمۃ المکررۃ وھی
خشاش الارض ساتھ فتح خاء معجمہ اور شین معجمہ مکررہ کے اور وہ

ھوام الارض وحشراتھا وعنہ انہ مر بفتیان من قریش قد نصبوا طیرا
زمین کے چھوٹے اور زندہ چیزیں ہیں۔ اور اسی سے روایت ہے کہ وہ چلا جاتا تھا اور قریش میں سے کچھ جوان ایک جانور کو نشانہ بناکر

وھم یرمونہ وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئۃ من نبلھم فلما راوا
تیر مار رہے تھے۔ اور اُس جانور کے مالک کے لیے یہ ٹھیرا تھا کہ جو تیر خطا جائے وہ تیرا ہوا جب انہوں نے

ابن عمر تفرقوا فقال ابن عمر من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا ان
ابن عمر رضہ کو دیکھا تو متفرق ہوگئے۔ ابن عمر رضہ نے کہا یہ کام کس نے کیا ہے اللہ تعالی لعنت کرے اسکو جسنے یہ کام کیا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا متفق
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص کو جو جاندار چیز کو نشانہ بنائے متفق

علیہ الغرض بفتح الغین المعجمۃ والراء وھو الھدف والشیء الذی یرمی
علیہ ف۱ غرض ساتھ فتح غین معجمہ کے اور را کے ہے یعنی نشانہ اور جو چیز تیر کے ساتھ

الیہ وعن انس رضی اللہ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ماری جائے۔ اور انس رضہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

ان تصبر البھائم متفق علیہ ومعناہ تحبس للقتل وعن ابی علی سوید
چوپایوں کو قتل کرنیکے لئے قید کرنے سے نہی فرمائی ہے متفق علیہ۔ اور اسکا معنے یہ ہے کہ روکی جائے واسطے قتل کے۔ اور روایت ہے ابو علی سوید

بن مقرن رضی اللہ عنہ قال لقد رایتنی سابع سبعۃ من بنی
بن مقرن رضہ سے کہا کہ مقرن کے بیٹوں میں سے میں ساتواں ف۲ تھا یعنے ہم سات بھائی تھے

مقرن ما لنا خادم الا واحدۃ لطمھا اصغرنا فامرنا رسول اللہ صلی
اور ایک لونڈی کے سوا ہمارے پاس کوئی خدمتگار نہ تھی کہ ہم سب میں سے چھوٹے نے اس کو تھپڑ مارا رسول اللہ صلے

ف۱ اس سے سمجھا گیا کہ جاندار کو نشانہ بنانا حرام ہے کہ اس میں اُس کو عذاب ہوتا ہے اور مال ضائع ہوتا ہے شرح ملخصا

ف۲ یعنی ہم سات بھائی تھے ۱۲

اللہ علیہ وسلم ان نعتقها رواه مسلم وفي رواية سابع اخوة لي وعن ابي

اللہ علیہ وسلم نے ہم کو امر کیا کہ ہم اُس کو آزاد کردیں، روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابو

مسعود البدري رضي الله عنه قال كنت اضرب غلاما لي بالسوط

مسعود بدری رضہ سے کہا کہ میں اپنے غلام کو کوڑے سے مار رہا تہا۔

فسمعت صوتا من خلفي اعلم ابا مسعود فلم افهم الصوت من الغضب فلما

پیٹھ پیچھے سے آواز سنی کہ اے ابا مسعود جان لے۔ مگر بسبب غلبہ غصہ کے آواز نہ سمجھا کہ آواز کس کی ہے جب

دنا مني اذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو يقول اعلم ابا مسعود

میرے نزدیک آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہ فرماتے تھے جان لے ابا مسعود

ان الله اقدر عليك منك على هذا الغلام فقلت لا اضرب مملوكا بعده

کہ جیسا تو اس غلام پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تیرے پر قدرت رکھتا ہے میں نے کہا اسکے بعد میں کسی مملوک کو کبھی

ابدا وفي رواية فسقط السوط من يدي من هيبته وفي رواية فقلت

نہ مارونگا اور ایک روایت میں ہے آپکی ہیبت سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا

يا رسول الله هو حر لوجه الله فقال اما انك لو لم تفعل للفحتك النار او

یا رسول اللہ میں نے اسکو اللہ آزاد کیا۔ آپنے فرمایا اگر تو نہ کرتا (یعنی آزاد نکرتا) تو تجھ کو آگ جلاتی یا فرمایا

لمستك النار رواه مسلم بهذه الروايات وعن ابن عمر رضي الله

چھوتی تجھ کو آگ یہ روایتیں مسلم کی ہیں۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔

عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ضرب غلاما له حدا لم ياته

کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اپنے غلام کو بے کیئے حد مارے جو اُسنے نہیں[1] کیا (خواہ حرام کاری کی خواہ شراب کی)

او لطمه فان كفارته ان يعتقه رواه مسلم وعن هشام بن حكيم بن

یا طمانچہ مارے تو اسکا کفارہ (یعنی اُتار) یہ ہے کہ اُسکو آزاد کردے روایت کی یہ مسلم نے[2] اور ہشام بن حکیم بن

حزام رضي الله عنهما انه مر بالشام على اناس من الانباط وقد اقيموا

حزام رضہ سے روایت ہے کہ وہ شام کے ملک میں کچھ زمینداروں پر گذرے کہ دہوپ میں

في الشمس وصب على رؤسهم الزيت فقال ما هذا قيل يعذبون في

کھڑے کیے ہوئے اُنکے سروں پر تیل گرایا گیا تھا۔ ہشام نے کہا یہ کیا ہے کہا گیا کہ یہ لوگ خراج

الخراج وفي رواية حبسوا في الجزية فقال هشام اشهد لسمعت رسول

نہ دینے میں عذاب کئے جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جزیہ کی بابت قید کئے گئے تھے ہشام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول

ف۱ خواہ حرام کاری کی خواہ شراب کی ۱۲
ف۲ غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہے امام اعظم رح اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرض نہیں ۱۲
ف ۱-

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرے گا جو دنیا میں لوگوں کو

فِی الدُّنْیَا فَدَخَلَ عَلَی الْاَمِیْرِ فَحَدَّثَہٗ فَاَمَرَ بِہِمْ فَخُلُّوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلْاَنْبَاطُ

عذاب کریں پس وہ امیر کے دربار میں آئے اور اسکو یہ حدیث سنائی اُسنے حکم کیا کہ لوگ اسکے حکم سے چھوڑے گئے روایت کی یہ مسلم نے ولے

الْفَلَّاحُوْنَ مِنَ الْعَجَمِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ وَرَاٰی رَسُوْلُ

انباط زمیندار لوگ عجموں سے اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا کہ دیکھا رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْہِ فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَا اَسِمُہٗ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدہا موںہہ پر داغ دیا ہوا پس برا جانا اس کو کہا یعنے ابن عباس نے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں اسکو داغ نہ دوں گا۔

اِلَّا فِیْ اَقْصٰی شَیْءٍ مِّنَ الْوَجْہِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَّہٗ فَکُوِیَ فِیْ جَاعِرَتَیْہِ وَھُوَ اَوَّلُ

مگر بہت دور تر چیز کے موںہہ سے پس حکم دیا اپنے گدہے کیلئے پس داغ دیا گیا بیچ دو طرف دبر اُس کی کے اور ابن عباس اول

مَنْ کَوَی الْجَاعِرَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اَلْجَاعِرَتَانِ نَاحِیَتَا الْوَرِکَیْنِ حَوْلَ

وہ شخص ہے کہ جسنے داغ دیا دُبر کے دونوں طرفوں پر روایت کی یہ مسلم نے۔ جاعرتان دو طرف سرین کے ہیں آس پاس

الدُّبُرِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَیْہِ

دبر کے۔ اور جابر رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک گدہا

حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الَّذِیْ وَسَمَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

گذرا کہ اُسکے موںہہ میں داغ کیا ہوا تھا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے اسکو جسنے اسکو داغ کیا ہے روایت کی یہ مسلم نے اور مسلم کی

لِّمُسْلِمٍ اَیْضًا نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِی الْوَجْہِ

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے موںہہ پر مارنے اور موںہہ پر

وَعَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْہِ

داغ کرنے سے منع فرمایا ہے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَۃِ فِیْ تَحْرِیْمِ

باب ایک سو چہتروان جاندار کو آگ سے

التَّعْذِیْبِ بِالنَّارِ فِیْ کُلِّ حَیَوَانٍ حَتَّی الْقَمْلَۃِ وَنَحْوِھَا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

عذاب کرنے کی تحریم کے بیان میں یہاں تک جوں وما سد اُس کے کو بھی آگ کا عذاب نہ دینا چاہیئے اور روایت ہے ابو ہریرہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْثٍ فَقَالَ

رضہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا

ف ۱
ان اللہ یعذب الذین
الخ یہ حکم ناحق عذاب
دینے والوں کے حق
میں ہے قصاص
اور حدود
اور
تعزیر
وغیرہا
اس میں داخل
نہیں ۱۲ ۱۲ ۱۲
شرح ملخصًا

تحریم التعذیب بالنار ح ۱۷۶

نْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ

کہ فلانے فلانے قریش میں سے دو شخصوں کا نام لیکر فرمایا کہ اگر اُن دونوں کو پاؤں تو آگ سے جلادو

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ إِنِّيْ كُنْتُ

پھر جب ہمنے چلنے کا ارادہ کیا تو آپنے فرمایا کہ میں نے تم کو

أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ

حکم کیا تھا کہ فلانے فلانے کو جلا دیجیو اور آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا خدا کے کسی کو نہ چاہیئے سو اگر وہ دونوں

وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

تمہارے ہاتھ آجائیں تو اُن کو قتل کر دینا۔ روایت کی یہ بخاری نے ف۱ اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا

کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ قضاء حاجت کو تشریف لیگئے ہمنے

حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ

ایک لال پرندہ دیکھا کہ اُسکے ساتھ دو بچے تھے ہمنے اُسکے دو بچے پکڑ لیئے لال پرندہ آیا اور لپٹنے پر زمین پر پھیلاتا تھا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے او فرمایا اسکو اسکے بچوں سے کس نے ایذا دی اور بیقرار کیا ہے اسکے بچے چھوڑ دو اور

رَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هٰذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ إِنَّهُ لَا

آپنے ایک چیونٹیوں کا بھون دیکھا کہ ہمنے جلا دیا تھا۔ آپنے فرمایا یہ کسنے جلایا ہے ہمنے عرض کی ہمنے جلایا ہے۔ حضرت م نے فرمایا

يَنْبَغِيْ أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ قَوْلُهُ

کہ لائق نہیں کہ آگ کے ساتھ آگ کے مالک کے سوا کوئی دوسرا عذاب کرے روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے

قَرْيَةُ النَّمْلِ مَعْنَاهُ مَوْضِعُ النَّمْلِ مَعَ النَّمْلِ

قول اس کا قریۃ النمل یعنے سوراخ کیڑوں کا معیت کیڑوں کے

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ مَطْلِ

باب ایکسو ستتر واں اس بیان میں کہ حبیب حقدار اپنا حق

الْغَنِيِّ بِحَقٍّ طَلَبَهُ صَاحِبُهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا

طلب کرے تو غنی کو دیر کرنی حرام ہے۔ فرمایا اللہ تعالے نے اللہ تعالیٰ تم کو فرماتا ہے کہ پہونچاؤ

الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا وَقَالَ تَعَالٰى فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ

امانتیں امانت والوں کو اور فرمایا پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تو چاہیئے

ف۱
مشارق میں لکھا ہے وہ دونوں شخص ایک ہبار بن الاسود ابن عبد المطلب تھا۔ اور دوسرا نافع ابن عبد القیس تھا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے لیکن بیماری میں داغ دینا جب کوئی اور علاج نہو سکے تو درست ہے ۱۲ ف

الذی اؤتمن امانتہ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ

کہ پورا کرے جسپر اعتبار کیا اپنے اعتبار کو اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیء

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دولتمند کو ادائے قرض و امانت میں دیر کرنی ظلم ہے اور جب تم میں سے کوئی غنی پر حوالہ کیا جائے

فلیتبع متفق علیہ معنی اتبع احیل علیہ

تو چاہیئے حوالہ کو قبول کرلے۔ متفق علیہ ف۱

الباب الثامن والسبعون بعد المائتین فی کراہۃ عود

باب ایکسو اٹھترواں اس ہبہ کے واپس لینے کی

الانسان فی ہبۃ لم یسلمہا الی الموہوب لہ وفی ہبۃ وہبہا لولدہ

کراہت میں جو موہوب لہ کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ اور اس ہبہ کے لینے کی کراہت میں جو اپنے فرزند کو

وسلمہا او لم یسلمہا وکراہۃ شرائہ شیئا تصدق بہ من الذی تصدق

دیا ہو چاہے اسکو سپرد کیا ہے یا نہیں کیا۔ اور اپنے صدقہ کی چیز اس شخص سے خریدنے کی کراہت میں جس کو

علیہ او اخرجہ عن زکوۃ او کفارۃ ونحوہا ولا باس بشرائہ من

صدقہ میں دی ہو یا زکوٰۃ یا کفارہ وغیرہ میں دی ہو اگر متصدق علیہ سے نقل کرکے

شخص آخر قد انتقل الیہ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان

دوسرے کے پاس چلی گئی ہو تو پھر اس سے خرید لینے میں کراہت نہیں۔ اور روایت ہے ابن عباس رضہ سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یعود فی ہبتہ کالکلب یرجع

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنی بخشش واپس پھیر لے وہ کتے کی مثل ہے۔ جو قے کرکے

فی قیئہ متفق علیہ وفی روایۃ مثل الذی یرجع فی صدقتہ کمثل

پھر کھا لیتا ہے متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے کہ اس شخص کی جو اپنے صدقہ میں رجوع کرتا ہے۔

الکلب یقیء ثم یعود فی قیئہ فیاکلہ وفی روایۃ العائد فی ہبتہ

کتے کی مثال ہے جو قے کرکے اپنی قے پھر کھا لیتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بخشش میں عود کرنے والا

کالعائد فی قیئہ فیاکلہ وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال

مثل اس شخص کے ہے جو قے کرکے پھر آپ ہی کھا لیتا ہے اور روایت ہے عمر بن خطاب رضہ سے کہا۔

حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان

کہ میں نے جہاد میں گھوڑے پر ایک شخص کو سوار کیا ف۲ اسنے اس کی خدمت میں سستی کرکے اسکو ضائع کر دیا میں نے خیال کیا۔

ف۱ یعنی مالدار ہو کر قرض نہ ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض ادا دے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نہ کرے ۱۲ ت

ف۲ ابو ادریس عفی عنہ یعنے میں نے اسکو گھوڑا دیا کہ سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے ۱۲ ۱۲

اشتريه فظننت انه يبيعه برخص فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فقال

کہ اب وہ ارزاں فروخت کریگا اسلیئے میں نے اسکو خریدنا چاہا جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا

لا تشتره ولا تعد في صدقتك وان اعطاكه بدرهم فان العائد في

کہ تو اسکومت خرید اور نہ پھیر لے اپنا صدقہ اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم کو دے ڈالے تب بھی نہ خرید کیونکہ اپنے صدقہ میں

صدقته كالعائد في قيئه متفق عليه قوله حملت على فرس في

رجوع کرنیوالا اس شخص کی مانند ہے جو اپنی قے میں رجوع کرنیوالا ہو۔ متفق علیہ قولہ حملت علی فرس فی

سبيل الله معناه تصدقت به على بعض المجاهدين

سبیل اللہ کا معنے صدقہ کیا میں نے اس گھوڑے کو اوپر بعض مجاہدین کے

الباب التاسع والسبعون بعد المائة في تأكيد تحريم

باب ایکسو اناسی یتیم کے مال حرام ہونے کی

مال اليتيم قال الله تعالى ان الذين يأكلون اموال اليتامى ظلما

تاکید میں۔ فرمایا اللہ تعالی نے جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کے ناحق

انما يأكلون في بطونهم نارا وسيصلون سعيرا وقال تعالى ولا تقربوا

وہی کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں آگ اور اب پیٹھیں گے آگ میں اور فرمایا اللہ تعالی نے اور پاس نہ

مال اليتيم الا بالتي هي احسن وقال تعالى ويسألونك عن اليتامى

جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہو۔ اور فرمایا اور پوچھتے ہیں تجھ سے یتیموں کا حکم تو

قل اصلاح لهم خير وان تخالطوهم فاخوانكم والله يعلم

کہہ سنوارنا ان کا بہتر ہے اور اگر خرچ ملا رکھو انکا تو تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالی کو معلوم ہے

المفسد من المصلح وعن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى

خرابی کرنیوالا سنوارنے والا سے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی نے

الله عليه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يا رسول الله وما

اللہ علیہ وسلم نے کہ بچو سات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں اصحاب نے کہا یا رسول اللہ وہ سے

هن قال الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله الا بالحق

کون گناہ ہیں۔ فرمایا کہ خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اور جادو۔ اس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے

واكل الربوا واكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات

اور بیاج کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا اور خاوند والی ایماندار عورتوں کو حرام کاری سے

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز خدا تعالی کی راہ میں دیوے اسکو پھر مول کبھی نہ لیوے

ت: یعنی بے باپ کے لڑکے کا مال ۱۲

الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُوبِقَاتُ الْمُهْلِكَاتُ

والی مومن ہیں اُن کو عیب لگانا ۔ متفق علیہ ۔ موبقات کے معنے ہلاک کرنے والیں

اَلْبَابُ الثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ الرِّبٰوا

باب ایکسو اسی بیاج کی حرمت کے کرارا کی ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کھاتے ہیں سود نہ اُٹھینگے قیامت کو مگر جس طرح اُٹھتا ہے۔

الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ

جس کے حواس کھو دیئے جن نے لپٹ کر۔ یہ اسواسطے کہ انہوں نے کہا سودا کرنا بھی ایسا ہی جیسا

الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى

سود لینا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حلال کیا سودا اور حرام کیا سود پھر جس کو پہنچی نصیحت اپنے رب کی طرف سے اور باز آیا

فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا

تو اسکا ہے جو آگے ہو چکا اور اُس کا حکم اللہ تعالیٰ کے اختیار ہے۔ اور جو کوئی پھر کرے وہی ہیں دوزخ والے لوگ

خٰلِدُوْنَ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِى الصَّدَقٰتِ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

وہ اُسی میں رہ پڑے مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود اور بڑھاتا ہے خیرات الی قولہ اے

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا الْاٰيَةَ وَاَمَّا الْاَحَادِيْثُ

ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور چھوڑ دو جو رہ گیا سود اگر تم کو ایمان ہے الآیۃ اور حدیثیں

فَكَثِيْرَةٌ فِي الصَّحِيْحِ مَشْهُوْرَةٌ مِّنْهَا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّابِقُ فِي الْبَابِ

بہت اور مشہور ہیں صحیحین میں انہیں سے ابو ہریرہ رضہ کی حدیث ہے جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہے۔

قَبْلَهٗ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے

اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ زَادَ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ

اور کھلانے والے کو لعنت کی ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ ترمذی وغیرہ محدثوں نے زیادہ کیا ہے۔ اور اُسکے گواہی دینے والے اور اُسکے لکھنے والے کو

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ الرِّيَاءِ

باب ایکسو اکاسی ریا کی حرمت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ان کو حکم یہی ہوا ہے کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خالص کر کر اسکے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر

ف ہرچند اس حدیث میں گناہ کبیرہ مت ہی فرمائے لیکن اور حدیثوں میں زیادہ بھی ثابت ہیں اُس وقت اتنے ہی گناہوں

وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ الاٰية وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى

اور کھڑی کریں نماز کو آخر تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو مت ضائع کرو اپنی خیراتیں احسان رکھ کر

كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ الاٰية وَقَالَ تَعَالٰى يُرَاؤُونَ النَّاسَ

اور ستا کر جیسے وہ جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو آخر آیت تک اور فرمایا ہے۔ لوگوں کو

وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

دکھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے مگر تھوڑا اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى

کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں

الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا ۱ اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ وَ

بالنسبت اور شریکوں کے نہایت بے پرواہ ہوں ساجھی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو میں اسکو

شِرْكَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اسکے ساجھی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں روایت کی یہ مسلم نے رض اور اسی سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ

سنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جسپر حکم کیا جائے گا۔ ف۲ ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا تھا

فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ

وہ حاضر کیا جائیگا ف۳ پھر اللہ تعالیٰ اسکو اپنی نعمتیں معلوم کرائیگا اور وہ شخص ان نعمتوں کو جان لیگا ف۴ پس اللہ فرماویگا کہ تونے ان نعمتوں میں کیا کیا ف۵ وہ کہیگا

حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ

یہاں تک کہ شہید کیا گیا اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو نے جھوٹ کہا لیکن تو اسلئے لڑا تھا تاکہ کہا جاوے کہ بہادر ہے ف سو کہا گیا ف

قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ

پھر حکم کیا جائیگا پس وہ منہ کے بل کھینچا جائے یہاں تک کہ آگ میں گرا یا جاوے گا۔ اور ایک وہ شخص کہ اس نے علم پڑھا۔

وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا

اور لوگوں کو پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ پس وہ حاضر کیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں جو دنیا میں اسکو عطا کی تھیں بتا دیگا۔ پس وہ جان لیگا کہ ان مجھے یہ نعمتیں ملی تھیں

قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ

میں نے تیری راہ میں علم پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا اور تیرے لیے قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تو نے جھوٹ کہا لیکن علم اس لیے پڑھا تھا تاکہ تجھ کو عالم

تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى

کہا جاوے۔ اور قرآن اسلئے پڑھا تھا تاکہ تجھ کو قاری کہا جاوے سو کہا گیا پھر حکم کیا جائے گا۔ پس وہ منہ کے بل

ف۱ یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا ایسی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہے جو خدا کیواسطے خالص ہو دوسرے کا اس میں کچھ بھی لگاؤ نہ ہو عبادات ابوالورلیس عفی عنہ ف۲ یعنے بسبب ترک اخلاص کے ۱۲ ف۳ حشر کے میدان میں ۱۲ ف۴ کہ ہاں مجھ کو دی گئیں تھیں ۱۲ ف یعنی ان نعمتوں کا شکرانہ تو نے کیا ادا کیا ۱۲ ف۶ یعنی کافروں سے ۱۲ ف یعنی بہادر کہلانے کے واسطے تو نے لڑائی کی تھی ۱۲ ف یعنے لوگوں نے تجھ کو دنیا میں بہادر کہہ دیا اب مجھ سے کیا چاہتا ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ

کھینچا جاویگا یہاں تک کہ آگ میں گرا دیا جائیگا۔ اور ایک شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے اسکے رزق میں کشایش دی تھی اور ہر قسم کا مال اسکو عطا کیا

الْمَالِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ

تھا پس حاضر کیا جائیگا اور اسکو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں جتائیگا پس وہ پہچانیگا پس پوچھیگا کیا کام کیا تو نے ان نعمتوں میں وہ کہیگا نہیں چھوڑا میں نے

مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ

کوئی راہ جسکو تو دوست رکھتا ہو کہ خرچ کیا جاوے اس میں مگر تیری خوشنودی کے لیے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو نے جھوٹ کہا لیکن تو نے

فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ

اور کیا تھا تاکہ تجھ کو سخی کہا جاوے سو کہا گیا پس حکم کیا جائیگا پس وہ منہ کے بل گھسیٹا جائیگا تاکہ آگ میں

أُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ جَرِيءٌ بِفَتْحِ الْجِيمِ وَكَسْرِ الرَّاءِ وَبِالْمَدِّ أَيْ شُجَاعٌ حَاذِقٌ

گرا دیا جائے گا۔ روایت کی یہ مسلم نے جری ساتھ فتح جیم اور کسرہ راء اور مد کے ہے یعنے دلاور اور تیز

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا قَالُوا لَهُ إِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ لوگوں نے اسکو کہا کہ ہم اپنے بادشاہوں کے دربار میں جاتے ہیں۔

فَنَقُولُ لَهُمْ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ

اور ان کے سامنے بخلاف اس کے ہم باتیں کرتے ہیں جو ان کے پاس سے نکل کر کرتے ہیں ف۱ ابن عمر نے کہا

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اس کو نفاق میں شمار کیا کرتے تھے

سَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ

روایت کی یہ بخاری نے اور جندب بن عبداللہ بن سفیان رض سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ

فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص عمل کرے واسطے سنانے کے تاکہ لوگ سنیں اور اس کی شہرت ہو اللہ تعالیٰ اسکے عیب قیامت کو مشہور کریگا اور اسکو رسوا کریگا

يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ

جو شخص لوگوں کے واسطے دکھاوے اللہ تعالیٰ اسکو ظاہر کریگا متفق علیہ ف۲ اور روایت کیا اسکو مسلم نے بھی ابن

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمَّعَ بِتَشْدِيدِ الْمِيمِ وَمَعْنَاهُ أَظْهَرَ عَمَلَهُ

عباس رض کی روایت سے سمع ساتھ تشدید میم کے اور معنا اسکا یہ ہے کہ ظاہر کرے عمل اپنا

لِلنَّاسِ رِيَاءً سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ أَيْ فَضَحَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَعْنٰى مَنْ رَاءٰى رَاءٰى اللّٰهُ

لوگوں کو دکھلانے کے لئے سمع اللہ بہ یعنی رسوا کریگا اسکو قیامت کے روز اور معنے من راءی راءی اللہ

ف۱ یعنی ان کے روبرو کچھ کہتے ہیں۔ اور ان کی غیبت میں اس کے خلاف کرتے ہیں ۱۲

ف۲ یعنی کہیگا کہ اپنی جزا اس سے طلب کریں کہ جس کے لیے تو نے عمل کیا تھا ۱۲ منہ

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ ۱۲

به أی من أظهر للناس العمل الصالح لیعظم عندهم راءی الله به أی

بہ کے یعنے جو لوگوں کے لئے نیک عمل ظاہر کرے تاکہ بڑھ جاوے انکے نزدیک دکھاوے اللہ

أظهر سریرته علی رؤس الخلائق وعن أبی هریرة رضی الله عنه قال

ظاہر کرے پوشیدہ عمل اسکے لوگوں کے سامنے اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تعلم علما مما یبتغی به وجه الله

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص وہ علم پڑھے جس سے اللہ تعالی کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے

عز وجل لا یتعلمه إلا لیصیب به عرضا من الدنیا لم یجد عرف

اس علم کو نہیں پڑھتا مگر اس لئے کہ حاصل کرے اسکے ذریعہ سے دنیا کی متاع و اسباب تو قیامت کے دن

الجنة یوم القیامة یعنی ریحها رواه أبو داود بإسناد صحیح و

وہ شخص بہشت کی بو نہ پاوے گا روایت کی یہ ابو داود نے ساتھ اسناد صحیح کے

الأحادیث فی الباب کثیرة مشهورة

اور حدیثیں اس باب میں بہت اور مشہور ہیں۔

الباب الثانی والثمانون بعد المائة فیما یتوهم أنه

باب ایکسو بیاسی اس عمل کے بیان میں کہ وہم کیا جاتا ہے کہ وہ

ریاء ولیس هو ریاء عن أبی ذر رضی الله عنه قال قیل لرسول الله صلی

ریا ہے حالانکہ وہ ریا نہیں اور روایت کی ہے ابو ذر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے

الله علیه وسلم أرأیت الرجل الذی یعمل العمل من الخیر ویحمده

اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ آپ فرمایئے ایک آدمی کوئی عمل کرے اور اس کی لوگ

الناس علیه قال تلك عاجل بشری المؤمن رواه مسلم

مدح کریں ف۱ آپنے فرمایا یہ مومن کے لیے دنیا میں بشرے ہے ف۲ روایت کی یہ مسلم نے

الباب الثالث والثمانون بعد المائة فی تحریم النظر

باب ایکسو تراسی اجنبی عورت

إلی المرأة الأجنبیة والأمرد الحسن لغیر حاجة شرعیة قال الله تعالی

اور لڑکے بے ریش خوبصورت کی طرف بدون حاجت شرعی کے نظر کرنے کی تحریم میں۔ فرمایا اللہ

قل للمؤمنین یغضوا من أبصارهم وقال تعالی إن السمع و

تعالی نے مومنوں کو کہہ کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں۔ اور فرمایا بیشک کان اور

ف۱ یعنے یہ ریا ہے یا نہیں ۱۲

ف۲ یعنی خدا تعالی نے اس کو دنیا ہی میں اسکے عمل کا کچھ ثمرہ دکھا دیا اور کامل ثمرہ آخرت کو دکھائے گا ۱۲

اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

البصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا وقال تعالى يعلم خائنة
آنکھ اور دل ان سب سے سوال کیا جائیگا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ آنکھ کی خیانت کو

الاعين وقال تعالى ان ربك لبالمرصاد وعن ابي هريرة رضي
جانتا ہے۔ اور فرمایا بیشک تیرا رب لگ رہا ہے گھات میں اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے

الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كتب على ابن آدم نصيبه
کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدم کے بیٹے پر زنا کا حصہ لکھا گیا ہے۔

من الزنا مدرك ذلك لا محالة العينان زناهما النظر والاذنان
کہ وہ اسکو ضرور پا ہی لیگا دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے ف اور دونوں کانوں کا

زناهما الاستماع واللسان زناه الكلام واليد زناها البطش والرجل
زنا سننا ہے ف اور زبان کا زنا بات کرنی ہے ف اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے ف اور پاؤں کا

زناها الخطى والقلب يهوى ويتمنى ويصدق ذلك الفرج او يكذبه
زنا چلنا ہے۔ ف اور دل خواہش کرتا ہے۔ اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اسکو سچا کرتا ہے۔ یا جھٹلاتا ہے۔

متفق عليه هذا لفظ مسلم ورواية البخاري مختصرة وعن ابي سعيد
متفق علیہ اور یہ عبارت مسلم کی ہے۔ اور بخاری کی روایت مختصر ہے۔ ف اور ابو سعید

الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم
خدری رضہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم راستوں میں

والجلوس في الطرقات قالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث
بیٹھنے سے بچو اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ ہم کو راستوں میں بیٹھنے سے چارہ نہیں کہ ہم وہاں آپس میں بات چیت

فيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس
کرتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم وہاں نہ بیٹھنے کو نہیں مانتے

فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر
تو رستہ کا حق ادا کرو۔ اصحاب نے عرض کی کہ رستہ کا حق کیا ہے یارسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ اجنبی عورت اور لڑکے کی طرف سے آنکھ

وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه
اور لوگوں کو تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا ف اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا اور بد کام سے روکنا۔ متفق علیہ ف

وعن ابي طلحة زيد بن سهل رضي الله عنه قال كنا قعودا بالافنية
اور روایت ہے ابو طلحہ زید بن سہل رضہ سے کہا کہ ہم صحن میں بیٹھے

ف یعنی اینٹ پتھر اور کانٹا ہٹانا ۱۲ ف

یعنی اجنبیہ کی طرف بنظر شہوت ۱۲ ف

یعنی نامحرم کی باتیں شہوت انگیز ۱۲ ف

یعنی زنا کی باتیں کرنی ۱۲ ف

یعنی نامحرم کو ہاتھ لگانا ۱۲ ف

یعنی کبھی زنا کے لئے ۱۲ ف

زنا کا حصہ لکھا گیا ہے یعنی اس کے مقدمات آگے ان کی تفصیل فرمائی اور شرمگاہ کی تصدیق یہ کہ زنا کر لیا تو نفس کی اطاعت کی اگر نہ کیا تو اسکو جھٹلایا اور اطاعت نہ کی ۱۲ منہ

ف مختصر ۱۲

ف یعنی اجنبی عورت اور لوگوں کی بیبیوں سے

ف یعنی اول تو راہ میں بیٹھنا بہتر نہیں اور اگر کچھ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرے ۱۲

ف ۹ یہ حدیث باب تیئیسں ۲۳ میں گذری ہے ۱۲

نتحدث فيها فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام علينا فقال ما

باتیں کر رہے تھے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور ہمارے پاس کھڑے ہوکر فرمایا

لكم ولمجالس الصعدات اجتنبوا مجالس الصعدات فقلنا إنما قعدنا

کہ تم کو رستوں میں بیٹھنے کو کیا۔ ۱؎ رستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ ہمنے عرض کی کہ نہیں بیٹھے ہم

لغير ما بأس قعدنا نتذاكر ونتحدث فقال إما لا فأدوا حقها غض

واسطے کسی نقصان کے بیٹھے ہیں۔ ہم آپسمیں بات چیت کرتے ہیں آپنے فرمایا اگر تم کو لا بد بیٹھنا ہی ہے تو رستوں کا حق ادا کرو یعنی آنکھ

البصر ورد السلام وحسن الكلام رواه مسلم الصعدات بضم الصاد

نیچی کرنی اور سلام کا جواب دینا اور نیک کلام کرنا۔ روایت کی یہ مسلم نے الصعدات ساتھ ضمہ صاد

والعين أي الطرقات وعن جرير رضي الله عنه قال سألت رسول

اور عین کے یعنے رستے اور روایت ہے جریر رضہ سے کہ پوچھے رسول

الله صلى الله عليه وسلم عن نظر الفجاءة فقال اصرف بصرك رواه

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ناگہانی نظر کا سوال کیا آپنے فرمایا تو اپنی آنکھ پھیر لے ۲؎ روایت کی

مسلم وعن أم سلمة رضي الله عنها قالت كنت عند رسول الله

مسلم نے اور ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ میں اور میمونہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم وعنده ميمونة فأقبل ابن أم مكتوم وذلك بعد

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ ناگہاں ابن ام مکتوم کہ نابینا تھا آپ کے پاس آیا

أمرنا بالحجاب فقال النبي صلى الله عليه وسلم احتجبا منه فقلنا يا

آپنے ہم کو فرمایا کہ تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ ہمنے کہا یا رسول اللہ

رسول الله أليس هو أعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم

کیا وہ نابینا نہیں نہ ہم کو دیکھتا ہے نہ ہم کو پہچانتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أفعمياوان أنتما ألستما تبصرانه رواه أبو داود والترمذي وقال

کہ تم دونوں بھی اندھی ہو کیا تم اسکو نہیں دیکھتیں روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا

حديث حسن صحيح وعن أبي سعيد رضي الله عنه أن رسول الله صلى

حدیث حسن صحیح ہے اور ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم قال لا ينظر الرجل إلى عورة الرجل والمرأة إلى عورة المرأة

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے اور عورت عورت کی ستر کی طرف نہ دیکھے۔

۱؎ یعنی تم رستوں میں مت بیٹھا کرو ۱۲ ف ۲؎ یعنی اگر کسی نامحرم پر تیری آنکھ ناگہانی جا پڑے تو اپنی آنکھ کو فی الفور اس سے پھیر لے ۱۲ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسا عورت کا دیکھنا مرد کو حرام ہے ویسا ہی مرد کا دیکھنا عورت پر حرام ہے اور یہ حکم ورع و تقویٰ پر محمول ہے اس لئے کہ حضرت عائشہ رضہ سے منقول ہے کہ میں حبشیوں کو نیزہ بازی کرتے دیکھ رہی تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روبرو تھے۔ اور یہ وقت ہجرت سے نویں برس میں تھا اُن دنوں حضرت عائشہ رضہ سولہ برس کی تھیں اور پردہ کا حکم بھی آچکا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بشرط اسکے شہوت سے دیکھنا عورت پر حرام نہیں ۱۲ مظ از ع

وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ

اور مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں ننگے ہو کر جمع نہ ہوا کرے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ

فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ایک کپڑے میں ننگی ہو کر جمع ہوا کرے روایت کی یہ مسلم نے

الْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ

یہ ایکسو چوراسی اجنبی عورت سے خلوت کرنے کی حرمت کے بیان میں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب تم ان سے کچھ اسباب مانگا چاہو تو ان سے پیچھے پردے کے سے مانگ لو

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور عقبہ بن عامر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَا

وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو تو ایک انصاری مرد نے پوچھا کہ یا

رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْحَمْوُ قَرِيبُ الزَّوْجِ

رسول اللہ بھلا دیور ف کا حال بتلائیے آپ نے فرمایا دیور ہی تو فساد کا سبب ہے متفق علیہ۔ حمو قریبی خاوند کا ہے

كَأَخِيهِ وَابْنِ أَخِيهِ وَابْنِ عَمِّهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

جیسے اس کا بھائی اور بھتیجا اور چچا کا بیٹا اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت اجنبی کے پاس محرم کے سوا خلوت میں نہ

مَحْرَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

جایا کرے ف متفق علیہ۔ اور بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ کہا رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہدوں کی عورتوں کی عزت بیٹھنے والوں پر ف ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی عزت و حرمت ف

مَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ

گھر بیٹھنے والوں میں سے کوئی آدمی نہیں کہ مجاہدین میں سے کسی کا نائب ہو اسکے اہل و عیال میں ف پھر انکی اس کی

فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شَاءَ حَتّٰى يَرْضٰى

خیانت کرے مگر کہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے اس مجاہد کے لئے پھر وہ اس کی نیکیوں میں سے جو چاہیگا لیویگا تا کہ خوش ہو جائے

ف یعنی خاوند کے ... والوں کا حال / اور رشتے کے ہر ایک بھی عورت / پاس جاویں یا نہ جاویں آنحضرت / نے فرمایا کہ خاوند کے رشتہ دار / کا عورت پاس جانا موت ہے / یعنی ہلاکی اور فساد کا سبب ہے / پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ / خاوند کے رشتہ داروں کو / جیسے دیور وغیرہ کو خلوت / میں عورت پاس جانا اور / شرعی پردے کے عورت کا / سامنے آنا درست نہیں / ف محرم وہ جس / سے نکاح حرام ہے / ف یعنی جو جہاد کو نہ جاویں / گھر میں رہیں / ان کے ذمہ مجاہدوں کی / عورتوں کی عزت ف / یعنی ان کی عورتوں میں / خیانت نہ کریں اور بری / نظر سے نہ دیکھیں اور / ایسا احترام جانیں گویا ان / کی مائیں ہیں ف / یعنے ان کی بیوی یا / لونڈی یا قرابتیوں میں / مجاہد کا نائب ہو ...

باب ۱۸۴ فی تحریم الخلوة بالاجنبیة

ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
پھر آپ نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا کہ تمہارا کیا گمان ہے روایت کی یہ مسلم نے ف۱

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ تَشَبُّهِ
باب ایک سو پچاسی مردوں کو عورتوں سے

الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَتَشَبُّهِ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ فِيْ لِبَاسٍ وَحَرَكَةٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ
اور عورتوں کو مردوں سے لباس اور حرکت وغیرہ ف۲ میں مشابہت کرنیکی حرمت کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
روایت ہے ابن عباس رض سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَعَنَ رَسُوْلُ
مخنثوں پر مردوں میں سے اور اُن عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کرنیوالی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اُن مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت کرنے والے ہیں۔ اور ان عورتوں کو

مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
جو مردوں سے مشابہت کرنیوالی ہیں ف۲ روایت کی یہ بخاری نے ف۳ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے۔

قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ وَ
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد کو لعنت کی جو عورت جیسے پوشاک پہنے اور

الْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَعَنْهُ قَالَ
اُس عورت کو جو مرد کا لباس پہنے۔ روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے اور اسی سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں کہ میں نے ان کو نہیں دیکھا۔ ایک قوم تو وہ ہیں۔

مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ
کہ انکے ساتھ کوڑے رہینگے جیسے بیلوں کی دمیں کہ لوگوں کو ان سے مارینگے اور دوسری وہ عورتیں ہیں جو کپڑے پہنے ہیں اور ننگی ہیں۔

مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ
مردوں کو اپنی طرف جھکاتی ہیں۔ آپ مردوں کیطرف جھکتی ہیں سر انکے جیسے اونٹوں کے جھکے کوہان وے عورتیں بہشت میں نہ جاوینگی

وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ
اور اُس کی خوشبو نہ پاویگی اور اس کی خوشبو ملتی ہے۔ اتنی اور اتنی دور سے (یعنے بہت دور سے) روایت کی

ف۱ تمہارا کیا گمان ہے یعنی تم لوگ اس کے نیک اعمال کے پہنچنے اور رغبت کرنے میں مجاہد سے کیا گمان کرتے ہو یعنے اس کے سب نیک عمل مجاہد سے لیویگا یا مجاہد کو یہ مرتبہ ملنے میں تمہارا کیا گمان ہے۔ یعنے جب خدا تعالیٰ نے اسکو اس فضیلت سے خاص کیا۔ تو ضرور اسکو دوسری فضیلتیں بھی عطا فرمایگا ۱۲ منظاہرحق ملخصًا

ف۲ یعنی لباس و حرکت وغیرہا میں ۱۲

ف۳ مخنث اس مرد کو کہتے ہیں کہ تشبہ کرے ساتھ عورتوں کے ۱۲ ۱۲ ۱۲

مُسْلِمٌ مَعْنٰی كَاسِيَاتٌ اَیْ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَارِيَاتٌ مِّنْ شُكْرِهَا وَقِيْلَ مَعْنَاهُ

مسلم نے روایت کیا۔ کاسیات یعنی پہنے والیاں اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ننگیاں ہیں شکر سے اور بعض نے کہا دونا ننگی ہے۔

تَسْتُرُ بَعْضَ بَدَنِهَا وَتَكْشِفُ بَعْضَهُ اِظْهَارًا الْجَمَالِهَا وَنَحْوِهٖ وَقِيْلَ تَلْبَسُ

بعض بدن اپنے کو اور ننگا چھوڑتی ہیں بعض کو واسطے اظہار خوبصورتی اور مانند اوسکی کے اور بعض نے کہا کہ پہنے

ثَوْبًا رَقِيْقًا يَصِفُ لَوْنَ بَدَنِهَا وَمَعْنٰی مَائِلَاتٌ قِيْلَ عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَمَا

کپڑا باریک کہ جس سے نظر آوے بدن اوسکا اور مائلات کا معنے بعض نے کہا پھرنیوالیاں اللہ تعالیٰ کی تابعداری سے اور اس

يَلْزَمُهُنَّ حِفْظُهٗ مُمِيْلَاتٌ اَیْ يُعَلِّمْنَ غَيْرَهُنَّ فِعْلَهُنَّ الْمَذْمُوْمَ وَقِيْلَ

چیز سے جو لازم ہے اُن کو نگاہ بانی اسکی ممیلات یعنی سکھلاتی ہیں غیر اپنے کو بُرا فعل اپنا اور بعض نے کہا

مَائِلَاتٌ يَمْشِيْنَ مُتَبَخْتِرَاتٍ مُمِيْلَاتٌ لِاَكْتَافِهِنَّ وَقِيْلَ مَائِلَاتٌ يَمْتَشِطْنَ

مائلات کا معنی یہ کہ چلتی ہیں نخوت سے جھکانیوالیاں مونڈھوں اپنوں کو اور بعض نے کہا مائلات یعنی کنگھی کرتی ہیں۔

الْمِشْطَةَ الْمَيْلَاءَ وَهِیَ مِشْطَةُ الْبَغَايَا وَمُمِيْلَاتٌ يُمَشِّطْنَ غَيْرَهُنَّ تِلْكَ

تلبی کرنا جھکنے والی کا اور وہ کنگھی کرنا ہے بدکار عورتوں کا اور ممیلات یعنی کنگھی کرتی ہیں۔ غیر کو

الْمِشْطَةَ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ اَیْ يُكَبِّرْنَهَا وَيُعَظِّمْنَهَا بِلَفِّ عِمَامَةٍ

اس طریق پر رؤسھن کاسنمۃ البخت یعنی بڑھاتی ہیں ان کو اور زیادہ کرتی ہیں ان کو ساتھ باندھنے

اَوْ عِصَابَةٍ اَوْ نَحْوِهٖ

پگڑی کے یا اُسکے مانند کے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّمَانُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِی النَّهْیِ عَنِ

باب ایک سو چھیاسی

التَّشَبُّهِ بِالشَّيْطَانِ وَالْكُفَّارِ

شیطان اور کافروں کے ساتھ مشابہت کرنے سے نہی کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

جابر رضہ سے روایت ہے کہا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَاْكُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے مت کھایا کرو اسلیئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھایا کرے اور نہ پیا کرے اس لیئے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ وبلا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
روایت کی یہ مسلم نے ۔ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمُرَادُ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاری (یعنی عیسائی) خضاب نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو ۔ متفق علیہ ف۱ مراد

خِضَابُ شَعْرِ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ الْأَبْيَضِ بِصُفْرَةٍ أَوْ حُمْرَةٍ وَأَمَّا بِالسَّوَادِ فَمَنْهِيٌّ
خضاب لگانا ہے سر اور ڈاڑھی کے سفید بالوں کو ساتھ زرد یا سرخ رنگ کے اور سیاہ رنگ منع ہے

عَنْهُ كَمَا سَنَذْكُرُهُ فِي الْبَابِ بَعْدَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى
جیسے ہم اسکو اگلے باب میں ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے

الْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي نَهْيِ الرَّجُلِ وَ
باب ایکسو ستاسی مرد و

الْمَرْأَةِ عَنْ خِضَابِ شَعْرِهِمَا بِسَوَادٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ
عورت کو سیاہ خضاب بالوں کو لگانے سے نہی کے بیان میں جابر رض سے روایت ہے کہا

بِأَبِي قُحَافَةَ وَالِدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ
کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ ابو بکر صدیق رض کا باپ حاضر کیا گیا ف۲ اور اس وقت اسکا سر اور داڑھی

كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هٰذَا
سفیدی میں ثغامہ کی مانند تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو بدل دو

وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور سیاہی سے بچو ف۳ روایت کی یہ مسلم نے ف۴

الْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّمَانُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ
باب ایکسو اٹھاسی بیچ نہی کے قزع ہے

الْقَزَعِ وَهُوَ حَلْقُ بَعْضِ الرَّأْسِ دُونَ بَعْضٍ وَإِبَاحَةِ حَلْقِهِ كُلِّهِ لِلرَّجُلِ
اور قزع سر کے کچھ بال منڈانے اور کچھ نہ منڈانے کو کہتے ہیں ۔ اور مرد کو سر کے بال سب منڈانے کی اباحت ہیں

دُونَ الْمَرْأَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى
نہ عورت کو ف۵ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ رَأَى رَسُولُ
صلے اللہ علیہ وسلم نے قزع سے نہی کی ہے متفق علیہ ف۶ اور انہی سے روایت ہے کہا رسول ﷺ

ف۱ یعنی تم خضاب کیا کرو در مہندی کا خضاب تو بلی سنت ہوا اور وسمہ بھی درست ہے لیکن اور خضاب جو بالوں کو سیاہ کر دیوے درست نہیں ۱۲ ت

ف۲ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ۱۲

ف۳ یعنی اس کے بالوں کا رنگ بدل دو کر سیاہ نہ کرنا ۱۲

ف۴ ثغامہ ایک گھاس ہے کہ اس کے شگوفے اور پھل سب سفید ہوتے ہیں ۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ثغامہ ایک درخت ہے سفید رنگ مانند برف کے ۱۲ کذا فی النہایۃ

ف۵ یعنی عورت کو مباح نہیں کہ سر کے بال منڈا دیوے ۱۲ ۱۲ ۱۲

الله صلى الله عليه وسلم صبيا قد حلق بعض شعره وترك بعضه فنهاهم

عن ذلك وقال احلقوا كله او اتركوا كله رواه ابوداود باسناد صحيح على

شرط البخاري ومسلم وعن عبد الله بن جعفر رضي الله عنهما ان

النبي صلى الله عليه وسلم امهل ال جعفر ثلثا ثم اتاهم فقال لا تبكوا

على اخي بعد اليوم ثم قال ادعوا لي بني اخي فجيء بنا كانا افرخ فقال

ادعوا لي الحلاق فامره فحلق رؤسنا رواه ابوداود باسناد صحيح على

شرط البخاري ومسلم وعن علي رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى

الله عليه وسلم ان تحلق المرأة رأسها رواه النسائي

الباب التاسع والثمانون بعد المائة في تحريم وصل

الشعر والوشم والوشر وهو تحديد الاسنان قال تعالى ان

يدعون من دونه الا اناثا وان يدعون الا شيطانا مريدا لعنه

الله وقال لاتخذن من عبادك نصيبا مفروضا ولاضلنهم و

لامنينهم ولامرنهم فليبتكن اذان الانعام ولامرنهم فليغيرن



خلق الله الآية وعن أسماء رضي الله عنها أن امرأة سألت النبي صلى

صورت بنائی اللہ تعالیٰ کی اور روایت ہے اسماء رضی اللہ عنہا سے کہ ایک عورت نے نبی صلے اللہ

الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابنتي أصابتها الحصبة فتمرق

علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میری لڑکی کو حصبہ کے مرض لاحق ہوگئی تھی اس سبب سے اس کے بال

شعرها وإني زوجتها أفأصل فيه فقال لعن الله الواصلة والموصولة

گر گئے ہیں اور بیٹے اسکا نکاح کر دیا ہے۔ کیا میں اُسکے بالوں سے دوسرے کے بال ملا دوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہو ملانے

متفق عليه وفي رواية الواصلة والمستوصلة قولها فتمرق وهو بالراء

متفق علیہ اور ایک روایت میں ہے لعنت کی ملانے والی کو اور اُسکو جو طلب کرتی ہے بال ملانے کی۔ قول اسکا تمرق وہ ساتھ را کے ہے

ومعناه انتثر وسقط والواصلة التي تصل شعرها أو شعر غيرها بشعر

اور معنے اسکا بکھر گیا اور گر پڑا اور واصلہ وہ ہے جو ملائے بال اپنے یا بال غیر کے ساتھ اور

آخر والموصولة التي توصل شعرها والمستوصلة التي تسأل من يفعل ذلك

بالوں کے اور موصولہ وہ ہے جو ملائے جاویں بال اُسکے اور مستوصلہ وہ ہے جو چاہے کہ اس سے یہ

بها وعن عائشة رضي الله عنها نحوه متفق عليه وعن حميد بن

کیا جائے۔ اور عائشہ رضہ سے اس کی مثل روایت ہے متفق علیہ اور حمید بن

عبد الرحمن رضي الله عنه أنه سمع معاوية رضي الله عنه عام الحج على

عبدالرحمن رضہ سے روایت ہے کہ اُسنے معاویہ کو جس سال معاویہ رضہ نے حج کیا تھا منبر پر

المنبر وتناول قصة من شعر كانت في يد حرسي فقال يا أهل المدينة

کھڑے ہوئے اور بالوں کا ایک دستہ جو اُنکے پہرہ دار سپاہی کے ہاتھ میں تھا۔ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تھے کہتے سنا تھا کہ اے مدینہ والو

أين علماؤكم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذه

تمہارے علما کہاں ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کاموں سے نہی کرتے سنا

ويقول إنما هلكت بنو إسرائيل حين اتخذها نساؤهم متفق عليه

اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل تب ہی ہلاک ہوئے جب اُن کی عورتوں نے ایسے کام کرنے کی عادت پکڑی۔ متفق علیہ ہے

وعن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے

الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة متفق عليه وعن

ملانیوالی اور ملوانے والی کو اور گودنے والی اور گودوانے والی کو متفق علیہ ہے اور

ابن مسعود رضي الله عنه أنه قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والمتنمصات
ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ اُنہنے کہا کہ لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے گودنے والیون اور گدوانے والیونکو اور اُن عورتون کو کہ چہرہ پر سے بال چنواتی ہین اور ان عورتون کو جو

والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله فقالت له امرأة في ذلك فقال
دانتون کو خوبصورتی کیلئے سوہان کرواتی ہین جو اللہ تعالیٰ کی پیدائش کو تغیر کرنیوالی ہیں۔ ایک عورت نے ابن مسعود رضہ کو اس مسئلہ مین کچھ کہا تو اُس نے کہا

وما لي لا ألعن من لعنه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله
مین کیون نہ لعنت کرون اُس شخص کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لعنت کی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن مین ہے

تعالى وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا متفق عليه
کہ جو تم کو رسول اللہ دین لیلو اور جس سے روکین رک جاؤ۔ متفق علیہ

المتفلجة هي التي تبرد من أسنانها ليتباعد بعضها عن بعض قليلا
متفلجہ وہ ہے کہ اپنے دانتون کو بیچبین سے گھسائے تاکہ دانتون کا آپس مین تھوڑا سا فاصلہ رہے

وتحسنها وهو الوشر والنامصة التي تأخذ من شعر حاجب غيرها
اور خوبصورتی معلوم ہو اور وہی وشر ہے اور نامصہ وہی ہے جو دوسرے کے ابرو سے بال نکالے

وترققه ليصير حسنا والمتنمصة التي تأمر من يفعل بها ذلك
اور باریک بنادے اسکو خوبصورتی کیلئے اور متنمصہ وہ ہے جو دوسرے کو امر کرے کہ میرے ابرؤون کو اُلبیا کردے

الباب التسعون بعد المائة في النهي عن نتف الشيب من
باب ایکسو نوے سفید بال اکھاڑنے سے نہی کے بیان مین

اللحية والرأس وغيرهما وعن نتف الأمرد شعر لحيته عند أول
داڑہی اور سر وغیرہا سے اور بے ریش لڑکون کو آغاز داڑہی کے وقت داڑہی کے بال اکھاڑنے سے نہی کے

طلوعه عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضي الله عنه عن النبي
بیان مین۔ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے دادا سے اور اُسنے نقل کی حضرت

صلى الله عليه وسلم قال لا تنتفوا الشيب فإنه نور المسلم يوم القيامة
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سفید بالون کو مت اکھاڑو کہ یہ قیامت کے دن مسلمان کے لئے نور ہے۔

حديث حسن رواه أبو داود والترمذي والنسائي بأسانيد حسنة
حدیث حسن ہے۔ روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے اسانید حسنہ سے

قال الترمذي حديث حسن وعن عائشة رضي الله عنها قالت قال
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا

ف یعنی تو یہ بات کہان سے کہتا ہے ۱۲ ف مشکوٰۃ مین یہ حدیث تفصیل وار ہے ۱۲ ف پیرانہ سالی کے سبب نورانیت کا ہے اسلیئے کہ بڑہاپا وقار ہے جیسا کہ امام مالک نے روایت کیا ہے کہ اول جو بوڑہے ہوئے نبی آدم میں ابراہیم تھے پس جب اُنہونے بڑہاپا دیکھا داڑہی میں تو کہا کیا ہے یہ اے رب میرے جواب آیا یہ وقار ہے عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کرو وقار میرا اور وقار مانع آتا ہے آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے توبہ اور طاعات کا اور یہ سبب نور کا ہوتا ہے کہ دوڑتا ہو گا آگے مومن کے ظلمات حشر میں جیسا کہ مذکور ہوا اس آیۃ میں یسعی نورہم بین ایدیہم و بایمانہم پس با این توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہو جیسا کہ ایک حدیث میں صریح آیا ہے اور اگر مراد نورانیت سے جمال و صورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک کے پورے ہون اس عالم میں حاصل ہونی میں بعید نہو اور بحسب احادیث کے مکروہ ہے چننا سفید بالکا نزدیک اکثر علما کے مظاہر حق

رسول الله صلى الله عليه وسلم من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد رواه مسلم

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسا عمل کرے کہ اسپر ہمارا امر نہیں ہے ف۱ وہ مردود ہے روایت کی اسکو مسلم نے ف۲

الباب الحادي والتسعون بعد المائتين في كراهة الاستنجاء

باب ایکسو اکانویں داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے

باليمين ومس الفرج باليمين عند الاستنجاء من غير عذر عن

اور استنجا کرتے وقت بلا عذر داہنے ہاتھ شرمگاہ کو لگانے کی کراہت کے بیان میں

أبي قتادة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا بال

ابو قتادہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے

أحدكم فلا يأخذن ذكره بيمينه ولا يستنج بيمينه ولا يتنفس في

کوئی بول کرے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے ہرگز نہ پکڑے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں پینے کے وقت دم

الإناء متفق عليه وفي الباب أحاديث كثيرة صحيحة

لیا کرے ف۳ متفق علیہ اور اس باب میں احادیث صحیح اور بھی بہت ہیں

الباب الثاني والتسعون بعد المائتين في كراهة المشي

باب ایکسو بانوے ایک جوتی یا موزے میں

في نعل واحدة أو خف واحد لغير عذر وكراهة لبس النعل والخف

بلا عذر چلنے کی کراہت میں اور بلا عذر کھڑے ہو کر جوتی اور موزہ پہننے کی

قائما لغير عذر عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله

کراہت کے بیان میں ابو ہریرہ رض سے کہ رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم قال لا يمش أحدكم في نعل واحدة لينعلهما جميعا أو ليخلعهما

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک جوتی میں نہ چلے ف۴ چاہیے کہ دونو جوتی پہنکر چلے یا دونوں کو اتار دیا کرے

جميعا وفي رواية أو ليحفهما جميعا متفق عليه وعنه قال سمعت رسول

اور ایک روایت میں ہے یا چاہیے کہ دونوں کو ننگی رہنے دے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول

الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا انقطع شسع أحدكم فلا يمش في

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو نہ چلے

الأخرى حتى يصلحها رواه مسلم وعن جابر رضي الله عنه أن رسول

دوسری جوتی پہنے جب تک اسکو درست نہ کرلے روایت کی یہ مسلم نے اور جابر رض سے روایت ہے کہ رسول

ف۱ یعنی ہمارے دین میں اسکے کرنیکا حکم نہیں ۱۲ ف۲ اس حدیث میں بدعت جیسے اکثر گئی ڈاڑھی کے بال کھانٹنے بھی اس میں داخل ہیں اسی واسطے مؤلف اس حدیث کو اس باب میں لایا ہے یعنی جس دین کے کام میں حضرت کا حکم نہ ہو خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے مسلمان محمدی کو اس سے بچنا چاہیے ت

ف۳ بلکہ برتن منہ سے الگ کرکے دم لیا کرے ۱۲ ف۴ عرب کا جوتا صرف ایک تلا ہوتا تھا تسمہ دار جیسے کھڑاؤں ایک جوتا پہننا اسلئے منع کیا کہ کیچڑ میں گرنیکا خوف ہے اور موجب تکلیف ہے اور معیوب بھی ہے ۱۲ ت

اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نہی اَن یَنتعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَواہُ اَبُوداؤد بِاِسنادٍ حَسَنٍ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو کھڑا ہوکر جوتا پہننے سے نہی فرمائی ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد حسن سے

اَلبابُ الثَّالِثُ وَالتِّسعُونَ بَعدَ المِائَۃِ فِی النَّہیِ عَن تَرکِ

باب ایکسو ترانوے سونے وغیرہ غفلت کے

النَّارِ فِی البَیتِ عِندَ النَّومِ وَنَحوِہٖ سَوَآءٌ کَانَت فِی سِرَاجٍ اَو نَحوِہٖ عَن

وقت گھر میں آگ چھوڑ دینے نہی کے بیان میں برابر ہے کہ آگ چراغ یا اس کی شکل میں ہو

ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَترُکُوا النَّارَ

ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سوتے وقت

فِی بُیُوتِکُم حِینَ تَنَامُونَ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ وَعَن اَبِی مُوسَی الاَشعَرِیِّ رَضِیَ

اپنے گھروں میں آگ مت رکھا کرو۔ متفق علیہ اور روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی سے

اللّٰہُ عَنہُ قَالَ احتَرَقَ بَیتٌ بِالمَدِینَۃِ عَلٰی اَہلِہٖ مِنَ اللَّیلِ فَلَمَّا حُدِّثَ

کہ مدینہ میں ایک گھر مع گھر والوں کے رات کو جل گیا جب

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِشَانِہِم قَالَ اِنَّ ہٰذِہِ النَّارَ عَدُوٌّ لَکُم فَاِذَا

رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کا حال بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم

نِمتُم فَاَطفِئُوہَا مُتَّفَقٌ عَلَیہِ وَعَن جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَن رَسُولِ اللّٰہِ

سویا کرو تو اسکو بجھا دیا کرو۔ متفق علیہ۔ اور جابر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ غَطُّوا الاِنَاءَ وَاَوکُوا السِّقَاءَ وَاَغلِقُوا البَابَ وَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بند رکھو برتن کو اور موںہہ باندھو مشکوں کا اور بند کرو دروازے کو اور

اَطفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیطَانَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا یَفتَحُ بَابًا وَّلَا یَکشِفُ

گل کیا کرو چراغ کو اس واسطے کہ شیطان مشک اور دروازے اور برتن کو

اِنَاءً فَاِن لَّم یَجِد اَحَدُکُم اِلَّا اَن یَّعرُضَ عَلٰی اِنَائِہٖ عُودًا وَّیَذکُرَ اسمَ

نہیں کھولتا اور اگر برتن ڈھانکنے کو کچھ نہ پاوے تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھ دیوے اور بسم اللہ کہے

اللّٰہِ فَلیَفعَل فَاِنَّ الفُوَیسِقَۃَ تُضرِمُ عَلٰی اَہلِ البَیتِ بَیتَہُم رَوَاہُ مُسلِمٌ

مطرح! گھر والوں کو جلا دیتا ہے رف۱ تو اکثر گھر میں آگ لگجاتی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف۲

اَلفُوَیسِقَۃُ الفَارَۃُ تُضرِمُ تُحرِقُ

فویسق کا معنے چوہا۔ تضرم جلا دیتا ہے۔

ف۱ یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجاتا ہے ۱۲

ف۲ حضرت ؐ نے اس حدیث میں آداب سکھلائے کہ بسم اللہ کہکر رات کو یہ کام کرنا چاہیئے اس میں بڑے فائدے ہیں ۱۲ ت

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّكَلُّفِ وَ

باب ایکسو چورانوے تکلف سے نہی کے بیان میں

هُوَ فِعْلٌ وَّقَوْلٌ مَّا لَا مَصْلَحَةَ فِيْهِ بِمَشَقَّةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ

اور تکلف اس فعل اور قول کو کہتے ہیں جسمیں کوئی مصلحت نہو اور مشقت سے کیا جائے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو کہ کہ میں تم سے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْنَا

کہا کہ ہم کو تکلف کرنیسے نہی کی گئی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور روایت ہے مسروق رضہ سے کہا۔

عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ

کہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضہ کے پاس آئے انہوں نے کہا اے لوگو

شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ

جو شخص کچھ جانتا ہو وہ اسکو بیان کردیا کرے۔ اور جو نہ جانتا ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ اعلم کہا کرے ہذا کہ یہ بھی علم سے ہے

يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ اعلم کہدیا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

فرمایا ہے کہ تو کہہ کہ میں اسپر تمسے مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنیوالوں میں سے ہوں روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ

باب ایکسو پچانوے میت پر نوحہ کرنے

النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَلَطْمِ الْخَدِّ وَشَقِّ الْجَيْبِ وَنَتْفِ الشَّعْرِ وَحَلْقِهٖ

اور رخساروں پر طمانچہ مارنے اور گریبان پھاڑنے اور بال اکھاڑنے اور بال منڈوانے

وَالدُّعَاءِ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

اور ویل اور ہلاکت مانگنے کی تحریم کے بیان میں عمر بن الخطاب رضہ سے روایت ہے کہا

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّا نِيْحَ

کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے قبر میں نوحہ کرنیسے اور ایک روایت میں ہے جبتک بین

عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

متفق علیہ وہ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہماری راہ پر نہیں جو مصیبت میں منہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے

ودعا بدعوى الجاهلية متفق عليه وعن ابي بردة رضي الله عنه

اور کفر کے بول بولے ۔ متفق علیہ ف اور روایت ہے ابو بردہ رضہ سے

قال وجع ابو موسى الاشعري فغشي عليه وراسه في حجر امراة من اهله

کہا کہ ابو موسی اشعری رضہ درد سے بیتاب ہوگئے اور انکو غشی کی حالت ہوگئی اور اسوقت اسکا سر اسکے اہل میں سے ایک عورت کے گود میں تھا

فاقبلت تصيح برنة فلم يستطع ان يرد عليها شيئا فلما افاق قال

وہ عورت اس کا حال دیکھکر چلا کر رونی تھی اور ابو موسی کو اسکے روکنے کی طاقت نہ تھی جب اسکو غشی سے افاقہ ہوا تو کہا

انا بريء ممن بريء منه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ میں بیزار ہوں اس شخص سے جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیزار ہیں رسول اللہ صلعم بلند آواز کرکے

بريء من الصالقة والحالقة والشاقة متفق عليه الصالقة التي

رونے والی اور مصیبت کے وقت سر منڈوانے والی اور کپڑے پھاڑنیوالی سے بیزار ہیں متفق علیہ ۲ے صالقہ

ترفع صوتها بالنياحة والندب والحالقة التي تحلق راسها عند

وہ ہے جو بلند کرے آواز ساتھ بین کے اور حالقہ وہ ہے جو منڈواوے سر اپنا وقت

المصيبة والشاقة التي تشق ثوبها وعن المغيرة بن شعبة رضي الله

مصیبت کے اور شاقہ وہ ہے جو پھاڑے کپڑے اپنے اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضہ سے

عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نيح عليه فانه

کہا میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ جسپر نوحہ کیا جاتا ہے اسکو

يعذب بما نيح عليه يوم القيمة متفق عليه وعن ام عطية نسيبة بضم

اس نوحہ کیا جانیکے سبب قیامت کو عذاب کیا جاوے گا متفق علیہ اور روایت ہے ام عطیہ نسیبہ ساتھ ضمہ

النون وفتحها رضي الله عنها قالت اخذ علينا رسول الله صلى الله عليه

نون کے اور فتحہ ایسکے کے رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وسلم عند البيعة ان لا ننوح متفق عليه وعن النعمان بن بشير

بیعت کرتے وقت ہمسے عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کیا کریں ۔ متفق علیہ ۔ اور روایت ہے نعمان بن بشیر

رضي الله عنهما قال اغمي على عبد الله بن رواحة فجعلت اخته تبكي

رضہ سے کہا کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی ڈالی گئی اسوقت اس کی بہن لگی

ف کفر کے بول اویلاہ مصیبتاہ کہنا یا یوں کہنا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا یہ کیا ظلم وستم ہمپر ہوا یا میت کی برائیاں ذکر کرکے چلا کے رونا پیٹنا سنت یہ ہے کہ مصیبت میں صبر کرے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے یہ کفر کی رسمیں ہیں ذکر خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل میں غم کرنا اور آنکھ سے آنسو نکلنا منع نہیں ۱۲ ف۲ کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مرجاتا تو اسکے غم میں یہہ کام کرتے جس طرح ہندوؤں میں سر کے بال منڈانے کی رسم ہے حضرت نے منع [illegible] معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے [illegible] صبر کا حکم ہے اور اس قسم کے کام صبر کے مخالف ہیں ۱۲ ت

وَتَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا

واجبلاه واكذا واكذا كهكر و نا شروع كيا۔ اس كى بہن ليعنى كنتى تهى جب عبدالله كو افاقه ہوا اور بے ہوشى جاتى رہى تو اُسنے كہا كہ نہيں كہا تونے كچھ مگر كہ

اِلَّا قِيْلَ لِيْ اَنْتَ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

اسپر مجھے كہا گيا تو ايسا ہى ہے ف روايت كى يہ بخارى نے ف۲ ف۳ اور روايت ہے ابن عمر رض سے

عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

كہا كہ سعد بن عباده رض كچھ كسى مرض سے بيمار ہوئے۔ رسول الله صلے الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

عليه وسلم عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابى وقاص اور

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَشْيَةٍ

عبدالله بن مسعود رض كو ہمراه ليكر ان كى عيادت كو تشريف لائے۔ جب انكے پاس آئے تو ان كو بيہوشى ميں پايا

فَقَالَ اَقَضٰى فَقَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپنے پوچھا كيا مر گيا لوگوں نے كہا نہيں يا رسول الله پس رسول الله صلے الله عليه وسلم رو دئے

فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ

جب لوگوں نے رسول الله صلے الله عليه وسلم كا رونا ديكھا تو سب كے سب رونے لگے پس آپنے فرمايا كيا تم سنتے نہيں۔ يعنے سنو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا

بيشك الله تعالى آنكھ كے آنسو بہانے اور دل كے غم كرنے سے عذاب نہيں كرتا اپنى زبان كيطرف اشاره كركے فرمايا

اَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ

ليكن اس سے عذاب كرتا ہے يا رحم كرتا ہے متفق عليه ہے اور ابو مالك اشعرى رض سے روايت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ

كہا كہ فرمايا رسول الله صلے الله عليه وسلم نے كہ نوحه كرنے والى اگر مرنے سے پہلے

قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ

توبہ نہ كرے تو قيامت كے دن كھڑى كى جائے گى (يعنے موقف ميں) اور اُسپر قطران كا اور جرب خارش كا كرتا

جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَسِيْدِ بْنِ اَسِيْدٍ التَّابِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ہوگا۔ روايت كى يہ مسلم نے ف۶ اور اسيد بن اسيد تابعى رض سے روايت ہے۔

عَنِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بيعت كرنيوالى عورتوں ميں سے ايك عورت نے بيان كيا كہ رسول الله صلعم نے اُس بيعت ميں جو ہمسے كى تهى يہ عهد ليا تها۔

ف۱ يعنى بطور تنبيه كے ۱۲ ف۲ يعنى اگر مثلاً واجبلاه كہا تها تو مجھے كہا گيا كہ كيوں تو پہاڑ ہے كہ تيرے ساتھ لوگ پناه پكڑتے ہيں ۱۲ ف۳ بے ہوشى ڈالى گئى يعنى ايك دفعه ايسے بيمار ہوئے كہ قريب الرگ ہو گئے مگر اس بيمارى ميں مرے نہيں بلكہ غزوه موتہ ميں شہيد ہوئے ہيں مظاہر ف۴ يعنى اگر زبان سے كلمات ناشكرى كے يا بے ادبى كے جناب الٰہى ميں بولا يا نوحه كيا عذاب كا مستحق ہوتا ہے اور اگر حمد كہے اور صبر كرے اور انا لله و انا اليه راجعون کہے تو رحمت اور ثواب كے لائق ہوتا ہے ۱۲ مظاہر ف۵ قطران ايك دوا ہے بدبودار سياه رنگ درخت ابہل سے نكلتى ہے ہندى ميں اسكو ہوبير كہتے ہيں اور خارش والے اونٹوں كو ملتے ہيں اور آگ اُس ميں بہت سرايت كرتى ہے اور جلد بھڑكتى ہے مطلب يہ كہ اُسپر خارش مسلط ہوگى اور قطران اُسپر پہننے كو زياده ہو جاوے بار بار ۱۲ مظاہر حق



فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ أَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا وَلَا

اور کہ ہم اسکی بیفرمانی نہ کریں اور یہ کہ ہم مونہہ کو نہ چھیلیں (پیٹتے نوحہ کے وقت) اور

نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَأَنْ لَا نَنْشُرَ شَعْرًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

ویل و ہلاکت نہ پکاریں اور گریبان نہ پھاڑیں اور بال نہ منتشر کریں روایت کی ہے ابو داؤد نے اسناد حسن سے

وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

اور ابو موسے رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ

نہیں کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو رونے والا ان میں سے اور کہے اے پہاڑ اور اے سردار اور اسکے مانند

إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ أَهَكَذَا كُنْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

مگر کہ اللہ تعالیٰ دو فرشتے متعین کرتا ہے کہ اسکے سینہ میں گھونسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔ روایت کی یہ ترمذی نے۔ اور کہا

حَدِيثٌ حَسَنٌ اللَّهْزُ الدَّفْعُ بِجُمْعِ الْيَدِ فِي الصَّدْرِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

یہ حدیث حسن ہے لہز مکا مارنے کو کہتے ہیں اور ابو ہریرہ رض سے

اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا

روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خوئیں لوگوں میں ایسی ہیں

بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جو انکے حق میں کفر ہیں ایک تو نسب میں عیب لگانا دوسرے مرے پر نوحہ کرنا۔ روایت کی یہ مسلم نے

الْبَابُ السَّادِسُ وَالتِّسْعُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ

باب ایکسو چھیانوے کاہنوں اور نجومیوں اور عرّاف

الْكُهَّانِ وَالْمُنَجِّمِينَ وَالْعَرَّافِ وَأَصْحَابِ الرَّمْلِ وَالطَّوَارِقِ بِالْحَصَى وَ

اور رمّالوں اور کنکر اور جو اور اسکے مثل مار کر غیب کی باتیں بتانے والوں کے پاس

بِالشَّعِيرِ وَنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولَ

جانیسے نہی کے بیان میں روایت ہے عائشہ رض سے کہا کہ لوگوں نے رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کا حال پوچھا تو آپنے فرمایا وہ کچھ شئے نہیں ہیں لوگوں نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَا أَحْيَانًا بِشَيْءٍ فَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ

کہ یا رسول اللہ وہ بہت بار ایسی باتیں کہتے ہیں کہ وہ سچ ہوتی ہیں رسول



اللہ صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرها في

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمہ ہے سچ کہ جن اسکو ملائکہ سے اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے

أذن وليه فيخلطون معها مائة كذبة متفق عليه وفي رواية البخاري

کان میں ڈالدیتا ہے۔ پھر وہ لوگ اسکے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔ متفق علیہ اور بخاری کی ایک روایت میں

عن عائشة رضي الله عنها أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

عائشہ رضی سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

يقول إن الملائكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر الأمر قضي في

کہ فرشتوں کی ایک جماعت ابر میں اترتی ہے۔ اور وہ بادل ہے وہ اس کام کا تذکرہ کرتے ہیں جو آسمان میں

السماء فيسترق الشيطان السمع فيسمعه فيوحيه إلى الكهان فيكذبون

مقدر کیا گیا ہے پس شیطان چوری اور پوشیدہ سنکر کاہنوں کو پہنچا دیتے ہیں

معها مائة كذبة من عند أنفسهم قوله فيقرها هو بفتح الياء وضم

کاہن اپنی طرف سے اسکیں سو جھوٹ ملاتے ہیں فائدہ قولہ فیقرھا یہ ساتھ فتح یاء

القاف والراء أي يلقيها والعنان بفتح العين وعن صفية بنت

اور ضم قاف اور راء کے ہے یعنی ڈالتا ہے اسکو اور عنان ساتھ فتح عین کے اور صفیہ بنت

أبي عبيد عن بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ورضي الله عنها

ابو عبید کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی سے روایت کرتی ہے۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أتى عرافا فسأله عن شيء فصدقه

کہ اسنے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کاہن و نجومی کے پاس جائے اور اس سے کچھ پوچھکر اس کی تصدیق کرے

لم تقبل له صلاة أربعين يوما رواه مسلم وعن قبيصة بن المخارق

تو اس کی چالیس دن رات کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ روایت کی یہ مسلم نے فائدہ اور روایت ہے قبیصہ بن مخارق

رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العيافة

رضی سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے عیافت

والطيرة والطرق من الجبت رواه أبو داود بإسناد حسن قال الطرق

اور طیرہ اور طرق جبت میں سے ہیں۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد حسن سے اور کہا طرق

هو الزجر أي زجر الطير وهو أن يتيمن أو يتشاءم بطيرانه فإن

زجر ہے یعنی جانور کو زجر کرنا اور اڑانا اور یہ اصطلاح ہوتا ہے کہ اسکے اڑنے سے برکت یا نحوست سمجھی جائے۔ اگر



طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَمِينِ يَتَيَمَّنُ وَإِنْ طَارَ إِلَى جِهَةِ الْيَسَارِ تَشَاءَمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ

دائیں طرف کو اڑا تو مبارک سمجھا جائے اور اگر بائیں طرف کو اڑا تو نامبارک اور نحس تصور کیا جائے۔ ابوداؤد نے کہا

وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ قَالَ الْجَوْهَرِيُّ فِي الصِّحَاحِ الْجِبْتُ كَلِمَةٌ تَقَعُ عَلَى الصَّنَمِ

عیافہ خط کھینچنے لکیریں لگانے کو کہتے ہیں۔ جوہری نے صحاح میں کہا ہے کہ جبت ایک ایسا کلمہ ہے کہ بت

وَالْكَاهِنِ وَالسَّاحِرِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

اور کاہن اور ساحر اور ان کی مثل پر بولا جاتا ہے وہ اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہا کہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے نجوم میں سے کچھ علم حاصل کیا۔ اُسنے جادو کی ایک

شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ

شاخ حاصل کی زیادہ کیا حاصل سحر کا جسقدر زیادہ حاصل کیا نجوم کا روایت کی یہ ابوداؤد نے اسناد صحیح سے وہ روایت ہے معاویہ

ابْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ

ابن حکم رض سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ یا رسول میں جاہلیت سے قریب

بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ

العہد ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ظاہر کردیا ہے اور ہم میں سے بعضے لوگ کاہنوں کے پاس جایا کرتے ہیں۔

قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ

آپنے فرمایا تو اُن کے پاس نہ جایا کر میں نے عرض کی کہ بعضے ہم میں سے شگون بد لیتے ہیں فرمایا یہ ایک چیز ہے۔ کہ وے لوگ

فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ

اپنے دل میں پاتے ہیں پس چاہیئے کہ اُنکو باز نہ رکھے اُسکے مینے کہا اور بعضے ہم میں سے خط کھینچتے ہیں۔ فرمایا ایک نبی

مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

انبیا میں سے خط کھینچا کرتا تہا سو پس جس شخص کا خط اُس پیغمبر کے موافق پڑے وہ مباح ہے وہ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو

مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسعود بدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کتے کے مول اور زنا کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے نہی فرمائی ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالتِّسْعُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّطَيُّرِ

باب ایک سو ستانوے بدشگونی لینے سے نہی کے بیان میں۔

اور طیرة بکسرہ طار اور فتحہ یا کے ساتھ بدشگون لینے کو کہتے ہیں اور اسکا اصل یہ کہ جانور اور ہرن وغیرہ کے دائیں یا بائیں اڑنے سے نیک فال اور بد فال لیا کرتے تھے ساتھ اس کے اپنے مطلب کے حصول اور عدم حصول پر استدلال کرکے اُسکے کرنیکے در پے ہو جاتے یا اس سے رک جایا کرتے تھے اسکو شارع نے باطل کردیا اور فرمایا کہ اسکو نفع کے حاصل کرنے اور نقصان کے دفع کرنے میں کچھ تاثیر نہیں انتہی فی النہایہ ۱۲

تشبیہ دی ہے علم نجوم کو ساتھ سحر کے بقصد بڑے بیان کرنے اُسکے گویا کہ عمل کرنیوالا نجوم پر جملہ ساحروں اور کاہنوں سے ہے کہ برُے کام کرتے ہیں اور غیب کی خبریں بتاتے ہیں ۱۲ خط ... مراد نبی سے دنیال ہے اور بعضوں نے کہا ہے ادریس ہے اور مباح ہے ... سو واسطے نہی ہے سیکھنے ...



فِیْهِ الْاَحَادِیْثُ السَّابِقَةُ فِی الْبَابِ قَبْلَهٗ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس مضمون میں وہی حدیثیں ہیں جو اس سے پہلے باب میں گذر چکی ہیں۔ اور انس رضہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَیُعْجِبُنِی

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے بیماری کا لگنا اور نہ شگون بد لینا اور مجھے فال

الْفَالُ قَالُوْا وَمَا الْفَالُ قَالَ کَلِمَةٌ طَیِّبَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ

خوش آتا ہے۔ لوگوں نے کہا فال کیا ہے فرمایا کلمہ خوب ملے متفق علیہ ملے اور ابن عمر

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ

رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بیماری ایک دوسرے کو لگنا کچھ حقیقت نہیں اور شگون بد لینا بھی کچھ نہیں۔

وَاِنْ کَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ

اور اگر کسی شئے میں شومی اور نحوست ہے تو گھر اور عورت اور گھوڑے میں ہے۔ متفق علیہ اور

بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَتَطَیَّرُ رَوَاهُ

بریدہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شگون بد نہ لیا کرتے تھے روایت کی یہ ابوداؤد نے

اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُکِرَتِ الطِّیَرَةُ

اسناد صحیح سے۔ اور روایت ہے عروہ بن عامر رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ

طیرہ کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا اس میں سے فال لینا بہت اچھا ہے اور مسلمان کو اپنے ارادہ سے نہیں روکتا۔ جب تم میں سے کوئی ایسا کام دیکھے

مَا یَکْرَهُ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ

جو اسکو مکروہ لگتا ہو تو چاہیئے کہ اسوقت یہ دعا پڑھا کرے اے اللہ تعالیٰ تیرے سوا حسنات کو کوئی نہیں لاسکتا اور تیرے سوا برائیوں کو

اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

کوئی دفع نہیں کرسکتا اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے پر قوت تیری مدد کے سوا نہیں۔ حدیث صحیح ہے ابوداؤد نے اسناد صحیح سے روایت کی ہے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِیْ تَحْرِیْمِ تَصْوِیْرِ الْحَیَوَانِ

باب ہے ایکسو اٹھانوے بچھونے یا پتھر یا کپڑے

فِیْ بِسَاطٍ اَوْ حَجَرٍ اَوْ ثَوْبٍ اَوْ دِرْهَمٍ اَوْ دِیْنَارٍ اَوْ مِخَدَّةٍ اَوْ وِسَادَةٍ وَغَیْرِ ذٰلِکَ

یا درہم یا دینار یا ناز بالش اور بالشین وغیرہ میں جاندار کے تصویر بنانے کی حرمت کے

وَتَحْرِیْمِ اتِّخَاذِ الصُّوْرَةِ فِیْ حَائِطٍ وَسَقْفٍ وَسِتْرٍ وَعِمَامَةٍ وَثَوْبٍ

بیان میں اور دیوار اور چھت اور پردہ اور پگڑی اور کپڑے۔

ف نہیں یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی ۱۲

ونحوها والأمر بإتلاف الصورة عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول
اور انکے مثل پر جاندار کی تصویر بنانے کی تحریم اور تصویر کے مٹا دینے کے حکم کے بیان میں۔ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم قال إن الذين يصنعون هذه الصور يعذبون
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن

يوم القيامة يقال لهم أحيوا ما خلقتم متفق عليه وعن عائشة رضي
ان کو عذاب کیا جاوے گا اور انکو کہا جاویگا کہ جو تم نے بنایا تھا اب اس کو زندہ کرو۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے عائشہ رض سے

الله عنها قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من سفر وقد سترت
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ اور میں نے صفہ کے

سهوة لي بقرام فيه تماثيل فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم تلون
دروازہ پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا کہ اس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا تو آپ کا چہرہ

وجهه وقال يا عائشة أشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يضاهون
بدل گیا۔ اور فرمایا اے عائشہ قیامت کے دن سب لوگوں سے عذاب سخت تر ان کو ہوگا جو اللہ تعالی کے پیدا کرنے کے ساتھ

بخلق الله قالت فقطعناه فجعلنا منه وسادة أو وسادتين متفق
مشابہ ہوتے ہیں کہا عائشہ رض نے کہ پھر اسکو پھاڑ کر ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لیے متفق

عليه القرام بكسر القاف هو الستر والسهوة بفتح السين المهملة و
علیہ القرام ساتھ کسرہ قاف کے اور وہ پردہ ہے اور سہوہ ساتھ فتح سین مہملہ کے اور

هي الصفة تكون بين يدي البيت وقيل هي الطاقة النافذة في
وہ سایہ دار جگہ ہے جو آگے گھر کے ہوتی ہے اور کہا گیا وہ طاق ہے نکلا ہوا

الحائط وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى
دیوار میں۔ اور ابن عباس رض سے روایت ہے۔ کہ کہا میں نے سنا رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم يقول كل مصور في النار يجعل له بكل صورة صورها
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا دوزخ کی آگ میں ہے بنایا جائیگا اسکے لیے ہر صورت کی عوض جو اسنے بنائی ہوگی۔

نفس فيعذبه في جهنم قال ابن عباس فإن كنت لا بد فاعلا فا
ایک سانس یعنی وہ ہر ایک سانس مصور کو دوزخ میں عذاب کریگا۔ ابن عباس رض نے کہا اگر تجھے ضرور تصویر بنانی ہی ہو

صنع الشجر وما لا روح فيه متفق عليه وعنه قال سمعت رسول الله صلى
تو درخت اور اس چیز کی جس میں جان نہ ہو بنا لیا کر۔ متفق علیہ ف۱ اور انہیں سے روایت ہے۔ کہ کہا میں نے سنا رسول اللہ صلے

ف۱ بیچ صورت بنانے گڑیوں کے واسطے لڑکیوں کے یعنی گڑیاں رخصت ہے۔ لیکن امام مالک نے مکروہ رکھا ہے خرید اُن کا مرد کو اور بعضوں نے کہا اباحت اس کی منسوخ ہے ۱۲ مظاہر ح۔ ابوادریس عفی عنہ

اللّٰہ علیہ وسلم یقول من صوّر صورۃ فی الدنیا کلّف ان ینفخ فیہا الروح

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص دنیا میں تصویر بنائے اسکو قیامت کیدن اس امر کی تکلیف دی جائے گی۔

یوم القیمۃ ولیس بنافخ متفق علیہ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کہ اسمیں جان پھونکے اور وہ پھونک نہ سکیگا۔ متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشدّ الناس عذابا

کہا کہ سنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے سخت تر لوگوں کا ازروے عذاب کے دن

یوم القیمۃ عند اللہ المصوّرون متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ

قیامت کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصویر بنانے والے ہیں۔ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ ومن

کہا کہ سنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اظلم ممن ذہب یخلق خلقا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ اولیخلقوا حبۃ او

کہ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو پیدا کرے مانند پیدا کرنے میرے کے اگر دعوی پیدا کرنیکا رکھیں تو چاہئیے کہ پیدا کریں ایک چیونٹی یا ایک دانہ

لیخلقوا شعیرۃ متفق علیہ وعن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ ان رسول

یا ایک جو۔ متفق علیہ اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں آتے

صورۃ متفق علیہ وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال وعد رسول

جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں جسمیں تصویر ہو۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتیہ

کہا کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا۔

فراث علیہ حتی اشتد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فلقیہ

کہ آپ کے پاس آؤں گا۔ پھر اونسے دیر کی یہانتک کہ آپکو سخت ناگوار گذرا

جبرئیل علیہ السلام فشکا الیہ فقال انا لا ندخل بیتا

پس جب آپ گھر سے نکلے تو جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملے آپنے انکے نہ آنے کی شکایت کی اس نے کہا

فیہ کلب ولا صورۃ رواہ البخاری راث ابطأ ھو بالثاء

کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو ہم داخل نہیں ہوا کرتے۔ روایت کی یہ بخاری نے راث یعنی دیر لگائے یہ ساتھ ثا ر

الْمُثَلَّثَةِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مثلثہ کے ہے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ أَنْ يَّأْتِيَهُ فَجَاءَتْ تِلْكَ

علیہ سلم سے جبرئیل نے وعدہ کیا تھا فلانی ساعت میں آپکے پاس آؤں گا وہ ساعت

السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ قَالَتْ وَكَانَ بِيَدِهِ عَصًا فَطَرَحَهَا مِنْ يَّدِهِ وَهُوَ

آگئی اور جبرئیل نہ آئے عائشہ رضہ نے کہا کہ آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی اپنے ہاتھ سے گرا دی اور

يَقُوْلُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ

فرمایا کہ اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول وعدہ کا خلاف نہیں کیا کرتے۔ پھر آپنے نظر کی تو چارپائی کے نیچے

سَرِيْرٍ فَقَالَ مَتَى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ بِهِ فَأَمَرَ

کتے کا بچہ (یعنی پلا) نظر آیا آپنے فرمایا یہ کتا کیسے یہاں آیا ہے میں نے کہا واللہ مجھے معلوم نہیں پس وہ آپکے حکم سے نکالا گیا۔

بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس جبرئیل ع آپکے پاس حاضر ہوئے آپنے اُسکو کہا کہ

وَعَدْتَنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِنِيْ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ

تمنے مجھ سے وعدہ کیا تھا میں تمہارے واسطے بیٹھا رہا اور تم نہ آئے جبرئیل ع نے کہا مجھ کو اس کتے نے روک رکھا تھا جو آپ کے

بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

گھر میں تھا کیونکہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو ہم اس میں داخل نہیں ہوا کرتے روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے ابو

أَبِي الْهَيَّاجِ حَيَّانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

الہیاج حیان بن حصین سے کہا کہ علی رضہ نے مجھے کہا

عَنْهُ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

کہ کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلعم نے بھیجا تھا آپنے مجھے اس کام پر بھیجا تھا

لَا تَدَعَ صُوْرَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ تو کسی تصویر کو نہ چھوڑے مگر یہ کہ تو مٹا دیوے اور نہ کسی قبر بلند کو چھوڑے مگر تو اسکو برابر کر دیوے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَةِ فِيْ تَحْرِيْمِ اتِّخَاذِ

باب انکسو ننانوے کتا پالنے کی تحریم کے بیان میں

الْكَلْبِ إِلَّا لِصَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ زَرْعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مگر جو کتا شکار کے لیئے ہو یا چوپایوں یا زراعت کی حفاظت کیلئے پالا جاوے وہ اس تحریم میں داخل نہیں روایت ہے ابن عمر رضہ سے

(۱) اس سے اللہ تعالی کے وعدہ کا وثوق سمجھا جاتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے وظیفہ میں فتور آجائے یا عبادت کے وقت میں تشویش ہو جائے تو اس کا سبب دریافت کرکے دور کرے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوچ کر کتا نکلوا دیا ۱۲ ۱۲ ۱۲ شرح از ن ... اللہم اغفر لنا اجمعین

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص کتا پالے سوا سکھائے

کَلْبَ صَیْدٍ وَمَاشِیَۃٍ فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ

کتے شکاری کے یا مواشی کے حفاظت کے تو اسکے اجر میں سے ہر روز دو قیراط ناقص کیے جاتے ہیں۔ متفق علیہ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ قِیْرَاطٌ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اور ایک روایت میں ایک قیراط آیا ہے ف۱ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کتا رکھے اسکے عمل میں سے ہر دن ایک قیراط گھٹایا جاتا ہے۔

قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اقْتَنٰی

مگر کتا جو زراعت یا مواشی کے لیئے رکھا جائے۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کتا پالے

کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَلَا مَاشِیَۃٍ وَلَا اَرْضٍ فَاِنَّہٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ

جو شکاری نہو اور نہ مواشی کی حفاظت کے لئے ہو اور نہ زمین کے واسطے ہو تو اسکے اجر میں سے

قِیْرَاطَانِ کُلَّ یَوْمٍ

ہر دن دو قیراط گھٹائے جاتے ہیں۔

اَلْبَابُ لِمَا ئَتَانِ فِیْ کَرَاھَۃِ تَعْلِیْقِ الْجَرَسِ فِی الْبَعِیْرِ وَ

باب دو سو اونٹ وغیرہ چوپاوں کی گردن میں گھنٹ

غَیْرِہٖ مِنَ الدَّوَآبِّ وَکَرَاھَۃِ اسْتِصْحَابِ الْکَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ

باندھنے کی کراہت کے بیان میں اور کتا اور گھنٹ کو سفر میں ساتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْہَا کَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں ہوتے۔ جس میں کتا ہو۔ اور گھنٹہ ہو روایت کی یہ مسلم نے ف۲

وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِیْرُ

اور انہیں سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھنٹا الہ شیطان کے

الشَّیْطَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

مزامیر میں سے ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف۳

ف۱ قیراط ایک مقدار معین ہے جس کا علم اللہ تعالی ہی کو ہے ۱۲ منظا مختصرا

ف۲ فرشتوں سے مراد وہی فرشتے رحمت کے ہیں نہ کتبہ اور حفظہ اور کتا وہ جو حفاظت وغیرہ کے لیئے نہو اور جرس وہ ہے جو جانور وغیرہ کے گلے میں باندھا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے یعنی گھنٹا اور گھنگرو ۱۲ منظا ملخصا

ف۳ مزامیر جمع ہے مزمار کی مزمار کہتے ہیں نے کو کہ بجائی جاتی ہے اور زمر اور تزمیر کہتے ہیں گانے کو ساتھ نے کے اور مزامیر لفظ جمع اسلیئے فرمایا کہ اس کی آواز منقطع نہیں ہوتی گویا اس کا ہر جزو مزمار ہے اور مزامیر شیطان اس کو اسلیئے فرمایا کہ ذکر و فکر سے باز رکھتا ہے ۱۲ منظا تر ازع و ح اللہم اغفرلنا اجمعین ۱۲ م ر

الباب الحادي بعد المائتين في كراهة ركوب الجلالة
باب دو سو ایکواں جلالہ پر سواری کرنے کی کراہت کے بیان میں

وهي البعير أو الناقة التي تأكل العذرة فإن أكلت علفا
اور جلالہ وہ اونٹ یا اونٹنی ہے کہ گندگی کھائے اگر گھاس پاکیزہ کھائے

طاهرا فطاب لحمها زالت الكراهة عن ابن عمر رضي الله عنهما
اور گوشت اسکا پاکیزہ ہوگیا تو کراہت زائل ہو جائے گی۔ ابن عمر رضہ سے روایت ہے

قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الجلالة من الإبل
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹ پر سواری کرنے سے

أن يركب عليها رواه أبو داود بإسناد صحيح
منع کیا ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے ساتھ اسناد صحیح کے

الباب الثاني بعد المائتين في النهي عن البصاق في
باب دو سو دو مسجد میں تھوکنے سے نہی کے بیان میں

المسجد والأمر بإزالته منه إذا وجد فيه والأمر بتنزيه المسجد
اور جبکہ مسجد میں تھوک پایا جائے تو اسکے زائل کرنیکے حکم کے بیان میں اور مسجد کو ناپاک چیزوں سے پاک رکھنے کے

عن الأقذار عن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله
حکم کے ذکر میں۔ انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم قال البصاق في المسجد خطيئة وكفارتها دفنها متفق عليه
علیہ وسلم نے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اور اسکا کفارہ اسکا دبا دینا ہے۔ متفق علیہ

والمراد بدفنها إذا كان المسجد ترابا أو رملا
اور اسکے دبا دینے سے مراد یہ ہے کہ جب مسجد میں مٹی یا بالو

ونحوه فيواريها تحت ترابه قال أبو المحاسن الروياني في كتابه
وغیرہ موجود ہو تو اسکو اسکے نیچے دبا دے۔ ابو المحاسن رویانی نے اپنی کتاب میں جسکا نام بحر ہے اسطرح بیان کیا ہے۔

البحر وقيل المراد بدفنها إخراجها من المسجد أما إذا كان المسجد
اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسکے دفن کرنے سے مراد مسجد سے نکال دینا ہے۔ لیکن جب مسجد کا فرش سنگین

مبلطا أو مجصصا فدلكها عليه بمداسه أو بغيره كما يفعله كثير من
یا چونہ گچ ہو تو مل دینا جیسا اسکو جوتی وغیرہ سے اکثر

الجاهلين فليس ذلك بدفن بل زيادة في الخطيئة وتكثير للقذر

جاہل لوگ کرتے ہیں یہ دفن کرنا نہیں بلکہ خطائیں زیادتی ہے اور مسجد میں ناپاکی کو

في المسجد وعلى من فعل ذلك أن يمسحه بعد ذلك بثوبه أو بيده

بڑھانا ہے اور جو شخص یہ کام کرے اسکو لازم ہے کہ کپڑے سے یا ہاتھ وغیرہ سے

أو غيره أو يغسله وعن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى

پونچھ دے یا اسکو دھو ڈالے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم رأى في جدار القبلة مخاطا أو بزاقا أو نخامة فحكه

اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف دیوار میں ناک کا پانی یا تھوک یا وہ آلائش جو کھانسی کے وقت چھاتی سے نکلتی ہے دیکھ کر اسکو کھرچ دیا۔

متفق عليه وعن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه

متفق علیہ ہے اور انس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم قال إن هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول ولا

وسلم نے کہ یہ مسجدیں بول اور ناپاک چیزوں کے

القذر إنما هي لذكر الله تعالى وقراءة القرآن أو كما قال رسول

لائق نہیں ہے یہ تو اللہ تعالی کا ذکر کرنے اور قرآن پڑھنے کے لئے ہیں۔ یا جیسا رسول

الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روایت کی یہ مسلم نے

الباب الثالث بعد المائتين في كراهة الخصومة في

باب دوسو تین مسجد میں جھگڑنے اور آواز

المسجد ورفع الأصوات فيه ونشد الضالة والبيع والشراء و

بلند کرنے اور کھوئی ہوئی چیز کی تلاش کرنے اور خرید و فروخت کرنے اور

الإجارة ونحوها من المعاملات عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه

اجارہ وغیرہ معاملات دنیوی کی کراہت کے بیان میں اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سمع رجلا ينشد ضالة في

کہ اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسجد میں کسیکو کھوئی ہوئی چیز ڈھونڈھتا سنے

المسجد فليقل لا ردها الله عليك فإن المساجد لم تبن لهذا رواه

تو اسکو کہے کہ اللہ تعالی وہ چیز تجھے واپس نہ دے اسلیے کہ مسجدیں اس کام کو نہیں بنائی گئیں۔ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ

مسلم نے ول اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مسجد میں کیسکو

يَبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ

بیچتا یا خریدتا دیکھو تو اسکو کہو کہ خدا تیرے سودے میں تجھے نفع نہ دیوے اور اگر کیسکو تم

يَنْشُدُ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

مسجد میں کھوئی چیز تلاش کرتے ہوئے دیکھو تو اسکو کہو اللہ تجھے وہ چیز واپس نہ دیوے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ

حسن ہے اور روایت ہے بریدہ رضہ سے کہ ایک شخص مسجد میں تلاش کرتا ہوا کہتا تھا

مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ کون ہے جو سرخ رنگ اونٹ کا پتہ بتائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

اللہ کرے تو اسکو نہ پاوے مسجد میں تو جس کام کیلئے بنائی گئی ہیں اسی کام کیلئے ہیں روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے اپنے دادا رضہ سے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْ تُنْشَدَ فِيْهِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید فروخت کرنے اور گم شدہ چیز کے تلاش کرنے

ضَالَّةٌ وَاَنْ يُنْشَدَ فِيْهِ شِعْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ

اور شعر پڑھنے سے منع کیا ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث

حَسَنٌ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ

حسن ہے اور روایت ہے سائب بن یزید صحابی رضہ سے کہا کہ میں

فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مسجد میں تھا کہ ایک آدمی نے مجھے کنکر مارا جب میں نے دیکھا تو عمر بن الخطاب رضہ تھے

فَقَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا فَقَالَا

انہوں نے مجھے کہا کہ ان دونوں کو میرے پاس لا میں ان دونوں کو لایا عمر رضہ نے ان کو کہا تم کہاں سے ہو انہوں نے کہا

مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ فَقَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ

ہم طائف کے لوگوں میں سے ہیں عمر رضہ نے کہا اگر تم شہر والوں سے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا تم

ل اور خرید فروخت اجارہ
نیز معاملات کا یہی حکم ہے
رح ۲ یعنی تجھے وہ
شت نہ ملے ۱۲ ف ۳ یعنی
مسجدیں تو اللہ کا ذکر کرنے
اور نماز پڑھنے اور قرآن پڑھنے
اور پڑھانے اور وعظ نصیحت کرنے
کو بنائی گئی ہیں ایسی کاموں
کے لیے نہیں جیسا کہ اس سے
معلوم ہوا کہ مسجد میں بیٹھ کر
دستکاری مثل خیاطی یعنی درزی
کا کام کرنا اور جلد گری
وغیرہ کرنی منع ہے ۱۲
شرح ملخصاً ف ۴ مراد شعر
سے شعر برے اور
جھوٹے
ہیں کہ
پڑھنا ان کا منع
ہے اسلئے کہ مکان عبادت کا
ہے اس میں خلاف شرع بات
نہ ہو اور شعر کہ انہیں توحید
اللہ تعالیٰ کی اور نعت رسول
خدا صلعم کی اور انکے تابعداروں
کی ہو یا نصیحت کی باتیں
انہیں ہوں بہرحال سب جگہ
پڑھنے مستحسن ہیں چنانچہ آنحضرت
صلعم واسطے حسان شاعر کے
کہ وہ حضرت کی تعریف کرتا
تھا اور ان کے دشمنوں کی ہجو
کہتا تھا مسجد میں منبر بچھاتے اور فرماتے
کہ جبرئیل تائید کرتے ہیں حسان
کی لہٰذا کرتا ہے پیغمبر خدا کی طرف سے مظاہر مختصراً ابو درس ہی عنہ ۱۲

أصواتكما في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے ہو روایت کی یہ بخاری نے

الباب الرابع بعد المائتين في نهي من أكل ثوما أو بصلا

باب دو سو چار لہسن اور پیاز

أو كراثا أو غيرها مما له رائحة كريهة عن دخول المسجد قبل زوال

یا گندنا یا انکے سوا کوئی اور چیز بدبودار کے کھانیوالے کو اسکی بو زائل ہونے سے پہلے بے ضرورت

رائحته الا لضرورة عن ابن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله

مسجد میں داخل ہونے سے نہی کے بیان میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم قال من أكل من هذه الشجرة يعني الثوم فلا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس درخت یعنی لہسن سے کھاوے وہ

يقربن مسجدنا متفق عليه وفي رواية لمسلم مساجدنا

ہماری مسجد میں ہرگز نہ آوے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے ہماری مسجدوں میں نہ آوے

وعن أنس رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

اور انسؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من أكل من هذه الشجرة فلا يقربنا ولا يصلين معنا متفق

کہ جو شخص اس درخت سے کھاوے ہمارے پاس نہ آوے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے متفق

عليه وعن جابر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

علیہ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

من أكل ثوما أو بصلا فليعتزلنا أو فليعتزل مسجدنا متفق عليه

نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے متفق

وفي رواية لمسلم من أكل البصل والثوم والكراث فلا يقربن

علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص پیاز اور لہسن اور گندنا کھاوے وہ ہماری مسجد کے پاس ہرگز

مسجدنا فان الملائكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم وعن عمر

نہ آوے اسلیے کہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے (یعنی بدبو والی چیز سے) اور روایت ہے عمر

ابن الخطاب رضي الله عنه انه خطب يوم الجمعة فقال في خطبته

ابن خطاب رضؓ سے کہ انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں فرمایا کہ

(۱) قولہ فان الملائکۃ الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں کھا کر خالی مسجد میں جس میں نمازی کوئی نہ ہو جانا منع ہے کہ وہاں فرشتے موجود رہتے ہیں اور جس کو مرض بخر یا کوئی پھوڑا پھنسی ہو جس سے بدبو آتی ہے اسکا بھی یہی حکم ہے کہ مسجد میں نہ جاوے اور عیدگاہ اور جنازے کی نماز وغیرہ کا جہاں لوگ عبادت و ذکر الٰہی کے لیے جمع ہوں یہی حکم ہے کہ وہاں بھی فرشتے شامل ہوتے ہیں۔ اور بازار وغیرہ کا یہ حکم نہیں کہ وہاں ہر طرح کے لوگ دنیوی کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور ہر بدبو والی چیز کا یہی حکم ہے ۱۲ شرح ملخصا

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ لَا اُرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ اَلْبَصَلَ

اے لوگو تم دو درخت کو کھاتے ہو کہ میں اُن دونوں کو خبیث جانتا ہوں (یعنی) پیاز

وَالثُّوْمَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا

اور لہسن بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ جب مسجد میں کسی شخص سے اُن دونوں کی بو

مِنَ الرَّجُلِ فِي الْمَسْجِدِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا

دریافت کرتے تو فرمایا کرتے کہ اسکو نکالدو آپکے فرمان سے بقیع کیطرف نکالا جایا کرتا تھا جو اُن کو کھائے اُسکو لازم ہے کہ پکاکر ان کے بو زائل کرکے

طَبْخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کھایا کرے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف

اَلْبَابُ الْخَامِسُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْاِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب دوسو پانچواں جمعہ کے دن جب

وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ لِاَنَّهٗ يَجْلِبُ النَّوْمَ فَيَفُوْتُ اسْتِمَاعُ الْخُطْبَةِ وَيُخَافُ

امام خطبہ پڑھتا ہو تو احتبا کی صورت پر بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں کہ اس صورت سے بیٹھنا نیند لاتا ہے اور نیند کے سبب خطبہ کا سننا فوت ہو جاتا ہے۔

اِنْتِقَاضُ الْوُضُوْءِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

اور وضو کے ٹوٹنے کا خوف ہے ف معاذ بن انس جہنی رض سے روایت ہے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ پڑھنے کی حالت میں احتبا کی صورت بیٹھنے سے منع کیا ہے

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ

باب دوسو چھٹا جو شخص قربانی کا ارادہ کرے اور عشرہ

عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ عَنْ اَخْذِ شَيْءٍ مِّنْ شَعْرِهٖ اَوْ مِنْ اَظْفَارِهٖ

ذی الحجہ کا آجاوے تو اسکو بال منڈوانے اور ناخن کترانے . قربانی کرنے سے پہلے منع ہیں

حَتّٰى يُضَحِّيَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ام سلمہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَّذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو قربانی کرنی ہو تو ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے وقت سے

ف اس سے سمجھا جاتا ہے کہ پیاز اور لہسن وغیرہ جنکو بدبو جس آتی ہو اسکو مسجد سے نکلوا دینا چاہیے اور جسکو اسکے نکالنے کی قدرت ہو اسکو چاہیے کہ ازالہ منکر ہاتھ سے کرے ف شرح المشارق احتبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی اپنی دونوں رانوں کو پیٹ سے ملاکر رانوں اور پشت کو کپڑے سے باندھ دے یا ہاتھ سے پکڑ کر بیٹھ جائے اس صورت سے بیٹھنا اس لئے منع ہے کہ اگر حرکت کرنے سے کپڑا یا ہاتھ چھوٹ جائے تو ننگا ہو جانے کا اندیشہ ہے کذا فی مجمع البحار اللہم اغفر لنا اجمعین

الحجة فلا يأخذن من شعره ولا من أظفاره شيئا حتى يضحي رواه
اپنے بال اور ناخن میں سے کچھ نہ کٹوا دے۔ یہاں تک کہ قربانی کرے روایت کی یہ مسلم نے

الباب السابع بعد المائتين في النهي عن الحلف بمخلوق
باب دو سو ساتواں مخلوق کی قسم کھانے سے نہی کے بیان میں

كالنبي والكعبة والملئكة والسماء والآباء والحيوة والروح و
جیسے نبی اور کعبہ اور فرشتوں اور آسمان اور باپ دادے اور زندگی اور جان اور

الرأس وحيوة السلطان ونعمة السلطان وتربة فلان والأمانة
سر اور بادشاہ کی زندگی اور بادشاہ کی نعمت اور فلانے کی تربت یعنی قبر اور امانت کی قسم کھانی

وهي من أشدها نهيا عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى
اور اس کی نہی سب سے زیادہ سخت ہے۔ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے

الله عليه وسلم قال إن الله تعالى ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم فمن كان
اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے باپوں کی قسم کھانے سے نہی کرتا ہے۔ جس شخص کو

حالفا فليحلف بالله أو ليصمت متفق عليه وفي رواية في الصحيح من
قسم کھانی ہو تو چاہیئے کہ قسم کھائے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یا چپ رہے۔ متفق علیہ اور صحیح میں ایک روایت ہے پس جو کوئی ہو

كان حالفا فلا يحلف إلا بالله أو ليسكت وعن عبد الرحمن بن
قسم کھانیوالا بس نہ قسم کھائے مگر ساتھ اللہ تعالیٰ کے یا چپ رہے۔ اور عبد الرحمن بن

سمرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا
سمرہ رض سے روایت ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم بتوں کی

تحلفوا بالطواغي ولا بآبائكم رواه مسلم الطواغي جمع طاغية وهي
قسم نہ کھایا کرو اور نہ اپنے باپوں کی قسم کھاؤ۔ روایت کی یہ مسلم نے طواغی جمع ہے طاغیہ کی

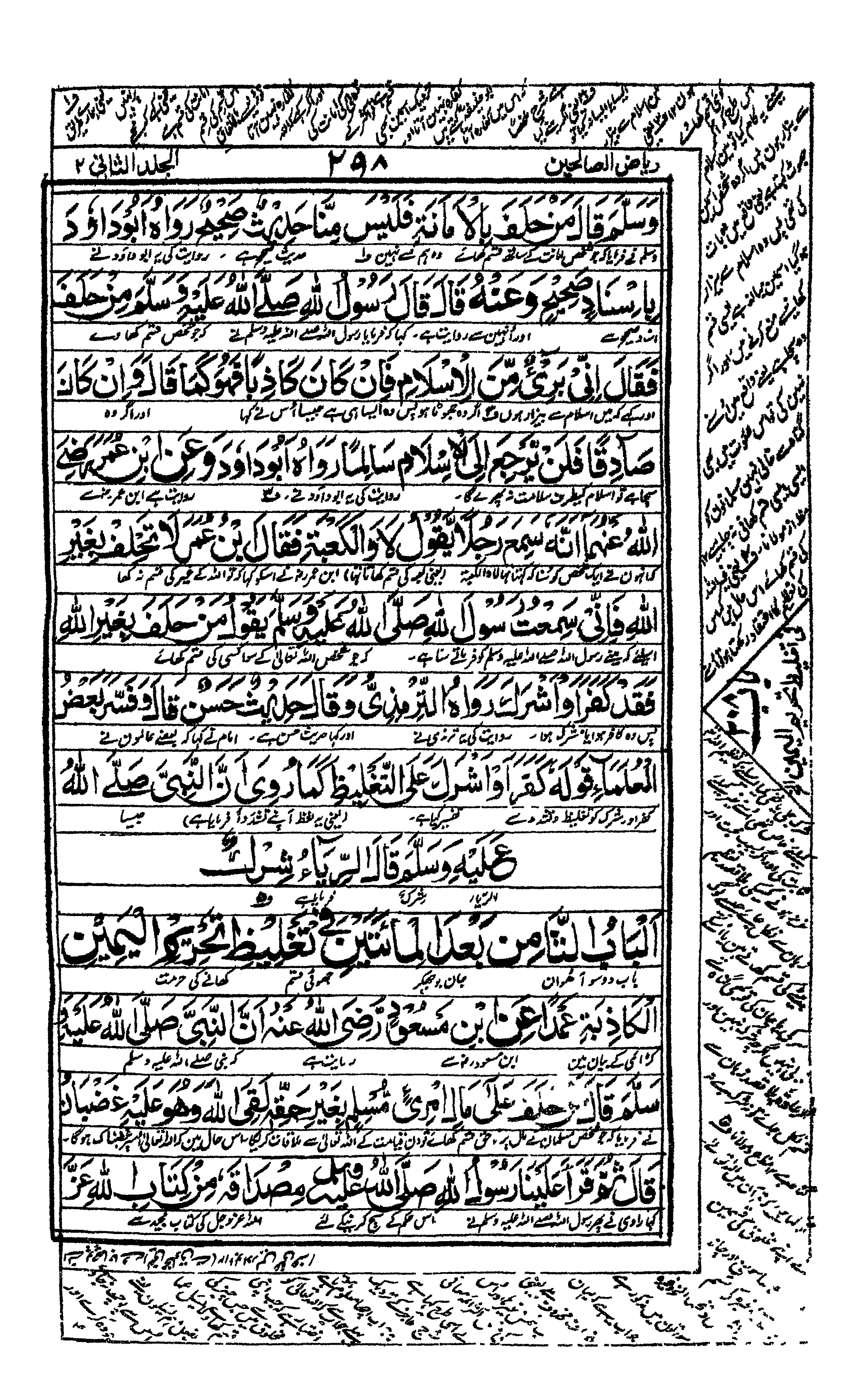
الأصنام ومنه الحديث هذه طاغية دوس أي صنمهم و
وہ بت ہیں اور اس لغت کے موافق ہے جس میں ہے۔ ہذہ طاغیۃ دوس یعنی بت ان کا اور

معبودهم وروي في غير مسلم الطواغيت جمع طاغوت وهو الشيطان
معبود ان کا اور مسلم کے سوا اور کتابوں میں طواغیت کا لفظ آیا ہے جو جمع ہے

والصنم وعن بريدة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه
اور بت اور بریدہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

ف ا

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کرنی واجب نہیں اسلئے کہ مسلم کی ایک روایت میں آیا کہ اگر قربانی کرنے کا ارادہ ہو۔ اگر واجب ہوتی تو ارادہ کرنے سے مشروط کرتے۔ اور اسلئے کہ ابو بکر اور عمر رض اسی واسطے قربانی نہ کیا کرتے تھے کہ لوگ دیکھ کر واجب نہ سمجھ لیں۔ بلکہ قربانی کرنی مستحب ہے۔ ابن عباس رض کا بھی مذہب ہے اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور ابو حنیفہ کے یہاں مالک نصاب پر واجب ہے۔ قائل ہیں بقولہ صلعم علی کل اہل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ۔ اور یہ حدیث بالاتفاق ضعیف ہے علاوہ اسکے عتیرہ کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ شرح ملخصا ۱۲



وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امانت کے ساتھ قسم کھائے وہ ہم سے نہیں ہے۔ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے

بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ
اسناد صحیح سے۔ اور انہیں سے روایت ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص قسم کھاوے

فَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ
اور کہے کہ میں اسلام سے بیزار ہوں پس اگر وہ جھوٹا ہو پس وہ ایسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا اور اگر وہ

صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
سچا ہے تو اسلام کیطرف سلامت نہ پھرے گا۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے۔ روایت ہے ابن عمر سے

اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا تَحْلِفْ بِغَيْرِ
کہ انہوں نے ایک شخص کو سنا کہ کہتا تھا لا والکعبۃ (یعنی کعبہ کی قسم کھاتا تھا) ابن عمر نے اسکو کہا کہ تو اللہ کے غیر کی قسم نہ کھا

اللّٰهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ
اسلئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم کھائے

فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ وَفَسَّرَ بَعْضُ
پس وہ کافر ہوا یا مشرک ہوا۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ امام نے کہا کہ بعض عالموں نے

الْعُلَمَاءِ قَوْلَهُ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيظِ كَمَا رُوِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
کفر اور شرک کو تغلیظ و تشدد سے تفسیر کیا ہے۔ (یعنی یہ لفظ آپ نے تشدداً فرمایا ہے) جیسا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّيَاءُ شِرْكٌ
وہ فرمایا ہے شرک ہے الریاء

اَلْبَابُ الثَّامِنُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْيَمِينِ
باب دوسو آٹھواں کھانے کی حرمت جھوٹی قسم جان بوجھکر

الْكَاذِبَةِ عَمْدًا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
کرانے کے بیان میں۔ ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ
نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان بھائی کے مال پر ناحق قسم کھائے تو دن قیامت کے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریگا اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اسپر غضبناک ہوگا۔

قَالَ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ
کہا راوی نے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کے سچ کرنیکے لئے اللہ عزوجل کی کتاب مجید سے

وَجَلَّ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ

یہ آیت پڑھی کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تھوڑا خرید کرتے ہیں۔ آخر آیت تک

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

متفق علیہ۔ اور ابو امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مسلمان کا حق اپنے قسم کے ساتھ

بِیَمِیْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَ

کاٹ لیوے واسطے اُس کے اللہ تعالیٰ نے آگ واجب کی اور بہشت کو اسپر حرام کیا ایک شخص نے آپکو کہا

اِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا

کہ یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو

مِّنْ اَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

فرمایا اگرچہ پیلو درخت کا ٹکڑا ہی ہو (یعنی مسواک) روایت کی یہ مسلم نے ف۲ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ

ابن عاص رضہ سے کہ نقل کی اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کبیرے گناہ یہ ہیں۔

بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھیرانا اور ماں باپ کو رنج دینا نافرمانی کرکر اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا روایت کی یہ بخاری نے

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

ف۳ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک جنگلی آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْکَبَائِرُ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْیَمِیْنُ

رسول اللہ کبیرے گناہ کون کونسے ہیں آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ کیساتھ شریک ٹھیرانا اُس نے عرض کی پھر کونسا ہے آپنے فرمایا

الْغَمُوْسُ قُلْتُ وَمَا الْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ قَالَ الَّذِیْ یَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ

جھوٹی قسم کھانا میں نے کہا یمین غموس کونسی ہوتی ہے فرمایا یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ جھوٹی قسم کھاکر

مُّسْلِمٍ یَعْنِیْ بِیَمِیْنٍ اللّٰهِ وَهُوَ فِیْهَا کَاذِبٌ

مسلمان کا مال مالک سے اپنی طرف کاٹ لیوے۔

اَلْبَابُ التَّاسِعُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ فِیْ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ

باب دوسو نوان اُس شخص کے قسم کھاتے کے استحباب میں

ف۱ یعنی جھوٹی قسم کھاکر دوسرے کا حق لیوے ۱۲

ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا حق دبا لینا سخت حرام ہے اور تھوڑا یا بہت دونوں برابر ہیں اور ذمی کے مال کا حکم بھی یہی ہے جو مسلمان کا حکم ہے شرح مختصر۔ اور یہ توبہ بغیر جائز لے اور حلال جانے والے کے حق میں وعید ہے اور اسکی توبہ یہ ہے کہ اسکا حق اسکو دیدیوے یا بخشوا لیوے ۱۲ شرح

ف۳ یہ حدیث باب اکتالیس میں گذر چکی ہے ۱۲

فرأى غيرها خيراً منها فليأت الذي هو خير ثم يكفر عن يمينه وعن

عبد الرحمن بن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال لي رسول

عبد الرحمن بن سمرہ بن جندب ... کہا کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم إذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيراً منها

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ... قسم کھائے پھر اس کام کا غیر کو بہتر معلوم ہو

فأت الذي هو خير وكفر عن يمينك متفق عليه وعن أبي هريرة

تو جو بہتر ہے وہ کرلے اور قسم کا کفارہ دے ... متفق علیہ ... اور ابو ہریرہ

رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من حلف على

رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قسم کھائے

يمين فرأى غيرها خيراً منها فليكفر عن يمينه وليفعل الذي هو

... اپنی قسم کا کفارہ دے ... اور جو کام بہتر ہے

خير رواه مسلم وعن أبي موسى رضي الله عنه أن رسول الله صلى

وہ کرلے ... روایت کی اسکو مسلم نے ... اور ابو موسی رضی سے روایت ہے ... کہ فرمایا رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم قال إني والله إن شاء الله لا أحلف على يمين ثم

اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اللہ کی ... ان شاء اللہ تعالی ... قسم نہ کھاؤں گا ... پھر

أرى خيراً منها إلا كفرت عن يميني وأتيت الذي هو خير متفق عليه

اس سے بہتر ... اور جو بہتر ہے وہ کروں گا ... متفق علیہ

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے

لأن يلج أحدكم في يمينه في أهله آثم له عند الله تعالى من أن يعطي

کہ ... کوئی اپنے اہل وعیال ... اپنی قسم پر اصرار ... اللہ تعالی کے نزدیک ...

كفارته التي فرض الله عليه متفق عليه قوله يلج هو بفتح اللام وتشديد الجيم

جو اللہ تعالی نے اسپر فرض کیا ہے ... متفق علیہ ... اور تشدید جیم کے ساتھ ہے

أي يتمادى فيها ولا يكفر وقوله آثم هو بالثاء المثلثة أي أكثر إثماً

یعنی ... اسپر اور کفارہ نہیں دیتا اور قول اسکا آثم ... مثلثہ کے ہے ... یعنی بہت گناہ میں

ف جو بہتر ہو وہ کرے یعنی جو ثواب میں زیادہ ہو یا جس میں مصلحت دنیاوی زیادہ پائی جاتی ہو ... اور ... لازم ہے کہ بیت حانث ... گنہگار ہوگا ... شرح اذکار ...

الباب العاشر بعد المائتين في العفو عن لغو اليمين

باب دو سو دسواں یمین لغو کے عفو میں

وانه لا كفارة فيه وهو ما يجري على اللسان بغير قصد اليمين

اور اس امر کے بیان میں کہ اس میں کفارہ نہیں۔ اور یمین لغو وہ ہے کہ بلا قصد عادتاً زبان پر جاری ہو۔

كقوله على العادة لا والله بلى والله ونحو ذلك قال الله تعالى

جیسے اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ کلام کرنے میں لا واللہ بلی واللہ وغیرہ ان کی زبان پر جاری ہوتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم ولكن يؤاخذكم بما عقدتم

نہیں پکڑتا تم کو اللہ تعالیٰ تمہاری بیفائدہ قسموں پر لیکن پکڑتا ہے جو قسم کھائے

الايمان فكفارته اطعام عشرة مساكين من اوسط ما تطعمون

کرہ باندھی سو اسکا کفارہ کھلانا دس محتاجوں کو بیچ کا کھانا جو دیتے ہو

اهليكم او كسوتهم او تحرير رقبة فمن لم يجد فصيام ثلثة ايام

اپنے گھر والوں کو یا ان کو کپڑا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنی پھر جس کو مقدور نہ ہو تو روزے تین دن کا

ذلك كفارة ايمانكم اذا حلفتم واحفظوا ايمانكم وعن

اتار ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھا بیٹھو اور تھامتے رہو اپنی قسمیں

عائشة رضي الله عنها قالت انزلت هذه الاية لا يؤاخذكم الله

اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ یہ آیت لا یؤاخذکم

باللغو في ايمانكم في قول الرجل لا والله وبلى والله رواه البخاري

اللہ باللغو فی ایمانکم آدمی کے لا واللہ بلی واللہ کہنے کے حق میں نازل کی گئی ہے۔ روایت کی یہ بخاری نے

الباب الحادي عشر بعد المائتين في كراهة كثرة الحلف

باب دو سو گیارہواں بہت قسم کھانے کی کراہت کے بیان میں

في البيع وان كان صادقا عن ابي هريرة رضي الله عنه قال سمعت

سودا کرتے ہوئے اگرچہ وہ قسم سچی ہی ہو روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا سنا میں نے

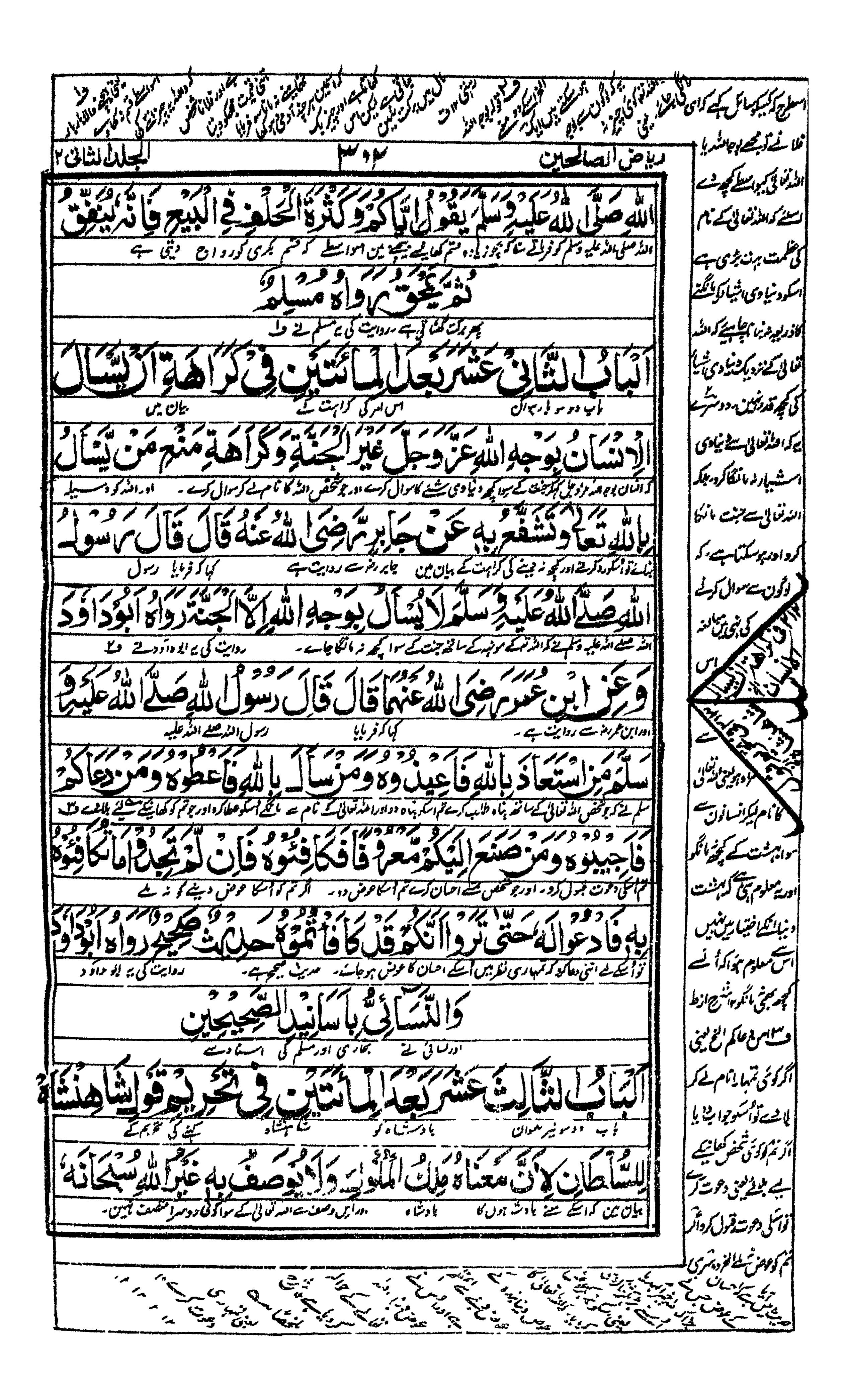
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحلف منفقة للسلعة ممحقة

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قسم جنس کے رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا

للكسب متفق عليه وعن ابي قتادة رضي الله عنه انه سمع رسول

سبب ہے متفق علیہ اور ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول

یہ نہ ملے تو گیہوں کا آدھا صاع دیوے یعنے ہر مسکین کو ابو حنیفہ رح کا یہی قول ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے معمولی کھانے سے اور بیچ کے کھانے سے مراد یہ ہے کہ جو قسم کھانیوالا اور اسکے بال بچے روزمرہ کھایا کرتے ہیں نہ اعلیٰ قسم کا نہ ادنیٰ قسم کا ۱۲ فـ کسی قسم کا کپڑا ہو اگرچہ ہر مسکین کو ایک ہی ایک کپڑا دیوے بعضوں نے کہا اگر مسکین عورتیں ہوں تو کم سے کم ہر عورت کو ایک کرتہ اور ایک اوڑھنی اسر چھپانے کی دیوے بعضوں نے کہا ہر مسکین کو اتنا کپڑا دیوے جسکو پہن کر وہ نماز پڑھ سکے ۱۲ فـ جو مسلمان ہو امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور بعضوں نے کہا قسم کے کفارے میں مسلمان بردے کی قید نہیں ہے ہر قسم کا بردہ آزاد کر دینا درست ہے قسم کھا کر توڑنے والے کو اختیار ہے کہ ان تینوں کفاروں میں سے جو چاہے ادا کرے



اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بچو زیادہ قسم کھانے سے بیچنے میں اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے

ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر برکت گھٹاتی ہے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ اَنْ يَّسْاَلَ

باب دو سو بارہواں اس امر کی کراہت کے بیان میں

الْاِنْسَانُ بِوَجْهِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ الْجَنَّةِ وَكَرَاهَةِ مَنْعِ مَنْ يَّسْاَلُ

کہ انسان بوجہ اللہ عز وجل کہکر جنت کے سوا کچھ دنیاوی شئے کا سوال کرے اور جو شخص اللہ کا نام لے کر سوال کرے۔ اور اللہ کو وسیلہ

بِاللهِ تَعَالٰى وَتَشَفَّعَ بِهٖ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

بنائے تو اسکو رد کرتے اور کچھ نہ دینے کی کراہت کے بیان میں جابر رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْاَلُ بِوَجْهِ اللهِ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کے مونھ کے ساتھ جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جاے۔ روایت کی یہ ابو داود نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

سَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ بِاللهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ

سلم نے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ طلب کرے تم اسکو پناہ دو اور اللہ تعالیٰ کے نام سے مانگے اسکو عطا کرو اور جو تم کو کھانے کے لئے بلائے تو

فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهٗ

تم اسکی دعوت قبول کرو۔ اور جو شخص تمسے احسان کرے تم اسکا عوض دو۔ اگر تم کو اسکا عوض دینے کو نہ ملے

بِهٖ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰى تَرَوْا اَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

تو اسکے لیے اتنی دعا کرو کہ تمہاری نظر میں اسکے احسان کا عوض ہو جائے۔ حدیث صحیح ہے۔ روایت کی یہ ابو داود

وَالنَّسَائِيُّ بِاَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَيْنِ

اور نسائی نے بخاری اور مسلم کی اسناد سے

اَلْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيْمِ قَوْلِ شَاهَنْشَاهَ

باب دو سو تیرھواں بادشاہ کو شاہنشاہ کہنے کی تحریم کے

لِلسُّلْطَانِ لِاَنَّ مَعْنَاهُ مَلِكُ الْمُلُوْكِ وَلَا يُوْصَفُ بِهٖ غَيْرُ اللهِ سُبْحَانَهٗ

بیان میں کہ اسکے معنے بادشاہوں کا بادشاہ اور اس وصف سے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا متصف نہیں۔

فلانے نے تو مجھے پوچھا اللہ یا اللہ تعالیٰ کی جو اسطے کچھ دے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت بہت بڑی ہے اسکو دنیاوی اشیا کا مانگنے کا ذریعہ بنانا نہ چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیاوی اشیا کی کچھ قدر نہیں۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دنیاوی اشیا پر نہ مانگا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگا کرو اور ہو سکتا ہے کہ لوگوں سے سوال کرنے کی نہی ہو

وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال

ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا جاتا

إن أخنع اسم عند الله عز وجل رجل تسمى ملك الأملاك متفق (ف١)

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب ناموں سے ذلیل تر و بدتر و مبغوض تر اس آدمی کا نام ہے۔ جو ملک الاملاک سے نام رکھا جائے۔ متفق

عليه قال سفيان بن عيينة ملك الأملاك مثل شاهنشاه

علیہ۔ سفیان بن عیینہ نے کہا۔ ملک الاملاک جیسا شاہنشاہ (ف١)

الباب الرابع عشر بعد المائتين في النهي عن مخاطبة

باب دو سو چودہواں فاسق اور بدعتی

الفاسق والمبتدع ونحوهما بسيد ونحوه عن بريدة رضي الله عنه قال

اور ان کے مثل کو سید اور اسکے مثل الفاظ سے خطاب کرنے سے نہی کے بیان میں۔ بریدہ رض سے روایت ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقولوا للمنافق سيد فإنه إن

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم منافق کو سید مت کہو۔ اگر وہ سید

يكن سيدا فقد أسخطتم ربكم عز وجل رواه أبو داود بإسناد صحيح

ہوا (یعنی اگر تم نے اسکو سید کہا) تو تم نے اپنے رب کو غضبناک کیا۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے (ف٢)

الباب الخامس عشر بعد المائتين في كراهة سب الحمى

باب دو سو پندرہواں تپ کو برا کہنے کی کراہت کے بیان میں

عن جابر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على

روایت ہے جابر رض سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

أم السائب أو أم المسيب فقال ما لك يا أم السائب أو يا أم المسيب

ام السائب یا ام المسیب کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا۔ اے ام السائب یا ام

تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فإنها

المسیب تجھے کیا ہوا کہ کانپ رہی ہے اُسنے کہا بخار ہے۔ لا بارک اللہ فیہا آپنے فرمایا تو بخار کو برا مت کہہ۔ کہ یہ بنی

تذهب خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم (ف٣)

آدم کے گناہوں کو ایسا دور کرتا ہے۔ جیسا آہنگروں کی آتشدان لوہے۔ کی میل کو دور کرتی ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

تزفزفين أي تتحركين حركة سريعة ومعناه ترتعد وهو بضم التاء

تزفزفین کے معنے ہلتی ہے ہلنا جلدی جلدی۔ اور اسکا معنے ہے کانپ رہی ہے۔ اور یہ ساتھ ضمہ تا ر

ف١

سب بادشاہوں کا بادشاہ خدا ہے بندے بیچارے محتاج کو کیا مناسب ہے ۱۲ ت ابو ادریس عفی عنہ

ف٢

یعنی اگر وہ سید ہوا تو تم پر اسکی اطاعت واجب ہوگئی۔ اور جب تم نے اس کی اطاعت کی تو تم نے اپنے رب کو غضب ناک کیا۔ یا یہ کہ تم منافق کو سید نہ کہو کہ اس سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے۔ اور یہ جو لوگ طبیب کافر کو مولانا وغیرہ الفاظ سے خطاب کرتے ہیں یہ بھی اس نہی میں داخل ہے ۱۲ شرح ملخصًا

وَالزَّائِ الْمُكَرَّرَةِ وَرُوِيَ أَيْضًا بِالرَّاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَالْقَافِ

اور زار مکررہ کے اور ایسا ہی ساتھ رار مکررہ اور ساتھ دو قافوں کے بھی مروی ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ

باب دوسو سولھوان ہوا کو برا کہنے سے نہی کے بیان میں

وَبَيَانِ مَا يُقَالُ عِنْدَ هُبُوبِهَا عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ

اور اس بیان میں کہ ہوا کے چلنے کے وقت کیا کہنا چاہیے۔ ابی المنذر ابی بن کعب رضہ سے روایت ہے۔

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ہوا کو برا نہ کہا کرو (۱) جب

رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ

تم ایسی چیز کو دیکھو جسکو تم مکروہ جانتے ہو تو یہ دعا پڑھا کرو۔ اے اللہ ہم تجھسے اس ہوا کی خیر اور جو اسمیں ہے۔

مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ

اسکی خیر اور جو اسکو امر کیا گیا ہے اسکی خیر مانگتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے برائی اس باد کی سے اور برائی اس چیز کی سے

مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کہ اسمیں ہے اور برائی اس چیز کی سے کہ امر کی گئی ہے ساتھ اسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا کہ مینے سنا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ

علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ ہوا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے کبھی رحمت لیکر آتی ہے۔ اور کبھی عذاب لیکر آتی ہے۔

فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَسَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ

جب تم اسکو دیکھو تو اسکو برا مت کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اسکی خیر کا سوال کرو اور برائی سے پناہ مانگو

شَرِّهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طلب کرو۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد حسن سے قول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ بِفَتْحِ الرَّاءِ أَيْ رَحْمَتِهِ لِعِبَادِهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

من روح اللہ ساتھ فتح را کے یعنے اسکی رحمت واسطے بندوں اپنے کے۔ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے

عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ

کہا کہ جب ہوا سخت چلتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

(۱) قولہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم برا مت کہا کرو ہوا کو الخ یعنے ہوا کو برا مت کہو کہ وہ اپنے اختیار سے نہیں چلتی بلکہ حکم الٰہی سے چلتی ہے تو تم کو چاہیے کہ مالک الملک سے دعا مانگو اور اسی سے اس ہوا کی خیر مانگا کرو اسی طرح سمندر اور گرمی اور سردی اور بارش وغیرہ کہ ان چیزوں کے سبب سے اگر آدمی کو سختی پہونچ جاوے تو آدمی کو چاہیے کہ انکو برا نہ کہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے انکی خیر مانگے ۱۲ عبد الاول الغزنوی ۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ

یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ میں تجھ سے اسکی خیر اور جو اسمیں ہے اسکی خیر اور جسکے ساتھ یہ چلائی گئی ہے اسکی خیر مانگتا ہوں اور اسکی شرارت

مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اسمیں چیز کی شرارت سے جو اسمیں ہے اور جسکے ساتھ یہ چلائی گئی ہے اسکی شرارت سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ السَّابِعَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِیْ كَرَاهَةِ سَبِّ الدِّيْكِ

باب دوسو سترہواں مرغ خانگی کو برا کہنے کی کراہت میں

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

زید بن خالد جہنی رض سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مرغ خانگی کو برا مت کہو کہ وہ نماز کیواسطے جگاتا ہے۔ روایت کی یہ

اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

ابوداود نے اسناد صحیح سے ف ا

اَلْبَابُ الثَّامِنَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِی النَّهْیِ عَنْ قَوْلِ

باب دوسو اٹھارہواں مطرنا بنوء کذا کے

الْاِنْسَانِ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

کہنے سے نہی کے بیان میں روایت ہے زید بن خالد جہنی رض سے

قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ایک بارش کے بعد جو رات کو ہوئی تھی

فِیْٓ اِثْرِ سَمَآءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ

ہم کو فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے پھرے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ آیا تم جانتے ہو

مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنٌ

کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا لوگوں نے کہا اللہ تعالےٰ اور اسکا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہا صبح کیوقت میرے بندوں میں سے بعضے میرے

بِیْ وَكَافِرٌۢ بِیْ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ

لائے اور بعضوں نے کفر کیا۔ جس شخص نے کہا کہ ہمپر اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے مینہ برسایا گیا ہے یہ شخص میرے ساتھ ایمان لانیوالا ہے۔ اور میرے ساتھ

بِیْ كَافِرٌۢ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ

ایک ستارہ کفر کرنیوالا ہے اور جس شخص نے کہا کہ ہمپر بسبب ایک ستارہ کے غروب ہونے اور ایک ستارہ کے نکلنے کے مینہ برسایا گیا ہے تو وہ شخص میرے ساتھ کافر

ف ا اسمیں اشارہ ہے کہ جو شئے عبادت کا وسیلہ ہو اسکو محبوب جاننا چاہیے منحوس نہ سمجھنی چاہیے ۱۲ اللہم اغفرلنا اجمعین

بِی مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالسَّمَاءُ هُنَا الْمَطَرُ

اور ستارہ بیچے ساتھ ایمان لانے والا ہوا متفق علیہ اور السماء سے مراد اسجگہ بارش ہے ۱۲

اَلْبَابُ التَّاسِعَ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيْمِ قَوْلِهٖ لِمُسْلِمٍ

باب دوسوانیسواں مسلمان کو اے کافر کہنے کے تحریم کے

يَا كَافِرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیان میں ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا فَإِنْ كَانَ

وسلم نے کہ جب کوئی اپنے بھائی کو کہے اے کافر تو ان دونوں میں سے ایک پر کفر ضرور آتا ہے اگر وہ

كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ویساہی ہے جیسا اسنے کہا تو کیا ورنہ اس کہنے والے پر الٹ کر آتا ہے متفق علیہ۔ اور ابو ذر رضہ سے روایت ہے

أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ

کہ اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص کسی دوسرے کو کفر کے ساتھ بلا وے

أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ حَارَ رَجَعَ

یا اوسکو اللہ تعالی کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ الفاظ الٹ کر اسی پر آتے ہیں متفق علیہ حار کے معنے لوٹا ہے

اَلْبَابُ الْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْفُحْشِ وَبَذَاءِ

اللِّسَانِ

باب دوسو بیسواں فحش اور بد زبانی سے نہی کے بیان میں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ

علیہ وسلم نے کہ مومن طعنہ مارنیوالا نہیں ہوتا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بد زبان ہوتا ہے۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے ۱۲ اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فحش جس چیز میں ہوتا ہے اسکو عیبناک کر دیتا ہے اور حیا

فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

جس چیز میں ہوتا ہے اسکو سنوار دیتی ہے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے

ماعدہ جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینہ برسانا اللہ نے مستقل اور بالذات ... فاعل اور ... اعتقاد

ملاحظہ ہے ... بارش ... سے پہلا اور ستارے مینہ کے برسنے کی علامت و نشان ہیں یہ کفر نہیں کبیرہ گناہ ہے بخط ازرع

نمبر ۲ ... مومن اپنے بھائی مومن کو کافر کہے ۱۲ ف ۳ اہل حق کا مذہب ہے کہ مسلمان کو بسبب معاصی کے کفر کی طرف منسوب نہیں کیا جاتا ہے لیے اس حدیث کی تاویل میں ... کئی وجہ بیان کی ہیں ایک یہ ہے کہ یہ حدیث مستحل کے حق میں آپ نے فرمائی ہے دوسری یہ کہ اسکی معنے یہ ہیں کہ دوسرے کو ایسے الفاظ کہنے والیکا گناہ ... اسی کی گناہ کے ...

نقص ... ہیں جو چاہے دیکھ لے واشرح ملخصا ۱۲ یہ حدیث باب پچیسویں میں گذر چکی ہے ۱۲

الباب الحادي والعشرون بعد المائتين في كراهة

باب دو سو اکیسواں کلام کرنے میں زبان کو اٹھانے

التقعير في الكلام بالتشدق فيه وتكلف الفصاحة واستعمال

اور تکلیف سے فصاحت ظاہر کرنے اور الفاظ وحشی غیر مستعمل اور اعراب دقیق

وحشي اللغة ودقائق الاعراب في مخاطبة العوام ونحوهم عن ابن

مخل مشکل عام لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے استعمال کرنے کی کراہت کے بیان میں ابن

مسعود رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال هلك

مسعود رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کلام میں بے انتہا تکلف کرنے والے

المتنطعون قالها ثلاثا رواه مسلم المتنطعون المبالغون في الامور

ہلاک ہوئے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ متنطعون کے معنے کلام میں حد سے بڑھنے والے لوگ اور

وا یعنی بہت ہی خوش خلق ہو ۱۲

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ان رسول الله

عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ



صلى الله عليه وسلم قال ان الله يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه كما يتخلل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی لوگوں میں سے اس شخص کو برا جانتا ہے جو اپنی زبان کو کلام کرنے میں پیچ دیتے جیسے گائے زبان کو

البقرة رواه ابو داود والترمذي وقال حديث حسن وعن جابر رضي

پیچ دیا کرتی ہے۔ روایت کی یہ ابو داود نے اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔ اور جابر رض سے

الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان من احبكم الي و

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے مجھکو بہت پیارا اور

اقربكم مني مجلسا يوم القيمة احاسنكم اخلاقا وان ابغضكم الي وابعدكم

قیامت کیدن میرے بہت ہی نزدیک بیٹھنے والا وہ شخص ہے جسکے اخلاق بہت ہی اچھے ہوں اور تم میں میرا مبغوض یعنی دشمن اور قیامت کے دن میں

مني يوم القيمة الثرثارون والمتشدقون والمتفيهقون رواه الترمذي

مجھسے بہت ہی دور ہونیوالے وہ لوگ ہونگے جو بہت کلام کرتے ہیں اور جو کلام کرتے وقت زبان کو اٹھا کر باتیں کرتے اور منہ بھر بھر کر کلام کرتے

وقال حديث حسن وقد سبق شرحه في باب حسن الخلق

اور کہا حدیث حسن ہے اور اس کی شرح باب حسن الخلق میں گذر چکی ہے

الباب الثاني والعشرون بعد المائتين في كراهة

باب دو سو بائیسواں خبثت نفسی کہنے کی

قوله خبثت نفسی عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه و
کراہت کے بیان میں ف۱ عائشہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ

سلم قال لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل لقست نفسی متفق
وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی خبثت نفسی نہ کہے (یعنی میرا نفس خبیث ہو گیا) لقست نفسی کہا کرے ف۲ متفق

علیه قال العلماء معنی خبثت غثت وهو معنی لقست ولکن کره لفظ الخبث
علیہ۔ علماء نے کہا ہے کہ خبثت اور لقست کے معنے ایک ہی ہیں مگر خبثت کے لفظ کو اپنے کروہ جانا ف۳

الباب الثالث والعشرون بعد المائتين فی کراهة تسمیة
باب دو سو تیئیسواں انگور کا نام کرم رکھنے کی

العنب کرما عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله
کراہت میں ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے

علیه وسلم لا تسموا العنب الکرم فان الکرم المسلم متفق علیه وهذا
اللہ علیہ وسلم نے کہ انگور کا نام کرم مت رکھا کرو کہ کرم مسلمان ہے متفق علیہ ف۴ اور یہ

لفظ مسلم وفی روایة فانما الکرم قلب المؤمن وفی روایة للبخاری ومسلم
لفظ مسلم کے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کرم دل مومن کا ہے۔ اور ایک روایت میں بخاری اور مسلم کے ہے

یقولون الکرم انما الکرم قلب المؤمن وعن وائل بن حجر رضی الله عنه
کہتے ہیں کرم اور بات یہ ہے کہ کرم دل مومن کا ہے۔ اللہ وائل بن حجر رضی سے روایت ہے

عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب
کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کرم نہ کہا کرو لیکن عنب

والحبلة رواه مسلم الحبلة بفتح الحاء والباء ویقال ایضا باسکان الباء
اور حبلہ کہا کرو (یعنی انگور کو) روایت کی یہ مسلم نے ف۵ الحبلہ ساتھ فتح حاء اور باء کے ہے اور ساتھ سکون باء کے بھی ایسا مروی ہے۔

الباب الرابع والعشرون بعد المائتين فی النهی عن وصف
باب دو سو چوبیسواں مرد کے پاس عورت کے

محاسن المرأة لرجل الا ان یحتاج الی ذلک لغرض شرعی کنکاحها و
اوصاف بلا غرض شرعی مثل نکاح وغیرہ کے بیان کرنے سے نہی کے

نحوه عن ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و
بیان میں۔ ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و

ف۱ یعنی میرا نفس خبیث ہو گیا ۱۲ ف۲ یعنی میرا نفس خبیث و پلید ہو گیا ہے ۱۲ ف۳ یعنی میرا نفس دین میں کاہل اور سست ہوا ۱۲ ف۴ یعنی خبیث اور پلید کا ذکر لقب ہے مسلمان کو اپنے تئیں نکمے سست اور کاہل کہنا مضائقہ نہیں حضرت کا معمول تھا کہ برے بول کو بھلے سے بدل ڈالتے تھے ۱۲ ت ف۵ کرم یعنی کریم مسلمان کو کہتے ہیں ۱۲

ف کرم کے معنے سخاوت ہیں عرب کے لوگ انگور کو کرم کہتے تھے اسلئے کہ اسکی شراب کے پینے سے آدمی کے مزاج میں سخاوت ہوتی ہے سو حضرت نے منع کیا کہ جس حرام ناپاک چیز سے اسکو ایسا عمدہ لفظ کرم کا بولنا ہرگز لائق نہیں بلکہ کرم مناسب ہے ایماندار کے واسطے کہنا جس میں نور ایمان و سخاوت ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ انگور کے باغوں کو حدائق الاعناب کہا کرو معلوم ہوا کہ بری چیز کا اچھا نام نہ رکھے ۱۲ ت

وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وسلم نے کہ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے اسکی شکل اور صورت کو اپنے خاوند سے اسطرح کہ گویا اسکو دیکھتا ہے متفق علیہ ہے

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ

باب دوسو پچیسواں دعا میں

قَوْلِ الْإِنْسَانِ فِي الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ إِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ إِنْ شِئْتَ

اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخشدے اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحمت کر کہنے کی کراہت کے بیان میں

بَلْ يَجْزِمُ بِالطَّلَبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

بلکہ انسان کو چاہیئے کہ مانگنے کے وقت عزم بالجزم کرے ف ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی

لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ إِنْ شِئْتَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ

اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی اسطرح ہرگز نہ کہا کرے (یعنی دعا میں) یا الٰہی مجھے بخش اگر تو چاہیے یا الٰہی اگر تو چاہیے تو مجھ پر رحمت کر چاہیئے

الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَ

کہ مانگنے کے وقت عزم بالجزم کرے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ پر زبردستی کرنیوالا کوئی نہیں متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے لیکن طلب کرے یقین کر کے بغیر شک

لِيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

بڑی ہی کرے رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں مشکل ہوتی اسکو کوئی چیز کہ دیتا ہے وہ اور انس رض سے روایت ہے

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو چاہیئے کہ عزم بالجزم سے

الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِيْ فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مانگے اور یا الٰہی اگر تو چاہے مجھے عطا کر ہرگز نہ کہا کرے کہ اسپر زبردستی کرنیوالا کوئی نہیں متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ

باب دوسو چھبیس ماشاء اللہ

قَوْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وشاء فلان کے کہنے کی کراہت کے بیان میں۔ ف حذیفہ رض بن الیمان رض سے روایت ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ

کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ماشاء اللہ وشاء فلان مت کہا کرو

وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

لیکن ماشاء اللہ ثم شاء فلان کہو ف روایت کی یہ ابو داؤد نے اسناد صحیح سے ف

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْحَدِيْثِ
باب دوسو ستائیسواں عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرنے کی

بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مُبَاحًا فِيْ غَيْرِ
کراہت کے بیان میں اور بات کرنی وہ مراد ہے۔ جو اور وقت میں

هٰذَا الْوَقْتِ وَفِعْلُهُ وَتَرْكُهُ سَوَاءٌ فَاَمَّا الْحَدِيْثُ الْمُحَرَّمُ وَالْمَكْرُوْهُ فِيْ غَيْرِ
مباح ہو اور اسکا کرنا اور نکرنا برابر ہو۔ لیکن جو بات اسوقت کے سوا دوسرے وقت

هٰذَا الْوَقْتِ فَهُوَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَشَدُّ تَحْرِيْمًا وَّكَرَاهَةً اَمَّا الْحَدِيْثُ فِي
میں حرام اور مکروہ ہو تو اسوقت میں سخت حرام اور مکروہ ہی کہ وہ ہوگی اور نیک بات

الْخَيْرِ كَمُذَاكَرَةِ الْعِلْمِ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِيْنَ وَمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَالْحَدِيْثِ
جیسے علم کا تذکرہ کرنا اور صلحاء کی حکایتیں ... اخلاق کی باتیں ... مہمان کے ساتھ

مَعَ الضَّيْفِ وَمَعَ طَالِبِ حَاجَتِهٖ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَلَا كَرَاهَةَ فِيْهِ بَلْ هُوَ
بات کرنی اور کسی حاجتمند اور اسکے مثل کے ساتھ باتیں کرنی ان میں کچھ کراہت نہیں۔ بلکہ

مُسْتَحَبٌّ وَّكَذَا الْحَدِيْثُ لِعُذْرٍ وَّعَارِضٍ لَّا كَرَاهَةَ فِيْهِ وَقَدْ تَظَاهَرَتِ
مستحب ہے اور عذر یا کسی عارض کے سبب سے باتیں کرنی بھی جائز ہیں کراہت نہیں ہے انمیں اور احادیث صحیحہ اس مضمون میں

الْاَحَادِيْثُ الصَّحِيْحَةُ عَلٰى كُلِّ مَا ذَكَرْتُهٗ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
جو میں نے ذکر لیا ہے بہت مدد کرتی ہیں روایت ہے ابی برزہ رضہ سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ
کہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانے اور اسکے پیچھے باتیں کرنیکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکروہ

بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
جانتے تھے۔ متفق علیہ۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ اٰخِرِ حَيٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر عمر میں ایکبار عشاء کی نماز پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو فرمایا بھلا تم بتلاؤ تو اپنی اس رات کے

هٰذِهٖ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَّا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ الْيَوْمَ
حال کو سو البتہ حال یوں ہے کہ اس رات سے سو برس کے سرے تک جو آدمی آج زمین پر ہیں کوئی باقی

اَحَدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمُ انْتَظَرُوا النَّبِيَّ صَلَّى
نہ رہیگا۔ متفق علیہ ف۱ اور روایت ہے انس رضہ سے کہ لوگوں نے نبی صلے

ف۱ یعنی سو برس سے زیادہ اس وقت میں کسی کی عمر نہو گی مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب عمر ایسی کم ٹھیری تو دنیا کا لالچ کرنا بیفائدہ ہے اور دوسرا فائدہ اس بیان کا یہ ہے کہ حضرتؐ نے جانا تھا کہ میرے بعد بعضے جھوٹے لوگ میری صحبت کا دعوی کرینگے جیسے کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد بابا رتن حضرتؐ کی صحبت کا دعوی کرتا تھا سو اس حدیث سے اسکا دعوی غلط ہوگیا اس واسطے کہ حضرتؐ کے قران کے لوگ سو برس کے اندر ہو چکے ۱۲ ت یعنی اس رات کی تاریخ یاد رکھو کہ اس میں جو زندہ ہے سو برس تک ہو چکے گا اس میں آپ کا معجزہ ہے کہ غیب کی خبر بتلائی ہے اور اس رات کے بعد جو پیدا ہوگا اسکی عمر کا حال اس سے نہیں معلوم ہوتا ۱۲ شرح ملخصا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُمْ قَرِيبًا مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَصَلَّى بِهِمْ يَعْنِي الْعِشَاءَ

الله علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ آپ آدھی رات کے قریب آئے اور اُن کو عشا کی نماز پڑھائی

قَالَ ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا وَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا

کہا راوی نے پھر آپنے ہم کو وعظ فرمایا اور کہا لوگ نماز پڑھکر سو گئے ہین اور تم جب تک

فِي صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

نماز کے منتظر رہے ہو۔ نماز میں ہی تھے ف۱ روایت کی یہ بخاری نے ف۲

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ

باب دو سو اٹھائیسواں عورت کو

امْتِنَاعِ الْمَرْأَةِ مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا إِذَا دَعَاهَا وَلَمْ يَكُنْ لَّهَا عُذْرٌ شَرْعِيٌّ

جب خاوند اپنے بچھونے پر بلائے تو بدون عذر شرعی کے ف۳ اُسکو جانیسے انکار کرنے کی تحریم کے بیان مین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ

وسلم نے فرمایا جب مرد اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر بلائے اور عورت آنیسے انکار کرے اور خاوند رات کو غضبناکی کی حالت میں گذار دے

لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ حَتّٰى تَرْجِعَ

تو صبح ہونے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے ہیں متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ پھرے ف۴

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ صَوْمِ

باب دو سو انتیسواں خاوند کے گھر میں حاضر ہوتے وقت

الْمَرْأَةِ تَطَوُّعًا وَّزَوْجُهَا حَاضِرٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

بدون اجازت خاوند کے عورت کے نفلی روزے رکھنے کی تحریم کے بیان مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تَصُومَ وَ

کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خاوند کے گھر میں موجود ہونے کی حالت میں عورت کو بلا اجازت خاوند کے روزہ رکھنا حلال نہیں۔

زَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور نہ گھر میں کسی کو آنے کی اجازت دینی حلال ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ رَفْعِ الْمَأْمُومِ رَأْسَهُ

باب دو سو تیسواں مقتدی کو امام سے پہلے رکوع

ف۱ یعنے اتنا وقت تمہارا نماز میں ہی محسوب ہوگا ۱۲

ف۲ یہ حدیث باب اکیس پندرہ مین گذری ہے ۱۲

ف۳ یعنی حیض وغیرہ ۱۲

ف۴ یعنے خاوند کی طرف ۱۲ اللہم اغفرنا اجمعین ۱۲

[illegible]

مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ قَبْلَ الْإِمَامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

اور سجدہ سے سر اٹھانیکے تحریم کے بیان میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم میں سے کوئی ڈرتا نہیں جب کہ امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے

أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ

کہ خدا تعالیٰ اسکے سر کو گدہے کے سر سے بدل ڈالے ۔ یا خدا تعالیٰ اس کی صورت کو گدہے کی صورت کر ڈالے ۔ متفق علیہ ف۱

اَلْبَابُ الْحَادِي وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ وَضْعِ

باب دو سو اکتیسواں نماز میں

اَلْيَدِ عَلَى الْخَاصِرَةِ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى

پہلو پر ہاتھ رکھنے کی کراہت کے بیان میں ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا ہے متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّانِي وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

باب دو سو بتیسواں طعام

اَلصَّلٰوةِ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَنَفْسُهُ تَتَشَوَّقُ إِلَيْهِ أَوْ مَعَ مُدَافَعَةِ

حاضر ہو اور جی اسکا مشتاق دسترخوان ہو اسوقت یا اخبثان (یعنے بول اور پاخانہ)

الْأَخْبَثَيْنِ وَهُمَا الْبَوْلُ وَالْغَائِطُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

روکی کر نماز پڑھنے کی کراہت کے بیان میں روایت ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کھانیکے حاضر ہونیکے وقت

وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اخبثان (یعنی بول یا پاخانہ) کی مدافعت کیوقت نماز عمدہ نہیں ہوتی ، روایت کی یہ مسلم نے ف۲

اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ

باب دو سو تینتیسواں نماز میں

عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ

آسمان کیطرف آنکھ اٹھانیسے نہی کے بیان میں انس بن مالک رضہ سے روایت ہے۔

ف۱ یعنے جو سجدے سے اپنے امام کے پہلے سر اٹھاوے وہ نادان ہے حقیقت میں گدھا ہے اور ظاہر میں آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہیں کرتا یہ مطلب کہ ایسے آدمی کی سزا آخرت میں ایسی ہوگی خلاصہ مطلب یہ کہ مقتدی جلدی نہ کرے اسپر امام کی اطاعت واجب ہے۔ ت

ف۲ جب کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کھاوے تب نماز پڑھے تاکہ نماز میں کھانیکی طرف دل نہ لگا رہے اور اسی طرح جب جائے ضرور اور پیشاب زور کا آئے تو ان سے فراغت کرکے نماز پڑھے تاکہ نماز میں خلش باقی نہ رہے۔ ت

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّرْفَعُوْنَ

کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا حال ہے ان لوگوں کا جو اپنے آنکھیں

اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ

نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ اس مضمون میں آپنے کڑائی فرمائی یہاں تک کہ فرمایا البتہ باز رہیں

عَنْ ذٰلِكَ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

لوگ اس سے یا ان کی آنکھیں اچکی جائیں روایت کی یہ بخاری نے

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْاِلْتِفَاتِ

باب دوسو چونتیسواں نماز میں بے عذر جپ و راست دیکھنے کی

فِي الصَّلٰوةِ لِغَيْرِ عُذْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ

کراہت کے بیان میں روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے سے پوچھا آپنے فرمایا کہ وہ

اخْتِلَاسٌ يَّخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اچک لینا ہے کہ شیطان بندہ کی نماز سے اچک لیتا ہے روایت کی یہ بخاری نے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ تو نماز میں

وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ

ادھر ادھر دیکھنے سے بچتا رہ کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا ہلاک ہونیکا سبب ہے

فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ

اگر ضرورت ہی ہو تو نفلوں میں نہ فرضوں میں روایت کی یہ ترمذی نے

قَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کہا حدیث حسن صحیح ہے ف

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب دوسو پینتیسواں قبروں کیطرف نماز پڑھنے سے

الصَّلٰوةِ اِلَى الْقُبُوْرِ عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ كَنَّازِ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نہی کے بیان میں ابی مرثد کناز بن حصین سے روایت ہے۔

ف: حدیث کا حاصل یہ ہے کہ نفلوں میں اس فعل کی کراہت کم ہے بہ نسبت فرضوں کے۔ مظاہر حق ملخصا
اللہم اغفر لنا اجمعین۔

باب ۲۳۴ فی کراہۃ الالتفات
باب ۲۳۵ فی النہی عن الصلوٰۃ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ

وہ کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ تم قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو

وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور نہ اُنپر بیٹھو۔ روایت کی یہ مسلم نے ف

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ

باب دوسو چھتیسواں نماز

اَلْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ عَنْ اَبِيْ الْجُهَيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ

پڑھنے والے کے آگے سے گذرنے کی تحریم کے بیان میں ابو جہیم عبد اللہ بن حارث

اِبْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابن صمۃ انصاری رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ

وسلم نے کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا اُس گناہ کو جان جائے جو اس فعل میں ہے تو تم سکو

اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ الرَّاوِيْ لَا اَدْرِيْ

آگے سے گذرنے سے چالیس تک کھڑا رہنا بہتر ہو۔ راوی نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں

قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

آپنے چالیس دن فرمائے تھے۔ یا چالیس مہینے یا چالیس برس متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ

باب دوسو سینتیسواں مؤذن کی

شُرُوْعِ الْمَامُوْمِ فِيْ نَافِلَةٍ بَعْدَ شُرُوْعِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ

نماز کی اقامت کہنے میں شروع ہونیکے بعد مقتدی کو نفل نماز شروع کرنے کی کراہت کے بیان میں

سَوَاءٌ كَانَتِ النَّافِلَةُ سُنَّةَ تِلْكَ الصَّلٰوةِ اَوْ غَيْرَهَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

برابر ہے کہ وہ نفل اسی نماز کی سنت ہو یا اسکی غیر دوسری نفل ہو۔ ابو ہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فرض نماز کی تکبیر ہو

فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تو کوئی نماز درست نہیں سوائے فرض کے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ ف۲

الْبَابُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

باب دوسو اڑتیس ۲۳۸ جمعہ کے دن کو

تَخْصِيصِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصَّوْمِ أَوْ لَيْلَتِهِ بِصَلوٰةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

روزے سے یا جمعہ کی رات کو نماز سے خاص کرنیکے کراہت کے بیان میں ابوہریرہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخُصُّوا لَيْلَةَ

رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم سب راتوں میں سے

الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ

جمعے کی رات کو شب بیداری اور نماز کیواسطے خاص نکرو اور سب دنوں میں سے جمعہ کیدن کو روزہ رکھنے کیواسطے

بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

خاص نکرو مگر اسطرح مضائقہ نہیں کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو انہیں جمعہ بھی آپڑے۔ روایت کی یہ مسلم نے ف

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَصُومَنَّ

اور اُسی راوی سے روایت ہے کہا کہ سنا میں نے رسول للہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے۔ تم میں سے

أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ

کوئی جمعہ کیدن فقط روزہ نہ رکھے۔ مگر یوں مضائقہ نہیں کہ جمعہ سے پہلے دن بھی ایک روزہ رکھے یا بعد اُسکے متفق علیہ اور روایت

ابْنِ عَبَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ابن عباد سے کہا کہ میںنے جابر رضہ سے پوچھا کیا نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے نہی کی ہے اُسنے کہا ہاں۔ متفق علیہ اور روایت ہے ام المؤمنین

جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جویریہ بنت الحارث رضہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لَا قَالَ

جمعہ کے دن میرے ہاں آئے اور وہ روزہ دار تھی (یعنی میں) آپنے فرمایا کیا تونے کل روزہ رکھا تھا اُسنے کہا نہیں۔ آپنے فرمایا

تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَفْطِرِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

تیرا ارادہ ہے کہ کل کو روزہ رکھے اُسنے کہا نہیں۔ آپنے فرمایا پس افطار کر۔ روایت کی یہ بخاری نے

الْبَابُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ

باب دوسو انتالیسواں روزہ کی

ف جمعہ کے دن غسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور جمعہ کی نماز پڑھنا ضرور ہی اسواسطے اُسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہیں اُن کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کیواسطے سب دن برابر ہیں اور بدون حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں کسی کو درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگاوے ۱۲

ف ۲ یعنی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھے خواہ جمعہ اور ہفتہ رکھے یعنی دو ملاکر رکھے تاکہ یہودیوں سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روز صرف ہفتہ کو روزہ رکھتے ہیں ۱۲

[illegible] ۲۳۹ [illegible] صوم الوصال

الوصال في الصوم وهو أن يصوم يومين أو أكثر ولا يأكل ولا

وصال کی تحریم میں اور وصال یہ ہے کہ دو دن یا زیادہ متواتر روزہ رکھے اور ان کے درمیان نہ کھائے اور نہ

يشرب بينهما عن أبي هريرة وعائشة رضي الله عنهما أن النبي صلى

پیوے۔ ابو ہریرہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے

الله عليه وسلم نهى عن الوصال متفق عليه وعن ابن عمر رضي الله

اللہ علیہ وسلم نے وصال سے نہی فرمائی ہے۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابن عمر رض سے

عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال قالوا إنك

کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع کیا لوگوں نے کہا آپ

تواصل قال إني لست مثلكم إني أطعم وأسقى متفق عليه وهذا لفظ البخاري

وصال کرتے ہیں۔ حضرت صلعم نے فرمایا کہ میں تمہارے جیسا نہیں مجھے کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے متفق علیہ اور یہ لفظ بخاری کے ہیں

الباب الأربعون بعد المائتين في تحريم الجلوس على قبر

باب دو سو چالیسواں قبر پر بیٹھنے کی تحریم میں

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وسلم لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه فتخلص إلى جلده

کہ تم میں کوئی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے۔ کہ اُسکے کپڑے جلکر اُسکے چمڑے تک آگ پہونچ جائے

خير له من أن يجلس على قبر رواه مسلم

یہ حالت اُسکے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے روایت کی یہ مسلم نے

الباب الحادي والأربعون بعد المائتين في النهي

باب دو سو اکتالیسواں قبر کو

عن تجصيص القبر والبناء عليه عن جابر رضي الله عنه قال نهى

چونہ گچ کرنے اور اُسپر مکان بنانے سے نہی کے بیان میں جابر رض سے روایت ہے

رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجصص القبر وأن يقعد عليه

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چونہ گچ (یعنی پختہ) بنانے اور اُسپر بیٹھنے

وأن يبنى عليه رواه مسلم

اور اُسپر (یعنی مکان) بنانے سے منع کیا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

الباب الثاني والاربعون بعد المائتين في تغليظ تحريم

باب دو سو بیالیسواں غلام کے مو ٹے سے

اباق العبد عن سيده عن جرير رضي الله عنه قال قال رسول

بھاگ جانے کی تحریم کی کڑائی کے بیان میں۔ جریر رضی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم ايما عبد ابق فقد برئت منه الذمة رواه

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غلام بھاگا۔ تو البتہ اس سے اتر گئی اسلام کی پناہ روایت کی یہ

مسلم وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا ابق العبد لم تقبل

مسلم نے۔ اور اسی سے روایت ہے وہ روایت کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جس وقت غلام بھاگ جاوے نہ قبول کی جاوے گی

له صلوة رواه مسلم وفي رواية فقد كفر

نماز اسکی روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ایک روایت میں ہے پس تحقیق کافر ہوگیا

الباب الثالث والاربعون بعد المائتين في تحريم

باب دو سو تینتالیسواں حدود میں

الشفاعة في الحدود قال الله تعالى الزانية والزاني فاجلدوا

شفاعت کرنے کی تحریم کے بیان میں۔ فرمایا اللہ تعالی نے بدکاری کرنے والی عورت اور مرد

كل واحد منهما مائة جلدة ولا تأخذكم بهما رأفة في دين الله

سو مارو ایک ایک کو دونوں میں سے سو چوٹ چھڑی اور نہ آوے تم کو انپر ترس اللہ تعالی کے

ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر وعن عائشة رضي الله

حکم چلانے میں اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ تعالی پر اور پچھلے دن پر اور عائشہ رضی سے روایت ہے

عنها ان قريشا اهمهم شان المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا

کہ قریش کو فکر تھی والا عورت مخزومیہ کے حال نے کہ اسنے چوری کی تھی پس آپسمیں انہوں نے گفتگو کی

من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا ومن يجترئ عليه

کہ اسکے مقدمہ میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کون کلام کرے

الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلعم اتشفع

پھر وے خود ہی کہنے لگے کہ اس کام پر اسامہ بن زید رسول اللہ صلعم کے پیارے کے سوا کون کلام کرسکتا ہے پس اسامہ نے اس مقدمہ میں آپ سے کلام کی

في حد من حدود الله تعالى ثم قام فخطب ثم قال انما اهلك

حدوں میں سے ایک حد میں سفارش کرتا ہے۔ پھر آپنے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا پھر فرمایا کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے۔

ف۱ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہ قریش سے تھے ۱۲

باب دو سو بیالیسواں فی تغلیظ تحریم اباق العبد

باب دو سو تینتالیسواں فی تحریم الشفاعۃ

ف۲ یعنے سفارش کرے ۱۲ اللہم اغفرلنا اجمعین ۱۲

النبوۃ ۱۲

الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ

کہ جو لوگ تمسے پہلے تھے اُن کو اسی نے کھپا ڈالا کہ جب انمیں کوئی شریف اور رئیس چوری کرتا ہو تو اسکو بے سزا دیے چھوڑ دیتے اور جب انمیں کوئی

فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

غریب چوری کرتا تو اسپر سزا لگاتے اور مجھے قسم ہے کہ اگر فاطمہ محمدؐ کی بیٹی

سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ

چرا دے تو میں اسکا ہاتھ ضرور کاٹوں گا۔ متفق علیہ۔ ف۱ اور ایک روایت میں ہے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ متغیر ہوگیا اور آپنے فرمایا کہ کیا تو خدا تعالی کی حدود میں سے ایک حد میں

اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ اَمَرَ

سفارش کرتا ہے۔ اسامہ نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے واسطے استغفار کریں راوی نے کہا پھر آپنے اس عورت کو

بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ يَدُهَا

ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا پس اُسکا ہاتھ کاٹا گیا۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب دو سو چوالیسواں لوگوں کے رستہ میں

التَّغَوُّطِ فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَظِلِّهِمْ وَمَوَارِدِ الْمَاءِ وَنَحْوِهَا قَالَ اللّٰهُ

اور سایہ انکے میں اور پانی کے گھاٹوں اور اُسکے مثل مکانوں میں پاخانہ پھرنے سے نہی کے بیان میں۔ فرمایا اللہ

تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا

تعالی نے اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں۔ مسلمان مردوں کو اور عورتوں کو بن کیئے کام کے

فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹھ کا اور صریح گناہ کا۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو دو لعنت کرانیوالی کاموں سے اصحاب نے کہا

اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ

یا رسول اللہ وہ لعنت کرنیوالے کام کون ہین۔ آپنے فرمایا جو آدمی لوگوں کی راہ میں جائے ضرور پھرے

اَوْ ظِلِّهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یا اون کے سایہ کے مقام مین۔ روایت کی یہ مسلم نے ف۲

ف۱ فاطمہ بنت قیس قریش میں شریف زادی تھی اس نے چوری کی لوگوں نے اس کی سفارش کی اسوقت یہ حدیث فرمائی اور کسیکی سفارش نہ مانی اسکا ہاتھ کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ شرع کے حکم میں کسی کی رو رعایت نہ چاہیے۔ اگلی امتیں اسی سبب سے ہلاک ہوئیں اور معلوم ہوا کہ شریعت کے حکم میں سب برابر ہین شریف رذیل کا کچھ فرق نہیں ۱۲ ت ملخصًا

ف۲ راہ اور سایۂ درخت کے نیچے جائے ضرور پھرنا رنج رسانی کا سبب ہے اس واسطے لوگ اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور بد کہتے ہیں ۱۲ ت

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ

باب دو سو پینتالیسواں منع کرنے کے بیان میں

عَنِ الْبَوْلِ وَغَيْرِهٖ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

پیشاب وغیرہ کرنے سے ٹھہرے پانی میں جابرؓ سے روایت ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي كَرَاهَةِ

باب دو سو چھیالیسواں مکروہ ہونے کا

تَفْضِيْلِ الْوَالِدِ بَعْضَ اَوْلَادِهٖ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْهِبَةِ عَنِ النُّعْمَانِ

تفضیل دینا اپنی اولاد میں سے بعضوں کو بعضوں پر ہبہ میں روایت ہے نعمان

ابْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابن بشیرؓ سے کہ اسکا باپ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ

لیگیا اور کہا کہ میں نے اس اپنے بیٹے کو ایک غلام دیا ہے حضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے سب بیٹوں کو اسکے مثل دیا ہے اُسنے کہا نہیں حضرت

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسکو بھی واپس کرلے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ

کہا کیا تو نے اپنی سب اولاد سے ایسا ہی کیا ہے اُسنے کہا نہیں آپنے فرمایا اللہ تعالی سے ڈرو

وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ

اور اپنی اولاد میں عدالت کرو پس میرے باپ نے ہبہ سے رجوع کیا اور وہ صدقہ واپس کرلیا۔ اور ایک روایت میں ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بشیر اسکے سوا تیری اور اولاد بھی ہے اُسنے کہا۔ ہاں ہے آپنے فرمایا

اَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا

کیا تو نے سب کو ایسا ہی دیا ہے اُسنے کہا نہیں۔ اُسنے فرمایا ایسے حال میں تو مجھے گواہ مت کر کہ میں

ف: اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کے یعنے برابر سب کو دیا کرو بعضوں کو زیادہ اور بعضوں کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہیں اور امام احمدؒ کی روایت میں ہے مجھے گواہ مت کر ظلم پر اور تیرے بیٹوں کا تجھ پر حق ہے کہ تو برابری کرے ان کو دینے میں اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ جو تو نے دیا ہے وہ پھیر لے اور طبرانی اور بیہقی اور سعید بن منصور نے نکالا برابری کرو عطا میں اپنی اولاد میں اور اگر میں کسی کو زیادہ دلاتا تو لڑکیوں کو زیادہ دلاتا کیونکہ وہ قادر نہیں ہیں کسب پر اسکی اسناد میں سعید بن یوسف ضعیف ہے حافظ نے فتح میں کہا اسکا اسناد اچھا ہے ان حدیثوں سے یہی نکلتا ہے کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور برابری واجب ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَشْهِدْ

ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔ اور ایک روایت میں ہے مت گواہ کر مجھ کو ظلم کے کام پر اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کام پر

عَلَى هٰذَا غَيْرِي ثُمَّ قَالَ أَيَسُرُّكَ أَنْ يَّكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ

میرے سوا کسی غیر کو گواہ کر۔ پھر فرمایا کیا تجھے خوش آتا ہے کہ تیری اولاد تجھ سے نیکی کرنے اور فرمانبرداری میں یکساں ہوں۔ اس نے کہا

بَلٰى قَالَ فَلَا إِذًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہاں آپ نے فرمایا پس اس حال میں نہیں ف۱ متفق علیہ

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ إِحْدَادِ

باب دو سو سینتالیسواں میت پر تین دن سے زیادہ

الْمَرْأَةِ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشَرَةَ

سوگ کرنے کی تحریم کے بیان میں مگر اسکی عورت کو چار مہینے دس دن تک سوگ کرنا

أَيَّامٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى

چاہیے۔ زینب بنت ابی سلمہ رض سے روایت ہے کہا کہ میں

أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ

ام حبیبہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے پاس آئی جب

أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةُ

ابو سفیان بن حرب رض ان کا باپ فوت ہو گیا تھا۔ انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں زردی

خَلُوقٍ أَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ

خلوق کی تھی ف۲ یا اور کسی خوشبو کی زردی تھی۔ انہوں نے اسمیں سے ایک لڑکی کو تیل لگایا۔ پھر اپنے رخساروں پر مل لیا اور

قَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

فرمایا کہ واللہ مجھے خوشبو لگانے کی کچھ حاجت نہیں۔ مگر میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے سنا۔ کہ جو عورت اللہ تعالی اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہے۔

الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

اسکو حلال نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا

کہا زینب نے کہ جب زینب بنت جحش کا بھائی فوت ہوا تو میں انکے پاس آئی۔

تو اور بیٹیان کے دلمیں تیرا بغض [illegible] پیدا ہوگا اور وہ بڑے ہو کر تیرے ساتھ بھلائی نہ کرینگے ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور جس نے ایسا کیا تو رجوع کرے طاؤس اور ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض مالکیہ اسی کے قائل ہیں اور جمہور کے نزدیک برابری مستحب ہے اور شافعی رح اور ابو حنیفہ رح نے کہا برابری نہ کرنا مکروہ ہے لیکن تصرف نافذ ہو جاویگا اور ابوبکر نے حضرت عائشہ رض کو اوروں سے زیادہ دیا اور اہلحدیث کہتے ہیں کہ برابری کرنا واجب ہے اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ والدین جو اپنی اولاد کو دیویں اس میں انکو رجوع کرنا درست ہے اسی طرح دادا اور دادی اور نانا اور نانی کو بھی لیکن ان کے سوائے اور لوگوں کو رجوع کرنا ہبہ میں جائز نہیں ۱۲ اللہم اغفرلنا اجمعین ف۲ خلوق ایک قسم خوشبوئی ہے ۱۲

فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ

انہوں نے خوشبو ہی منگوا کر لگائی اور کہا واللہ مجھے خوشبو کی لگانے کی کچھ

حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ

حاجت نہیں مگر میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے۔

لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ

کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہے اسکو حلال نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ

ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سوگ کرے مگر اپنے خاوند پر اگر مر جائے۔ تو چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْأَرْبَعُونَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيمِ بَيْعِ

باب دو سو اڑتالیسواں شہر کے رہنے والوں کو

الْحَاضِرِ لِلْبَادِي وَتَلَقِّي الرُّكْبَانِ وَالْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَالْخِطْبَةِ

جنگل کے رہنے والے کے لئے کوئی چیز بیچنے اور تلقی رکبان کی تحریم میں اور ایک بھائی کے سودے پر سودا کرنے اور اسکے خطبے پر

عَلَى خِطْبَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ أَوْ يَرُدَّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى

خطبہ کرنے کی تحریم کے بیان میں مگر یہ کہ وہ اجازت دے یا رد کرے۔ انس رضہ سے روایت ہے کہا

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ الْحَاضِرُ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر کے رہنے والے کو باہر کے رہنے والے کیلئے بیچنے سے منع کیا ہے اگرچہ

أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

بھائی ہو اسکا ماں باپ (یعنی حقیقی)، متفق علیہ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا رسول اللہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتَّى يُهْبَطَ بِهَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسباب کو آگے جا کر نہ ملو یہاں تک کہ بازاروں میں

إِلَى الْأَسْوَاقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

اتارا جائے۔ متفق علیہ اور ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قافلے سے جو غلہ وغیرہ لایا ہو آگے جا کر نہ ملو اور شہری جنگلی کے لئے

لِبَادٍ فَقَالَ لَهُ طَاوُسٌ مَا لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا

نہ بیچے طاؤس نے اسکو کہا کہ لا یبیع حاضر لباد کا مطلب کیا ہے اسنے کہا کہ اسکے لئے بیچنے کا واسطہ دلال نہ ہو

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

متفق علیہ اور ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى

نے نہی فرمائی ہے اس سے کہ شہری جنگلی کے لئے بیچے اور بخش نہ کرو اور نہ بیچے آدمی اوپر

بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

بیچنے بھائی اپنے کے اور ایک آدمی دوسرے بھائی کے خطبہ پر خطبہ نہ کرے اور عورت اپنی بہن کی طلاق نہ چاہے

لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تاکہ جو کچھ اسکے برتن میں ہے الٹا لیوے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ

آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے اور مہاجر کے اعرابی کے لئے خریدنے سے اور عورت کی اپنی بہن (یعنی سوت) کی طلاق کی

أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِيَةِ

شرط کرنے سے اور ایک بھائی کے دوسرے بھائی پر سودا کرنے سے منع کیا ہے۔ اور بخش اور تصریہ سے نہی کی ہے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

متفق علیہ اور ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بعضے بعضوں کے بیچنے پر نہ بیچے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے اپنے بھائی کے نکاح کے پیغام پر

إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

مگر یہ کہ وہ اسکو پروانگی دیوے۔ متفق علیہ۔ اور یہ لفظ مسلم کا ہے اور عقبہ بن عامر

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ أَخُو

رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن

الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَبْتَاعَ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلَى

مومن کا بھائی ہے مومن کو حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے اور نہ اپنے بھائی کے خطبہ پر

خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

خطبہ کرے یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے روایت کی یہ مسلم نے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ

باب دوسو انچاسواں ان جگہوں میں

ف تصریہ یہ کہ اونٹنی یا گائے یا بکری کو بغیر دوہے چھوڑ رکھا ایک دن دو دن دودھ نہ نکالا تاکہ خریدار کے روبرو دودھ زیادہ معلوم ہو اور خریدار دودھ زیادہ دیکھ کر فریب میں آ جائے اور نجش یہ کہ ایک شخص کوئی چیز خریدتا ہو دوسرا اس چیز کی مدح کرے یا مول زیادہ لگا دیوے اور خریدنا منظور نہ ہو بلکہ یہ چاہتا ہو کہ خریدار زیادہ دیکھ کر زیادہ رغبت کرے اس سے اس لئے منع فرمایا ہے کہ اس میں فریب پایا جاتا ہے ۱۲ منہ

ف بیع کا لفظ یہاں بیچنے کے معنے میں مستعمل ہے جیسا پہلی حدیث میں اسکی صورت بیان کی گئی ہے اور بعضوں نے بیع کے معنے خریدنے کے کئے ہیں یعنی کوئی اگر کسی چیز کو خریدتا ہو دوسرا اسکا سودا نہ بگاڑے اور خود اسکا خریدار نہ بن جاوے ہاں اگر پہلے خریدار کی اجازت ہے تو درست ہے ۱۲ منہ ف یعنی اسکے چھوڑ دینے کے بعد اگر خطبہ کرے گا تو کچھ مضائقہ نہیں ۱۲

[illegible]

باب ٢٨٤ النهي عن

إِضَاعَةِ الْمَالِ فِيْ غَيْرِ وُجُوْهِهِ الَّتِيْ أَذِنَ الشَّرْعُ فِيْهَا عَنْ أَبِيْ

ضائع کرنے کی نہی کے بیان میں جہاں شریعت نے اذن نہ دیا ہو۔ ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ

ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ

اللّٰهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلٰثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوْهُ

تمہارے واسطے تین کام پسند رکھتا ہے اور تین کام تمہارے واسطے مکروہ جانتا ہے پسند کرتا ہے تمہارے واسطے کہ تم اسکی بندگی کرو۔

وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَأَنْ

اور کسی کو اسکا ساجھی نہ سمجھو اور دوسرے یہ کہ خدا کی رسی کو مضبوط پکڑو ف۱ اور پھوٹ نہ ڈالو ف۲ تیسرے یہ کہ

تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاهُ أَمْرَكُمْ وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ

خیرخواہی کرو اسکی جسکو خدا نے تمپر حاکم کیا ف۳ اور مکروہ رکھتا ہے تمہارے واسطے بیفائدہ باتیں کرنا اور دوسرے بے احتیاج بہت سوال کرنا تیسرے

الْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتَقَدَّمَ شَرْحُهُ وَعَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ أَمْلٰى

بے موقع مال کو ضائع کرنا ف روایت کی یہ مسلم نے اور اسکی شرح پہلے گذر چکی ہے۔ اور روایت ہے وراد مغیرہ کے کاتب سے

عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ إِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک خط میں جو معاویہ رضہ کو لکھا تھا۔ مجھ سے لکھوایا کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

صلے اللہ علیہ وسلم ہر نماز فریضہ کے پیچھے یہ کلام پڑھا کرتے تھے نہیں کوئی لائق عبادت کے مگر اللہ تعالیٰ

وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اکیلا اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ

اے بار خدایا نہیں روکنے والا اس چیز کو کہ دی تو نے اور نہیں دینے والا اس چیز کو کہ روکا تو نے اور نہیں نفع دیتا دولتمند کو عذاب تیرے سے

الْجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَثْرَةِ

دولتمند ہونا۔ اور اسکو لکھوایا کہ رسول اللہ صلعم قیل و قال اور مال کے ضائع کرنے اور بہت

السُّؤَالِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقُوْقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ

سوال کرنے اور ماؤں کے عقوق اور زندہ لڑکیوں کے دبانے اور جو دینا واجب ہے اسکے نہ دینے سے اور جو حق نہ ہو اسکے طلب کرنے سے منع کیا کرتے تھے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَبَقَ شَرْحُهُ

متفق علیہ اور اسکی شرح گذر چکی ہے۔

ف۱ یعنے قرآن اور حدیث ہی پر چلو ۱۲ ف۲ یعنی قرآن و حدیث کے خلاف راہ نہ نکالو ۱۲ ف۳ یعنی اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو ۱۲ ف یا ناحق باتیں پوچھنا ۱۲ ف جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ رنگ آتشبازی میں مال برباد کرنا ۱۲ اللھم اغفرلنا اجمعین

اَلْبَابُ الْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاِشَارَةِ

باب دوسو پچاسواں مسلمان کیطرف ہتھیار اور اُسکے مانند سے

اِلٰى مُسْلِمٍ بِسِلَاحٍ وَّنَحْوِهٖ سَوَآءٌ كَانَ جَادًّا اَوْ مَازِحًا وَّالنَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي

اشارہ کرنے سے نہی کے بیان میں چاہے قصد سے کرے یا ہنسی سے اور تلوار ننگی کرکے ہاتھ میں

السَّيْفِ مَسْلُوْلًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيْرُ

لینے سے نہی کے بیان میں ابو ہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے

اَحَدُكُمْ اِلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ

کوئی اپنے بھائی مسلمان کیطرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ اس واسطے کہ نہیں معلوم کسی کو شاید شیطان اُسکے ہاتھ سے کھینچ لیوے

فَيَقَعَ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے میں۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہا راوی نے کہ ابو القاسم صلعم نے فرمایا

مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَ

جو شخص اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کے ساتھ لوہے کے پس فرشتے لعنت کرتے ہیں اُسکو اگرچہ اسکا بھائی ماں باپ سے یعنے حقیقی)

اُمِّهٖ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِعُ ضُبِطَ بِالْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ مَعَ كَسْرِ الزَّآءِ وَبِالْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ

یہ قول مسلم کا ینزع ضبط کیا گیا ہے۔ ساتھ عین مہملہ کے سمیت کسرہ زا کے اور ساتھ غین نقطہ والے کے

مَعَ فَتْحِهَا وَمَعْنَاهُمَا مُتَقَارِبٌ وَّمَعْنَاهُ بِالْمُهْمَلَةِ يَرْمِيْ وَبِالْمُعْجَمَةِ اَيْضًا يَرْمِيْ وَ

سمیت فتح زا کے اور معنی دونوں کا قریب ہے اور معنے ساتھ بے نقطہ کے پھینکتا ہے اور نقطہ والے کے بھی یہی معنے ہے پھینکتا ہے اور

يُفْسِدُ وَاَصْلُ النَّزْعِ الطَّعْنُ وَالْفَسَادُ وَعَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

بگاڑتا ہے اور اصل معنی نزغ کے طعنہ مارنا ہے اور بگاڑنا ہے۔ اور جابر رض سے روایت ہے کہا۔

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

کہ رسول اللہ صلعم نے تلوار ننگی ہاتھ میں لینے سے منع کیا ہے۔ روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے۔

اَلْبَابُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ

باب دوسو ۲۵۱ اکاون اذان کے بعد

مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ اِلَّا لِعُذْرٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ عَنْ اَبِي

مسجد سے بلا عذر بدون نماز فرض پڑھنے کے نکلکر چلے جانے کی کراہت میں روایت ہے۔ ابو

الشَّعْثَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا مَّعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

الشعثاء رض سے کہ ہم مسجد میں ابو ہریرہ رض کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

ف
اگرچہ ہو بھائی اسکا حقیقی یعنے سگے بھائی کیساتھ ہرچند ظاہر میں احتمال قتل کا نہیں تو بھی اس کیطرف ہتھیار سے اشارہ کرنا حلال نہیں اور جبکہ صرف ہتھیار کے اشارہ کرنے سے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں تو خیال کیا چاہیے کہ ناحق خون کا کتنا بڑا عذاب ہوگا ہتھیار سے دھمکانا مسلمان کو ہرگز درست نہیں کہ شاید زیادہ غصے سے نوبت قتل کی پہونچے ۱۲

في المسجد فأذن المؤذن فقام رجل من المسجد يمشي فأتبعه أبو هريرة

کہ مؤذن نے اذان کہی ایک شخص اذان کے بعد مسجد میں سے اٹھ کر چلا گیا۔ ابو ہریرہ اس کو دیکھتا رہا تاکہ وہ مسجد سے نکل گیا

بصره حتى خرج من المسجد فقال أبو هريرة أما هذا فقد عصى أبا القاسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم

پھر ابو ہریرہ رضہ نے کہا کہ اس شخص نے ابو قاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی روایت کی یہ مسلم نے

الباب الثاني والخمسون بعد المائتين في كراهة رد الريحان لغير عذر

باب دو سو باون خوشبودار گھاس یا پھول وغیرہ عذر کے رد کرنیکی کراہت کے بیان میں۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم من عرض عليه ريحان فلا يرده فإنه خفيف

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خوشبودار گھاس یا پھول دیا جائے تو اسکو رد نہ کرے کہ یہ ہلکی

المحمل طيب الريح رواه مسلم وعن أنس رضي الله عنه أن النبي

شئے ہے اور خوشبودار چیز ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے انس رضہ سے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب رواه البخاري

صلی اللہ علیہ وسلم خوشبودار کو رد نہ کیا کرتے تھے روایت کی یہ بخاری نے

الباب الثالث والخمسون بعد المائتين في كراهة المدح في الوجه لمن خيف عليه مفسدة من إعجاب ونحوه وجوازه لمن أمن ذلك في حقه

باب دو سو ترپن جس شخص پر خود پسندی وغیرہ بد اخلاقی کا خوف ہو اسکے روبرو اسکی مدح کرنے کی کراہت میں اور جس شخص کے حق میں ایسے خوف سے امن ہو اسکی مدح کرنے کے جواز کے بیان میں۔

عن أبي موسى رضي الله عنه قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يثني على رجل ويطريه في المدحة فقال

روایت ہے ابو موسٰی رضہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی ثنا کرتے اور اسکی مدح میں مبالغہ کرتا سنکر فرمایا

أهلكتم أو قطعتم ظهر الرجل متفق عليه الإطراء المبالغة في المدح

کہ تم نے اس آدمی کو ہلاک کر دیا۔ یا اس کی پشت تم نے توڑ دی۔ متفق علیہ اطراء کا معنے مبالغہ کرنا مدح میں ہے

وعن أبي بكرة رضي الله عنه أن رجلا ذكر عند النبي صلى الله

اور روایت ہے ابو بکرہ رضہ سے کہ نبی صلے اللہ

ف: یعنی خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اس کا عوض دینا مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں رد کی جائے ۔ اللهم اغفر لكاتبه ولمن سعى فيه ۔



عليه وسلم فأثنى عليه رجل خيرًا فقال النبي صلى الله عليه وسلم ويحك

علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا ایک شخص نے اسکی تعریف کی (یعنی اسکے روبرو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وائے تجھ کو

قطعت عنق صاحبك يقوله مرارًا إن كان أحدكم مادحًا لا محالة

تو نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی آپنے کئی بار یہ لفظ فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی کو کسیکی مدح ضرور ہی کرنی ہو

فليقل أحسب كذا إن كان يرى أنه كذلك وحسيبه

تو چاہیئے کہ کہے کرنے میں اسکو ایسا ایسا گمان کرتا ہوں اگر اسکو ویسی اسنے تعریف کی ہے ویسا ہی سمجھتا ہے اور حساب کرنیوالا اسکا

الله تعالى ولا يزكي على الله أحدًا متفق عليه وعن همام بن الحارث

اللہ تعالی ہے ف۱ اور اللہ تعالی پر کسی کی تعریف میں حکم نہ کرے ف۲ متفق علیہ ف۳ اور روایت ہے ہمام بن حارث سے کہ نقل کی اسنے

عن المقداد رضي الله عنه أن رجلًا جعل يمدح عثمان رضي الله عنه

مقداد سے کہ ایک آدمی نے عثمان رض کی مدح شروع کی

فعمد المقداد فجثا على ركبتيه فجعل يحثو في وجهه الحصباء

مقداد گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اور اسکے منہ پر کنکر مارنے شروع کر دیئے

فقال له عثمان ما شأنك فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم

عثمان رض نے مقداد کو کہا تجھے کیا ہوا تو کیا کرتا ہے ف۴ مقداد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال إذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب رواه مسلم فهذه

نے فرمایا ہے کہ جب تم مدح کرنیوالوں کو دیکھو تو انکے منہ میں مٹی ڈالو۔ روایت کی یہ مسلم نے ف۵ یہ حدیثیں نہی

الأحاديث في النهي وجاء في الإباحة أحاديث كثيرة صحيحة قال العلماء

کے بیان میں ہیں جو مذکور ہوئیں اور مدح کی اباحت و جواز میں بھی بہت حدیثیں صحیح آئی ہیں علماء نے کہا ہے۔

وطريق الجمع بين الأحاديث أن يقال إن كان الممدوح عنده كمال

کہ ان حدیثوں میں جمع کا طریق یہ ہے کہ کہا جائے کہ ممدوح اگر ایمان و یقین کامل

إيمان ويقين ورياضة نفس ومعرفة تامة بحيث لا يفتتن ولا يغتر

والا اور نفس کی ریاضت اور معرفت کامل والا ایسا ہے کہ مدح کرنے سے مفتون و مغرور

بذلك ولا تلعب به نفسه فليس بحرام ولا مكروه وإن خيف عليه

نہیں ہوتا اور نہ اسکا نفس اس سے بازی کرتا ہو۔ تو اسکی مدح نہ حرام ہے نہ مکروہ اور اگر ممدوح پر

شيء من هذه الأمور كره مدحه في وجهه كراهة شديدة وعلى

امور مذکورہ میں سے کسی امر کا خوف ہو تو اسکے روبرو اسکی مدح کرنی سخت مکروہ ہے اور

کرنی تعریف میں مدح پر ہے ایک تو یہ کہ ... اسکے منہ پر اسکی تعریف کرے یہ قسم وہ ہے جس سے آپنے منع کیا ہے دوسرے یہ کہ اسکی تعریف غائبانہ کرے مگر دل میں خیال ہو کہ اسکی تعریف کرنیکی خبر اسکو پہنچ جائیگی یہ بھی نہی منہ میں داخل ہے تیسرے یہ کہ کسی کی مدح و ثنا غائبانہ کرے اور اسکی تعریف کی اسکو خبر پہنچنے کا کچھ خیال دل میں نہ ہو اور تعریف بھی اس صفت سے کرے جو اسمیں پائی جاتی ہو یعنی سچی مدح کرے اسکا کچھ مضائقہ نہیں ... یعنی کیوں مارتا ہے ۱۲ ف۵ خطابی نے کہا مداحین وہ لوگ ہیں جو حق باطل میں اور مستحق اور غیر مستحق میں کچھ تمیز نہ کریں اور مداحی کو اپنا پیشہ ٹہرا دیں اور ممدوح سے کچھ نفع کے امیدوار ہوں ان کا یہی حکم ہے جو آپنے فرمایا اور اگر کسی امر محمود اور اچھے کام پر کسی کی مدح اسلیئے کرے کہ اسکو دوسرے اچھے کاموں کی رغبت ہو اور سننے والوں کو اسکے اقتدا کی ترغیب ہو تو یہ مداح برا نہیں ۱۲ مظ ملخصًا۔ ع۔

هٰذَا التَّفْصِيْلُ تُنَزَّلُ الْاَحَادِيْثُ الْمُخْتَلِفَةُ فِيْ ذٰلِكَ وَمِمَّا جَاءَ فِي الْاِبَاحَةِ
احادیث مختلفہ جو منع کی ہیں اور جواز میں آئی ہیں اس تفصیل پر حمل کرنی چاہیئے۔ اور منجملہ ان احادیثوں کے

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْجُوْ اَنْ لَا تَكُوْنَ مِنْهُمْ
جو اباحت میں آئی ہیں یہ آپکا قول ہے کہ اپنے ابوبکر رضہ کو فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تو انہیں سے نہو

اَيْ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْبِلُوْنَ اُزُرَهُمْ خُيَلَاءَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ
یعنی اُن لوگوں میں سے جو اپنے تہبند تکبر سے نیچے کرتے ہیں اور آپنے عمر رضہ کو فرمایا

اللّٰهُ عَنْهُ مَا رَاٰكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ وَالْاَحَادِيْثُ
کہ نہیں دیکھا تجھ کو شیطان نے کسی رستہ میں چلتا مگر حال یہ ہے کہ شیطان وہ رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ کو چلا گیا

فِي الْاِبَاحَةِ كَثِيْرَةٌ وَقَدْ ذَكَرْتُ جُمْلَةً مِنْ اَطْرَافِهَا فِيْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ
اور اباحت میں حدیثیں بہت ہیں جیسے انہیں سے کچھ کتاب الاذکار میں ذکر کی ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ كَرَاهَةِ الْخُرُوْجِ

باب دوسو چون

مِنْ بَلَدٍ وَقَعَ فِيْهِ الْوَبَاءُ فِرَارًا مِنْهُ وَكَرَاهَةِ الْقُدُوْمِ عَلَيْهِ قَالَ
شہر میں وبا پڑی ہو وہاں سے بھاگ کر اسمیں سے نکل جانے کی کراہت اور باہر سے اس شہر میں آکر داخل ہونیکی کراہت کے بیان میں

اللّٰهُ تَعَالٰى اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم جہاں ہوئے موت تم کو آپکڑے گی اگرچہ تم مضبوط برجوں میں ہو

وَقَالَ تَعَالٰى وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اور فرمایا ہے اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت میں اور روایت ہے ابن عباس

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى
رضہ سے کہ عمر بن خطاب رضہ نے شام کی طرف کوچ کیا جب

اِذَا كَانَ بِسَرْغٍ لَقِيَهُ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ
سرغ میں پہنچے ف۱ تو لشکر کے امیر ابو عبیدہ بن جراح اور اُسکے ساتھی عمر رضہ کو آگے سے آملے

فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ
اور اُسکو خبر دی کہ شام کے ملک میں وبا پھیل رہی ہے کہا ابن عباس رضہ نے کہ عمر رضہ نے

اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ
مجھے کہا کہ مہاجرین پہلوں کو بلا لا میں انکو بلا لایا حضرت عمر رضہ نے ان سے مشورہ کیا اور کہا

ف۱ کہ تبوک کے قریب شام کے رستہ میں مدینہ سے تیرہ منزل پر ایک شہر ہے ۱۲ اللہم اغفرلنا اجمعین

الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَّلَا نَرٰى

کہ شام میں وبا پھیل رہی ہے ف ۱ بعضوں نے کہا کہ تو ایک کام کو آیا ہے ہماری رائے نہیں

اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

کہ تو اُسکو چھوڑ کر واپس لوٹ جائے اور بعضوں نے کہا کہ تیرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا

اصحاب کا بقیہ ہے ہم یہ رائے نہیں دیتے کہ تو ان کو اس وباء میں لیجائے عمر رضہ نے ان کو کہا اٹھ جاؤ

عَنِّيْ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ

پھر مجھے کہا کہ انصار کو بلا میں انکو بلا لایا انہوں نے ان سے مشورہ لیا وے بھی مہاجرین کی

الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ

راہ چلے اور اُن کے طرح ہی انہوں نے بھی اختلاف کیا۔ عمر رضہ نے ان کو بھی اُٹھا دیا

ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هٰهُنَا مِنْ مَّشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِّنْ مُّهَاجِرَةِ

اور مجھے کہا کہ فتح کے مہاجروں میں سے بوڑھے بوڑھے قریشیوں کو بلا

الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ

میں ان کو بلا لایا ان میں سے دو آدمیوں نے اختلاف نہ کیا۔ سبنے کہا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ آپ لوگوں کو لے کر واپس

بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ

لوٹ جائے۔ اور انکو اس وباء میں نہ لیجائے۔ عمر رضہ نے منادی کروا دی کہ میں صبح کو

عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اَفِرَارًا مِّنْ قَدَرِ اللّٰهِ

پیچھے کو لوٹنے والا ہوں لوٹ چلو تم بھی صبح کو۔ ابوعبیدہ بن جراح نے کہا کیا تو اللہ تعالی کی تقدیر سے بھاگ کر جاتا ہے۔

فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ

عمر رضہ نے اُسکے جواب میں کہا کہ اے ابوعبیدہ اگر تیرے سوا کوئی اور یہ بات کہتا تو میں اسکا جواب دیتا ف ۲ اور عمر رضہ اسکا خلاف کرنا مکروہ جانتے تھے پھر کہا کہ

قَدَرِ اللّٰهِ اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَّهُ عُدْوَتَانِ

ایک تقدیر سے دوسری تقدیر کیطرف جاتے ہیں تو جانتا نہیں کہ اگر تیرے پاس اونٹ ہوں اور تو ایک میدان میں اترے کہ جسکے

اِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَّالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ

ایکطرف تازی گھاس بہت ہے اور دوسری طرف خشکی و قحط ہے کیا یہ نہیں کہ اگر تو گھاس والی طرف چرائے تو بھی اللہ تعالی کی

رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا

تقدیر سے ہے اور اگر تو دوسری طرف چرائے تو بھی اللہ تعالی کی تقدیر سے ہے۔ کہا راوی نے پھر عبدالرحمن بن عوف رضہ کہ اپنے کسی کام کے لئے

ف ۱ یعنی وہاں جانے میں تمہاری کیا [illegible] سے ہلاکت یا کچھ تعجب نہ تھا

ف ۲ یعنی باوجود علم کے تو یہ بات کہتا ہے ۱۲ اللہم اغفرلنا اجمعین۔

فِي بَعْضِ حَاجَتِهٖ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

فائب تھے آگئے انہوں نے یہ حال سنکر کہا کہ مجھے اسکا علم ہے میں نے رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ

اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب تم کسی زمین میں وبا کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور اگر جہاں تم ہو

بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْصَرَفَ

وہاں وبا پھیل جائے تو اس سے بھاگ کر مت نکلو پس عمر رضہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پیچھے کو پھر گئے۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلْعُدْوَةُ جَانِبُ الْوَادِيْ وَعَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

متفق علیہ عدوہ کسی کے کنارے کو کہتے ہیں اور اسامہ رضہ سے روایت ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ۔

وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور جب اس زمین میں طاعون پھیل جائے جہاں تم ہو تو اس سے مت نکلو۔ متفق علیہ

اَلْبَابُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي التَّغْلِيْظِ فِيْ تَحْرِيْمِ السِّحْرِ

باب دو سو پچپن جادو کی تحریم کی کڑائی کے بیان میں

تَحْرِيْمِ السِّحْرِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا

کے بیان میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور سلیمان کافر نہیں ہوا۔ لیکن شیاطین کافر ہوئے

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ الْاٰيَةَ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

جنہوں نے لوگوں کو سحر کی تعلیم کی اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ نبی صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہوں سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں اصحاب نے کہا یا رسول اللہ وے کون گناہ ہیں

قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ

فرمایا خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اس جان کو مار ڈالنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج

الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنٰتِ

کھانا اور یتیم (یعنی بے باپ لڑکے) کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا۔ اور خاوند والی ایماندار

الْمُؤْمِنٰتِ الْغٰفِلٰتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عورتوں کو جو بدکاری سے واقف نہیں زنا کا عیب لگانا۔ متفق علیہ

ف

جس ملک میں وبا ہو نہ جاوے کیوں اپنے تئیں ہلاکی اور بلا میں ڈالے اور اگر اسی ملک میں وبا اٹھی ہو تو اس میں نہ بھاگے صبر و توکل خدا پر کرے خدا سے بھاگ کر کہاں بچیگا ۱۲ اللّٰھم اغفر لنا اجمعین

اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنِ

باب دوسو چھپن قرآن کو

الْمُسَافَرَةِ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى بِلَادِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وُقُوْعُهُ بِاَيْدِي الْعَدُوِّ

کفار کے شہروں میں لیجانے سے نہی کے بیان میں جب دشمن کے ہاتھ میں اسکے آجانے کا خوف ہو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قرآن ساتھ لیکر دشمن کے ملک میں جانے سے نہی کی ہے متفق علیہ ف۱

اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ

باب دوسو ستاون سونے اور چاندی کے

اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالطَّهَارَةِ وَسَائِرِ وُجُوْهِ

برتنوں کے کھانے اور پینے اور طہارت وغیرہا کاموں میں استعمال کرنے کی تحریم کے

الْاِسْتِعْمَالِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیان میں ام سلمہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتا اور پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ غٹ غٹ

نَارَ جَهَنَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِيْ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ

کرکے ڈالتا ہے۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے وہ جو کھاتا ہے اور پیتا ہے

فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ

بیچ برتنوں چاندی اور سونے کے اور روایت ہے۔ حذیفہ رضہ سے کہاکہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِيْ

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو ریشم اور دیبا کے کپڑے پہننے اور سونے اور

اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ چیزیں دنیا میں انکے لئے ہیں (یعنی کافروں کیلئے) اور آخرت میں تمہارے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

لئے ہیں۔ متفق علیہ۔ اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ حذیفہ رضہ سے مروی ہے

ف۱ قول نہی کی الخ اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں مرقوم ہے کہ سفر کرو قرآن کیساتھ اسلئے کہ تحقیق نہیں امن اس سے کہ بیعزتی کرے اس کی دشمن امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ... مخالفت کی وجہ یہی ہے کہ دشمن اسکی بے ادبی نکرین اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے ۱۲ غزنوی رح

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ

کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ تم ریشم

وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا

اور دیبا نہ پہنا کرو ف۱ اور سونے چاندی کے برتن میں نہ پیا کرو اور ان کے پیالوں میں نہ کھایا کرو

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اور روایت ہے انس بن سیرین رضہ سے کہا کہ میں انس بن مالک رضہ کے ساتھ

عِنْدَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَجُوْسِ فَجِيْءَ بِفَالُوْذَجٍ عَلٰى اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَلَمْ يَاْكُلْهُ

مجوسیوں کی جماعت میں بیٹھا تھا کہ چاندی کے برتن میں فالودہ لایا گیا انس نے نہ کھایا

فَقِيْلَ لَهٗ حَوِّلْهُ فَحَوَّلَهٗ عَلٰى اِنَاءٍ مِّنْ خَلَنْجٍ وَّجِيْءَ بِهٖ فَاَكَلَهٗ رَوَاهُ

اسکو کہا گیا کہ تو اسکو بدل لے ف۲ پس خلنج کے برتن میں اسکو الٹ لیا گیا آپ کے پاس حاضر کیا گیا پھر آپ نے کھا لیا۔ روایت کی یہ

الْبَيْهَقِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَلْخَلَنْجُ الْجَفْنَةُ

بیہقی نے اسناد حسن سے خلنج کے معنے ناریل کی پیالہ

اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ لُبْسِ

باب دوسو اٹھاون مرد کو زعفران سے

الرَّجُلِ ثَوْبًا مُّزَعْفَرًا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ

رنگا ہوا کپڑا پہننے کی تحریم کے بیان میں روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ کر لینے سے منع فرمائی ہے متفق علیہ۔ اور روایت ہے

ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمرو بن العاص رضہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا فَقُلْتُ اَغْسِلُهُمَا

مجھ پر دو کپڑے کسم کے رنگے ہوئے دیکھکر فرمایا تیری ماں نے تجھے اسکے پہننے کا حکم دیا ہے میں نے کہا کہ میں انکو دھو ڈالوں

قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ مِنْ ثِيَابِ

آپنے فرمایا بلکہ تو ان کو جلا دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ یہ دونوں کپڑے کافروں کے کپڑوں میں سے ہیں۔

الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تو انکو مت پہنا کر روایت کی یہ مسلم نے

ف۱ دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہیں ۱۲ ت

ف۲ یعنے دوسرے برتن میں ڈال لے

اللھم اغفرلنا اجمعین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي النَّهْيِ عَنْ صَمْتِ

باب دو سو انسٹھواں — دن میں رات تک — چپ رہنے سے

يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

نہی کے بیان میں — روایت ہے علی رضہ سے — کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَّلَا صُمَاتَ يَوْمٍ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ

یاد رکھا ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا) احتلام کے بعد یتیم نہیں — اور دن میں رات تک چپ رہنا ف۱ — نہیں — روایت کی یہ

اَبُوْدَاوُدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ الْخَطَّابِيُّ فِي تَفْسِيْرِ الْحَدِيْثِ كَانَ مِنْ

ابوداؤد نے — اسناد حسن سے — خطابی رح نے اس حدیث کی تفسیر میں کہا ہے — کہ چپ رہنا ف۲

نُسُكِ الْجَاهِلِيَّةِ الصُّمَاتُ فَنُهُوْا فِي الْاِسْلَامِ عَنْ ذٰلِكَ وَاُمِرُوْا

جاہلیت کی عبادت میں سے تھا — اسلام میں اس سے منع کیے گئے — اور اللہ تعالی کا ذکر

بِالذِّكْرِ وَالْحَدِيْثِ بِالْخَيْرِ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْ

اور نیک بات کرنے کا حکم کیا گیا — اور روایت ہے — قیس بن ابی — حازم سے کہا کہ — ابو

بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنْ اَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ

بکر صدیق رضہ — ایک عورت زینب نام پر — کہ قبیلہ احمس میں سے تھی — آئے

فَرَاٰهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ مَا لَهَا لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالُوْا حَجَّتْ مُصْمِتَةً فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِيْ

اور اسکو دیکھا کہ کلام نہیں کرتی۔ ابو بکر رضہ نے فرمایا اسکو کیا ہوا ہے کہ کلام نہیں کرتی لوگوں نے کہا کہ اسنے خاموشی کی حالت میں حج کیا ہے ابو بکر نے

فَاِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

کہ یہ کام جاہلیت کے کاموں میں سے ہے پس وہ کلام کرنے لگ گئی۔ — روایت کی یہ — بخاری نے

اَلْبَابُ السِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ تَحْرِيْمِ انْتِسَابِ الْاِنْسَانِ اِلٰى

باب — دوسو ساٹھواں — آدمی کو اپنے — باپ کے — غیر کیطرف

غَيْرِ اَبِيْهِ وَتَوَلِّيْهِ غَيْرَ مَوَالِيْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ

منتسب ہونے یا طرف غیر مالکوں اپنے کے تحریم کے بیان میں — سعد بن ابی وقاص رضہ سے — روایت ہے

عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو — چھوڑ کر کسی اور سے ناتا رشتہ لگادے — اور

هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

وہ جانتا ہے کہ وہ اسکا باپ نہیں — تو اسپر بہشت حرام ہے — متفق علیہ ف۳ — اور ابو ہریرہ

ف۱ یعنی چپ کا روزہ رکھنا ۱۲
ف۲ یعنی کلام نہ کرنا حلال نہیں ۱۲
ف۳ یعنی جو جان بوجھکر اپنا باپ چھوڑ کے دوسرے کو باپ بتلاوے وہ ... بہشت سے بے نصیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض شیخ پاجنل آپکو سید بتلاتے ہیں برا کرتے ہیں کہ بہشت چھوڑ کر دوزخ کی تیاری کرتے ہیں ۱۲

ت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ اٰبَاءِكُمْ
رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے باپ دادا سے موہنہ نہ پھیرو

فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ يَّزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ
کہ جو شخص اپنے باپ سے موہنہ پھیرے تو وہ کافر ہوا۔ متفق علیہ اور روایت ہے یزید بن شریک

ابْنِ طَارِقٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ
ابن طارق سے کہا کہ دیکھے علی رضہ کو منبر پر خطبہ پڑھتے دیکھا۔ اور بیٹے سنا

يَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَّقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ
کہ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں کہ ہم اسکو پڑھتے ہوں مگر کتاب اللہ (یعنی قرآن) اور جو کچھ اس

الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ
صحیفے میں ہے وہ۔ پہر آپنے اس صحیفے کو دستہ پھیلا دیا (یعنی کھولا) تیں اسمیں دیت کے اونٹوں کی عمر کے بیان اور کچھ زخموں کی دیت کے مسائل تھے

وَفِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ
اور اسمیں تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر

اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ
اور ثور کے درمیان جو زمین ہے وہ حرم ہے۔ جو شخص مدینہ میں بدعت نکالے یا بدعتی کو اس میں جگہ دے اُس پر اللہ تعالیٰ کی اور

الْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا
فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اُس سے توبہ قبول کرے گا۔ اور نہ

عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ
فدیہ اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے۔ جو حاصل کر سکتا ہے اُسکی ادنیٰ انمیں سے پس جو شخص مسلمان کے عہد کو توڑے اُسپر

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ نہ اُسکی توبہ قبول کرے گا۔

صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ
اور نہ فدیہ اور جو شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے نسب کا دعویٰ کرے یا نسبت کرے اپنے کو طرف غیر مالکوں اپنے کے پس اُسپر

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب آدمیوں کی لعنت ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اوسکی توبہ قبول کرے گا۔

صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ اَيْ عَهْدُهُمْ وَاَمَانُهُمْ وَ
اور نہ فدیہ۔ متفق علیہ۔ ذمۃ المسلمین یعنے عہد ان کا اور امانت ان کی اور

صحیفے میں ہے قرآن میں نہیں۔ حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صہ سے سوائے قرآن اور اس صحیفے یعنے ورق کاغذ کے سوا کچھ نہیں لکھا اور آپنے کہو لکر دکھلا دیا۔ اسمیں دیات وغیرہ کے کچھ احکام لکھے ہوئے تھے اور حضرت رضہ کی تلوار کے غلاف میں رکھا رہتا تھا اسمیں یہ مسائل جو اس حدیث میں بیان ہوئے ہیں لکھے ہوئے تھے عیر اور ثور دو پہاڑ ہیں مدینہ منورہ کے دونوں طرف صرف کے معنے فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت کے ہیں اور عدل کے معنے نفل یا فرض یا فدیہ ہیں۔ اور مسلمانوں کا عہد ایک ہے الخ یعنی مسلمانوں کا عہد و امان ایک ہے اگر انمیں سے ادنیٰ مسلمان مثل عورت اور غلام کے بھی کسی سے عہد کرنے یا امن دیوے تو سب مسلمانوں پر اسکا پورا کرنا لازم ہو جاتا ہے

اَخْفَرَهٗ نَقَضَ عَهْدَهٗ وَالصَّرْفُ التَّوْبَةُ وَقِيْلَ الْحِيْلَةُ وَالْعَدْلُ الْفِدَاءُ

اخفرہ کا معنے توڑ دیا عہد اسکا اور صرف کا معنے توبہ ہے اور کہا گیا حیلہ اور عدل کا معنے فدیہ دینا

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

اور ابوذر رضسے روایت ہے اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا

سَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰی لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ وَمَنْ

کہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص نہیں کہ اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بنائے جان بوجھکر مگر وہ کہ کافر ہوگیا ف۱ اور جو شخص

ادَّعٰی مَا لَيْسَ لَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعٰی رَجُلًا

ایک چیز کی ملکیت کا دعوے کرے حالانکہ وہ چیز اسکی نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں اور چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھیرالے اور جو کسی کو

بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کفر کا عیب لگائے یا اسکو اللہ تعالی کا دشمن کہے اور حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو کہنے والے پر پلٹ پڑے گا متفق علیہ ف۲

وَهٰذَا لَفْظُ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ

اور یہ لفظ مسلم کی روایت کے ہیں

اَلْبَابُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِی التَّحْذِيْرِ

باب دو سو اکسٹھ اللہ تعالی

مِنِ ارْتِكَابِ مَا نَهَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلْيَحْذَرِ

اور رسول م کی منع کی ہوئی چیزوں سے تحذیر کے بیان میں فرمایا اللہ تعالی نے سو ڈرتے رہیں

الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (النور ۶۳)

جو لوگ خلاف کرتے ہیں اسکے حکم کا کہ پڑے انپر کچھ خرابی یا پہونچے ان کو دکھ کی مار

وَقَالَ تَعَالٰی وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَقَالَ تَعَالٰی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ (آل عمران ۲۸)

اور فرمایا اور اللہ تعالی تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور فرمایا بیشک تیرے رب کی پکڑ

لَشَدِيْدٌ وَقَالَ تَعَالٰی وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ (هود ۱۰۲)

سخت ہے۔ اور فرمایا اور ایسی ہے پکڑ تیرے رب کی جب پکڑتا ہے بستیوں کو اور وہ

ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

ظلم کرتے ہیں بیشک اسکی پکڑ دکھ دینے والی ہے زور کی اور ابوہریرہ رضسے روایت ہے

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِیَ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی غیرت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالی کی غیرت یہ ہے کہ آدمی

ف۱
یعنی اسکو جانکر تو کافر ہوا اور نعمت کی ناشکری کی ۱۲

ف۲
اس سے معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرے اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمانوں کو کافر یا بے ایمان کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جس میں کفر کا خوف ہے، اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسیکو کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے اوپر نہ پلٹ پڑے ۱۲

ت

المرء ما حرم الله عليه متفق عليه

اس کام کو کرے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے متفق علیہ

الباب الثاني والستون بعد المائتين ما يقوله ويفعله

باب دوسو باسٹھ جو شخص منہیات کا

من ارتكب منهيا عنه وقال الله تعالى وإما ينزغنك من الشيطان

مرتکب ہو وہ کیا کہے اور کیا کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب کبھی ابھارے تجھ کو شیطان کی

نزغ فاستعذ بالله وقال تعالى إن الذين اتقوا إذا مسهم طائف

چھیڑ تو پناہ پکڑ و اللہ تعالیٰ کی۔ اور فرمایا اور جو لوگ ڈر رکھتے ہیں جہاں پڑ گیا اُن پر

من الشيطان تذكروا فإذا هم مبصرون وقال تعالى والذين

شیطان کا گذر چونک گئے پھر تبھی ان کو سوجھ آگئی اور فرمایا اور وہ لوگ

إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم

کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ تعالیٰ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی

ومن يغفر الذنوب إلا الله ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون

اور کون ہے گناہ بخشنے سوا اللہ تعالیٰ کے اور اڑتے نہ رہیں اپنے کیے پر جانتے ہوتے

أولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنات تجري من تحتها الأنهار

ان کی جزا ہے بخشش انکے رب کی اور باغ جنکے نیچے بہتی نہریں ہیں

خالدين فيها ونعم أجر العاملين وقال تعالى وتوبوا إلى الله جميعا

رہ پڑیں انہیں اور خوب مزدوری ہے کام کرنیوالوں کی اور فرمایا اسے ایمان والو اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع کرو

أيها المؤمنون لعلكم تفلحون وقال تعالى توبوا إلى الله توبة نصوحا

تاکہ تم نجات حاصل کرو اور فرمایا توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کی توبہ

وعن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من

اور ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھول کر

حلف فقال في حلفه باللات والعزى فليقل لا إله إلا الله ومن قال

لات اور عزیٰ کی قسم کھائے تو چاہیئے کہ اُسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جسنے اپنے ساتھی کو کہا

لصاحبه تعال أقامرك فليتصدق متفق عليه

آؤ میں تجھسے قمار بازی کروں اسکو چاہیئے کچھ صدقہ دیوے متفق علیہ ف

ف لات اور عزیٰ عرب میں دو بت تھے لوگ اکثر ان کی قسم کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو بموجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر بتوں کی قسم کھا جاتے حضرتؐ نے اسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کریں تو کفر کا شبہ دور ہو جائے ۱۲ ف

الباب الثالث والستون بعد المائتين في المنثورات و

باب دو سو تریسٹھ متفرقات اور نمکین مضامین

الملح عن النواس بن سمعان رضي الله عنه قال ذكر رسول الله صلى

کے بیان میں روایت ہے نواس بن سمعان رضی سے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم الدجال ذات غداة فخفض فيه ورفع حتى ظنناه في

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر کیا آپ نے آواز پست اور بلند کی یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ

طائفة النخل فلما رحنا إليه عرف ذلك فينا فقال ما شأنكم قلنا يا

کھجور دانوں میں ہے ہم جب پھر آپ کے پاس گئے تو آپ ہمارا حال دیکھ کر پہچان گئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ ہم نے عرض کی یا

رسول الله ذكرت الدجال الغداة فخفضت فيه ورفعت حتى ظنناه

رسول اللہ کل آپ نے آواز پست اور بلند سے دجال کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ

في طائفة النخل فقال غير الدجال أخوفني عليكم إن يخرج وأنا فيكم

کھجور دانوں کے طائفہ میں ہے آپ نے فرمایا تمہارے پر دجال کے سوا کا خوف مجھے زیادہ ہے [1] اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا۔

فأنا حجيجه دونكم وإن يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله

تو تم سے پہلے میں اسکو الزام دونگا اور تمکو اسکے شر سے بچاؤں گا اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر ایک مسلمان اپنی طرف سے اسکو الزام دیگا

خليفتي على كل مسلم إنه شاب قطط عينه طافية كأني أشبهه بعبد

ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہے البتہ دجال جوان گھنگرالے بالوں والا ہے اسکی آنکھ نیبٹ ہو گویا میں اسکی مشابہت دیتا ہوں عبد

العزى بن قطن فمن أدركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف إنه

العزی بن قطن کے ساتھ [2] جو شخص تم میں سے اسکو پائے تو چاہیئے کہ سورہ کہف کی آیتیں اسپر پڑھے مقرر وہ

خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله

نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں اے خدا کے بندو

فاثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في الأرض قال أربعون يوما يوم

ایمان پر ثابت رہیو۔ اصحاب بولے یا رسول اللہ اور کسی قدر اسکو زمین میں درنگی اور اقامت ہوگی۔ حضرت صلے نے فرمایا چالیس دن ایک دن

كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر أيامه كأيامكم قلنا يا رسول الله

ایکدن تو سال کے برابر اور دوسرا دن جیسے مہینا اور تیسرا دن جیسے ہفتہ اور باقی دن جیسے تمہارے دن ہیں۔ اصحاب بولے یا رسول اللہ

فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم قال لا اقدروا

سو وہ دن جو سال کے برابر ہو گا کیا ہم کو ایک دن کی نماز کفایت کرے گی حضرت صلے نے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا۔

[1] یعنی دجال کے سوائے مجھ کو تمہارے حق میں اور فسادوں کا زیادہ خوف ہے

[2] عبد العزی ایک کافر تھا واللہ اعلم

لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ

اندازہ کرلینا ف۱ ہم اصحاب بولے یا رسول اللہ اسکی شتابی سو جو زمین میں کیونکر ہوگی آپنے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچھے سے

الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ

اڑاتی ہے سو وہ ایک قوم کے پاس آویگا انکو کفر کیطرف بلادیگا سو وے اسپر ایمان لاوینگے اور اسکی بات مانینگے تو آسمان کو حکم کریگا

السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا

وہ پانی برسادیگا اور زمین کو حکم کریگا وہ گھاس اور اناج جمادے گی تو شام کو انکے مواشی آویگے بہ نسبت سابق کے دراز

كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ

کوہان ہوکر اور کشادہ تھن ہوکر اور کوکھین خوب تنکر ف۲ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آدیگا تو انکو کفر کی طرف بلادے گا

فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ

تو وے اسکے قول کو رد کرینگے ف۳ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا۔ تو انپر قحط اور خشکی پڑے گی اور انکے ہاتھین سے

شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ

ان کے ہاتھوں میں کچھ نہ رہیگا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا اور اس سے کہیگا کہ اے زمین تو اپنے خزانے نکال تو وہان کے مال

كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ

اور خزانے ظاہر ہوکر اسکے پاس جمع ہو جاوینگے جیسے شہد کی مکھیاں بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتی ہیں پھر دجال ایک جوان کو بلاوے گا اور اسکو تلوار سے مار

فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ

اور اسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کردیگا جیسا کہ نشانہ دو ٹکڑے ہو جاتا ہے پھر اسکو زندہ کرکے بلادیگا وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا

يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ

اور ہنستا ہوا دجال اسی حال میں ہوگا کہ ناگاہ خدا تعالی عیسے بن مریم کو بھیجیگا عیسے سفید

الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى

مینار پاس شہر دمشق کی مشرق کی طرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونو ہاتھ

أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ

دو فرشتوں کے پرون پر رکھے ہوئے اترینگے جب عیسیٰ اپنا سر جھکا وینگے تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اٹھا وینگے تو موتی سی بوند

فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي إِلَى حَيْثُ يَنْتَهِي

سو جس کافر پاس عیسے ع اترینگے اور اسکو دم کی بھاپ لگیگی وہ مرجاویگا۔ اور ان کا دم پہونچیگا جہانتک ان کی نظر

طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پہونچیگی پھر عیسے دجال کی تلاش کرینگے یہانتک کہ اسکو باب لُد پاس پاوینگے ف۴ سو اسکو قتل کرینگے۔ پھر جن لوگونکو خدانے دجال سے بچایا تھا

ف۱ یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اندازہ کرکے پڑھنا ہو ۱۲

باب ۳۴۸ المنثورات والملح

ف۲ بیٹھے ہوئے تازے ہو جاوینگے ۱۲ ف۳ یعنی اُس کی بات نہ مانینگے ۱۲ ف۴ لُد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

وَسَلَّمَ قَوْمًا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ

وہ عیسے ابن مریم پاس آوینگے عیسے ع شفقت سے اُنکے چہروں کو سہلادینگے اور باتیں اُن سے کہینگے بہشت کے درجات کی

فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى إِلٰى عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ

خبر دینگے اسی حال میں ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسے ع کو حکم کرے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ

کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسیکو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ف

فَحَرِّزْ عِبَادِيْ إِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ

سو پناہ میں لیجا میرے مسلمان بندوں کو طور کیطرف اور خدا یاجوج ماجوج کو نکالیگا اور وے ہر ایک

حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا

بلندی سے نکل پڑینگے تو اگلے ان کے لوگ طبرستان کے دریا پر گذرینگے اور جتنا پانی اس میں ہوگا پی جاوینگے

وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَّاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى

اور جب ان کے پچھلے لوگ وہاں آوینگے تو کہیں گے۔ کبھی اس دریا میں بھی پانی تھا اور خدا کا پیغمبر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا

عیسے ع اور اُسکے یار گھیرے رہینگے یہانتک کہ اُنکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا ف

مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِّأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک پھر خدا تعالی کا رسول عیسے ع اور اُسکے یار

وَأَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ

دعا کرینگے خدا تعالی یاجوج ماجوج پر عذاب بھیجیگا ان کی گردنوں میں کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے ایک جان کا سا

نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ

مرجانا پھر خدا کا رسول عیسے ع اور اُنکے یار زمین پر اتر آوینگے

إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهٗ زَهَمُهُمْ

تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان کی سڑاند اور گندگی سے خالی نہ پاوینگے ف

وَنَتْنُهُمْ فَيَدْعُوْ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ إِلَى اللّٰهِ

پھر خدا کے رسول عیسے ع اور اُسکے یار خدا تعالی سے دعا کرینگے۔

فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ

تو حق تعالی یاجوج ماجوج پر ایسے پرندے بھیجیگا جیسے بڑے اونٹوں کی گردنیں سو وے انکو اٹھا لیجاوینگے اور انکو پھینک دیوینگے جہاں

ف یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی ۱۲ منہ ف یعنی تمام زمین پر اُنکی سڑی لاشیں پڑی ہونگی ۱۲ منہ ف دجال اور یاجوج ماجوج کو خدا تعالی اتنی طاقت دیگا ایمان والوں اور ایمانداروں کو امتحان کریگا اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی فقیر کا خلاف شرع تغیر دیکھے تو اسکا خارق عادت دیکھے تو اسکا اعتقاد ہرگز نہ کرے کہ وہ دجال کا نائب ہے اپنے ایمان اور تقوی پر نظر رکھے شعبدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اسکا نام ہے جو مومن متقی ہو اور جو کافر بیدین فاسق ہے شعبدہ اسکو استدراج کہتے ہیں اور مومن اور مسلم دونوں سے ایک ہی مراد ہے جو مومن ہے وہ مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے وہ مومن ہے ایک ہی شخص کو تصدیق قلبی کے اعتبار سے مومن کہا جاتا ہے اور انقیاد ظاہری کے اعتبار سے مسلم کہتے ہیں اور یہاں مقصود تاکید نعم ہے تاکوئی انسے باہر نہ ہے ۱۲ ف ومنہ

اللہ ثم يرسل اللہ عز وجل مطرا لا يكن منه بيت مدر ولا وبر فيغسل

خدا کو منظور ہوگا پھر خدا تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور اون کا اس پانی سے باقی نہ رہیگا۔ سو خدا تعالیٰ زمین کو

الارض حتى يتركها كالزلقة ثم يقال للارض انبتي ثمرتك وردي

دھو ڈالیگا یہاں تک کہ زمین کو آئینہ کی مانند صاف کر دے گا۔ پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جھاڑ اور اپنی برکت کو

بركتك فيومئذ تاكل العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك

پھیر دے تو اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھا دیگا اور اسکے چھلکے کو چھتگر سا بنا کر اسکے سائے میں بیٹھینگے اور دودھ میں

في الرسل حتى ان اللقحة من الابل لتكفي الفئام من الناس واللقحة

برکت ہوگی یہاں تک کہ دودھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور

من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ

دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دودھار بکری ایک

من الناس فبينما هم كذلك اذ بعث اللہ ريحا طيبة فتاخذهم

چھوٹی لوگوں کو کفایت کرے گی سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیگا کہ ان کے

تحت اباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس

بغلوں کے نیچے لگیگی اور اثر کر جائے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کر لے گی۔ اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے

يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة رواه مسلم قوله خلة

آپس میں بھڑینگے گدھوں کی طرح سو انپر قیامت آوے گی۔ روایت کی یہ مسلم نے قولہ خلۃ

بين الشام والعراق اي طريقا بينهما وقوله عاث بالعين المهملة

بین الشام والعراق یعنے رستہ ان دونوں کے درمیان اور قول اسکا عاث ساتھ عین مہملہ کے

والثاء المثلثة والعيث اشد الفساد والذرى الاسنمة واليعاسيب ذكور

اور ثاء مثلثہ کے اور عیث کا معنے سخت فساد اور ذری کا معنے کوہان اور یعاسیب کا معنے نر

النحل وجزلتين اي قطعتين والغرض الهدف الذي يرمى اليه

مکھیوں کا اور جزلتین کا معنے یعنے دو ٹکڑے اور غرض کا معنے نشان وہ جو مارا جاوے اسکو

بالنشاب اي يرميه رمية كرمية النشابة الى الهدف والمهرودة يا

ساتھ تیر کے یعنے پھینکیگا اسکو مانند پھینکنے تیراندازوں کے نشان کی طرف اور مہرودہ

لدال المهملة والمعجمة وهي الثوب المصبوغ قوله لا يدان اي لا طاقة

ساتھ دال مہملہ اور معجمہ کے اور وہ رنگا ہوا کپڑا ہے قول اسکا لا یدان یعنے نہیں طاقت

وا لبعضوں نے کہا ہے کہ گدھوں کی طرح بھڑیا اور بے لحاظ ہو کر عورت مرد آپس میں جماع کرینگے ۱۲ منہ

النہم المنفرد کالتیہ وذہن یمعنی فیہ

والنَّغَفُ دُودٌ وفَرْسَى جمع فَرِيسٍ هو القتيلُ والزَّلَقَةُ بفتحِ الزاءِ و
اور نغف کیڑے ہیں اور فرسے جمع ہے فریس کی اور وہ مارا گیا ہے زلقہ ساتھ فتح زاء اور

اللامِ وبالقافِ ورُوِيَ الزُّلْفَةُ بضمِّ الزاي وإسكانِ اللامِ وبالفاءِ
لام اور قاف کے اور بعض نے روایت کیا زلفہ ساتھ ضمہ زاء اور سکون لام کے اور ساتھ فاء کے

وهي المِرْآةُ والعِصَابَةُ الجماعةُ والرِّسْلُ بكسرِ الراءِ اللبنُ واللِّقْحَةُ اللَّبُونُ
اور وہ شیشہ ہے۔ اور عصابہ جماعت ہے اور رسل ساتھ کسرہ راء کے دودھ ہے اور لقحہ دودھ والی

والفِئَامُ بكسرِ الفاءِ وبعدها همزةٌ الجماعةُ والفَخِذُ من الناسِ دونَ القبيلةِ
اور فئام ساتھ کسرہ فاء کے اور اسکے ہمزہ ہے جماعت کو کہتے ہیں۔ اور فخذ لوگوں میں سے قبیلے سے کم ہوتا ہے۔

وعن رِبْعِيِّ بنِ حِرَاشٍ قال انطلقتُ مع أبي مسعودٍ الأنصاريِّ إلى
اور روایت ہے ربعی بن حراش سے کہ میں ابو مسعود انصاری کے ساتھ

حُذَيْفَةَ بنِ اليمانِ رضي الله عنهم فقال له أبو مسعودٍ حَدِّثْنِي ما
حذیفہ بن یمان رضہ کے پاس گیا ابو مسعود نے اسکو کہا کہ جو کچھ تو نے

سمعتَ من رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم في الدجالِ قال إنَّ الدجالَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے دجال کا سنا ہے میرے پاس بیان کر اس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دجال

يخرجُ وإنَّ معه ماءً ونارًا فأمَّا الذي يراه الناسُ ماءً فنارٌ تُحْرِقُ وأمَّا
نکلیگا اور اسکے ساتھ پانی اور آگ ہونگے لیکن جسکو لوگ پانی دیکھینگے حقیقت میں وہ آگ ہوگی کہ جلا دے گی اور جسکو

الذي يراه الناسُ نارًا فماءٌ باردٌ عذبٌ فمن أدركه منكم فليقعْ في
لوگ آگ تصور کرینگے وہ پانی ہوگا ٹھنڈا اور شیریں پس جو شخص تم میں سے اسکو (یعنی دجال کو) پالے تو چاہیئے کہ پڑے

الذي يراه نارًا فإنه ماءٌ عذبٌ طيبٌ فقال أبو مسعودٍ وأنا قد
اس چیز میں جسکو آگ تصور کرے کہ وہ پانی شیریں طیب ہوگا یعنی حقیقت میں) ابو مسعود نے کہا کہ بیشک میں نے بھی یہ بات آپ سے

سمعتُه متفقٌ عليه وعن عبدِ اللهِ بنِ عمرِو بنِ العاصِ رضي الله
سنی تھی متفق علیہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضہ سے روایت ہے

عنهما قال قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يخرجُ الدجالُ في أمتي
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں دجال نکلیگا (یعنے ظاہر ہوگا)

فيمكثُ أربعين لا أدري أربعين يومًا أو أربعين شهرًا أو أربعين
اور چالیس ٹھیرے گا۔ کہا راوی عبد اللہ بن عمرو نے کہ میں نہیں جانتا کہ آنحضرت کی مراد چالیس سے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس

ف۱ دیکھے اسکو آگ یعنے پس اختیار کرے تکذیب اسکی اور پرواہ کرے ذات اسکے کے اس چیز میں کہ دیکھے اسکو آگ ۱۲ اللہم اغفرلنا اجمعین ۱۲ ۱۲

عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ

برس میں پھر اللہ تعالی عیسے بن مریم کو بھیجیگا عیسے اسکو یعنے دجال کو تلاش کرکے قتل کریگے پس

يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ

عیسیٰ لوگوں میں سات برس ٹھہرینگے اس حال میں کہ دو آدمی میں کسی طرح کی عداوت و مخالفت نہوگی پھر اللہ تعالی

عَزَّ وَجَلَّ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ

شام کیطرف سے ایک ٹھنڈی ہوا چلائے گا۔ اُس ہوا کی تاثیر سے زمین پر ایسا کوئی نہ رہیگا

فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ

جسکے دل میں ایک ذرہ نیکی یا ایمان ہوگا یہانتک کہ اگر تم میں سے کوئی

دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي

پہاڑ کے اندر گیا ہوگا تو وہاں بھی پہونچکر اُس کی روح کو قبض کرے گی۔ تا کہ شریر و بدترین لوگ

خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا

پرندونکے سے اور تیزی والے اور درندوں کی سمجھ والے باقی رہ جاو ینگے ف؎ نیکی کو نیکی سمجھینگے اور نہ گناہ اور برائی پر انکار کرینگے

فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَاذَا تَأْمُرُنَا

پس اُسوقت شیطان صورت پکڑ کر انکے پاس آویگا اور کہیگا کیا تم میرا کہا نہیں مانتے وہ لوگ کہینگے تو ہم کو کیا امر کرتا ہے

فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ

پس انکو بت پوجنے کا حکم کرے گا۔ اور اُسوقت اُنپر رزق کی کشایش اور ان کی گذران بہت ہی خوب ہوگی۔

ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا وَأَوَّلُ

پھر صور میں پھونکا جائے گا جو شخص اُسکی آواز سنیگا اپنی گردن کے ایک طرف کو جھکا دیگا اور دوسری طرف اونچی کریگا ف؎ اور اُسکی

مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ

آواز سب سے پہلے ایسا شخص سنیگا جو اپنے اونٹ کو پانی پلانیکے لئے حوض کو لیپتا اور درست کر رہا ہوگا پس وہ اسی حال میں مر جاویگا اور سب لوگ

يُرْسِلُ اللّٰهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ فَتَنْبُتُ

اللہ تعالی ایک مینہ شبنم جیسا یعنی ہلکا سا برسائے گا۔ اوس سے لوگوں کے بدن

مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ

اگینگے پھر دوبارہ ف؎ دوسری بار صور پھونکا جائے گا۔ ناگہاں تب لوگ کھڑے دیکھتے ہونگے ف؎ پھر

يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ثُمَّ يُقَالُ

کہا جائیگا اے لوگو اپنے رب کیطرف چلو پھر فرشتوں کو کہا جائیگا کہ ان کو ٹھہرا لو کہ انسے کچھ پوچھا جائیگا ف؎ پھر فرشتوں کو کہا جائے گا۔

فسق وفساد کے
تقاضا شہوت نفسانی
میں ایسے شہوت
میں ایسے سبک اور
تیز رو ہونگے جیسے
پرندے اور ظلم اور
خونریزی اور فساد
میں ایسے ازلی ہونگے
جیسے درندے یعنی
علم وعلم سے خالی
اور ظلم اور فساد اور
بیہودگی اُنپر غالب
ہوگی ۱۲ ف؎ یعنی
فسق وفجور
فساد
کرنے
ہو اسطرح کی تقریب
سے ان کو بہلا کر بت
پرستی کیطرف بلائیگا ۱۲
ف؎ یعنی اُس آواز
کی وحشت سے لوگوں
کے دل پھٹ جائینگے
اور قوت جسمانی زائل
ہو جائے گی اور اسکا
اثر گردن میں پیدا ہوگا
جیسا دہشت میں ہوا
کرتا ہے کہ سر ایکطرف
کو جھک جاتا ہے اس
صورت میں ایکطرف جھکی
اور دوسری طرف اٹھی

أخرج بعث النار فيقال من كم كم فيقال من كل ألف تسعمائة و
کہ وہ دوزخ کی آگ کا لشکر انہیں سے الگ کرو ہیں کہا جائیگا کہ کتنوں میں سے کتنے کہا جائیگا کہ ہزار میں سے نوسو

تسعة وتسعين فذلك يوم يجعل الولدان شيبا وذلك يوم يكشف
ننانوے یہ دن ہے کہ لڑکوں کو بوڑہا کرے گا۔ اور یہ دن ہے کہ کھولی جاوے گی

عن ساق رواه مسلم الليت صفحة العنق ومعناه يضع صفحة عنقه
پنڈلی۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ لیت گردن کا طرف ہے اور معنے اسکے یہ ہے۔ کہ رکھیگا ایک جانب گردن کا

ويرفع صفحته الأخرى وعن أنس رضي الله عنه قال قال رسول
اور اوپر اٹھا دیگا دوسرا اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم ليس من بلد إلا سيطؤه الدجال إلا مكة و
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شہر نہیں جسکو دجال نہ روندے گا سوا مکہ اور

المدينة وليس نقب من أنقابها إلا عليه الملائكة صافين تحرسها
مدینے کے کہ اور مدینے کے دروازوں سے کوئی دروازہ ایسا نہ ہوگا جسپر فرشتے قطار باندہے رکھوالی نہ کرتے ہوں گے۔

فينزل بالسبخة فترجف المدينة ثلث رجفات يخرج الله منها كل
سو دجال مدینہ کے قریب شورہ زار زمین میں اُترے گا پھر مدینہ اپنے سب لوگوں کیساتھ تین دفعہ کانپے گا پس سب کافر اور منافق

كافر ومنافق رواه مسلم وعنه رضي الله عنه أن رسول الله صلى
دجال کی طرف نکل جائینگے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم قال يتبع الدجال من يهود أصبهان سبعون ألفا
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اصبہان کے ستر ہزار یہودی جنپر سیاہ چادریں

عليهم الطيالسة رواه مسلم وعن أم شريك رضي الله عنها أنها
ہونگی دجال کے تابع ہوجائینگے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور ام شریک رضہ سے روایت ہے۔ کہ اُنہوں نے

سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لينفرن الناس من الدجال حتى
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ دجال سے لوگ بھاگیں گے یہاں تک

في الجبال رواه مسلم وعن عمران بن حصين رضي الله عنهما
کہ پہاڑوں پر بھاگ جائینگے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ہے عمران بن حصین رضہ سے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما بين خلق آدم
کہا کہ سنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ آدم کی پیدائش

۱ یعنی فرشتے کہینگے ۱۲ ف
۲ لشکر کیہدن ہر امت جسکو پوجتی تھی اُسکے ساتھ جاوے مسلمان کہڑے رہجاینگے پروردگار آویگا جس صورت میں پہچانینگے فرماے گا میں تمہارا رب ہوں جسپر ساتھ آؤ کہینگے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرما دیگا کچھ اسکا نشان جانتے ہو کہینگے ہم جانتے ہیں پھر ظاہر ہوگا ان کی پہچان کے موافق اور پنڈلی کہولیگا تو سجدہ میں گر پڑینگے جو سچی نیت سے سجدہ نکرتا تھا اسکی پیٹھ نہ مڑیگی الشاکر لیگا یہ اُن کا اعتقاد توحید آزمانے کو کاصوت پوچھنے سے ایسے ہزاروں میں ۱۲ ابو ادریس عفی عنہ ۳ یعنی سب جگہ اُسکا عمل دخل ہوگا ۱۲ و ۳ لفظ یتبع حدیث میں یا کی فتح اور تا کی جزم اور باکی فتح سے یعنی ہمراہ ہونیکے ہے اور ایک شارح نے اتباع سے تا شدہ معنی متابعت کرنیکے لکھا ہے ۱۲ خلاصہ

صلى الله عليه وسلم إلى قيام الساعة أمر أكبر من الدجال رواه مسلم

اور قیامت کے قائم ہونے کے درمیان دجال سے بہت بڑا امر کوئی نہیں ف۱ روایت کی یہ مسلم نے اور

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نقل کی اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال يخرج الدجال فيتوجه قبله رجل من المؤمنين فيتلقاه

سے کہ فرمایا آپنے کہ دجال نکلیگا پس ایک مرد مومن اسکی طرف متوجہ ہوگا۔ اور [illegible] شخص

المسالح مسالح الدجال فيقولون له إلى أين تعمد فيقول أعمد إلى هذا

ہتھیاروں والے نگہبانی کرنیوالے ف۲ اسکو ملینگے اور اسکو کہینگے کہ تو کہاں جانیکا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ کہیگا میں اس شخص کے پاس جانیکا ارادہ

الذي خرج فيقولون له أو ما تؤمن بربنا فيقول ما بربنا خفاء فيقولون

رکھتا ہوں جو نکلا ہے وے لوگ ف۳ اسکو کہینگے کہ تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتا وہ کہیگا کہ ہمارے پروردگار کے صفات میں کچھ پوشیدگی نہیں ف۴ وے کہینگے

اقتلوه فيقول بعضهم لبعض أليس قد نهاكم ربكم أن تقتلوا أحدا

اسکو مار ڈالو۔ پھر ایک دوسرے سے کہینگے کیا تم کو تمہارے رب نے منع نہیں کیا کہ اُسکے حکم سوا کسی کو

دونه فينطلقون به إلى الدجال فإذا رآه المؤمن قال يا أيها الناس

نہ قتل کرنا۔ پھر اس شخص کو دجال کی طرف لے جاوینگے۔ جب مومن اسکو دیکھیگا تو پکارے گا۔ اے لوگو

هذا الدجال الذي ذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم فيأمر الدجال

یہ وہی دجال ہے جسکا بیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے۔ پس دجال حکم کرے گا

به فيشبح فيقول خذوه وشجوه فيوسع ظهره وبطنه ضربا فيقول أو

اسکو چت لٹانے کا ف۵ پس دجال حکم کرے گا کہ اسکو پکڑو اور اسکا سر توڑو پس بسبب مار کے اسکی پیٹھ اور پیٹ فراخ اور نرم کیے جاینگے پھر دجال اسکو

ما تؤمن بي فيقول أنت المسيح الكذاب فيؤمر به فيؤشر بالمنشار من

کہیگا کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ مومن کہیگا تو ہی مسیح جھوٹا ہے پھر دجال اسکو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کرنے اور پراگندہ کرنیکا حکم کریگا پس اسکو سر کی طرف آرہ سے چیرا

مفرقه حتى يفرق بين رجليه ثم يمشي الدجال بين القطعتين

جائیگا یہاں تک کہ فرق کیا جائے گا درمیان دونوں پاؤں اسکے کے پس دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلیگا (یعنی اتراتا ہوا)

ثم يقول له قم فيستوي قائما ثم يقول له أتؤمن بي فيقول ما ازددت

پھر اسکو کہیگا کہ اُٹھ کھڑا ہو پس وہ سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا۔ دجال اسکو کہیگا کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ کہیگا کہ تیری پہچان میں سمجھ علم

فيك إلا بصيرة ثم يقول يا أيها الناس إنه لا يفعل بعدي بأحد من

یقین سے سوا مجھے زیادہ نہیں ہوا ف۶ پھر وہ مومن کہیگا کہ اے لوگو جو کچھ اُسنے میرے ساتھ کیا ہے۔ اب میرے بعد کسی سے

ف۱ یعنی دجال کا نکلنا بہت ہی بڑا حادثہ ہے اُس سے بڑا اور کوئی حادثہ نہ ہوگا ۱۲

ف۲ یعنی دجال کے کچھ سپاہی متعینہ حفاظت حدود ۱۲

ف۳ یعنی دجال کے سپاہی ۱۲

ف۴ یعنی اُسکے رب ہونیکے دلائل مثل پیدا کرنے اور رزق دینے وغیرہا کے ظاہر ہیں ۱۲ ۱۲

ف۵ بعضوں نے کہا زمین پر پیٹ پر لٹانیکا حکم کریگا وہ شخص لٹایا جاویگا ۱۲

ف۶ یعنی جھوٹا ہونے کا علم مجھے خوب ہی آگیا ہے ۱۲ ع یعنے دجال پر ۱۲ ۱۲ ۱۲

النَّاسِ فَيَأْخُذُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ

یہ معاملہ نکریگا پھر دجال اسکو پکڑے گا تاکہ ذبح کر ڈالے اللہ تعالی اسکی گردن کو اس ہڈی تک جو ہنسلی اور گند ہے کے درمیان ہے۔

نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ اِلَيْهِ سَبِيلًا فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ

تانبا کردے گا پس اسکو قتل کی کوئی صورت کی راہ نہ پاسکیگا پھر اسکے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں پکڑ کر اسکو پھینک دے گا۔

فَيَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

لوگ یہ خیال کرینگے کہ اسکو آگ میں پھینکدیا ہے۔ اور وہ بہشت میں گرایا جائے گا۔ رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ رَوَاهُ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رب العالمین کے نزدیک یہ شخص شہادت میں سب سے بڑے درجے والا ہوگا ف۳ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ بَعْضَهُ بِمَعْنَاهُ الْمَسَالِحُ هُمُ الْخُفَرَاءُ وَالطَّلَائِعُ وَ

مسلم نے اور بخاری نے اسکا کچھ مضمون روایت کیا ہے ساتھ معنے اسکے مسالح مخبرون کو کہتے ہین

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضہ سے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھ سے زیادہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ وَاِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ

دجال کا حال کسی نے نہیں پوچھا۔ اور حضرت ص نے مجھے فرمایا تھا۔ وہ تجھکو ضرر نہ کرے گا۔ میں نے کہا

اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ

لوگ کہتے ہین کہ اسکے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی حضرت ص نے فرمایا کہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک اس سے

ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ذلیل تر ہے۔ متفق علیہ۔ اور انس رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی پیغمبر نہیں مگر اسنے اپنی امت کو کانے بڑے جھوٹے سے ع ڈرایا ہے خبردار ہو کہ مقرر وہ

اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ

کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں اسکے دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر (یعنی کفر کا لفظ) لکھا ہوا ہو گا۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

متفق علیہ ف ۔ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہان میں تم کو دجال کی وہ بات بتلاتا ہون جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو

ف۱ یعنی اب اسکی قدرت
تند راجیہ جاتی رہی جو تم
تلی رکھو اب یہ کام کسی سے
نہ ہوسکیگا ف۲ منطوف یعنے
تانبے جیسی سخت ہوجاوے
گی تاکہ کارد وغیرہ کچھ نہ
کرسکے ف۳ یا اللہ نزد
کے حضور میں دجال کے
جھوٹے ہونے کی گواہی دینے
میں سب سے زیادہ ہوگا
یعنی سب سے بڑھکر گواہی دیگا
ف۴ حضرت نے
ایک خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ
ہر چند ہر ایک پیغمبر نے
اپنی امت کو
دجال
کی خبر
دی ہے مگر
میں تمکو بتلاتا ہون کہ
وہ کانا ہوگا اور کفر اسکے
ماتھے پر لکھا ہوگا یعنے
انبیاء صاحب نجا کسی پیغمبر
نے نہیں بتلایا کہ جس
اسکا جھوٹھ ہر ایک کہل
جاوے اسواسطے کہ خدائی
کادعوی کریگا اور کانا ہوگا
اور اسکے کفر کا دوسرا
نشان یہ کہ اسکے ماتھے
پر کفر کا لفظ موجود ہوگا
مسلمانون کو نظر آویگا
کافرون کو کچھ نہ سوجھیگا

ف ے یعنے دجال سے ڈر رہا ہے

قومه إنه أعور وإنه يجيء بمثال الجنة والنار فالتي يقول إنها الجنة

نہیں تبلائی وہ بات یہ ہے کہ دجال کانا ہے، اور وہ باغ اور آگ کی صورت اپنے ساتھ لاویگا جسکو وہ باغ کہیگا وہ حقیقت میں

هي النار متفق عليه وعن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى

آگ ہے۔ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

الله عليه وسلم ذكر الدجال بين ظهراني الناس فقال إن الله ليس

وسلم نے لوگوں کے درمیان دجال کا ذکر کیا، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

بأعور ألا إن المسيح الدجال أعور العين اليمنى كأن عينه عنبة

کانا نہیں اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا گویا اسکی آنکھ انگور کا دانہ پھولا

طافية متفق عليه وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول

ہوا ہے۔ متفق علیہ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول

الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے لڑائی کریںگے۔

حتى يختبئ اليهودي من وراء الحجر والشجر فيقول الحجر والشجر يا

یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپیگا پس پتھر اور درخت کہیگا اے

مسلم هذا يهودي خلفي فتعال فاقتله إلا الغرقد فإنه من شجر

مسلمان یہ یہودی ہے میرے پیچھے تو آکر اسکو قتل کر مگر غرقد کا درخت کہ وہ یہود کے

اليهود متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

درختوں سے ہے۔ متفق علیہ۔ ف اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يمر الرجل بالقبر فيتمرغ

کہ قسم اُس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دنیا نہ جائیگی یہاں تک کہ گذرے گا مرد قبر پر پس لوٹیگا

عليه فيقول يا ليتني مكان صاحب هذا القبر وليس به الدين إلا

اور کہیگا کاش کہ میں اس قبر والے کی جگہ ہوتا اور ہوگا اسکے ساتھ دین نہ ہوگا

البلاء متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و

[illegible] متفق علیہ ف اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم

سلم لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب يقتتل

ہوگی قیامت یہاں تک کہ دریائے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دے گا اور اس پر لوگ لڑینگے

ف غرقد ایک درخت کا نام ہے اور یہودیوں سے اسکی مناسبت کی حقیقت اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے سوا کوئی نہیں جانتا یہ حال قیامت کے قریب دجال کے نکلنے پر ہوگا کہ اکثر یہودی لوگ اس کا لشکر ہونگے جب عیسیٰ علیہ السلام کے دجال [illegible] [illegible] مسلمان اس وقت یہودیوں کو [illegible] [illegible] نہیں ہوگا وہ لوٹتا اور آرزو کرتا یہ سبب اور فتنہ کے کہ [illegible] [illegible] [illegible] نہیں ہوگی [illegible] [illegible] اس میں نمود ہوگا

عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ
سو قتل ہو جائینگے ہر سیکڑے سے ننانوے اور ہر ایک شخص ان میں کہیگا

لَعَلِّيْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَنْجُوْ وَفِيْ رِوَايَةٍ يُّوْشِكُ اَنْ يَّحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ كَنْزٍ
کہ شاید میں قتل سے بچ رہوں ف۱ اور ایک روایت میں ہے قریب ہے کہ فرات کھلجاوے ف۲ سونیکے

مِّنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ
خزانے سے ف۳ پس جو شخص وہاں حاضر ہو جاوے تو اس میں سے کچھ نہ لے متفق علیہ ہے اور اسی سے روایت ہے کہا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى
کہ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے چھوڑ دیں گے مدینہ کو لوگ اچھی حالت پر

خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِيْ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَ
چھوڑ جاویں گے نہ رہینگے وہاں مگر وحشی جانور اور پرندے اور پچھلے

اٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا
مجتمع ہونیوالوں میں دو گڈریان چرانیوالے ہونگے مزینہ کی قوم سے کہ ارادہ کرینگے مدینہ کا آواز دیکر ہانکینگے اپنی بکریوں کو

فَيَجِدَانِهَا وُحُوْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا مُتَّفَقٌ
پس پاویں گے مدینہ میں وحشی جانوروں کو یہانتک کہ جب پہنچے ثنیۃ الوداع کے پاس ف۴ تو گر پڑینگے وہ اپنے منہ کے بل گر پڑینگے متفق

عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
علیہ اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ خَلِيْفَةٌ مِّنْ خُلَفَائِكُمْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَحْثِي
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں تمہارے خلیفوں میں سے ایک خلیفہ ہوگا کہ لپ بھر بھر کر لوگوں کو مال دیوے گا

الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اور اسکو نہ گنے گا۔ روایت کی یہ مسلم نے ف۵ اور ابی موسے اشعری رضہ سے روایت ہے

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّطُوْفُ
کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ہر ایک ایسا وقت آئیگا

الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّاْخُذُهَا مِنْهُ
کہ آدمی سونا صدقہ کرنے کو ہاتھ میں لیکر پھریگا کوئی صدقہ لینے والا اسکو نہ ملیگا

وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ امْرَاَةً يَّلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ
اور دیکھا جاوے گا کہ چالیس عورتیں ایک مرد کے تابع اور اس کی حمایت پکڑینگی بسبب قلت

ف۱ یعنی تو سب سونا میں بلا شرکت پاؤں ف۲ یعنی فرات کا پانی خشک ہو جائے گا اور اسکے نیچے سے سونیکا خزانہ نکلیگا ۱۲ ف۳ اس لئے کہ اسکا لینا تنازع اور تقاتل کا باعث بنے بعضوں نے کہا ہے کہ اسکا لینا بالخاصیت آفات و بلیات کے نازل ہونے کا باعث ہے ۱۲ مظ ف۴ اس حدیث میں خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ اجاڑ ہو جاویگا اور ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے مدینہ کے پاس ۱۲ ت ف۵ اس حدیث میں فتح اسلام اور کثرت مال کی خبر ہے۔ یا عمر فاروق رضہ مراد ہیں کہ جب ایران کا خزانہ آیا تو انہوں نے ہاتھوں سے لپ بھر بھر بیشمار بانٹا یا امام مہدی مراد ہیں ۱۲ مختصرا

الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مردوں کے اور بہتات عورتوں کے روایت کی یہ مسلم نے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا فَوَجَدَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین مول لی مول لینے والے نے

الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ

اس زمین میں ایک گھڑا پایا جسمیں سونا تھا تو بیچنے والے سے خریدار نے کہا

خُذْ ذَهَبَكَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَشْتَرِ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ

کہ اپنا سونا مجھ سے لے میں نے تو تجھ سے زمین مول لی تھی اور سونا مول نہیں لیا

الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ

تو بیچنے والے نے مول لینے والے کو کہا کہ میں نے زمین اور جو کچھ زمین کے اندر تھا سب بیچ ڈالا سو دونوں ایک شخص کے پاس اپنا

الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ

جھگڑا فیصل کروانے گئے۔ فیصل کرنیوالے نے ان دونوں کو کہا کہ تمہاری اولاد بھی ہے۔ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا

قَالَ أَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ فَتَصَدَّقَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میری ایک لڑکی ہے۔ اسنے کہا تم دونوں اس لڑکے کا نکاح لڑکی کے ساتھ کردو اور وہ مال دونوں پر خرچ کرو پس صدقہ کیا انہوں نے

وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ

وہ مال اپنا ف۔ متفق علیہ۔ اور اسی راوی سے روایت ہے کہ آپ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا

دو عورتیں تھیں انکے ساتھ انکے دو بیٹے تھے بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو لیگیا۔ تو وہ عورت

إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَا

اپنے ساتھ والی عورت کو کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لیگیا۔ اور دوسری عورت نے کہا کہ تیرے بیٹے کو بھیڑیا لیگیا ہے۔

إِلَى دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ

وے دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس قصہ فیصل کروانے کو آئیں داؤد علیہ السلام نے لڑکا بڑی عورت کو دلوایا وے دونوں وہاں سے نکل کر

بْنِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ

سلیمان بن داؤد کے پاس آئیں اور اس سے حال بیان کیا سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ چھری

أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللّٰهُ هُوَ

مجھکو دو تاکہ میں اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر دونوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا کہ خدا آپ پر رحم کرے یہ کام مت کرو وہ

ف۱ یعنی وہ نیز اتحق ہے میرا حق نہیں ۱۲

ف۲ اس حدیث میں خوش نیتی اور دیانت داری کا ذکر ہے اور حاکم نے جب اُن دونوں کو خوش نیت دیکھا تو اُن میں ملاپ کروادیا۔ اور مال کے خرچ کرنیکا کیا اچھا طریقہ بتایا ۱۲ ت

أبنها فقضى به للصغرى متفق عليه وعن مرداس الأسلمي رضي الله

(یہ) لڑکا اس بڑی عورت کا ہے ف۱ تو سلیمان نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلا دیا متفق علیہ ف۲ مرداس اسلمی رضی سے

عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يذهب الصالحون الأول

روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پرہیزگار لوگ ایک دوسرے کے پیچھے چلے جاوینگے ف۳

فالأول وتبقى حثالة كحثالة الشعير أو التمر لا يباليهم الله بالة

اور ناکارے لوگ رہ جاوینگے جیسے جو یا چھوارے کا کاٹ رہ جاتا ہے خدا تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہ کریگا

رواه البخاري وعن رفاعة بن رافع الزرقي رضي الله عنه قال

روایت کی یہ بخاری نے اور رفاعہ بن رافع زرقی رضہ سے روایت ہے کہا

جاء جبريل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما تعدون أهل بدر

کہ جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ تم بدر میں حاضر ہونیوالوں کو اپنے میں کیسے سمجھتے ہو۔

فيكم قال من أفضل المسلمين أو كلمة نحوها قال وكذلك من شهد

حضرت صلعم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے ان کو بہتر سمجھتے ہیں یا آپنے اسکے مثل کوئی اور کلمہ کہا جبرئیل نے کہا جو فرشتوں میں

بدرا من الملائكة رواه البخاري وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال

بدر میں حاضر ہوئے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں ف۴ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنزل الله بقوم عذابا أصاب

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا کسی قوم پر عذاب اتارتا ہے۔

العذاب من كان فيهم ثم بعثوا على أعمالهم متفق عليه وعن جابر

تو جتنے اس قوم میں ہوتے ہیں سب پر عذاب ہوتا ہے پھر قیامت میں اپنے اپنے عملوں پر اٹھائے جاوینگے متفق علیہ ف۵ اور جابر رضہ

رضي الله عنه قال كان جذع يقوم إليه النبي صلى الله عليه وسلم

سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کے وقت ایک ستون کھجور کے ساتھ تکیہ لگا کر کھڑے ہوا کرتے تھے

يعني في الخطبة فلما وضع المنبر سمعنا للجذع مثل أصوات العشار

جب منبر رکھا گیا ف۱ تو ہم نے اس ستون سے آواز سنی مثل اس چیخنے کی حاملہ اونٹنی کے

حتى نزل النبي صلى الله عليه وسلم فوضع يده عليه وفي رواية فوضع

یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر سے اتر کر اپنا ہاتھ مبارک اسپر رکھا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم نے

يده عليه فسكن وفي رواية فلما كان يوم الجمعة قعد النبي صلى

اپنا ہاتھ مبارک اسپر رکھا پس وہ ٹھیر گیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوا۔ نبی صلعم

ف۱ یعنی اب میں دعوے نہیں کرتی دوسری کو دیجئے
ف۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہ ہو تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے ۱۲
ف۳ یعنی فوت ہو جاوینگے ۱۲
ف۴ یعنی فرشتوں میں افضل شمار کیئے جاتے ہیں ۱۲
ف۵ یعنی جب کسی قوم پر عذاب ہوتا ہے تو نیک اور بد سب ہلاک ہوتے ہیں لیکن نیکوں پر یہ عذاب فقط دنیاوی ہوتا ہے آخرت میں نیک لوگ اپنی نیکیوں کا ثواب پاوینگے نیک لوگ اسواسطے عذاب میں شریک ہوتے کہ انہیں نے [illegible] گناہ ہوتے کیوں نہ روکا اور گناہ کو برا نہ جانتے تھے ان کے ساتھ کیوں رہے ۱۲
ف۱ اور آپ منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے لگے ۱۲

ف یعنی چھوڑ نہ ہو بان کے شروط و ارکان پورے پورے ادا کر دیا کرو یا مثلاً عجب و غرور انمیں نہ کرو ۱۲ ف۲

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَۃُ الَّتِیْ کَانَ یَخْطُبُ عِنْدَھَا

اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ گئے تو جس کھجور کے ستون کے پاس آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے ۔ وہ چلایا یہاں تک

حَتّٰی کَادَتْ اَنْ تَنْشَقَّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَصَاحَتْ صِیَاحَ الصَّبِیِّ فَنَزَلَ النَّبِیُّ

کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ ستون چلایا جیسا لڑکا چلایا کرتا ہے نبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَخَذَھَا وَضَمَّھَا اِلَیْہِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اترے اور اسکی طرف گئے تاکہ آپ نے اسکو پکڑا اور اپنے گلے سے لگا لیا پس اس نے لڑکے کی طرح رونا شروع کیا ۔

الَّذِیْ یُسَکَّتُ حَتَّی اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَکَتْ عَلٰی مَا کَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّکْرِ

جسکو گریہ وزاری سے چپ کرایا جائے اور وہ چپ نہ کرسے یہاں تک کہ اسنے آرام پکڑا حضرت نے فرمایا کہ یہ اذکار الٰہی کے سننے پر رویا جو پہلے سنا کرتا تھا

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ

روایت کی یہ بخاری نے ۔ اور ابو ثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضہ سے روایت ہے

عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرائض مقرر فرمائے ہیں ۔

تُضَیِّعُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَحَرَّمَ اَشْیَآءَ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَسَکَتَ

تم انکو ضایع نکرو ف۳ اور کئی حدیں ٹھیرائی ہیں ف۴ تم ان سے بڑھو نہ جاو ف۵ اور کئی چیزیں حرام کی ہیں (یعنی ننا ۔) تم انکے نزدیک نہ جاؤ اور ٹھیر

عَنْ اَشْیَآءَ رَحْمَۃً لَّکُمْ غَیْرَ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاہُ

رحمت کرکے کئی چیزوں سے سکوت فرمایا ہے ف۶ بدون بھولنے کے تم انمیں بحث نہ کرو ۔ حدیث حسن ہے ۔ روایت کی ہے یہ

الدَّارَقُطْنِیُّ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ غَزَوْنَا

دارقطنی وغیرہ نے ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفے رضہ سے کہا کہ ہم

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ نَاْکُلُ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سات لڑائیوں میں شامل رہے ہیں درحالیکہ ہم ٹڈی کھاتے تھے ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ درحالیکہ ہم

مَعَہُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

آپکے ساتھ ٹڈی کھاتے تھے ۔ متفق علیہ ہے ۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَعَنْہُ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار ایک سوراخ سے دوبار نہیں کاٹا جاتا ۔ متفق علیہ ہے اسی راوی سے روایت ہے کہا کہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَّا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن سے خدا تعالیٰ قیامت میں نہ بولے گا ۔ اور نہ

ف۲ یعنی نقصان وغیرہ ۱۲ ف۳ یعنی انمیں کمی زیادتی نکرو ۱۲ ف۴ یعنی انکا ذکر نہیں کیا کہ حرام ہیں یا حلال واجب ہیں یا غیر واجب ۱۲ ف۵ اس حدیث میں خشونت عیش کا ذکر ہے ۱۲ ف۶ یعنی ایماندار دین کے کام میں ایکبار دھوکھا اور فریب کھا کر دوسری بار فریب نہیں کھاتا جیسے غفلت سے ایکبار کوئی گناہ اس سے ہوگیا ۔ اور پھر جبکہ اسنے توبہ کی تو پھر دوبارہ اس گناہ کے گرد نہیں جاتا یہ ایماندار کامل کی تعریف ہے روایت ہے کہ ابو عزہ شاعر جنگ بدر میں پکڑا آیا حضرت سے اسنے منت کی اور وعدہ کیا کہ اب میں دوسری بار کافروں کا ساتھ نہ دونگا حضرت نے اسکو چھوڑ دیا دوسری بار وہ کافروں کے ساتھ جنگ احد میں پھر آیا اور گرفتار ہوا پھر منت کرنے

ینظر الیہم ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالفلاۃ یمنعہ

اُن کی طرف دیکھیگا اور نہ انکو گناہوں سے پاک کریگا اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے ۔ ایک وہ شخص جسکے پاس بیابان میں حاجت سے زیادہ پانی ہو اور وہ

من ابن السبیل ورجل بایع رجلا بسلعۃ بعد العصر فحلف باللہ

مسافر کو اس سے منع کرتا ہے ۔ دوسرا وہ مرد جسنے کسی سے ایک جنس کو عصر کے بعد فروخت کیا پھر اس سے خدا کی قسم کھائی کہ

لاخذہا بکذا وکذا فصدقہ وہو علی غیر ذلک ورجل بایع اماما لا

مینے اس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا تھا اور اس خریدار نے اسکو سچا جانا اور حال اسکا یہ تھا کہ اتنی قیمت کو نہ لیا تھا اور تیسرا وہ آدمی

یبایعہ الا لدنیا فان اعطاہ منہا وفی وان لم یعطہ منہا لم یف

اور اسنے بیعت امام کی کی دنیا کے واسطے اگر امام نے دنیا سے اسکو کچھ دیا تو عہد پورا کیا اور اگر دنیا سے کچھ نہ دیا تو عہد پورا نہ کیا

متفق علیہ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین النفختین

متفق علیہ اور اسی راوی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو نفخوں کے درمیان میں

اربعون قالوا یا اباہریرۃ اربعون یوما قال ابیت قالوا اربعون سنۃ

چالیس ہیں ۔ لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ کیا مدت چالیس دن کی ہے ۔ ابوہریرہ نے کہا میں نہیں جانتا ۔ لوگوں نے کہا چالیس برس ہیں

قال ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت ویبلی کل شیء من الانسان

کہا میں نہیں جانتا ۔ لوگوں نے کہا چالیس مہینے ہیں کہا میں نہیں جانتا اور انسان کی ہر شئے پرانی اور بوسیدہ ہو جائے گی ۔

الا عجب ذنبہ فیہ یرکب الخلق ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون

مگر ایک ہڈی جسکو عجب الذنب کہتے ہیں اسی سے پیدائش کی ترکیب کی جائے گی پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائیگا پس اُگ اٹھینگے

کما ینبت البقل متفق علیہ وعنہ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ و

جیسا سبزہ اور ترکاری اگتی ہے متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سلم فی مجلس یحدث القوم جاء اعرابی فقال متی الساعۃ فمضی

ایک مجلس میں لوگوں سے باتیں کرتے تھے ۔ کہ ایک جنگلی نے آکر کہا قیامت کب ہے ۔ رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث فقال بعض القوم سمع ما قال فکرہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدستور باتیں کرتے رہے کہ لوگوں میں سے بعض نے کہا کہ آپنے اسکی بات سن کر مکروہ جانی ہے

ما قال وقال بعضہم بل لم یسمع حتی اذا قضی حدیثہ قال این

اور بعضوں نے کہا کہ سنی ہی نہیں ۔ یہاں تک کہ آپ بات سے فارغ ہوئے تو فرمایا

السائل عن الساعۃ قال ہا انا یا رسول اللہ قال اذا ضیعت الامانۃ

قیامت کا سوال کرنیوالا کہاں ہے ۔ اسنے کہا یا رسول اللہ میں ہوں ۔ آپنے فرمایا جب امانت ضائع کی جائیگی ۔

ف یعنی اسنے جھوٹی قسم کھائی ۔ ف بائع کو جھوٹی قسم کھانا ہر وقت گناہ ہے لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں

ف یعنی مارنے اور زندہ کرنیکی ۔ ف یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہے آپنے مفصل فرمایا مگر میں بھول گیا ہوں اس لیئے جزم نہیں کہہ سکتا کہ مراد کیا ہے یہاں مجمل ہے دوسری حدیث میں مفصل ہے کہ چالیس برس ہیں

ف دم کی ہڈی نیچے ڈیڑھ کے درمیان دو سرین کے سرے ہے ۔ ف پرانا اور بوسیدہ ہو جانا یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جنکے بدن گل جائینگے اسلیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا کے بدن زمین پر حرام کیئے ہیں اور ایسا ہی شہدا اور اولیا ۔ ف یعنی اسکے سوال کی طرف توجہ نہ کی ۔ ف نبی اسلیئے جواب نہیں

ف۱ یعنی حکومت کا کام ۱۲ ف۲ یعنی جو کام دین سے متعلق ہے مثلاً خلافت اور قضا اور قتا جب نا اہلوں کے سپرد ہونگے اس سے

فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ

اُس وقت تو قیامت کا انتظار کر اُس نے کہا امانت کا ضائع کرنا کس طرح ہوتا ہے آپ نے فرمایا جب کام نا اہلوں کے سپرد کیا جائے

فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو اس وقت تو قیامت کا انتظار کر۔ روایت کی یہ بخاری نے ف۱ اور اُسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ

نے فرمایا کہ امام تم کو نماز پڑھاتے ہیں اگر اچھی طرح نماز پڑھاتے تو تمہارے واسطے فائدہ ہے ف۲ اور اگر انہوں نے خطا کی ف۳ اور انپر وبال ہے۔

الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُمْ خَيْرَ

روایت کی یہ بخاری نے ف اور اُسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم

اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ لِلنَّاسِ يَاْتُوْنَ بِهِمْ فِي السَّلَاسِلِ

بہتر ہو امت جو نکالے گئے واسطے لوگوں کے فرمایا بہتر لوگوں میں سے واسطے لوگوں کے وہ ہیں کہ ان کی گردنوں میں زنجیر ڈال کر

فِيْ اَعْنَاقِهِمْ حَتّٰى يَدْخُلُوْا فِي الْاِسْلَامِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

لاویں تاکہ اسلام میں داخل ہوں اور اُسی سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ رَوَاهُمَا

وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا ہے ف ان لوگوں سے جو داخل ہوتے ہیں بہشت میں بیچ زنجیروں کے روایت کیا ان دونوں

الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ يُؤْسَرُوْنَ وَيُقَيَّدُوْنَ ثُمَّ يُسْلِمُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

کو بخاری نے ف معنے اسکے یہ ہیں کہ پکڑے جاتے ہیں اور قید کئے جاتے ہیں پھر اسلام لاتے ہیں تو بہشت میں داخل کیے جاتے ہیں۔

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

اور اُسی راوی سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہروں کے مکانات میں خدا کے نزدیک

مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَسْوَاقُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

مسجدیں دوست تر ہیں اور شہروں کے مکانات میں خدا تعالیٰ کے نزدیک دشمن تر بازار ہیں۔ روایت کی یہ مسلم نے ف اور روایت ہے

سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اُسکے قول سے کہ اُس نے کہا اگر تجھے طاقت ہے

اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ

بازار میں سب سے پہلے داخل ہونے والوں میں سے مت ہو اور اُس میں سے نکلنے والا پیچھے مت ہو کہ وہ یعنی بازار شیطان کا میدان ہے

وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا وَرَوَاهُ الْبَرْقَانِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ سَلْمَانَ

اور اسمیں وہ اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔ مسلم نے اسی طرح روایت کی ہے۔ اور برقانی نے اپنی صحیح میں سلمان سے

معلوم ہوا کہ اگر جاہل اور ظالم کا حاکم ہونا قیامت کی نشانی ہے ۱۲ منہ ف۳ یعنی اوران کیلئے بھی فائدہ ہے ۱۲ ف۴ یعنی بے طرح نماز پڑھانے سے تو تمہارے لئے ثواب ہے ۱۲ ف۵ تمہارے لئے ثواب ہے اس لئے کہ تم نے اچھی طرح پڑھی اور نیت جماعت کی کی اور انپر وبال ہے بسبب تقصیر کرنیکے نماز کے ادا کرنے میں ۱۲ منہ ملخصاً ح

ف۶ یعنی کفار زبردستی پکڑے جاتے ہیں اور زنجیروں اور بیڑیوں میں قید کر کے دارالاسلام میں داخل کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نصیب کرتا ہے جسکے سبب وہ بہشت میں داخل ہونگے ۱۲ منہ مختصراً ف۷ مسجدیں اسلئے زیادہ پسند ہیں کہ وہ عبادتگاہ ہیں اور ان میں خدا کا ذکر ہوتا ہے اور بازار اسواسطے ناپسند ہیں کہ ان میں دنیا کی مشغولی ہوتی ہے اور بازار میں کی نماز قضا کرنیکا ... ہے کہ اکثر لوگ فریب دیتے ہیں

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ

اس طرح روایت کی ہے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو بازار کے داخل ہونیوالوں کا پہلا

وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَبِهَا بَاضَ الشَّيْطَانُ وَفَرَّخَ وَعَنْ عَاصِمٍ الْاَ

اور اس سے نکلنے والوں کا پچھلا مت ہو اگر اس میں (یعنی بازار میں) شیطان انڈے دیتا ہے اور بچے نکالتا ہے اور روایت ہے عاصم احول سے

حْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

کہ نقل کی اُسنے عبد اللہ بن سرجس رضہ سے کہا اُسنے (یعنی عبد اللہ نے) کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ قَالَ وَلَكَ قَالَ عَاصِمٌ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپکو بخشے حضرت نے فرمایا اور تجھے بھی بخشے کہا عاصم نے

فَقُلْتُ لَهُ اسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ

کہ میں نے اُسکو کہا تیرے لیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخشش مانگی ہے۔ اُس نے کہا ہاں اور تیرے لئے بھی

ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ رَوَاهُ

پھر اُسنے یہ آیت پڑھی۔ اور تو اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بخشش مانگ روایت کی یہ

مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ

مسلم نے۔ اور ابو مسعود انصاری رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے نبوت کے کلام سے جو لوگوں کو ملی ہے یہ ہے کہ جب

اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ

تو شرم نکرے تو جو چاہے کر۔ روایت کی بخاری نے اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ

کہ کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ

اول فیصلہ خون میں ہوگا۔ متفق علیہ ہے اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَخُلِقَ

کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فرشتے نور سے پیدا کیے گئے اور جن

الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

آگ کی لو سے اور آدم پیدا ہوئے۔ اُس سے جیسا تم سے قرآن میں بیان ہوا (یعنی مٹی سے) روایت کی یہ مسلم نے

(۱) مقصود اصلی دنیا میں انسان کی زندگی سے الٰہی پرستش ہے عوض اسکے مخالفت ہے اور بڑا گناہ بعد شرک اور کفر کے اس سے نیچے میں آدمی خونریزی کا نمبر مقدم ہوا حدیث میں اشارہ ہے کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہیے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت میں اول اسی کا فیصلہ ہوگا ۱۲ ت

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ خُلُقُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق

الْقُرْاٰنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

قرآن تھا۔ روایت کی یہ مسلم نے اور انہی حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو

اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقُلْتُ

خدا کو ملنا چاہتا ہے خدا اُسکے ملنے کو چاہتا ہے اور جو خدا سے ملنے کو برا جانتا ہے خدا اس کے ملنے کو برا جانتا ہے۔ عائشہ رض کہتی ہیں میں نے کہا یا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ

رسول اللہ کیا موت کو مکروہ جاننا آپ مراد رکھتے ہیں موت کو ہم سب مکروہ جانتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا ایسا نہیں

وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ

لیکن مومن کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور خوشنودی اور بہشت کی بشارت دیجاتی ہے (موت کیوقت) تو مومن اللہ کے ملنے کو چاہتا ہے

فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ

پس اللہ تعالیٰ اسکے ملنے کو چاہتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اُسکے غضب کی خبر دیجاتی ہے (یعنی موت کیوقت) تو وہ خدا تعالیٰ کے

اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

ملنے کو برا جانتا ہے خدا تعالیٰ اُسکے ملنے کو برا جانتا ہے روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے ام المومنین صفیہ بنت حیی

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهٗ

رض سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے تھے میں رات کو

اَزُوْرُهٗ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهٗ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيْ لِيَقْلِبَنِيْ فَمَرَّ رَجُلَانِ

آپکی زیارت کرنے کو گئی اور آپ سے باتیں کرکے واپس آنیکو اٹھ کھڑی ہوئی آپ مجھے رخصت کرنیکو میرے ساتھ کھڑے ہوگئے دو مرد

مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ

انصار میں سے وہاں گذرے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر جلدی جلدی چلے نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو فرمایا تم اپنی چال پر چلے جاؤ۔ یہ تو صفیہ بنت حیی ہے۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ

اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ

یا رسول اللہ ۔ آپنے فرمایا کہ شیطان آدمی میں خون کی طرح پھرتا ہے

وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور میں ڈرتا ہوں کہ شیطان تمہارے دلوں میں برا یا کچھ شبہ ڈال دے۔ متفق علیہ

ف ١ یعنی جنت اور آخرت کی نعمتوں کو۔ ف ٢ یعنی زندگی میں جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے اس کا کچھ مضائقہ نہیں مرنے وقت کا اعتبار ہے اُس وقت ایماندار مشتاق ہوتا ہے اور کافر گھبراتا ہے۔ ف ٣ یہ بات آپنے کیا فرمائی آپکی نسبت ہم کیا برا خیال کرینگے۔

وَعَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ
اور روایت ہے ابو الفضل عباس بن عبد المطلب رضہ سے کہا کہ حنین کے دن

مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُو سُفْيَانَ
میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میں اور ابو سفیان

ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ
ابن حارث بن عبد المطلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی ہے۔ اور کسی وقت آپ سے علیحدہ نہیں ہوئے

وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سفید رنگ پر سوار تھے جب مسلمان

وَالْمُشْرِكُونَ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
اور مشرک لڑائی میں ایک دوسرے سے مل گئے ف۱ تو مسلمان پشت پھیر کر بھاگ نکلے اسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
وآلہ وسلم نے اپنے خچر کو کفار کی طرف ایڑ لگائی اور جسکو ایڑنا شروع کیا۔ اور میں آپکے خچر کی لگام

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ
پکڑے ہوئے اسکو تیز چلنے سے روکتا تھا۔ اور ابو سفیان حضرت کی رکاب

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ
پکڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عباس

نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ قَالَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى
اصحاب سمرہ کو پکار ف۲ اور عباس رضہ آواز بلند والا مرد تھا۔ کہتا ہے کہ میں نے

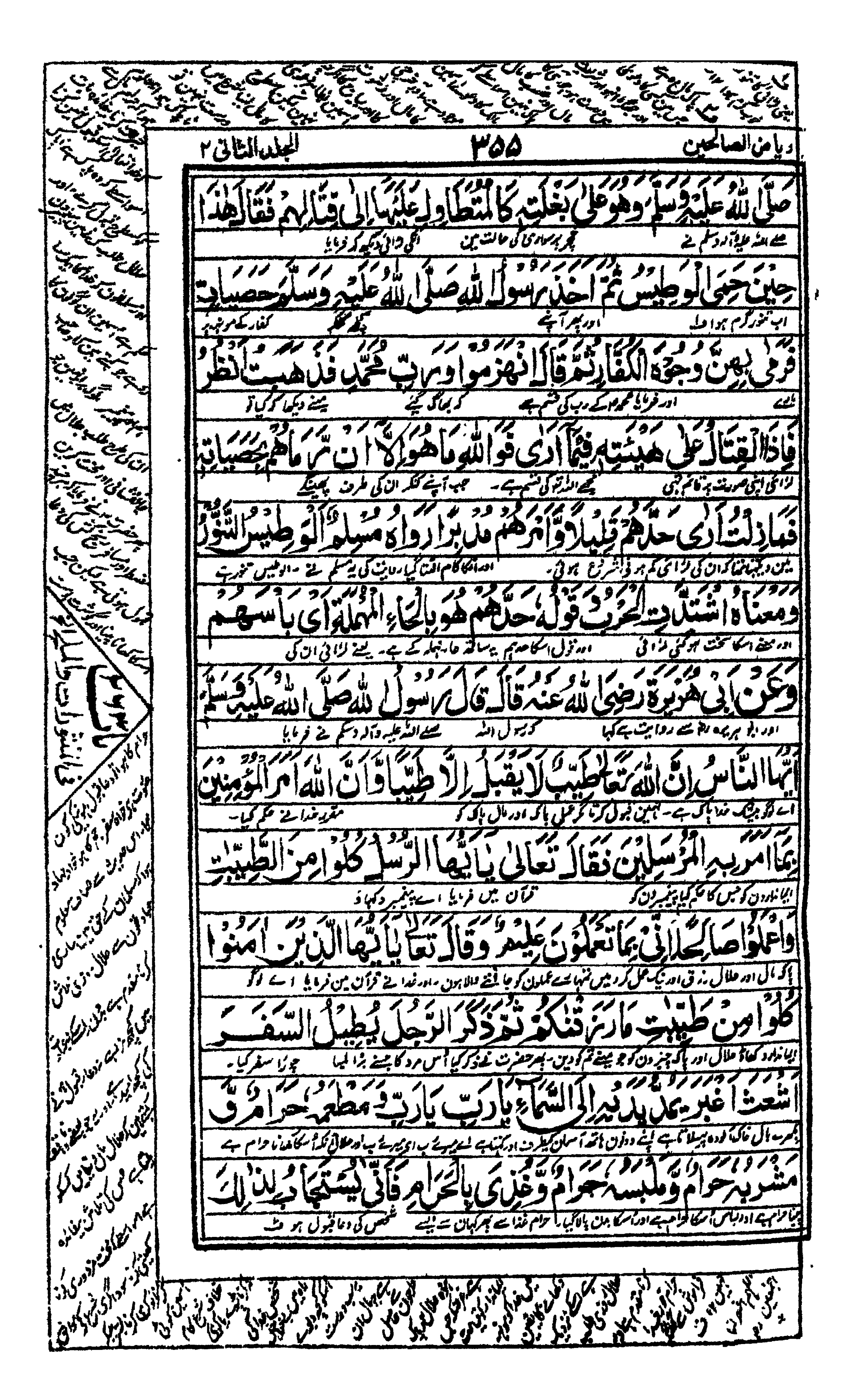
صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَوَاللهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا
بلند آواز سے پکارا کہ اصحاب السمرہ کہاں ہیں ف۳ مجھے اللہ کی قسم ہے البتہ گویا کہ پھرنا اصحاب السمرہ کا اسوقت کہ سنی آواز میری

صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ فَاقْتَتَلُوا وَ
تھا مانند پھرنے گایوں کے اپنے بچوں پر ف۴ پس کہا انہوں نے اے قوم حاضر ہیں اے قوم حاضر ہیں اور کفار سے لڑائی کرنے لگے۔

الْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ
اور انصار میں پکار ہو رہی تھی کہ یا معشر الانصار یا معشر الانصار کہتے تھے۔

ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ
پھر بنی حارث بن الخزرج پر ان کی پکار ختم کی گئی ف۵ اور رسول اللہ

ف۱ یعنے لڑائی شروع ہونے لگی ۱۲
ف۲ یعنی جنہوں نے سمرہ کے نیچے بیعت کی تھی ان کو پکار ۱۲
ف۳ یعنی کدھر چلے گئے ادھر آؤ
ف۴ یعنی کیسی تیز مجبور محبت اور شوق کے آتی ہیں ویسے ہی وہ آ سکے ۱۲
ف۵ یعنی یا بنی الحارث بن الخزرج کہکر ایک دوسرے کو پکارنے لگے ۱۲



صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها إلى قتالهم فقال هذا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خچر پر سواری کی حالت میں انکی لڑائی دیکھ کر فرمایا

حين حمي الوطيس ثم أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم حصيات

اب تنور گرم ہوا اور پھر آپنے کنکر

فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد فذهبت أنظر

کفار کے منہ پر پھینکے اور فرمایا محمد کے رب کی قسم ہے کہ بھاگ گئے میں نے دیکھا کہ لڑائی تو

فإذا القتال على هيئته فيما أرى فوالله ما هو إلا أن رماهم بحصياته

لڑائی اپنی صورت پر قائم تھی مجھے اللہ تعالی کی قسم ہے جب آپنے کنکر ان کی طرف پھینکے

فما زلت أرى حدهم كليلا وأمرهم مدبرا رواه مسلم الوطيس التنور

میں دیکھتا تھا کہ ان کی لڑائی کم ہو گئی اور انکا کام الٹا ہو گیا روایت کی یہ مسلم نے - الوطیس تنور ہے

ومعناه اشتدت الحرب قوله حدهم هو بالحاء المهملة أي بأسهم

اور معنے اسکا سخت ہو گئی لڑائی اور قول اسکا حدهم یہ ساتھ حا بےنقط کے ہے۔ یعنے لڑائی ان کی

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

أيها الناس إن الله تعالى طيب لا يقبل إلا طيبا وإن الله أمر المؤمنين

اے لوگو بیشک خدا پاک ہے۔ نہیں قبول کرتا مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا

بما أمر به المرسلين فقال تعالى يا أيها الرسل كلوا من الطيبات

ایمانداروں کو جس کا حکم کیا پیغمبروں کو قرآن میں فرمایا اے پیغمبرو کھاؤ

واعملوا صالحا إني بما تعملون عليم وقال تعالى يا أيها الذين آمنوا

پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں۔ اور خدا نے قرآن میں فرمایا اے لوگو

كلوا من طيبات ما رزقناكم ثم ذكر الرجل يطيل السفر

ایماندارو کھاؤ حلال اور پاک چیزوں کو جو دیں ہم نے تم کو - پھر حضرت نے ذکر کیا اس مرد کا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا۔

أشعث أغبر يمد يديه إلى السماء يا رب يا رب ومطعمه حرام

بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کیطرف اور کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب اور حالانکہ اسکا کھانا حرام ہے

ومشربه حرام وملبسه حرام وغذي بالحرام فأنى يستجاب لذلك

پینا حرام ہے اور لباس اسکا حرام ہے اور اسکا بدن پالا گیا ساتھ حرام غذا سے پھر کہاں سے ایسے شخص کی دعا قبول ہووے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا

روایت کی یہ مسلم نے اور اُسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہیں

يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

جن سے قیامت کے دن خدا کلام نہ کرے گا اور نہ اُن کی طرف نظر رحمت سے دیکھیگا اور اُن کو سخت

اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ

مار ہوگی۔ ایک بڈھا حرام کار دوسرا بادشاہ جھوٹا تیسرا مغرور محتاج بجز روا کے خلاف روایت کی یہ مسلم نے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَ

اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیحان اور

جَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ

جیحان اور فرات اور نیل ہر ایک جنت کی نہروں سے ہے روایت کی یہ مسلم نے اور اسی سے روایت ہے۔

قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو

التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ

ہفتہ کے دن پیدا کیا اور یکشنبہ کے دن پہاڑ بنائے۔ اور دوشنبہ کے دن درخت پیدا کیے

يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ

اور سہ شنبہ کے دن رنج اور مصیبت کو پیدا کیا اور چارشنبہ کے دن روشنی پیدا کی

وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور پنجشنبہ کے دن زمین پر جانور پھیلائے اور آدم ؑ کو پیدا کیا

بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ

عصر کے بعد جمعہ کے دن پچھلی پیدائش میں دن کے پچھلے ساعت میں یعنی

فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ خَالِدِ بْنِ

عصر سے رات تک روایت کی مسلم نے اور روایت ہے ابو سلیمان خالد بن ولید

الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ

سے کہا کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں تھیں

اَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِيْ يَدِيْ اِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ

پھر میرے ہاتھ میں ایک صفیحہ یمنی کے سوا کچھ نہ رہا تھا روایت کی یہ بخاری نے اور عمرو بن

الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا

عاص رضہ سے روایت ہے کہ اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے

حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِنْ حَكَمَ وَاجْتَهَدَ

جب حاکم نے کسی مقدمہ میں حکم کرنیکا ارادہ کیا سو فقہ پھر اس بات کے دریافت کرنے میں محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اسکو دو ثواب ہیں وا اور جب حکم کا

فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ

پھر اسمیں چوک گیا وے تو اسکو ایک ثواب ہے وے متفق علیہ وکا اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تپ دوزخ کی گرمی سے ہے اسکو پانی سے سرد کرو متفق علیہ

وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ

وے اور اسی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مر گیا اور

وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَالْمُخْتَارُ جَوَازُ الصَّوْمِ

اسکے ذمہ کچھ روزہ ہو تو اسکا قریبی اسکی طرف سے روزہ رکھے ر متفق علیہ ، مرا ہوا جسکے ذمہ روزہ ہو

عَمَّنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَالْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ الْقَرِيْبُ وَارِثًا

اسکی طرف سے روزہ رکھنے میں مختار مذہب ہمارا یہ ہے کہ جائز ہے کہ اسکی طرف سے اسکا قریبی روزہ رکھے وارث

كَانَ اَوْ غَيْرَ وَارِثٍ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ اَنَّ عَائِشَةَ

ہو یا نہ ہو اور عوف بن مالک بن طفیل رضہ سے روایت ہے کہ عائشہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حُدِّثَتْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

رضہ کے پاس ، ذکر کیا گیا کہ عبد اللہ بن زبیر نے ایک

فِيْ بَيْعٍ اَوْ عَطَاءٍ اَعْطَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ

ایک بیچ یا عطا میں جو عائشہ رضہ نے کی تھی کہاہے کہ عائشہ رضہ ایسے کاموں سے باز آجائے

اَوْ لَاَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا قَالَتْ اَهُوَ قَالَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَتْ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ اَنْ

ورنہ میں ایسے تصرف سے منع کر دونگا ، عائشہ رضہ سے کہا گیا اسنے وے یہ بات کہی ہے لوگوں نے کہا ہاں ، عائشہ رضہ نے کہا میرے نذر کی

لَا اُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ اَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَيْهَا حِيْنَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ

کہ ابن زبیر سے کبھی کلام نہ کرونگی ، جب جدائی لمبی ہو گئی تو ابن زبیر نے سفارش کروائی ۔

فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا اُشَفِّعُ فِيْهِ اَبَدًا وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ فَلَمَّا طَالَ

عائشہ رضہ نے کہا واللہ میں کبھی سفارش قبول نہ کروں گی اور نہ اپنی نذر (یعنی قسم) توڑوں گی ۔ جب

نہیں اسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث میں غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاوے گا اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہیں ، اور اگر چوک ہے اسمیں تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو ، اجتہاد کی شرطیں علم فقہ میں مذکور ہیں اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہیں اسکو بہت علم اور فہم تیز چاہیے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب اور ہر تقدیر ثواب پاتا ہے کذا فی قول الشیخ رحمہ اللہ مختصرًا ابو ادریس عفی عنہ

وے یعنی تپ کا علاج سرد پانی سے نہانا ہے جو دھوپ سے یا گرم غذا اور دوا سے پیدا ہوئی ہو اور یہ نہیں کہ ہر ایک تپ کا یہی علاج ہے اسواسطے کہ عرب کا ملک گرم ہے اکثر اسی قسم کی وہاں تپ ہوتی ہیں رطب میں اسکو تپ یومی

ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ

ابن زبیر پر اسکو دیر ہوگئی ۔ تو مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن اسود

ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلٰى عَائِشَةَ

ابن عبد یغوث سے اس امر میں کلام کیا اور کہا کہ میں تم دونوں کو قسم دیکر کہتا ہوں کہ مجھے عائشہ رض کے پاس لے چلو

فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

اس لیے کہ عائشہ رض کو مجھ سے قطع رحمی کرنی حلال نہیں مسور اور عبد الرحمٰن اسکو اپنے ساتھ لے کر

حَتّٰى اسْتَأْذَنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَا السَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ أَنَدْخُلُ

حضرت عائشہ کے گھر آئے اور اذن طلب کیا اور السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا اور پوچھا کہ ہم اندر آ جائیں۔

قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا كُلُّنَا قَالَتْ نَعَمْ ادْخُلُوا كُلُّكُمْ وَلَا تَعْلَمُ أَنَّ مَعَهُمَا

عائشہ رض نے کہا آ جاؤ۔ انہوں نے کہا ہم سب آ جائیں اس نے کہا ہاں سب آ جاؤ اور اسکو معلوم نہ تھا ۔

ابْنَ الزُّبَيْرِ فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَاعْتَنَقَ عَائِشَةَ وَطَفِقَ

کہ ابن زبیر ان کے ساتھ ہے۔ جب اندر آگئے تو ابن زبیر بھی ان کے ساتھ پردہ کے اندر آگیا۔ اور عائشہ رض کے گلے چمٹ گیا اور اسکو

يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِيْ وَطَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يُنَاشِدَانِهَا إِلَّا كَلَّمَتْهُ

قسمیں دیتا تھا۔ اور روتا تھا۔ اور مسور اور عبد الرحمٰن بھی اسکو قسمیں دیکر کہتے تھے۔ کہ اس سے کلام کر

وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولَانِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ

اور اسکی توبہ قبول کر۔ اور کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسی جدائی سے جو تو نے کی ہے۔

مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَمَّا أَكْثَرُوا

نہی فرمائی ہے اور مسلمان کو تین دن رات سے زیادہ اپنے بھائی سے جدائی رکھنی حلال نہیں جب انہوں نے صلہ رحم کی

عَلٰى عَائِشَةَ مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيْجِ طَفِقَتْ تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِيْ وَتَقُوْلُ إِنِّيْ

نصیحت کی اور بہت ہی تنگ کیا تو عائشہ رض نے رونا شروع کر دیا اور کہنے لگی کہ میں نے قسم کھائی ہے ۔

نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيْدٌ فَلَمْ يَزَالَا بِهَا حَتّٰى كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِيْ نَذْرِهَا

اور قسم کا توڑنا سخت ہے مگر ان دونوں نے بچھا نہ چھوڑا یہاں تک کہ عائشہ رض نے ابن زبیر کے ساتھ کلام کیا اور اپنے نذر کے کفارہ میں

ذٰلِكَ أَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً وَكَانَتْ تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَتَبْكِيْ حَتّٰى تَبُلَّ

چالیس غلام آزاد کئے۔ اور اسکے بعد اس نذر کو یاد کر کے ایسی رویا کرتی تھی کہ اس کی چادر

دُمُوْعُهَا خِمَارَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

آنسوؤں سے تر ہو جایا کرتی تھی۔ روایت کی یہ بخاری نے اور روایت ہے عقبہ بن عامر رض سے

۱ و عائشہ رض ان دونوں کی خالہ تھیں ۱۲ ۔ ۲ تو وہ رویا کرتی تھی الخ عائشہ رض اس واسطے رویا کرتی تھی کہ انہوں نے نذر مانی تھی اور کہا تھا للہ علی نذر یعنی میرے ذمہ اللہ تعالیٰ کے لئے نذر ہے اور بالخصوص کسی چیز کا نام نہیں لیا تھا کہ اتنے غلام آزاد کروں گی یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گی یا ان کو پوشاک دوں گی تو ان کو احتیاط کا بڑا غم تھا کہ شاید چالیس غلام یا اس سے زیادہ کے آزاد کرنے سے بھی میرا نذر پورا نہ ہو گا معلوم ہوتا ہے کہ وہ حدیث نہیں پہنچی جس میں یہ مذکور ہے کہ نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور علماء یہی کہتے ہیں کہ مطلق نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ اور اس سے عائشہ رض کا کمال تقویٰ اور خشیت الٰہی معلوم ہوا ۱۲ عبد الاول الغزنوی السلفی۔

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَصَلَّى عَلَيْهِمْ بَعْدَ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احد کے مقتولوں کیطرف تشریف لیگئے پس نماز پڑھی

ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ

اوپر اُن کے بعد آٹھ برس کے مانند رخصت کرنے والے کے واسطے زندوں اور مردوں کے ولے اور منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا۔

إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ

کہ میں تمہارے آگے میر منزل ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور تمہارے وعدہ کی جگہ حوض ہے ف۱ اور

وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا

اس حوض کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے تمہارے پر اسکا ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگجاؤ گے

وَلٰكِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا

راوی نے کہا یہ پچھلی بار تھی جو دیکھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَلٰكِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكُمُ

تھا ف۲ متفق علیہ۔ اور ایک روایت میں ہے اور لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تم

الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ

دنیا کی رغبت کرو۔ اور آپسمیں لڑائی کرکے ہلاک ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ عقبہ نے کہا یہ پچھلی بار تھی کہ دیکھے

آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنِّي فَرَطٌ

حضرت ہم کو منبر پر دیکھا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں تمہارے واسطے میر منزل ہوں

لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ

اور تمہاری گواہی دینے والا ہوں مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں اپنے حوض کو اب دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین

مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ

کے خزانوں کی تالیاں عطا کی گئی ہیں یا زمین کی تالیاں اور اللہ کی قسم ہے کہ مجھے تمہارے مشرک ہونے کا

تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلٰكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَالْمُرَادُ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى قَتْلٰى

خوف نہیں ہے لیکن یہ خوف ہے کہ تم دنیا کی رغبت کرنے لگجاؤ ۔ (اور کہا مؤلف نے) اور صلوٰۃ سے مراد

أُحُدٍ الدُّعَاءُ لَهُمْ لَا الصَّلٰوةُ الْمَعْرُوفَةُ وَعَنْ أَبِي زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ

دعا ہے کہ اُن کے لیئے کی گئی نہ نماز معروف ف۳ ف۴ اور روایت ہے ابو زید عمرو بن اخطب انصاری

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ

رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر تشریف لے گئے۔

ف۱ پھر آپ اُس جگہ تشریف لاتے ۱۲ ف۲ یعنی تمہارے ملنے کے وعدہ کی جگہ ۱۲ ف۳ یعنی اس کے بعد پھر میں نے آپکو نہیں دیکھا ف۴ یعنی نماز جنازہ کی مراد نہیں ۱۲ ف کہا بعضے علماء نے کہ یہی حضرتؐ نے اُن پر نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہے اور حضرت شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ مراد صلوٰۃ سے نماز جنازہ کی ہے اور یہ مؤید ہے مذہب حنفیہ کی کہ وہ قائل ہیں نماز پڑھنے کی شہداء پر اور شافعیہ کے نزدیک کہ وہ قائل نہیں اُن کی مراد دعا ہے جیسے کہ امام نوویؒ نے خود کہا اس حدیث کے آخر میں کہ مراد صلوٰۃ سے دعا ہے ۱۲ محررہ ابو احمد عبدالغفور الغزنوی عفی عنہ

فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ حَتّٰى حَضَرَتِ

اور ہم کو خطبہ سنایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا آپ منبر پر سے اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ سنایا یہاں تک کہ

الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ

عصر کا وقت ہوگیا پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ پڑھا یہانتک کہ سورج غروب ہوگیا پس آپنے ہم کو جو ہوا ہے اور

وَمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

جو آئندہ ہونیوالا ہے سب کی خبر دی پس ہم میں سے زیادہ علم والا زیادہ یاد رکھنے والا ہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے

قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اسکو ادا کرے اور جسنے

نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ

نذر مانی ہو خدا کی نافرمانی کی سو اسکو نہ کرے۔ روایت کی بخاری نے ف۳ اور ام شریک رضہ سے

اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ وَقَالَ

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو گرگٹوں کے قتل کرنے کا امر فرمایا اور فرمایا

كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

کہ یہ ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو پھونک لگاتا تھا متفق علیہ ف۴ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو گرگٹ کو پہلی چوٹ میں مار ڈالے گا

كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً

اُسکو اتنا اتنا ثواب ہے۔ اور جو اُسکو دوسری چوٹ میں مارے گا اسکو اتنا اور اتنا

لِدُونِ الْأُولٰى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً

ثواب ہے مگر پہلے سے کم اور جو تیسری چوٹ میں مارے گا۔ اسکو اتنا اور اتنا ثواب ہے۔

لِدُونِ الثَّانِيَةِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ

لیکن دوسری بار سے کم اور ایک روایت میں ہے کہ جو گرگٹ کو پہلی چوٹ میں مارے

لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ

اُسکے لیے سو نیکی لکھی جاتی ہے۔ اور دوسری چوٹ میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی

ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ الْوَزَغُ الْعِظَامُ مِنْ سَامِّ أَبْرَصَ

کم روایت کی یہ مسلم نے اہل لغت نے کہا کہ وزغ نام ہے بڑی گرگٹ کا ہے۔

سو میں ذرا لاتو تیاک

ف۱ تو ایسا ہوا ہے الخ یعنی وقائع اور حوادث اور عجائب و غرائب قیامت تک کے مجمل یا مفصل بیان فرمائے پس اسمیں بہت معجزے ہوئے ۱۲ ابو ادریس عفی عنہ ف۲ یعنی نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج کا کرنا ادا کرنا واجب ہے اور اگر خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماں باپ سے نہ بولنا دعوت قبول نہ کرنا قبروں پر جھنڈی نشان چڑھانا وہاں چراغاں کرنا پیر شہید کی چوٹی پردہ کہنا محرم میں لڑکوں کو فقیر بنانا تعزیے کے سامنے ایک پاؤں پر رات بھر کھڑے رہنا ڈھول بجا کر رات جگا کرنا اسی طرح اور خرافات کرنا سراسر شریعت کے خلاف ہیں اول تو ان کاموں کی منت مانی ہو تو ہرگز ادا نہ کرے ف۳ یعنی خلاصہ یہ ہے کہ طاعت کی نذر کی وفا لازم ہے اور معصیت کی نذر کی وفا ہرگز جائز نہیں اور اسکا کفارہ بھی لازم نہیں ۱۲ شرح ملخصاً وت ف۴ یعنی جب ابراہیم کو نمرود نے آگ میں جلانے کو پھونک مارتا تھا اسلئے اس ذات کے مارنے میں ثواب ہے ۱۲ ف

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا

فرمایا کہ ایک مرد نے کہا کہ میں آج رات کو صدقہ کروں گا۔ سو اپنا صدقہ لیکر نکلا اور چور کے

فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

ہاتھ میں رکھ آیا تو صبح کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو چور پر صدقہ کیا گیا اُسنے کہا الٰہی

لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ

تیرا ہی شکر ہے۔ میں اب اور خیرات کرونگا۔ وہ اپنی خیرات لیکر نکلا اور عورت حرامکار کے

زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ

ہاتھ میں رکھ آیا صبح کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات کو حرامکار عورت کو خیرات ملی سو اس مرد نے کہا الٰہی تیری ہی

الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ

حمد ہے میں رات کو پھر خیرات کرونگا۔ وہ اپنی خیرات لیکر نکلا اور غنی کے ہاتھ میں

غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

رکھ آیا صبح کو لوگ گفتگو کرنے لگے کہ رات مالدار کو خیرات دی گئی۔ اسنے کہا الٰہی تیرا ہی شکر ہے۔

عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ

کہ چور اور زانیہ اور مالدار کو خیرات دی گئی تو اُسکو خواب میں کہا گیا۔ تیری خیرات تو قبول ہوئی۔ چور کی خیرات تو

فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا

اسلئے کہ شاید چور اس سبب چوری سے باز رہے اور حرامکار عورت کی خیرات اسلئے کہ شاید وہ خیرات کا مال پاکر حرام کاری سے باز رہے

وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا آتَاهُ اللهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ بِلَفْظِهِ وَ

اور مالدار کی خیرات اسلئے کہ شاید وہ مالدار سوچے اور عبرت پکڑے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اُس مال میں سے جو اللہ نے اسکو دیا ہے خرچ کرے۔ روایت

مُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ مضمون روایت کیا ہے و مسلم نے اور انہی ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دعوت میں حضرت صلعم کے

فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا

ساتھ تھے لگے بازو کا گوشت آپکو دیا گیا اور بازو کا گوشت آپکو پسند آتا تھا۔ حضرت صلعم نے اُسمیں سے دانت سے نوچ نوچ کر کھایا۔ پھر فرمایا کہ میں

سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذٰلِكَ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَ

قیامت کے دن سب لوگوں کا سردار ہونگا تم جانتے ہو اسکا کیا سبب ہے اللہ تعالیٰ پہلوں اور پچھلوں کو

ف معلوم ہوا کہ خیرات اور صدقہ کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگر بیجا واقعی سے بے موقع خرچ ہو جاوے نیت خالص چاہیے۔ ف۲ یعنی اسلئے کہ سب میری شفاعت کے محتاج ہونگے اور میں قیامت کے دن سب لوگوں کا سردار ہونگا اور غرض سید کے دو معنی ہیں اول مالک متصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کر رسول خدا صلعم کسی چیز کے سید نہیں بلکہ سوائے باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی ... نہیں جانتے اسمعنی سے حدیث میں ... اور دوسرے ... کی طرف ... اور وہ سب لوگوں ... ہے اور ... اس حدیث میں اسی معنی کی تفصیل مذکور ہے۔

الآخرين في صعيد واحد فينظرهم الناظر ويسمعهم الداعي وتدنو

پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کریگا اس طرح کہ ایک دیکھنے والا ان سب کو دیکھ سکیگا اور ایک بلانیوالا ان سب کو آواز سنا سکیگا - اور سورج

منهم الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا يطيقون ولا يحتملون

ان کے نزدیک ہو جائیگا پس لوگ اس غم اور رنج کو پہونچیں جس کی ان کو طاقت نہ ہوگی اور نہ اسکی برداشت کر سکینگے

فيقول الناس ألا ترون إلى ما أنتم فيه ألا ترون إلى ما بلغكم ألا تنظرون من

پس آپس میں کہینگے کیا تم دیکھتے نہیں اس مصیبت کو جس میں تم سب مبتلا ہو کیا تم دیکھتے نہیں کس نوبت کو پہنچ گئے ہو - ایسے شخص کو کیوں

إلى من يشفع لكم إلى ربكم فيقول بعض الناس لبعض أبوكم آدم فيأتونه

نہیں دیکھتے جو تمہارے رب کے پاس تمہاری سفارش کرے - پھر ایک دوسرے کو کہینگے کہ اپنے باپ آدم کے پاس چلو پھر اُنکے پاس آوینگے

فيقولون يا آدم أنت أبو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه

اور کہینگے اے آدم تو سب انسانوں کا باپ ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح تجھ میں پھونکی

وأمر الملائكة فسجدوا لك وأسكنك الجنة ألا تشفع لنا إلى ربك ألا

اور فرشتوں کو حکم کیا کہ تجھے سجدہ کریں انہوں نے سجدہ کیا اور تجھے بہشت میں جگہ دی کیا تو اپنے رب کے پاس آج ہماری سفارش نہیں کرتا کیا

ترى إلى ما نحن فيه وما بلغنا فيقول إن ربي غضب غضبا لم يغضب

تو اس رنج کو نہیں دیکھتا جس میں ہم مبتلا ہیں اور جو ہم کو پہونچا ہے آدم کہینگے کہ آج میرا رب ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ اس سے

قبله مثله ولا يغضب بعده مثله وإنه نهاني عن الشجرة فعصيت

پہلے ایسا غضبناک ہوا اور نہ آئندہ کو ہوگا - اور میرے رب نے مجھ کو ایک درخت سے منع کیا تھا میں نے بیفرمانی کی

نفسي نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري اذهبوا إلى نوح فيأتون نوحا

آج مجھے اپنی جان کا فکر ہے اپنی جان کا فکر ہے اپنی جان کا فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ تم نوح کے پاس جاؤ - لوگ نوح کے پاس آوینگے

فيقولون يا نوح أنت أول الرسل إلى أهل الأرض وقد سماك الله عبدا

اور کہینگے اے نوح تو زمین والوں کی طرف سب سے پہلا رسول ہے اور اللہ تعالیٰ نے بندہ بہت

شكورا ألا ترى إلى ما نحن فيه ألا ترى إلى ما بلغنا ألا تشفع لنا إلى ربك

شکر کرنیوالا تیرا نام رکھا ہے کیا تو دیکھتا نہیں اس رنج کو جس میں ہم مبتلا ہیں کیا تو دیکھتا نہیں جس حالت کو ہم پہنچے ہیں کیا تو اپنے رب کے پاس

فيقول إن ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب

ہماری سفارش نہیں کرتا - وہ کہیگا آج میرا رب ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ ایسا کبھی آگے ہوا ہے اور نہ آئندہ کو

بعده مثله وإنه قد كانت لي دعوة دعوت بها على قومي نفسي نفسي

ہوگا - اور میں نے اپنی قوم پر ایک دعا کی تھی مجھے اپنی جان کا فکر ہے مجھے اپنی جان کا فکر ہے

نَفْسِي اِذْهَبُوا اِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوا اِلَى اِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ اِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ

مجھے اپنی جان کا فکر ہے۔ تم کسی اور پاس جاؤ تم ابراہیم کے پاس جاؤ لوگ ابراہیم کے پاس آکر کہینگے۔

يَا اِبْرَاهِيمُ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ

اے ابراہیم تو زمین والوں میں سے اللہ تعالیٰ کا نبی اور اسکا خلیل ہے اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر

اَلَا تَرَى اِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ

کیا تو نہیں دیکھتا اس مصیبت کو جس میں ہم مبتلا ہو رہے ہیں۔ ابراہیم ان کو کہیگا کہ آج میرا رب ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ

يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّي كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلٰثَ

کبھی پہلے ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔

كَذَبَاتٍ نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوا اِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوا اِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى

مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کی ہے۔ مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔ تم کسی اور پاس جاؤ۔ تم موسیٰ کے پاس جاؤ۔ لوگ آکر کہینگے

فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى

اے موسیٰ تو اللہ تعالیٰ کا رسول ہے تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے سبب لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

النَّاسِ اِشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ اَلَا تَرَى اِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ اِنَّ رَبِّي قَدْ

تو اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کر کیا تو نہیں دیکھتا اس رنج کو جس میں ہم مبتلا ہیں۔ موسیٰ کہیگا کہ آج میرا رب ایسا

غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ

غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبھی پہلے ایسا ہوا تھا۔ اور نہ آئندہ کو ہوگا

وَاِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوا اِلَى غَيْرِي

میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا جسکے قتل کرنیکا مجھے حکم نہ تھا مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا فکر ہے تم کسی اور پاس جاؤ تم

اِذْهَبُوا اِلَى عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى اَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَ

عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ لوگ عیسیٰ کے پاس آکر کہینگے تو اللہ تعالیٰ کا رسول اور

كَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اِشْفَعْ لَنَا

اسکا کلمہ ہے جو مریم کیطرف ڈالا تھا اور اس کی روح ہے اور تو نے جھولے میں لوگوں سے کلام کیا تو اپنے رب کے پاس ہماری

اِلَى رَبِّكَ اَلَا تَرَى اِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى اِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ

سفارش کر کیا تو اس مصیبت کو نہیں دیکھتا جس میں ہم مبتلا ہو رہے ہیں۔ عیسیٰ کہیگا کہ آج میرا رب ایسا غضبناک ہوا ہے

غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي

کہ نہ کبھی پیچھے ایسا غضبناک ہوا ہے نہ ہوگا۔ اور کوئی گناہ ذکر نہیں فرمایا۔ اور کہیگا مجھے اپنی جان کی فکر ہے۔

نَفْسِی نَفْسِی اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِی اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ

مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ تم محمد کے پاس جاؤ لوگ محمد صلی اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَیَاْتُوْنِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ

علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونگے اور کہینگے اے محمد تو اللہ تعالی کا رسول اور نبیوں کا

الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی

تو ہے۔ اللہ تعالی نے تیرے پہلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں تو اپنے رب کے پاس

رَبِّكَ اَلَا تَرٰی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ فَاَنْطَلِقُ فَاٰتِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا

ہماری سفارش کر کیا آپ دیکھتے نہیں اس سختی کو جس میں ہم مبتلا ہیں۔ میں چلکر عرش کے نیچے آؤنگا اور اپنے رب کے آگے سجدہ میں

لِرَبِّیْ ثُمَّ یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَیْهِ مَا لَمْ یَفْتَحْهُ عَلٰی

میں گر جاؤنگا۔ پھر اللہ تعالی اپنی حمد اور اچھی ثنا میرے دل میں القا کرے گا کہ وہ کسی کے دل میں

اَحَدٍ قَبْلِیْ ثُمَّ یُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَ

ڈالی نہیں گئی۔ پھر کہا جائے گا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھا جو سوال کرے گا تجھے عطا کیا جائیگا اور تو سفارش کر تیری سفارش قبول کی جائے گی۔

رْفَعُ رَاْسِیْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ یَا رَبِّ فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ

میں سر اٹھا کر عرض کرونگا اے میرے رب میری امت اے میرے رب میری امت اے میرے رب میری امت تو کہا جائے گا۔ اے محمد تو

اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

اپنی امت میں سے جن پر کچھ حساب نہیں جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے انہیں داخل کر دے

وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ

اور وہ لوگ دوسرے دروازوں میں سب لوگوں کے شریک ہونگے پھر آپ نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی

بِیَدِهٖ اِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ اَوْ

جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں میں اسقدر فاصلہ ہے جسقدر مکہ اور ہجر یا

كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مکہ اور بصرے میں ہے متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ سے

قَالَ جَاءَ اِبْرَاهِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ اِسْمٰعِیْلَ وَبِابْنِهَا اِسْمٰعِیْلَ وَ

کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسمعیل کی والدہ اور بیٹے اسمعیل کو جبکہ وہ والدہ

هِیَ تُرْضِعُهٗ حَتّٰی وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَیْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِیْ اَعْلَی

انکو دودھ پلاتی تھی لایا دونوں کو مسجد کے اوپر کی طرف زمزم کی اوپر

۱ یعنی جنت کے دروازے اسقدر کشادہ ہیں ۱۲

المسجد وليس بمكة يومئذ احد وليس بها ماء فوضعهما هنالك و

درخت کے پاس بیت اللہ کے قریب مسجد کے اوپر کی طرف اور مکہ میں کوئی آدمی نہ تھا اور نہ وہاں پانی تھا ان دونوں کو وہاں چھوڑ کر ان کے پاس

وضع عندهما جرابا فيه تمر وسقاء فيه ماء ثم قفى ابراهيم منطلقا

ایک تھیلا جس میں کچھ کھجوریں تھیں اور ایک مشکیزہ جس میں پانی تھا رکھ کر واپس چلا گیا۔ اسمٰعیل کی والدہ اسکے

فتبعته ام اسمعيل فقالت يا ابراهيم اين تذهب وتتركنا بهذا الوادي

پیچھے پیچھے ہولی اور کہا کہ اے ابراہیم تو ہم کو اس جنگل میں جہاں نہ کوئی انیس

ليس فيه انيس ولا شيء فقالت له ذلك مرارا وهو لا يلتفت قالت له الله

اور نہ کوئی چیز ہے چھوڑ کر کہاں جاتا ہے اس نے کئی بار پکار کر کہا مگر ابراہیم نے اسکی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھی اسمٰعیل کی والدہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے

امرك بهذا قال نعم قالت اذا لا يضيعنا ثم رجعت فانطلق ابراهيم صلى الله

یہ حکم کیا ہے۔ ابراہیم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تب اللہ ہم کو ضائع نہ کرے گا یہ کہکر واپس چلی آئی۔ اور ابراہیم

عليه وسلم حتى اذا كان عند الثنية حيث لا يرونه استقبل بوجهه البيت

چلا گیا۔ جب ثنیہ کے پاس جہاں سے ان کو وہ نظر نہ آتا تھا پہنچا تو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا

ثم دعا بهؤلاء الدعوات فرفع يديه فقال رب اني اسكنت من ذريتي

کر دعا کی کہ اے میرے رب میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو اس زمین میں بسایا ہے۔

بواد غير ذي زرع حتى بلغ يشكرون وجعلت ام اسمعيل ترضع اسمعيل

کہ جس میں کھیتی نہیں یشکرون تک یہ دعا کی اور چلا گیا اسمٰعیل کی ماں اسمٰعیل کو دودھ پلاتی

وتشرب من ذلك الماء حتى اذا نفد ما في السقاء وعطشت وعطش

اور اس پانی میں سے پیتی رہی یہاں تک کہ مشک کا پانی تمام ہوگیا اور اسکو اور اسکے بیٹے کو پیاس

ابنها وجعلت تنظر اليه يتلوى او قال يتلبط فانطلقت كراهية ان

لگی اور وہ اپنے لڑکے کو دیکھتی کہ لوٹ رہا ہے یا زمین پر لوٹتا ہے یہ حالت دیکھ نہ سکی تو وہاں سے

تنظر اليه فوجدت الصفا اقرب جبل في الارض يليها فقامت عليه ثم

اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور جبل صفا کو نزدیک دیکھ کر اس پر گئی پھر

استقبلت الوادي تنظر هل ترى احدا فلم تر احدا فهبطت من الصفا

میدان کی طرف دیکھنے لگی کہ کوئی آدمی نظر آئے۔ مگر اسکو کوئی نظر نہ آیا پھر صفا سے اتری

حتى اذا بلغت الوادي رفعت طرف درعها ثم سعت سعي الانسان

جب میدان میں آئی اپنے کرتہ کا دامن اٹھا کر اور بھاگی جیسے آدمی

الجهود حتى جاوزت الوادي ثم أتت المروة فقامت عليها فنظرت هل

تکلیف اٹھا کر شنے پھر گئی کرتی ہے - یہاں تک کہ میدان سے گذر کر مروہ پر آئی اور اسپر کھڑی ہو کر چاروں طرف

ترى أحدا فلم تر أحدا ففعلت ذلك سبع مرات قال ابن عباس رضي

دیکھا کہ کوئی نظر آیا | اسی طرح سات دفعہ وہاں آئی گئی ف۱ ابن عباس رضی نے

الله عنهما قال النبي صلى الله عليه وسلم فلذلك سعي الناس بينهما فلما

کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی لیے لوگ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان بھاگتے ہیں ف۲ پھر جب

أشرفت على المروة سمعت صوتا فقالت صه تريد نفسها ثم تسمعت

مروہ پر چڑھتی تو ایک آواز سنی اور اپنے کو کہا چپ رہ - پھر کان لگا کر سنا -

فسمعت أيضا فقالت قد أسمعت إن كان عندك غواث فإذا

تو پھر وہی آواز آئی - اسنے کہا تو نے بیشک سنا دیا اگر تیرے پاس فریاد رسی ہے - یعنی فریاد رسی کر - تو ناگاہ دیکھتی کیا ہے کہ

هي بالملك عند موضع زمزم فبحث بعقبه أو قال بجناحه حتى ظهر الماء

زمزم کی جگہ کے نزدیک ایک فرشتہ ہے کہ اسنے اپنی ایڑی یا بازو سے زمین کو کھود دیا یہاں تک کہ پانی نکل آیا

فجعلت تحوضه وتقول بيدها هكذا وجعلت تغرف من الماء في

اسمٰعیل کی والدہ وہاں حوض سا بنا کر پانی کو گھیرتی تھی - اور ہاتھ سے اشارہ کرتی تھی - اور چلو بھر بھر کر

سقائها وهو يفور بعد ما تغرف وفي رواية بقدر ما تغرف قال ابن عباس

مشک میں ڈالتی جاتی تھی اور اسکے چلو بھرنے کے بعد پانی فوارہ کی طرح جوش مارتا چلا آتا تھا - ابن عباس

رضي الله عنهما قال النبي صلى الله عليه وسلم رحم الله أم إسمعيل لو تركت

رضی نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسمٰعیل کی ماں پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتی تو زمزم چشمہ

زمزم أو قال لو لم تغرف من الماء لكانت زمزم عينا معينا قال صلى الله عليه وسلم فشربت

ہو جاتا یا فرمایا اگر وہ پانی نہ اٹھاتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسنے پانی پیا اور لڑکے کو دودھ دیا

وأرضعت ولدها فقال لها الملك لا تخافوا الضيعة فإن ههنا بيتا لله تعالى

اور فرشتے نے اسکو کہا کہ تم ضائع ہونے کا خوف مت کرو کہ یہ لڑکا اور اسکا باپ یہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ایک

يبنيه هذا الغلام وأبوه وإن الله لا يضيع أهله وكان البيت مرتفعا

گھر بنائیں گے اور اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو ضائع نہ کریگا - اور بیت کی جگہ ٹیلے کی طرح اونچی تھی

من الأرض كالرابية تأتيه السيول فتأخذ عن يمينه وعن شماله فكانت كذلك

اور رو کا پانی - اسکے دائیں بائیں سے نکل جایا کرتا تھا - اسمٰعیل کی

ف۱ یعنی صفا اور مروہ کے درمیان سات دفعہ پھرتی

ف۲ یعنی حج وعمرہ کرتے ہوئے الا العذر لکا فیہ لمن سعی فیہ

حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِّنْ جُرْهُمَ اَوْ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِيْنَ مِنْ

ماں اسی طرح رہتی رہی کہ جرہم کے قبیلے میں سے کچھ مسافر یا جرہم میں سے ایک گھر کے لوگ

طَرِيْقِ كَدَآءَ فَنَزَلُوْا فِيْ اَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَاَوْا طَآئِرًا عَآئِفًا فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا

کدا کے رستے سے آ نکلے اور مکہ کے نیچے کی طرف ڈیرا ڈالا۔ اور ایک جانور کو اڑتا دیکھکر کہنے لگے کہ یہ جانور

الطَّآئِرَ لَيَدُوْرُ عَلٰى مَآءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِيْ وَمَا فِيْهِ مَآءٌ فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا اَوْ

پانی کے گرد پھرا کرتا ہے۔ بہت مدت سے ہم اس میدان میں آتے جاتے ہیں کبھی پانی یہاں نظر نہیں آیا۔ انہوں نے ایک دو آدمی خبر لانیوالے بھیجے

جَرِيَّيْنِ فَاِذَا هُمْ بِالْمَآءِ فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ فَاَقْبَلُوْا وَاُمُّ اِسْمٰعِيْلَ عِنْدَ الْمَآءِ

وہ اس جگہ پانی دیکھ آئے اور انکو خبر کی پانی کی خبر سنکر یہ لوگ آ گئے اور اسمٰعیل کی ماں کو پانی کے پاس دیکھکر کہا

فَقَالُوْا اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَّا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَآءِ

کہ آیا ہم کو اذن دیتی ہے کہ ہم تیرے پاس اتریں۔ اسنے کہا ہاں مگر اس شرط سے اذن دیتی ہوں کہ اس پانی میں تمہارا دعوے کچھ نہ ہوگا

قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْفٰى ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ

انہوں نے منظور کرکے کہا کہ ہاں ف ابن عباس کہتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس خبر لانے والے نے اسمٰعیل کی ماں

وَهِيَ تُحِبُّ الْاُنْسَ فَنَزَلُوْا فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اَهْلِيْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا

ماں کو اس حالت میں پایا کہ وہ انس کو چاہتی تھی سو لوگ وہاں اتر پڑے اور آدمی بھیجکر گھر کے لوگ بھی منگوا لیئے اور وہاں مستقیم ہو گئے

بِهَا اَهْلَ اَبْيَاتٍ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ

تاکہ وہاں کئی گھر ہو گئے۔ اور لڑکا بھی جوان ہو گیا اور ان لوگوں سے اسنے عربی زبان سیکھ لی۔ جب وہ جوان ہو گیا تو ان لوگوں

حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّآ اَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ امْرَاَةً مِّنْهُمْ وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَجَآءَ

کو اس سے محبت پیار ہو گیا۔ جب بالغ ہوا تو انہوں نے اپنے خاندان میں سے ایک عورت سے اسکا نکاح کر دیا اور اسکی ماں فوت ہو گئی

اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمٰعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمٰعِيْلَ فَسَاَلَ

اسمٰعیل کی شادی ہو چکنے کے بعد ابراہیم ع اپنی چھوڑی ہوئی چیز کو تلاش کرتا کرتا آیا۔ اور اسمٰعیل کو گھر میں نہ پاکر

امْرَاَتَهٗ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَصِيْدُ لَنَا ثُمَّ سَاَلَهَا

اسکی عورت سے پوچھا۔ عورت نے کہا کہ ہمارے لیئے کچھ لینے گیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہمارے لیئے شکار کرنے گیا ہے

عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَّشِدَّةٍ وَّ

ابراہیم ع نے عورت سے ان کی معاش کا حال پوچھا۔ عورت نے شکایت کرکے کہا کہ ہم تنگی اور سختی میں ہیں

شَكَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُوْلِيْ لَهٗ

ابراہیم نے کہا جب تیرا خاوند آئے تو اسکو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ اپنے

ف١ یعنی پانی میں ہمارا دعوے کچھ نہوگا۔ ف٢ یعنے تنہائی کی وحشت سے تنگ آکر۔ ف٣ یعنی اہل وعیال۔ ف٤ یعنے کم انکو۔ اللهم اغفر لنا اجمعين

تُغَیِّرُ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمٰعِیْلُ كَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَیْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَكُمْ

دروازہ کی دہلیز بدل ڈالے جب اسمٰعیل آیا تو کچھ قرائن وعلامات سے معلوم کرکے پوچھا کہ یہاں کوئی

مِّنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَیْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَاَلَنَا عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَسَاَلَنِیْ

آیا تھا عورت نے کہا ہاں ایک بوڑھا آدمی ایسا اور ایسا آیا تھا جس نے تیرا حال پوچھتا تھا میں نے اسکو حال بتایا پھر اس نے

كَیْفَ عَیْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا فِیْ جَهْدٍ وَّشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ اَوْصَاكِ بِشَیْءٍ قَالَتْ

معاش کا حال پوچھا میں نے کہا ہم تنگی وسختی میں ہیں۔ اسمٰعیل نے کہا وہ شخص کچھ کہہ بھی گیا ہے عورت نے کہا

نَعَمْ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ لَكَ غَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ

ہاں تجھے سلام کہتا تھا اور کہتا تھا کہ تو اپنے دروازہ کی دہلیز بدل ڈال۔ اسمٰعیل نے کہا وہ میرا

اَبِیْ وَقَدْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُفَارِقَكِ اِلْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ

باپ تھا اور مجھے کہہ گیا ہے کہ تجھ سے جدائی کر دوں تو اپنے کنبے میں چلی جا پس اسکو طلاق دیکر ان میں سے دوسری عورت سے

اُخْرٰی فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِیْمُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ یَجِدْهُ فَدَخَلَ

نکاح کر لیا۔ پھر جتنی مدت اللہ تعالیٰ نے چاہا ابراہیم ان کے پاس نہ آیا۔ بعد پھر آیا اور اسمٰعیل کو گھر میں موجود نہ پاکر اسکی

عَلَی امْرَاَتِهٖ فَسَاَلَ عَنْهُ قَالَتْ خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا قَالَ كَیْفَ اَنْتُمْ وَسَاَلَهَا

عورت کے پاس آیا اور اسکا حال پوچھا عورت نے کہا ہمارے لئے کچھ لینے گیا ہے۔ ابراہیم نے کہا تم کس طرح ہو اور

عَنْ عَیْشِهِمْ وَهَیْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَیْرٍ وَّسَعَةٍ وَّاَثْنَتْ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ

تمہاری گذران کس طرح ہے عورت نے کہا ہم خیریت سے خوش گذران ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی۔ ابراہیم نے کہا

مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ

تمہارا کھانا کیا ہے۔ عورت نے کہا گوشت۔ ابراہیم نے کہا تم کیا پیا کرتی ہو۔ عورت نے کہا پانی۔ ابراہیم نے دعا کی یا الٰہی تو

لَهُمْ فِی اللَّحْمِ وَالْمَاءِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَكُنْ لَهُمْ یَوْمَئِذٍ

انکے گوشت اور پانی میں برکت کر۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور ان دنوں میں غلہ انکے استعمال میں نہ تھا۔

حَبٌّ وَّلَوْ كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِیْهِ قَالَ فَهُمَا لَا یَخْلُوْ عَلَیْهِمَا اَحَدٌ بِغَیْرِ

اگر ہوتا تو ضرور انکے لئے غلہ کی برکت کی دعا بھی کرتے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مکہ کے سوا یہ دونوں ؎۲ اور جگہ

مَكَّةَ اِلَّا لَمْ یُوَافِقَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَجَاءَ فَقَالَ اَیْنَ اِسْمٰعِیْلُ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ

کسی سے موافق نہیں آتے ؎۳ اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم آئے اور کہا اسمٰعیل کہاں ہے اسکی عورت نے کہا

ذَهَبَ یَصِیْدُ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ اَلَا تَنْزِلُ فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ قَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ

شکار کو گیا ہے اور کہا تم اترو۔ تا کھانا اور پانی ہو۔ ابراہیم نے کہا تمہارا کھانا

؎۱ یعنی خدا تعالیٰ کا سب کچھ دیا ہوا ہے کسی چیز کی کمی نہیں ۱۲

؎۲ گوشت اور پانی ۱۲

؎۳ یعنی اور جگہ اگر کوئی ان دونوں پر اکتفا کیا چاہے تو نہیں کر سکتا ۱۲

؎۴ یعنی پھر وہ بھی آجائے گا ۱۲

وَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ

پینا کیا ہے عورت نے کہا ہم گوشت کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں ابراہیم نے کہا یا اللہ برکت دے ان کے

طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا بَرَكَةُ دَعْوَةِ

کھانے اور پینے میں فرمایا کہ یہ تمہارے ابراہیم کی دعا کی برکت ہے

اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فَاِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَمُرِيْهِ يُثَبِّتْ عَتَبَةَ

پھر ابراہیم نے کہا جب تیرا خاوند آوے تو میرا سلام کہہ اور پھر کہہ اس کو اپنے دروازہ کی دہلیز قائم

بَابِهِ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمٰعِيْلُ قَالَ هَلْ اَتَاكُمْ مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ اَتَانَا شَيْخٌ حَسَنُ

رکھ جب اسمٰعیل آیا تو پوچھا کہ یہاں کوئی آیا تھا عورت نے مدح و ثنا کرکے کہا کہ ہاں ایک بوڑھا خوش

الْهَيْئَةِ وَاَثْنَتْ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِيْ عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَسَاَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا

شکل خوش منظر آیا تھا اور مجھ سے تیرا حال پوچھا تھا اور کہا تھا کہ تمہاری گذران کس طور سے

فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّا بِخَيْرٍ قَالَ فَاَوْصَاكِ بِشَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ

ہے میں نے اسکو حال سنا دیا اور کہا کہ ہم خوش و خورم ہیں اسمٰعیل نے کہا تجھے کچھ کہہ بھی گیا ہے عورت نے کہا ہاں تجھے سلام کہتا تھا

السَّلَامَ وَيَاْمُرُكَ اَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ اَبِيْ وَاَنْتِ الْعَتَبَةُ اَمَرَنِيْ اَنْ

اور فرمایا تھا کہ تو اپنے دروازہ کی دہلیز قائم رکھ اسمٰعیل نے کہا وہ میرا باپ تھا اور تو دہلیز ہے مجھے حکم کر گیا ہے

اُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِسْمٰعِيْلُ يَبْرِيْ

کہ تجھے اپنے ساتھ رکھوں پھر جتنا مقدر تھا ابراہیم نے آنے میں دیر کی پھر مدت بعد آیا اور اسمٰعیل

نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيْبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَآهُ قَامَ اِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ

زمزم کے پاس نیچے درخت کے تیر بنا رہا تھا اسمٰعیل ان کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور دونوں اسی طور سے ملے

الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ قَالَ يَا اِسْمٰعِيْلُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِاَمْرٍ قَالَ

جیسے باپ بیٹے ملا کرتے ہیں پھر ابراہیم نے کہا اے اسمٰعیل اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم کیا ہے اسمٰعیل نے کہا

فَاصْنَعْ مَا اَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِيْنُنِيْ قَالَ وَاُعِيْنُكَ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ

جو کچھ تیرے رب نے امر کیا ہے وہ بجا لا ابراہیم نے کہا تو میری مدد کریگا اس نے کہا ہاں میں تیری مدد کرونگا ابراہیم نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے

اَنْ اَبْنِيَ بَيْتًا هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى اَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ

کہ یہاں ایک گھر بناؤں اور ایک بلند ٹیلے کی طرف اشارہ کیا تھا بس اسوقت

رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ اِسْمٰعِيْلُ يَاْتِيْ بِالْحِجَارَةِ وَاِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْ

گھر کی دیواریں بنائی گئیں اسمٰعیل پتھر لاتے تھے اور ابراہیم بناتا تھا

حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَ

تاکہ بنا بلند ہوگئی پھر اس پتھر کو لا کر اسکے لیئے رکھدیا ابراہیم ؑ اسپر کھڑا ہوکر بناتا تھا۔ اور

إِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ

اسمٰعیل ؑ اسکو پتھر پکڑاتا جاتا تھا۔ اور دونوں دعا کرتے تھے۔ یا الٰہی ہمسے قبول کر بیشک تو سنتا

الْعَلِيمُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَرَجَ بِإِسْمٰعِيلَ وَأُمِّ إِسْمٰعِيلَ مَعَهُمْ شَنَّةٌ

جانتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ابراہیم ؑ اسمٰعیل ؑ اور اسکی ماں کو لے کر نکلا اور اُنکے ساتھ ایک

فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا

مشک پانی کی تھی۔ اسمٰعیل ؑ کی ماں مشک سے پانی پیتی تھی اور لڑکے کو دودھ پلاتی تھی تاکہ

حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلٰى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ

مکہ میں پہنچے اسکو درخت کے نیچے بٹھا کر ابراہیم ؑ گھر کو لوٹ گیا۔ اسمٰعیل ؑ کی ماں اُسکے پیچھے پیچھے

إِسْمٰعِيلَ حَتّٰى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءَ نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِلٰى مَنْ تَتْرُكُنَا

جاتی تھی جب کداء میں پہنچے تو اس نے پیچھے سے پکارا کر اسے ابراہیم ؑ تو ہم کو کس کے پاس چھوڑ کر چلا ہے۔

قَالَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَتْ رَضِيتُ بِاللّٰهِ فَرَجَعَتْ وَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ

ابراہیم ؑ نے کہا اللہ تعالیٰ کے پاس عورت نے کہا میں اللہ تعالیٰ پر خوش خورم ہوں یہ کہکر واپس لوٹ آئی اور مشک سے پانی

الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلٰى صَبِيِّهَا حَتّٰى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ

پیتی اور اپنے لڑکے کو دودھ پلاتی رہی یہاں تک کہ پانی تمام ہوگیا۔ اُسنے دل میں خیال کیا کہ اگر میں جاکر دیکھوں

لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ

تو شاید کوئی آدمی نظر آجائے۔ راوی نے کہا وہ صفا پر چڑھ گئی اور دیکھنے لگی کہ کوئی دکھائی دے

تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ الْمَرْوَةَ وَفَعَلَتْ

مگر اُسکو کوئی دکھائی نہ دیا۔ جب میدان میں آئی تو بھاگ کر مروہ پر چڑھی اور کئی مرتبہ

ذٰلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ الصَّبِيُّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ

اسی طرح کیا۔ پھر اُسنے خیال کیا کہ میں جاکر دیکھوں کہ لڑکے کا کیا حال ہے۔ جب دیکھا تو لڑکا

فَإِذَا هُوَ عَلٰى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ

بدستور اپنے حال پر تھا گویا موت کو آواز دے رہا تھا۔ اُسکے جی کو آرام نہ آیا۔ اور کہا کہ میں پھر جاکر

فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ

دیکھوں شاید کوئی نظر آجائے پھر صفا پر جا چڑھی۔ اور چاروں طرف نظر دوڑائی۔

فَلَمْ تُحِسَّ اَحَدًا حَتّٰى تَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَاِذَا

مگر اسکو کوئی نظر نہ آیا یہاں تک کہ سات دفعہ صفا اور مروہ میں آئی گئی پھر دل میں خیال آیا کہ چلکر لڑکے کو دیکھوں کہ اسکا کیا حال ہے۔ اسوقت

هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ اَغِثْ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَاِذَا جِبْرِيْلُ صَلَّى

اسکو ایک آواز سنائی دی اسنے کہا کہ اگر تیرے پاس کچھ بھلائی ہے تو فریاد رسی کر۔ کہ ناگاہ جبرئیل نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعَقِبِهٖ هٰكَذَا وَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَى الْاَرْضِ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ

اپنی ایڑی سے اشارہ کرکے ایڑی زمین پر ماری اسی وقت پانی جاری ہوگیا۔

فَدُهِشَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور اسمٰعیلؑ کی ماں نے دہشت کھائی اور وہاں گڑھا کھودنا شروع کردیا۔ اور تمام حدیث ذکر کی یہ سب بخاری کی

بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ كُلِّهَا الدَّوْحَةُ الشَّجَرَةُ الْكَبِيْرَةُ قَوْلُهٗ قَفّٰى وَلّٰى وَالْجَرِيُّ

روایتیں ہیں۔ دوحہ بڑے درخت کو کہتے ہیں۔ قول آپکا قفی پیٹھ پھیرے اور جری

الرَّسُوْلُ وَاَلْفٰى مَعْنَاهُ وَجَدَ قَوْلُهٗ يَنْشَغُ اَيْ يَشْهَقُ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ

بھیجے ہوئے کو کہتے ہیں۔ اور الفی کا معنے پالیا قول اسکا ینشغ یعنے آواز کرتا تھا۔ اور روایت ہے سعید بن

زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

زید رضؓ سے کہا سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے۔

اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہ کھمبی از قسم من ہے اور اسکا پانی آنکھ کی شفا ہے متفق علیہ ف۱

اَلْبَابُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِي الْاِسْتِغْفَارِ

باب دوسو چونسٹھ استغفار کے بیان میں ف۲

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَقَالَ تَعَالٰى وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور تو اپنے گناہ کی بخشش مانگ اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ بیشک اللہ تو

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَقَالَ تَعَالٰى فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور فرمایا اپنی رب کی حمد سے اسکی تسبیح کہہ اور اس سے بخشش مانگ وہ تو بہ قبول کرنیوالا

وَقَالَ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ

اور فرمایا واسطے ان لوگوں کے جو پرہیزگاری کرتے ہیں نزدیک رب ان کے بہشتیں ہیں۔ والمستغفرین

بِالْاَسْحَارِ وَقَالَ تَعَالٰى وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

بالاسحار تک۔ اور فرمایا جو کوئی برا عمل کرے۔ یا اپنے نفس پر ظلم کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے

ف۱ یعنی جس طرح حضرت موسیٰ کیوقت میں من اور سلویٰ بنی اسرائیل کو بے رنج اور تلاش ملتا تھا ویسی کھمبی بھی بلا محنت کے اپنے زمین سے اگتی ہے پھر اسکا فائدہ فرمایا کہ اسکا پانی آنکھ کی دھند کا تسلیت چنانچہ یہی فائدہ بوعلی سینا نے قانون میں لکھا ہے ۱۲ ف۲ یعنی بخشش مانگنے کے بیان میں ۱۲

آل عمران ۲ ع ۲۰۳ ۲۰۲ النصر ۳ محمد ۲ ع ۲ النساء ۲ ع ۱۶

استغفار



يجد الله غفورا رحيما وقال تعالى وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم و

اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا رحم کرنیوالا پاوے گا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب تک تو انمیں ہے اللہ ان کو عذاب کرنے والا نہیں

ما كان الله معذبهم وهم يستغفرون وقال تعالى والذين اذا فعلوا

اور جب تک وہ بخشش مانگتے رہینگے تو اللہ تعالیٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں۔ اور فرمایا اور جو لوگ جب گناہ

فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يغفر

کرتے ہیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا

الذنوب الا الله ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون والايات في

کون گناہ بخشتا ہے۔ اور اپنے کیئے پر اصرار نہیں کرتے جان بوجھکر اور اس مضمون میں آیتیں

الباب كثيرة معلومة وعن الاغر المزني رضي الله عنه ان رسول الله صلى

بہت ہیں۔ اور اغر مزنی رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ

الله عليه وسلم قال انه ليغان على قلبي واني لاستغفر الله في اليوم مائة مرة

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی بار ایک پردہ میرے دلپر ہوجاتا ہے۔ اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں

رواه مسلم وعن ابي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا اُسنے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم يقول والله اني لاستغفر الله واتوب اليه في اليوم اكثر من

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں خدا سے بخشش مانگتا ہوں اور اسکی طرف توبہ کرتا ہوں دن میں ستر بار سے

سبعين مرة رواه البخاري وعنه رضي الله عنه قال قال رسول

زیادہ روایت کی یہ بخاری نے۔ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لو لم تذنبوا لذهب الله

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو فنا کردیوے اور

بكم ولجاء بقوم يذنبون فيستغفرون الله تعالى فيغفر لهم رواه

ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کرکے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔

مسلم وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال كنا نعد لرسول الله صلى

روایت کی یہ مسلم نے۔ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے۔ کہ ہم ایک مجلس میں

الله عليه وسلم في المجلس الواحد مائة مرة رب اغفر لي وتب علي انك

شمار کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رب اغفرلی آخر تک سو بار۔

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

کہ اکرنے والے روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن صحیح ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ابن عباس رضی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ

فرمایا کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو ہر تنگی سے نکلنے کی راہ اور ہر غم سے

فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

خلاصی کر دیتا ہے اور اسکو ایسی جگہ سے روزی عطا کرتا ہے کہ وہ گمان نہیں کرتا ف۲ روایت کی یہ ابوداؤد نے ف۳ اور ابن مسعود رضی سے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہے۔ میں بخشش مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے وہ اللہ

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ

کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے خبرگیری کرنے والا ہے اور میں اسکی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ لڑائی سے

الزَّحْفِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ

بھاگ گیا ہو۔ روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور حاکم نے اور کہا حدیث صحیح ہے۔

الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

بخاری اور مسلم کی شرط پر ف۴ اور روایت ہے شداد بن اوس رضی سے کہ نبی صلے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ استغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے کہ الٰہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہیں سوا

أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ

تیرے۔ تونے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے قول اور تیرے وعدہ پر ہوں اپنے مقدور کے موافق میں تیری

بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ

پناہ مانگتا ہوں اپنے کرتب کی برائی سے۔ میں اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا جو مجھ پر ہے اور اپنے گناہ کا تجھ سے اقرار کرتا ہوں سو مجھ کو بخشدے کیونکہ

لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ

تیرے سوا کوئی دوسرا گناہ نہیں بخش سکتا جو شخص دل کے یقین سے اسکو دن میں کہے

قَبْلَ أَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ فَهُوَ مُوْقِنٌ

پھر اسی دن شام سے پہلے مر جاوے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو دل کے یقین سے رات کو کہے

ف۱ یعنی اے میرے رب مجھے بخش اور میری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے ۱۲ ف۲ یعنی روزی حلال طیب ۱۲ ف۳ یعنی جو لازم کرے یعنی ہر گناہ سے ہر وقت استغفار کرے یا اس پر مداومت کرے کہ بندہ ہر وقت محتاج ہے ۱۲ منہ عفی عنہ ف۴ لفظ الحی القیوم زبر اور پیش دونوں درست ہیں مگر زبر اکثر روایتوں میں مشہور ہے ۱۲ ف۵ استغفار صدق دل اور صفائی باطن سے کرنا چاہیے ۱۲ ف۶ اللہم سے انت تک صبح شام پڑھا کرے رات دن کی دونوں آگئے رات یا دن میں جو پڑھیگا اس عمدہ بشارت میں داخل ہے اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں ہوت

بها فمات قبل ان يصبح فهو من اهل الجنة رواه البخاری ابوء نبوء بباء مضمومة

پھر مر جاوے پہلے صبح ہو نیسے تو وہ شخص بہشتی ہے روایت کی یہ بخاری نے ابوء ساتھ ب مضموم کے

ثم واو وهمزة ممدودة معناه اقر واعترف وعن ثوبان رضی الله عنه

پھر واو اور ہمزہ ممدودہ کے معنے اسکا اقرار کرتا ہوں اور قائل ہوتا ہوں اور روایت ہے ثوبان رضی سے

قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من صلوته استغفر

کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے پھرتے تو تین بار

الله ثلثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال و

استغفار کرتے اور کہتے یا الہی تو ہی سلام ہے اور تجھ ہی سے ہے سلامتی بابرکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور

الاكرام قيل للاوزاعی وهو احد رواته كيف الاستغفار قال يقول استغفر

بخشش کے۔ اوزاعی کو جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہے کہا گیا کہ استغفار کسطرح کرے اسنے کہا

الله استغفر الله رواه مسلم وعن عائشة رضی الله عنها قالت كان

استغفر اللہ استغفر اللہ کہے۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا کہ رسول

رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول قبل موته سبحان الله وبحمده

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہونیسے پہلے سبحان اللہ وبحمدہ

استغفر الله واتوب اليه متفق عليه وعن انس رضی الله عنه قال

استغفر اللہ واتوب الیہ بہت کہا کرتے تھے۔ متفق علیہ۔ اور انس رضی سے روایت ہے کہا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى يا ابن ادم

کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے

انك ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لك على ما كان منك ولا ابالی يا

بیشک جبتک تو مجھ سے مانگیگا اور مجھ سے امید رکھیگا میں تجھکو بخشونگا کسی عمل پر کہ ہو تو۔ اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا ۲ اے آدم کے

ابن ادم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لك يا

بیٹے اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہونچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے میں تجھ کو بخش دونگا اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا اے آدم کے بیٹے

ابن ادم انك لو اتيتنی بقراب الارض خطايا ثم لقيتنی لا تشرك بی

اگر تو میرے پاس اسقدر گناہ لیکر آئے کہ اُن سے زمین پُر ہو جاوے پھر تو مجھ سے ملے اسحال میں کہ میرے ساتھ کسی شئے کو شریک نہ ٹھیراتا ہو۔

شيئا لاتيتك بقرابها مغفرة رواه الترمذی وقال حديث حسن عنان

تو میں تیرے پاس اسقدر بخشش لیکر آؤنگا جس سے تمام زمین بھر جائے۔ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا حدیث حسن ہے عنان

ملا یہ حدیث باب ایکسو چھتیس میں گذری ہے ۱۱ ملا یعنی تجھے بخشدینا میرے نزدیک کچھ بڑی بات نہیں ۱۲ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ

باب الاستغفار

ملا صبح وشام پڑھا کرے۔ رات اور دن دونوں آگئے رات یا دن میں جب مریگا اس عمدہ بشارت میں داخل ہے۔ اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں ۱۲ منہ

السَّمَاءِ بِفَتْحِ الْعَيْنِ قِيلَ هُوَ السَّحَابُ وَقِيلَ هُوَ مَا عَنَّ لَكَ مِنْهَا أَيْ ظَهَرَ

السماء ساتھ فتح عین کے بعض نے کہا بادل ہے اور بعض نے کہا وہ ہے جو ظاہر ہو تیرے لیئے آسمان سے

وَقُرَابُ الْأَرْضِ بِضَمِّ الْقَافِ وَرُوِيَ بِكَسْرِهَا وَالضَّمُّ أَشْهَرُ وَهُوَ مَا

اور قراب الارض ساتھ ضمہ قاف کے اور روایت کیا گیا ہے ساتھ کسرہ اسکے کے اور ضمہ بہت مشہور ہے اور یہ وہ چیز ہے

يُقَارِبُ مِلْأَهَا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

جو قریب ہے بھرنے اسکے کے اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و

سَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ

سلم نے فرمایا اے عورتوں کی جماعت تم صدقہ کیا کرو اور استغفار بہت کیا کرو کہ میں دوزخیوں میں

أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ مَا لَنَا أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ قَالَ تُكْثِرْنَ

تم کو بہت دیکھتا ہوں انہیں سے ایک عورت نے کہا کیا سبب ہے کہ ہم اکثر دوزخی ہونگے فرمایا تم لعنت

اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي

بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔ میں نے عقل اور دین کی ناقصوں میں سے دانا پر غلبہ پانے والا۔

لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ مَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ

تم سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا اس عورت نے کہا عقل اور دین کا کیا نقصان ہے فرمایا دو عورت کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے

رَجُلٍ وَتَمْكُثُ الْأَيَّامَ لَا تُصَلِّيْ وَتُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَهٰذَا نُقْصَانُ الدِّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

برابر ہوتی ہے اور کئی دن تک نماز نہیں پڑھتی اور روزے چھوڑ دیتی ہے سو یہ دین کا نقصان ہے روایت کی یہ مسلم نے

الْبَابُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ فِيْ بَيَانِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ

باب دو سو پینسٹھ اس چیز کے بیان میں جو اللہ تعالیٰ نے

تَعَالٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ

مومنوں کیلئے بہشت میں تیار کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ حجر میں فرمایا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا

باغوں میں ہیں اور ندیوں میں رہا ہے انمیں سلامتی سے خاطر جمع سے اور نکال ڈالی جو انکے جیوں میں تھی خفگی

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ وَ

بھائی ہو گئے تختوں پر بیٹھے سامنے نہ پہنچے گی ان کو وہاں کچھ تکلیف اور نہ ان کو وہاں سے کوئی نکالے گا اور

قَالَ تَعَالٰى يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ الَّذِيْنَ

سورہ زخرف میں فرمایا ہے اے میرے بندو نہ ڈر ہے تم پر آج کے دن اور نہ تم غم کھاؤ جو

آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ

یقین لائے ہماری باتوں پر اور تھے حکم بردار، چلے جاؤ بہشت میں تم اور تمہاری عورتیں کہ تمہاری عزت کریں گے

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَ

لئے پھرتے ہیں ان پاس رکابیاں سونے کی اور آبخورے اور وہاں ہے جو دل چاہے اور

تَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا

جس سے آنکھیں آرام پاویں اور تم کو اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔ اور یہ وہی بہشت ہے جو میراث پائی تم نے بدلے

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ وَقَالَ تَعَالَى إِنَّ

ان کاموں کے جو تم کرتے تھے تم کو اس میں میوے ہیں بہت اسی میں سے کھاتے ہو۔ اور فرمایا ہے بیشک متقی

الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ

اس کے گھر میں ہیں چین کے باغوں میں اور چشموں میں پہنتے ہیں پوشاک ریشمی پتلی

وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ۝ كَذَلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ۝ يَدْعُونَ فِيهَا

اور گاڑھی ایک دوسرے کے سامنے اسی طرح اور بیاہ دیں ہم نے ان کو گوریاں بڑی آنکھوں والیاں منگواتے ہیں وہاں پر

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى وَوَقَاهُمْ

میوہ خاطر جمع سے نہ چکھیں گے وہاں مرنا مگر جو پہلے ہو چکے اور بچایا ان کو

عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَقَالَ تَعَالَى

دوزخ کی مار سے فضل سے تیرے رب کے یہی ہے بڑی مراد ملنی اور فرمایا ہے

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ

بیشک نیک لوگ ہیں آرام میں تختوں پر بیٹھے دیکھتے پہچانے تو ان کے مونہہ پر تازگی

يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۝ خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ

آرام کی ان کو پلائی جاتی ہے شراب مہر لگی ہوئی جس کی مہر جمتی ہے مشک پر اور اس پر چاہیے کہ ڈھو کریں ڈھونے والے

وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝ وَالْآيَاتُ فِي الْبَابِ

اور اس کی ملونی ہے تسنیم سے ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہیں نزدیک والے۔ اور اس

كَثِيرَةٌ مَعْلُومَةٌ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

مضمون میں بہت آیتیں ہیں اور جابر رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ

اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتی لوگ بہشت میں کھایا کریں گے اور پیا کریں گے نہ جائے ضرور جاویں گے

۳ جو کوئی آرام اور راحت میں ہوگا نہ کبھی پریشان ہوگا اسکے چہرے پر طراوت اور تازگی اور خوشی نمایاں ہوتی ہے دیکھنے سے معلوم ہو جاتی ہے جنتیوں کا یہی حال ہوگا کوئی ان کا چہرہ دیکھے گا سمجھ لیگا کہ یہ بڑے آرام اور خوشی میں ہیں حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ ایک چشمہ ہے جنت میں جنتی اس میں وضو اور غسل کریں گے اور ان کے چہرے پر رونق آ جائے گی ۱۲

شراب کے برتن پر مہر کی ہوگی اور جنتی اس مہر کو توڑیں گے تو بجائے موم یا لاکھ کے مشک پر مہر ہوگی ابن مسعود نے فرمایا بہشت میں شراب کی نہریں ہوں گی مگر یہ شراب ایک قسم کا ہے جس پر مہر لگا کر محفوظ ہوں گے حدیث میں ہے جو کوئی کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ پلائیگا اللہ اسکو قیامت کے دن یہی شراب پلائے گا ۱۲ اولیاء اللہ

اور خاص لوگ جو مقرب ہیں ان کو اکیلی یہی ملے گی اور باقی عام جنتیوں کو ملا کر دیا جائے گا ابن عباس نے کہا یہ چشمہ عرش کے تلے بہتا ہے ۱۲

وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ

اور نہ ناک سنکیں گے اور نہ پیشاب کریں گے لیکن انکا یہ کھانا ڈکار ہو جائے گا۔ اور عرق جیسے مشک کی طرح خوشبودار ہوگا

يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا يُلْهَمُونَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي

انکو الہام ہوا کرے گی تسبیح اور تکبیر جیسا ان کو سانس کا الہام ہوتا ہے۔ اور ابو

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالٰے

تَعَالٰى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ

فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے سنا

وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ

اور نہ کسی آدمی کے دل میں خیال گذرا اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو کوئی آدمی نہیں جانتا جو انکے لئے مخفی رکھا گیا ہے جس سے آنکھیں

أَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ

ٹھنڈی ہو جائیں۔ متفق علیہ اور اسی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلٰى

گروہ جو بہشت میں جاویگا وہ چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوگا۔ پھر وہ لوگ کہ اس صورت کے قریب ہونگے

أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتْفِلُونَ

بہشت میں جاوینگے اور پر صورت اس ستارے کی ہونگے جو آسمان میں بہت ہی روشنی سے چمکنے والا ہو اور نہ بول کرینگے اور نہ پاخانہ پھرینگے اور نہ

وَلَا يَمْتَخِطُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ

تھوکینگے اور نہ رینٹ سنکینگے انکی کنگھیاں سونے کی ہونگی اور انکا پسینا مشک کی مانند خوشبودار ہوگا۔ اور انکی انگیٹھیاں اگر

وَعُودُ الطِّيبِ أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُورَةِ

اور عود خوشبودار کی ہونگے انکی بیبیاں حورعین ہونگی سب ایک مرد کے خلق اور سیرت پر ہونگے

أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

اپنے باپ آدم کی صورت اور شکل پر ساٹھ گز کے آسمان کی جانب متفق علیہ۔ اور بخاری و مسلم کی ایک روایت ہے

آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمْ فِيهَا الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ

انکے برتن سونے کے ہونگے اور انکا پسینا مشک و کستوری کی مثل خوشبودار ہوگا ہر ایک آدمی کے لیے دو جورو ہونگی کہ

يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ

کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے سے نظر آئیگا ... اور ایک دوسرے سے بغض نہ ہوگا

قلوبهم قلب واحد يسبحون الله بكرة وعشيا قوله على خلق رجل واحد

انکے دل ایکدل ہونگے وہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کہیں گے۔ قول آپکا علی خلق رجل واحد

رواه بعضهم بفتح الخاء واسكان اللام وبعضهم بضمها وكلاهما صحيح

روایت کیا بعضوں نے ساتھ فتح خاء کے اور سکون لام کے اور بعضوں نے ساتھ ضمہ انکے کے اور دونوں صحیح ہیں

وعن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه و

اور مغیرہ بن شعبہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلم قال سال موسى صلى الله عليه وسلم ربه ما ادنى اهل الجنة منزلة

نے فرمایا کہ موسیٰ ع نے اپنے رب سے سوال کیا کہ بہشتیوں میں سب سے کم رتبہ والا کون ہوگا۔

قال هو رجل يجيء بعد ما ادخل اهل الجنة الجنة فيقال له ادخل الجنة

خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسا ایک آدمی ہوگا کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکینگے پیچھے سے آدیگا اسکو کہا جاویگا کہ تو بہشت میں داخل ہوجا

فيقول اي رب كيف وقد نزل الناس منازلهم واخذوا اخذاتهم

وہ عرض کریگا کہ یاالٰہی میں بہشت میں کس طرح جاؤں وہاں تو لوگوں نے اپنی اپنی جگہیں روک لی ہیں

فيقال له اترضى بان يكون لك مثل ملك ملك من ملوك الدنيا

اسکو کہا جاویگا تو اسپر خوش ہے کہ تجھ کو دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے ملک کے برابر دیا جائے۔

فيقول رضيت رب فيقول لك ذلك ومثله ومثله ومثله ومثله

وہ عرض کریگا یاالٰہی میں خوش ہوں اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ یہ اور اسکی مثل اور اسکی مثل اور اسکی مثل اور اسکی مثل تجھ کو دیا گیا۔

ويقول في الخامسة رضيت رب فيقول هذا لك وعشرة امثاله

وہ پانچویں دفعہ کہیگا اے میرے رب میں خوش ہوگیا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا تیرے لیئے یہ اور اس سے دس گنا عطا ہوا

ولك ما اشتهت نفسك ولذت عينك فيقول رضيت رب قال

اور تیرے لیئے وہ چیز ہے جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکھ دیکھ کر خوش ہوجائے۔ وہ عرض کریگا یاالٰہی میں خوش ہوگیا موسیٰ ع نے عرض کی۔

رب فاعلاهم منزلة قال اولئك الذين اردت غرست كرامتهم

یاالٰہی سب سے بڑے رتبے والا کیسا ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ جنکے اپنے ہاتھ سے ان کی کرامت کا درخت لگایا ہے

بيدي وختمت عليها فلم تر عين ولم تسمع اذن ولم يخطر على قلب

اور جنکے اوپر مہر کردی ہے نہ کسی آنکھ نے ویسا دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی آدمی کے دل میں ویسا

بشر رواه مسلم وعن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول

گذرا ہے روایت کی یہ مسلم نے ح۳ اور ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول

ف۱ یعنی باہم متفق ایک دل اور ایک جان ہونگے ۱۲ ف۲ یعنی وہاں جگہ خالی کوئی نہیں ۱۲ ف۳ کرامت کا درخت لگایا ہے یعنی انکے لئے خاص بہشت جو سب بہشتوں سے علیٰ و افضل ہے بنا کر انکے نام کی اسپر مہر لگادی ہے پس یہ بہشت دوسرے بہشتوں میں ایسی ہوگی جیسا حیوان کی نوع میں انسان ہے ۱۲ شرح

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ضرور جانتا ہوں کہ دوزخ والوں میں سے جو سب کے پیچھے دوزخ سے نکلیگا۔ اور بہشتیوں میں سے

دُخُولًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ

جو سب کے پیچھے بہشت میں جاویگا ایسا مرد ہوگا جو دوزخ سے نکلیگا گھٹنوں کے بل گھسکتا ہوا سو خدا تعالیٰ اسکو کہیگا جا

فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ

بہشت میں داخل ہو تو وہ بہشت میں آوے گا اسکے خیال میں ایسا آویگا کہ بہشت بالکل بھری ہے وہ سو پھر آوے گا اور کہیگا یا رب

وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا

میں تو اسکو بھرا پایا خدا تعالیٰ اسکو فرماویگا کہ جا بہشت میں داخل ہو۔ پھر وہ بہشت میں آوے گا۔

فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اللّٰهُ

اسکے خیال میں بھری معلوم ہوگی تو وہاں سے پھر پلٹ آوے گا۔ اور کہیگا اے میرے رب میں نے اسکو بھرا پایا خدا تعالیٰ

عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ

اس سے فرماویگا جا بہشت میں سو البتہ تیرے لئے تو دنیا برابر جگہ ہے اور دس گنی

أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي أَوْ تَضْحَكُ

دنیا کی۔ یا یوں فرمایا کہ مقرر تیرے لئے دنیا کی دس گنی جگہ موجود ہے وہ کہیگا اے رب کیا تو مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے یا تو مجھ سے ہنستا ہے۔

بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ

بادشاہ ہوکر۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (جو اس حدیث کے راوی ہیں) نے کہا کہ البتہ میں نے دیکھا حضرت صلعم کو کہ یہ حدیث فرما کر ہنسنے لگے

حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَكَانَ يُقَالُ ذٰلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

یہانتک کہ اندر کے دانت حضرت کے کھل گئے۔ سو حضرت صلعم کے زمانے میں یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ شخص رتبہ میں ادنیٰ بہشتی ہے ف۳

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

متفق علیہ۔ ف۴ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ

نے فرمایا کہ بہشت میں مومنوں کے لئے ایک خیمہ ہوگا۔ ایک موتی کا خالی درمیان سے

طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ

اسکا طول آسمان میں ساٹھ میل ہوگا۔ اس خیمہ میں اسکے اہل خانہ ہونگے پھرا کرے گا ان سب گھر والوں پر

الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْمِيلُ سِتَّةُ آلَافِ ذِرَاعٍ

مسلمان ف۵ بعضے بعضوں کو نہ دیکھیں گے متفق علیہ۔ میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے۔

ف۱ یعنے جیسے بچہ چوتڑ گھسکا چلتا ہے ۱۲ ف۲ یعنی کہیں ایسی جگہ نہیں ہو ۱۲ ف۳ یعنی جب ادنیٰ بہشتی کا یہ رتبہ ہے کہ اس جہان کا دس گنا اسکا مکان ہوگا تو عمدہ مرتبے والوں کے مکان خدا تعالیٰ جانے کتنے بڑے اور کیسے

[illegible] ما جاء في الجنة [illegible]

ہونگے

ف۴ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان اگر چہ گناہوں کے سبب دوزخ میں پڑے گا لیکن آخر کو اسکو نجات ہوگی اور بہشت ملیگی اور معلوم ہوا کہ بہشت کی وسعت بیحد بیحساب ہے کہ آدمی کے خیال میں نہیں آسکتی ۱۲ ف۵ یعنی بیویوں سے جماع کرے گا ۱۲

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ

وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایک ایسا درخت ہے کہ موٹے تازہ تیز قدم گھوڑے کا سوار سو

مِائَةَ سَنَةٍ مَا يَقْطَعُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَيَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ أَيْضًا مِنْ

برس چلے تو اسکو تمام نہ کر سکے۔ متفق علیہ اور صحیحین میں ابو ہریرہ رضہ سے

رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ

روایت ہے کہ سوار اسکے سایہ میں اگر سو برس چلے تو اسکو تمام

سَنَةٍ لَا يَقْطَعُهَا وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ

نہ کر سکے ۔ اور اسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ

الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ

دیکھتے ہیں اونچے محل والوں کو اپنے اوپر جیسے تم دیکھتے ہو روشن ستارے کو آسمان کے کنارے پر

الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا

مشرق اور مغرب کیطرف اتنا فرق انمیں زیادتی مراتب کے سبب سے ہے اصحاب نے عرض کی

يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي

رسول اللہ صلے ایسے عمدہ مکان تو پیغمبروں ہی کے ہونگے انکے سوائے کوئی وہاں نہ پہنچ سکیگا۔ حضرت نے فرمایا کیوں نہیں قسم ہے

نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ

اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ ان مکانوں میں وہ بھی پہنچینگے جو ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور سچا جانا پیغمبروں کو۔ متفق علیہ اور

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں

قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کمان کی مقدار جگہ بہتر ہے ہر چیز سے کہ نکلتا ہے اسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہے متفق علیہ ۲ اور

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي

کہ بہشت میں ایک بازار ہے بہشتی لوگ ہر جمعہ انمیں جمع ہوا کرینگے پس چلیگی ہوا شمال کی وہ ہوا ڈالے گی

ف ۱ مقدسی نے کہا کہ یہ درخت سدرۃ المنتہی ہے جسکے بیر مٹکے برابر اور پتے ہاتھی کے کان برابر ہیں اور بعضے اسکو طوبے کہتے ہیں ۱۲

ف ۲ یعنی دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے اور کمان کی مقدار سے مراد کوڑے کی مقدار جگہ ہے ف ۳ یعنی مشک اور طرح طرح کی خوشبوئیں ۱۲

وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدِ

اُن کے مونہوں اور کپڑوں میں پس اُنکا حسن و جمال بڑھ جاویگا پس وہ بازار سے گھر کے لوگوں کے پاس آوینگے۔

ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ حُسْنًا وَ

کہ ان کی خوبصورتی اور جمال زیادہ ہو گئی ہوگی پس گھر کے لوگ اُن کو کہینگے کہ خدا کی قسم پہلے جدا ہو نیکے بعد تمہارا حسن و

جَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جمال بڑھ گیا ہے پس لوگ جواب دینگے خدا کی قسم ہے کہ ہمارے پیچھے تم بھی خوبصورتی اور جمال میں بڑھ گئے ہو۔ روایت کی یہ مسلم نے حدیث

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا

قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ

کہ بہشتی لوگ بہشت میں ایک دوسرے کو بالا خانوں میں دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو

فِي السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ

دیکھتے ہو۔ متفق علیہ ۔ اور اُسی سے روایت ہے کہا کہ میں نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ

صلعم کیساتھ ایک مجلس میں حاضر ہوا آپنے وہاں بہشت کا بیان فرمایا یہاں تک کہ نہایت کو پہنچے، پھر اپنے کلام کے اخیر میں

حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ

فرمایا اسمیں وہ چیزیں ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی آدمی کے دل میں

بَشَرٍ ثُمَّ قَرَأَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا

آئی ہیں، پھر آپنے تتجافی جنوبہم عن المضاجع قول اللہ تعالٰی تک فلا تعلم نفس ما

أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

اخفی لہم من قرۃ اعین تک پڑھی روایت کی یہ بخاری نے اور ابو سعید اور ابو ہریرہ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں

الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا وَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا

داخل ہو جاویں گے تو پکارنیوالا پکارے گا کہ تمہارے لئے ہے کہ تم زندہ رہو اور نہ مرو کبھی اور تمہارے لئے ہے کہ چین میں رہو

فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُو

اور مشقت کبھی نہ دیکھو۔ روایت کی مسلم نے حدیث اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول

یہ بات یا تجلی سبب ہوگی کہ انکو بھی ... انکے حسن و جمال کا عکس پہنچے ... سے انکا حسن و جمال بڑھا ہوا دکھائی دے گا۔ ... سطع ... یعنی تمہاری نعمتوں کو دوام ہوگا اور تمکو غم و تنگی کبھی لاحق نہ ہوگی ۱۲ اور اُس وقت یہ ندا نہایت لذیذ اور موجب سرور ہوگی ۱۲ شرح ملخصا

عہ یعنی دور ہوتی ہیں کروٹیں ان کی بچھونوں سے پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو ڈر سے اور طمع سے اور اس چیز سے کہ دیا ہم نے انکو خرچ کرتے ہیں پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپایا گیا واسطے انکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اس چیز کا کہ تھے کرتے ۱۲

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ

اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے مرتبہ اور جگہ تمہاری بہشت میں سے

اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى وَيَتَمَنّٰى فَيَقُوْلُ لَهٗ هَلْ تَمَنَّيْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ

اسقدر ہوگی کہ اسکو اللہ تعالی فرما دیگا کہ تو آرزو کرے گا اور چاہیگا پس اللہ تعالی اسکو فرما دیگا تو نے آرزو کی وہ کہیگا ہاں کی پھر اللہ تعالی اسکو

لَهٗ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ

کہیگا کہ تیرے لیئے ہے جو تو نے آرزو کی اور اسکی مثل اسکے ساتھ ف روایت کی یہ مسلم نے - اور ابو سعید خدری

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی

يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ يَا رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ

بہشتیوں کو فرمائے گا کہ اے بہشتیو وہ کہینگے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں

وَالْخَيْرُ فِیْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا

اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے خدا تعالی فرما دیگا کیا تم راضی ہوئے وے کہینگے کیوں نہ ہم راضی ہوں اے رب

رَبَّنَا وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ

اور تو نے ہم کو اتنا کچھ دیا ہے کہ کسیکو نہیں دیا پھر خدا فرمائے گا کہ بھلا ہم تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز

مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ يَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ

دیویں وے کہینگے اے رب بہشت سے زیادہ کون چیز عمدہ ہے پھر خدا فرما دیگا اب میں اتاری تم پر اپنی رضا مندی

رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

سو اسکے بعد اب میں تم پر کبھی غصہ نکروں گا ف متفق علیہ - اور جریر بن عبد اللہ رضہ سے

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ

روایت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپنے چودھویں رات کی چاند کی طرف

لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ

دیکھا اور فرمایا کہ تم بیشک اپنے رب کو دیکھو گے سامنے جیسا تم اس چاند کو دیکھتے ہو اسکے دیکھنے میں ہجوم اور ازدحام

فِیْ رُؤْيَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

نکرنگے ف۳ متفق علیہ - اور صہیب رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بہشتی لوگ بہشت میں داخل ہو چکینگے اللہ تعالی فرمائے گا

ف۱ یعنی اسی قدر اور بھی تجھکو عطا ہوئی ۱۲

ف۲ معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتوں سے عمدہ خدا تعالی کی رضامندی ہے اور سب نعمتوں کی بنیاد ملیگی ۱۲ ت

ف۳ یعنی ہجوم اسکے دیدار کو کچھ حجاب اور آڑ نہ ہوگی ۱۲